الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

جہانگیری

المُصنّف

6

عبد الرزاق

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

المصنف

عبد الرزاق

تصنیف ———— الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— 2017ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر، لاہور 0322-7202212

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر، 40 اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

shabbirborther786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

﴿کِتَابُ الْمَوَاهِبِ﴾

﴿کِتَابُ الصَّدَقَةِ﴾

﴿کِتَابُ الْمُدَبَّرِ﴾

﴿کِتَابُ الْاَشْرِبَةِ﴾

﴿کِتَابُ الْعُقُوْلِ﴾

﴿کِتَابُ اَهْلِ الْکِتَابَیْنِ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَلَاءِ

کتاب: ولاء کے بارے میں روایات

بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب: ولاء کوفروخت کرنا اوراُسے ہبہ کرنا

16138 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

❀❀ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کوفروخت کرنے اوراُسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

16139 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا يُبَاعُ الْوَلَاءُ وَلَا يُوهَبُ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ولاء کوفروخت نہیں کیا جائے گا' اوراسے ہبہ بھی نہیں کیا جائے گا۔

16140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الْوَلَاءُ

16138-صحيح البخاري - كتاب الفرائض' باب إثم من تبرأ من مواليه - حديث: 6387صحيح مسلم - كتاب العتق' باب النهي عن بيع الولاء - حديث: 2849صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب البيع المنهي عنه - ذكر الزجر عن بيع الولاء وعن هبته' حديث: 5025سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في النهي عن بيع الولاء - حديث: 2529سنن أبي داؤد - كتاب الفرائض' باب في بيع الولاء - حديث: 2545سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب النهي عن بيع الولاء وعن هبته - حديث: 2744السنن للنسائي - كتاب البيوع' بيع الولاء - حديث: 4603سنن سعيد بن منصور - باب النهي عن بيع الولاء وهبته' حديث: 273مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في بيع الولاء وهبته - حديث: 20035السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيوع' بيع الولاء - حديث: 6069معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب العتق' باب العتق - الولاء ' حديث: 6244مسند أحمد بن حنبل - ' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4423مسند الشافعي - ومن كتاب جراح العمد' حديث: 921مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وما روى عبد الله بن دينار عن ابن عمر' حديث: 1983مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 618المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 49

بِمَنْزِلَةِ الْحِلْفِ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ، اَقِرَّهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ولاء، حلف (یعنی حلیف بن جانے) کی مانند ہے اسے فروخت نہیں کیا جائے گا اور ہبہ نہیں کیا جائے گا تم اسے اُسی جگہ رہنے دو جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے رکھا ہے۔

16141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْشَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَلْوَلَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ النَّسَبِ مَنْ اَحْرَزَ الْوَلَاءَ اَحْرَزَ الْمِيرَاثَ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ولاء نسب کا ایک شعبہ ہے جو شخص ولاء کو محفوظ رکھتا ہے وہ وراثت کو محفوظ رکھتا ہے۔

16142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ فَقَالَ: اَيَبِيعُ اَحَدُكُمْ نَسَبَهُ؟

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ولاء کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک اپنے نسب کو فروخت کر سکتا ہے؟

16143 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: فِي بَيْعِ الْوَلَاءِ قَالَ: اَكْرَهُ اَنْ يَبِيعَ مَرَّتَيْنِ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ولاء کو فروخت کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں اسے فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتا ہوں (راوی بیان کرتے ہیں:) یہ بات انہوں نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

16144 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَكْرَهُ اَنْ يُبَاعَ الْوَلَاءُ قَالَ: اَيَاْكُلُ بِرَقَبَةِ رَجُلٍ حُرٍّ؟ وَيَقُولُ: فَلَا يَبِيعُ الْعَبْدُ الْمُعْتَقُ وَلَا السَّيِّدُ الَّذِي اَعْتَقَهُ فَمَا هُوَ اِلَّا مِثْلَهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَبِيعُ اَهْلُهُ وَلَاءَهُ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالَ: لَا، سَوَاءٌ ذٰلِكَ مِنْهُ وَمِنْ غَيْرِهِ قَالَ: ذٰلِكَ تَتْرَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ولاء کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے: کیا کوئی شخص کسی آزاد آدمی کی گردن کا معاوضہ کھا سکتا ہے وہ یہ فرماتے تھے: ولاء کو نہ تو آزاد ہونے والا غلام فروخت کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ آقا فروخت کر سکتا ہے جس نے اس غلام کو آزاد کیا ہو تو پھر یہ اس کی مانند ہی رہ جاتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس کے مالکان اس کی ولاء کو فروخت کر سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس بارے میں حکم برابر ہے خواہ وہ اس کے آقا کی طرف سے ہو یا اس کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہو انہوں نے متفرق مواقع پر یہ بات کہی تھی۔

16145 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، لَا يَجُوزُ بَيْعُهُ وَلَا هِبَتُهُ

❀❀ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملے گا' اسے فروخت کرنا' یا اسے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے۔

16146 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يُبَاعُ الْوَلَاءُ وَلَا يُوْهَبُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ولاء کو فروخت نہیں کیا جائے گا' اور اسے ہبہ نہیں کیا جائے گا۔

16147 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: الْوَلَاءُ نَسَبٌ لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوْهَبُ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: ولاء نسب ہے' اسے فروخت نہیں کیا جائے گا اور ہبہ نہیں کیا جائے گا۔

16148 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُبَاعُ الْوَلَاءُ وَلَا يُوْهَبُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ولاء کو فروخت نہیں کیا جائے گا اور اسے ہبہ نہیں کیا جائے گا۔

16149 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَالنَّسَبِ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ولاء نسب کی طرح کا تعلق ہے' اسے فروخت نہیں کیا جائے گا اور ہبہ نہیں کیا جائے گا۔

16150 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الْوَلَاءِ، وَيَكْرَهُهُ كَرَاهِيَةً شَدِيْدَةً وَاَنْ يُوَالِيَ اَحَدٌ غَيْرَ مَوَالِيْهِ وَاَنْ يَهَبَهُ "

❀❀ : نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ولاء کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے' وہ اسے شدید مکروہ قرار دیتے تھے' اور اس بات کو بھی مکروہ قرار دیتے تھے کہ کوئی شخص اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف' خود کو منسوب کرے' یا اس کو (ولاء کو) ہبہ کردے۔

16151 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَهَبْتُ وَلَاءَ مَوْلَايَ، اَيَجُوْزُ؟ قَالَ: لَا، مَرَّتَيْنِ تَتْرَى، وَقَدْ سَمِعْتُهُ قَبْلَهَا بِحِيْنٍ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ يَهَبَ وَلَاءَ مَوْلَاهُ قَالَ: قُلْتُ فَمَا يُخَالِفُ بَيْنَ اَنْ يَاْذَنَ لَهُ اَنْ يَتَوَالَى مَنْ شَاءَ فَقَدْ وَهَبَ وَلَاءَهُ لَهُ وَوَهَبَ وَلَاءَهُ لِآخَرَ وَكُلٌّ هِبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَالَى مَوْلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا صَرْفَ عَنْهَا وَلَا عَدْلَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں نے اپنے غلام کی ولاء ہبہ کردی ہے' کیا یہ درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! ایسا دو مختلف موقعوں پر ہوا' اس سے پہلے ایک مرتبہ میں انہیں یہ کہتے ہوئے سن چکا تھا: اس میں کوئی حرج

نہیں ہے کہ اگر آدمی اپنے غلام کی ولاء کو ہبہ کر دے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے کہا: اس میں اختلاف کیا ہے؟ کہ جب آپ اسے یہ اجازت دیتے ہیں کہ وہ جس کی طرف چاہے ولاء کی نسبت کر دے' تو اس طرح بھی اس نے اپنی ولاء کو ہبہ کر دیا' اور اگر وہ اپنی ولاء کو دوسرے کے لئے ہبہ کر دیتا ہے' تو یہ دونوں صورتیں ہبہ کی بنتی ہیں' انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کسی قوم کی اجازت کے بغیر دوسروں کی طرف ولاء کی نسبت کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

بَابٌ: اِذَا اَذِنَ لِمَوْلَاهُ اَنْ يَتَوَلّٰى مَنْ شَاءَ

باب: جب آدمی اپنے غلام کو یہ اجازت دیدے' کہ وہ جس کی طرف چاہے' ولاء کی نسبت کر لے

16152 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَذِنْتُ لِمَوْلَایَ اَنْ يُوَالِیَ مَنْ شَاءَ فَيَجُوْزُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَعَمْرٌو قَالَ: عَطَاءٌ: وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُوَالِیَ الرَّجُلُ مَوْلٰى قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ وَقَدْ سَمِعْتُهُ قَبْلَهَا بِحِيْنٍ يَقُوْلُ: اِذَا اَذِنَ لِمَوْلَاهُ اَنْ يُوَالِیَ مَنْ شَاءَ جَازَ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں اپنے غلام کو یہ اجازت دے دوں کہ وہ جس کی طرف چاہے' ولاء کی نسبت کر لے' تو کیا یہ جائز ہوگا؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

عمرو بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی قوم کا آزاد ہونے والا غلام' اُن کی اجازت کے بغیر' ولاء کی نسبت کسی اور کی طرف کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے میں عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سن چکا ہوں: وہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے غلام کو یہ اجازت دیدے کہ وہ جس کی طرف چاہے' ولاء کی نسبت کر لے' تو یہ بات اُس کے لئے جائز ہوگی۔

16153 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَالٰى رَجُلًا مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِ اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ غَضَبُ اللّٰهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر' کسی اور کے ساتھ نسبتِ ولاء قائم کرے' یا جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے' تو اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض' یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔

16154 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهُ، ثُمَّ كَتَبَ اَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ نْ يَتَوَالٰى مَوْلٰى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّهُ لَعَنَ فِیْ صَحِيْفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شاخ پر اُس کے مخصوص حصے کی ادائیگی کو لازم قرار دیا' اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی:

''کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' کہ وہ کسی شخص کی اجازت کے بغیر اُس کے آزاد کردہ غلام کے ساتھ نسبتِ ولاء قائم کرے''

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے :اس صحیفے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت بھی کی تھی' جو شخص ایسا کرتا ہے۔

16155 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يُنْكِرُ اَنْ يَتَوَالَى اَحَدٌ غَيْرَ مَوْلَاهُ وَاَنْ يَهَبَهُ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کا انکار کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنے غلام کے علاوہ کسی اور کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے' یا کوئی شخص ولاء کو ہبہ کردے۔

16156 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَالَى مَوْلًى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِ اَوْ آوَى مُحْدِثًا فِى الْاِسْلَامِ اَوِ انْتَهَبَ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا صَرْفَ عَنْهَا وَلَا عَدْلَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کی اجازت کے بغیر' اُس کے غلام کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلے' یا اسلام میں کسی بدعتی کو پناہ دے' یا کسی اہم چیز کو لُوٹ لے' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی' اس کی کوئی فرض' یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''۔

16157 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَلِيٍّ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يُرِيدُ اَنْ يُوَالِيَهُ فَاَبَى فَجَاءَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَالَاهُ قَالَ: فَوَلَدُهُ الْيَوْمَ كَثِيرٌ

❀❀ ربیع بن ابوصالح نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' وہ کسی اور سرزمین سے تعلق رکھتا تھا' اور وہ یہ چاہتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا' وہ شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے اُن کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلی۔

راوی بیان کرتے ہیں: آج اس شخص کی بہت سی اولاد ہے۔

16158 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنِ اشْتَرَطَ فِىْ كِتَابَتِهِ اَنِّى اُوَالِى مَنْ شِئْتُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ قَتَادَةُ: اِذَا اَدَّى الْمُكَاتِبُ جَمِيعَ مَا عَلَيْهِ فَلْيُوَالِ مَنْ شَاءَ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کتابت کے معاہدے میں' یہ شرط عائد کرتا ہے کہ میں جس کے ساتھ چاہوں گا' نسبت ولاء قائم کرلوں گا' تو یہ بات جائز ہوگی۔

قتادہ فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام اپنے ذمہ لازم تمام ادائیگی کردے تو وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرسکتا ہے۔

16159 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُكَاتِبُ عَبْدًا لَّهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِطْ وَلَاءَهُ قَالَ فَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: اِنْ لَّمْ يَشْتَرِطْ وَلَاءَهُ وَالٰى مَنْ شَاءَ حِينَ يَعْتِقُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَبَى النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرنے لگا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم اس کی ولاء کی شرط عائد کرو!

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اگر آقا نے اس کی ولاء کی شرط عائد نہ کی ہو تو جب وہ مکاتب غلام آزاد ہو گا تو جس کے ساتھ چاہے گا نسبت ولاء قائم کرلے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: لوگوں نے قتادہ کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا ہے۔

16160 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ قَالَ: لَهُ وَلَاؤُهُ، وَلَهُ اَنْ يَتَحَوَّلَ بِوَلَائِهِ حَيْثُ شَاءَ، مَا لَمْ يَعْقِلْ عَنْهُ

❀❀ منصور نے ابراہیم کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرتا ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کی ولاء کا حق اس شخص کو حاصل ہوگا اور اس شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ جہاں چاہے اپنی ولاء منتقل کردے جبکہ دوسرے شخص نے اس کی طرف سے کوئی دیت (یا جرمانہ وغیرہ) ادا نہ کیا ہو۔

بَابُ الْوَلَاءِ لِمَنْ اَعْتَقَ

باب: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے

16161 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ اِلٰى عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَرَاَيْتِ اِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ مَا يَسْاَلُونَكِ عَدَّةً

16161-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب البيع والشراء مع النساء - حديث: 2065صحيح مسلم - كتاب العتق' باب إنما الولاء لمن أعتق - حديث: 2840سنن أبي داؤد - كتاب العتق' باب في بيع المكاتب إذا فسخت الكتابة - حديث: 3446السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا بلغه عن الرجل الشيء - حديث: 9713صحيح ابن حبان - كتاب الطلاق' ذكر البيان بأن زوج بريرة كان عبدا لا حرا - حديث: 4334موطأ مالك - كتاب العتق والولاء ' باب مصير الولاء لمن أعتق - حديث: 1474سنن ابن ماجه - كتاب العتق' باب المكاتب - حديث: 2518السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : خيار الأمة تعتق وزوجها مملوك - حديث: 3415السنن الكبرى للنسائي - باب ما قذفه البحر' كيف الكتابة وذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر بريرة في ذلك - حديث: 4873سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث: 2509

وَاحِدَةً، اَيَبِيعُونَكِ؟ فَاُعْتِقَكِ قَالَتْ: حَتّٰى تَسَالَهُمْ، فَذَهَبَتْ فَسَالَتْهُمْ قَالُوا: نَعَمْ، وَالْوَلَاءُ لَنَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَاشْتَرَتْهَا وَاَعْتَقَتْهَا قَالَتْ: ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَشَرْطُهُ بَاطِلٌ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں تاکہ اپنی کتابت کی رقم کے سلسلے میں ان سے مدد حاصل کریں، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ وہ لوگ تم سے جو مطالبہ کر رہے ہیں اگر وہ رقم میں انہیں ایک ساتھ ادا کر دوں، تو کیا وہ تمہیں فروخت کر دیں گے تو میں تمہیں آزاد کر دوں گی؟ بریرہ نے کہا: میں پہلے ان سے دریافت کر لیتی ہوں، وہ گئی اس نے اپنے مالکان سے دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، تاہم ولاء کا حق ہمارے پاس رہے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کے اسے آزاد کر دو! کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو خرید کر اسے آزاد کر دیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ ایسی شرائط مقرر کر دیتے ہیں، جن کی اجازت، اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہوتی ہے، جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے، جس کی اجازت، اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہو، تو اس کی شرط کالعدم شمار ہو گی، خواہ اس نے سو شرطیں عائد کی ہوئی ہوں، اللہ کی شرط (یعنی وہ شرط، جسے اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہو) وہ زیادہ حق دار ہوتی ہے، اور زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔

16162 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَنَّ عُرْوَةَ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ابْتَاعَتْهَا مُكَاتَبَةً عَلٰى ثَمَانِ اَوَاقٍ لَمْ تَنْقُصْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا - يَعْنِيْ بَرِيرَةَ -

❀❀ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک مکاتبہ کنیز کو آٹھ اوقیہ کے عوض میں خرید لیا، انہوں نے کتابت کی رقم میں کوئی کمی نہیں کی، وہ کنیز سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

16163 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: لَمَّا سَامَتْ عَائِشَةُ بِبَرِيرَةَ قَالَتْ: اَعْتِقُهَا قَالُوا: وَتَشْتَرِطِينَ لَنَا وَلَاءَهَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: نَعَمِ اشْتَرِطِيهِ لَهُمْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: مَا بَالُ الشَّرْطِ، قَدْ وَقَعَ قَبْلَهُ حَقُّ اللّٰهِ، الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کا سودا کیا، تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اسے آزاد کر دوں گی، تو اس کے مالکان نے کہا: آپ اس کی ولاء کا حق ہمارے پاس رہنے دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف

لائے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے ساتھ یہ شرط طے کرلو' لیکن ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایسی شرط کا کیا معاملہ ہے؟ کہ جب اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کا حق طے ہو چکا ہو' ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے''۔

16164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ اَهْلِي عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ كُلَّ عَامٍ اُوقِيَّةٌ فَاَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونَ لِي وَلَاؤُكِ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ اِلَى اَهْلِهَا فَاَبَوْا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ اَهْلِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ: قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ: خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَالْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَاِنَّهُ بَاطِلٌ وَلَوْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ

❀❀ ہشام بن عروہ نے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''بریرہ آئیں اور بولیں: میں نے اپنے مالکان کے ساتھ نو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا ہے' اور ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی لازم ہوگی' تو آپ اس سلسلے میں میری مدد کریں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تمہارے مالکان چاہیں' تو میں انہیں یہ ساری رقم ایک ساتھ ادا کر دیتی ہوں' اور تمہاری ولاء کا حق مجھے مل جائے گا' وہ خاتون اپنے مالکان کے پاس گئیں' اس کے مالکان نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا' وہ خاتون اپنے مالکان کے پاس سے واپس آئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں) تشریف فرما تھے' اس خاتون نے بتایا: میں نے ان مالکان کے سامنے یہ پیش کش رکھی تھی' تو انہوں نے انکار کر دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: کہ ولاء کا حق اُن کے پاس رہے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو خرید لو' اور ولاء کی شرط' ان کے لئے رہنے دو' کیونکہ ولاء کا حق تو آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''اما بعد! لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ کہ وہ ایسی شرائط عائد کر دیتے ہیں' جن کی اجازت' اللہ کی کتاب میں نہیں ہوتی ہے' ایسی شرط کالعدم شمار ہوتی ہے' خواہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں' اللہ تعالیٰ کا فیصلہ زیادہ حق دار ہے' اور اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مضبوط ہے''۔

16165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ولاء کا حق' آزاد کرنے والے کو ملتا ہے"۔

16166 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: ولاء کا حق' آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

16167 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَابْنِهِ اَعْتَقَ الْاَبَ قَوْمٌ، وَاَعْتَقَ الِابْنَ قَوْمٌ آخَرُوْنَ قَالَ: يَتَوَارَثَانِ بِالْاَرْحَامِ، وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ عَلٰى مَنْ اَعْتَقَ

❀❀ مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کا ایک بیٹا ہے' باپ کو ایک قوم نے آزاد کیا ہے' اور بیٹے کو دوسرے لوگوں نے آزاد کیا ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: وہ اپنے نسبی تعلق کی وجہ سے' ایک دوسرے کے وارث بنیں گے' اور ان کی ولاء کا حق' اُن کو آزاد کرنے والے کو ملے گا۔

بَابُ السَّاقِطِ

باب: ساقط کا حکم

16168 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السَّاقِطُ اَلَيْسَ يُوَالِيْ مَنْ شَاءَ؟ قَالَ: بَلٰى يَقُوْلُ: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اِنَّهُ يُوَالِيْ مَنْ شَاءَ مَا لَمْ يُوَالِ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السَّاقِطُ يَتَوَلَّجُ اِلَى الْقَوْمِ وَلَا يُوَالِيْهِمْ، يَعْقِلُوْنَ عَنْهُ وَيَعْقِلُ عَنْهُمْ وَيَنْصُرُوْنَهُ ثُمَّ يَمُوْتُ، لِمَنْ مِيْرَاثُهُ؟ قَالَ: لَهُمْ قَالَ: قُلْتُ: السَّاقِطُ لَمْ يَتَوَلَّجْ اِلٰى اَحَدٍ وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا فَيَمُوْتُ كَذٰلِكَ مَنْ يَرِثُهُ؟ قَالَ: الْمُسْلِمُوْنَ مِيْرَاثُهُمْ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ وَهُمْ يَعْقِلُوْنَ عَنْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ساقط کو یہ حق نہیں ہے؟ کہ وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرلے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی: کہ ایسا شخص جس کے ساتھ چاہے' نسبت ولاء قائم کرلے گا' جب کہ اس سے پہلے' کسی کے ساتھ اس نے نسبت ولاء قائم نہ کی ہو۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ساقط کسی قوم کے درمیان آکر رہنا شروع کر دیتا ہے' لیکن ان کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کرتا' وہ لوگ اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں' اور وہ ان لوگوں کی طرف سے دیت ادا کرتا ہے' وہ لوگ اس کی مدد کرتے رہتے ہیں' پھر وہ ساقط شخص انتقال کر جاتا ہے' تو اس کی وراثت کسے ملے گی؟

عطاء نے جواب دیا: اُن لوگوں کو ملے گی' میں نے دریافت کیا: اگر ساقط شخص کسی قوم کے درمیان آکر رہتا نہیں ہے' اور کسی کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کرتا' اور پھر اسی طرح انتقال کر جاتا ہے' تو اس کا وارث کون بنے گا؟ انہوں نے جواب دیا: مسلمان

بنیں گے اس کی وراثت' بیت المال میں جمع ہوگی اور مسلمان ہی اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے (یعنی بیت المال میں سے اس کی ادائیگی کی جائے گی)۔

16169 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ بِصُرَّةٍ فِيهَا ثَلَاثُمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ: قُلْتُ: كَانَ فِينَا رَجُلٌ نَازِلٌ اُصِيبَ بِالدَّيْلَمِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: هَلْ لَهُ رَحِمٌ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَلِاَحَدٍ عَلَيْهِ عَقْدُ وَلَاءٍ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَاهُنَا وَرَثَةٌ كَثِيرٌ - يَعْنِي بَيْتَ الْمَالِ -

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تھیلی لے کر آیا' جس میں تین سو درہم موجود تھے' راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: ہمارے درمیان ایک شخص رہا کرتا تھا' جو کہیں باہر سے آ کر رہنا شروع ہوا تھا' وہ دیلم میں مارا گیا ہے (یہ اس کا مال ہے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس کا کوئی رشتے دار موجود ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے دریافت کیا: کسی کے ساتھ اُس نے نسبت ولاء قائم کی تھی؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے فرمایا: یہاں بہت سے ورثاء موجود ہیں' ان کی مراد بیت المال تھا۔

16170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْجَرَّاحِ، اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ وَتَرَكَ سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: هَلْ لَهُ اَحَدٌ؟ قَالَ: اجْعَلْهُ فِي بَيْتِ الْمُسْلِمِينَ فَاِنَّهُ اَحَدُ الْمُسْلِمِينَ،

❀❀ زیاد بن جراح بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس نے سات سو درہم چھوڑے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس کا کوئی ایسا رشتے دار ہے' جو ان کو حاصل کرسکتا ہو؟ (جواب ملا: جی نہیں!) تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ انہیں بیت المال میں جمع کروادو' کیونکہ وہ شخص بھی' ایک مسلمان تھا۔

16171 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَلِيٍّ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، مِثْلَ حَدِيثِهِ الْاَوَّلِ

❀❀ ربیع بن ابوصالح نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کسی اور علاقے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا...... اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

16172 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ وَالَى قَوْمًا فَجَعَلَ مِيرَاثَهُ لَهُمْ وَعَقْلَهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاِذَا لَمْ يُوَالِ اَحَدًا وَرِثَهُ الْمُسْلِمُونَ وَعَقَلُوا عَنْهُ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں' جس نے ایک قوم کے ساتھ نسبت ولاء قائم کی تھی' اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کی وراثت ان لوگوں کو ملے گی' اور اس کی دیت کی ادائیگی' ان لوگوں

پر لازم ہوگی۔

زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلے گا' تو پھر مسلمان اس کے وارث بنیں گے' اور وہ اُس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

16173 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ عِنْدَ مَوْتِهِ: مَوْلَايَ فُلَانٌ فَلَا يُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِبَيِّنَةٍ عَادِلَةٍ بِخِلَافِ مَا قَالَ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مرتے وقت یہ بیان کرتا ہے: فلاں کے ساتھ میری نسبت ولاء ہے' تو اس کے اس قول کے مطابق فیصلہ نہیں دیا جائے گا' البتہ اگر کوئی عادل گواہی آجاتی ہے' جو اس کے بیان کیے ہوئے کے برخلاف ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

بَابُ الرَّجُلِ مِنَ الْعَرَبِ لَا يُعْرَفُ لَهُ اَصْلٌ

باب: عربوں سے تعلق رکھنے والے اس شخص کا حکم' جس کی اصل کا پتہ نہ ہو

16174 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ يَكُونُ فِي الْقَوْمِ لَا يُعْلَمُ لَهُ اَصْلٌ قَدْ عَقَلُوا عَنْهُ وَعَاقَلَهُمْ فَيَمُوتُ لِمَنْ مِيرَاثُهُ؟ قَالَ: قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ كَانَ يَغْضَبُ لَهُ وَيَحُوطُهُ فَمِيرَاثُهُ لَهُ قَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جس کا تعلق عربوں سے ہے' وہ کسی قوم میں آکر رہنے لگتا ہے' اور اس شخص کی اصل کا پتہ نہیں چلتا' وہ لوگ اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرتے ہیں' وہ ان لوگوں کی طرف سے جرمانہ ادا کرتا ہے' اگر وہ انتقال کرجاتا ہے' تو اس کی وراثت کسے ملے گی؟ عطاء نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بھی اس کی وجہ سے غضب کا اظہار کرتا تھا اور اس کی حفاظت کرتا تھا' اس مرحوم کی وراثت اسی کو ملے گی۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

16175 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَنْ يَعْقِلُ عَنْهُمْ؟ قَالَ: " الَّذِينَ يَرِثُونَهُمْ، وَاَقُولُ: مَنْزِلَةُ السَّاقِطِ مِثْلُ هٰذَا سَوَاءً "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کون شخص ان لوگوں کی طرف سے دیت ادا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: وہی لوگ اس کے وارث ہوں گے۔

میں یہ کہتا ہوں: اس اعتبار سے ساقط شخص بھی بالکل اس کی مانند ہوگا۔

16176 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَغَيْرِهِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ إِذَا

كَانَ فِي دِيوَانِ قَوْمٍ عَقَلُوا عَنْهُ فَمِيرَاثُهُ لَهُمْ

❀❀ زہری اور دیگر حضرات بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات تحریر کی تھی: جب کسی شخص کا ذکر کسی قوم سے متعلق مخصوص دیوان (یعنی سرکاری کاغذات) میں ہو اور وہ لوگ اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں تو پھر اس کی وراثت ان لوگوں کو ملے گی۔

16177 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَتَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِلَى عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ دِيوَانُهُ فِي قَوْمٍ، وَكَانَ يَعْقِلُ عَنْهُمْ فَمَاتَ، وَلَا يُعْلَمُ لَهُ وَارِثٌ فَكَتَبَ لَهُ عُمَرُ: اِنْ كَانَ يَعْقِلُ فِيهِمْ وَدِيوَانُهُ فِيهِمْ فَادْفَعْ مِيرَاثَهُ اِلَيْهِمْ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' ایک شخص کا نام' ایک مخصوص قوم کے دیوان (یعنی سرکاری کاغذات) میں تحریر تھا' اور وہ شخص ان کی طرف سے جرمانہ ادا کرنے کا پابند تھا' وہ انتقال کر گیا ہے' اس کے کسی اور وارث کا پتہ نہیں ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا: اگر وہ ان لوگوں کے ساتھ جرمانہ ادا کرنے کا پابند تھا' اور اس کا نام ان لوگوں کے ساتھ ایک دیوان میں تحریر ہے' تو پھر تم اس کی وراثت اُن لوگوں کو دے دو۔

16178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ عِنْدَهُ - يَوْمَ اَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ - كِتَابًا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: اَنَّهُ كَتَبَ اِلَيْهِ عَمْرٌو يَسْاَلُهُ كَيْفَ تَرٰى فِي الرَّجُلِ يَحُلُّ بَيْنَ ظَهْرَيِ الْقَوْمِ، لَيْسَ لَهُ مَوْلًى مِنَ الْعَرَبِ وَلَمْ يَعْتِقْهُ اَحَدٌ يَعْقِلُونَ عَنْهُ وَيَنْصُرُونَهُ، وَيَدُهُ مَعَ اَيْدِيهِمْ، يَمُوتُ وَلَا وَارِثَ لَهُ؟ فَكَتَبَ لَهُ اَنَّ مِيرَاثَهُ لَهُمْ فَاِنْ مَاتَ وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا وَلَمْ يَتَوَالَجْ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا فَمِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ان کے پاس وہ خط موجود ہے' جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا' حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر دریافت کیا: تھا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کسی قوم کے درمیان رہتا ہے' اور اس کی کسی عرب کے ساتھ نسب ولاء نہیں ہے' اسے کسی نے آزاد نہیں کیا' لیکن جہاں وہ رہتا ہے' وہ لوگ اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہیں اور وہ اس کی مدد کرتے ہیں' اس شخص کا ہاتھ ان لوگوں کے ساتھ ہے' اب وہ شخص فوت ہو جاتا ہے' اور اس کا اور کوئی وارث موجود نہیں ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جوابی) خط میں لکھا تھا: اس کی وراثت ان لوگوں کو ملے گی اگر وہ ایسے حال میں مرا ہو' کہ اس نے کسی کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہ کی ہو' وہ کسی قوم میں داخل نہ ہوا ہو' اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا ہو' تو پھر اس کی وراثت مسلمانوں کو ملے گی۔

16179 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلَ سُوءٍ خَلَعَهُ قَوْمُهُ، وَاَمَّا الْاِسْلَامُ فَلَا خَلْعَ فِيهِ فَوَالَاهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَمْرٍو رَحِمٌ مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ فَمَاتَ الْمَخْلُوعُ، وَتَرَكَ ابْنًا لَهُ، ثُمَّ مَاتَ ابْنُهُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا فَقَضٰى عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ اَنَّ مِيْرَاثَهُ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ "

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں بنوفہر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جو ایک برا آدمی تھا اس کی قوم نے اسے نکال دیا' تاہم اسلام میں اس طرح نکالنے کی گنجائش نہیں ہے' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلی' اس شخص اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے درمیان ننہیالی عزیزوں کے حوالے سے رشتہ داری بھی تھی' اس شخص کا انتقال ہوگیا' اس نے پس ماندگان میں ایک بیٹا چھوڑا' پھر اس کے اس بیٹے کا بھی انتقال ہوگیا' تو اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی وراثت' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ملے گی۔

16180 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مُغِيْرَةَ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ لِرَجُلٍ : اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ اَهْلِ الْيَمَنِ مِمَّا يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ الَّذِيْ لَا يُعْلَمُ اَنَّ اَصْلَهُ مِنَ الْعَرَبِ ، وَلَا يُدْرٰى مِمَّنْ هُوَ فَمَنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَمَاتَ فَاِنَّهُ يُوصِي بِمَالِهٖ كُلِّهٖ حَيْثُ شَاءَ

❀❀ ابراہیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: اے اہل یمن! تم میں سے جب کسی ایسے شخص کا انتقال ہو' جس کے بارے میں یہ پتہ نہ ہو' کہ عربوں میں اس کا خاندانی پس منظر کیا ہے؟ اور یہ پتہ نہ چل سکے کہ وہ کون سے خاندان سے تعلق رکھتا ہے؟ تو جس شخص کی یہ حالت ہو' وہ اگر انتقال کر جائے' تو وہ اپنے پورے مال کے بارے میں' جیسے چاہے وصیت کرسکتا ہے۔

16181 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ رَجُلٍ وَالٰى قَوْمًا فَجَعَلَ مِيْرَاثَهُ لَهُمْ وَعَقْلَهُ عَلَيْهِمْ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا' جس نے ایک قوم کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی وراثت' ان لوگوں کے لئے مخصوص کی تھی' اور اس کی دیت کی ادائیگی' اُن لوگوں پر لازم کی تھی۔

بَابُ وَلَاءِ اللَّقِيطِ

باب: لقیط کی ولاء کا حکم

16182 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : اَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اَبُوْ جَمِيلَةَ اَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوذًا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَتَاهُ بِهٖ فَاتَّهَمَهُ عُمَرُ ، فَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ : فَهُوَ حُرٌّ وَوَلَاؤُهُ لَكَ وَنَفَقَتُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ابوجمیلہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انہیں ایک بچہ پڑا ہوا ملا' وہ اُسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن پر الزام عائد کیا' (تحقیق کی گئی) تو ان

کی اچھائی کی تعریف کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بچہ آزاد شمار ہوگا' اس کی ولاء کا حق تمہیں ملے گا' اور اس کا خرچ بیت المال میں سے ادا کیا جائے گا۔

16183 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَقَدِ الْتَقَطُوا مَنْبُوذًا فَذَهَبَ اِلٰى عُمَرَ فَذَكَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا الْتَقَطُوهُ اِلَّا وَاَنَا غَائِبٌ وَسَاَلَ عَنْهُ عُمَرُ فَاُثْنِيَ عَلَيْهِ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ: فَوَلَاؤُهٗ لَكَ وَنَفَقَتُهٗ عَلَيْنَا مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص اپنے گھر آیا' ان لوگوں کو کہیں سے ایک بچہ پڑا ہوا ملا تھا' وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہو' اس شخص نے کہا: گھر والوں نے اِسے اُس وقت اٹھایا تھا' جب میں وہاں موجود نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں تحقیق کی' تو اس کی اچھائی کی تعریف بیان کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ولاء تمہیں ملے گی اور اس کا خرچ بیت المال میں سے ادا کرنا ہم پر لازم ہوگا۔

16184 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، اَنَّ عَلِيًّا سُئِلَ عَنْ لَقِيطٍ فَقَالَ: هُوَ حُرٌّ عَقْلُهٗ عَلَيْهِمْ وَوَلَاؤُهٗ لَهُمْ

❀❀ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لقیط کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: وہ آزاد شمار ہوگا' اس کی دیت ان لوگوں پر لازم ہوگی اور اس کی ولاء اُن لوگوں کو ملے گی (جنہیں وہ بچہ ملا تھا)۔

16185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: مِيرَاثُ اللَّقِيطِ عَنْ اَصْحَابِهِمْ فِي بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: لقیط کی وراثت' اس کے ساتھیوں کی طرف سے' بیت المال میں جمع ہوگی۔

16186 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ تَمِيمٍ اَنَّهٗ وَجَدَ لَقِيطًا فَاَتٰى بِهٖ عَلِيًّا فَاَلْحَقَهٗ عَلٰى مِائَةٍ

❀❀ ذہل بن اوس نے تمیم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہیں ایک بچہ پڑا ہوا ملا' وہ اُسے لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو ایک سو کے عوض میں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اس شخص کے ساتھ لاحق کردیا۔

16187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ قَالَا فِي اللَّقِيطِ: هُوَ حُرٌّ

❀❀ ثوری نے ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات' لقیط کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ آزاد شمار ہوگا۔

16188 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالُوا: لَوْ اَنَّ رَجُلًا الْتَقَطَ وَلَدَ زِنًا فَاَرَادَ اَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهِ وَيَكُونَ لَهٗ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُشْهِدْ، وَاِنْ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يَحْتَسِبَ عَلَيْهِ فَلَا يُشْهِدْ قَالَ اَبُو حَنِيفَةَ: اَقُولُ اَنَا: لَيْسَ بِشَيْءٍ اِلَّا اَنْ يَفْرِضَهُ لَهٗ عَلَيْهِ السُّلْطَانُ

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: علماء یہ فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو کوئی ایسا بچہ پڑا ہوا ملتا ہے جو زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو اور پھر وہ شخص اس پر خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو یہ چیز اس شخص کے حق میں اس بچے کے ذمہ قرض شمار ہو گی اس شخص کو چاہیے کہ اس پر گواہ بنا لے اور اگر وہ شخص چاہے کہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو پھر وہ کسی کو گواہ نہ بنائے۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ایسی صورت میں کوئی قرض شمار نہیں ہوگا قرض صرف اس وقت شمار ہو گا جب حاکم وقت نے اس شخص پر اس بچے کے خرچ کی فراہمی کو مقرر کیا ہو۔

16189 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ اَنَّ امْرَاَةً الْتَقَطَتْ صَبِيًّا، ثُمَّ جَاءَتْ شُرَيْحًا تَطْلُبُ نَفَقَتَهُ فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَكِ قَالَ: وَوَلَاؤُهُ لَكِ

❀❀ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت کو ایک بچہ پڑا ہوا ملا پھر وہ قاضی شریح کے پاس آئی تاکہ اس کے خرچ کا مطالبہ کرے تو قاضی نے فرمایا: اس کا خرچ تمہیں نہیں ملے گا البتہ اس کی ولاء کا حق تمہیں ملے گا۔

16190 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ الْتَقَطَ وَلَدَ زِنًا فَجَاءَ بِهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اذْهَبْ فَاسْتَرْضِعْهُ بِمَالِ اللّٰهِ وَلَكَ وَلَاؤُهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالرَّجُلُ الَّذِي الْتَقَطَهُ فَجَاءَ بِهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخْبَرَنِي بِذٰلِكَ نَفْسُهُ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: انہیں زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا ایک بچہ ملا وہ اسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: تم جاؤ! اور اللہ تعالیٰ کے مال کے ذریعے اس کو دودھ پلانے کا بندوبست کرو اور اس کی ولاء کا حق تمہیں ملے گا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جن صاحب نے اس بچے کو اٹھایا تھا اور اُسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے انہوں نے بذاتِ خود مجھے یہ بات بتائی ہے۔

بَابُ مِيْرَاثِ الْمَوْلٰى مَوْلَاهُ

مولیٰ (یعنی آقا) کی وراثت اس کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) کو ملنا

16191 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَوْسَجَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ اَحَدًا يَرِثُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَغُوا فَلَمْ يَجِدُوا اَحَدًا يَرِثُهُ فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ اِلٰى مَوْلًى لَهُ اَعْتَقَهُ الْمَيِّتُ، هُوَ لَّذِي لَهُ الْوَلَاءُ، هُوَ الَّذِي اَعْتَقَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس نے پسماندگان میں کوئی ایسا شخص نہیں

چھوڑا' جواس کا وارث بن سکتا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (اس کا کوئی وراث) تلاش کرو! لیکن انہیں کوئی شخص ایسا نہیں ملا' جواس کا وارث بن سکتا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی وارثت اس کے اس غلام کو دی' جس کو اس مرحوم نے آزاد کیا تھا' وہ غلام وہی تھا' جس کی ولاء اس میت کو ملنی تھی' جس نے اُس غلام کو آزاد کیا تھا۔

16192 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا لَهُ هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں' ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا' صرف اس کا ایک غلام تھا' جسے اس نے آزاد کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے' اس کی وراثت' اس آزاد شدہ غلام کو دے دی۔

16193 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقَضِيَّةِ فِي إِنْسَانٍ لَمْ يَجِدْ لَهُ وَارِثًا إِلَّا مَوْلَاهُ الْمُعْتَقَ الَّذِي عَلَيْهِ الْوَلَاءُ فَدَفَعَ مِيرَاثَ الَّذِي أَعْتَقَ إِلَيْهِ "

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے' اس طرح کے مقدمے میں' اس کی مانند فیصلہ دیا تھا' ایک شخص تھا' جس کا کوئی وارث نہیں تھا' صرف اس کا وہ غلام تھا' جسے اس نے آزاد کر دیا تھا' اور جس کی ولاء اس کو ملنی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مرحوم کی وراثت' اس غلام کو دے دی تھی' جسے اس نے آزاد کیا تھا۔

16194 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِبَابِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ وَكَانَ عَامِلًا لَهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: مَا فَعَلَ الْقَيْنُ الَّذِي كَانَ فِي هٰذِهِ الْخَيْمَةِ؟ قَالُوا: تُوُفِّيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَمَنْ يَرِثُهُ؟ قَالُوا: أَنْتَ قَالَ: وَلِمَ؟ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ، وَلَا وَلَاءٌ أَمَا تَرَكَ أَحَدًا؟ قَالُوا: لَا إِلَّا أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا فَأَعْتَقَهُ قَالَ: فَأَعْطِهِ مِيرَاثَهُ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر نافع بن عبدالحارث کے دروازے کے پاس سے ہوا' جنہیں انہوں نے مکہ کا گورنر مقرر کیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس لوہار کا کیا حال ہے؟ جواس خیمے میں ہوتا تھا' لوگوں نے بتایا: امیر المؤمنین اس کا انتقال ہوگیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کا وارث کون بنا؟ لوگوں نے کہا: آپ! (یعنی بیت المال) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ میرے اور اس کے درمیان کوئی قرابت نہیں ہے' اور کوئی ولاء نہیں ہے' کیا اس نے پسماندگان میں کوئی شخص نہیں چھوڑا؟ لوگوں نے کہا: جی نہیں! البتہ اس نے ایک غلام خرید کے آزاد کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی میراث' اس غلام کو دے دو۔

16195 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ قَيْنًا،

كَانَ فِیْ خَطِّ بَنِیْ جُمَحٍ، مَاتَ وَلَمْ یَتْرُكْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَقَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَكَّةَ وَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَیْهِ فَاَمَرَ اَنْ یُعْطٰی مِیْرَاثَهٗ ذٰلِكَ الْعَبْدُ الَّذِیْ اُعْتِقَ

❀❀ عطاء بن دینار بیان کرتے ہیں: بنوجمح کے علاقے میں ایک لوہار کا انتقال ہوگیا' اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا' صرف ایک غلام تھا' جسے اس نے آزاد کیا تھا' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے' اور ان کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا گیا' تو انہوں نے یہ حکم دیا کہ اس مرحوم کی وراثت' اس غلام کو دے دی جائے' جسے اس نے آزاد کیا تھا۔

بَابُ مِیْرَاثِ ذِی الْقَرَابَةِ

باب: رشتے داروں کی وارثت کا حکم

16196 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ یُوَرِّثَانِ ذَوِی الْاَرْحَامِ دُوْنَ الْمَوَالِیْ قَالَ: وَحَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ مَوْلَاةً لَهٗ مَاتَتْ وَتَرَكَتِ ابْنَ اُخْتِهَا لِاُمِّهَا وَتَرَكَتْ عَلْقَمَةَ فَوَرَّثَ عَلْقَمَةُ الْمَالَ ابْنَ اُخْتِهَا لِاُمِّهَا قَالَ: وَمَاتَتْ مَوْلَاةٌ لِاِبْرَاهِیْمَ فَجَاءَتِ ابْنَةُ اَخِیْهَا لِاَبِیْهَا فَاَعْطَاهَا الْمِیْرَاثَ كُلَّهٗ فَقَالَتْ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، فَقَالَ: لَوْ كَانَ لِیْ لَمْ اُعْطِكِهٖ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نسبت ولاء والوں کی بجائے' ذوی الارحام کو وارث قرار دیتے تھے۔

ابراہیم نخعی نے علقمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان کی ایک کنیز کا انتقال ہوگیا' اس نے پس ماندگان میں' ماں کی طرف سے شریک اپنی بہن کے بیٹے کو چھوڑا' اور علقمہ کو چھوڑا (جنہوں نے' اس کنیز کو آزاد کیا تھا) تو علقمہ نے اس مال کا وارث اس میت کے بھانجے کو بنایا' جو ماں کی طرف سے شریک' اُس کی بہن کا بیٹا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کی کنیز کا انتقال ہوگیا' تو اس خاتون کے باپ کی طرف سے شریک بھائی کی بیٹی آئی' ابراہیم نخعی نے میت کی ساری میراث' اُسے دے دی تھی' اس عورت نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو برکت نصیب کرے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اگر مجھے اس کا حق ہوتا' تو میں نے یہ تمہیں نہیں دینی تھی۔

16197 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْصُوْرٌ، عَنْ حُصَیْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ یُوَرِّثَانِ ذَوِی الْاَرْحَامِ دُوْنَ الْمَوَالِیْ قَالَ: فَقُلْتُ: فَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ؟ قَالَ: كَانَ اَشَدَّهُمْ فِیْ ذٰلِكَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (یہ دونوں صاحبان) ''موالی'' کی بجائے ''ذوی الارحام'' کو وارث قرار دیتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (کی کیا رائے تھی؟) انہوں نے جواب دیا: وہ اس معاملے میں ان سب سے زیادہ سخت تھے۔

16198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِى الْمُخَارِقِ اَنَّ زِيَادَ بْنَ جَارِيَةَ، اَخْبَرَ عَبْدَ الْمَلِكِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَى اُمَرَاءِ الشَّامِ اَنْ يَتَعَلَّمُوا الْغَرَضَ وَيَمْشُوا بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ حُفَاةً وَعَلِّمُوا صُبْيَانَكُمُ الْكِتَابَةَ وَالسِّبَاحَةَ فَبَيْنَا هُمْ يَرْمُونَ مَرَّ صَبِيٌّ فَاَصَابَهُ اَحَدُهُمْ فَقَتَلَهُ فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ اِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ اَنِ اعْلَمْ هَلْ كَانَ بَيْنَهُمْ مِنْ دَخْلٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَتَبَ عَامِلُ حِمْصَ اَنِّي كَتَبْتُ فَلَمْ اَجِدْهُمْ كَانُوا يَتَبَادَلُونَ، وَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ اَنَّهُ لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ يُعْلَمُ، وَلَا ذُو قَرَابَةٍ اِلَّا خَالٌ فَكَتَبَ عُمَرُ اَنَّ دِيَتَهُ لِخَالِهِ اِنَّمَا الْخَالُ وَالِدٌ وَتَرَكَ مَوَالِيَهُ الَّذِينَ اَعْتَقُوهُ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: زیاد بن جاریہ نے عبدالملک کو یہ بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شام کے امراء کو یہ خط لکھا کہ وہ نشانہ بازی سیکھیں اور دونشانوں کے درمیان ننگے پاؤں چلا کریں' اور تم لوگ اپنے بچوں کو لکھنے کی' اور تیراکی کی تعلیم دو؛ وہ لوگ تیراندازی کررہے تھے' اسی دوران ایک بچہ وہاں سے گزرا' ان میں سے کسی ایک شخص کا تیر اس بچے کو لگا' اور وہ بچہ مرگیا' انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا: تم دریافت کرو! کیا ان کے درمیان زمانہ جاہلیت کا کوئی تعلق تھا؟ تو حمص کے گورنر نے انہیں جوابی خط لکھا کہ مجھے ان میں یہ چیز نہیں ملی' کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے ہوں' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اس بچے کے کسی وارث کا' یا قریبی رشتے دار کا پتہ نہیں چل سکا' صرف اس کے ماموں کا پتہ چلا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ اس کی دیت' اس کے ماموں کو ملے گی' کیونکہ ماموں بھی' باپ کی جگہ ہوتا ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) حالانکہ اس بچے نے' ایسے آقا چھوڑے تھے' جنہوں نے اس بچے کو آزاد کیا تھا۔

16199 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ بِالْمَدِينَةِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوَالِي مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں' یہ بات سنی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ اور اس کا رسول' اس کے مولیٰ ہوں گے' جس کا کوئی ولی نہ ہو' اور ماموں اس کا وارث ہوگا' جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

16200 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَعْلَى، عَنْ مَنْصُورٍ، اَوْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيٍّ، وَعُمَرَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اَيْضًا،

16199-مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' باب ذكر الخبر المورث الخال إذا لم يكن للميت وارث - حديث: 4556صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب ذوي الأرحام - ذكر خبر ثالث يصرح بصحة ما ذكرناه' حديث: 6129المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الفرائض' حديث: 8078سنن الدارمي - ومن كتاب الفرائض' باب : في ميراث ذوي الأرحام - حديث: 2925سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب ذوي الأرحام - حديث: 2734مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفرائض' رجل مات - حديث: 30502السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' توريث الخال - حديث: 6165سنن الدارقطني - كتاب الفرائض والسير وغير ذلك' حديث: 3603السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الفرائض' باب من قال بتوريث ذوي الأرحام - حديث: 11424البحر الزخار مسند البزار - ومما روى أبو أمامة بن سهل بن حنيف ' حديث: 254

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس طرح کی روایت اعمش نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے: یہ حضرات بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

16201 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ مُصَدَّقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

16202 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ اور اس کا رسول اس کے مولیٰ ہوں گے' جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو' اور ماموں اس کا وارث ہوگا' جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

16203 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ وَمَسْرُوقٍ وَالنَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ وَتَرَكَ مَوَالِيَهُ الَّذِينَ اَعْتَقُوهُ وَلَمْ يَدَعْ ذَا رَحِمٍ اِلَّا اُمًّا اَوْ خَالَةً دَفَعُوا مِيرَاثَهُ اِلَيْهَا، وَلَمْ يُوَرِّثُوا مَوَالِيَهُ مَعَهَا وَاَنَّهُمْ لَا يُوَرِّثُونَ مَوَالِيَهُ مَعَ ذِي رَحِمٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' مسروق' نخعی اور شعبی یہ (سب حضرات) فرماتے ہیں: جب کوئی شخص فوت ہوجائے' اور اپنے ان موالی کو چھوڑے' جنہوں نے اسے آزاد کیا تھا' اور اپنے رشتے داروں میں سے صرف' اپنی ماں' یا خالہ کو پس ماندگان میں چھوڑے تو اس کی وراثت' اس خاتون کو دے دی جائے گی' یہ حضرات' اس خاتون کے ہمراہ' اس کے موالی کو وارث قرار نہیں دیتے' یہ حضرات رشتے دار کی موجودگی میں' موالی کو وارث قرار نہیں دیتے۔

16204 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قِيلَ لَهُ: اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَّثَ اُخْتًا الْمَالَ كُلَّهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: "مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❀❀ ابواسحاق شیبانی نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے کہا گیا: ابوعبیدہ بن عبداللہ نے' بہن کو میت کے سارے مال کا وارث قرار دے دیا ہے' تو امام شعبی نے فرمایا: یہ کام انہوں نے بھی کیا تھا' جو ابوعبیدہ سے زیادہ بہتر تھے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

16205 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِي غُلَامٍ مَاتَ وَتَرَكَ اُمَّهُ وَمَوَالِيَهُ الَّذِينَ اَعْتَقُوهُ فَاخْتُصِمَ فِي مِيرَاثِهِ اِلَى الْقَاسِمِ فَقَالَ: حَمَلْتِهِ فِي بَطْنِكِ، وَاَرْضَعْتِهِ بِثَدْيِكِ لَكِ الْمَالُ كُلُّهُ

❀❀ اسماعیل بن سالم بیان کرتے ہیں: میں اس وقت قاسم بن عبدالرحمن کے پاس موجود تھا' جب ان کے سامنے ایک غلام کے بارے میں مقدمہ پیش کیا گیا' جو انتقال کر گیا تھا' اس نے پس ماندگان میں اپنی ماں' اور آزاد کرنے والے موالی چھوڑے تھے' اس کی وراثت کے بارے میں' مقدمہ قاسم کے سامنے پیش کیا گیا' تو انہوں نے (غلام کی ماں سے) فرمایا: اس بچے کو تم نے اپنے پیٹ میں اٹھایا' اور اپنی چھاتی سے اسے دودھ پلایا' اس کا سارا مال تمہیں ملے گا۔

16206 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِیْ حَبِيْبٍ الْعِرَاقِيِّ اَنَّ امْرَاَةً كَانَ لَهَا ابْنٌ فَتُوُفِّيَ وَلَهُ خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ اِلَّا اُمَّهُ وَمَوَالِيْهِ بَعِيْدٌ مِنْهُ فَقَالَ لَهَا اَبُو الشَّعْثَاءِ: وَيْحَكِ خُذِيْهَا وَلَا تُعْطِهِمْ شَيْئًا

❀❀ ابوحبیب عراقی بیان کرتے ہیں: ایک عورت کا ایک بیٹا تھا' جس کا انتقال ہو گیا' اس بچے کے پچاس دینار تھے جن کی وارث صرف اس کی ماں تھی' یا اس کے وہ موالی تھے' جو دور کے تھے' تو ابوشعثاء نے اس خاتون سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو' تم یہ رقم حاصل کر لو اور ان (موالیوں کو) کچھ بھی نہ دینا۔

16207 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يُوَرِّثُ الْمَالَ دُوْنَ ذَوِی الْاَرْحَامِ"

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' ذوی الارحام کی بجائے موالی کو وارث قرار دیتے تھے۔

16208 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْمَالَ دُوْنَ ذَوِی الْاَرْحَامِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ ذوی الارحام کی بجائے' موالی کو وارث قرار دیتے تھے۔

16209 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا رَدَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى ذَوِی الْاَرْحَامِ شَيْئًا قَطُّ،

❀❀ مغیرہ نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ذوی الارحام میں سے' کسی کو کچھ بھی نہیں دیتے تھے۔

16210 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِیْ آخِرِ الْحَدِيْثِ: اُخْتِیْ قَالَ: فَسَاَلْتُ الْقَوْمَ فَحَدَّثَنِیْ اَصْحَابُهُ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ ابْنَةً لِحَمْزَةَ وَهِیَ اُخْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ لِاُمِّهِ مَاتَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَتَرَكَ ابْنَةَ حَمْزَةَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ،

❀❀ سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن شداد کے پاس آیا' جو لوگوں کو کوئی بات بیان کر رہے تھے' میں نے ان

کی گفتگو کا آخری حصہ سنا' وہ فرما رہے تھے: میری بہن میں نے لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: وہ یہ بیان کر رہے تھے: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی تھیں' جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ماں کی طرف سے شریک بہن تھیں' ان صاحبزادی کے غلام کا انتقال ہو گیا' اس نے پس ماندگان میں اپنی بیٹی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو چھوڑا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند تقسیم کی تھی۔

16211 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

16212 - حدیث نبوی: قَالَ: الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، وَالْاَعْمَشُ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ، كَانَ اِذَا ذُكِرَ لَهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ: اِنَّمَا اَطْعَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُعْمَةً فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ: فَاِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَهَا فَنَحْنُ نُطْعِمُ كَمَا اَطْعَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ منصور اور اعمش نے یہ بات نقل کی ہے: ابراہیم نخعی کے سامنے' جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا واقعہ بیان کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ حصہ ادا کیا تھا' اس پر کسی فقیہ نے ان سے کہا: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حصہ دیا تھا' تو ہم بھی یہ حصہ دے دیتے ہیں' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔

16213 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلَى شُرَيْحٍ فِي مُكَاتَبٍ لِي تَرَكَ وَلَدًا وَعَلَيْهِ بَقِيَّةٌ مِنْ كِتَابَتِهِ فَاَعْطَانِي شُرَيْحٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ، وَجَعَلَ لِابْنَتَيْهِ الثُّلُثَيْنِ، وَجَعَلَ اَبَا حُصَيْنٍ عُصْبَةً فَوَرَّثَهُ مَا بَقِيَ

❀❀ ابو حصین بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کے سامنے' اپنے ایک مکاتب غلام کے بارے میں' ایک مقدمہ پیش کیا' جس نے پس ماندگان میں ایک بچہ چھوڑا تھا' اور اس پر کتابت کی رقم کا کچھ حصہ ادا کرنا باقی تھا' تو قاضی شریح نے کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم کی ادائیگی مجھے کرنے کا فیصلہ دیا' اور اس کی دو بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دینے کا فیصلہ دیا' انہوں نے ابو حصین کو عصبہ قرار دیا' اور باقی بچ جانے والی رقم کا انہیں وارث قرار دیا۔

16214 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يَشْتَرِيَ، عَبْدًا فَلَمْ يُقْضَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ بَيْعٌ فَحَلَفَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِعِتْقِهِ فَاشْتَرَاهُ فَاَعْتَقَهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَيْفَ بِصُحْبَتِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ لَهُ عُصْبَةٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عُصْبَةٌ فَهُوَ لَكَ

❀❀ حسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے غلام خریدنے کا ارادہ کیا' ابھی اس کا سودا پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک مسلمان نے اس غلام کو آزاد کرنے کا حلف اٹھا کر اسے خرید کے اسے آزاد کر دیا' اس نے اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں ملے گا' البتہ اگر کوئی عصبہ ہو' تو حکم مختلف ہے' اگر کوئی اس کا عصبہ نہ ہوا' تو پھر وہ تمہیں ملے گا۔

16215 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي امْرَاَةٍ اشْتَرَتْ اَبَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُوهَا، وَتَرَكَ ابْنَتَيْهِ اِحْدَاهُمَا الَّتِي اَعْتَقَتْهُ قَالَ: تَرِثَانِهِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلَّتِي اَعْتَقَتْهُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایک ایسی خاتون کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو اپنے باپ کو خرید کر اسے آزاد کر دیتی ہے پھر اس کا باپ فوت ہو جاتا ہے اور پس ماندگان میں دو بیٹیاں چھوڑتا ہے جن میں سے ایک بیٹی وہ ہے جس نے اسے آزاد کیا ہے تو زہری نے فرمایا: وہ دونوں بیٹیاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دو تہائی حصے کی وارث بنیں گی اور جو مال باقی بچے گا' وہ اس بیٹی کو ملے گا' جس نے اسے آزاد کیا تھا۔

16216 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ اُمَّهُ اَمَةً وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا قَالَ: تُشْتَرَى مِنْ مَالِهِ ثُمَّ تُعْتَقُ وَتَرِثُهُ " قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلُهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو انتقال کر جاتا ہے اور وہ پس ماندگان میں صرف اپنی ماں کو چھوڑتا ہے' جو کسی کی کنیز ہے' وہ کسی اور وارث کو نہیں چھوڑتا' تو طاؤس کے صاحبزادے نے فرمایا: اس کے مال میں سے' اس کی ماں کو خرید کر آزاد کر دیا جائے گا' اور اس کی ماں ہی اس کی وارث بنے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ قَاطَعْتُهُ وَلَمْ اَشْتَرِطْ وَلَاءً

باب: (اپنے جس غلام) کے ساتھ' میں قسطوں کی ادائیگی طے کروں' اور اس پر ولاء کی شرط نہ رکھوں؟

16217 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ كَاتَبَ رَجُلًا وَقَاطَعَهُ، وَلَمْ يَشْتَرِطْ سَيِّدُهُ اَنَّ وَلَاءَكَ لِي لِمَنْ وَلَاؤُهُ؟ قَالَ: لِسَيِّدِهِ قَالَهَا: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمُكَاتَبٌ كَاتَبَ وَاشْتَرَطَ اَنَّ وَلَائِي اِلَى مَنْ شِئْتُ اَيَجُوزُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ، قِيلَ لَهُ: فَمَاتَ الْمُكَاتَبُ بَعْدَمَا قَضَى كِتَابَتَهُ، وَلَمْ يَجْعَلْ وَلَاءَهُ اِلَى اَحَدٍ وَتَرَكَ مَالًا قَالَ: هُوَ لِلَّذِي كَاتَبَهُ وَقَالَهَا: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص' دوسرے شخص کے ساتھ' کتابت کا معاہدہ کرتا ہے' اور اس پر قسطوں کی ادائیگی طے کر دیتا ہے' لیکن اس کا آقا یہ شرط عائد نہیں کرتا کہ تمہاری ولاء مجھے ملے گی' تو پھر اس غلام کی ولاء کسے ملے گی؟ عطاء نے جواب دیا: اس کے آقا کو۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر ایک مکاتب غلام کتابت کا معاہدہ کرتا ہے' اور یہ شرط عائد کرتا ہے کہ میری ولاء' میں جسے چاہوں گا اسے دوں گا' تو کیا یہ درست ہوگا؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء اور عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: مسلمان اپنی آپس کی شرائط کے پابند ہوں گے۔
عطاء سے دریافت کیا گیا: اگر مکاتب غلام کتابت کی رقم ادا کرنے کے بعد انتقال کر جاتا ہے اور وہ اپنی ولاء کسی کے ساتھ مخصوص نہیں کرتا اور مال چھوڑ کر جاتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ مال اس شخص کو ملے گا جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

16218 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنِ اشْتَرَطَ فِيْ كِتَابَتِهِ اَنِّي اُوَالِي مَنْ شِئْتُ فَهُوَ جَائِزٌ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر (مکاتب غلام) کتابت میں یہ شرط عائد کرتا ہے کہ میں اپنی ولاء جس کے ساتھ چاہوں گا مخصوص کروں گا تو یہ جائز ہوگا۔

16219 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا اَعْلَمُ مَعْمَرًا اِلَّا اَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ فَاَدَّى جَمِيعَ كِتَابَتِهِ فَيُوَالِي مَنْ شَاءَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَمَا رَاَيْتُ النَّاسَ تَابَعُوهُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مکاتب غلام ادائیگی کرے اور کتابت کی پوری رقم ادا کردے تو وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرسکتا ہے معمر بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس حوالے سے قتادہ کی پیروی کی ہو۔

16220 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ يَعْقِلُ عَنْهُ قَوْمٌ، وَلَمْ يُوَالِهِمْ قَالَ: قَدْ وَالَاهُمْ اِذَا عَقَلُوا عَنْهُ وَهَلْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْمُوَالَاةِ؟ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ غَضِبَ لَهُ قَوْمٌ وَحَاطُوهُ وَلَمْ يَعْقِلُوا عَنْهُ، وَلَمْ يُوَالِهِمْ قَالَ: فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِيْ كَاتَبَهُ هُوَ اَحَقُّ بِمِيْرَاثِهِ، وَقَالَهَا لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيْنَ قَوْلُ عُمَرَ: مِيْرَاثُهُ لِمَنْ غَضِبَ لَهُ اَوْ حَاطَهُ اَوْ نَصَرَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا كَهَيْئَةِ الَّذِيْ لَا مَوْلٰى لَهُ، هٰذَا يَعْلَمُ مَوْلَاهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی قوم اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرتی ہے لیکن وہ ان لوگوں کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کرتا تو عطاء نے جواب دیا: جب وہ لوگ اس کی طرف سے جرمانہ ادا کریں گے تو گویا اس نے ان لوگوں کے ساتھ نسبت ولاء قائم کر لی کیونکہ یہ ادائیگی صرف موالات کے نتیجے میں ہی لازم ہوتی ہے میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی قوم اس کی وجہ سے غضب کا اظہار کرتی ہے یا اس کی حفاظت کرتی ہے لیکن اس کی طرف سے جرمانہ ادا نہیں کرتی اور انہوں نے اس کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کی تھی (تو کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: ایسے غلام کی ولاء اس شخص کو ملے گی جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا اور وہ شخص اس کی میراث کا زیادہ حق دار ہوگا۔ عمرو بن دینار نے بھی مجھے یہی بات بیان کی تھی۔
میں نے عطاء سے دریافت کیا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہاں جائے گا؟ کہ اس کی میراث اس شخص کو ملے گی جو اس کے

لئے غضب ناک ہو جو اس کی حفاظت کرے یا اس کی مدد کرے تو عطاء نے فرمایا: یہ شخص اس کی مانند نہیں ہوگا، جس کا کوئی آقا نہ ہو کیونکہ اس کے آقا کا تو پتہ ہے۔

16221 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُكَاتِبُ عَبْدًا لَّهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِطْ وَلَاءَهُ قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: اِنْ لَّمْ يَشْتَرِطْ وَلَاءَهُ وَالٰى مَنْ شَاءَ حِينَ يَعْتِقُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَيَابَى النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا، جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر رہا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم اس کی ولاء کی شرط عائد کرنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اگر غلام نے اپنی ولاء کی شرط طے نہیں کی تھی، تو جب وہ آزاد ہوگا، تو جس کے ساتھ چاہے گا، نسبت ولاء قائم کرلے گا۔ معمر بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اس حوالے سے قتادہ کا انکار کیا ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

باب: سائبہ کی وراثت کا حکم

16222 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَوْلًى لِي تُوُفِّيَ اَعْتَقْتُهُ سَائِبَةً وَتَرَكَ مَالًا قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِمَالِهِ قَالَ: اِنَّمَا اَعْتَقْتُهُ لِلّٰهِ قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِمَالِهِ فَاِنْ تَدَعْهُ فَاَرِنِيهِ هَاهُنَا وَرَثَةٌ كَثِيرٌ - يَعْنِي بَيْتَ الْمَالِ -

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرا ایک غلام فوت ہو گیا ہے، جسے میں نے سائبہ کے طور پر آزاد کیا تھا، اس نے مال چھوڑا ہے، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے مال کے زیادہ حق دار ہو، اس شخص نے کہا: میں نے اس غلام کو اللہ کی رضا کے حصول کے لئے آزاد کیا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے مال کے زیادہ حق دار ہو، اگر تم اس مال کو چھوڑتے ہو، تو وہ مال مجھے دو! یہاں اس کے اور بہت سے ورثاء ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ پھر اُسے بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔

16223 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ: كَانَ لِي عَبْدٌ فَاَعْتَقْتُهُ وَجَعَلْتُهُ سَائِبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ اَهْلَ الْاِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ اِنَّمَا كَانَ يُسَيِّبُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَنْتَ اَوْلَى النَّاسِ بِنِعْمَتِهِ، وَاَحَقُّ النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ فَاِنْ تَحَرَّجْتَ مِنْ شَيْءٍ، فَاَرِنَاهُ فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ،

❀❀ ہذیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بولا: میرا ایک غلام تھا، جسے میں نے آزاد کر دیا تھا، میں نے اللہ کی راہ میں اُسے سائبہ کے طور پر آزاد کیا تھا، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان

سائبہ نہیں بناتے ہیں' زمانہ جاہلیت کے لوگ سائبہ بنایا کرتے تھے' تم اس غلام کی نعمت کے بارے میں' سب سے زیادہ حق رکھتے ہو' اور اس کی وراثت کے بارے میں سب سے زیادہ حق دار ہو' اگر تم اس میں حرج محسوس کرتے ہو' تو وہ مال ہمیں دو!

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُسے بیت المال میں جمع کروادیا۔

16224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

16225 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: السَّائِبَةُ يَرِثُهُ مَوْلَاهُ الَّذِي اَعْتَقَهُ، وَيَرِثُهُ عَنْهُ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: سائبہ کا وارث' اس کا وہ آقا بنے گا' جس نے اسے آزاد کیا تھا' اور وہ (غلام) اس (آقا) کا وارث بنے گا۔

16226 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ طَارِقًا، مَوْلَى ابْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ ابْتَاعَ اَهْلَ بَيْتٍ مُتَحَمِّلِينَ اِلَى الشَّامِ فَاَعْتَقَهُمْ فَرَجَعُوا اِلَى الْيَمَنِ قُلْتُ: سَيَّبَهُمْ اَوْ اَعْتَقَهُمْ اِعْتَاقًا قَالَ: سَيَّبَهُمْ " قَالَ: فَمَاتُوا وَتَرَكُوا سِتَّةَ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ اَلْفًا فَكَتَبَ اِلَى طَارِقٍ فَاَبَى اَنْ يَاْخُذَ مِيرَاثَهُمْ فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ يَعْلٰى اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ عُمَرُ اِلَى يَعْلٰى اَنْ يَعْرِضَهَا عَلَى طَارِقٍ، فَاِنْ اَبَى فَابْتَغِ بِهَا رِقَابًا فَاَعْتِقْهُمْ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: ابن ابوعلقمہ کے غلام طارق نے ایک گھرانے کے افراد کو خرید لیا' تاکہ انہیں لاد کر شام لے جائے' پھر اس نے انہیں آزاد کر دیا' وہ لوگ یمن واپس چلے گئے' میں نے دریافت کیا: اس نے انہیں سائبہ کیا تھا یا آزاد کیا تھا؟ انہوں نے بتایا: اس نے انہیں سائبہ کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس گھرانے کے وہ افراد مر گئے' اور انہوں نے سولہ ہزار' یا شاید سترہ ہزار درہم ترکے میں چھوڑے' انہوں نے طارق کو خط لکھا' تو طارق نے ان کی وراثت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

یعلیٰ نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ کو جوابی خط میں لکھا کہ وہ اس مال کو طارق کے سامنے پیش کرے' اگر وہ نہیں مانتا' تو پھر اس مال کے ذریعے غلام خرید کر انہیں آزاد کر دے۔

16227 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسٰى يَقُولُ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سَائِبَةٍ مَاتَ وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا اَنَّ مِيرَاثَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَاَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ جَمِيعًا وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى: اِنَّ السَّائِبَةَ يَهَبُ وَلَاءَهُ لِمَنْ شَاءَ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَاِنَّ وَلَاءَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ، جَمِيعًا، يَعْقِلُ عَنْهُ الْاِمَامُ وَيَرِثُهُ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے' ایسے سائبہ غلام کے بارے میں خط لکھا' جو انتقال کر جاتا ہے' اور وہ کسی کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کرتا' (تو اس کے بارے میں خط میں لکھا) کہ اس کی وراثت اہل ایمان کو ملے گی'

اہل ایمان اس کی طرف سے جرمانہ ادا کریں گے۔

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: سائبہ اپنی ولاء جس کو چاہے ہبہ کرسکتا ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو اس کی ولاء تمام اہل ایمان کو ملے گی' حاکم وقت اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرے گا' اور حاکم وقت ہی اس کا وارث بنے گا۔

16228 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ رَجُلٍ اَعْتَقَ سَائِبَةً، وَكَيْفَ السُّنَّةُ فِيهَا؟ قَالَ: لَيْسَ مَوْلَاهُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ، يَرِثُهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ

❀❀ ابن شہاب نے ایک شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اس نے ایک سائبہ غلام کو آزاد کیا' تو دریافت کیا اس کے بارے میں سنت کا حکم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے آزاد کرنے والے کا' اُس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا' مسلمان اس کے وارث بنیں گے' اور اس مسلمان ہی اس کی طرف سے جرمانہ ادا کریں گے۔

16229 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: السَّائِبَةُ وَالصَّدَقَةُ لِيَوْمِهِمَا - يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

❀❀ ابوعثمان نہدی نے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سائبہ اور صدقہ اس کے مخصوص دن کے لئے ہوں گے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد قیامت کا دن تھا۔

16230 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عَمَّارٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَعْتَقَ سَائِبَةً فَوَرِثَ مِنْهُمْ دَنَانِيرَ فَجَعَلَهَا فِي الرِّقَابِ،

❀❀ علی بن زید نے عمار نامی راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک غلام کو سائبہ کے طور پر آزاد کیا' وہ اس کی طرف سے کچھ دیناروں کے وارث بنے' تو انہوں نے وہ رقم غلام آزاد کرنے میں خرچ کی۔

16231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: اَخْبَرَنِيهِ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ

❀❀ بکر بن عبداللہ مزنی نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' ثوری بیان کرتے ہیں: سلیمان تیمی نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے۔

16232 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ سَالِمًا مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ اَعْتَقَتْهُ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ دَفَعَ مِيرَاثَهُ اِلَى الْاَنْصَارِيَّةِ الَّتِي اَعْتَقَتْهُ اَوْ اِلَى ابْنِهَا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام' حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے آزاد کیا تھا' جب حضرت سالم رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ کے موقع شہید ہو گئے' تو ان کی وراثت' اس انصاری خاتون کے حوالے کی گئی' جس نے انہیں آزاد کیا تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس خاتون کے بیٹے کے حوالے کی گئی۔

16233 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ

الشَّعْبِيِّ، اَنَّ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِیْ حُذَيْفَةَ اَعْتَقَتْهُ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا قُتِلَ دَعَاهَا عُمَرُ اِلٰى مِيْرَاثِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَقْبَلَهٗ وَقَالَتْ: اِنَّمَا اَعْتَقْتُهٗ سَائِبَةً لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "

❀❀ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے آزاد کیا تھا' جب وہ شہید ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو بلایا' تا کہ وہ ان کی وراثت حاصل کرے' تو اس خاتون نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور یہ کہا: میں نے اُسے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے' سائبہ کے طور پر آزاد کیا تھا۔

16234 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: اِنَّ اَبَا الْعَالِيَةِ اَوْصٰى بِمَالِهٖ كُلِّهٖ وَكَانَ اَعْتَقَ سَائِبَةً فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَهٗ

❀❀ عبداللہ بن عون بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے کہا: ابوالعالیہ نے اپنے پورے مال کے بارے میں وصیت کی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: ان صاحب کو سائبہ کے طور پر آزاد کیا گیا تھا' تو امام شعبی نے فرمایا: اُسے اِس بات کا حق حاصل نہیں ہے۔

16235 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهٗ عَنِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ عَبْدَهٗ سَائِبَةً اَيَجْعَلُ وَلَاءَهٗ لِمَنْ شَاءَ قَالَ: لَيْسَ سَيِّدُهٗ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ يَرِثُهُ السُّلْطَانُ وَيَعْقِلُ عَنْهُ

❀❀ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنے غلام کو سائبہ کے طور پر آزاد کر دیتا ہے' کیا وہ غلام اپنی ولاء جس کے ساتھ چاہے' اس کے ساتھ مخصوص کر سکتا ہے؟ زہری نے جواب دیا: اس کے آقا کا' اب کسی بھی حوالے سے' اُس غلام سے واسطہ نہیں رہے گا' حاکم وقت اس آزاد ہونے والے غلام کا وارث بنے گا' اور وہی اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرے گا۔

16236 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نُسَيِّبُ الرَّقَبَةَ تَسْيِيبًا اَيُوَالِیْ مَنْ شَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ كَانَ ذٰلِكَ يُقَالُ يُوَالِیْ مَنْ شَاءَ اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ مَعَ ذٰلِكَ: بَرِئْتُ مِنْ وَلَائِكَ وَجَرِيرَتِكَ فَيُوَالِیْ مَنْ شَاءَ رَاجَعْتُ عَطَاءً فِيْهَا فَقَالَ: كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّهٗ اِذَا قَالَ: اَنْتَ حُرٌّ سَائِبَةٌ فَهُوَ يُوَالِیْ مَنْ شَاءَ وَهُوَ مُسَيَّبٌ، وَاِنْ لَمْ يَقُلْ وَالِ مَنْ شِئْتَ اِذَا قَالَ: اَنْتَ سَائِبَةٌ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَا الَّذِیْ يُخَالِفُ قَوْلُهٗ اَنْتَ حُرٌّ قَوْلَهٗ اَنْتَ سَائِبَةٌ قَالَ: اِنَّهٗ سَيَّبَهٗ فَخَلَّاهُ اَرْسَلَهٗ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَلَمْ يُوَالِ السَّائِبَةُ اَحَدًا حَتّٰى مَاتَ قَالَ: يُدْعَى الَّذِیْ اَعْتَقَهٗ اِلٰى مِيْرَاثِهٖ فَاِنْ قَبِلَهٗ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَاِلَّا ابْتِيعَ بِهٖ رِقَابٌ فَاُعْتِقَتْ وَقَالَ لِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: مَا اَرٰى اِلَّا ذٰلِكَ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَالَّذِیْ اَعْتَقَهٗ اِذًا يُؤْخَذُ بِنَذْرٍ بِمَاجِرٍ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهٗ: فَاَيْنَ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِیْ ذٰلِكَ: اِنَّ مِيْرَاثَهٗ لِلْمُؤْمِنِيْنَ فَاَبٰى اِلَّا اَنْ يُدْعَى الَّذِیْ اَعْتَقَهٗ اِلٰى مِيْرَاثِهٖ قُلْتُ لَهٗ: اِنَّهٗ قَدِ احْتَسَبَهٗ فَكَيْفَ يَعُوْدُ فِیْ شَیْءٍ لِلّٰهِ؟ قَالَ: فَرَاَيْتَ الَّذِیْ يُعْتِقُ لِلّٰهِ ثُمَّ يَاْخُذُ مِيْرَاثَهٗ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ہم کسی غلام کو سائبہ کے طور پر آزاد کرتے ہیں تو کیا وہ

جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ بات کہی جاتی ہے: کہ وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرسکتا ہے البتہ اگر وہ اس کے ہمراہ یہ کہہ دے: کہ میں تمہاری ولاء اور تمہارے واسطے سے لاتعلق ہوں تو پھر وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کرسکتا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں دوبارہ عطاء سے دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: ہم یہ جانتے ہیں کہ جب آقا نے یہ کہا ہو کہ تم سائبہ کے طور پر آزاد ہو تو ایسا غلام جس کے ساتھ چاہے گا نسبت ولاء قائم کرلے گا کیونکہ وہ سائبہ کے طور پر آزاد ہوا ہے لیکن اگر آقا نے یہ نہ کہا ہو: کہ تم جس کے ساتھ چاہو ولاء قائم کرلو اور یہ کہا ہو: کہ تم سائبہ ہو میں نے عطاء سے کہا: پھر یہ بات اس کے اس قول سے کیا مختلف ہوگی؟ کہ تم آزاد ہو یا یہ کہنا: کہ تم سائبہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ اس کو سائبہ قرار دے گا تو وہ اس غلام کو چھوڑ کر مطلق کردے گا میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ سائبہ غلام مرتے دم تک کسی کے ساتھ نسبت ولاء قائم نہیں کرتا (تو کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: اس کی وراثت کے لئے اس شخص کو بلایا جائے گا جس نے اسے آزاد کیا تھا اگر وہ اس وراثت کو قبول کرلیتا ہے تو وہ اس بارے میں سب سے زیادہ حق دار ہوگا ورنہ وراثت کی رقم کے ذریعے غلام خرید کر انہیں آزاد کردیا جائے گا۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میری بھی اس بارے میں یہی رائے ہے میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ شخص اس غلام کو اس صورت میں ادا کرتا ہے کہ وہ کثرت والی نذر کو حاصل کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے ان سے کہا: پھر اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خط کیا بنے گا؟ جس میں یہ تحریر ہے: کہ اس کی وراثت اہل ایمان کو ملے گی انہوں نے تو اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ جس شخص نے اس کو آزاد کیا تھا اسے وراثت قبول کرنے کے لئے بلایا جائے گا میں نے ان سے کہا: جب اس شخص نے اس کی آزادی میں ثواب کی امید رکھی تھی تو اب وہ کسی ایسی چیز کے حصول کے لئے کیسے دوبارہ رجوع کرسکتا ہے؟ جو اللہ کی رضا کے ساتھ مخصوص تھی انہوں نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو کسی کو اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہے اور پھر اس کی میراث بھی حاصل کرلیتا ہے۔

16237 - آثار صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: قُتِلَ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَتَرَكَ مِيرَاثًا فَذَهَبَ بِمِيرَاثِهِ اِلٰى عُصْبَةِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا: عَمْرَةُ كَانَتْ قَدْ اَعْتَقَتْهُ فَقَالُوْا: اِنَّهٗ كَانَ سَائِبَةً وَاَبَوْا اَنْ يَّاْخُذُوْهُ فَقَالَ عُمَرُ: اِحْبِسُوْهُ عَلٰى اُمِّهٖ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَهٗ اَوْ تَمُوْتَ**

❀❀ عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوگئے انہوں نے میراث چھوڑی ان کی میراث کے لئے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کو بلایا گیا جس کا نام ''عمرہ'' تھا وہ خاتون ان کی ''عصبہ'' بنتی تھی کیونکہ اس خاتون نے انہیں آزاد کیا تھا لوگوں نے کہا: وہ غلام تو سائبہ کے طور پر آزاد ہوا تھا تو اس خاتون کے متعلقین نے وہ رقم لینے سے انکار کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی رقم اس کی ماں کے لئے مخصوص رکھو! یا تو وہ اسے مکمل

حاصل کرلے یا پھر اس کا انتقال ہو جائے۔

بَابُ الْوَلَاءِ لِلْكُبْرِ

باب: ولاء کا بڑے کے لئے ہونا

16238 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا، وَعُمَرَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، كَانُوا يَجْعَلُونَ الْوَلَاءَ لِلْكُبْرِ قَالَ سُفْيَانُ: وَتَفْسِيرُهُ: رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَيْهِ وَتَرَكَ مَوَالِيَ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُ الِابْنَيْنِ وَتَرَكَ وَلَدًا ذُكُورًا فَصَارَ الْوَلَاءُ لِعَمِّهِمْ، ثُمَّ مَاتَ الْعَمُّ بَعْدُ وَلَهُ خَمْسَةٌ مِنَ الْوَلَدِ وَلِلْاَوَّلِ سَبْعَةٌ قَالُوا: الْوَلَاءُ عَلٰى اثْنَيْ عَشَرَ سَهْمًا كَاَنَّ الْجَدَّ هُوَ الَّذِي مَاتَ، فَوَرَّثُوهُ

❀❀ ابراہیم نخعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حضرات ولاء کو بڑے کے لئے مخصوص کرتے ہیں۔

سفیان بیان کرتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے کہ ایک شخص فوت ہو جاتا ہے' وہ پس ماندگان میں دو بیٹے چھوڑتا ہے' اور کچھ آزاد شدہ غلام چھوڑتا ہے' پھر اس کے دو بیٹوں میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے' اور وہ بھی پس ماندگان میں بیٹے چھوڑتا ہے' تو اب ولاء کا حق ان بچوں کے چچا کو ملے گا' اگر اس کے بعد وہ چچا بھی فوت ہو جاتا ہے' جس کے پانچ بیٹے ہوں' اور پہلے والے بھائی کے سات بیٹے تھے' تو یہ حضرات فرماتے ہیں: ولاء کے بارہ حصے ہوں گے اور یوں شمار کیا جائے گا' جیسے دادا کا انتقال ہوا ہے' اور یہ لوگ اس کے وارث بنے ہیں۔

16239 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَضَيَا فِي رَجُلٍ تَرَكَ اَخَاهُ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ وَاَخَاهُ لِاَبِيهِ وَتَرَكَ مَوْلًى فَجَعَلَا الْوَلَاءَ لِاَخِيهِ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ دُونَ اَخِيهِ لِاَبِيهِ قَالَا: فَاِنْ مَاتَ الْاَخُ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ رَجَعَ الْوَلَاءُ لِلْاَخِ لِلْاَبِ قَالَا: فَاِنْ مَاتَ الْاَخُ لِلْاَبِ وَتَرَكَ بَنِينَ رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلٰى بَنِي الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اِنْ كَانَ لَهُ بَنُونَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں' یہ فیصلہ دیا تھا' جس نے پس ماندگان میں ایک سگا بھائی' اور باپ کی طرف سے شریک ایک بھائی چھوڑا تھا' اور ایک آزاد شدہ غلام چھوڑا تھا' تو ان دونوں حضرات نے ولاء کا حق باپ کی طرف سے شریک بھائی کو نہیں دیا تھا' صرف سگے بھائی کو دیا تھا' ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا تھا: اگر سگا بھائی بھی فوت ہو جائے' تو ولاء کا حق باپ کی طرف سے شریک بھائی کو مل جائے گا' اور اگر باپ کی طرف سے شریک بھائی بھی فوت ہو جائے' اور اس نے بچے چھوڑے ہوں' تو پھر ولاء کا حق' سگے بھائی کے بچوں کی طرف جائے گا' اگر اس کے بچے موجود ہوئے۔

16240 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان دونوں حضرات نے اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

16241 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ لِوَاحِدٍ عَشَرَةٌ وَلِوَاحِدٍ وَاحِدٌ اَيَكُوْنُ نِصْفَيْنِ؟ قَالَ: كَانَ اَبِي يَقُوْلُ: هُوَ بَيْنَهُمْ عَلٰى اَحَدَ عَشَرَ سَهْمًا فِي الْوَلَاءِ،

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر ایک بھائی کے دس بیٹے ہوں اور ایک بھائی کا ایک بیٹا ہو تو کیا ولاء دو نصف حصوں میں تقسیم ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے والد یہ فرماتے ہیں: ولاء ان بچوں کے درمیان گیارہ حصوں میں تقسیم ہوگی۔

16242 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

❀❀ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16243 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ لَهُ وَتَرَكَ مَوَالِيَ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُ ابْنَيْهِ وَتَرَكَ رِجَالًا وَمَاتَ بَعْضُ مَوَالِي اَبِيهِمْ قَالَ: يَرِثُهُ اَحَقُّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ بِالْمُعْتِقِ قُلْتُ: عَمَّنْ هٰذَا؟ قَالَ: اَدْرَكْنَا النَّاسَ عَلَيْهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص فوت ہو جاتا ہے اور وہ پس ماندگان میں دو بیٹے چھوڑتا ہے اور کچھ آزاد شدہ غلام چھوڑتا ہے پھر اس کے دو بیٹوں میں نے ایک کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ پس ماندگان میں کچھ لڑکے چھوڑتا ہے پھر اس کے باپ کے موالی میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: اس کا وارث وہ شخص بنے گا جو اس دن سب سے زیادہ حق دار تھا جب وہ آزاد ہوا تھا میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اس پر لوگوں کو پایا ہے۔

16244 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنْ مَاتَ رَجُلٌ وَلَهُ مَوْلًى وَلِلْمَيِّتِ بَنُوْنَ فَمَاتَ اَحَدُ اَعْيَانِ بَنِيهِ وَلَهُ وَلَدٌ ذَكَرٌ ثُمَّ مَاتَ الْمَوْلٰى كَانَ مِيرَاثُهُ لِاَعْيَانِ بَنِيهِ وَلَمْ يَكُنْ لِبَنِي الِابْنِ شَيْءٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا آزاد شدہ غلام موجود ہو اور میت کے بیٹے بھی ہوں اور پھر میت کے سگے بیٹوں میں سے کوئی ایک بیٹا فوت ہو جائے جس کا بیٹا موجود ہو اور پھر وہ غلام فوت ہو جائے تو اس غلام کی وراثت میت کے سگے بیٹوں کو ملے گی میت کے پوتے کو کچھ نہیں ملے گا۔

16245 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي

بَكْرٍ، وَرِثَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ وَمَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَبْلَهَا وَوَرِثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَائِشَةَ، ثُمَّ مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ ابْنَيْهِ وَمَاتَ ذَكْوَانُ مَوْلٰى عَائِشَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ حَىٌّ فَوَرَّثَ ابْنُ الزُّبَيْرِ ابْنَىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ ذَكْوَانًا وَتَرَكَ الْقَاسِمَ، وَالْقَاسِمُ اَحَقُّ مِنْهُمَا قَالَ: عَطَاءٌ: فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَجَعَلَ الْقَاسِمُ يُكَلِّمُ فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ: مَاذَا اتَّبَعَ مِنْ ذٰلِكَ؟"

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وارث بنے' کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلے ہوگیا تھا' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے وارث بنے تھے' پھر عبداللہ کا بھی انتقال ہوگیا' انہوں نے پس ماندگان میں دو بیٹے چھوڑے' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ذکوان کا انتقال ہوگیا' اس وقت قاسم بن محمد بن ابوبکر زندہ تھے' لیکن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے' عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے دونوں صاحبزادوں کو ذکوان کا وارث قرار دیا' انہوں نے قاسم بن محمد بن ابوبکر کو کچھ نہیں دیا' حالانکہ قاسم ان دونوں کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: اس حوالے سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کیا گیا اور قاسم نے اس بارے میں گفتگو کرتے ہوئے یہ کہا: انہوں نے اس مسئلے میں کس بات کی پیروی کی ہے؟

16246 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ: خَاصَمَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِىْ مَوْلًى لِعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَاصَمَهُ بَنُوْ بَنِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَقْرَبَ اِلٰى عَائِشَةَ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخَا عَائِشَةَ لِاَبِيهَا وَاُمِّهَا فَقَضٰى بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِبَنِىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَكَانُوْا اَبْعَدَ بِاَبٍ قَالَ: ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ: فَخَافَ عَلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنِيْنَ قَالَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ: فَلَمَّا كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ قِيلَ لِلْقَاسِمِ: خَاصِمْ فَاِنَّكَ تُدْرِكُ فَقَالَ الْقَاسِمُ: قَدْ خَاصَمْتُ يَوْمَئِذٍ، فَلَوْ اُعْطِيتُ شَيْئًا اَخَذْتُ، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا اُخَاصِمُ

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد نے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام کے بارے میں' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے سامنے مقدمہ پیش کیا' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پوتوں نے اس حوالے سے مقابل فریق کا کردار ادا کیا' قاسم بن محمد' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ قریبی رشتہ رکھتے تھے' لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کیونکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی تھے' اس لئے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ کے بیٹوں کے حق میں فیصلہ دے دیا' جو باپ کے حوالے سے زیادہ دور کے رشتے دار بنتے تھے' ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں زیادتی نہ ہو۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جب عبدالملک کا عہد خلافت آیا' تو قاسم سے کہا گیا: اب آپ مقدمہ کردیں' اب آپ کو آپ کا حصہ مل جائے گا' تو قاسم نے کہا: میں نے اس وقت مقدمہ کیا تھا' اگر اس وقت مجھے کچھ دیا جاتا' تو میں وہ حاصل کر لیتا' لیکن اب

میں مقدمہ نہیں کروں گا۔

16247 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَانَ يَنْقُلُ الْوَلَاءَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: عبدالملک بن مروان ولاء کو منتقل کر دیتا تھا۔

16248 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ ذَكَرَ اَنَّ عِنْدَهُمْ كِتَابًا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِنْ كَانَ لِرَجُلٍ مَوَالٍ وَلَهُ ابْنَانِ فَمَاتَ الْاَبُ كَانَ الْوَلَاءُ لِابْنَيْهِ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُ ابْنَيْهِ وَلَهُ وَلَدٌ ذُكُورٌ، ثُمَّ مَاتَ بَعْضُ الْمَوَالِي كَانَ ابْنُ الِابْنِ عَلَى حِصَّةِ اَبِيهِ مِنَ الْوَلَاءِ، وَلَمْ يَكُنِ الْوَلَاءُ لِعَمِّهِ قَالَ: وَذَكَرَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْزَلَ الْوَلَاءَ بِمَنْزِلَةِ الْمَالِ لَا يَنْقُلُهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے یہ بات ذکر کی ہے: ان حضرات کے پاس ایک خط موجود تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا (اس خط میں یہ تحریر تھا:) اگر کسی شخص کے آزاد شدہ غلام ہوں' اور اس شخص کے دو بیٹے ہوں' اور پھر وہ شخص انتقال کر جائے' تو ولاء کا حق اس کے دونوں بیٹوں کو ملے گا' اور اگر دونوں بیٹوں میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے' اور آگے اُس کی بھی اولاد موجود ہو' جو نرینہ ہو' اور پھر ان آزاد شدہ غلاموں میں سے کوئی فوت ہو جائے' تو میت کا پوتا' اپنے باپ کے حصے کے حوالے سے ولاء کا حق دار ہوگا' اور ولاء اس کے چچا کو نہیں ملے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے یہ بات ذکر کی: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی ولاء کا حکم' مال کی طرح مقرر کیا ہے وہ اُسے منتقل نہیں کرتے ہیں۔

16249 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شُبْرُمَةَ يَذْكُرُ اَنَّ عَلِيًّا، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَضَوْا اَنَّ الْوَلَاءَ يُنْقَلُ كَمَا يُنْقَلُ النَّسَبُ لَا يَحْرِزُهُ الَّذِي وَرِثَ وَلِيَّ النِّعْمَةِ وَلٰكِنَّهُ يُنْقَلُ اِلَى اَوْلَى النَّاسِ بِوَلِيِّ النِّعْمَةِ

❀❀ عبداللہ بن شبرمہ ذکر کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا: کہ ولاء کو اسی طرح منتقل کیا جائے گا' جس طرح نسب کو منتقل کیا جاتا ہے' اور وہ شخص اسے محفوظ نہیں کرے گا' جو ولی نعمت کا وارث بنتا ہے' بلکہ یہ منتقل ہو کر' اُس شخص کی طرف جائے گی' جو ولی نعمت کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہو۔

16250 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْمَرْاَةِ وَوَلَدُ وَلَدِهَا الذُّكُورُ رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلَى الْعَصَبَةِ عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ

❀❀ ثوری فرماتے ہیں: جب عورت کا بیٹا فوت ہو جائے اور عورت کے پوتے موجود ہوں' تو ولاء کا حق' عورت کے عصبہ رشتہ داروں کی طرف لوٹ آئے گا۔

16251 - اقوال تابعین: قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يَجْرِي مَجْرَى

الْمَالِ لَا يَرْجِعُ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ

❀❀ ابراہیم نخعی نے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے ولاء کو مال کے حکم میں رکھا ہے' کہ وہ نہیں لوٹے گی' تاہم پہلا قول' سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

16252 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلَيْنِ اَعْتَقَا عَبْدًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا وَتَرَكَ وَلَدًا ذُكُورًا قَالَ: الْوَلَاءُ لِوَلَدِهٖ مَعَ عَمِّهِمْ بَيْنَهُمْ نِصْفَانِ

❀❀ ثوری' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک غلام کو آزاد کرتے ہیں' ان دونوں میں سے ایک کا انتقال ہو جاتا ہے' اور وہ اولاد میں مذکر (یعنی بیٹے) چھوڑتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: ولاء کا حق میت کی اولاد کو' اُن کے چچا کے ہمراہ ملے گا' اور یہ ولاء' اُن دونوں کے درمیان برابر' برابر تقسیم ہوگی۔

16253 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ تُعْتِقُهُ الْمَرْاَةُ وَلَاؤُهُ لِوَلَدِهَا مَا بَقِيَ مِنْهُمْ ذَكَرٌ فَاِذَا انْقَرَضُوا كَانَ الْوَلَاءُ لِعَصَبَةِ اُمِّهِمْ "،

❀❀ قتادہ نے' زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جسے کوئی عورت آزاد کرتی ہے' تو اس غلام کی ولاء' اس عورت کے بچوں کو ملے گی' جب تک اس کے بچوں میں سے کوئی بھی لڑکا موجود ہو' اور اگر اس کے سب بچے فوت ہو جاتے ہیں' تو پھر ولاء اُن کی ماں کے' عصبہ رشتے داروں کو ملے گی۔

16254 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبَلَغَنِي اِيَّايَ اَنَّ قَتَادَةَ ذَكَرَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: قَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ الْمُسَيِّبِ: الْوَلَاءُ لِاَبْنَائِهِمْ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: قتادہ نے یہ روایت خلاس بن عمر بن علی کے حوالے سے ذکر کی ہے' معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: حسن بصری اور سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: ولاء' اُن کے بیٹوں کو ملے گی' ابن جریج نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْاَةِ، وَالْعَبْدِ يَبْتَاعُ نَفْسَهُ

باب: عورت کی اور اس غلام کی میراث کا حکم' جو خود کو خرید لیتا ہے

16255 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ، اخْتَصَمَا فِي مَوْلًى لِصَفِيَّةَ فَقَضٰى عُمَرُ بِالْعَقْلِ عَلٰى عَلِيٍّ وَبِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان' سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے غلام کے بارے میں اختلاف ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا: اُن کے جرمانے کی ادائیگی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لازم ہوگی' اور اُن کی وراثت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ملے گی۔

16256 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ وَتَرَكَتْ مَوَالِيَ فَالْمِيرَاثُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقْضِي بِهِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی عورت انتقال کر جائے اور آزاد کردہ غلام چھوڑے' تو وراثت اس عورت کے بچوں کو ملے گی' اور جرمانے کی ادائیگی بھی اُن پر لازم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: قاضی ابن ابولیلیٰ اِس کے مطابق فیصلہ دیتے تھے۔

16257 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ أَبَاهَا وَابْنَهَا وَتَرَكَتْ مَوَالِيَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لِلْأَبِ سُدُسُ الْوَلَاءِ وَسَائِرُهُ لِلابْنِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ: الْوَلَاءُ لِلابْنِ قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلابْنِ

❀❀ ثوری' ایسی خاتون کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو انتقال کر جاتی ہے' وہ پس ماندگان میں اپنے والد' ایک بیٹے اور کچھ آزاد شدہ غلاموں کو چھوڑتی ہے' تو مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: باپ کو ولاء کا چھٹا حصہ ملے گا' اور باقی ساری ولاء بیٹے کو مل جائے گی' جبکہ حکم اور حماد یہ بیان کرتے ہیں: ولاء بیٹے کو ملے گی' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' وہ فرماتے ہیں: ولاء بیٹے کو ملے گی۔

16258 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْأَةُ ذَاتُ الْوَلَدِ الذُّكُورِ مَنْ يَعْقِلُ عَنْهَا؟ قَالَ: عَصَبَتُهَا قُلْتُ: وَيَرِثُهَا وَلَدُهَا الذُّكُورُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس عورت کی نرینہ اولاد موجود ہو' اُس کا جرمانہ کون ادا کرے گا؟ عطاء نے جواب دیا: اس عورت کے عصبہ' میں نے دریافت کیا: اور اس کی نرینہ اولاد اس کی وارث بنے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16259 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْعَبْدُ يُبْتَاعُ نَفْسَهُ مِنْ سَيِّدِهِ أَيُوَالِي مَنْ شَاءَ؟ قَالَ: وَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهِ وَلَوْ شَاءَ سَيِّدُهُ لَمْ يَجُزْ ذَلِكَ الْبَيْعُ وَكَانَ ذَلِكَ الْعَبْدُ الَّذِي أَخَذَ مِنْهُ لِسَيِّدِهِ قُلْتُ لَهُ: إِنَّ الْعَبْدَ مَا ابْتَاعَ نَفْسَهُ بِمَالِ الْعَبْدِ قَالَ: نَعَمْ هُوَ مَالُ سَيِّدِهِ قُلْتُ: فَعَلِمَ سَيِّدُهُ أَنَّمَا هُوَ يَبْتَاعُ نَفْسَهُ قَالَ: فَهُوَ مُقَاطِعٌ الْآنَ وَوَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَدْ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى الشَّامِيَّ يَقُولُ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَيُّمَا عَبْدٍ ابْتَاعَ نَفْسَهُ بِمَالٍ هُوَ لِمَوْلَاهُ فَهُوَ لِمَوْلَاهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام اپنے آقا سے اپنے آپ کو خرید لیتا ہے' تو کیا وہ جس کے ساتھ چاہے نسبت ولاء قائم کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اُس کی ولاء اس کے آقا کے ساتھ مخصوص رہے گی کیونکہ اگر آقا چاہے' تو اس سودے کو درست قرار نہ دے' اور وہ غلام جس سے آقا نے وصولی کی تھی' وہ اپنے آقا کی ہی ملکیت رہے گا' میں نے ان سے دریافت کیا: کیا کوئی غلام اپنے آپ کو اپنے مال کے عوض میں خرید نہیں سکتا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی خرید

سکتا ہے) لیکن وہ خود اپنے آقا کا ہی مال ہے' میں نے دریافت کیا: اگر اس کا آقا یہ جانتا ہو کہ وہ اپنے آپ کو خرید رہا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: پھر ایسی صورت میں وہ مکاتب شمار ہوگا' اور اُس کی ولاء اُس کے آقا کو ملے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ شامی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں یہ لکھا تھا کہ جو غلام مال کے عوض میں' اپنے آپ کو خرید لے گا' تو وہ مال بھی اس کے آقا کی ملکیت شمار ہوگا' اور وہ غلام' خود بھی اپنے آقا کی ملکیت شمار ہوگا۔

16260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حُرٌّ تَزَوَّجَ اَمَةً لِي فَحَمَلَتْ فَاَعْتَقْتُ وَلَدَهَا فِي بَطْنِهَا لِمَنْ وَلَاؤُهُ؟ قَالَ: لِلَّذِي اَعْتَقَهُ وَلَكِنْ مِيرَاثُهُ لِاَبِيهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک آزاد شخص نے' میری کنیز کے ساتھ شادی کرلی' وہ عورت حاملہ ہوگئی' میں نے اس کے بچے کو آزاد قرار دیا' حالانکہ وہ بچہ ابھی اس عورت کے پیٹ میں تھا' تو اس بچے کی ولاء کسے ملے گی؟ انہوں نے جواب دیا: اس شخص کو ملے گی جس نے اسے آزاد کیا ہے' لیکن اس بچے کی میراث' اُس کے باپ کو ملے گی۔

بَابُ مِيرَاثِ مَوَالِي الْمَرْاَةِ اَيْضًا

باب: عورت کے آزاد کردہ غلاموں کی میراث کا حکم

16261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ قَالَا: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ اِلَّا مَا اَعْتَقْنَ اَوْ اَعْتَقَ مَنْ اَعْتَقْنَ قَالَ غَيْرُهُمْ: اَوْ جَرَّ مَنْ اَعْتَقْنَ وَاِلَّا فَهُوَ يَحْرِزُهُنَّ

❀❀ ابراہیم نخعی اور شعبی بیان کرتے ہیں: خواتین ولاء کی وارث نہیں بنتی ہیں' وہ صرف اُس کی ولاء کی وارث بنتی ہیں جس کو انہوں نے خود آزاد کیا ہو' یا جس کو ان کے آزاد کیے ہوئے (کسی سابقہ غلام) نے آزاد کیا ہو' دیگر حضرات فرماتے ہیں: یا اس نے کھینچ لیا ہو' جسے انہوں نے آزاد کیا تھا' تو اس صورت میں' وہ اس کو حاصل کرلیں گی البتہ اگر وہ انہیں محفوظ کرلے تو حکم مختلف ہوگا۔

16262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْوَلَاءِ اِلَّا مَا اَعْتَقْنَ اَوْ كَاتَبْنَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: خواتین' ولاء کی وارث نہیں بنتی ہیں' البتہ جس کو انہوں نے خود آزاد کیا ہو' یا جس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا ہو (وہ اُس کی ولاء کی وارث بن جائیں گی)۔

16263 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ اِلَّا مَا كَاتَبْنَ اَوْ اَعْتَقْنَ

❀❀ یحییٰ بن جزار نے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین' ولاء کی وارث نہیں بنتی ہیں' البتہ وہ اس کی وارث بن جائیں گی' جس کے ساتھ انہوں نے کتابت کا معاہدہ کیا ہو' یا جس کو انہوں نے خود آزاد کیا ہو۔

16264 - آثارِ صحابہ: قَالَ: الْحَكَمُ وَاَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ، قَالَ الْحَكَمُ: وَكَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُهُ

❀❀ ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

حکم بیان کرتے ہیں: قاضی شریح بھی اس کے مطابق فیصلہ دیتے ہیں۔

16265 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهُ فَيَكُونَ وَلَاؤُهُ لَهَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: خاتون ولاء کی وارث نہیں بنے گی البتہ اگر غلام کو اس نے خود آزاد کیا ہو تو اس غلام کی ولاء اس عورت کو ملے گی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولاء آزاد کرنے والے کو ملتی ہے''۔

16266 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنَ الْوَلَاءِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عورت ولاء کی وارث بنے گی۔

16267 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي قَيْسٌ مَوْلَى عَمْرٍو عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ غَيْرِ اَبِيهِ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "تَرِثُ الْمَرْاَةُ الْوَلَاءَ وَيَتْلُو (وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُونَ) (النساء: 7) "

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: عورت ولاء کی وارث بنے گی انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''والدین اور قریبی رشتے دار جو چھوڑ کر جاتے ہیں اس میں سے خواتین کا مخصوص حصہ ہوگا''۔

16268 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اِنْ اَعْتَقَتِ امْرَاَةٌ غُلَامًا فَكَانَ لِذٰلِكَ الْغُلَامُ مَوَالٍ فَلَهَا مِيرَاثُهُمْ اِنْ مَاتُوا وَقَدْ مَاتَ مَوْلَاهُمُ الْاَدْنَى اِلَيْهِمْ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر عورت نے غلام کو آزاد کیا ہو اور اس غلام کے آزاد کردہ غلام موجود ہوں تو اگر وہ مرجائے تو ان کی میراث اس عورت کو ملے گی جبکہ ان کا حقیقی آقا (جو عورت کا غلام تھا) وہ پہلے فوت ہو چکا ہو۔

16269 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اُمَّهُ ابْنَةَ الْمُطَّلِبِ [illegible] اَبِي وَدَاعَةَ كَانَ لَهَا مَوْلًى وَكَانَ لَهُ مَوَالٍ فَمَاتَ الْمَوْلَى ثُمَّ مَاتَ مَوَالِي الْمَوْلَى اَوْ بَعْضُهُمْ [illegible] مَوَالِيهِمْ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ذٰلِكَ عُمَرُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ وَغَيْرِهِ مِنْهُمْ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ [illegible]بِرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يُخْبِرْنِيهِ عَنْ جَعْفَرٍ

❀❀ عمر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ان کی والدہ' جو مطلب بن ابووداعہ کی صاحبزادی ہیں' ان کا ایک غلام تھا' اور اس غلام کے آگے بھی غلام تھے' ان کے غلام کا انتقال ہوگیا' اس غلام کے غلاموں کا بھی انتقال ہوگیا' یا اُن میں سے' کسی کا انتقال ہوگیا' تو اس خاتون نے ان کی میراث حاصل کر لی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالرحمٰن نے یہ بات جعفر بن مطلب اور دیگر حضرات کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن کثیر نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اسے جعفر بن مطلب کے حوالے سے نقل نہیں کیا ہے۔

16270 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ اُخْتَيْنِ ابْتَاعَتْ اِحْدَاهُمَا اَخَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ ثُمَّ اِنَّ اَخَا هٰذِهِ الَّتِيْ اَعْتَقَتِ ابْتَاعَ الْاَبَ فَاَعْتَقَهُ ثُمَّ مَاتَ الْاَخُ قَالَ: يَرِثُهُ اَبُوْهُ فَاِنَّهُ اَحْرَزُ لِلْمِيْرَاثِ ثُمَّ مَاتَ الْاَبُ فَاِحْدَى ابْنَتَيْهِ مَوْلَاةٌ لَهُ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ جَمِيعًا ثُمَّ الْبَقِيَّةُ لِلَّتِيْ اَعْتَقَتْ؛ لِاَنَّهَا عَصَبَةٌ

❀❀ ثوری' دو ایسی بہنوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جن میں سے ایک' اپنے بھائی کو خرید کر اسے آزاد کر دیتی ہے' اور پھر اس کا وہ بھائی' جسے اس عورت نے آزاد کیا تھا' وہ اپنے باپ کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے' پھر وہ بھائی انتقال کر جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس کا باپ اس کا وارث بنے گا کیونکہ اب وہ ساری وراثت کو حاصل کر لے گا' پھر اگر اس کا باپ بھی انتقال کر جائے' تو اس کی دو بیٹیوں میں سے' ایک' جو اس کی آزاد کرنے والی شمار ہوگی' اسے دو تہائی حصہ ملے گا' اور جو باقی بچے گا' وہ آزاد کرنے والی کو ملے گا' کیونکہ وہ عصبہ شمار ہوگی۔

بَابُ النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ

باب: جب کوئی عیسائی' کسی شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لے

16271 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ فَهُوَ مَوْلَاهُ

❀❀ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر' اسلام قبول کر لے' تو وہ اس کا مولیٰ شمار ہوگا''۔

16272 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ فَيُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ: يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ

❀❀ ابراہیم نخعی' ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو کسی شخص کے ساتھ نسبت ولاء قائم کر لیتا ہے' اور اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس کی طرف سے جرمانہ بھی ادا کرے گا' اور وہ اس کا وارث بھی بنے گا۔

16273 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16274 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَا: مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

❀❀ امام شعبی اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایسے شخص کی وراثت مسلمانوں کو ملے گی (یعنی بیت المال میں جمع کی جائے گی)۔

16275 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَزَادَ: وَلَهُ اَنْ يُحَوِّلَ وَلَاءَهُ حَيْثُ شَاءَ مَا لَمْ يَعْقِلْ عَنْهُ

❀❀ منصور نے ابراہیم کے حوالے سے معمر کی روایت کی مانند نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد کیے ہیں: اس شخص کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی ولاء کو' جس کی طرف چاہے منتقل کردے' جبکہ دوسرے فرد نے اس کی طرف سے کوئی جرمانہ ادا نہ کیا ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَلِدُ الْاَحْرَارَ وَهُوَ عَبْدٌ ثُمَّ يُعْتَقُ

باب: جب کوئی شخص' آزاد بچوں کو جنم دے اور وہ خود غلام ہو' اور پھر اُسے آزاد کردیا جائے (تو کیا احکام ہوں گے؟)

16276 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ، يُعْتَقُ وَلَهُ اَوْلَادٌ وَاُمُّهُمْ حُرَّةٌ قَالَ: اِذَا عَتَقَ الْاَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ،

❀❀ ابراہیم نخعی نے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا: جسے آزاد کردیا جاتا ہے' اس غلام کی اولاد موجود ہوتی ہے' اور اُس کی اولاد کی ماں' ایک آزاد عورت ہوتی ہے (جس کی وجہ سے اولاد بھی آزاد شمار ہوتی ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باپ آزاد ہوگا' تو وہ ولاء کو کھینچ لے گا۔

16277 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16278 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ شُرَيْحًا، كَانَ يَقْضِي اِذَا كَانَ الْاَبُ مَمْلُوكًا وَالْاُمُّ حُرَّةٌ وَلَهَا اَوْلَادٌ قَضَى اَنَّ وَلَاءَ مَا وَلَدَتْ مِنْ زَوْجِهَا مَمْلُوكًا لِمَوْلَى الْاُمِّ وَاَنَّهُ وَقَعَ يَوْمَئِذٍ فَلَا يَنْتَقِلُ حَتَّى حَدَّثَهُ الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: يَجُرُّ الْاَبُ الْوَلَاءَ اِذَا اُعْتِقَ فَقَضَى بِهِ شُرَيْحٌ بَعْدُ

❀❀ اسود بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب باپ غلام ہو اور ماں آزاد عورت ہو' اور اس عورت کی

اولاد بھی موجود ہو تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس عورت نے اپنے غلام شوہر سے جن بچوں کو جنم دیا ہے ان کی ولاء ماں کے مولیٰ کو حاصل ہوگی یہ صورت حال اس وقت واقع ہوئی تھی یہاں تک کہ اسود بن یزید نے قاضی شریح کو یہ بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: باپ جب آزاد ہوگا تو وہ ولاء کو کھینچ لے گا تو قاضی شریح نے اس کے بعد اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

16279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شُرَيْحًا، كَانَ يَقْضِي اَنْ وَلَاءَ هُمْ لِمَوْلَى الْاُمِّ وَاَنَّهُ وَقَعَ يَوْمَئِذٍ فَلَا يَنْتَقِلُ وَاَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُهُ حَتّٰى اَخْبَرَهُ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَ اَبُوْهُمْ جَرَّ وَلَاءَ هُمْ فَاَخَذَ بِهِ شُرَيْحٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح پہلے یہ فیصلہ دیتے تھے کہ ان بچوں کی ولاء ان کی ماں کے آقا کو ملے گی یہ صورت حال اس وقت واقع ہوئی تھی اس لئے یہ منتقل نہیں ہوگی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں یہاں تک کہ قاضی شریح کو مسروق نے یہ بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب ان بچوں کا باپ آزاد ہو جائے گا تو وہ ان کی ولاء کو کھینچ لے گا تو قاضی شریح نے اس قول کو اختیار کر لیا۔

16280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَضٰى وَلَاءَ هُمْ اِلٰى اَبِيْهِمْ وَاَنَّهُ جَرَّ الْوَلَاءَ حِيْنَ عَتَقَ

❀❀ یزید رشک بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ان کی ولاء اُن کے باپ کو ملے گی جب وہ آزاد ہوگا تو وہ ولاء کو کھینچ لے گا۔

16281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ قَدِمَ خَيْبَرَ فَاِذَا هُوَ بِفِتْيَانٍ اَعْجَبَهُ ظُرْفُهُمْ وَجَلَدُهُمْ فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ لَهُ: مَوَالٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: وَمِنْ اَيْنَ؟ قَالُوْا: نَكَحَ غُلَامٌ لِلْاَعْرَابِ مَوْلَاةً لَهُ فَجَاءَ تْ بِهٰؤُلَاءِ فَابْتَاعَ الزُّبَيْرُ ذٰلِكَ الْعَبْدَ اَبَاهُمْ بِخَمْسِيْنَ دِرْهَمًا فَاَعْتَقَهُ ثُمَّ اَخْرَجَهُمْ مِنْ مَالِ رَافِعٍ وَجَعَلَهُمْ فِيْ مَالِهِ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَرْسَلَ اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَاَنَّهُمْ مَوَالِيَّ فَاِنْ كَانَ لَكَ خُصُوْمَةٌ فَاْتِ عُثْمَانَ فَجَاءَ عُثْمَانَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، وَاَخْبَرَهُ مَا صَنَعَ الزُّبَيْرُ وَمَا قَالَ: قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: صَدَقَ الزُّبَيْرُ هُمْ مَوَالِيْهِ قَالَ: فَهُمْ مَوَالِيْهِ حَتَّى الْيَوْمِ

❀❀ محمد بن ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ خیبر تشریف لائے وہاں کچھ نوجوان اُنہیں پسند آئے جن کا حلیہ اور جسم اچھا تھا انہوں نے دریافت کیا: یہ کس کے غلام ہیں؟ انہیں بتایا گیا: یہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں انہوں نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ لوگوں نے بتایا: ایک دیہاتی شخص کے غلام نے اُن کی کنیز کے ساتھ شادی کرلی تو اس کنیز نے ان لڑکوں کو جنم دیا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو یعنی ان بچوں کے باپ کو پچاس درہم کے عوض میں خرید کر اُسے آزاد کر دیا اور پھر ان لڑکوں کو حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے مال میں سے نکال کر اپنے مال میں شامل کر لیا پھر جب وہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا اور کہا: اب وہ میرے

غلام شمار ہوں گے اگر تم نے اس بارے میں مقدمہ کرنا ہے تو تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ! حضرت رافع رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں صورت حال کے بارے میں بتایا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس کے بارے میں بتایا اور جو کچھ کہا تھا اس کے بارے میں بھی بتایا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبیر نے سچ کہا ہے یہ اُن کے غلام شمار ہوں گے راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ لوگ آج بھی اُن کے موالی شمار ہوتے ہیں۔

16282 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ قَدِمَ اَرْضًا لَّهٗ بِخَيْبَرَ فَاِذَا بِفِتْيَانٍ فِیْ اَرْضِهٖ فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ لَهٗ: اُمُّهُمْ مَوْلَاةٌ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاَبُوهُمْ عَبْدٌ فَابْتَاعَ اَبَاهُمْ فَاَعْتَقَهٗ، ثُمَّ اخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ فَقَضٰى بِوَلَائِهِمْ لِلزُّبَيْرِ قَالَ: فَبَنُوهُمْ اَحْيَاءٌ الْيَوْمَ

❀❀ عمر بن عبداللہ بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ خیبر میں موجود اپنی زمین پر گئے تو ان کی زمین میں کچھ بچے موجود تھے انہوں نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ انہیں بتایا گیا: ان کی ماں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی کنیز ہے اور ان کا باپ ایک غلام ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے باپ کو خرید کر اسے آزاد کر دیا پھر ان دونوں حضرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ ان لڑکوں کی ولاء حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوگی راوی بیان کرتے ہیں: وہ بچے آج بھی زندہ ہیں۔

16283 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَرَّ الزُّبَيْرُ بِمَوَالٍ لِرَافِعٍ فَاَعْجَبُوهُ فَقَالَ: لِمَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوا: مَوَالٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: وَمِنْ اَيْنَ؟ قِيلَ: اُمُّهُمْ مَوْلَاةٌ لِرَافِعٍ وَاَبُوهُمْ عَبْدٌ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَاشْتَرَى الزُّبَيْرُ اَبَاهُمْ فَاَعْتَقَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اَنْتُمْ مَوَالِیَّ فَاخْتَصَمَ الزُّبَيْرُ وَرَافِعٌ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَضٰى بِوَلَائِهِمْ لِلزُّبَيْرِ قَالَ هِشَامٌ: فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ خَاصَمُوهُ فِيهِمْ اَيْضًا فَقَضٰى لَنَا فِيهِمْ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: فَاِنَّهُمْ لَنَا مَوَالٍ حَتَّى الْيَوْمِ

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے غلاموں کے پاس سے ہوا وہ غلام اُنہیں اچھے لگے انہوں نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں انہوں نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ تو انہیں بتایا گیا کہ ان کی ماں حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی کنیز ہے اور ان کا باپ فلاں دیہاتی شخص کا غلام ہے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکوں کے باپ کو خرید کر اسے آزاد کر دیا اور پھر ان لڑکوں سے کہا: اب تم لوگ میرے موالی شمار ہو گے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اپنا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا: ان لڑکوں کی ولاء حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوگی۔

ہشام بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد آیا تو انہوں نے اس بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان لوگوں کے بارے میں ہمارے حق میں فیصلہ دیا راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ آج بھی ہمارے موالی شمار ہوتے ہیں۔

16284 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، وَحُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي مَوْلَاةٍ لِرَافِعٍ كَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا فَاشْتَرَاهُ الزُّبَيْرُ فَاَعْتَقَهُ فَاخْتَصَمَا اِلَى عُثْمَانَ فَقَضَى بِالْوَلَاءِ لِلزُّبَيْرِ،

❀❀ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک کنیز کے بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف مقدمہ کیا اس کنیز کا شوہر ایک غلام تھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو خرید کر اسے آزاد کر دیا تھا ان دونوں حضرات نے اپنا مقدمہ پیش کیا تو انہوں (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) نے یہ فیصلہ دیا کہ ان کی ولاء حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ملے گی۔

16285 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ مِثْلَ قَوْلِ عُثْمَانَ

❀❀ ابن سیرین اور حسن بصری نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

16286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَفَرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْجَدُّ يَجُرُّ الْوَلَاءَ يَقُولُ: الْوَلَاءُ رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ اَبَاهُ عَبْدًا وَجَدَّهُ حُرًّا قَالَ: يَجُرُّ الْجَدُّ الْوَلَاءَ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: دادا بھی ولاء کو کھینچ لے گا وہ یہ فرماتے ہیں: ایک شخص انتقال کر جاتا ہے اور اپنے باپ کو غلام ہونے کے عالم میں چھوڑتا ہے اور اس کا دادا آزاد ہوتا ہے تو وہ فرماتے ہیں: دادا ولاء کو کھینچ لے گا۔

16287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَدَّى الْمُكَاتِبُ النِّصْفَ جَرَّ الْوَلَاءَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام نصف ادائیگی کر دے گا تو وہ ولاء کو کھینچ لے گا۔

16288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُسَيِّبِ بْنِ اَبِي السَّائِبِ، وَمُحَمَّدَ بْنَ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَزْهَرَ، اَخْبَرَاهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَضَى فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ فَتَلِدُ لَهُ وَهُوَ عَبْدٌ، ثُمَّ يُعْتَقُ اَنَّ وَلَدَهَا لِاَهْلِ اَبِيهِمْ قُلْنَا لِعَبْدِ اللّٰهِ فَلَعَلَّهُ قَضَى اَنَّهُ لَا **000** مَا عَاشَ قَالَ: لَا بَلْ جَرَّ وَلَاءَ هُمْ حِينَ عَتَقَ اِلَى مَوَالِي اَبِيهِمْ

❀❀ عبداللہ بن مسیّب اور محمد بن مطلب بیان کرتے ہیں: مروان نے ایسے غلام کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو غلام کسی آزاد عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے تو وہ عورت اس غلام کے بچوں کو جنم دیتی ہے اور وہ غلام بدستور غلام ہی رہتا ہے پھر اس غلام کو آزاد کر دیا جاتا ہے تو اب اس عورت کی اولاد اپنے باپ کے رشتے داروں سے ملے گی ہم نے عبداللہ بن مسیّب سے کہا: ہوسکتا ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ دیا ہو کہ ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ غلام زندہ ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ جب آزاد ہوگا تو وہ ان کی ولاء کو کھینچ لے گا اور وہ ولاء ان بچوں کے باپ کے موالی کی طرف چلی جائے گی۔

16289 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَخْبَرَنِي

عُرْوَةُ بْنُ عِيَاضٍ، اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ مَوْلَاةً لَنَا تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ - عَبْدٌ لِفُلَانٍ - فَوَلَدَتْ لَهُ اَوْلَادًا، ثُمَّ اِنَّ فُلَانًا ابْتَاعَهُ فَاَعْتَقَهُ وَزَعَمَ اَنَّ وَلَاءَ مَوَالِينَا لَهُ فَقَالَ: صَدَقَ وَلَاؤُهُمْ لَهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا ابْتَاعَهُ اِلَّا بِاَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ: وَلَوِ ابْتَاعَهُ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلَوْ شِئْتَ ابْتَعْتَهُ فَاَعْتَقْتَهُ

❀❀ عروہ بن عیاض بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھے' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: ہماری ایک کنیز کے ساتھ ایک شخص نے شادی کر لی' جو فلاں شخص کا غلام ہے' اس کنیز نے اس شخص کے بچوں کو جنم دیا' پھر فلاں شخص نے اس کے شوہر کو خرید لیا اور آزاد کر دیا' اب اس شخص کا یہ کہنا ہے: ہمارے غلاموں (یعنی ہماری کنیز کے بچوں) کی ولاء اُسے ملے گی' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: وہ سچ کہہ رہا ہے' ان لوگوں کی ولاء' اس شخص کو ملے گی' اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے اُس غلام کو صرف چار سو درہم کے عوض میں خریدا ہے (اور اتنی رقم کے عوض میں' وہ سارے بچے اس کے پاس چلے جائیں گے) تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: خواہ اس نے اس غلام کو ایک سو درہم کے عوض میں خریدا ہو (پھر بھی یہی حکم ہو گا) اگر تم چاہتے' تو تم اس غلام کو خرید کر اُسے آزاد کر دیتے۔

16290 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَلَاؤُهُمْ لِاَهْلِ اُمِّهِمْ وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: كُنَّا نَسْمَعُ ذٰلِكَ قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَاِنْ اَعْتَقَ اَبَاهُمْ وَلٰكِنْ اَبُوهُمْ يَرِثُهُمْ

❀❀ ابن جریج نے' عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان بچوں کی ولاء' اُن کی ماں کے مالکان کو ملے گی عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: ہم یہی بات سنتے آ رہے ہیں' عطاء نے مجھ سے کہا: اگرچہ ان بچوں کا باپ آزاد ہو جائے' پھر بھی یہی حکم ہو گا' البتہ یہ ہے کہ ان کا باپ اُن کا وارث بنے گا۔

16291 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْاَةُ ذَاتُ ذُكُورٍ مَنْ يَعْقِلُ عَنْهَا؟ قَالَ: عَصَبَتُهَا قُلْتُ: وَيَرِثُهَا وَلَدُهَا الذُّكُورُ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَوْلَاتُهَا مَاتَتْ وَلَهَا وَلَدٌ ذُكُورٌ مَنْ يَعْقِلُ عَنْهُمْ؟ قَالَ: وَلَدُهَا لَهُمُ الْاٰنَ وَلَاؤُهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُمْ وَيَرِثُونَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت جس کے بیٹے موجود ہیں' اس کا جرمانہ کون ادا کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: اس عورت کے عصبہ' میں نے کہا: اس کے بیٹے اس عورت کے وارث بن جائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر اس کی مالکن (یا کنیز) انتقال کر جائے اور اس کے بھی بیٹے موجود ہوں' تو اس کی دیت کون ادا کرے گا؟ انہوں نے کہا: اس کی اولاد ادا کرے گی' اب ان کی ولاء انہیں مل جائے گی' وہ ان کی طرف سے جرمانہ بھی ادا کریں گے اور وہ اس کے وارث بھی ہوں گے۔

16292 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَتَحَوَّلُ وَلَاؤُهُمْ اِلٰى مَوَالِي اُمِّهِمْ،

❀❀ زہری فرماتے ہیں: ان کی ولاء' اُن کی ماں کے موالی کی طرف منتقل نہیں ہو گی۔

16293 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ

مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ ذٰلِكَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے عکرمہ بن خالد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے معمر بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: انہوں نے بھی اس کی مانند حکم دیا ہے۔

16294 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِي مَوَالٍ، اُمُّهُمْ حُرَّةٌ وَاَبُوهُمْ مَمْلُوكٌ، ثُمَّ اُعْتِقَ اَبُوهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرَادَ عَبْدُ الْمَلِكِ اَنْ يَقْضِيَ بِوَلَائِهِمْ لِاَهْلِ اَبِيهِمْ فَقَالَ لَهُ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ قَضٰى بِهِ لِاَهْلِ اُمِّهِمْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ: اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا قَبِيصُ، فَقَدْ كَانَ فِي ذٰلِكَ مَا تَعْلَمُ يُرِيدُ قَضَاءَ مَرْوَانَ فَقَالَ قَبِيصَةُ: اِنَّ ذٰلِكَ حَقٌّ وَسَاَنْظُرُ قَالَ رَجُلٌ: فَلَمْ اَدْرِ مَا رَاجَعَ بِهِ قَبِيصَةُ عَبْدَ الْمَلِكِ غَيْرَ اَنِّي شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ قَضٰى بَيْنَ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِاَهْلِ اُمِّهِمْ "

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: رجاء بن حیوہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ وہ خلیفہ عبدالملک کے پاس موجود تھے یہ اُس کے عہد خلافت کے آخری دور کی بات ہے کچھ موالیوں کے بارے میں دو آدمی مقدمہ لے کر اس کے سامنے آئے ان موالیوں کی ماں ایک آزاد عورت تھی اور اُن کا باپ ایک غلام تھا پھر اس کے بعد ان کے باپ کو آزاد کر دیا گیا تو عبدالملک نے یہ ارادہ کیا کہ وہ ان موالیوں کی ولاء کے بارے میں ان کے باپ کے مالکان کے حق میں فیصلہ کرے تو قبیصہ بن ذویب نے خلیفہ کو بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت حال میں اُن کی ماں کے مالکان کے حق میں فیصلہ دیا تھا تو خلیفہ عبدالملک نے کہا: اے قبیصہ! تم غور کرو کہ تم کیا بیان کر رہے ہو؟ تم جو بیان کر رہے ہو اس کے مطابق تو یہ چیز مروان کے فیصلے کے مطابق ہوگی تو قبیصہ نے کہا: یہی بات درست ہے میں اس کی مزید تحقیق کرلوں گا راوی بیان کرتے ہیں: پھر مجھے نہیں پتہ کہ بعد میں قبیصہ نے عبدالملک کو کیا بتایا؟ تاہم مجھے یہ پتہ ہے کہ عبدالملک نے ان دو افراد کے مقدمے میں ان لڑکوں کی ولاء کا حکم اُن کی ماں کے مالکان کے حق میں دے دیا تھا۔

16295 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ، اخْتَصَمَا فِي مَوْلًى لِصَفِيَّةَ فَقَضٰى عُمَرُ بِالْعَقْلِ عَلٰى عَلِيٍّ وَبِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے غلام کے بارے میں اختلاف ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ جرمانے کی ادائیگی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ہوگی اور وراثت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ملے گی۔

16296 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَتَرَكَتْ مَوَالِيَ فَالْمِيرَاثُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى يَقْضِي بِهِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب عورت انتقال کر جائے اور موالی چھوڑ کر جائے تو وراثت اس عورت کی اولاد کو ملے

گی اور جرمانے کی ادائیگی بھی انہیں پر ہوگی' راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ نے اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

16297 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ فِي امْرَاةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ اَبَاهَا، وَابْنَهَا، وَمَوَالِيَهَا قَالَ مُغِيرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ: لِلْاَبِ سُدُسُ الْوَلَاءِ، وَسَائِرُهُ لِلابْنِ

❀❀ سفیان ثوری' ایسی عورت کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو انتقال کر جاتی ہے' اور پس ماندگان میں اپنے باپ کو' اپنے بیٹے کو' اور اپنے موالی کو چھوڑتی ہے' تو مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ولاء کا چھٹا حصہ باپ کو ملے گا' اور باقی ساری ولاء بیٹے کو مل جائے گی۔

16298 - آثارِ صحابہ: قَالَ حَمَّادُ، وَابْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ: الْوَلَاءُ لِلابْنِ وَبَلَغَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلابْنِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَهُوَ اَحَبُّ اِلَى سُفْيَانَ

❀❀ حماد اور ابن ابولیلیٰ نے حکم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ولاء بیٹے کو ملے گی' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ولاء بیٹے کو ملے گی' ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' اور یہ قول سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

16299 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ قَالَا: الْوَلَاءُ لِاَهْلِ اُمِّهِمْ اَبَدًا، غَيْرَ اَنَّ الْاَبَ يَجُرُّ الْوَلَاءَ مَا كَانَ حَيًّا

❀❀ سعید بن جبیر اور مجاہد فرماتے ہیں: ولاء ہمیشہ اُن کی ماں کے مالکان کو ملے گی' البتہ ان کا باپ جب تک زندہ ہے' وہ ان کی ولاء کو کھینچ لے گا۔

بَابُ الْجَدِّ وَالْاَخِ، وَعِتْقِ الْمَمْلُوكِ عَبْدِهِ، لِمَنْ وَلَاؤُهُ

باب: بھائی اور دادا کا حکم' اور جب مملوک' اپنے غلام کو آزاد کر دے' تو اس کی ولاء کسے ملے گی؟

16300 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ رَجُلٌ تُوُفِّي وَتَرَكَ جَدَّهُ وَاَخَاهُ ثُمَّ مَاتَ مَوْلَى الْمَيِّتِ اَلَيْسَ مَالُ الْمَوْلَى بَيْنَ الْجَدِّ وَالْاَخِ؟ قَالَ: بَلٰى وَقَالَ عَطَاءٌ فِي رَجُلٍ تُوُفِّي وَتَرَكَ اَبَاهُ وَبَنِيهِ قَالَ: وَلَاءُ الْمَوْلَى لِبَنِيهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص انتقال کر جاتا ہے' وہ پس ماندگان میں اپنے دادا اور اپنے بھائی کو چھوڑتا ہے' پھر اس مرحوم شخص کا آزاد کردہ غلام بھی فوت ہو جاتا ہے' تو کیا اس کا مال' دادا اور بھائی کے درمیان تقسیم نہیں ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

عطاء نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جو فوت ہو جاتا ہے' اور پس ماندگان میں اپنے باپ اور بیٹوں کو چھوڑتا ہے' عطاء فرماتے ہیں: غلام کی ولاء' اُس کے بیٹوں کو ملے گی۔

16301 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فِي رَجُلٍ تُوُفِّي وَتَرَكَ جَدَّهُ وَاَخَاهُ وَمَاتَ مَوْلًى لِلْمَيِّتِ قَالَ: اَرَاهُ لِلْجَدِّ قَالَ الزُّهْرِيُّ: "وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُنَازِعُهُ رَاْيَهُ اَنَّهُ اَبٌ وَقَدْ عَلٰى ذٰلِكَ اَشْرَكَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَخِ فِي الْمِيْرَاثِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: هُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ

❀❀ معمر نے' زہری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو انتقال کر جاتا ہے' اور اپنے دادا اور بھائی کو پس ماندگان میں چھوڑتا ہے' پھر اس میت کا آزاد کردہ غلام بھی فوت ہو جاتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ولاء کا حق دادا کو ملے گا' زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رائے اس بارے میں مختلف ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ باپ کی جگہ شمار ہوگا اور اس صورت میں' ولاء کا حق' میراث میں اس کے دادا اور بھائی کے درمیان تقسیم ہوگا۔

معمر کہتے ہیں: میں نے زہری کے علاوہ' دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ولاء کا حق اُن دونوں کے درمیان نصف' نصف تقسیم ہوگا۔

16302 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَذِنَ لِاَمَتِهِ فَاَعْتَقَتْ عَبْدًا ثُمَّ اشْتَرَاهَا قَوْمٌ آخَرُوْنَ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلْاَوَّلِيْنَ الَّذِيْنَ بَاعُوْهَا

❀❀ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی کنیز کو اجازت دیتا ہے' تو وہ کنیز اپنے غلام کو آزاد کر دیتی ہے' پھر اس کنیز کو کوئی اور خرید لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (آزاد شدہ غلام کی) ولاء کا حق' پہلے والے لوگوں کو حاصل ہوگا' جنہوں نے کنیز کو فروخت کیا تھا۔

16303 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَابْنِهِ، اَعْتَقَ الْاَبَ قَوْمٌ وَالِابْنَ قَوْمٌ آخَرُوْنَ قَالَ: يَتَوَارَثَانِ بِالْاَرْحَامِ وَيَكُوْنُ الْعَقْلُ عَلٰى مَنْ اَعْتَقَ

❀❀ ابراہیم نخعی سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: ایک شخص ہے' اور اس کا بیٹا ہے' باپ کو ایک قوم نے آزاد کیا ہے' اور بیٹے کو دوسرے لوگوں نے آزاد کیا ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: رشتے داری کی وجہ سے' وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے' تاہم جرمانے کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی' جس نے آزاد کیا ہے۔

بَابُ تَوَلِّي غَيْرِ مَوَالِيْهِ

باب: اپنے حقیقی آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرنا

16304 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: وُجِدَ فِي نَعْلِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، اَوْ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا وَمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَهُوَ كَافِرٌ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق کو اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ کی تلوار کی میان میں یہ بات تحریر پائی گئی تھی:

''اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سب سے زیادہ سرکشی کرنے والے افراد تین ہیں ایک وہ شخص جو اپنے قاتل کے علاوہ کسی اور کو (یعنی کسی کو ناحق طور پر) قتل کر دے یا اپنے مارنے والے کے علاوہ کسی اور کو مارے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور جو شخص اپنے حقیقی آقا کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت ولاء ظاہر کرے گا وہ اس چیز کا انکار کرنے والا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل کی ہے''۔

16305 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَالَى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی اور کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں اور انسانوں کی سب کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

16306 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ: كُنْتُ تَحْتَ جِرَانِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ عَلٰى كَتِفَىَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ بِمِنًى يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطَى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهُ وَاِنَّهُ لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ اَوِ انْتَمَى اِلٰى غَيْرِ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِهِ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ

❀❀ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے منہ کے نیچے موجود تھا اُس کا لعاب نیچے گر رہا تھا اور اس کا لعاب میرے کندھے پر آ رہا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کو منیٰ میں خطبہ میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے تو اب وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کا دعویٰ کرے یا اس شخص کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے جس شخص کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اس پر انعام کیا (یعنی آزادی نصیب کی) تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی''۔

16307 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ لُعَابَ نَاقَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَسِيلُ عَلٰى فَخِذِهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ فَقَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِىْ وَلَا لِاَهْلِ بَيْتِى، وَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ كَاهِلِ

نَاقَتِهِ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ وَلَا مَا يُسَاوِي هٰذَا وَلَا مَا يَزِنُ هٰذَا، لَعَنَ اللّٰهُ مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ اَوْ تَوَلّٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

❀❀ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: مجھے اُن صاحب نے یہ بات بتائی ہے: جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کا لعاب' میرے زانوں پر بہہ رہا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ اُس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے' آپ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک صدقہ لینا' میرے لئے' یا میرے اہل بیت کے لئے جائز نہیں ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی کی گردن سے ایک بال لیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! اس (بال) کے برا'بر یا اس کے وزن جتنی (کوئی چیز) لینا بھی جائز نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف نسبت ولاء کرتا ہے' بچہ فراش والے کو ملے گا' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی' بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے' تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی''۔

16308 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ اَوْ تَوَالٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ: اَلْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمَنِيحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَالدَّيْنُ يُقْضٰى وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے' ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے' تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی' بچہ فراش والے کو ملے گا' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی' اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف نسبت ولاء کرے' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی' جو قیامت کے دن تک جاری رہے گی' عورت' اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر' اپنے گھر میں سے کچھ خرچ نہیں کرے گی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے اموال میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عاریت کے طور پر لی ہوئی' چیز واپس کی جائے گی' منیحہ کے طور پر لی ہوئی چیز کو واپس دیا جائے گا' قرض کو ادا کیا جائے گا' اور ضامن بننے والا' جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا''۔

16309 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَلّٰى مَوْلٰى قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِمْ فَعَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا قَالَ وَيَقُوْلُ: " الصَّرْفُ وَالْعَدْلُ: التَّطَوُّعُ وَالْفَرِيضَةُ "

❀❀ ابراہیم تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی اور کی طرف نسبت ولاء ظاہر کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت ہو گی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: صرف اور عدل سے مراد نفل اور فرض عبادت ہے۔

بَابُ مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ

باب: جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے

16310 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَاَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلَانِ: سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ ادَّعٰى اِلٰى اَبٍ غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. قَالَ عَاصِمٌ: فَقُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ: لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ: اَجَلْ اَمَّا اَحَدُهُمَا يَعْنِيْ سَعْدًا فَاَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرَةَ فَاِنَّهُ نَزَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَاصِرٌ لِاَهْلِ الطَّائِفِ بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَقِيْقِهِمْ حَسِبْتُهُ قَالَ: فَاَعْتَقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: اِن دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ وہ (دوسرا شخص) اُس کا باپ نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر جنت کو حرام کر دے گا''۔

عاصم نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعثمان نہدی سے کہا: آپ کے سامنے دو ایسے افراد نے گواہی دی ہے کہ ان دونوں کی گواہی آپ کے لئے کافی ہے تو ابوعثمان نہدی نے فرمایا: جی ہاں! ان میں سے ایک صاحب یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلا تیر پھینکا تھا اور دوسرے یعنی حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ وہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قلعے سے اُتر کر آئے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا ان کے ساتھ 23 غلام اور بھی تھے میرا خیال ہے: انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سب لوگوں کو آزاد قرار دیا تھا۔

16311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ اَوْ اِنَّ كُفْرًا بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے:

''تم لوگ اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو' کیونکہ یہ تمہارا کفر شمار ہوگا''

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ''تمہارے کفر میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑلو''۔

16312 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

❀❀ عباس نامی راوی نے ایک انصاری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے گا' اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی''۔

16313 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَاَبِيْ بَكْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ قَالَ عَاصِمٌ: فَقُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ: لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے' اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ وہ (دوسرا شخص) اس کا باپ نہیں ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جنت کو حرام کردے گا''

عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے عثمان نہدی سے کہا: آپ کے سامنے دو ایسے افراد نے گواہی دی ہے کہ وہ دونوں آپ کے لئے کافی ہیں۔

16314 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرَ

16312-صحيح البخاري - كتاب المغازي' باب غزوة الطائف - حديث: 4081صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم - حديث: 121مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي إذا قالها العبد أو عملها لم يدخل الجنة - حديث: 60سنن الدارمي - ومن كتاب السير' باب : في الذي ينتمي إلى غير مواليه - حديث: 2487سنن أبي داؤد - كتاب الأدب - أبواب النوم - باب في الرجل ينتمي إلى غير مواليه' حديث: 4470سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من ادعى إلى غير أبيه أو تولى غير مواليه - حديث: 2606مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما يكره الرجل أن ينتمي إليه وليس كذلك - حديث: 25570مسند الطيالسي - أبو بكرة' حديث: 916البحر الزخار مسند البزار - ومما روى موسى الجهني ' حديث: 1034المعجم الأوسط للطبراني - باب الطاء ' من اسمه طالب - حديث: 3772

اَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے' اور وہ یہ بات جانتا بھی ہو کہ وہ شخص اُس کا باپ نہیں ہے' تو ایسے شخص پر جنت حرام ہوگی''۔

16315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ الْاَزْدِيِّ، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِخِّيرٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: كُفْرٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مَنِ ادَّعَى اِلٰى نَسَبٍ غَيْرِ نَسَبِهٖ، وَتَبَرَّاَ مِنْ نَسَبٍ وَاِنْ دَقَّ،

❀❀ ابومعمر ازدی' جن کا نام عبداللہ بن شخیر ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ کوئی شخص اپنے نسب کی بجائے' کسی اور نسب کا دعویٰ کر دے' اور اپنے نسب سے لاتعلقی کا اظہار کرے' خواہ وہ نسب کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو۔

16316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

16317 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: ادَّعَى مُعَاوِيَةُ: اَنْ يُدْعَى رَجُلٌ مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ فَلَنْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رَائِحَتَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَقِيلَ سَبْعُوْنَ عَامًا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ دعویٰ کیا کہ ازد قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بلایا جائے (یعنی انہوں نے اس شخص کے معروف نسب کے برخلاف دعویٰ کر دیا روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے' وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا' اگرچہ جنت کی خوشبو' پانچ سو سال کے فاصلے سے' اور ایک روایت کے مطابق' ستر سال کی مسافت کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے۔

16318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، اَوْ عَنْ عَمِّهِ، اَنَّ مَمْلُوكًا، كَانَ يُقَالُ لَهُ كَيْسَانُ فَسَمَّى نَفْسَهُ قَيْسًا وَادَّعَى اِلٰى مَوَالِيهِ وَلَحِقَ بِالْكُوفَةِ فَرَكِبَ اَبُوهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِي، ثُمَّ رَغِبَ عَنِّي وَادَّعَى اِلٰى مَوَالِيهِ وَمَوْلَايَ، فَقَالَ عُمَرُ: اَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّا كُنَّا نَقْرَاُ: لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَاِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ، فَقَالَ زَيْدٌ: بَلٰى، فَقَالَ عُمَرُ: لَعَلَّ اللّٰهَ انْطَلِقْ فَافْرُقِ ابْنَكَ اِلٰى بَعِيرِكَ ثُمَّ انْطَلِقْ بِهِ فَاضْرِبْ بَعِيرَكَ سَوْطًا، وَابْنَكَ سَوْطًا حَتّٰى تَاْتِيَ اَهْلَكَ

❀❀ عدی بن عدی نے' اپنے والد'یا شاید اپنے چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک غلام تھا' جس کا نام کیسان تھا'اس نے اپنا نام قیس رکھا' اور اپنے آقاؤں کی طرف اپنی نسبت کی اور پھر وہ کوفہ چلا گیا'اس کا باپ سوار ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! وہ میرے بچھونے پر پیدا ہوا' اور پھر اس نے مجھ سے منہ موڑ لیا' اور اپنی نسبت اپنے آقاؤں کی طرف کرلی' جو میرے بھی آقا ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زید بن ثابت! کیا آپ یہ بات نہیں جانتے؟ کہ ہم یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے:-''کہ تم لوگ اپنے باپ دادا سے منہ نہ موڑو کیونکہ یہ تمہارا کفر شمار ہوگا''۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش ایسا ہو سکتا کہ میں (کوفہ) جاتا' اور میں تمہارے بیٹے کو تمہارے اونٹ کے ساتھ باندھ دیتا' اور پھر تم اس کو ساتھ لیتے ہوئے آتے' ایک سوٹی تم اپنے اونٹ کو مارتے' اور ایک سوٹی اپنے بیٹے کو مارتے' یہاں تک کہ تم اپنے گھر پہنچ جاتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَصَايَا

کتاب: وصیتوں کے بارے میں روایات

بَابُ كَيْفَ تُكْتَبُ الْوَصِيَّةُ

باب: وصیتوں کو کیسے تحریر کیا جائے گا؟

16319 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانُوْا يَكْتُبُوْنَ فِىْ صُدُوْرِ وَصَايَاهُمْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا اَوْصٰى بِهٖ فُلَانٌ: اَنَّهٗ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَاَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ) (الحج: 7) وَاَوْصٰى مَنْ تَرَكَ مِنْ اَهْلِهٖ اَنْ يَتَّقُوا اللّٰهَ وَيُصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَيُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ وَاَوْصَاهُمْ بِمَا اَوْصٰى اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ (اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) (البقرة: 132)

" وَذَكَرَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهٗ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ وصیتوں کے آغاز میں یہ تحریر کیا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے' یہ وہ چیز ہے' جو فلاں نے وصیت کی ہے وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ اُن پر درود و سلام نازل کرے' قیامت آنے والی ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ' قبروں میں موجود لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ شخص اپنے اہل خانہ میں سے' اپنے پس ماندگان کو یہ وصیت کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور آپس میں ٹھیک رہیں' اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں اگر وہ اہل ایمان ہیں' اور وہ اُنہیں وہی وصیت کرتا تھا' جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی تھی اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے کی تھی:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو منتخب کرلیا ہے' تو تم مسلمان ہونے کے عالم میں ہی مرنا''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

16320 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ وَصِيَّةَ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ: هٰذَا مَا اَقَرَّ بِهِ رَبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ عَلٰى نَفْسِهِ، وَاَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا، وَجَازِيًا لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ، وَمُثِيبًا بِاَنِّي رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا فَاُوصِي لِنَفْسِي، وَمَنْ اَطَاعَنِي بِاَنْ اَعْبُدَهُ فِي الْعَابِدِينَ، وَاَحْمَدُهُ فِي الْحَامِدِينَ، وَاَنْ اَنْصَحَ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو ربیع بن خثیم کی وصیت ذکر کرتے ہوئے سنا (کہ اس میں یہ تحریر تھا:) ''یہ وہ چیز ہے' جس کے بارے میں ربیع بن خثیم' اپنی ذات کے حوالے سے اقرار کرتا ہے' اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہے' اور اللہ تعالیٰ گواہ ہونے کے لئے کافی ہے' اور وہ اپنے نیک بندوں کو جزا دینے والا ہے' اور ثواب دینے والا ہے (میں یہ کہتا ہوں:) کہ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں) میں اپنے آپ کو' اور جو میرا فرمانبردار ہو' اُسے یہ تلقین کرتا ہوں کہ میں عبادت گزاروں کے ہمراہ' اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں' حمد کرنے والوں کے ہمراہ' اس کی حمد کروں اور مسلمانوں کی جماعت کا خیر خواہ رہوں''۔

فِيْ وُجُوبِ الْوَصِيَّةِ

باب: وصیت کا واجب ہونا

16321 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: اَنْ تُؤْتِيَهُ وَاَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَاْمَلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ، وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

❀❀ ابوزرعہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ' اجر کے اعتبار سے زیادہ بڑا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ کہ تم اس وقت صدقہ کرو' جب تم تندرست ہو' اور مال میں دلچسپی رکھتے ہو' تمہیں زندہ رہنے کی توقع ہو' اور غربت کا خوف ہو' تم اس کام کو' اتنی دیر تک مؤخر نہ کرو' کہ جان حلق تک پہنچ جائے' اور پھر تم یہ کہو: فلاں کو اتنا ملے اور فلاں کو اتنا ملے' کیونکہ وہ تو ویسے ہی فلاں کو مل جائے گا''۔

16321-صحيح ابن حبان - كتاب الزكوة' باب صدقة التطوع - ذكر البيان بأن صدقة الصحيح الشحيح الخائف الفقر المؤمل طول العمر' حديث: 3371سنن أبي داؤد - كتاب الوصايا' باب ما جاء في كراهية الإضرار في الوصية - حديث: 2496السنن للنسائي - كتاب الوصايا' الكراهية في تأخير الوصية - حديث: 3573السنن الكبرى للنسائي - كتاب الوصايا' الكراهية في تأخير الوصية - حديث: 6246السنن الصغير للبيهقي - كتاب الزكوة' قال الله عز وجل : لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما - حديث: 993مسند أحمد بن حنبل - ' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7000مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث: 5943الأدب المفرد للبخاري - باب قول الرجل : لا وأبيك' حديث: 801

16322 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَانِكَ الْمُرَّيَانِ: اَلْاِمْسَاكُ فِي الْحَيَاةِ، وَالتَّبْذِيرُ عِنْدَ الْمَوْتِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دونوں کام ہی غلط ہیں' زندگی میں روک کے رکھنا' اور موت کے وقت خرچ کر دینا۔

16323 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، اَنَّهُ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَرَى الرَّجُلَ شَحِيحًا صَحِيحًا حَرِيصًا فِيْ حَيَاتِهِ جَوَادًا عِنْدَ مَوْتِهِ

❀❀ مسروق فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں' جو اپنی زندگی میں کنجوس تندرست اور حریص تھا' اور مرنے کے وقت سخی ہو گیا۔

16324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُرَّةَ فِيْ قَوْلِهِ (وَآتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهِ) (البقرة: 177) قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اَنْ تُؤْتِيَهُ وَاَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَاْمَلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ

❀❀ زبیر نے مرہ کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور وہ اپنی پسند سے اپنا مال دے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے مال کو اس وقت خرچ کرو' جب تم تندرست ہو' مال میں دلچسپی رکھتے ہو' زندگی کی توقع ہو' اور غربت کا اندیشہ ہو۔

16325 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جُعِلَتْ لَكُمْ ثُلُثُ اَمْوَالِكُمْ زِيَادَةً فِيْ اَعْمَالِكُمْ

❀❀ حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے اموال کا ایک تہائی حصہ (مرنے کے وقت صدقہ کرنا) تمہارے لئے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ تمہارے اعمال میں اضافہ ہو جائے''۔

16326 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

16326-صحيح البخاري - كتاب الوصايا' باب الوصايا وقول النبي صلى الله عليه وسلم : " وصية - حديث: 2606صحيح مسلم - كتاب الوصية' حديث: 3159مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' باب ذكر الخبر الموجب على المسلم الذي له شيء أن لا - حديث: 4633صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الغرة - ذكر ما يجب على المرء من إعداد الوصية لنفسه في حياته' حديث: 6116موطأ مالك - كتاب الوصية' باب الأمر بالوصية - حديث: 1450سنن الدارمي - من كتاب الوصايا' باب : من استحب الوصية - حديث: 3121سنن أبي داؤد - كتاب الوصايا' باب ما جاء في ما يؤمر به من الوصية - حديث: 2493سنن ابن ماجه - كتاب الوصايا' باب الحث على الوصية - حديث: 2696السنن للنسائي - كتاب الوصايا' الكراهية في تأخير الوصية - حديث: 3577السنن الكبرى للنسائي - كتاب الوصايا' الكراهية في تأخير الوصية - حديث: 6250سنن الدارقطني - كتاب الوصايا' حديث: 3759السنن

عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثٌ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ قَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ قَطُّ اِلَّا وَوَصِيَّتِي عِنْدِي، عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي يَنْظُرُ مَا لَهُ وَمَا عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمان پر یہ بات لازم ہے کہ تین دن گزرنے سے پہلے ہی اُس کی وصیت اس کے پاس موجود ہو''

سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کبھی بھی مجھ پر تین دن ایسے نہیں گزرے کہ اس دوران میری وصیت میرے پاس نہ ہو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس نے کیا لینا ہے؟ اور کیا ادائیگی کرنی ہے؟

16327 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِيمَا يُحَدِّثُ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ خَصْلَتَانِ اَعْطَيْتُكَهُمَا لَمْ تَكُنْ لِغَيْرِكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا جَعَلْتُ لَكَ طَائِفَةً مِنْ مَالِكَ عِنْدَ مَوْتِكَ اَرْحَمُكَ بِهِ" اَوْ قَالَ: اُطَهِّرُكَ بِهِ وَصَلَاةَ عِبَادِي عَلَيْكَ بَعْدَ مَوْتِكَ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اے ابن آدم! دو خصلتیں ہیں' جو میں نے تمہیں عطا کی ہیں' وہ میں نے تمہارے علاوہ اور کسی کو نہیں دی ہیں' میں نے تمہارے لئے تمہارے مال کے ایک حصے کی اجازت دی ہے' تاکہ میں اس کی وجہ سے تم پر رحم کروں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تاکہ میں اس کی وجہ سے تمہیں پاک کردوں' (اور دوسری خصلت) تمہارے مرنے کے بعد' میرے بندوں کا تم پر نماز جنازہ ادا کرنا''۔

16328 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ وَلَمْ يُوصِ اِلَّا اَهْلُهُ مَحْقُوقُونَ اَنْ يُوصُوا عَنْهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَعَرَضْتُ عَلَى طَاوُسٍ مَا اَخْبَرَنِي بِهِ اِبْرَاهِيمُ عَنِ الْوَصِيَّةِ فَقُلْتُ: كَذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: جو بھی مسلمان انتقال کر جائے اور اس نے کوئی وصیت نہ کی ہو' تو اس کے پسماندگان کے

(بقيه حاشيه)الصغير للبيهقي - كتاب الفرائض' باب استحباب الوصية - حديث: 1783مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4325مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وما روى نافع عن ابن عمر' حديث: 1939مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 673مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث: 728مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5383المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 392

ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس کے حوالے سے کوئی وصیت کریں (یعنی صدقہ وخیرات کردیں)۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابراہیم نے مجھے وصیت کے بارے میں جو بات بتائی تھی' میں نے وہ طاؤس کے سامنے ذکر کی تو میں نے کہا: کیا ایسا ہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16329 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنَّمَا الْوَصِيَّةُ تَمَامٌ لِمَا تَرَكَ مِنَ الصَّدَقَةِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: وصیت' اس چیز کو مکمل کرنے کے لئے ہوتی ہے' جو آدمی نے صدقہ نہ کیا ہو۔

16330 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ، اَيْضًا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فُلَانٍ اَوْ فُلَانِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ لِىْ ابْنُ حَرِيٍّ الْقُشَيْرِيُّ: اَوْصٰى اَبُوكَ؟، قُلْتُ: لَا قَالَ: فَلَا تَدَعْهُ حَتّٰى تُوصِى عَنْهُ قَالَ لِى: اِنَّ الْوَصِيَّةَ تَمَامٌ لِمَا تَرَكَ مِنَ الزَّكَاةِ اَوِ الصَّدَقَةِ

❀❀ قاسم بن فلاں' یا شاید فلاں بن قاسم بیان کرتے ہیں: ابن حری قشیری نے مجھ سے کہا: کیا تمہارے والد نے وصیت کی؟ میں نے کہا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف سے کوئی وصیت کردو' انہوں نے مجھ سے فرمایا: وصیت اس چیز کو مکمل کرنے کے لئے ہوتی ہے' جو آدمی نے زکوٰۃ یا صدقہ چھوڑ دیا تھا۔

16331 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَوْنٍ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الْوَصِيَّةُ بِمَنْزِلَةِ الصَّدَقَةِ فَاَحَبُّ اِلَىَّ اِذَا كَانَ الْمُوصٰى لَهٗ غَنِيًّا اَنْ يَدَعَهَا

❀❀ عبداللہ بن عون بیان کرتے ہیں: وصیت بھی صدقے کے حکم میں ہوتی ہے' اس لئے مجھے یہ بات پسند ہے کہ جس شخص کے بارے میں وصیت کی گئی ہو' اگر وہ خوشحال ہو' تو وہ اُس کو چھوڑ دے۔

16332 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ ذَكَرْنَا اَنَّ زُبَيْرًا، وَطَلْحَةَ كَانَا يُشَدِّدَانِ فِى الْوَصِيَّةِ عَلَى الرِّجَالِ فَقَالَ: وَمَا كَانَ عَلَيْهِمَا اَلَّا يَفْعَلَا؟ تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَوْصٰى وَاَوْصٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنْ اَوْصٰى فَحَسَنٌ، وَاِنْ لَمْ يُوصِ فَلَا بَاْسَ

❀❀ حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' ہم نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ وصیت کے بارے میں سختی سے کام لیتے تھے' انہوں نے فرمایا: اگر وہ ایسا نہ بھی کرتے تو ان پر کوئی حرج نہیں ہوتا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی' اگر کوئی شخص وصیت کرے' تو یہ اچھی بات ہے' اور اگر کوئی وصیت نہ کرے' تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

قَضَاءُ نَذْرِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی نذر کو پورا کرنا

16333 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ، فَاَمَرَ بِقَضَائِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس نذر کے بارے میں دریافت کیا' جوان کی والدہ کے ذمہ لازم تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوری کرنے کا حکم دیا۔

16334 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّيْ كَانَ عَلَيْهَا نَذْرٌ اَفَاَقْضِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَيَنْفَعُهَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: میری والدہ کے ذمہ نذر لازم تھی؟ کیا میں اسے پوری کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ چیز انہیں فائدہ دے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

16335 - آثارِ صحابہ: قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، يَذْكُرُ اَنَّ اُمَّهُ مَاتَتْ وَقَدْ كَانَ عَلَيْهَا اعْتِكَافٌ قَالَ: فَبَادَرْتُ اِخْوَتِيَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: اعْتَكِفْ عَنْهَا وَصُمْ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ یہ بات ذکر کرتے ہیں: اُن کی والدہ کا انتقال ہوگیا' اس خاتون کے ذمہ اعتکاف لازم تھا' راوی کہتے ہیں: میرے بھائی جلدی سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے' اور اُن سے اِس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم اس خاتون کی طرف سے اعتکاف بھی کرلو اور روزہ بھی رکھو۔

الصَّدَقَةُ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی طرف سے صدقہ کرنا

16336 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ الَ لِطَاوُسٍ: الصَّدَقَةُ لِلْمَيِّتِ فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ وَعَجَبٌ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس سے کہا: میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا حکم کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بہت اچھا ہے' بہت اچھا ہے' (راوی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا۔

16337 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَعْلَى، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ،

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ اُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ بِشَيْءٍ عَنْهَا؟ فَقَالَ: " نَعَمْ، فَقَالَ: اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطَ الْمِخْرَافِ صَدَقَةٌ عَنْهَا "

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا' وہ اس وقت اس خاتون کے پاس موجود نہیں تھے' بعد میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' میں اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھا' اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں' تو کیا اس کا انہیں فائدہ ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو انہوں نے کہا: میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ''مخراف'' کا باغ اُن کی طرف سے صدقہ ہے۔

16338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَلَمْ تَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّهَا قَدْ تَرَكَتْ مِخْرَافًا فَاَنَا اُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا "

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' وہ کوئی چیز صدقہ نہیں کر سکی تھیں' اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں' تو کیا انہیں کوئی اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو ان صاحب نے کہا: اس خاتون نے ایک باغ چھوڑا تھا' اور میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں' کہ میں اس باغ کو ان کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔

16339 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُسْاَلُ: هَلْ لِلْمَيِّتِ اَجْرٌ فِيْمَا يُتَصَدَّقُ بِهِ عَنْهُ الْحَيُّ؟ قَالَ: فَقَدْ بَلَغَنَا ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا: اُن سے سوال کیا گیا: اگر میت کی طرف سے کوئی زندہ شخص' کوئی چیز صدقہ کرے' تو کیا اُس میت کو اِس کا اجر ملتا ہے؟ تو عطاء نے فرمایا: اس بارے میں ہم تک روایات پہنچی ہیں (کہ ایسا ہوتا ہے)۔

16340 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُعْتِقُ عَنْ اُمِّيْ وَقَدْ مَاتَتْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ

❀❀ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ انتقال کر چکی ہیں کیا میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

16341 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَلَمْ تُوصِ اَفَاُوصِي عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَحُجَّ اِلَّا مُعْتَرِضًا عَلٰى بَعِيْرِهِ اَفَاَحُجَّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے وہ کوئی وصیت نہیں کرسکیں۔ کیا میں ان کی طرف سے وصیت کردوں؟ (یعنی کوئی چیز صدقہ کردوں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

راوی بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں وہ حج کے لئے نہیں جاسکتے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ انہیں اُونٹ پر ترچھا کر کے لٹا دیا جائے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

16342 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: تُوُفِّيَتْ أُمُّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا وَلَمْ تُوصِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ وَلَمْ تُوصِ وَلَمْ يَمْنَعْهَا أَنْ تُوصِيَ إِلَّا غَيْبَتِي أَرَأَيْتَ إِنْ تَصَدَّقْتُ لَهَا أَوْ أَعْتَقْتُ لَهَا أَلَهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأَعْتَقَ عَنْهَا عَشْرَ رِقَابٍ

❀❀ ابن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوگیا وہ اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھے اس خاتون نے کوئی وصیت نہیں کی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے میں اس وقت موجود نہیں تھا انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی اور وہ کوئی وصیت اس لئے نہیں کرسکیں کیونکہ میں ان کے پاس موجود نہیں تھا تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کردوں یا ان کی طرف سے کوئی غلام آزاد کردوں تو کیا انہیں اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی طرف سے دس غلام آزاد کیے تھے۔

16343 - حدیث نبوی: قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا میں یہ سمجھتا ہوں اگر انہیں بات چیت کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کے لئے کہتیں تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

16344 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا، تَصَدَّقَ عَنْ مَيِّتٍ بِكُرَاعٍ تَقَبَّلَهُ اللّٰهُ مِنْهُ

❀❀ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص میت کی طرف سے ایک پائے کو صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ وہ بھی اس کی طرف سے قبول کرلے گا۔

16345 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ فِىْ مَنَامٍ لَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ تِلَادًا مِنْ تِلَادِهٖ

❀❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سوتے میں انتقال ہوگیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف سے ان کے غلاموں میں سے ایک غلام کو آزاد کیا۔

16346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ، وَلَا يَصُومَنَّ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلٰكِنْ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا تَصَدَّقْتَ عَنْهُ اَوْ اَهْدَيْتَ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز ادا نہیں کرے گا' کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ نہیں رکھے گا' اگر تم نے کرنا ہی ہے' تو میت کی طرف سے صدقہ کر دو' یا کوئی چیز ہدیہ کے طور پر دے دو۔

16347 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: ذُكِرَ لَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ عَنِ امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَلَمْ تُوصِ وَلِيدَةً وَتَصَدَّقَ عَنْهَا بِمَتَاعٍ

❀❀ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا' وہ خاتون انتقال کر چکی تھیں' اس خاتون نے کوئی وصیت نہیں کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کی طرف سے کچھ سامان صدقہ کیا تھا۔

16348 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ، كَانَ عَلَيْهِ رِقَابٌ فَسَاَلَ ابْنَاهُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرٌو وَهِشَامٌ: هَلْ لَنَا اَجْرٌ فِيمَا اَعْتَقْنَا عَنْهُ؟ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عاص بن وائل کے ذمہ کچھ غلام آزاد کرنا لازم تھے' اس کے دونوں بیٹوں' یعنی عمرو اور ہشام نے اس بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کہ اگر ہم اس کی طرف سے غلام آزاد کر دیں' تو کیا ہمیں اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں!

16349 - حدیث نبوی: قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ قَالَ: اَحْسَبُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: كَانَ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ مِائَةُ رَقَبَةٍ يَعْتِقُهَا فَجَعَلَ عَلٰى ابْنِهٖ هِشَامٍ خَمْسِينَ رَقَبَةً وَعَلٰى ابْنِهٖ عَمْرٍو خَمْسِينَ رَقَبَةً فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَمْرٌو لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهٗ لَا يُعْتَقُ عَنْ كَافِرٍ، وَلَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتَ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتَ اَوْ حَجَجْتَ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: عاص بن وائل کے ذمہ ایک سو غلام آزاد کرنا لازم تھا' تو اس نے اپنے بیٹے ہشام

کے ذمے پچاس غلاموں کی آزادی کو لازم کیا' اور پچاس غلام آزاد کرنے کی ذمہ داری اپنے بیٹے عمرو کو سونپی' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کافر کی طرف سے غلام کو آزاد نہیں کیا جائے گا' اگر وہ مسلمان ہوتا اور پھر تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے' یا صدقہ کرتے' یا حج کرتے' تو اس کا ثواب اُسے پہنچ جاتا۔

16350 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا لَهَبٍ، اَعْتَقَ جَارِيَةً لَهَا، يُقَالُ لَهَا ثُوَيْبَةُ وَكَانَتْ قَدْ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَاَى اَبَا لَهَبٍ بَعْضُ اَهْلِهِ فِي النَّوْمِ فَسَاَلَهُ مَا وَجَدَ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً غَيْرَ اَنِّي سُقِيتُ فِي هٰذِهِ مِنِّي وَاَشَارَ اِلَى النُّقْرَةِ الَّتِي تَحْتَ اِبْهَامِهِ فِي عِتْقِي ثُوَيْبَةَ

❀❀ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابولہب نے اپنی ایک کنیز کو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی خوشی میں) آزاد کر دیا تھا' اس کا نام ''ثویبہ'' تھا' اس کنیز نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ بھی پلایا تھا' ابولہب کے رشتہ داروں میں سے کسی نے اسے خواب میں دیکھا' تو اس سے دریافت کیا: اس نے (مرنے کے بعد) کیا صورت حال پائی؟ تو اس نے جواب دیا: تمہارے بعد مجھے کبھی راحت نصیب نہیں ہوئی' البتہ مجھے یہاں سے پانی پلایا جاتا ہے' اس نے اپنی اُس انگلی کی طرف سے اشارہ کر کے کہا' کیونکہ میں نے اس کے ذریعے اشارہ کر کے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

الرَّجُلُ يُوصِي وَمَالُهُ قَلِيلٌ

باب: جب کوئی شخص وصیت کرے اور اس کا مال تھوڑا ہو

16351 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى مَوْلًى لَهُمْ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ اَلَا اُوصِي؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (اِنْ تَرَكَ خَيْرًا) (البقرة: 180) وَلَيْسَ لَكَ كَثِيرُ مَالٍ " قَالَ: وَكَانَ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ

❀❀ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے کسی آزاد کردہ غلام کے پاس تشریف لائے جو مرنے کے قریب تھا' اس نے کہا: اے حضرت علی رضی اللہ عنہ! کیا میں وصیت نہ کر دوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اگر وہ (یعنی قریب مرگ شخص) بھلائی چھوڑ کر جائے''

اور تمہارے پاس مال زیادہ نہیں ہے' راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص کے پاس سات سو درہم تھے۔

16352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ يَعُودُهُ فَقَالَ: اُوصِي؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: " اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (اِنْ تَرَكَ خَيْرًا) (البقرة: 180) وَاِنَّمَا تَرَكْتَ مَالًا يَسِيرًا فَدَعْهُ لِوَلَدِكَ فَمَنَعَهُ اَنْ يُوصِيَ "

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کی عیادت کرنے کے لئے اس کے پاس تشریف لائے اس نے دریافت کیا: کیا میں وصیت کر دوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر وہ (یعنی قریبِ مرگ شخص) بھلائی چھوڑ کر جائے''

اور تم تو تھوڑا سا مال چھوڑ کر جا رہے ہو تم اسے اپنے بچوں کے لئے رہنے دو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے وصیت کرنے سے منع کر دیا۔

16353 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَجُوزُ لِمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَلِيلٌ وَوَرَثَتُهُ كَثِيرٌ اَنْ يُوصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ قَالَ: وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ: قَلِيلٌ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: فَكَانَ سَمَّى حِينَئِذٍ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا يَصْلُحُ، كَانَ اَبِي يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے پاس تھوڑا مال موجود ہو اور اس کے ورثاء بہت زیادہ ہوں اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے آٹھ سو درہموں کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ تھوڑے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: کیا وہ اس وقت کسی متعین رقم کے بارے میں وصیت کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے میرے والد لوگوں کے درمیان بہتری چاہتے تھے۔

16354 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ، مَاتَ وَلَهُ اَرْبَعُمِائَةِ دِينَارٍ وَلَهُ عِدَّةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا فِي هٰذَا فَضْلٌ عَنْ وَلَدِهِ

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو انتقال کر جاتا ہے اس کے پاس چار سو دینار موجود ہوتے ہیں اُس کے کئی بچے بھی ہیں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے بچوں کے لئے یہ کوئی زیادہ رقم نہیں ہے۔

16355 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: فَلَامَتْهُ عَائِشَةُ وَقَالَتْ: اِنَّ ذٰلِكَ لَقَلِيلٌ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ

❀❀ منصور بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کو ملامت کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ تھوڑی رقم ہے یا اس کی مانند کچھ اور کہا۔

16356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا كَانَ وَرَثَتُهُ قَلِيلٌ وَمَالُهُ كَثِيرٌ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَبْلُغَ الثُّلُثَ فِي وَصِيَّتِهِ، فَاِنْ كَانَ مَالُهُ قَلِيلًا وَوَرَثَتُهُ كَثِيرًا فَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَبْلُغَ الثُّلُثَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کے ورثاء تھوڑے ہوں اور مال زیادہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ ایک تہائی حصے تک کے بارے میں وصیت کردے لیکن اگر اس کا مال تھوڑا ہو اور ورثاء زیادہ ہوں تو پھر اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرے۔

كَمْ يُوصِي الرَّجُلُ مِنْ مَالِهِ

باب: آدمی اپنے مال میں سے کتنے حصے کے بارے میں وصیت کرسکتا ہے؟

16357 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمَرِضْتُ مَرَضًا اَشْفَى عَلَى الْمَوْتِ قَالَ: فَعَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَةٌ لِي اَفَاُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَبِشَطْرِ مَالِي؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَبِثُلُثِ مَالِي؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ يَا سَعْدُ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ فُقَرَاءَ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ اِنَّكَ يَا سَعْدُ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْفَعَ اللّٰهُ بِكَ اَقْوَامًا وَيَضُرَّ بِكَ الْآخَرِينَ، اللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى اَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَاتَ بِمَكَّةَ

❀❀ عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوا تھا میں اتنا بیمار ہوا کہ موت کے کنارے تک پہنچ گیا نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی:

16357-صحيح البخاري - كتاب النفقات' باب فضل النفقة على الأهل - حديث: 5045صحيح مسلم - كتاب الوصية' باب الوصية بالثلث - حديث: 3161صحيح ابن خزيمة - كتاب الزكوة' جماع أبواب قسم المصدقات - باب ذكر الدلائل الأخرى على أن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 2190مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' باب منع المريض من ماله أن يتصدق منه في مرضه بأكثر - حديث: 4652صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع' باب النفقة - ذكر كتبة الله جل وعلا الأجر بكل ما ينفق المرء على' حديث: 4310موطأ مالك - كتاب الوصية' باب الوصية في الثلث لا تتعدى - حديث: 1453سنن الدارمي - من كتاب الوصايا' باب : الوصية بالثلث - حديث: 3139سنن أبي داؤد - كتاب الوصايا' باب ما جاء في مما لا يجوز للموصي في ماله ؟ - حديث: 2495سنن ابن ماجه - كتاب الوصايا' باب الوصية بالثلث - حديث: 2705سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب : هل يوصي الرجل من ماله بأكثر من الثلث - حديث: 325السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' ميراث الابنة الواحدة المنفردة - حديث: 6139مسند الطيالسي - أحاديث سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث: 190مسند عبد بن حميد - مسند سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث: 134البحر الزخار مسند البزار - الزهري ' حديث: 967المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1158المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عروة بن الزبير عن ابن عباس' حديث: 10529

یارسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے تو میں کیا میں اپنے دوتہائی مال کے بارے میں وصیت کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: اپنے نصف مال کے بارے میں وصیت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! میں نے عرض کی: ایک تہائی مال کے بارے میں کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کرسکتے ہو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے اے سعد! تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاؤ یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں غریب چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں اے سعد! تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے جس کے ذریعے تمہارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو تو اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ تمہارے درجات اور مرتبے میں اضافہ کرے گا ہوسکتا ہے تم ابھی اور زندہ رہو یہاں تک کہ تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نفع عطا فرمائے اور دوسرے لوگوں کو تمہارے ذریعے نقصان پہنچائے اے اللہ! تو میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھنا اور انہیں ایڑیوں کے بل واپس نہ پلٹا دینا البتہ سعد بن خولہ پر افسوس ہے نبی اکرم ﷺ نے اُن پر افسوس کا اظہار اس لئے کیا تھا کیونکہ اُن کا انتقال مکہ میں ہوگیا تھا۔

16358 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَمُوتَ بِالْاَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَالشَّطْرُ قَالَ: لَا قَالَ: فَالثُّلُثُ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ بِخَيْرٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ مَا فِي اَيْدِيهِمْ مَهْمَا اَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةِ تَدْفَعُهَا اِلَى فِي امْرَاَتِكَ

❀❀ عمرو بن سعید نے حضرت سعد ؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے انہیں یہ بات پسند نہیں تھی کہ وہ ایسی سرزمین پر انتقال کر جائیں جہاں سے وہ ہجرت کر کے جا چکے تھے اس لئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنے پورے مال کے بارے میں وصیت کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! انہوں نے عرض کی: نصف کے بارے میں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! انہوں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کردو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاؤ یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں تنگدست چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں تم جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ صدقہ شمار ہوگی یہاں تک کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (وہ بھی صدقہ شمار ہوگا)۔

16359 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ بِمَكَّةَ فَحَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَدَعُنِي بِمَكَّةَ؟ فَاَقَامَ عَلَيْهِ يومًا ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اَمَيِّتٌ اَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: اِنِّي لَاَطْمَعُ اَنْ لَا تَمُوتَ بِمَكَّةَ حَتّٰى يَنْفَعَ اللّٰهُ بِكَ اَقْوَامًا، وَيَضُرَّ بِكَ آخَرِينَ قَالَ: فَدَعَا سَعْدٌ اَنْ لَا يَمُوتَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ دَعْوَةَ سَعْدٍ قَالَ: فَذٰلِكَ حِينَ قَالَ: يَا نَبِيَّ

اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ وَلَدٌ اِلَّا جَارِيَةً وَاَنَا ذُو مَالٍ كَثِيْرٍ اَفَاُوْصِي فِيْ اِخْوَانِيْ - يَعْنِي الْمُهَاجِرِيْنَ - بِالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ

❀❀ ابوبکر بن حفص بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار ہو گئے' یہ اُس وقت کی بات ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کرنے تشریف لائے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے مکہ میں چھوڑ جائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن' اُن کے پاس ٹھہرے رہے' اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے' انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا میں مکہ میں ہی مرجاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے توقع ہے کہ تم مکہ میں نہیں مرو گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کئی لوگوں کو نفع عطا کرے گا' اور کئی دوسرے لوگوں کو تمہارے ذریعے نقصان پہنچائے گا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی: کہ اُن کا انتقال مکہ میں نہ ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سعد کی دعا کو قبول کرلے۔

راوی کہتے ہیں: اس وقت انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری کوئی اولاد نہیں ہے' صرف ایک بیٹی ہے' اور بہت سامال ہے' تو کیا میں اپنے بھائیوں کے بارے میں دو تہائی حصے کی وصیت کردوں؟ ان کی مراد مہاجرین تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! انہوں نے عرض کی: نصف کے بارے میں کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! انہوں نے عرض کی: ایک تہائی حصے کے بارے میں کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کردو! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

16360 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا وَلَيْسَ لِيْ وَلَدٌ اِلَّا جَارِيَةً اَفَاُوْصِي بِالثُّلُثَيْنِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكَ كَثِيْرٌ قَالَ: فَالنِّصْفُ؟ قَالَ: ذٰلِكَ كَثِيْرٌ قَالَ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضٰى بِذٰلِكَ الْاَمْرِ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس مال موجود ہے' اور میری صرف ایک بیٹی ہے' تو کیا میں دو تہائی حصے کے بارے میں وصیت کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ زیادہ ہے' انہوں نے عرض کی: نصف کے بارے میں کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ زیادہ ہے' انہوں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں کردوں؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

(راوی کہتے ہیں:) تو اس کے بعد یہی معاملہ جاری ہو گیا (کہ قریب مرگ شخص ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرسکتا ہے)۔

16361 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَاَنْ اُوْصِيَ بِالْخُمُسِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوْصِيَ بِالرُّبُعِ، وَاَنْ اُوْصِيَ بِالرُّبُعِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوْصِي

بِالثُّلُثِ، وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں پانچویں حصے کے بارے میں وصیت کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں چوتھے حصے کے بارے میں وصیت کروں' اور میں چوتھے حصے کے بارے میں وصیت کردوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کروں' جو شخص ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرتا ہے' وہ کچھ بھی چھوڑتا نہیں ہے۔

16362 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ: اِبْرَاهِيمُ لَاَنْ اُوصِيَ بِالْخُمُسِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوصِيَ بِالرُّبُعِ، وَاَنْ اُوصِيَ بِالرُّبُعِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوصِيَ بِالثُّلُثِ، وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم فرماتے ہیں: میں پانچویں حصے کے بارے میں وصیت کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں چوتھے حصے کے بارے میں وصیت کروں' اور میں چوتھے حصے کے بارے میں وصیت کردوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کروں' جو شخص ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرتا ہے' وہ کچھ بھی چھوڑتا نہیں ہے۔

16363 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ، اَوْصٰى بِالْخُمُسِ وَقَالَ: " اُوصِي بِمَا رَضِيَ اللّٰهُ بِهِ لِنَفْسِهِ ثُمَّ تَلَا (وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: **41**) " وَاَوْصٰى عُمَرُ بِالرُّبُعِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانچویں حصے کے بارے میں وصیت کی تھی اور ارشاد فرمایا تھا: میں اتنے حصے کے بارے میں وصیت کررہا ہوں' جتنے حصے کے بارے میں اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے راضی ہوا' اور پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ یہ بات جان لو! کہ تمہیں غنیمت کے طور پر جو کچھ بھی حاصل ہوتا ہے' تو اُس کا پانچویں حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے''

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چوتھے حصے کے بارے میں وصیت کی تھی۔

16364 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَاَبَا قِلَابَةَ يَقُوْلَانِ: اَوْصٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِالْخُمُسِ

❀❀ ثوری' ایک شخص کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: اُس نے حسن بصری اور ابوقلابہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانچویں حصے کے بارے میں وصیت کی تھی۔

16365 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ الْخُمُسُ اَحَبُّ

اِلَيْهِمْ مِنَ الرُّبُعِ، وَالرُّبُعُ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ان حضرات کے نزدیک پانچویں حصے کے بارے میں وصیت کرنا' چوتھے حصے کی بہ نسبت زیادہ پسندیدہ تھا' اور چوتھا حصہ' اُن کے نزدیک' ایک تہائی حصے سے زیادہ پسندیدہ تھا۔

16366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا كَانَ وَرَثَةُ الرَّجُلِ قَلِيلًا، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَبْلُغَ الثُّلُثَ فِي وَصِيَّتِهِ

❀❀ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی کے ورثاء تھوڑے ہوں' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ اپنی وصیت میں' ایک تہائی حصے تک پہنچ جائے۔

16367 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الثُّلُثُ وَسَطٌ لَا بَخْسَ وَلَا شَطَطَ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک تہائی حصہ درمیانہ ہے' نہ اس میں کمی ہے' اور نہ بیشی ہے۔

16368 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعُوا اَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اِنَّهُ لَيْسَ لِامْرِءٍ شَيْءٌ، اَلَا لَا اَعْرِفَنَّ امْرَاً بَخِيلٍ بِحَقِّ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَخَذَ يُدَعْدِعُ مَالَهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ قَتَادَةُ: وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ كُنْتَ بَخِيلًا مُمْسِكًا حَتّٰى اِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ اَخَذْتَ تُدَعْدِعُ مَالَكَ وَتُفَرِّقُهُ، ابْنَ آدَمَ اتَّقِ اللّٰهَ، اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَجْمَعْ اِسَاءَتَيْنِ فِي مَالِكَ اِسَاءَةً فِي الْحَيَاةِ، وَاِسَاءَةً عِنْدَ الْمَوْتِ انْظُرْ قَرَابَتَكَ الَّذِينَ يَحْتَاجُونَ وَلَا يَرِثُونَ فَاَوْصِ لَهُمْ مِنْ مَالِكَ بِالْمَعْرُوفِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ اپنی ذات کا سودا کرلو! اے لوگو! خبردار! معاملے کے لئے کوئی صورت نہیں ہے خبردار! میں کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں' جو اللہ تعالیٰ کے حق کے بارے میں کنجوسی کا اظہار کرچکا ہو' جو اس کے ذمہ لازم تھا' یہاں تک کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آئے' تو وہ اپنے مال کو اِدھر اُدھر خرچ کرنے کی تلقین کرنا شروع کردے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ کہا: اے انسان! تمہارا ستیاناس ہو! تم پہلے کنجوس رہے' اور مال کو روک کے رکھا' یہاں تک کہ جب تمہاری موت کا وقت قریب آیا' تو تم نے اپنے مال کو بانٹنا اور تقسیم کرنا شروع کردیا' اے انسان! تم اللہ سے ڈرو! تم اللہ سے ڈرو! اور اپنے مال کے بارے میں دو خرابیاں اکٹھی نہ کرو' ایک خرابی جو زندگی سے تعلق رکھتی ہے' اور ایک خرابی' جو موت کے قریب کے وقت سے تعلق رکھتی ہے' تم اپنے رشتہ داروں کا جائزہ لو! جو محتاج ہیں اور وارث نہیں بن سکتے ہیں' تو اپنے مال میں سے' اُن کے

لئے مناسب طور پر وصیت کردو۔

16369 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: الثُّلُثُ جَهْدٌ وَهُوَ جَائِزٌ

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک تہائی حصہ مشکل ہے لیکن یہ جائز ہے۔

لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالرَّجُلُ يُوصِي بِمَالِهِ كُلِّهِ

باب: وارث کے بارے میں وصیت نہیں کی جائے گی نیز جب کوئی شخص اپنے پورے مال کے بارے میں وصیت کردے؟

16370 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ عَقْدٌ لِأَحَدٍ وَلَا عَصَبَةٌ يَرِثُونَهُ فَإِنَّهُ يُوصِي بِمَالِهِ كُلِّهِ حَيْثُ شَاءَ

❀❀ عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص فوت ہوجائے اور اس کا کسی کے ساتھ عقد نہ ہو اور کوئی اس کا عصبہ نہ ہو جو اس کا وارث بن سکے تو پھر اگر وہ شخص چاہے تو اپنے پورے مال کے بارے میں جیسے چاہے وصیت کردے۔

16371 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِنَّكُمْ مِنْ أَحْرَى حَيٍّ بِالْكُوفَةِ أَنْ يَمُوتَ مِنْكُمْ، وَلَا يَدَعُ عَصَبَةً، وَلَا رَحِمًا فَمَا يَمْنَعُهُ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ أَنْ يَضَعَ مَالَهُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ

❀❀ عمرو بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم لوگ کوفہ میں سب سے مناسب قبیلے سے تعلق رکھتے ہو اگر کوئی شخص فوت ہوجائے اور کوئی عصبہ نہ چھوڑے اور کوئی رشتہ دار نہ چھوڑے اور جب اس طرح کی صورت حال ہو تو پھر اس کے لئے کیا رکاوٹ ہوگی؟ کہ وہ اپنا سارا مال غریبوں اور مسکینوں کے لئے مخصوص کردے۔

16372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: رَأَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهَا تَمُوتُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَقَسَمَتْ مَالَهَا كُلَّهُ ثُمَّ مَاتَتْ لِذَلِكَ الْوَقْتَ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى الْأَشْعَرِيِّ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: أَيُّ امْرَأَةٍ كَانَتِ امْرَأَتُكَ؟ قَالَ: كَانَتْ أَحَقَّ النِّسَاءِ أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا الشَّهِيدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: أَبُو مُوسَى: أَفَتَأْمُرُنِي أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ هَذِهِ؟ فَأَجَازَهُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے عہد گورنری میں ایک خاتون کو یہ محسوس ہوا کہ وہ فلاں دن تک مرجائے گی اس نے اپنا مال تقسیم کردیا اور پھر وہ وقت آنے پر وہ خاتون انتقال کرگئی اس کا شوہر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری بیوی کیسی عورت تھی؟ اس نے کہا: وہ خواتین میں اس بات کی سب سے زیادہ حق دار تھی کہ وہ جنت میں داخل ہوجائے البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے جو اللہ کی راہ میں شہید ہو تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کیا تم مجھے یہ کہہ رہے ہو؟ کہ میں ایسی عورت کے فیصلے کو کالعدم قرار دے

دوں؟ تو اس شخص نے بھی اس چیز (یعنی اُس عورت کے صدقہ وخیرات) کو برقرار رکھا۔

16373 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ اَنَّهُ قَالَ: فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ مَوْلًى عَتَاقَةً قَالَ: يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَهُوَ فِی بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ مسروق فرماتے ہیں: جس شخص کا کوئی ''مولیٰ عتاقہ'' نہ ہو وہ شخص اپنے مال کو جہاں چاہے خرچ کرسکتا ہے اور اگر اس نے ایسا کچھ نہ کیا ہو تو وہ مال بیت المال میں جمع ہو جائے گا۔

16374 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا مَعْشَرَ اَهْلِ الْيَمَنِ مِمَّا يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الَّذِی لَا يَعْلَمُ اَنَّ اَصْلَهُ مِنَ الْعَرَبِ وَلَا يَدْرِی مِمَّنْ هُوَ، فَمَنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَحَضَرَهُ الْمَوْتُ فَاِنَّهُ يُوصِی بِمَالِهٖ كُلِّهٖ حَيْثُ شَاءَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: اے یمن کے رہنے والو! تم میں سے جو ایسا شخص انتقال کر جائے جس کے بارے میں یہ پتہ نہ ہو کہ وہ عرب ہے یا نہیں؟ اور یہ بھی پتہ نہ ہو کہ اس کا تعلق کون سے گروہ سے ہے؟ تو جو شخص ایسا ہو اگر اُس کی موت کا وقت قریب آجائے تو وہ اپنے مال کے بارے میں جیسے چاہے وصیت کرسکتا ہے۔

16375 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ يُقَالُ لَهُ: اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِی الَّذِی يَتَصَدَّقُ بِمَالِهٖ كُلِّهٖ، اِذَا وَضَعَ مَالَهُ فِی حَقٍّ فَلَا اَحَدَ اَحَقُّ بِمَالِهٖ كُلِّهٖ، وَاِذَا اَعْطَى الْوَرَثَةَ بَعْضَهُمْ دُونَ بَعْضٍ فَلَيْسَ لَهُ اِلَّا الثُّلُثُ "

❀❀ اسحاق بن راشد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط میں لکھا تھا جو اپنا پورا مال صدقہ کر دیتا ہے کہ اگر تو اس نے اپنے مال کو حق طور پر خرچ کرنے کا کہا ہے تو پھر اس کے پورے مال کے بارے میں کوئی بھی شخص اس سے زیادہ حق دار نہیں ہوگا لیکن اگر اس نے کچھ ورثاء کو ادائیگی کی ہے اور کچھ کو نہیں کی تو پھر اسے صرف ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کا حق ہوگا۔

16376 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

❀❀ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی''۔

16377 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ مَرِيضًا فَقَالَ لِامْرَاَةٍ: تَزَوَّجِی ابْنِی هٰذَا وَصَدَاقُكِ عَلَیَّ اَلْفُ دِرْهَمٍ وَصَدَاقُ مِثْلِهَا خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ مَاتَ مِنْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ قَالَ: هُوَ لَهَا فِی مَالِهٖ وَيَاْخُذُهُ الْوَرَثَةُ مِنِ ابْنِهٖ فَاِنَّمَا هُوَ كَفِيلُ ابْنِهٖ اَنْ يُزَوِّجَهُ اَوْ لَمْ يَاْمُرْهُ؟

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: ایک شخص بیمار تھا' اس نے ایک عورت سے کہا: تم میرے اس بیٹے کے ساتھ شادی کرلو! تمہارا مہر میرے ذمہ ہوگا' جو ایک ہزار درہم ہوگا' حالانکہ اس عورت کا مہر مثل پانچ سو درہم ہوتا ہے' پھر وہ شخص اسی بیماری کے دوران انتقال کر جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس شخص کے مال میں سے اتنی رقم اس عورت کو مل جائے گی' اور اس شخص کے ورثاء یہ رقم اس کے بیٹے سے حاصل کریں گے' کیونکہ وہ شخص اپنے بیٹے کی شادی کا کفیل بنا ہے' کہ اس کی شادی کروا دے' کیا وہ اسے حکم نہیں دے سکتا تھا؟

الرَّجُلُ يَعُودُ فِيْ وَصِيَّتِهِ

باب: آدمی کا اپنی وصیت سے رجوع کرنا

16378 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: يُعَادُ فِيْ كُلِّ وَصِيَّةٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وصیت سے رجوع کیا جا سکتا ہے

16379 - آثارِ صحابہ: قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مِلَاكُ الْوَصِيَّةِ آخِرُهَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ: هُوَ مُخَيَّرٌ فِيْ وَصِيَّتِهِ فِي الْعِتْقِ، وَغَيْرِهِ يُغَيِّرُ فِيْهَا مَا شَاءَ " قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، مِثْلَ قَوْلِ قَتَادَةَ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وصیت اصل میں وہ ہوتی ہے' جو آخری ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: غلام آزاد کرنے کے بارے میں اپنی وصیت کے بارے میں آدمی کو اختیار ہوگا اور س کے علاوہ کے بارے میں بھی اختیار ہوگا' وہ اُس میں' جو چاہے' تبدیلی کر سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے اسے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' قتادہ کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

16381 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يَعُوْدُ الرَّجُلُ فِيْ مُدَبَّرِهِ

❀❀ عمرو بن مسلم نے' طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اپنے مدبر غلام کے بارے میں رجوع کر سکتا ہے (یعنی اپنی وصیت کو کالعدم کر سکتا ہے)۔

16382 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا،

وَعَطَاءً، وَابَا الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُوْنَ: آخِرُ عَهْدِ الرَّجُلِ اَحَقُّ مِنْ اَوَّلِهٖ يَقُوْلُوْنَ: يُغَيِّرُ الرَّجُلُ مِنْ وَصِيَّتِهٖ مَا شَاءَ فِي الْعِتْقِ وَغَيْرِهٖ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس' عطاء اور ابوشعثاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کی آخری وصیت' اُس کی پہلی وصیت سے زیادہ حق دار ہوگی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی اپنی وصیت کے بارے میں جو چاہے' تبدیلی کرسکتا ہے' خواہ وہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں ہو' یا کسی اور معاملے کے بارے میں ہو۔

16383 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَاَبِي الشَّعْثَاءِ قَالُوْا: يُغَيِّرُ الرَّجُلُ مِنْ وَصِيَّتِهٖ مَا شَاءَ فِي الْعِتْقِ وَغَيْرِهٖ

❀❀ عمرو بن دینار نے' عطاء' طاؤس اور ابوشعثاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی اپنی وصیت میں جو چاہے' تبدیلی کرسکتا ہے' خواہ وہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں ہو' یا کسی اور چیز کے بارے میں ہو۔

16384 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَلْقَمَةَ، كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ يَسْاَلُهٗ عَنْ رَجُلٍ اَوْصٰى بِوَصِيَّةٍ فَاَعْتَقَ فِيْهَا، ثُمَّ رَجَعَ فِيْ وَصِيَّتِهٖ مَا كَانَ حَيًّا

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: نافع بن علقمہ نے عبدالملک کو خط لکھ کر اُس سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' کہ جو شخص کوئی وصیت کرتے ہوئے' اس میں غلام آزاد کرنے کا کہتا ہے' اور پھر وہ زندگی میں ہی' اُس وصیت سے رجوع کرلیتا ہے۔

16385 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، وَغَيْرِهٖ مِنْ عُلَمَاءِ الْكُوْفَةِ قَالُوْا: كُلُّ صَاحِبِ وَصِيَّةٍ يَرْجِعُ فِيْهَا مَا كَانَ حَيًّا اِلَّا الْعَتَاقَةَ،

❀❀ معمر نے' ابن شبرمہ اور دیگر علماءِ کوفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وصیت کرنے والا شخص' جب تک زندہ ہے' وہ اپنی وصیت سے رجوع کرسکتا ہے' البتہ غلام آزاد کرنے کا معاملہ مختلف ہے۔

16386 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهٗ

❀❀ سلیمان شیبانی نے امام شعبی کے حوالے سے اِس کی مانند نقل کیا ہے۔

16387 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي امْرَاَةٍ تَرَكَتْ خَمْسَةً وَعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَشَاةً قِيْمَتُهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَاَوْصَتْ لِرَجُلٍ بِالشَّاةِ وَاَوْصَتْ لِرَجُلٍ بِسُدُسِ مَالِهَا قَالَ بَعْضُنَا: يَقُوْلُ: "السُّدُسُ يَدْخُلُ عَلٰى صَاحِبِ الشَّاةِ وَيَكُوْنُ لَهٗ نِصْفُ سُدُسِ الشَّاةِ وَبَعْضُنَا يَقُوْلُ: لِصَاحِبِ السُّدُسِ سُبُعُ الشَّاةِ هٰذَا اَمْرُ الْعَامَّةِ"

❀❀ ثوری' ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جو پچیس درہم اور ایک بکری چھوڑ کر جاتی ہے' جس بکری کی قیمت

پانچ درہم ہوتی ہے وہ ایک شخص کے بارے میں یہ وصیت کرتی ہے کہ اسے بکری دے دی جائے اور ایک شخص کے بارے میں یہ وصیت کرتی ہے کہ اس کو اس کے مال کا چھٹا حصہ دے دیا جائے تو بعض علماء یہ فرماتے ہیں: چھٹے حصے کا حکم بکری پر بھی داخل ہو گا' تو بکری کے چھٹے حصے کا نصف اس شخص کو مل جائے گا' جبکہ بعض حضرات یہ کہتے ہیں: جس شخص کو چھٹا حصہ ملنا تھا' وہ بکری کا ساتواں حصہ وصول کرے گا' عام لوگوں کا یہی معاملہ ہے۔

16388 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُغَيِّرُ الرَّجُلُ فِيْ وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ، وَاِنْ كَانَ عِتْقًا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی اپنی وصیت کے بارے میں' جو چاہے تبدیلی کر سکتا ہے' خواہ وہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں ہی کیوں نہ ہو۔

16389 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِالْوَصِيَّةِ ثُمَّ يُوصِي بِاُخْرٰى قَالَ: اِنْ لَمْ يُغَيِّرْ مِنَ الْاُوْلٰى شَيْئًا فَهُمَا جَائِزَتَانِ فِيْ ثُلُثِ مَالِهِ

❀❀ معمر نے' زہری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو پہلے ایک وصیت کرتا ہے' پھر ایک اور وصیت کر دیتا ہے' تو زہری نے فرمایا: اگر تو اس نے دوسری وصیت میں پہلی وصیت کے حوالے سے کوئی تبدیلی نہیں کی' تو اس کے ایک تہائی مال کے بارے میں' یہ دونوں وصیتیں درست شمار ہوں گی۔

16390 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَوْصٰى اِنْسَانٌ بِثُلُثِهِ، ثُمَّ اَوْصٰى بِوَصَايَا بَعْدَ ذٰلِكَ تَحَاصُّوْا فِى الثُّلُثِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کر دے اور پھر اس کے بعد کچھ اور وصیتیں بھی کرے' تو ایک تہائی مال کے حوالے سے' اُن وصیتوں کے حصے کر لیے جائیں گے۔

16391 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَالَ: عَبْدِي لِفُلَانٍ ثُمَّ قَالَ: نِصْفُ عَبْدِي لِفُلَانٍ، مِنَّا مَنْ يَقُوْلُ: ثَلَاثَةُ اَرْبَاعٍ وَرُبُعٌ، وَمِنَّا مَنْ يَقُوْلُ: ثُلُثٌ وَثُلُثَانِ، وَاَحَبُّهُ اِلَيَّ الثُّلُثُ وَالثُّلُثَانِ قَالَهُ: ابْنُ اَبِي لَيْلٰى وَالْعَامَّةُ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص یہ کہے: میرا غلام فلاں شخص کو ملے گا' پھر وہ یہ کہے: میرے غلام کا نصف حصہ فلاں کو ملے گا' تو بعض اہل علم یہ فرماتے ہیں: ایک شخص کو تین چوتھائی حصہ مل جائے گا اور ایک شخص کو ایک چوتھائی حصہ ملے گا' اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں: ایک شخص کو ایک تہائی حصہ ملے گا' اور دوسرے کو دو تہائی ملیں گے' اور میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ ایک کو ایک تہائی ملے' اور دوسرے کو دو تہائی ملے' ابن ابولیلیٰ اور زیادہ تر فقہاء نے یہی بات بیان کی ہے۔

16392 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: اِنْ غَيَّرَ مِنْ وَصِيَّتِهِ شَيْئًا فَقَدْ رَجَعَ فِيْهَا كُلِّهَا قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: لَا يَنْتَقِصُ مِنْهَا اِلَّا مَا غَيَّرَ

❀❀ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر آدمی اپنی وصیت میں کوئی تبدیلی کر دے تو وہ اس پوری وصیت سے بھی رجوع کر سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اِس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں سے وہی چیز کم ہوگی جو اس نے تبدیل کی ہوگی۔

16393 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ مَعْمَرًا، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: ثُلُثُ مَالِي لِفُلَانٍ وَلِفُلَانٍ نَفَقَتُهُ حَتّٰى يَمُوتَ قَالَ: يُوقَفُ لَهُ نِصْفُ الثُّلُثِ بِنَفَقَتِهِ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو سنا: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ کہتا ہے: میرا ایک تہائی مال فلاں کو ملے گا' اور فلاں کا زندگی بھر کا خرچ اُس کو دیا جائے گا' تو معمر نے فرمایا: اس شخص کے لئے ایک تہائی حصہ کا نصف وقف کر دیا جائے گا۔

الرَّجُلُ يُعْطِي مَالَهُ كُلَّهُ

باب: جو شخص اپنا پورا مال دیدے

16394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يُعْطِي مَالَهُ كُلَّهُ، ثُمَّ يَقْعُدُ كَانَّهُ وَرِثَ كَلَالَةً

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنا پورا مال دے کر پھر بیٹھ جائے' اُس کی مثال یوں ہے' جیسے اس کا کوئی ولی وارث ہی نہیں ہے۔

16395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ: فَاِنِّي اُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ،

❀❀ عبدالرحمٰن بن کعب' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا' اور میں اپنے سارے مال سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں' یہ سارا مال' اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں صدقہ ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو! یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے' تو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر میں خیبر میں موجود اپنا حصہ' اپنے پاس رکھتا ہوں۔

16396 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے۔

16397 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ، لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي اَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: اُجَاوِرُكَ وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثُ يَا اَبَا لُبَابَةَ

❀❀ ابن جریج اور معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول کرلی' تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں اپنی قوم کے علاقے کو چھوڑ دوں' جہاں میں نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) اور میں آپ کے پڑوس میں آ جاؤں گا' اور اپنے مال سے علیحدگی اختیار کرلوں گا' وہ مال اللہ اور اس کے رسول کے لئے صدقہ ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابولبابہ! اس میں سے ایک تہائی (حصے کو صدقہ کرنا) بھی تمہارے لئے کفایت کر جائے گا۔

16398 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِمَالِهِ كُلِّهِ قَالَ: اِذَا وَضَعَ مَالَهُ فِي حَقٍّ فَلَا اَحَدَ اَحَقُّ بِمَالِهِ مِنْهُ، وَاِذَا اَعْطَى الْوَرَثَةَ بَعْضَهُمْ دُونَ بَعْضٍ فَلَيْسَ لَهُ اِلَّا الثُّلُثُ ذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط لکھا' جو اپنا پورا مال صدقہ کر دیتا ہے' انہوں نے فرمایا: اگر وہ اپنے مال کو حق طور پر خرچ کرتا ہے' تو پھر اس کے مال کے بارے میں' اس سے زیادہ حقدار اور کوئی نہیں ہے' لیکن اگر وہ کچھ ورثاء کو دے دیتا ہے' اور کچھ کو نہیں دیتا' تو پھر اُسے ایک تہائی حصے کے بارے میں' وصیت کا حق حاصل ہوگا۔

معمر نے یہ بات زہری کے حوالے سے نقل کی ہے۔

16399 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّهَا كَانَتْ مِنْ اَبِي لُبَابَةَ ذُنُوبٌ كَثِيرَةٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب کا یہ کہنا ہے کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ گناہ سرزد ہوئے تھے۔

16400 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ غَيْرُ السَّفِيهِ يُعْطِي مَالَهُ كُلَّهُ فِي حَقِّ الْحُورِ وَكَذٰلِكَ قَالَ: لَا يُنْهَى عَنِ الْحَرَائِحِ، وَلٰكِنِ الثُّلُثُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص' جو دماغی توازن کی خرابی کا شکار نہیں ہے وہ اپنا پورا مال ہلاکت کے لئے دے دیتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے فرمایا: ''حرائح'' سے نہیں روکا جائے گا' تاہم ایک تہائی حصہ ہوگا۔

16401 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اِذَا حَضَرَ الْقِتَالُ وَوَقَعَ الطَّاعُونُ وَرُكِبَ الْبَحْرُ لَمْ

يَجُزْ اِلَّا الثُّلُثُ، وَاِنْ عَاشَ وَكَانَ قَدْ اَعْتَقَ جَازَ عِتْقُهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: جب لڑائی شروع ہو جائے' یا طاعون پھیل جائے' یا لوگ سمندری سفر پر روانہ ہوں' اُس وقت کوئی شخص صرف ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرسکتا ہے' اگر وہ بعد میں زندہ رہے' اور اس نے غلام آزاد کیا ہو' تو اس کا آزاد کرنا درست شمار ہوگا۔

16402 حدیث نبوی:-عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي مَالَهُ كُلَّهُ، ثُمَّ يَقْعُدُ كَاَنَّهُ وَرِثَ كَلَالَةً

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جو شخص اپنا پورا مال (صدقے کے طور پر) دے دیتا ہے' اور پھر بیٹھ جاتا ہے' اس کی مثال یوں ہے' جیسے اس کا کوئی ولی وارث ہی نہیں ہے''۔

16403 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُهُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى؟ قَالَ: لَا تُعْطِي الَّذِيْ لَكَ وَتَجْلِسُ تَسْاَلُ النَّاسَ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: صدقہ وہ ہوتا ہے' جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے' اور تم اُس پر خرچ کا آغاز کرو' جو تمہارے زیر کفالت ہو' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: متن کے الفاظ ''ظہر غنی'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم اس طرح سے نہ دو کہ مال دینے کے بعد' تم خود بیٹھ کر لوگوں سے مانگنا شروع کردو۔

16404 - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ: قُلْتُ لِاَيُّوْبَ: مَا عَنْ ظَهْرِ غِنًى؟ قَالَ: عَنْ فَضْلِ عِيَالِكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

16404-صحيح البخاري - كتاب الزكوة' باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى - حديث: 1371صحيح ابن خزيمة - كتاب الزكوة' جماع أبواب صدقة التطوع - باب فضل الصدقة عن ظهر غنى يفضل عمن يعول المتصدق' حديث: 2269صحيح ابن حبان - كتاب الزكوة' باب صدقة التطوع - ذكر البيان بأن من أفضل الصدقة ما كان عن ظهر غنى' حديث: 3404السنن للنسائي - كتاب الزكوة' الصدقة عن ظهر غنى - حديث: 2499السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكوة' الصدقة عن ظهر غنى - حديث: 2285سنن الدارقطني - كتاب النكاح' باب المهر - حديث: 3311المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 7543

''بہتر صدقہ وہ ہے' جسے کرنے کے بعد آدمی خوشحال رہے' اور تم اپنے زیر کفالت پر خرچ کا آغاز کرو' اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے دریافت کیا: ''ظہر غنی'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ چیز جو تمہارے اہل و عیال کے خرچ کے علاوہ اضافی ہو۔

16405 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ اَيُّوبَ

❀❀ یہی روایت ایک سند کے ہمراہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

16406 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْيَدُ الْمُعْطِيَةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

❀❀ عروہ بن محمد نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دینے والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

16407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ عَطَاءً فَاسْتَقَلَّهُ فَزَادَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ اُعْطِيَتِكَ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْاُولَى قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَكِيمُ بْنَ حِزَامٍ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ وَحُسْنِ اَكْلَةٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاسْتِشْرَافِ نَفْسٍ، وَسُوءِ اَكْلَةٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَمْ يَشْبَعْ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ: وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَمِنِّي قَالَ: فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ بَعْدَكَ اَحَدًا شَيْئًا اَبَدًا قَالَ: فَلَمْ يَقْبَلْ دِيوَانًا وَلَا عَطَاءً حَتّٰى مَاتَ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ عَلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اَنِّي اَدْعُوهُ لِحَقِّهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَهُوَ يَاْبَى فَقَالَ:

16407-صحيح البخاري - كتاب الزكوة' باب الاستعفاف عن المسألة - حديث: 1414صحيح مسلم - كتاب الزكوة' باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى - حديث: 1779المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' حديث: 2073السنن للنسائي - كتاب الزكوة' اليد العليا - حديث: 2496مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد' حديث: 33715السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكوة' باب اليد العليا - حديث: 2282السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع . - باب كراهية السؤال والترغيب في تركه' حديث: 7408مسند الحميدي - أحاديث حكيم بن حزام رضي الله عنه' حديث: 536مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6469المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 810المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' وما أسند حكيم بن حزام - سعيد بن المسيب عن حكيم بن حزام' حديث: 3011

اِنِّی وَاللّٰهِ لَا اَرْزَؤُكَ وَلَا غَيْرَكَ شَيْئًا

❀❀ سعید بن میب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو کچھ دیا' اُنہیں وہ چیز تھوڑی لگی' انہوں نے مزید کا تقاضا کیا' پھر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز زیادہ بہتر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلی والی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے حکیم بن حزام! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے' جو شخص نفس کی سخاوت اور اچھے طریقے سے حصول کے ہمراہ اسے لے گا' اُس کے لئے اِس میں برکت رکھی جائے گی' اور جو شخص لالچ اور برے طریقے سے اس کو حاصل کرے گا' اُس کے لئے اِس میں برکت نہیں رکھی جائے گی' اور اُس کی مثال اُس شخص کی مانند ہوگی' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ سے لیا ہو' تو بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھ سے لیا ہو' تو بھی' انہوں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' آپ کے بعد' میں کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ کوئی بھی سرکاری ادائیگی یا تنخواہ نہیں لیا کرتے تھے' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اے اللہ! میں حکیم بن حزام کے بارے میں' تجھے گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے اس مال میں سے ان کے حق کے بارے میں انہیں بلایا تھا' لیکن انہوں نے وہ لینے سے انکار کر دیا' تو حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہ تو آپ سے' اور نہ ہی آپ کے علاوہ کسی اور سے کچھ لوں گا۔

16408 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ اَنْ يَكُونَ كَاَبِیْ فُلَانٍ كَانَ اِذَا خَرَجَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِیْ عَلٰى عِبَادِكَ فَاِنْ شَتَمَهُ اَحَدٌ لَمْ يَشْتِمْهُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کسی شخص کے لئے اِس بارے میں کیا رکاوٹ ہے؟ کہ وہ ابوفلاں کی مانند ہو جائے' جب وہ نکلا' تو اس نے کہا: اے اللہ! میں نے اپنی عزت تیرے بندوں کے لئے صدقہ کر دی ہے' اب اس شخص کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی اُسے برا کہے' تو وہ اس کو برا نہیں کہتا''۔

وَصِيَّةُ الْغُلَامِ

باب: کمسن لڑکے کا وصیت کرنا

16409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الْغَسَّانِيَّ اَوْصٰى وَهُوَ ابْنُ عَشْرٍ اَوْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ بِبِئْرٍ لَهُ قُوِّمَتْ بِثَلَاثِيْنَ اَلْفًا فَاَجَازَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَصِيَّتَهُ

❀❀ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: عمرو بن سلیم غسانی' جو دس سال کا' یا شاید بارہ سال کا لڑکا تھا' اُس نے ایک کنویں کے بارے میں وصیت کی' جس کی قیمت تیس ہزار تھی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کی وصیت کو درست قرار دیا۔

16410 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الْغَسَّانِيَّ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ غُلَامًا مِنْ غَسَّانَ يَمُوتُ فَقَالَ: مُرُوهُ فَلْيُوصِ فَاَوْصَى بِبِئْرِ جُشَمٍ فَبِيعَتْ بِثَلَاثِينَ اَلْفًا وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ اَوْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَقَدْ قَارَبَ

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: عمرو بن سلیم غسانی کے بارے میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پتہ چلا کہ وہ غسان قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا ہے' جو مرنے والا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اسے کہو کہ وہ وصیت کر دے! تو اس نے بئر جشم کے بارے میں وصیت کی' اس کنویں کو تیس ہزار کے عوض میں فروخت کیا گیا' حالانکہ اس لڑکے کی عمر دس سال' یا شاید بارہ سال کے آس پاس تھی۔

16411 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَوْصَى غُلَامٌ مِنَّا لَمْ يَحْتَلِمْ لِعَمَّةٍ لَهُ بِالشَّامِ بِمَالٍ كَثِيرٍ قِيمَتُهُ ثَلَاثُونَ اَلْفًا فَرَفَعَ اَبُو اِسْحَاقَ ذٰلِكَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَجَازَ وَصِيَّتَهِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہمارے ایک لڑکے نے' جو ابھی بالغ نہیں ہوا تھا' شام میں موجود' اپنی پھوپھی کے بارے میں بہت سے مال کی وصیت کر دی' جس کی قیمت تیس ہزار بنتی تھی' ابواسحاق نے یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو انہوں نے اس کی وصیت کو درست قرار دیا۔

16412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلَى شُرَيْحٍ فِي صَبِيٍّ اَوْصَى لِظِئْرٍ لَهُ بِاَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَاَجَازَهُ شُرَيْحٌ

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک بچے کے بارے میں' قاضی شریح کے سامنے مقدمہ پیش کیا' جس نے اپنی دائی ماں کے بارے میں چالیس درہم کی وصیت کی تھی' تو قاضی شریح نے اس کی وصیت کو درست قرار دیا۔

16413 - اقوالِ تابعین: قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ قَالَ: اَوْصَى غُلَامٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ مَرْثَدٌ حِينَ اَوْصَى لِظِئْرٍ لَهُ مِنْ اَهْلِ الْحِيرَةِ فَاَجَازَ شُرَيْحٌ وَصِيَّتَهُ وَقَالَ: اِذَا اَصَابَ الصَّغِيرُ الْحَقَّ اَجَزْنَاهُ

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک لڑکے نے' جس کا نام ''مرثد'' تھا' اس نے ''حیرہ'' سے تعلق رکھنے والی ایک دائی ماں کے بارے میں وصیت کی' تو قاضی شریح نے اس کی وصیت کو درست قرار دیا' انہوں نے یہ فرمایا: اگر کمسن بچہ صحیح وصیت کرتا ہے' تو ہم اسے درست قرار دیں گے۔

16414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: مَنْ اَصَابَ الْحَقَّ مِنْ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ اَجَزْنَاهُ، وَمَنْ اَخْطَاَ الْحَقَّ مِنْ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ رَدَدْنَاهُ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جو بھی چھوٹا یا بڑا صحیح کام کرے گا' ہم اسے صحیح قرار دیں گے اور جو بھی چھوٹا یا بڑا غلط کام کرے گا' ہم اسے کالعدم قرار دیں گے۔

16415 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ فِيْ جَارِيَةٍ اَوْصَتْ فَجَعَلُوا يُصَغِّرُوْنَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ: مَنْ اَصَابَ الْحَقَّ اَجَزْنَا وَصِيَّتَهُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عتبہ کے پاس ایک لڑکی کے بارے میں مقدمہ لایا گیا' جس نے وصیت کی تھی' لوگ اس لڑکی کو چھوٹا سمجھ رہے تھے' تو عبداللہ بن عتبہ نے فرمایا: جو درست کام کرے گا' ہم اس کی وصیت کو برقرار رکھیں گے۔

16416 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، كَانَ يَقُوْلُ: "فِي الْغُلَامِ الَّذِيْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ: لَا اَرٰى اَنْ يَبْلُغَ ثُلُثَ مَالِهٖ كُلِّهٖ فِيْ وَصِيَّتِهٖ" قَالَ: وَيَجُوْزُ لَهٗ قَرِيبٌ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز لڑکے کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو' میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے پورے مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت نہیں کرے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: اس (ایک تہائی حصے) کے قریب ترین کے بارے میں وصیت کی جا سکتی ہے۔

16417 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَصِيَّةُ الْغُلَامِ جَائِزَةٌ اِذَا عَقَلَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: کمسن لڑکے کی وصیت درست ہوگی' جب اُسے سمجھ بوجھ ہو۔

16418 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ هَلْ تَعْلَمُ **000** اِذَا بَلَغَهُ الصَّغِيْرُ وَالصَّغِيْرَةُ جَازَتْ وَصِيَّتُهُمَا؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُهٗ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ یہ بات جانتے ہیں (اس سے آگے کی عبارت عربی متن میں نہیں ہے) کہ جب کوئی کمسن لڑکا یا لڑکی وصیت کریں' تو کیا یہ درست ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے۔

16419 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ، قَضٰى فِيْ غُلَامٍ مِّنْ اَهْلِ دِمَشْقَ اَوْصٰى، فَقَالَ: اِذَا بَلَغَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً جَازَتْ وَصِيَّتُهٗ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يَعْمَلُ بِذٰلِكَ وَيَقْضِيْ بِهٖ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَخَشِيْنَا اَنْ يَرُدَّهٗ فَقَضٰى بِهٖ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَيْضًا فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ بَعْدُ قَالَ: وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَضٰى بِهٖ قَبْلَ عَبْدِ الْمَلِكِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: دمشق سے تعلق رکھنے والے ایک لڑکے نے وصیت کی' تو اس کے بارے میں خلیفہ عبدالملک نے یہ کہا: اگر وہ بارہ سال کا ہو چکا ہو' تو اس کی وصیت درست ہوگی' اس کے بعد مسلسل اسی قول پر عمل ہوتا رہا' اور اس کے مطابق فیصلہ دیا جاتا رہا' یہاں تک کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کا عہد خلافت آیا' تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ اس فیصلے

کو کالعدم قرار نہ دیں، لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بھی اس کے مطابق فیصلہ دیا' تو اس کے بعد ہمیشہ اسی قول پر عمل ہوتا آرہا ہے' راوی کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق خلیفہ عبدالملک سے پہلے' کسی اور نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں دیا تھا۔

16420 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا وَضَعَ الْغُلَامُ الْوَصِيَّةَ مَوْضِعَهَا جَازَتْ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب لڑکے نے وصیت صحیح طور پر کی ہو' تو وہ درست شمار ہوگی۔

16421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةُ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

❀❀ عطاء نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: لڑکا جب تک بالغ نہیں ہوتا' اُس کی وصیت درست نہیں ہوگی۔

16422 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْاَحْمَقُ كَهَيْئَتِهِ قَالَ: وَالْمُوَسْوِسُ اَتَجُوْزُ وَصِيَّتُهُمَا؟ وَاِنْ اَوْصِيَا وَهُمَا مَغْلُوبَانِ عَلٰى عَقْلِهِمَا؟ قَالَ: مَا اَحْسِبُ لَهُمَا وَصِيَّةً وَقَالَهَا: عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: احمق کی مثال بھی اس کی مانند ہوگی؟ یا جس کو وسوسے آتے ہوں' کیا ان دونوں کی وصیت درست ہوگی؟ اگر وہ دونوں ایسی حالت میں وصیت کردیں کہ ان کی عقل مغلوب ہوچکی ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: میرے خیال میں اُن کی وصیت درست نہیں ہوگی۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

16423 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةُ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: لڑکا جب تک بالغ نہیں ہوتا' اس کی وصیت درست نہیں ہوگی۔

16424 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ، وَلَا عَطِيَّةٌ، وَلَا هِبَةٌ، وَلَا عَتَاقَةٌ حَتّٰى يَحْتَلِمَ، وَالْجَارِيَةُ حَتّٰى تَحِيضَ

وَذَكَرَ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةُ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: لڑکے کو جب تک احتلام نہیں ہوتا' اور لڑکی کو جب تک حیض نہیں آتا (یعنی جب تک وہ بالغ نہیں ہوتے) ان کی وصیت' یا عطیہ' یا ہبہ کرنا' یا غلام آزاد کرنا' درست نہیں ہوگا۔

ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: لڑکے کی وصیت اُس وقت تک درست نہیں ہوگی' جب تک وہ بالغ نہیں ہوجاتا۔

16425 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ

مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا تَجُوزُ وَصِيَّةُ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: لڑکے کی وصیت درست نہیں ہوگی' جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

لِمَنِ الْوَصِيَّةُ

باب: وصیت کس کے لئے کی جائے گی؟

16426 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَنْ اَوْصٰى لِقَوْمٍ وَسَمَّاهُمْ وَتَرَكَ ذَوِي قَرَابَتِهِ مُحْتَاجِينَ انْتُزِعَتْ مِنْهُمْ وَرُدَّتْ عَلٰى ذَوِي قَرَابَتِهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي اَهْلِهِ فُقَرَاءُ فَلِاَهْلِ الْفُقَرَاءِ مَنْ كَانُوا، وَاِنْ اَوْصٰى 000 الَّذِي وَصّٰى لَهُمْ بِهَا،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی قوم کے بارے میں وصیت کرے اور ان کا نام متعین کردے اور اپنے قریبی رشتے داروں کو محتاج چھوڑ دے' تو (جن لوگوں کے لئے اس نے وصیت کی تھی) ان سے رقم لے کر اُس کے رشتے داروں کو دی جائے گی' اور اگر اس کے اہل خانہ میں غریب لوگ نہ ہوں' تو پھر غریب لوگوں کو دی جائے گی' خواہ وہ جو بھی ہوں' اور اگر اس نے ان کے لئے وصیت کی ہو جو (یہاں عربی متن میں عبارت مکمل نہیں ہے)۔

16427 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، بِمِثْلِهٖ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے' والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16428 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَوْصٰى لِمَسَاكِينَ بُدِءَ بِمَسَاكِينَ ذِي قَرَابَتِهِ فَاِنْ اَوْصٰى لِقَوْمٍ وَسَمَّاهُمْ اَعْطَيْنَا مَنْ سَمّٰى لَهُ،

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص مساکین کے بارے میں وصیت کرے' تو سب سے پہلے اس کے رشتے داروں کو دیا جائے گا' اور اگر اس نے کسی قوم کے لئے وصیت کی ہو' اور ان کا نام متعین کر دیا ہو' تو ہم ان لوگوں کو دیں گے' جس کا نام اس نے متعین کیا ہے۔

16429 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَالَهُ، قَتَادَةُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہی بات سعید بن مسیّب کے حوالے سے نقل کی ہے' جو زہری کے قول کی مانند ہے۔

16430 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْمَرَ، قَاضٍ كَانَ لِاَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: مَنْ اَوْصٰى فَسَمّٰى اَعْطَيْنَا مَنْ سَمّٰى وَاِنْ قَالَ: يَضَعُهَا حَيْثُ اَمَرَ اللّٰهُ اَعْطَيْنَا قَرَابَتَهُ

❀❀ عبید اللہ بن یعمر' جو اہل بصرہ کے قاضی تھے' وہ بیان کرتے ہیں: جو شخص وصیت کرتے ہوئے کسی کو متعین کر دے' تو جس کا تعین اس نے کیا ہے' ہم اسے ادائیگی کریں گے اور اگر وہ شخص یہ کہے: جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے' اسے وہاں خرچ کیا جائے' تو پھر ہم اُس کے قریبی رشتے داروں کو وہ ادائیگی کریں گے۔

16431 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: مَنْ اَوْصٰى بِثُلُثِهٖ وَلَهٗ ذَوُو قَرَابَةٍ مُحْتَاجُونَ اُعْطُوا ثُلُثَ الثُّلُثِ

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کرے اور اس کے قریبی رشتے دار ہوں جو محتاج ہوں تو اس ایک تہائی حصے کا ایک تہائی اُن لوگوں کو دے دیا جائے گا۔

16432 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَطَاءً وَاَنَا اَسْمَعُ، عَنْ رَجُلٍ اَوْصٰى لِمَوْلَاةٍ لَهٗ فَقَالَ: هِيَ وَارِثٌ قَالَ عَطَاءٌ: لَا تَكُوْنُ وَارِثًا اِنَّمَا الْوَارِثُ مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِيرَاثًا، وَلٰكِنْ يُجْعَلُ لَهَا مِنْهُ سَهْمُ امْرَاَةٍ، فَاِنْ كَانَ سَهْمُ تِلْكَ الْمَرْاَةِ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ رَجَعَتْ اِلَى الثُّلُثِ، وَاِنْ كَانَ الْمَيِّتُ قَدْ اَوْصٰى فِيْ ثُلُثِهٖ بِشَيْءٍ حُوِّصَتْ قَالَ: فَاِنْ اَوْصٰى اِنْسَانٌ لِمَوْلَاةٍ سَهْمًا مِنْ مِيرَاثِهٖ، وَالْمَالُ عَلٰى ثَمَانِيَةِ اَسْهُمٍ فَاِنَّ لَهَا مِثْلَ سَهْمِ رَجُلٍ، وَصِيَّةً مِثْلَ هٰذِهِ الْوَصِيَّةِ الْاُخْرٰى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے دریافت کیا: میں اُن کی یہ بات سن رہا تھا' انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی آزاد کرنے والی مالکن کے بارے میں وصیت کرتا ہے' انہوں نے سوال کیا: کیا وہ وارث بنے گی؟ عطاء نے جواب دیا: وہ وارث نہیں بنے گی' کیونکہ وارث وہ بنتا ہے' جس کا اللہ تعالیٰ نے میراث میں حصہ مقرر کیا ہو' تاہم اس کی وراثت میں سے' اس عورت کا حصہ مقرر کیا جا سکتا ہے' اگر عورت کا وہ حصہ ایک تہائی حصے سے زیادہ ہو' تو پھر وہ ایک تہائی کی طرف لوٹ جائے گا' اور اگر میت نے ایک تہائی حصے کے بارے میں کوئی اور وصیت بھی کی ہوئی ہو' تو وہ اس میں تقسیم ہو جائے گی' اگر کوئی شخص اپنی آزاد کرنے والی مالکن کے بارے میں کسی حصے کے بارے میں وصیت کرتا ہے' تو پھر اس کا مال آٹھ حصوں میں تقسیم ہوگا' اور اس عورت کو' ایک مرد کا حصہ ملے گا اور اگر کوئی اور وصیت ہو' تو وہ دوسری وصیت کی مانند شمار ہوگی۔

16433 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَوْصٰى فِيْ غَيْرِ اَقَارِبِهٖ بِالثُّلُثِ جَازَ لَهُمْ ثُلُثُ الثُّلُثِ وَرَدَّ عَلٰى قَرَابَتِهٖ ثُلُثَا الثُّلُثِ

❀❀ قتادہ نے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے رشتے داروں کے علاوہ کسی اور کے لئے ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کرے' تو ان لوگوں کیلئے ایک تہائی کا' ایک تہائی حصہ درست ہوگا' اور ایک تہائی حصے کے دو تہائی حصے اُس کے رشتے داروں کو لوٹا دیے جائیں گے۔

16434 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ اَوْصٰى فَسَمّٰى اَعْطَيْنَا مَنْ سَمّٰى

❀❀ قتادہ نے' سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص وصیت کرتے ہوئے کسی کا تعین کر دے' تو جس کا اس نے تعین کیا ہے' ہم اُسے ادائیگی کر دیں گے۔

16435 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْوَصِيَّةُ اَوْصٰى اِنْسَانٌ فِيْ اَمْرٍ،

فَرَاَیْتُ غَیْرَهُ خَیْرًا مِنْهُ قَالَ: " فَافْعَلِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ مَا لَمْ یُسَمِّ اِنْسَانًا بِاسْمِهِ، وَاِنْ قَالَ لِلْمَسَاکِیْنِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَرَاَیْتَ خَیْرًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْعَلِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ، ثُمَّ رَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: لِیَنْفُذْ قَوْلُهُ قَالَ: وَقَوْلُهُ الْاَوَّلُ اَعْجَبُ اِلَیَّ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب کوئی شخص کسی معاملے کے بارے میں کوئی وصیت کرتا ہے اور پھر میں اس کے برعکس معاملے کو اس سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں (تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟) انہوں نے فرمایا: تم وہ کرو گے جو زیادہ بہتر ہے جبکہ وصیت کرنے والے نے کسی متعین آدمی کا تعین نہ کیا ہو اگر اس نے یہ کہا ہو: غریبوں کو دے دیا جائے یا اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے تو پھر تم یہ دیکھو کہ اس میں سے کون سا کام زیادہ بہتر ہے؟ اور تم وہ کام کرو گے جو زیادہ بہتر ہو۔

لیکن اس کے بعد عطاء نے اِس موقف سے رجوع کرلیا اور بولے: اس شخص کے قول کو نافذ کیا جائے گا ابن جریج کہتے ہیں: اُن کا پہلا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

الرَّجُلُ یُوْصِی وَالْمَقْتُوْلُ، وَالرَّجُلُ یُوْصِی لِلرَّجُلِ فَیَمُوْتُ قَبْلَهُ

باب: جب کوئی شخص وصیت کرے اور وہ مقتول ہو یا کوئی شخص کسی دوسرے کے بارے میں وصیت کرے اور وہ دوسرے شخص سے پہلے خود فوت ہو جائے

16436 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: لَا وَصِیَّةَ لِمَیِّتٍ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: میت کے لئے وصیت درست نہیں ہوگی۔

16437 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: اِذَا اَوْصٰی اَنْ یُقْضٰی عَنْ فُلَانٍ دِیْنُهُ وَقَدْ کَانَ مَاتَ فَهُوَ جَائِزٌ، لِاَنَّهُ اَوْصٰی لِلْغُرَمَاءِ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: علماء یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ فلاں کے قرض کو ادا کر دیا جائے اور وہ دوسرا شخص فوت ہو چکا ہو تو یہ درست ہوگا کیونکہ اِس صورت میں اُس نے قرض خواہوں کے لئے وصیت کی ہے۔

16438 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: لَیْسَ لِقَاتِلٍ وَصِیَّةٌ فَقَالَ: اِذَا قُتِلَ الْقَاتِلُ فَلَیْسَتْ لَهُ وَصِیَّةٌ وَاِذَا اَوْصٰی اَنْ یُعْفٰی عَنْهُ کَانَ الثُّلُثُ لِلْعَاقِلَةِ وَغُرْمَ الثُّلُثَیْنِ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: قاتل کے لئے وصیت نہیں ہوگی وہ فرماتے ہیں: جب قاتل کو قتل کر دیا جائے تو پھر اس کے لئے وصیت نہیں ہوگی اور جب اس نے یہ وصیت کی ہو کہ اس سے درگزر کیا جائے تو پھر ایک تہائی حصے کی ادائیگی عاقلہ پر لازم ہوگی اور دو تہائی حصے کا جرمانہ اس پر عائد کیا جائے گا۔

16439 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ فِیْ رَجُلٍ اَوْصٰی لِرَجُلٍ بِوَصِیَّةٍ اَوْ وَهَبَ لَهُ هِبَةً وَهُوَ غَائِبٌ فَمَاتَ الْمُوْصٰی لَهُ اَوِ الْمَوْهُوْبُ لَهُ قَبْلَ الَّذِیْ اَوْصٰی لَهُ قَالَ: لَیْسَ لَهُ وَلَا لِوَرَثَتِهِ شَیْءٌ قَالَ

مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عُثْمَانَ الْبَتِّيَّ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ،

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی دوسرے شخص کے بارے میں کوئی وصیت کرتا ہے یا اُسے کوئی چیز ہبہ کرتا ہے اور وہ دوسرا شخص وہاں موجود نہیں ہوتا پھر اس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے جس کے لئے وصیت کی گئی تھی یا جس کو چیز ہبہ کرنے کا کہا گیا تھا اور وہ وصیت کرنے والے سے پہلے فوت ہو جاتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اس شخص کو یا اس کے ورثاء کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عثمان بتی کو اس کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے۔

16440 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

❀❀ ابن جریج نے عمرو بن دینار کے حوالے سے زہری کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

16441 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ بَعَثَ بِهَدِيَّةٍ مَعَ رَجُلٍ اِلٰى آخَرَ فَهَلَكَ الْمُهْدِيْ قَبْلَ اَنْ يَصِلَ لِلَّذِيْ اُهْدِيَتْ لَهُ قَالَ: فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِيْ اَهْدَاهَا اِلَّا اَنْ يَدْفَعَهَا اِلٰى وَصِيٍّ اَوْ جَرِيٍّ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو ایک شخص کے ذریعے کسی دوسرے شخص کو کوئی تحفہ بھجواتا ہے اور جس شخص کو تحفہ بھجوایا گیا تھا اس تک وہ تحفہ پہنچنے سے پہلے تحفہ بھجوانے والے کا انتقال ہو جاتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ تحفہ اس شخص کے ورثاء کو ملے گا جس نے اس کو بھجوایا تھا البتہ اگر اس نے وہ تحفہ کسی وصی کو یا کسی جری کو دیا تھا تو پھر معاملہ مختلف ہوگا۔

16442 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ حَرِيْزٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لِرَجُلٍ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ فَقَالَ: اِنْ كَانَ اَهْدَاهَا اِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ فَالْهَدِيَّةُ لِوَرَثَةِ الْمَيِّتِ، وَاِنْ كَانَ اَهْدَاهَا اِلَيْهِ وَقَدْ مَاتَ فَالْهَدِيَّةُ تَرْجِعُ اِلَى الْحَيِّ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا يَهْدِيْ اِلَى الْمَيِّتِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو تحفہ بھجوایا اور دوسرے شخص تک وہ تحفہ پہنچنے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو اس نے عبیدہ سلمانی کو پیغام بھیجا (اور اس کا حکم دریافت کیا:) تو انہوں نے فرمایا: اگر تو اس شخص نے انتقال سے پہلے وہ تحفہ بھجوایا تھا تو پھر وہ تحفہ میت کے ورثاء کو ملے گا اور اگر اس نے وہ تحفہ اس وقت بھجوایا تھا جب اس کا انتقال ہو چکا تھا تو پھر وہ تحفہ زندہ شخص کی طرف لوٹ جائے گا کیونکہ کوئی زندہ شخص کسی میت کو تحفہ نہیں دے سکتا۔

16443 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ قَالَ: اِذَا اَرْسَلَ بِهَا مَعَ رَسُوْلِ الْمَيِّتِ فَهِيَ لِرَسُوْلِ الْمَيِّتِ، وَاِنْ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ الَّذِيْ اَهْدَاهَا فَهِيَ لِلَّذِيْ اَهْدَاهَا

❀❀ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حکم بن عتیبہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اگر اس نے وہ تحفہ میت کے قاصد کے ذریعے بھیجا تھا تو پھر وہ میت کے قاصد کو ملے گا لیکن اگر قاصد تحفہ بھیجنے والے کی طرف سے تھا تو وہ تحفہ اس شخص کو ملے گا

جس نے اس تحفے کو بھجوایا تھا۔

16444 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُوصِي لِلرَّجُلِ فَيَمُوتُ الَّذِي اَوْصٰى لَهُ فَيَعْلَمُ ذٰلِكَ الْمُوصِي بِمَوْتِهِ فَلَا يُحدِثُ فِيمَا اَوْصٰى لَهُ بِهِ شَيْئًا قَالَ: ثُمَّ يَمُوتُ الْمُوصِي قَالَ: فَالْوَصِيَّةُ لِاَهْلِ الْمُوصٰى لَهُ، قُلْتُ 000 يُعْلِمُوْنَهُ؟ قَالَ: لَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے کے لئے وصیت کرتا ہے اور پھر وہ شخص فوت ہو جاتا ہے جس کے لئے اس نے وصیت کی تھی اور اس وصیت کرنے والے کو اس کے انتقال کا پتہ چل جاتا ہے اور اس نے اس کے لئے جو وصیت کی تھی اس میں وہ کوئی نیا حکم نہیں دیتا پھر وہ وصیت کرنے والا بھی فوت ہو جاتا ہے تو عطاء نے فرمایا: کہ وہ وصیت اس شخص کے لئے ہوگی جس کے لئے وصیت کی گئی تھی میں نے دریافت کیا: (عربی متن میں عبارت نامکمل ہے) انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

وَصِيَّةُ الْحَامِلِ وَالرَّجُلُ يَسْتَاْذِنُ وَرَثَتَهُ فِي الْوَصِيَّةِ

باب: حاملہ عورت کا وصیت کرنا یا آدمی کا وصیت کے بارے میں اپنے ورثاء سے اجازت لینا

16445 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: مَا صَنَعَتِ الْحَامِلُ فِي حَمْلِهَا فَهُوَ وَصِيَّةٌ قُلْتُ: اَرَاْيٌ؟ قَالَ: بَلْ سَمِعْنَاهُ قَالَ عَطَاءٌ: هِيَ وَالْمُرْضِعُ تُفْطِرَانِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ اِنْ خَافَتَا عَلٰى اَوْلَادِهِمَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: حاملہ عورت اپنے حمل کے دوران جو کچھ بھی کرتی ہے وہ وصیت شمار ہوگا میں نے دریافت کیا: کیا یہ آپ کی ذاتی رائے ہے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں! بلکہ ہم نے اس کے بارے میں روایت سنی ہے عطاء بیان کرتے ہیں: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت رمضان کے مہینے میں روزے چھوڑ دیں گی اگر انہیں اپنی اولاد کے حوالے سے اندیشہ ہو۔

16446 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا صَنَعَتِ الْحَامِلُ فِي حَمْلِهَا فَهُوَ وَصِيَّةٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حاملہ عورت اپنے حمل کے دوران جو کچھ بھی کرتی ہے وہ وصیت شمار ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

16447 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَانَ يَرٰى مَا صَنَعَتِ الْحَامِلُ فِي حَمْلِهَا وَصِيَّةً مِنَ الثُّلُثِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ لَا نَاْخُذُ بِذٰلِكَ نَقُولُ: مَا صَنَعَتْ فَهُوَ جَائِزٌ اِلَّا اَنْ تَكُونَ مَرِيضَةً مَرَضًا مِنْ غَيْرِ الْحَمْلِ اَوْ يَدْنُو مَخَاضُهَا

❀❀ امام شعبی نے‘ قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کے قائل تھے کہ حاملہ عورت اپنے حمل کے دوران جو عمل کرتی ہے‘ وہ ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت شمار ہوگا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں‘ ہم یہ کہتے ہیں: جو کچھ وہ کرتی ہے وہ جائز شمار ہوگا‘ البتہ اگر وہ مریضہ ہو‘ جو حمل کے علاوہ ہو‘ یا اس کے وضع حمل کا وقت قریب آ چکا تھا (تو اس دوران جو اس نے کیا‘ اُس کا حکم مختلف ہوگا)۔

16448 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي الْحَامِلِ قَالَ: اِذَا اَوْصَتْ فَهُوَ فِي الثُّلُثِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے‘ اپنے والد کے حوالے سے‘ حاملہ عورت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب وہ عورت وصیت کر دے‘ تو وہ ایک تہائی حصے میں شمار ہوگی۔

16449 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاْذِنُ وَرَثَتَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فِي الْوَصِيَّةِ فَيَاْذَنُونَ لَهُ قَالَ: هُمْ بِالْخِيَارِ اِذَا نَفَضُوا اَيْدِيَهُمْ مِنْ قَبْرِهِ

❀❀ امام شعبی نے‘ قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جو شخص مرنے کے وقت وصیت کے بارے میں اپنے ورثاء سے اجازت مانگتا ہے‘ اور وہ ورثاء اس کو اجازت دے دیتے ہیں‘ تو قاضی شریح فرماتے ہیں: ان لوگوں کو بعد میں اختیار ہوگا‘ جب وہ اس کو دفن کر دیں گے (یعنی اگر وہ چاہیں‘ تو اس اجازت کو کالعدم کر سکتے ہیں)۔

16450 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: هُمْ بِالْخِيَارِ اِذَا رَجَعُوا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وہ لوگ (دفن کر کے) واپس آئیں گے تو انہیں اختیار ہوگا کہ (وہ اس اجازت کو کالعدم قرار دیں)۔

16451 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَطَاءً، كَانَ يَقُولُ: جَازَتْ اِذَا اَذِنُوا

❀❀ ابن جریج نے‘ عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ لوگ اجازت دے دیں‘ تو وہ درست ہوگی۔

16452 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَذِنُوا فَقَدْ جَازَ عَلَيْهِمْ

❀❀ عمرو نے‘ حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ لوگ اجازت دے دیں‘ تو اُن کی طرف سے وہ درست شمار ہوگی۔

16453 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: اِذَا اَوْصَى الْمَيِّتُ لِوَارِثٍ فَطَيَّبَ ذٰلِكَ الْوَرَثَةُ فِي حَيَاتِهِ فَهُمْ بِالْخِيَارِ، اِذَا مَاتَ اِنْ شَاءُوا رَجَعُوا لِاَنَّهُمْ اَجَازُوا لِمَا لَمْ يَقَعْ لَهُمْ وَلَمْ يَمْلِكُوهُ اِنَّمَا مَلَكُوهُ بَعْدَ الْمَوْتِ، فَاِذَا اَجَازُوا بَعْدَ مَوْتِهِ فَهُوَ جَائِزٌ، وَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَرُدُّوهُ قُبِضَ اَوْ لَمْ يُقْبَضْ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: جب میت نے کسی وارث کے بارے میں وصیت کی ہو اور میت کی زندگی میں ورثاء نے

اُس پراس خوشی کا اظہار کیا ہو تو ان لوگوں کو اختیار ہوگا' جب وہ شخص فوت ہو جائے گا' تو اگر وہ لوگ چاہیں' تو اس اجازت سے رجوع کرلیں' کیونکہ جب انہوں نے اس چیز کی اجازت دی تھی' تو یہ اجازت اس وقت نہیں دی تھی' جب وہ اس چیز کے مالک تھے' وہ مرحوم کے انتقال کے بعد اس چیز کے مالک ہوئے ہیں' لیکن اگر انہوں نے مرحوم کے انتقال کے بعد اُس کی اجازت دی ہو' تو پھر یہ جائز شمار ہوگا' اور اب ان لوگوں کو رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہوگا' خواہ وہ چیز متعلقہ شخص نے قبضے میں لے لی ہو' یا نہ لی ہو۔

16454 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَأَلْتُ حَمَّادَ بْنَ اَبِىْ حَنِيفَةَ قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ اَبُوكَ يَقُولُ فِى الرَّجُلِ يُوصِى لِبَعْضِ وَرَثَتِهِ فَيَقُولُ: اِنْ اَجَازَهُ الْوَرَثَةُ، وَاِلَّا فَهُوَ لِفُلَانٍ اَوْ لِلْمَسَاكِينِ قَالَ: كَانَ يَرَاهُ جَائِزًا وَيَقُولُ: قَالَهُ رَجُلٌ مِنَ الْفُقَهَاءِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرٌ قَالَ: جَائِزٌ عَلٰى مَا قَالَ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کے صاحبزادے حماد سے دریافت کیا: آپ کے والد (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ جو ورثاء میں سے کسی ایک کے بارے میں وصیت کرتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اگر ورثاء نے اسے جائز قرار دیا تو ٹھیک ہے' ورنہ پھر یہ فلاں کو ملے گا' یا مسکین کو ملے گا' تو حماد نے جواب دیا: امام ابوحنیفہ اس بات کو جائز سمجھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: فقہاء میں سے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے' اور معمر نے اس کو روایت کر کے یہ کہا ہے: انہوں نے جو کہا ہے' وہ درست ہے۔

اَلْحَيْفُ فِى الْوَصِيَّةِ وَالضِّرَارُ وَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ لِاُمِّ وَلَدِهِ وَاِعْطَاؤُهَا

باب: وصیت میں قابلِ افسوس کام کرنا' یا کسی کو نقصان پہنچانا' یا ام ولد کے بارے میں وصیت کرنا' یا اُسے کوئی ادائیگی کرنا

16455 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ الْخَيْرِ سَبْعِينَ سَنَةً، فَاِذَا اَوْصٰى حَافَ فِىْ وَصِيَّتِهِ فَيُخْتَمُ لَهُ بِسُوءِ عَمَلِهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ الشَّرِّ سَبْعِينَ سَنَةً فَيَعْدِلُ فِىْ وَصِيَّتِهِ فَيُخْتَمُ لَهُ بِخَيْرِ عَمَلِهِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُ وا اِنْ شِئْتُمْ (تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ) (النساء : 13) - اِلٰى - (وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ) (النساء : 14)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص ستر سال تک نیکی کے کام کرتا رہتا ہے' اور جب وصیت کا وقت آتا ہے' تو وصیت میں وہ کوئی غلط حرکت کرتا ہے' اور پھر اس کے عمل پر برے عمل کی مہر لگا دی جاتی ہے' اور وہ جہنم میں چلا جاتا ہے' اور بعض اوقات کوئی شخص ستر سال تک برے کام کرتا رہتا ہے' لیکن وصیت میں وہ انصاف سے کام لیتا ہے' تو اس کے عمل کا اختتام بھلے پر ہوتا ہے' تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں'' - یہ آیت یہاں تک ہے: ''اس کے لئے اہانت والا عذاب ہوگا''۔

16456 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الضِّرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ ثُمَّ قَالَ: " (تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ) (الطلاق: 1) "

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے''۔

16457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي قَوْلِهِ: (فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ) قَالَ: " بَلَغَنَا اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَوْصٰى لَمْ يُغَيِّرْ وَصِيَّتَهُ حَتّٰى نَزَلَتْ (فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ) (البقرة: 182) فَرَدَّهُ اِلَى الْحَقِّ "

❀❀ ثوری' اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''جو شخص اس کو سننے کے بعد' اس میں تبدیلی کردے''

ثوری فرماتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: پہلے یہ ہوتا تھا کہ جب کوئی شخص وصیت کرتا تھا' تو وہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

''تو جس شخص کو وصیت کرنے والے کی طرف سے کسی زیادتی' یا گناہ کا اندیشہ ہو' اور وہ ان کے درمیان بہتری پیدا کرے تو پھر اس کے لئے کوئی گناہ نہیں ہے''

تو وہ اُسے حق کی طرف لوٹا دے گا۔

16458 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَوْصٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاُمَّهَاتِ اَوْلَادِهِ

❀❀ ثوری' ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی ''ام ولد (کنیزوں)'' کے بارے میں وصیت کی تھی۔

16459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ اَوْصٰى لِاُمِّ وَلَدِهِ "

❀❀ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنی ام ولد کے بارے میں وصیت کی تھی۔

16460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَعْطَى الرَّجُلُ اُمَّ وَلَدِهِ شَيْئًا فَمَاتَ فَهُوَ لَهَا وَاَخْبَرَنِيْ اِيَّایَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی ام ولد کو کوئی چیز دیدے اور پھر اس شخص کا انتقال ہو جائے تو وہ چیز اس عورت کو ملے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبداللہ نے شعبہ کے حوالے سے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں اس کی مانند بات مجھے بتائی ہے۔

الرَّجُلِ يُوصِي لِأُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ لِأَبِيهِ، وَالَّذِي يُوصِي لِعَبْدِهِ، وَالْوَصِيَّةُ تَهْلَكُ

باب: ایک شخص اپنی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہے جو اس کے باپ کی ام ولد ہے یا جو شخص اپنے غلام کے بارے میں وصیت کرتا ہے یا وصیت کی چیز ہلاکت کا شکار ہو جاتی ہے

16461 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ بِأَرْضٍ يَأْكُلْنَهَا مَا لَمْ يُنْكَحْنَ فَإِذَا نُكِحْنَ فَهِيَ رَدٌّ عَلَى الْوَرَثَةِ قَالَ: تَجُوزُ وَصِيَّتُهُ عَلَى شَرْطِهِ الرَّجُلِ يُوصِي لِأُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ لِأَبِيهِ، وَالَّذِي يُوصِي لِعَبْدِهِ، وَالْوَصِيَّةُ تَهْلَكُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی امہات اولاد کے بارے میں کسی زمین کی وصیت کرتا ہے کہ وہ اس زمین کی پیداوار حاصل کرتی رہیں گی جب تک وہ آگے نکاح نہیں کرتیں جب وہ آگے نکاح کر لیں گی تو وہ زمین ورثاء کی طرف واپس آجائے گی۔

زہری بیان کرتے ہیں: اس کی وصیت اس کی شرط کے مطابق درست شمار ہوگی۔

16462 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا، أَوْصَى لِأُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ لِأَبِيهِ أَوْ لِأُمِّ وَلَدِ ابْنِهِ بِوَصِيَّةٍ لَمْ يَجُزْ لِأَنَّهَا مَمْلُوكَةٌ لِابْنِهِ وَالْمِيرَاثُ يَرْجِعُ لِلْوَارِثِ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی ماں کے بارے میں وصیت کرے جو اس کے باپ کی ام ولد ہو یا وہ اپنے بیٹے کی ام ولد کے بارے میں کوئی وصیت کرے تو یہ درست نہیں ہوگی کیونکہ وہ اس کے بیٹے کی ملکیت ہے اور میراث وارث کی طرف لوٹتی ہے۔

16463 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَوْصَى رَجُلٌ لِعَبْدِهِ ثُلُثَ مَالِهِ أَوْ رُبُعَ مَالِهِ، فَالْعَبْدُ مِنَ الثُّلُثِ يُعْتَقُ، وَإِذَا أَوْصَى لَهُ بِدَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ لَمْ يَجُزْ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے غلام کے بارے میں اپنے ایک تہائی مال یا ایک چوتھائی مال کی وصیت کرے تو اس غلام کو ایک تہائی حصے میں سے آزاد کر دیا جائے گا اور اگر وہ اس غلام کے بارے میں متعین مقدار کے درہموں کی وصیت کرے تو پھر یہ درست نہیں ہوگا۔

16464 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا أَوْصَى لِعَبْدِ

غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حسن بصری کے حوالے سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کسی دوسرے کے غلام کے بارے میں وصیت کرے تو یہ جائز ہوگا۔

16465 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَيُوصِي الْعَبْدُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا بِإِذْنِ مَوَالِيهِ

❀❀ جندب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: غلام وصیت کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ وہ اپنے آقاؤں کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتا ہے۔

16466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِي يُوصَى لَهُ بِشَيْءٍ فَتَهْلَكُ الْوَصِيَّةُ قَالَ: فَلَيْسَ لِلَّذِي أَوْصِي لَهُ شَيْءٌ، فَإِنْ هَلَكَ الْمَالُ كُلُّهُ إِلَّا الْوَصِيَّةَ شَارَكَهُ الْوَرَثَةُ فِي تِلْكَ الْوَصِيَّةِ

❀❀ ثوری فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کے بارے میں کسی چیز کی وصیت کی گئی ہو اور پھر وصیت والی چیز ہلاک ہوجائے تو وہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اس کے لئے وصیت کی تھی اُس کو کچھ نہیں ملے گا اگر اس کا سارا مال ہلاک ہوجاتا ہے اور وصیت سے متعلق چیز بچتی ہے پھر اس وصیت میں دیگر ورثاء بھی اس کے ساتھ شراکت دار ہوں گے۔

الرَّجُلُ يُوصِي لِبَنِي فُلَانٍ وَبَنَاتِ فُلَانٍ وَالَّذِي يُوصَى لَهُ فَيَرُدُّهُ

باب: جب کوئی شخص بنوفلاں کے لئے اور فلاں کی بیٹیوں کے لئے وصیت کرے یا جب کسی شخص کے لئے وصیت کی گئی ہو اور وہ اس کو مسترد کردے (تو کیا حکم ہوگا؟)

16467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ الثُّلُثِ فَهُوَ لِفُلَانٍ فَإِذَا الْعَبْدُ قَدْ كَانَ حُرًّا قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ: الثُّلُثُ كُلُّهُ لِلَّذِي أَوْصَى لَهُ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مرنے کے قریب اپنے غلام کو آزاد کردیتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے ایک تہائی حصے میں سے جو باقی بچے گا۔ فلاں کو ملے گا تو اب وہ غلام تو اس سے پہلے ہی آزاد ہوچکا ہوگا وہ فرماتے ہیں: پورا ایک تہائی حصہ اس شخص کو ملے گا جس کے لئے اس نے وصیت کی تھی۔

16468 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: إِذَا قَالَ رَجُلٌ: ثُلُثُ مَالِي لِبَنِي فُـ ـ وَبَنِي فُلَانٍ، وَالْأَوَّلُونَ عَشَرَةٌ وَالْآخَرُونَ سَبْعَةٌ قَالَ: ثُلُثُهُ بَيْنَهُمْ شَطْرَانِ، فَإِذَا قَالَ: هُوَ بَيْنَ فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ فَهُوَ عَلَى الْعَدَدِ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہے: میرے مال کا ایک تہائی حصہ بنوفلاں کو اور بنوفلاں کو ملے گا پہلے والے شخص کے دس بیٹے ہوں اور دوسرے والے کے سات ہوں تو ثوری فرماتے ہیں: وہ ایک تہائی حصہ (ان دو افراد کے بیٹوں کے درمیان) دو حصوں میں تقسیم ہوگا لیکن جب وصیت کرنے والے نے یہ کہا ہو: فلاں شخص اور بنوفلاں کے درمیان تقسیم ہو

گا' تو پھر وہ تعداد کے حساب سے ہوگا۔

16469 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ: ثُلُثُ مَالِي لِبَنِي فُلَانٍ فَوَجَدُوهُ وَاحِدًا قَالَ بَعْضُهُمْ: لَهُ ثُلُثُ الثُّلُثِ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ: "لَهُ نِصْفُ الثُّلُثِ وَإِنَّمَا أُخِذَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ) (النساء: 11) "

❀❀ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو یہ کہتا ہے: میرے مال کا ایک تہائی حصہ بنوفلاں کو ملے گا اور پھر لوگ یہ پاتے ہیں کہ اس شخص کا تو ایک ہی بیٹا ہے' تو بعض حضرات یہ کہتے ہیں: اس ایک تہائی حصے کا' ایک تہائی حصہ اس لڑکے کو ملے گا' بعض حضرات یہ کہتے ہیں: ایک تہائی حصے کا نصف اسے ملے گا' انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے:

''اور اگر اس کے بھائی ہوں' تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا''۔

16470 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِأَرَامِلِ بَنِي فُلَانٍ قَالَ الشَّعْبِيُّ: هُوَ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ يُقَالُ لِلرَّجُلِ أَرْمَلُ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بنوفلاں سے تعلق رکھنے والی ''ارامل'' (یعنی بیوہ عورتوں) کے بارے میں وصیت کر دیتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: یہ وصیت ان کے مردوں اور خواتین دونوں کے لئے ہوگی کیونکہ بعض اوقات مرد کے لئے بھی لفظ ''ارمل'' (یعنی رنڈوا) استعمال ہوتا ہے۔

16471 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "إِذَا أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ فَقَالَ هُوَ لِفُلَانٍ وَلِفُلَانٍ، ثُمَّ مَاتَ أَحَدُهُمْ فَهُوَ لِلْبَاقِي، وَإِذَا قَالَ: هُوَ بَيْنَ فُلَانٍ وَبَيْنَ فُلَانٍ فَمَاتَ أَحَدُهُمَا فَلِلْآخَرِ النِّصْفُ، وَإِذَا قَالَ: هُوَ لِفُلَانٍ وَلِهَذَا الْحَدَثِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ كُلِّهِ، وَلَيْسَ لِلْحَدَثِ شَيْءٌ وَإِذَا أَوْصَى بِثَوْبِ فُلَانٍ لِفُلَانٍ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ؛ لِأَنَّهُ أَوْصَى بِهِ وَلَيْسَ لَهُ "

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے یہ کہے: یہ فلاں کو اور فلاں کو ملے گا' اور پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے' تو باقی بچنے والے کو وہ مال مل جائے گا اور اگر وصیت کرنے والے نے یہ کہا ہو: وہ فلاں اور فلاں کے درمیان تقسیم ہوگا' اور پھر ان دونوں میں سے ایک فوت ہو جائے تو دوسرے کو نصف ملے گا' اور جب اس نے یہ کہا ہو: یہ فلاں کو ملے گا اور اس کام کے لئے ہوگا' تو وہ اس شخص کو مکمل طور پر مل جائے گا' اور اس کام کے لئے' اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوگا' اور اگر کسی نے یہ وصیت کی ہو: فلاں کپڑا فلاں کو ملے گا اور پھر وہ اس کو خرید لے' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' کیونکہ جب اس نے' اس کپڑے کے بارے میں وصیت کی تھی' اس وقت وہ کپڑا اس کی ملکیت ہی نہیں تھا۔

16472 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَوْصَى رَجُلٌ فَقَالَ لِبَنِي فُلَانٍ فَلَيْسَ لِبَنِي الْبَنَاتِ شَيْءٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص وصیت کرتے ہوئے یہ کہے: بنوفلاں کو ملے گا' تو پھر اس میں اس شخص کی بیٹیاں شامل نہیں ہوں گی۔

16473 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ اِذَا قَالَ: عَبْدِي لِفُلَانٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: نِصْفُ عَبْدِي لِفُلَانٍ مِنَّا مَنْ يَقُولُ: " ثَلَاثَةُ اَرْبَاعٍ وَرُبُعٌ وَمِنَّا مَنْ يَقُولُ: ثُلُثٌ وَثُلُثَيْنِ " وَقَالَهُ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى وَالْعَامَّةُ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہے: میرا غلام فلاں کو ملے گا' اور پھر بعد میں وہ یہ کہے کہ میرا غلام کا نصف حصہ فلاں کو ملے گا' تو بعض اہل علم یہ کہتے ہیں: ایک شخص کو تین چوتھائی' اور دوسرے کو ایک چوتھائی (غلام) ملے گا' اور بعض اہل علم یہ کہتے ہیں: ایک شخص کو ایک تہائی اور دوسرے کو دو تہائی ملے گا' ابن ابولیلیٰ اور زیادہ تر فقہاء نے یہی بات بیان کی ہے۔

16474 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " اِذَا اَوْصَى الرَّجُلُ بِوَصِيَّةٍ، ثُمَّ رَدَّهَا قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ الْمُوصِي فَلَيْسَ رَدُّهُ بِشَيْءٍ، يَرْجِعُ فِيهَا اِنْ شَاءَ لِاَنَّهُ رَدَّ شَيْئًا لَمْ يَقَعْ لَهُ بَعْدُ، وَاِنْ رَدَّهُ بَعْدَ مَوْتِ الْمُوصِي فَقَدْ مَضَى الرَّدُّ وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَرْجِعَ فِيهِ، وَاِنْ مَاتَ الْمُوصٰى لَهُ بَعْدَ مَوْتِ الْمُوصِي فَقَالَ وَرَثَةُ الْمُوصٰى لَهُ: لَا نَقْبَلُهَا، فَلَيْسَ بِرَدٍّ؛ لِاَنَّ الْوَصِيَّةَ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ وَاِنَّمَا كَانَ مَالٌ وَرِثُوهُ "

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص وصیت کرے اور پھر وصیت کرنے والے کے انتقال سے پہلے دوسرا شخص اسے مسترد کر دے' تو اس کے مسترد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' وہ اگر چاہے' تو اس سے رجوع کر سکتا ہے' کیونکہ اس نے ایک ایسی چیز واپس کی ہے' جو ابھی اس کے حق میں واقع ہی نہیں ہوئی ہے' لیکن اگر وصیت کرنے والے کے انتقال کے بعد اس نے اس کو مسترد کیا ہو' تو اب مسترد کرنے کا حکم جاری ہو جائے گا' اور اس شخص کو اس بارے میں رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہو گا' اور اگر جس کے بارے میں وصیت کی گئی تھی' وہ وصیت کرنے والے کے انتقال کے بعد فوت ہو جاتا ہے' اور جس کے بارے میں وصیت کی گئی تھی' اس کے ورثاء یہ کہتے ہیں: ہم اسے قبول نہیں کریں گے' تو یہ چیز مسترد کرنا شمار نہیں ہوگی' کیونکہ وصیت ان لوگوں کے لئے نہیں تھی' بلکہ وہ ایک ایسا مال شمار ہوگا' جس کے وہ وارث بن گئے ہیں۔

16475 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَوْصَى رَجُلٌ بِاَخٍ لَهُ اَوْ ذِي قَرَابَةٍ مَحْرَمٍ مَحْرَمٍ فَقَالَ: لَا اَقْبَلُ فَهُوَ جَائِزٌ لَيْسَ لَهُ رَدُّ شَيْءٍ؛ لِاَنَّهُ حِينَ اَوْصٰى لَهُ وَقَعَتِ الْعَتَاقَةُ وَلَيْسَ رَدُّهُ قَبْلَ مَوْتِ الْمُوصِي وَبَعْدَهُ بِشَيْءٍ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے لئے' یا کسی محرم رشتے دار کے لئے وصیت کرتا ہے' اور دوسرا شخص یہ کہہ دیتا ہے: میں اسے قبول نہیں کرتا' تو یہ وصیت درست شمار ہوگی اور دوسرے شخص کو کوئی چیز مسترد کرنے کا حق نہیں ہوگا' کیونکہ اس نے جب اس کے لئے وصیت کی تھی' تو غلام آزاد کرنا واقع ہو گیا' اور وصیت کرنے والے کے انتقال سے پہلے' یا اس کے بعد دوسرے شخص کا مسترد کرنا' کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

الرَّجُلُ یَشْتَرِی وَیَبِیعُ فِی مَرَضِهِ، وَمَا عَلَی الْمُوصِی، وَالرَّجُلُ یُوصِی بِشَیْءٍ وَاجِبٍ

باب: جب کوئی شخص بیماری کے دوران خرید وفروخت کرتا ہے نیز وصیت کرنے والے پر کیا لازم ہوتا ہے؟ یا جب کوئی شخص کسی واجب چیز کے بارے میں وصیت کرے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

16476 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي وَيَبِيعُ وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ: هُوَ فِي الثُّلُثِ وَإِنْ مَكَثَ عَشْرَ سِنِينَ

❀❀ جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو بیماری کے دوران خرید وفروخت کرتا ہے امام شعبی فرماتے ہیں: وہ چیز اس کے مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں درست شمار ہوگی خواہ وہ شخص دس سال تک بیمار رہے۔

16477 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا قَالَ: كُلُّ مَرِيضٍ بَاعَ فِي مَرَضِهِ ثَمَنَ مِائَةٍ بِخَمْسِينَ فَالْفَضْلُ وَصِيَّةٌ أَوِ اشْتَرَى ثَمَنَ خَمْسِينَ بِمِائَةٍ فَالْفَضْلُ وَصِيَّةٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی بیمار اپنی بیماری کے دوران ایک سو کی قیمت والی چیز پچاس کے عوض میں فروخت کر دے تو اضافی رقم وصیت شمار ہوگی یا پچاس کی قیمت والی کوئی چیز ایک سو کے عوض میں خرید لے تو اضافی رقم وصیت شمار ہوگی۔

16478 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا قَالَ: كَاتِبُوا عَبْدِي عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ وَثَمَنُهُ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَلَمْ يُوصِ بِشَيْءٍ أَوْ قَالَ: بِيعُوا دَارِي بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَثَمَنُهَا أَلْفٌ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ لَمْ يُوصِ بِشَيْءٍ وَإِذَا قَالَ: كَاتِبُوا عَبْدِي أَوْ بِيعُوا دَارِي بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَقِيمَتُهَا أَلْفٌ وَمِائَةٌ فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّهُ جَعَلَ الْوَصِيَّةَ الْمِائَةَ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب آدمی یہ کہے کہ تم لوگ میرے غلام کے ساتھ ایک ہزار درہم کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلو اور اس غلام کی قیمت پانچ سو درہم ہو تو گویا اس نے کوئی چیز وصیت نہیں کی یا وہ شخص یہ کہے کہ میرے گھر کو ایک ہزار درہم کے عوض میں فروخت کر دو اور اس کے گھر کی قیمت ایک ہزار درہم ہو پھر یہ بھی کوئی نہیں ہوگی گویا اس نے کوئی وصیت ہی نہیں کی لیکن جب وہ یہ کہے: میرے غلام کے ساتھ ایک ہزار درہم کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلو یا میرے گھر کو ایک ہزار درہم کے عوض میں فروخت کر دو اور ان کی قیمت ایک ہزار اور ایک سو ہو تو یہ درست ہوگا کیونکہ اس نے ایک سو کے بارے میں وصیت کردی ہوگی۔

16479 - آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ: جَاءَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَوْصَى إِلَيَّ تَرِكَةً لَهُ وَإِنَّ هَذَا مِنْ تَرِكَتِهِ أَفَأَشْتَرِيهِ قَالَ: لَا وَلَا تَشْتَرِ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا

❀❀ صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ہمدان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ابلق

گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور بولا: ایک شخص نے اپنے ترکے کے بارے میں وصیت کی اور یہ گھوڑا اُس کے ترکے میں شامل ہے' تو کیا میں اس کو خرید لوں؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! تم اس کے مال میں سے کوئی بھی چیز نہ خریدنا۔

16480 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ وَيَسْتَوْدِعُهُ وَيُعْطِيهِ مُضَارَبَةً "

❀❀ اشعث بیان کرتے ہیں: نافع' یتیم کے مال میں سے قرض لے لیا کرتے تھے' اسے ودیعت کے طور پر رکھوا دیتے تھے' اور اسے مضاربت کے طور پر دے دیا کرتے تھے۔

16481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ) (الأنعام: 152) قَالَ: لَا تُقْرِضْ مِنْهُ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ

❀❀ مجاہد' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ''

مجاہد کہتے ہیں: (اس سے مراد یہ ہے:) تم اُس میں سے قرض نہ دو۔

16482 - آثارِ صحابہ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

16483 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَا: اِذَا اَوْصَى الرَّجُلُ بِشَيْءٍ يَكُونُ عَلَيْهِ وَاجِبٌ حَجٌّ اَوْ كَفَّارَةُ يَمِينٍ اَوْ صِيَامٌ اَوْ ظِهَارٌ اَوْ نَحْوُ هٰذَا فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

❀❀ معمر نے' زہری کے بارے میں' اور طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی ایسی چیز کے حوالے سے وصیت کر دے' جو اس پر واجب تھی' جیسے حج یا قسم کا کفارہ یا روزہ' یا ظہار' یا اس طرح کی کوئی اور چیز' تو وہ (اس کے ترکے میں سے) پورے مال میں سے' ادا کی جائے گی۔

16484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِشَيْءٍ وَاجِبٍ عَلَيْهِ حَجٍّ اَوْ ظِهَارٍ اَوْ يَمِينٍ اَوْ شِبْهِ هٰذَا قَالَ: هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: هُوَ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ ہشام بن حسان نے' حسن بصری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی ایسی چیز کے بارے میں وصیت کرتا ہے' جو اس کے ذمہ واجب تھی' جیسے حج' یا ظہار' یا قسم' یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز' تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ پورے مال میں سے ادا کی جائے گی۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: وہ مال کے ایک تہائی حصے میں سے ادا کی جائے گی۔

16485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ فِي الثُّلُثِ وَقَالَهُ الثَّوْرِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ

❀❀ مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک تہائی حصے میں سے شمار کی جائے گی' سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

الْوَصِيَّةُ حَيْثُ يَضَعُهَا صَاحِبُهَا وَوَصِيَّةُ الْمَعْتُوهِ وَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ ثُمَّ يَقْتُلُ وَالرَّجُلُ يُوصِي بِعَبْدِهِ

باب: وصیت کو اسی جگہ خرچ کرنا' جہاں وصیت کرنے والے نے کہا: تھا' نیز دماغی توازن کی خرابی کے شکار شخص کا وصیت کرنا' یا کسی شخص کا وصیت کرنا' اور پھر قتل کر دینا' یا کسی شخص کا اپنے غلام کے بارے میں وصیت کرنا (ان سب صورتوں کے احکام)

16486 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: الْوَصِيَّةُ حَيْثُ يَضَعُهَا صَاحِبُهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْمُوصٰى اِلَيْهِ مُتَّهَمًا فَيُحَوِّلُهَا السُّلْطَانُ قَالَ وَقَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ اِلَى الْمَرْاَةِ اِذَا لَمْ تَكُنْ مُتَّهَمَةً

❀❀ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: وصیت کو اسی جگہ رکھا جائے گا' جہاں وصیت کرنے والے نے کہا: تھا' البتہ جس شخص کے بارے میں وصیت کی گئی ہے' اگر وہ کوئی ایسا شخص ہو' جو تہمت یافتہ ہو' تو حاکم وقت اس وصیت کو منتقل کروا دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص کسی عورت کو وصیت کر دے' جبکہ اس عورت پر کوئی تہمت نہ ہو۔

16487 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةُ الْمَعْتُوهِ، وَلَا الْمُبَرْسَمِ، وَلَا الْمُوَسْوَسِ، وَلَا صَدَقَتُهُ، وَلَا عَتَاقَهُ اِلَّا اَنْ يُشْهَدَ عَلَيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَعْقِلُ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: دماغی توازن کی خرابی کے شکار شخص کی وصیت درست نہیں ہوگی برسام کے مریض کی یا وسوسوں کے مریض کی وصیت بھی درست نہیں ہوگی' اس کا صدقہ کرنا' یا غلام آزاد کرنا بھی درست نہیں ہوگا' البتہ اگر اس کے بارے میں یہ گواہی دے دی جائے کہ وہ (یہ کام کرتے وقت) عقل رکھتا تھا' تو حکم مختلف ہوگا۔

16488 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِيْ رَجُلٍ يُوصِي لِرَجُلٍ بِثُلُثِ مَالِهِ ثُمَّ يُقْتَلُ خَطَاً، قَالَ: يَعْقِلُ الَّذِيْ اَوْصٰى لَهُ ثُلُثَ الدِّيَةِ اَيْضًا

❀❀ قتادہ' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے لئے اپنے مال کے ایک تہائی حصے کی وصیت کر دیتا ہے' اور پھر اسے قتل خطاء کے طور پر قتل کر دیا جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص کے لئے اس نے وصیت کی تھی' وہ دیت کا ایک تہائی حصہ ادا کرے گا۔

16489 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا خَرَجَ مُسَافِرًا فَاَوْصٰى لِرَجُلٍ بِثُلُثِ مَالِهٖ، فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِيْ سَفَرِهٖ ذٰلِكَ فَرُفِعَ اَمْرُهٗ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ ثُلُثَ الْمَالِ وَثُلُثَ الدِّيَةِ

❀❀ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سفر کرنے کے لئے نکلا اس نے ایک شخص کے بارے میں اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کر دی' پھر وہ شخص سفر کے دوران مارا گیا' اس کا معاملہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مال کا ایک تہائی حصہ دیا' اور دیت کا ایک تہائی حصہ دیا۔

16490 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ رَجُلٍ يُوصِيْ لِرَجُلٍ بِعَبْدٍ وَلَهٗ رَقِيْقٌ وَلَمْ يُسَمِّهٖ فَكَتَبَ اَنْ يُعْطٰى اَخَسُّهُمْ يَقُوْلُ: شَرُّهُمْ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط لکھا تھا' جو کسی غلام کے بارے میں وصیت کرتا ہے' اور اس شخص کے کئی غلام ہوتے ہیں' لیکن وہ کسی کا تعین نہیں کرتا اور یہ کہتا ہے: جو ان میں سب سے کم قیمت کا ہو' وہ اسے دے دیا جائے' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: جو ان میں سب سے برا ہو (وہ شمار ہوگا)۔

فِي التَّفْضِيلِ فِي النُّحْلِ

باب: عطیہ دیتے ہوئے کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا

16491 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ

16491-صحيح البخاري - كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب الهبة للولد - حديث: 2467صحيح مسلم - كتاب الهبات' باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة - حديث: 3137مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' أبواب في الهبة - بيان حظر الناحل بعض بنيه نحلا دون بعض ' حديث: 4577صحيح ابن حبان - كتاب الهبة' حديث: 5174موطأ مالك - كتاب الأقضية' باب ما لا يجوز من النحل - حديث: 1434سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' أبواب الإجارة - باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحل' حديث: 3093سنن ابن ماجه - كتاب الهبات' باب الرجل ينحل ولده - حديث: 2372السنن للنسائي - كتاب النحل' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر النعمان بن بشير في النحل - حديث: 3632مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الوصايا' في الرجل يفضل بعض ولده على بعض - حديث: 30371السنن الكبرى للنسائي - كتاب القضاء ' ذكر النهي عن قبول الشهادة - حديث: 5839شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الهبة والصدقة' باب : الرجل ينحل بعض بنيه دون بعض - حديث: 3832سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث: 2599السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الهبات' جماع أبواب عطية الرجل ولده - باب السنة في التسوية بين الأولاد في العطية' حديث: 11206مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 18024مسند الشافعي - من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الأصل العتيق' حديث: 783مسند الحميدي - أحاديث النعمان بن بشير رضي الله عنه' حديث: 894البحر الزخار مسند البزار - مسند النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 2776

بَشِيرٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: ذَهَبَ بِي اَبِي بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى نُحْلٍ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا؟ فَقَالَ: لَا قَالَ: فَارْجِعْهَا

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عطیہ کے بارے میں گواہ بنالیں' جو انہوں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو دیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اس کی مانند عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس کو واپس لے لو۔

16492 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: ذَهَبَ بِي بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَجِئْتُكَ لِاُشْهِدَكَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ كُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ؟ فَقَالَ: لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے' انہوں نے عرض کی: میں نے اس بیٹے کو ایک غلام عطیے کے طور پر دیا ہے' میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کو گواہ بنالوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر نہیں (یعنی پھر میں گواہ نہیں بنوں گا)۔

16493 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ، وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: ذَهَبَ اَبِي بَشِيرٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَجِئْتُكَ لِاُشْهِدَكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ نے (ان کے والد) سے کہا: اے بشیر! آپ نعمان کو عطیہ کے طور پر کچھ دیجیے' راویوں کا یہ کہنا ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ' حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں' وہ مسلسل اصرار کرتی رہیں' یہاں تک کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے انہیں عطیہ کے طور پر کچھ دے دیا' تو اس خاتون نے کہا: آپ اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنالیں' حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ وہ آپ کو اس پر گواہ بنانا چاہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اس کی مانند عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں زیادتی کے کسی کام پر گواہ نہیں بنوں گا۔

عون بن عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو اس روایت میں یہ الفاظ نقل کرتے ہوئے سنا ہے: نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے (یعنی اپنے بچوں کے) درمیان برابری رکھو۔

16494 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَتْ اُمُّهُ: يَا بَشِيرُ: انْحَلِ النُّعْمَانَ وَزَعَمُوْا اَنَّ اُمَّ النُّعْمَانِ ابْنَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَلَمْ تَزَلْ بِهِ حَتّٰى نَحَلَهُ فَقَالَتْ: اَشْهِدْ عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الشَّهَادَةَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَحَلْتَ بَنِيكَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: لَا قَالَ: فَاِنِّي لَا اَشْهَدُ عَلَى الْجَوْرِ قَالَ لِي عَوْنٌ: وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَسَوِّ بَيْنَهُمْ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ نبی اکرم ﷺ کو اس عطیہ کے بارے میں گواہ بنائیں جو انہوں نے اپنے بیٹے کو دیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اس کی مانند عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کے درمیان برابری رکھو' نبی اکرم ﷺ نے گواہ بننے سے انکار کر دیا۔

16495 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: جَاءَ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ بِابْنِهِ النُّعْمَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى نُحْلٍ نَحَلَهُ اِيَّاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَارِبُوا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ وَاَبٰى اَنْ يَشْهَدَ

16496 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَّ بِبَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ اَبِي النُّعْمَانِ وَمَعَهُ ابْنُهُ النُّعْمَانُ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنِّي قَدْ نَحَلْتُهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً فَقَالَ: اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَنَحَلْتَهُمْ مَا نَحَلْتَهُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاِنِّي لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلَى الْحَقِّ لَا اَشْهَدُ بِهٰذَا قُلْتُ: اَسَمِعْتَهُ مِنْ اَبِيكَ قَالَ: لَا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' ان کے ہمراہ ان کے صاحبزادے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بھی تھے' انہوں نے عرض کی: آپ گواہ بن جائیے کہ میں اس کو غلام (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک کنیز عطیہ کے طور پر دے رہا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور بھی اولاد ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو چیز تم نے اسے عطیہ کے طور پر دی ہے' انہیں بھی اس کی مانند دی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں' میں اس کا گواہ نہیں بنوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ روایت اپنے والد کی زبانی سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

16497 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَحَقٌّ تَسْوِيَةُ النُّحْلِ بَيْنَ الْوَلَدِ عَلٰى

كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ قَدْ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ قَالَ: اَسَوَّيْتَ بَيْنَ وَلَدِكَ؟ قُلْتُ: فِي النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ؟ قُلْتُ: وَفِي غَيْرِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات لازم ہے کہ اولاد کے درمیان عطیات تقسیم کرتے ہوئے اللہ کی کتاب کے مطابق برابری رکھی جائے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ہم تک اس بارے میں یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کیا تم نے اپنی اولاد کے درمیان برابری رکھی ہے؟

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے واقعے میں ہوا تھا (ابن جریج کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے علاوہ (ایک اور) واقعے میں بھی یہ بات مذکور ہے۔

16498 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ بَنِيهِ فِي حَيَاتِهِ فَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ بَعْدَ مَا مَاتَ فَلَقِيَ عُمَرُ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: مَا نِمْتُ اللَّيْلَةَ مِنْ اَجْلِ ابْنِ سَعْدٍ هٰذَا الْمَوْلُودِ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ شَيْئًا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا نِمْتُ اللَّيْلَةَ اَوْ كَمَا قَالَ: مِنْ اَجْلِهِ فَانْطَلِقْ بِنَا اِلَى قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ نُكَلِّمُهُ فِي اَخِيهِ فَاَتَيَاهُ فَكَلَّمَاهُ فَقَالَ قَيْسٌ: اَمَّا شَيْءٌ اَمْضَاهُ سَعْدٌ فَلَا اَرُدُّهُ اَبَدًا وَلٰكِنْ اُشْهِدُكُمَا اَنَّ نَصِيبِي لَهُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بیٹوں کے درمیان اپنا مال تقسیم کیا ان کے انتقال کے بعد ان کے ہاں ایک اور بیٹا پیدا ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: سعد کے نومولود بیٹے کی وجہ سے گزشتہ رات میں سو نہیں سکا کیونکہ سعد نے اس کے لئے تو کچھ بھی نہیں چھوڑا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی گزشتہ رات (اسی وجہ سے) نہیں سو سکا (راوی کو شک ہے شاید اس کی مانند کچھ اور کلمات ہیں) تم ہمارے ساتھ سعد کے بیٹے قیس کی طرف چلو! تاکہ ہم اس کے بھائی کے بارے میں اس کے ساتھ کوئی بات چیت کریں یہ دونوں حضرات قیس بن سعد کے پاس آئے اور ان کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی تو قیس نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے جو طے کیا تھا میں اسے کبھی کالعدم نہیں کروں گا البتہ میں آپ دونوں حضرات کو اس بات پر گواہ بنالیتا ہوں کہ میرے حصے میں آنے والا مخصوص حصہ اس بچے کا ہوا۔

16499 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ بَنِيهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ وَامْرَاَتُهُ حُبْلَى لَمْ يَعْلَمْ بِحَمْلِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَاَرْسَلَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي ذٰلِكَ اِلَى قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: اَمَّا اَمْرٌ قَسَمَهُ سَعْدٌ وَاَمْضَاهُ فَلَنْ اَعُودَ فِيهِ، وَلٰكِنْ نَصِيبِي لَهُ، قُلْتُ: اَعَلَى كِتَابِ اللّٰهِ قَسَمَ قَالَ: لَا نَجِدُهُمْ كَانُوا يَقْسِمُونَ اِلَّا عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کر دیا پھر ان کا انتقال ہو گیا اس وقت ان کی اہلیہ حاملہ تھیں لیکن انہیں اس خاتون کے حاملہ ہونے کا پتہ نہیں چلا اس خاتون نے ایک بچے کو جنم

دیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا' تو انہوں نے کہا: جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا ترکہ تقسیم کر دیا تھا' اور اسے جاری کر دیا تھا' تو میں اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا' البتہ میرا مخصوص حصہ' اس بچے کا ہوا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق تقسیم کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے ان حضرات کو پایا ہے کہ وہ حضرات' اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق ہی تقسیم کیا کرتے تھے۔

16500 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ ذَكْوَانَ، اَنَّ ذَكْوَانَ اَبَا صَالِحٍ، اَخْبَرَهُ هٰذَا الْخَبَرَ، خَبَرَ قَيْسٍ اَنَّهُ قَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ بَنِيهِ ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الشَّامِ فَمَاتَ

❀❀ ذکوان ابو صالح نے قیس کا واقعہ نقل کیا ہے: انہوں نے اپنا مال اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا' اور پھر شام تشریف لے گئے' اور وہاں ان کا انتقال ہو گیا۔

16501 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ لَا اَتَّهِمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ فَقَبَّلَهُ وَضَمَّهُ وَاَجْلَسَهُ اِلَيْهِ ثُمَّ جَاءَتْهُ ابْنَةٌ لَهُ فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَاَجْلَسَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ عَدَلْتَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَارِبُوا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ وَلَوْ فِي الْقُبَلِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس پر میں تہمت عائد نہیں کرتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری شخص نے اپنے ہاں بلوایا' اس کا بیٹا اس کے پاس آیا' تو اس نے اپنے بیٹے کو بوسہ دے کر اپنے ساتھ چمٹا لیا' اور اپنے ساتھ بٹھا لیا' پھر اس شخص کی بیٹی اس شخص کے پاس آئی' تو اس نے اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر' اُسے بٹھا دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے برابری کی بنیاد پر رویہ رکھا ہوتا' تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر تھا' تم لوگ اپنی اولاد کے درمیان برابری رکھو! خواہ بوسہ دینے کے حوالے سے ہی کیوں نہ ہو۔

16502 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَارِثٌ يَنْحَلُ بَنِيهِ اَيُسَوِّي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اَبٍ اَوْ زَوْجَةٍ اَيَحِقُّ عَلَيْهِ اَنْ يَنْحَلَ اَبَاهُ وَزَوْجَتَهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ وَلَدِهِ قَالَ: لَمْ يَذْكُرْ اِلَّا الْوَلَدَ لَمْ اَسْمَعْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک والد' جو اپنے بیٹوں کو عطیہ دیتا ہے' کیا وہ ان کے درمیان اور باپ اور بیوی کے درمیان برابری رکھے گا؟ یا اس پر یہ بات لازم ہو گی کہ اپنی اولاد کے ہمراہ' اپنے باپ اور اپنی بیوی کو بھی' اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق عطیہ دے' تو عطاء نے جواب دیا: یہ چیز صرف اولاد کے حوالے سے ذکر کی گئی ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اس کے علاوہ کسی اور کے بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

16503 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تُفَضِّلُ اَحَدًا عَلٰى اَحَدٍ بِشَعْرَةٍ وَكَانَ يَقُولُ: النُّحْلُ بَاطِلٌ اِنَّمَا هُوَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ وَكَانَ يَقُولُ: اعْدِلْ

بَیْنَھُمْ قُلْتُ: ھَلَکَ بَعْضُ نُحْلِھِمْ یَوْمَ مَاتَ اَبُوھُمْ قَالَ: لِلَّذِیْ نَحَلَہٗ مِثْلُہٗ مِنْ مَالِ اَبِیْہِ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: لَا قَدِ انْقَطَعَ النُّحْلُ وَوَجَبَ اِذَا عَدَلَ بَیْنَھُمْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں دس میں سے کسی ایک کو بھی کسی دوسرے پر فضیلت نہ دو! وہ یہ فرماتے ہیں: اس طرح کا عطیہ باطل شمار ہوتا ہے' اور شیطان کا عمل ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: تم ان بچوں کے درمیان برابری رکھو! میں نے کہا: جس دن ان بچوں کے باپ کا انتقال ہوتا ہے' اگر اس کے عطیے کا کچھ حصہ ہلاک ہو جائے (تو کیا حکم ہوگا؟) تو انہوں نے جواب دیا: جس بچے کو باپ نے عطیہ دیا تھا اس بچے کو اس کے باپ کے مال میں سے اس کی مانند (اور چیز) مل جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ وہ عطیہ کالعدم ہو جائے گا اور وہ واجب اس وقت ہوگا' جب اس نے ان لوگوں کے درمیان انصاف سے کام لیا ہو۔

16504 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زُھَیْرِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ قُلْتُ: اَرَدْتُ اَنْ اُفَضِّلَ، بَعْضَ وَلَدِیْ فِیْ نُحْلٍ اَنْحَلُہٗ قَالَ: لَا وَاَبٰی عَلَیَّ اِبَاءً شَدِیْدًا وَقَالَ: سَوِّ بَیْنَھُمْ

❀❀ زہیر بن نافع بیان کرتے ہیں: ہم نے عطاء بن ابی رباح سے سوال کیا میں نے کہا: میں یہ ارادہ کرتا ہوں کہ عطیہ دینے میں' میں اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دوں تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! (ایسا نہیں ہوسکتا) انہوں نے اس حوالے سے مجھ پر شدید انکار کیا اور بولے: تم ان کے درمیان برابری رکھو۔

16505 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: النُّحْلُ عِنْدَ الْمَوْتِ فِی الثُّلُثِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے مرنے کے وقت دیا جانے والا ایک عطیہ ایک تہائی مال میں سے شمار ہوگا۔

16506 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، کَرِہَ اَنْ یُفَضِّلَ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَرَخَّصَ فِیْ ذٰلِکَ اَبُو الشَّعْثَاءِ

❀❀ عمرو بن دینار نے طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ (اپنی اولاد) میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت دی جائے (یعنی زیادہ ادائیگی کی جائے) جبکہ ابوشعثاء نے اس بارے میں رخصت دی ہے۔

بَابُ النُّحْلِ

باب: عطیہ دینا

16507 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّھْرِیِّ، عَنْ عُرْوَۃَ، عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ: لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا بَکْرٍ الْوَفَاۃُ؟ قَالَ: اَیْ بُنَیَّۃُ لَیْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیَّ غِنًی مِنْکِ وَلَا اَعَزَّ عَلَیَّ فَقْرًا مِنْکِ وَاِنِّیْ قَدْ کُنْتُ نَحَلْتُکِ جِدَادَ عِشْرِیْنَ وَسْقًا مِنْ اَرْضِی الَّتِیْ بِالْغَابَۃِ وَاِنَّکِ لَوْ کُنْتِ حُزْتِیْہِ کَانَ لَکِ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلِیْ فَاِنَّمَا ھُوَ لِلْوَارِثِ، وَاِنَّمَا ھُوَ

اَخَوَاكِ وَاُخْتَاكِ قَالَتْ عَائِشَةُ: هَلْ هِيَ اِلَّا اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ، وَذُو بَطْنِ ابْنَةِ خَارِجَةَ قَدْ اُلْقِيَ فِيْ نَفْسِي اَنَّهَا جَارِيَةٌ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی! میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب چیز یہ ہے کہ تم سب سے زیادہ خوشحال رہو اور تمہاری غربت میرے لئے سب سے زیادہ پریشانی کا باعث ہوگی میں نے ''غابہ'' میں موجود اپنی زمین میں سے بیس وثق تمہیں عطیے کے طور پر دیے تھے اگر وہ تم نے اپنی ملکیت میں لے لئے ہوتے تو وہ تمہارے ہوتے اگر تم نے یہ نہیں کیا تو وہ وارث کو ملیں گے اور وہ وارث تمہارے دو بھائی اور تمہاری دو بہنیں ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میری بہن تو ایک ہی ہے' ام عبداللہ (یعنی سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میری بیوی جو خارجہ کی صاحبزادی ہے' اس کے ہاں بھی بچہ ہونے والا ہے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ بیٹی ہوگی' تو تم لوگ اس کا خیال رکھنا۔

16508 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعَائِشَةَ: يَا بُنَيَّةُ اِنِّي نَحَلْتُكِ نُحْلًا مِنْ خَيْبَرَ وَاِنِّي اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ آثَرْتُكِ عَلٰى وَلَدِي وَاِنَّكِ لَمْ تَكُوْنِي حُزْتِيهِ فَرُدِّيهِ عَلٰى وَلَدِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا اَبَتَاهُ، لَوْ كَانَتْ لِي خَيْبَرُ بِجِدَادِهَا لَرَدَدْتُهَا

❀❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے میری بیٹی! میں نے خیبر میں موجود زمین تمہیں عطیے کے طور پر دی تھی مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں اس حوالے سے دیگر اولاد کے مقابلے میں تمہارے ساتھ ترجیحی سلوک کا مرتکب نہ ہوؤں اگر تم نے اسے قبضے میں نہیں لیا تو وہ میری اولاد کو واپس کر دو! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابا جان! اگر میرے پاس خیبر کے سارے باغات ہوتے' تو میں انہیں بھی واپس کر دیتی۔

16509 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْقَارِيِّ، اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: "مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَنْحَلُوْنَ اَبْنَاءَهُمْ فَاِذَا مَاتَ الِابْنُ قَالَ الْاَبُ: مَالِي وَفِي يَدِي وَاِذَا مَاتَ الْاَبُ قَالَ: قَدْ كُنْتُ نَحَلْتُ ابْنِي كَذَا وَكَذَا، لَا نَحْلَ اِلَّا لِمَنْ حَازَهُ وَقَبَضَهُ عَنْ اَبِيهِ"

❀❀ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدقاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ کہ وہ اپنے بچوں کو کچھ عطیات دیتے ہیں اور جب اس کا بیٹا مرجاتا ہے' تو باپ کہتا ہے: میرا مال ہے' اور میرے ہاتھ میں ہے' اور جب باپ مرجاتا ہے' تو یہ کہتا ہے: میں نے اپنے بیٹے کو فلاں' فلاں چیز عطیہ کے طور پر دی تھی' عطیہ صرف وہ ہوگا' جس کو بیٹا وصول کرے گا اور باپ سے اپنے قبضے میں لے گا۔

16510 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ شُكِيَ ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ عُثْمَانُ: نَظَرْنَا فِي هٰذِهِ النُّحُوْلِ فَرَاَيْنَا اَنَّ اَحَقَّ مَنْ يَحُوْزُ عَلَى الصَّبِيِّ اَبُوْهُ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا اور شکایات پیش کی گئیں تو حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس طرح کے عطیات کا جائزہ لیں گے تو ہماری یہ رائے ہے کہ بچے کو جو چیز دی گئی تھی اس کا سب سے زیادہ حق دار اس کا باپ ہی ہوگا۔

16511 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سُئِلَ شُرَيْحٌ مَا يَجُوزُ لِلصَّبِيِّ مِنَ النَّحْلِ؟ قَالَ: اِذَا اُشْهِدَ وَاُعْلِمَ قِيلَ فَاِنَّ اَبَاهُ يَحُوزُ عَلَيْهِ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ مَنْ حَازَ عَلٰى ابْنِهِ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح سے دریافت کیا گیا: بچے کے لئے عطیے میں سے کیا چیز جائز ہے انہوں نے فرمایا: جب اس عطیے پر گواہ بنالیا جائے اور اس کے بارے میں بتادیا جائے ان سے کہا گیا: اگر باپ اس چیز پر قبضہ کرلے انہوں نے فرمایا: وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اپنے بیٹے کی طرف سے اس چیز کو قبضے میں لے۔

16512 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ " هَلْ يَجُوزُ مِنَ النُّحْلِ اِلَّا مَا دُفِعَ اِلٰى مَنْ قَدْ بَلَغَ الْحَوْزَ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَكَحَ اِذَا لَمْ يَكُنْ سَفِيهًا؟ قَالَ: كَذٰلِكَ زَعَمُوا "

قَالَ: وَاُخْبِرْتُ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ نَحَلَ عَائِشَةَ نُحْلًا فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَعَاهَا فَقَالَ اَيْ هَنْتَاهُ اِنَّكِ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ تَرُدِّي اِلَيَّ مَا نَحَلْتُكِ قَالَتْ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا عطیے میں سے صرف وہی جائز ہے جو اس شخص کے حوالے کیا جائے جو قبضے میں لے سکے اگرچہ وہ ایسا شخص ہو کہ جس نے نکاح نہ کیا ہو یا وہ سفیہ (یعنی بے وقوف) نہ ہو انہوں نے فرمایا: لوگوں نے تو اسی طرح بیان کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیے کے طور پر ایک چیز دی تھی جب ان کا وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور فرمایا اچھی بیٹی تم میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو تاہم میری یہ خواہش ہے کہ میں نے تمہیں عطیے کے طور پر جو چیز دی تھی وہ تم واپس کردو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

16513 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: وَزَعَمَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ لَهُ: اَيُّمَا رَجُلٍ نَحَلَ مَنْ قَدْ بَلَغَ الْحَوْزَ فَلَمْ يَدْفَعْهُ اِلَيْهِ فَتِلْكَ النِّحْلَةُ بَاطِلَةٌ، وَزَعَمُوا اَنَّ اَخْذَهُ مِنْ نَحْلِ اَبِي بَكْرٍ عَائِشَةَ فَلَمْ يُبِنْهَا بِهِ فَرَدَّهُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط لکھا کہ جو شخص کوئی ایسا عطیہ کرے جس کو قبضے میں لیا جاسکتا ہو اور پھر وہ اس عطیے کو دوسرے شخص کے سپرد نہ کرے تو وہ عطیہ باطل شمار ہوگا لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ انہوں نے یہ حکم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عطیے سے حاصل کیا تھا جو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیا تھا تو جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ انہوں نے واپس کروادیا تھا۔

16514 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّهُ لَا يَجُوزُ مِنَ النُّحْلِ اِلَّا مَا عُزِلَ وَاُفْرِدَ وَاُعْلِمَ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا تھا کہ وہ عطیہ درست ہوگا جسے الگ کردیا جائے نمایاں کردیا جائے اور جس کے بارے میں بتادیا جائے۔

16515 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ فِي رَجُلٍ نَحَلَ ابْنَهُ ثُلُثَ اَرْضِهِ اَوْ رُبُعَهَا وَلَمْ يُقَاسِمْهُ اِلَّا بِالْفَرَقِ قَالَ: لَيْسَ لَهُ اِلَّا مَا اَخَذَ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِي اَنَّهُ كَانَ يَرَاهُ جَائِزًا وَيَقُولُ: الْفَرَقُ حِيَازَةٌ

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے بیٹے کو زمین کا ایک تہائی حصہ یا ایک چوتھائی حصہ عطیے کے طور پر دے دیتا ہے اور وہ صرف فرق کے ذریعے اس حصے کو تقسیم کرتا ہے تو ابن شبرمہ نے کہا: اس کو صرف وہ چیز ملے گی جو اس نے لوگوں سے حاصل کی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض حضرات نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس کو جائز سمجھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: ''فرق'' ہی ''حیازہ'' شمار ہوگا۔

16516 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّي فِي رَجُلٍ نَحَلَ ابْنًا لَهُ سَهْمًا مَعْرُوفًا كَانَ لَهُ فِي اَرْضٍ، وَلَمْ يَكُنْ قَاسَمَ اَصْحَابَهُ قَالَ: اِذَا كَانَ قَدْ خَرَجَ مِنْ جَمِيعِ حَقِّهِ اِلَيْهِ فَهُوَ جَائِزٌ، اِذَا كَانَ يَحُوزُ مَعَ شُرَكَائِهِ، وَاِنْ لَمْ يُقْسَمْ

❀❀ معمر نے عثمان بتی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے بیٹے کو ایک معروف حصہ عطیے کے طور پر دیتا ہے جو اس کی زمین کا ہوتا ہے لیکن وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کو تقسیم نہیں کرتا تو عثمان بتی فرماتے ہیں: جب وہ اس کے سارے حق میں سے نکل کر اس کی طرف آجائے گا تو وہ جائز ہوجائے گا جب اس نے دیگر شراکت داروں کے ساتھ اسے قبضے میں لے لیا ہو اگرچہ اسے باقاعدہ تقسیم نہ کیا ہو۔

16517 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْهُ فَقَالَ: لَا يَجُوزُ حَتّٰى يُقَسَّمَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَوْلُ عُثْمَانَ الْبَتِّي اَحَبُّ اِلَيَّ وَقَالَ: مَا يُرِيدُوْنَ اِلَّا اَنْ يُغْنُوا الْقَسَّامَ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ درست نہیں ہوگا جب تک اسے تقسیم نہیں کیا جاتا۔

معمر بیان کرتے ہیں: عثمان بتی کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حضرات صرف یہ چاہتے ہیں کہ تقسیم کرنے والوں کو بے نیاز کردیں۔

16518 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَانَ لَا يَرٰى حَوْزَ بَعْضِ الْوَرَثَةِ شَيْئًا " قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُجِيزُهُ

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بعض ورثاء کے قبضے کو کچھ نہیں سمجھتے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے اسے درست قرار دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمَوَاهِبِ

کتاب: ہبہ کے بارے میں روایات

بَابُ الْهِبَاتِ

باب: ہبہ کا بیان

16519 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً يَرْجُو ثَوَابَهَا فَهِيَ رَدٌّ عَلٰى صَاحِبِهَا اَوْ يُثَابُ عَلَيْهَا، وَمَنْ اَعْطٰى فِيْ حَقٍّ اَوْ قَرَابَةٍ اَجَزْنَا عَطِيَّتَهُ،

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کوئی ایسی چیز ہبہ کرے جس کے ثواب کی وہ امید رکھتا ہو تو وہ اپنے مالک کی طرف لوٹا دی جائے گی یا پھر اس کا بدلہ اسے دے دیا جائے گا اور جو شخص کسی حق 'یا رشتے داری کی وجہ سے ادائیگی کرتا ہے ہم اس کے عطیے کو درست قرار دیں گے۔

16520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: وَهَبَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثَابَهُ فَلَمْ يَرْضَ فَزَادَهُ فَلَمْ يَرْضَ فَزَادَهُ اَحْسَبُهُ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هِبَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: اَلَّا اَتَّهِبَ اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز ہبہ کے طور پر دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدلے میں کچھ دیا وہ راضی نہ ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید دیا وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

16521-صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر إرادة المصطفى صلى الله عليه وسلم ترك قبول الهدية إلا - حديث: 6474السنن للنسائي - كتاب العمرى' عطية المرأة بغير إذن زوجها - حديث: 3719جامع معمر بن راشد - فضائل قريش ' حديث: 522مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء في ثقيف - حديث: 31857السنن الكبرى للنسائي - كتاب العمرى' عطية المرأة بغير إذن زوجها - حديث: 6396مسند أحمد بن حنبل - ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2610مسند الحميدي - جامع أبي هريرة' حديث: 1011الأدب المفرد للبخاري - باب من لم يقبل الهدية لما دخل البغض في الناس' حديث: 614

نے اسے مزید دیا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: تین مرتبہ دینے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آئندہ میں کوئی بھی ہبہ قبول نہیں کروں گا

یہاں پر معمر بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: '' آئندہ میں' صرف کسی قریشی' یا انصاری' یا ثقفی شخص سے ہی ہبہ قبول کروں گا''۔

16522 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ اَوْ دَوْسِيٍّ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

'' یا کسی '' دوسی '' شخص سے قبول کروں گا''۔

16523 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: مَنْ اَعْطٰى فِیْ صِلَةٍ اَوْ قَرَابَةٍ اَوْ حَقٍّ اَوْ مَعْرُوفٍ اَجَزْنَا عَطِيَّتَهُ، وَالْجَانِبُ الْمُسْتَغْزِرُ تُرَدُّ اِلَيْهِ هِبَتُهُ اَوْ يُثَابُ مِنْهَا

❀❀ قاضی شریح فرماتے ہیں: جو شخص کسی صلہ میں' یا رشتے داری کی وجہ سے' یا حق کی وجہ سے' یا بھلائی کی وجہ سے کوئی چیز دیتا ہے' تو ہم اس کے عطیے کو درست قرار دیں گے لیکن اگر ہبہ کرنے والا شخص اجنبی تھا تو اس کا ہبہ اسے واپس کر دیا جائے گا' یا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

16524 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ الْمُسْلِمَ يَنْكِحُ النَّصْرَانِيَّةَ وَالنَّصْرَانِیُّ لَا يَنْكِحُ الْمُسْلِمَةَ، وَيَتَزَوَّجُ الْمُهَاجِرُ الْاَعْرَابِيَّةَ، وَلَا يَتَزَوَّجُ الْاَعْرَابِیُّ الْمُهَاجِرَةَ لِيُخْرِجَهَا مِنْ دَارِ هِجْرَتِهَا، وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِیْ رَحِمٍ جَازَتْ هِبَتُهُ، وَمَنْ وَهَبَ لِذِیْ رَحِمٍ فَلَمْ يُثَبْهُ مِنْ هِبَتِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا "

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ مسلمان عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے لیکن عیسائی مرد مسلمان عورت کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا مہاجر' دیہاتی عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہے' لیکن دیہاتی' مہاجر عورت کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا کہ اسے اس کی ہجرت کی جگہ سے نکال کر کہیں اور لے جائے' اور جو شخص کسی رشتے دار کو کوئی چیز ہبہ کرے گا اس کا ہبہ درست ہوگا جو شخص کسی رشتے دار کو کوئی چیز ہبہ کرے' اور دوسرا شخص اس کے ہبہ کے مقابلے میں بدلے میں کوئی چیز نہ دے' تو پھر وہ اس ہبہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔

16525 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِیْ رَحِمٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا، وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِیْ رَحِمٍ فَلَهُ اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ يُثَابَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی رشتے دار کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اسے اس سے رجوع کرنے کا حق نہیں ہوگا اور جو شخص رشتے دار کی بجائے کسی اور کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ اسے واپس لے' البتہ اگر اسے اس کا بدلہ

دے دیا گیا ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

16526 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ اَبْزٰی، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِیْ رَحِمٍ فَلَمْ يُثَبْ مِنْهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهِبَتِهٖ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن نے ابن ابزیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص کسی رشتے دار کو ہبہ کرے اور اس کا بدلہ اسے نہ دیا گیا تو وہ اس ہبہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔

16527 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ اَعْطٰی شَيْئًا وَلَمْ يَسْاَلْ فَلَيْسَ لَهٗ ثَوَابٌ مِنْ هِبَتِهٖ، وَاِنْ سُئِلَ فَاَعْطٰی فَهُوَ اَحَقُّ بِهِبَتِهٖ حَتّٰی يُثَابَ مِنْهَا حَتّٰی يَرْضٰی

❀❀ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص کوئی چیز دے اور کچھ نہ مانگے تو اسے اس کے ہبہ کا کوئی بدلہ نہیں ملا اور اگر اس نے کچھ مانگ لیا اور اسے دے دیا گیا تو وہ اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہوگا جب تک اسے اس کا بدلہ نہیں ملتا یا جب تک وہ راضی نہیں ہوتا۔

16528 - آثارِ صحابہ: وَقَالَ: عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِیْ رَحِمٍ يَقْبِضُهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا مَا لَمْ يُثَبْ عَلَيْهَا اَوْ يُسْتَهْلَكْ اَوْ يَمُوْتَ اَحَدُهُمَا

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص رشتے دار کی بجائے کسی اور کو کوئی چیز ہبہ کرے اور دوسرا شخص اسے قبضے میں لے تو آدمی کو اس بات کا حق ہوگا کہ وہ اس ہبہ کو واپس لے جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دے دیا گیا ہو یا وہ چیز ہلاک نہ ہو جائے یا ان دونوں افراد میں سے کوئی ایک فوت نہ ہو جائے۔

16529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: الْهِبَةُ لَا تَجُوْزُ حَتّٰی تُقْبَضَ وَالصَّدَقَةُ تَجُوْزُ قَبْلَ اَنْ تُقْبَضَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ہبہ اُس وقت تک درست (یعنی مکمل) نہیں ہوتا جب تک اسے قبضے میں نہیں لیا جاتا اور صدقہ قبضے میں لینے سے پہلے ہی درست (یعنی مکمل) ہو جاتا ہے۔

16530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهٗ عَنِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ شَرِيكًا لِابْنِهٖ فِیْ مَالٍ فَيَقُوْلُ اَبُوْهُ: لَكَ مِائَةُ دِيْنَارٍ مِنَ الْمَالِ الَّذِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ قَالَ: قَضٰی اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ حَتّٰی يَحُوْزَهٗ مِنَ الْمَالِ وَيَعْزِلَهٗ

❀❀ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو مال میں اپنے بیٹے کا شراکت دار ہوتا ہے پھر باپ یہ کہتا ہے: یہ مال جو میرے اور تمہارے درمیان مشترکہ ملکیت ہے اس میں سے ایک سو دینار تمہارے ہوئے تو زہری نے بتایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے: ایسا درست نہیں ہوگا جب تک

بیٹا اس مال کو حاصل نہیں کر لیتا' اور اس سے الگ نہیں ہو جاتا۔

16531 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْهُ فَقَالَ: إِذَا سَمَّى فَجَعَلَ لَهُ مِائَةَ دِينَارٍ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ سَمَّى ثُلُثًا أَوْ رُبُعًا لَمْ يَجُزْ حَتَّى يُقَسِّمَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ تعین کر دے اور بیٹے کے لئے اپنے مال میں سے ایک سو دینار مقرر کر دے تو یہ جائز ہوگا' لیکن اگر اس نے تعین اس حوالے سے کیا ہو کہ ایک تہائی حصہ' یا ایک چوتھائی حصہ' تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا' جب تک وہ اس کو تقسیم نہیں کر دیتا۔

16532 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ فِي رَجُلٍ: وَهَبَ لِآخَرَ هِبَةً فَقَبَضَهَا، ثُمَّ رَجَعَ فِيهَا الْوَاهِبُ قَالَ الْمَوْهُوبُ لَهُ: فَإِنِّي قَدْ رَدَدْتُهَا عَلَيْكَ فَمَاتَ الْوَاهِبُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا مِنَ الَّذِي وَهَبَهَا لَهُ قَالَ: فَلَيْسَ بِشَيْءٍ هِيَ لِلْمَوْهُوبِ لَهُ حَتَّى يَقْبِضَهَا كَمَا قُبِضَتْ مِنْهُ

❀❀ معمر نے' عثمان کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز ہبہ کے طور پر دیتا ہے' اور دوسرا شخص اس ہبہ کو قبضے میں لے لیتا ہے' پھر ہبہ کرنے والا اس چیز کو واپس لینا چاہتا ہے' تو جس شخص کو ہبہ کیا گیا تھا' وہ یہ کہتا ہے: میں نے وہ چیز تمہیں واپس کر دی تھی' پھر ہبہ کرنے والا شخص اس چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے' جو اس نے دوسرے شخص کو ہبہ کی تھی' تو عثمان فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' وہ چیز اس شخص کی ملکیت شمار ہوگی جس کو ہبہ کی گئی تھی' جب تک ہبہ کرنے والا اُسے قبضے میں نہیں لیتا' جس طرح اس سے قبضے میں لی گئی تھی۔

16533 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْوَاهِبُ مَا وَهَبَ لِذِي رَحِمٍ لَا يُرِيدُ ثَوَابًا فَلَا ثَوَابَ لَهُ وَمَنْ وَهَبَ مَنْ **000** يُرِيدُ الْمَثُوبَةَ أَحَقُّ بِمَا وَهَبَ حَتَّى يُثَابَ، قُلْتُ: كَذَلِكَ تَقُولُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ہبہ کرنے والا شخص' جو چیز کسی رشتے دار کو ہبہ کرتا ہے' اور وہ کوئی بدلہ نہیں چاہتا' تو اسے کوئی بدلہ نہیں ملے گا اور جو شخص کوئی چیز ہبہ کرتا ہے (یہاں عربی کی عبارت نامکمل ہے) تو وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہوگا' جو اس نے ہبہ کیا ہے' جب تک اسے بدلہ نہیں دیا جاتا' میں نے کہا: آپ اسی طرح کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16534 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً لَيْسَ يَشْتَرِطُ فِيهَا شَرْطًا فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ: مُعَاذٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ قَضَى أَيُّمَا رَجُلٍ وَهَبَ أَرْضًا عَلَى أَنَّكَ تَسْمَعُ لِي وَتُطِيعُ فَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَهِيَ لِلْمَوْهُوبِ لَهُ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ وَهَبَ كَذَا وَكَذَا إِلَى أَجَلٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهِيَ لِلْوَاهِبِ إِذَا جَاءَ الْأَجَلُ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ وَهَبَ أَرْضًا، وَلَمْ يَشْتَرِطْ فَهِيَ لِلْمَوْهُوبِ لَهُ هَكَذَا فِي الشَّرْطِ قَضَى بِهِ مُعَاذٌ بَيْنَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ "

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز ہبہ کرے اور اس میں کوئی شرط عائد نہ کرے، تو یہ جائز ہوگا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جو شخص کوئی زمین ہبہ کے طور پر دے، اس شرط پر کہ تم میری اطاعت وفرمانبرداری کرو گے اور پھر وہ دوسرا شخص اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرے، تو وہ زمین اس شخص کی ملکیت ہوگی، جس کو ہبہ کی گئی تھی اور جو شخص یہ کہے: وہ فلاں فلاں چیز کو متعین مدت تک کے لئے ہبہ کرتا ہے، اور پھر وہ چیز اس کی طرف واپس آجائے گی، تو وہ چیز ہبہ کرنے والے کی ملکیت شمار ہوگی، جب وہ مخصوص مدت آجائے گی، اور جو شخص کوئی زمین ہبہ کرے اور اس میں کوئی شرط عائد نہ کرے، تو وہ زمین اس شخص کی ملکیت شمار ہوگی جس کو ہبہ کی گئی ہے، شرط میں اسی طرح ہوگا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے زمانہ اسلام میں ان لوگوں کے درمیان یہی فیصلہ دیا تھا۔

16535 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَنَقُولُ: ذُو الرَّحِمِ ذُو الرَّحِمِ قَالَ: وَنَقُولُ لَا يَكُونُ الثَّوَابُ حَتّٰى يَهِبَهُ وَيَقُولُ: هٰذَا ثَوَابُ مَا اَعْطَيْتَنِي، وَاِنْ اَعْطَاهُ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: رشتہ دار رشتے دار ہوتا ہے، وہ فرماتے ہیں: بدلہ اس وقت تک نہیں ہوگا، جب تک آدمی اس کو ہبہ نہیں کرتا، وہ شخص یہ کہے گا: تم نے جو مجھے دیا تھا یہ اس کا بدلہ ہے، خواہ آدمی اس شخص کو اس کی مانند ہی کوئی چیز دیدے۔

بَابُ الْعَائِدِ فِيْ هِبَتِهِ

باب: ہبہ واپس لینے والے کا بیان

16536 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

16536-صحيح مسلم - كتاب الهبات' باب تحريم الرجوع في الصدقة والهبة بعد القبض إلا ما وهبه - حديث: 3136صحيح البخاري - كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها - حديث: 2470مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' أبواب في الهبة - حديث: 4561سنن ابن ماجه - كتاب الهبات' باب الرجوع في الهبة - حديث: 2383السنن للنسائي - كتاب الهبة' رجوع الوالد فيما يعطي ولده وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك - حديث: 3651مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' من كره الرجوع في الهبة - حديث: 21254السنن الكبرى للنسائي - كتاب الهبة' رجوع الوالد فيما يعطي ولده وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك - حديث: 6325شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الهبة والصدقة' باب الرجوع في الهبة - حديث: 3814السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الهبات' جماع أبواب عطية الرجل ولده - باب من قال : لا يحل لواهب أن يرجع فيما وهب' حديث: 11229مسند أحمد بن حنبل - ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1821مسند الحميدي - في الحج' حديث: 514مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2349المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث: 9138المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن المسيب عن ابن عباس' حديث: 10506مسند الشهاب القضاعي - العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه' حديث: 278الأدب المفرد للبخاري - باب من كره أمثال السوء ' حديث: 430

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہمیں بری مثال دینی نہیں چاہیے' لیکن (پھر بھی میں یہ کہتا ہوں:) ہبہ واپس لینے والا شخص' اس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

16537 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ. لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہبہ واپس لینے والا' اس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے دوبارہ کھالیتا ہے' ویسے بری مثال ہمارے لئے نہیں ہے''۔

16538 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہبہ واپس لینے والا' اُس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔

16539 - حدیث نبوی: قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ: فَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: لَا يَعُوْدُ فِي الْهِبَةِ

❀❀ حسن بصری نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے: حسن بصری یہ فرماتے ہیں: آدمی ہبہ کو واپس نہیں لے گا۔

16540 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَيْفَ يَعُوْدُ الرَّجُلُ فِيْ هِبَتِهِ؟

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے فرماتے ہیں: آدمی اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لے سکتا ہے۔

16541 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ وَاَنَا غُلَامُ الْغِلْمَانِ، يَقُوْلُوْنَ: الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ وَلَا اَشْعُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذٰلِكَ مَثَلًا حَتّٰى اُخْبِرْتُ بِهِ بَعْدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ هِبَتِهِ مَثَلُ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَاْكُلُ قَيْئَهُ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں جب چھوٹا تھا تو میں یہ بات سنا کرتا تھا' لوگ یہ کہتے تھے: ہبہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے' جو دوبارہ اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے' مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے' تاہم بعد میں مجھے یہ بات پتہ چلی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''جو شخص کوئی چیز ہبہ کرے اور پھر اس چیز کو واپس لے' اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے' جو قے کرتا ہے' اور پھر دوبارہ اپنی قے کو کھالیتا ہے''۔

16542 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَهَبَ لِاَحَدٍ شَيْئًا ثُمَّ يَأْخُذَهُ مِنْهُ اِلَّا الْوَالِدَ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو کوئی چیز ہبہ کرے اور پھر وہ چیز اس سے واپس لے البتہ والد کا حکم مختلف ہے'' (یعنی وہ اپنی اولاد سے ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے)۔

16543 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِيْ قَيْئِهِ، اِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهِ

❀❀ خالد الحذاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے ہبہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو دوبارہ کھالیتا ہے البتہ والد اپنی اولاد سے (ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے)''۔

16544 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ: لِعَطَاءٍ وَاَنَا اَسْمَعُ: رَجُلٌ وَهَبَ مُهْرًا فَنَمَا عِنْدَهُ ثُمَّ عَادَ فِيهِ الْوَاهِبُ قَالَ: اَرَى اَنْ يُقَوَّمَ قِيمَتُهُ يَوْمَ وَهَبَهُ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: فَعَلَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بِالشَّامِ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِنَّمَا يَعُودُ فِي الْمَوَاهِبِ النِّسَاءُ وَشِرَارُ الرِّجَالِ قِفِ الْوَاهِبَ عَلَانِيَةً، فَاِنْ عَادَ فِيهِ فَاَقِمْهُ قِيمَةً يَوْمَ وَهَبَهُ اَوْ شَرْوَى الْمُهْرِ يَوْمَ وَهَبَهُ فَلْيَدْفَعْهُ اِلَى الْوَاهِبِ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو عطاء سے یہ کہتے ہوئے سنا: میں اس وقت یہ بات سن رہا تھا: کہ ایک شخص جانور کا بچہ کسی دوسرے کو ہبہ کرتا ہے وہ بچہ دوسرے شخص کے ہاں نشوونما پاتا ہے پھر ہبہ کرنے والا اسے واپس لینا چاہتا ہے تو انہوں نے فرمایا: میری یہ رائے ہے کہ جس دن اس شخص نے اس کو ہبہ کیا تھا اس دن اس کی قیمت کا اندازہ کیا جائے گا' سلیمان بن موسیٰ نے بتایا: شام میں ایک شخص نے ایسا کیا تھا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا تھا: ہبہ واپس' یا تو خواتین لیتی ہیں' یا برے لوگ لیتے ہیں' تم ہبہ کرنے والے شخص کو کھلے عام کھڑا کرو' اگر وہ ہبہ واپس لینا چاہتا ہے' تو جس دن اس نے وہ چیز ہبہ کی تھی' اس دن اس کی قیمت کا تعین کرو' اور پھر وہ قیمت ہبہ کرنے والے کے حوالے کر دو۔

16545 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ فِيْ رَجُلٍ وَهَبَ هِبَةً لِرَجُلٍ فَاسْتَرْجَعَهَا صَاحِبُهَا، فَكَتَبَ اَنْ يُرَدَّ اِلَيْهِ عَلَانِيَةً كَمَا وَهَبَهَا عَلَانِيَةً

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط لکھا تھا: جو کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے' اور پھر وہ چیز واپس لینا چاہتا ہے' تو انہوں نے خط میں لکھا: وہ چیز اسے اعلانیہ طور پر واپس کی جائے' جس طرح اس نے اعلانیہ طور پر ہبہ کی تھی۔

16546 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبَا

الْعَزِيزِ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ فَلَا يَرْجِعُ فِيهَا وَلَهُ شَرْوَى هِبَتِهِ يَوْمَ وَهَبَهَا إِذَا نَمَتْ قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي يَقُولُ: لَا يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا عَلَانِيَةً عِنْدَ السُّلْطَانِ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ: يَرْجِعُ فِيهَا دُونَ الْقَاضِي

❀❀ عبدالرحمن بن زیاد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا: جو شخص رشتے دار کی بجائے کسی اور کو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے تو وہ اس سے رجوع نہیں کر سکتا' البتہ اسے اس دن کے حساب سے' ہبہ کی ہوئی چیز کی قیمت ملے گی' جس دن اس نے وہ چیز ہبہ کی تھی' اگر اس چیز میں کوئی اضافہ ہوا ہو۔

سفیان کہتے ہیں: ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا: وہ اس چیز کو صرف اس وقت واپس لے سکتا ہے' جب وہ اعلانیہ طور پر حاکم وقت (یا قاضی) کے سامنے اس کو واپس لے' وہ فرماتے ہیں: ابن ابولیلیٰ یہ فرماتے ہیں: آدمی' قاضی کے بغیر بھی' وہ چیز واپس لے سکتا ہے۔

16547 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَهَبَ لِابْنِهِ نَاقَةً فَرَجَعَ فِيهَا فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ بِعَيْنِهَا وَجَعَلَ نَمَاءَهَا لِابْنِهِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنے بیٹے کو ایک اونٹنی ہبہ کرتا ہے' اور پھر وہ اونٹنی واپس لینا چاہتا ہے' تو انہوں نے بتایا: اس طرح کا مقدمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پیش کیا گیا تھا' تو انہوں نے وہ اونٹنی ہبہ کرنے والے شخص کو واپس کروادی تھی اور اس کی نشوونما پر جو خرچ ہوا تھا' وہ اس کے بیٹے کو دلوایا تھا۔

بَابُ الْهِبَةِ إِذَا اسْتُهْلِكَتْ

باب: جب ہبہ والی چیز ہلاکت کا شکار ہو جائے

16548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، وَعَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ فِي رَجُلٍ وَهَبَ لِرَجُلٍ هِبَةً، وَقَدْ هَلَكَتْ فَكَتَبَ أَنْ يَرُدَّ قِيمَةَ هِبَتِهِ يَوْمَ وَهَبَهَا

❀❀ ایوب اور عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط میں لکھا' جو کسی شخص کو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے' اور وہ چیز ہلاکت کا شکار ہو جاتی ہے' تو انہوں نے خط میں لکھا کہ اس ہبہ کی قیمت واپس کی جائے گی' جو اس دن تھی' جب اس شخص نے وہ چیز ہبہ کی تھی۔

16549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَرْجِعُ الرَّجُلُ فِي هِبَتِهِ فَإِنْ كَانَتْ قَدِ اسْتُهْلِكَتْ فَلَهُ قِيمَةُ هِبَتِهِ يَوْمَ وَهَبَهَا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: آدمی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے' اور اگر وہ چیز ہلاکت کا شکار ہو جائے' تو اس شخص کو اس کی وہ قیمت ملے گی' جو اُس دن تھی' جب اس نے وہ چیز ہبہ کی تھی۔

16550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَنْ طَاوُسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَا: فِي الْهِبَةِ إِذَا اسْتُهْلِكَتْ فَلَا رُجُوعَ فِيهَا

❀❀ سعید بن جبیر نے طاؤس اور شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب ہبہ ہلاکت کا شکار ہو جائے تو پھر اسے واپس نہیں لیا جا سکتا۔

16551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: تَفْسِيرُ اسْتِهْلَاكِ الْهِبَةِ اَنْ يَبِيعَهَا، اَوْ يَهَبَهَا اَوْ يَأْكُلَهَا اَوْ يَخْرُجَ مَنْ يَدِهِ اِلَى غَيْرِهِ فَهَذَا اسْتِهْلَاكٌ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ بَعْضُ مَنْ يُشَارُ اِلَيْهِ يَقُولُ: اِذَا تَغَيَّرَتْ اَوْ اَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَلَا رُجُوعَ فِيهَا مِنْ نَحْوِ اَرْضٍ وُهِبَتْ لَهُ فَزَرَعَ فِيهَا زَرْعًا اَوْ ثَوْبًا صَبَغَهُ اَوْ دَارًا بَنَاهَا اَوْ جَارِيَةً وَلَدَتْ اَوْ بَهِيمَةً وَلَدَتْ فَرَجَعَ فِيهَا وَاهِبُهَا اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الْمَوْهُوبِ لَهُ وَلَا يَرْجِعُ فِي اَوْلَادِهَا، لِاَنَّهُمْ اِنَّمَا وُلِدُوا عِنْدَ الْمَوْهُوبِ لَهُ وَلَمْ يَكُونُوا فِيمَا وَهَبَ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: ہبہ کے ہلاکت کا شکار ہونے کی وضاحت یوں ہو سکتی ہے: آدمی اسے فروخت کر دے یا آگے ہبہ کر دے یا اس کو کھا لے یا وہ اس کے ہاتھ سے نکل کر کسی اور کے پاس چلی جائے تو یہ ہلاکت کا شکار ہونا ہو گا

سفیان بیان کرتے ہیں: ایک بڑے عالم کا یہ کہنا ہے: جب وہ چیز متغیر ہو جائے یا اس میں کوئی نئی صورت پیدا ہو جائے تو بھی اس سے رجوع نہیں کیا جا سکتا' جیسے زمین ہے' جو ایک شخص کو ہبہ کی گئی تھی' اس نے اس میں کھیتی باڑی کی' یا کپڑا ہے' اس کو اس نے رنگ دیا' یا گھر ہے' جسے اس نے بنا لیا' یا کنیز تھی' جس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا' یا جانور تھا' جس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا' تو اگر ایسی صورت حال میں ہبہ کرنے والا شخص وہ چیز واپس لینا چاہتا ہے' اور وہ چیز اس شخص کے پاس موجود ہو' جسے ہبہ کی گئی تھی' تو ہبہ کرنے والا' اس کی اولاد کو واپس نہیں لے سکتا' کیونکہ اولاد اس شخص کے ہاں پیدا ہوئی ہے' جسے وہ چیز ہبہ کی گئی تھی' اور وہ ہبہ کا حصہ شمار نہیں ہو گی۔

16552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: "اِذَا وَهَبَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ دَرَاهِمَ، ثُمَّ اِنَّ الْوَاهِبَ قَالَ: لِلَّذِي وَهَبَ لَهُ اَقْرِضْنِيهَا فَاَقْرَضَهَا لَهُ فَقَدْ صَارَتْ دَيْنًا لِلْمَوْهُوبِ لَهُ عَلَى الْوَاهِبِ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الِاسْتِهْلَاكِ لَا رُجُوعَ فِيهَا"

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کچھ دراہم ہبہ کرے' اور پھر ہبہ کرنے والا شخص دوسرے شخص کو یہ کہے: تم یہ مجھے قرض کے طور پر دے دو! اور وہ اسے قرض کے طور پر وہ رقم دیدے تو پھر یہ قرض شمار ہوں گے' جو ہبہ کرنے والا' اس شخص کو ادا کرنے کا پابند ہو گا' جس نے اسے وہ ہبہ کے طور پر دیے تھے' اور یہ صورت بھی ہبہ والی چیز کے ہلاک ہونے کی مانند ہو گی' جس میں رجوع نہیں کیا جا سکتا۔

16553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: لَا يَرْجِعُ الْوَاهِبُ فِي هِبَتِهِ اِذَا كَانَ الْمَوْهُوبُ لَهُ غَائِبًا

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: ہبہ کرنے والا' اس وقت اپنے ہبہ سے رجوع نہیں کر سکتا' جب وہ شخص غیر موجود ہو' جس کو وہ

چیز ہبہ کی گئی تھی۔

بَابُ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر کو ہبہ کرنا

16554 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى لِعَطَاءٍ وَاَنَا اَسْمَعُ: " اَتَعُودُ الْمَرْاَةُ فِي اِعْطَائِهَا زَوْجَهَا مَهْرَهَا اَوْ غَيْرَهُ قَالَ: لَا "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے کہا: میں یہ بات سن رہا تھا' عورت اپنے شوہر کو مہر' یا کوئی اور چیز' اگر دیدیتی ہے' تو کیا وہ اسے واپس لے سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

16555 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا وَهَبَتْ لَهُ اَوْ وَهَبَ لَهَا فَهُوَ جَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَطِيَّتُهُ - يَعْنِي الزَّوْجَيْنِ - يُعْطِي اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ،

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب عورت شوہر کو کوئی چیز ہبہ کر دے' یا شوہر بیوی کو کوئی چیز ہبہ کر دے' تو یہ جائز ہو گا' ان دونوں میاں بیوی میں سے ہر ایک کا عطیہ جائز ہو گا' جو ان میں سے کسی ایک نے' دوسرے کو دیا ہو۔

16556 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ

❀❀ عبدالرحمٰن بن زیاد نے' حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے بھی ابراہیم نخعی کے قول کی مانند ارشاد فرمایا ہے:۔

16557 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ اِذَا جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا هِبَةً ثُمَّ رَجَعَتْ فِيهَا يَقُولُ: بَيِّنَتَكَ اَنَّمَا وَهَبَتْهَا لَكَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهَا مِنْ غَيْرِ كُرْهٍ وَلَا هَوَانٍ وَاِلَّا فَيَمِينُهَا بِاللّٰهِ مَا وَهَبَتْهَا لَكَ بِطِيبِ نَفْسِهَا اِلَّا بَعْدَ كُرْهٍ لَهَا وَهَوَانٍ

❀❀ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے پاس جب کوئی ایسی خاتون آتی' جس نے اپنے شوہر کو کوئی چیز ہبہ کی ہوتی' اور وہ اس چیز کو واپس لینا چاہتی' تو وہ یہ فرماتے تھے: تم اس بات کا ثبوت پیش کرو کہ اس عورت نے یہ چیز تمہیں ایسی حالت میں دی تھی کہ وہ اس سے خوش تھی' یہ کوئی زبردستی نہیں تھی' یا مجبوری نہیں تھی' ورنہ پھر وہ عورت' اللہ کے نام کی قسم اٹھائے گی' کہ اس نے وہ چیز تمہیں اپنی خوشی سے نہیں دی تھی' بلکہ مجبوری کے عالم میں دی تھی۔

16558 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: كَانَ يَقُولُ فِي الْمَرْاَةِ تُعْطِي زَوْجَهَا وَالزَّوْجِ يُعْطِي امْرَاَتَهُ قَالَ: اَقِيلُهَا وَلَا اَقِيلُهُ "

❀❀ امام شعبی نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ایسی عورت کے بارے میں فرماتے تھے' جس نے

اپنے شوہر کو جو کچھ دیا ہے' یا شوہر نے اپنی بیوی کو جو کچھ دیا ہے' اس کے بارے میں وہ فرماتے تھے: میں اس عورت کو وہ چیز واپس کروادوں گا' لیکن شوہر کو وہ چیز واپس نہیں کرواؤں گا۔

16559 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا رَاَيْتُ الْقُضَاةَ اِلَّا يُقِيلُوْنَ الْمَرْاَةَ فِيْمَا وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا، وَلَا يُقِيلُوْنَ الزَّوْجَ فِيْمَا وَهَبَ لِامْرَاَتِهِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی حضرات کو دیکھا ہے: عورت اپنے شوہر کو جو چیز ہبہ کرتی ہے' وہ حضرات' عورت کو واپس کروادیتے تھے' لیکن شوہر اپنی بیوی کو جو کچھ دیتا ہے' وہ حضرات اس کو واپس نہیں کرواتے تھے۔

16560 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا فِيْ صَدَقَةٍ تَصَدَّقَتْ عَلَيْهِ مِنْ صَدَاقِهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لَوْ طَابَتْ نَفْسُهَا لَمْ تَجِءْ تَطْلُبُهُ فَلَمْ يُجِزْهُ

❀❀ ابوضحیٰ نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک صدقے کے بارے میں ایک خاتون اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ لے کر آئی' وہ چیز اس نے اپنے مہر میں سے شوہر کو دی تھی' تو قاضی شریح نے فرمایا: اگر اس نے اپنی خوشی سے یہ چیز دی ہوتی' تو یہ اس کا مطالبہ کرنے کے لئے نہ آتی' تو انہوں نے اس کو درست قرار نہیں دیا۔

16561 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: رَاَيْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا فَادَّعَى اَنَّهَا اَبْرَاَتْهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْبَيِّنَةِ: هَلْ رَاَيْتُمُ الْوَرِقَ؟ قَالُوْا: لَا فَلَمْ يُجِزْهُ

❀❀ ابوجعفر بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو دیکھا' ایک خاتون ان کے پاس آئی' جو اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ لے کر آئی تھی' شوہر کا یہ کہنا تھا کہ اس نے مہر معاف کردیا ہے' قاضی شریح نے گواہوں سے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے چاندی کے (درہم) دیکھے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو قاضی شریح نے اس کو درست قرار نہیں دیا۔

16562 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ النِّسَاءَ، يُعْطِيْنَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً، فَاَيُّمَا امْرَاَةٍ اَعْطَتْ زَوْجَهَا فَشَاءَتْ اَنْ تَرْجِعَ رَجَعَتْ

❀❀ محمد بن عبداللہ ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات خواتین اپنی خوشی کے ساتھ کوئی چیز دیتی ہیں' اور بعض اوقات خوف کی وجہ سے دیتی ہیں' اور جو عورت' اپنے شوہر کو کوئی چیز دیتی ہے' اگر وہ چاہے کہ اس کو واپس لے' تو وہ اس چیز کو واپس لے سکتی ہے۔

16563 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: تَرْجِعُ الْمَرْاَةُ فِيْمَا اَعْطَتْ زَوْجَهَا مَا كَانَا حَيَّيْنِ، فَاِذَا مَاتَا فَلَا رَجْعَةَ لَهُمَا

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: عورت نے شوہر کو جو چیز دی ہو وہ اس کو واپس لے سکتی ہے جبکہ دونوں میاں بیوی زندہ ہوں لیکن اگر وہ دونوں (یا ان میں سے کوئی ایک) انتقال کر چکا ہو تو پھر اس چیز کو واپس نہیں لیا جا سکتا۔

16564 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِي، عَنِ الشَّعْبِي، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: 000 الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَعَبْدَهُ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آدمی اپنی بیوی کو (اس کے آگے عربی عبارت نامکمل ہے)۔

16565 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ (فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا) (النساء : 4) قَالَ: حَتَّى الْمَمَاتِ،

❀❀ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اگر وہ اُس میں سے کوئی چیز خوشی سے دے دیں''

مجاہد کہتے ہیں: یہ حکم صرف مرنے تک ہے۔

16566 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

❀❀ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16567 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ فِي الْمَرْاَةِ تَهَبُ لِزَوْجِهَا ثُمَّ تَرْجِعُ قَالَ: تُسْتَحْلَفُ مَا وَهَبَتْ لَهُ بِطِيبِ نَفْسِهَا، ثُمَّ يُرَدُّ اِلَيْهَا مَالُهَا قَالَ: فَاَمَّا الْمَرْاَةُ تَرَكَتْ لِزَوْجِهَا شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَاِنَّهُ جَائِزٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا اخْتَلَفَ فِيهِ

❀❀ ابن شبرمہ ایسی خاتون کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو اپنے شوہر کو کوئی چیز ہبہ کرتی ہے' اور پھر وہ چیز واپس لینا چاہتی ہے' تو وہ فرماتے ہیں: عورت سے یہ حلف لیا جائے گا کہ اس نے اپنی خوشی سے وہ چیز ہبہ نہیں کی تھی اور پھر عورت کا مال اسے لوٹا دیا جائے گا' وہ فرماتے ہیں: اگر عورت نے رخصتی سے پہلے شوہر کو کوئی چیز دی ہو (یا چھوڑ دی ہو) تو یہ جائز ہوگا۔

معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق کسی کو اس کے بارے میں اختلاف نہیں ہے۔

بَابُ حِيَازَةِ مَا وَهَبَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ

باب: جب ان دونوں (میاں بیوی) میں سے' کوئی ایک' دوسرے کو کوئی چیز ہبہ کرے' تو اسے الگ کرنا (یا قبضے میں لینا)

16568 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهِ

حِيَازَةٌ إِذَا وَهَبَتْ لَهُ أَوْ وَهَبَ لَهَا

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: میاں بیوی کے درمیان الگ کرنا نہیں ہوگا' جب عورت نے مرد کو کوئی چیز ہبہ کی ہو' یا مرد نے عورت کو کوئی چیز ہبہ کی ہو۔

16569 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَهُمَا حِيَازَةٌ

❀❀ ابرہیم نخعی فرماتے ہیں: ان دونوں کے درمیان علیحدہ کرنا نہیں ہوگا (یا قبضے میں لینا نہیں ہوگا)۔

16570 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: اِنْ لَمْ يَحُزْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَا وَهَبَ لَهُ صَاحِبُهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

❀❀ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: اگر ان دونوں میں سے کسی ایک نے' اس چیز کو الگ نہیں کیا' جو دوسرے فریق نے اسے ہبہ کی تھی' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

16571 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: اجْتَمَعْتُ اَنَا وَحَمَّادٌ، وَابْنُ شُبْرُمَةَ عِنْدَ ابْنِ نَوْفٍ اَمِيْرِ الْكُوفَةِ فِيْ امْرَاَةٍ اَعْطَاهَا زَوْجُهَا شَيْئًا قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى: "فَقُلْتُ اَنَا وَحَمَّادٌ: قَبْضُهَا اِعْلَامُهُ، هِيَ فِيْ عِيَالِهِ" وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَقْبِضَهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَقَوْلُ ابْنِ شُبْرُمَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ

❀❀ ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں' حماد بن ابوسلیمان اور ابن شبرمہ' کوفہ کے گورنر ابن عوف کے پاس موجود تھے' ایک خاتون کا معاملہ آیا' جسے اس کے شوہر نے کوئی چیز دی تھی' تو ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے اور حماد بن ابوسلیمان نے کہا: عورت کا اس کو قبضے میں لے لینا ہی اس کی اطلاع دینا ہے' کیونکہ عورت مرد کے عیال میں شامل ہے' جبکہ ابن شبرمہ کا یہ کہنا تھا: وہ چیز عورت کی ملکیت اس وقت تک نہیں ہوگی' جب تک وہ عورت اس کو قبضے میں نہیں لیتی۔

سفیان کہتے ہیں: ابن شبرمہ کا قول' میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّدَقَةِ

کتاب: صدقہ کے بارے میں روایات

بَابٌ هَلْ يَعُودُ الرَّجُلُ فِيْ صَدَقَتِهِ

باب: کیا کوئی شخص صدقہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے؟

16572 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ رَجُلًا عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ، فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیا' پھر انہوں نے اس گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنی صدقہ کی ہوئی چیز واپس نہ لو!

16573 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ

16572-صحيح البخاري - كتاب الزكوة' باب : هل يشترى الرجل صدقته؟ - حديث: 1429صحيح مسلم - كتاب الهبات' باب كراهة شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه - حديث: 3129مستخرج أبي عوانة - كتاب الزكوة' باب بيان الإباحة للمتصدق قبول الهبة من صدقته التي تصدق بها - حديث: 2126صحيح ابن حبان - كتاب الهبة' ذكر الزجر عن أن يعود المرء في الشيء الذي يتصدق به - حديث: 5201موطأ مالك - كتاب الزكوة' باب اشتراء الصدقة والعود فيها - حديث: 623سنن أبي داؤد - كتاب الزكوة' باب الرجل يبتاع صدقته - حديث: 1371سنن ابن ماجه - كتاب الصدقات' باب من تصدق بصدقة فوجدها تباع هل يشتريها - حديث: 2389السنن للنسائي - كتاب الزكوة' شراء الصدقة - حديث: 2581السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكوة' شراء صدقته - حديث: 2368شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الهبة والصدقة' باب الرجوع في الهبة - حديث: 3816السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة الورق - باب كراهية ابتياع ما تصدق به من يدي من تصدق عليه' حديث: 7183مسند الطيالسي - الأفراد عن عمر' حديث: 45مسند الحميدي - أحاديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 18البحر الزخار مسند البزار - ما روى ابن عمر ' حديث: 128مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 155المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2850المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - عبيد الله بن عبد الله ' حديث: 13024

تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ اَوْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَ بَعْضَ نِتَاجِهَا يُبَاعُ، فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آشْتَرِيهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا تَلْقَاهَا وَوَلَدَهَا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا صدقہ کیا' یا سواری کے لئے دیا' پھر انہوں نے اس گھوڑے کے بچوں میں سے کسی کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا میں اس کو خرید لوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو اور اس کے بچوں کو رہنے دو (یعنی تم اُن کو نہ خریدو)۔

16574 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِى عُثْمَانَ النَّهْدِى قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الصَّدَقَةُ لِيَوْمِهَا، وَالسَّائِبَةُ لِيَوْمِهَا - يَعْنِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ - قَالَ مَعْمَرٌ: - يَعْنِى اَنْ لَيْسَ فِيهَا رَجْعَةٌ - وَلَا ثَوَابٌ

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صدقہ اس کے مخصوص دن کے لئے ہوگا اور سائبہ اس کے مخصوص دن کے لئے ہوگا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ قیامت کے دن (اجر و ثواب کے حوالے سے) ہوگا

معمر بیان کرتے ہیں: ان کی مراد یہ تھی کہ اس میں رجوع نہیں کیا جاسکتا' اور اس کا بدلہ نہیں لیا جاسکتا۔

16575 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِى عُثْمَانَ النَّهْدِى، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: الصَّدَقَةُ وَالسَّائِبَةُ لِيَوْمِهَا - يَعْنِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ اور سائبہ ان کے مخصوص دن کے لئے ہوں گے' ان کی مراد قیامت کا دن تھا۔

16576 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَرْجِعُ الرَّجُلُ فِى هِبَتِهِ اِذَا وَهَبَهَا، وَهُوَ يُرِيدُ الثَّوَابَ، وَلَا يَرْجِعُ فِى صَدَقَتِهِ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی جب کوئی چیز ہبہ کرتا ہے' تو وہ اپنے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے' جبکہ اس کا ارادہ یہ تھا کہ اس کو اس کا بدلہ ملے گا' لیکن آدمی صدقہ کی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ اِلَيْهِ بِمِيرَاثٍ اَوْ شِرَاءٍ

باب: جب کوئی شخص کوئی چیز صدقہ کرے اور پھر وہ وراثت کی شکل میں' یا خریدنے کی صورت میں' اُس کے پاس واپس آجائے؟

16577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَعْتِقُ يَهُودِيًّا، وَلَا نَصْرَانِيًّا اِلَّا اَنَّهُ تَصَدَّقَ مَرَّةً عَلَى ابْنِهِ بِعَبْدٍ نَصْرَانِيٍّ فَمَاتَ ابْنُهُ ذٰلِكَ فَوَرِثَ ابْنُ عُمَرَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ النَّصْرَانِيَّ فَاَعْتَقَهُ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ تَصَدَّقَ بِهِ

❀❀ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کبھی یہودی یا عیسائی غلام کو آزاد نہیں کرتے تھے' ایک مرتبہ انہوں نے ایک عیسائی غلام اپنے بیٹے کو صدقے کے طور پر دے دیا' ان کے اس بیٹے کا انتقال ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس عیسائی غلام کے وارث بن گئے' تو انہوں نے اس غلام کو اس وجہ سے آزاد کر دیا کہ وہ اُسے پہلے صدقہ کر چکے تھے۔

16578 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا عَلِمْنَا بِهِ بَأْسًا وَمَا عَلِمْنَا اَحَدًا كَانَ يَكْرَهُهُ إِلَّا ابْنَ عُمَرَ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اور ہمارے علم کے مطابق' کسی نے بھی اس کو مکروہ قرار نہیں دیا ہے' البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معاملہ مختلف ہے۔

16579 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا رَدَّ عَلَيْكَ كَاتِبٌ فَهُوَ حَلَالٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: مکاتب غلام جو ادائیگی تمہیں کرتا ہے' وہ حلال ہو گی۔

16580 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا رَدَّ عَلَيْكَ كِتَابُ اللّٰهِ فَهُوَ حَلَالٌ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ کی کتاب جو چیز تمہیں واپس کر دے' وہ حلال شمار ہو گی۔

16581 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، مِنْ جُلَسَاءِ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَاَلَ الشَّعْبِيَّ عَنْ خَادِمٍ تَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى اُمِّهِ قَالَ: وَكَانَ قِيلَ لِي: لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَسْتَخْدِمَهَا قَالَ: فَسَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ: بَلٰى فَاسْتَخْدِمْهَا، وَاِذَا مَاتَتْ اُمُّكَ فَهِيَ لَكَ مِيرَاثٌ

❀❀ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں: انہوں نے امام شعبی سے' ایسے خادم کے بارے میں دریافت کیا: جو انہوں نے اپنی والدہ کو صدقے کے طور پر دیا تھا' انہوں نے بتایا: مجھے یہ بات کہی گئی: تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم اس کنیز سے خود خدمت لو! وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: جی ہاں! تم اس سے خدمت لے سکتے ہو' جب تمہاری والدہ کا انتقال ہو گا' تو وہ وراثت میں تمہیں مل جائے گی۔

16582 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، وَدَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: مَا رَدَّ عَلَيْكَ كِتَابُ اللّٰهِ فَكُلْ

❀❀ امام شعبی نے' مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ کی کتاب' جو چیز تمہیں واپس کر دے' تم اس کو کھا لو۔

16583 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، اَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ عَلٰى اُمِّهِ بِغُلَامٍ فَكَاتَبَتْهُ اُمُّهُ فَاَدّٰى طَائِفَةً مِنْ كِتَابَتِهِ ثُمَّ مَاتَتْ اُمُّهُ فَسَاَلَ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ فَقَالَ: هُوَ لَكَ وَاَنْتَ اَحَقُّ بِهِ اِنْ شِئْتَ اَمْضَيْتَهُ لِوَجْهِ اللّٰهِ الَّذِي كُنْتَ جَعَلْتَهُ لَهُ

❀❀ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی والدہ کو ایک غلام صدقے کے طور پر دیا' اس کی والدہ نے اس کے

غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیا' اس غلام نے کتابت کی کچھ رقم ادا بھی کردی' پھر اس شخص کی والدہ کا انتقال ہوگیا' اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا: توانہوں نے فرمایا: وہ غلام تمہارا ہوگیا' تم اس کے زیادہ حق دار ہو' اگر تم چاہو' تو اللہ کی رضا کے لئے' اُسے اسی طرح کردو' جس طرح تم نے پہلے اُسے رکھا تھا (یعنی اسے آزاد کردو)۔

16584 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ وَاَنَا اَسْمَعُ اَوْ قَالَ: سَاَلْتُ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ عَنْ رَجُلٍ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمِّهٖ بِغُلَامٍ فَاَكَلَ مِنْ غَلَّتِهٖ قَالَ: لَيْسَ لَهٗ اَجْرٌ مَا اَكَلَ مِنْهُ اَوْ شِبْهَ هٰذَا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا' یا شاید انہوں نے خود بتایا' کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا: جو اپنی والدہ کو' ایک غلام صدقے کے طور پر دیتا ہے' اور وہ ان کے غلے میں سے کھاتا ہے' توانہوں نے فرمایا: وہ اس میں سے جو کچھ کھاتا ہے' اس کا اسے اجر نہیں ملے گا' یا انہوں نے اس کی مانند کوئی بات کہی۔

16585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فِي الصَّدَقَةِ اَكْرَهُ اَنْ تُوَرَّثَ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَهَا الْوَارِثُ فِيْ تِلْكَ السَّبِيْلِ ثُمَّ ذَكَرَ لِيْ عَطَاءٌ شَاْنَ عَلْقَمَةَ قَدْ كَتَبْتُهُ فِي الْوَلَاءِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: صدقے کے بارے میں' میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ اسے وراثت میں شامل کیا جائے' البتہ اگر وارث نے' اسے اس راستے میں مقرر کیا ہو' تو معاملہ مختلف ہوگا' پھر عطاء نے میرے (یعنی ابن جریج) سامنے علقمہ کا واقعہ کا بیان کیا' جو میں (یعنی امام عبدالرزاق) ولاء سے متعلق باب میں تحریر کرچکا ہوں۔

16586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يَاْكُلَ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ تَصَدَّقَ بِهَا وَيَاْخُذُ مِنَ الْمَالِ غَيْرَهَا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ آدمی اس صدقے میں سے نہ کھائے' جو صدقہ اس نے کیا ہو' آدمی مال کے ذریعے کوئی اور چیز حاصل کرلے۔

16587 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ فَمَاتَتْ اُمِّيْ فَقَالَ: لَكَ اَجْرُكَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيْرَاثُ

❀❀ ابن بریدہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز صدقے کے طور پر دی تھی' میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اجر تمہیں مل جائے گا' اور وہ کنیز' وراثت میں تمہارے پاس واپس آجائے گی۔

16588 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ اَبِيْ

بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَجَاءَ اَبُوهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ حَاجَتِهِمْ لَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ، ثُمَّ مَاتَ الْاَبُ فَوَرِثَهَا ابْنُهُ

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنا باغ صدقہ کردیا' اس شخص کا والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس بات کا ذکر کیا کہ ان لوگوں کو اس باغ کی ضرورت ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ باغ اس شخص کے والد کو دے دیا' پھر اس شخص کے والد کا انتقال ہوگیا' تو اس کا بیٹا' اُس باغ کا وارث بن گیا۔

16589 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، وَحُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، كُلُّهُمْ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَجَاءَ اَبُوهُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ حَاجَتِهِمْ اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَبِيهِ، ثُمَّ مَاتَ اَبُوهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ صدقہ کردیا' اُن کے والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے حاجت مند ہونے کا ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے والد کو وہ باغ واپس کردیا' پھر ان کے والد کا انتقال ہوگیا' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ باغ اُن صاحب کو (یعنی حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) کو واپس کردیا۔

بَابُ لَا تَجُوزُ الصَّدَقَةُ اِلَّا بِالْقَبْضِ

باب: صدقہ' صرف قبضے میں لینے سے' درست ہوتا ہے

16590 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَمَّادٍ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ قَالُوا: لَا تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتّٰى تُقْبَضَ

❀❀ معمر نے' زہری' حماد اور ابن شبرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: صدقہ اس وقت تک درست نہیں ہوتا' جب تک وہ قبضے میں نہ لے لیا جائے۔

16591 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شُرَيْحًا، وَمَسْرُوقًا كَانَا لَا يُجِيزَانِ الصَّدَقَةَ حَتّٰى تُقْبَضَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح اور مسروق' صدقے کو اس وقت تک درست شمار نہیں کرتے تھے' جب تک اسے قبضے میں نہ لے لیا جائے۔

16592 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ الصَّدَقَةُ اِلَّا صَدَقَةً مَقْبُوضَةً

❀❀ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: صدقہ درست نہیں ہوتا، جب تک وہ قبضے میں نہ لے لیا جائے۔

16593 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اللَّاعِبُ وَالْجَادُّ فِي الصَّدَقَةِ سَوَاءٌ،

❀❀ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدقہ کے بارے میں مذاق کرنے والے اور سنجیدگی ظاہر کرنے والے کا حکم برابر ہے۔

16594 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

16595 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يُجِيزَانِ الصَّدَقَةَ وَاِنْ لَمْ تُقْبَضْ قَالَ: وَكَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَشُرَيْحٌ لَا يُجِيزَانِهَا حَتّٰى تُقْبَضَ وَقَوْلُ مُعَاذٍ وَشُرَيْحٍ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صدقے کو درست قرار دیتے ہیں، اگرچہ اسے قبضے میں نہ لیا گیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح صدقے کو اس وقت تک درست قرار نہیں دیتے، جب تک وہ قبضے میں نہ لے لیا جائے، اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح کا قول، سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

16596 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اُعْلِمَتِ الصَّدَقَةُ فَهِيَ جَائِزَةٌ، وَاِنْ لَمْ تُقْبَضْ يَقُولُ: عَبْدًا قَرَّ اَوْ اَمَةً اَوْ دَارًا وَهٰذَا النَّحْوُ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب صدقے کے بارے میں بتا دیا جائے، تو یہ جائز ہوگا، اگرچہ اسے قبضے میں نہ لیا گیا ہو، وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی نے کسی غلام، یا کنیز، یا گھر، یا اس طرح کی کسی اور چیز کے بارے میں متعین کر دیا ہو (کہ یہ صدقہ ہے، تو یہ درست شمار ہوگا)۔

16597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: تَصَدَّقْ بِمَالِي عَلٰى مَنْ شِئْتَ لَمْ يَكُنْ لَهُ لِيَاْخُذَهُ لِنَفْسِهِ، وَلٰكِنْ لِيُعْطِيَهُ ذَا رَحِمٍ اَوْ وَلَدًا اِنْ شَاءَ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو یہ کہے: تم میرے مال میں سے جس کو چاہو، صدقہ کر دو، تو دوسرا شخص اسے اپنے لئے حاصل نہیں کر سکتا، البتہ اگر وہ چاہے، تو اپنے کسی رشتے دار، یا اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

16598 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَصَدَّقَ عَلٰى قَوْمٍ وَهُوَ مَرِيضٌ بِشَيْءٍ فَلَمْ يَقْبِضُوهُ حَتّٰى مَاتَ الْمُتَصَدِّقُ قَالَ: هُوَ فِي الثُّلُثِ،

❀❀ معمر نے' زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص کسی قوم کو صدقہ کرتا ہے' اور وہ شخص بیمار ہوتا ہے وہ لوگ اس چیز کو قبضے میں نہیں لیتے' یہاں تک کہ صدقہ کرنے والا شخص انتقال کر جاتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: وہ صدقہ اس کے مال کے ایک تہائی حصے میں سے شمار ہوگا۔

16599 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

❀❀ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی صورت میں' اُس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

بَابُ عَطِيَّةِ الْمَرْاَةِ قَبْلَ الْحَوْلِ

باب: عورت کا (شادی کے بعد) ایک سال گزرنے سے پہلے' کوئی چیز عطیہ کرنا

16600 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ فِيْ مَالِهَا حَتّٰى تَلِدَ اَوْ تَبْلُغَ اِنَاهُ ، وَذٰلِكَ سُنَّةٌ ، وَحَتّٰى تُحِبَّ الْمَالَ وَاحْتِجَابَهُ ، وَحَتّٰى تُحِبَّ الرِّبْحَ وَتَكْرَهُ الْغَبْنَ

❀❀ ابن سیرین فرماتے ہیں: عورت کے لئے' اپنے مال میں سے کوئی چیز عطیہ کرنا' اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی' یا جب تک اس کی مخصوص مدت پوری نہیں ہو جاتی' اور وہ مدت ایک سال ہے' جب تک وہ مال سے محبت نہیں کرتی' یا اس کو سنبھال کے رکھنا نہیں سیکھتی' یا جب تک اسے فائدہ اچھا نہیں لگتا' اور نقصان برا نہیں لگتا۔

16601 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ فِيْ مَالِهَا حَتّٰى تَلِدَ اَوْ تَبْلُغَ اِنَاهُ وَذٰلِكَ سُنَّةٌ ،

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: عورت کے لئے اپنے مال میں سے عطیہ دینا اس وقت تک جائز نہیں ہے' جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی' یا اس کی مخصوص مدت پوری نہیں ہو جاتی ہے' جو ایک سال ہے۔

16602 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16603 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ حَدَثٌ فِيْ مَالِهَا حَتّٰى تَلِدَ اَوْ يَمْضِيَ عَلَيْهَا حَوْلٌ فِيْ بَيْتِهَا بَعْدَمَا يَدْخُلَ عَلَيْهَا قُلْتُ: وَلَا عَطَاءٌ وَلَا عَتَاقَةٌ ، وَلَا شَيْءٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بِرَاْيِ الْوَالِدِ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَثْبَتَ؟ قَالَ: نَعَمْ زَعَمُوْا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: کسی عورت کے لئے اپنے مال میں سے کوئی نئی چیز کرنا' اس وقت تک جائز نہیں ہے' جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی' یا جب تک اسے رخصتی کے بعد' اپنے گھر میں ایک سال نہیں گزر جاتا' میں نے دریافت کیا: کوئی ادائیگی کرنا' یا غلام آزاد کرنا' یا اللہ کی راہ میں کوئی چیز دینا بھی درست نہیں ہے؟ البتہ وہ اپنے والد کی رائے کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ بات ثابت شدہ ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

16604 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ: لَا يَجُوْزُ لِعَانِقٍ عَطَاءٌ حَتّٰى تَلِدَ شِرْوَاهَا قُلْتُ لِعَمْرٍو اَفَرَاَيْتَ الْعِتَاقَةُ؟ قَالَ: سَوَاءٌ كُلُّ ذٰلِكَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء فرماتے ہیں: کسی کے لئے عطیہ اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب تک عورت بچے کو جنم نہیں دیتی' میں نے عمرو سے دریافت کیا: کیا غلام آزاد کرنے کے بارے میں بھی آپ کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سب کا حکم برابر ہے۔

16605 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ كَبِرَتْ وَعَنَسَتْ - يَعْنِیْ بِالْعَنَسِ الْكِبَرَ - وَهِیَ عَانِقٌ لَمْ تَزَوَّجْ بَعْدُ فِیْ بَيْتِهَا وَلَمْ تُنْكَحْ - كَيْفَ؟ قَالَ: يَجُوْزُ لَهَا اِنَّمَا ذٰلِكَ فِی الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ، فَاِذَا كَبِرَتْ وَعَلِمَتْ جَازَ لَهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ عورت بڑی عمر کی بوڑھی ہو چکی ہو' اور اس کی شادی نہ ہوئی ہو' تو پھر کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: اس کے لئے یہ جائز ہوگا' یہ حکم صرف لڑکی کے لئے ہے' جس کی عمر کم ہوتی ہے جب اس کی عمر زیادہ ہو' اور اسے تجربہ ہو' تو اس کے لئے یہ بات جائز ہوگی۔

16606 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْاَةُ الْحَدِيْثَةُ ذَاتُ الزَّوْجِ قَبْلَ السَّنَةِ عَطِيَّةً، وَلَمْ تَرْجِعْ حَتّٰى تَمُوْتَ فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ اَيُّوْبُ: وَمَا رَاَيْتُ النَّاسَ تَابَعُوْهُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب کم عمر' شادی شدہ عورت (شادی کے بعد) ایک سال گزرنے سے پہلے کوئی چیز عطیہ کے طور پر دے' اور اس کو واپس نہ لے' یہاں تک کہ اس لڑکی کا انتقال ہو جائے' تو یہ جائز ہوگا' ایوب کہتے ہیں: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے: انہوں نے اس حوالے سے ابن سیرین کی پیروی نہیں کی۔

بَابُ عَطِيَّةِ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی چیز عطیہ کرنا

16607 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ شَیْءٌ فِیْ مَالِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا اِذَا هُوَ مَلَكَ عِصْمَتَهَا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کے لئے' اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر' اپنے مال میں سے کچھ بھی خرچ کرنا جائز نہیں ہے' کیونکہ شوہر اس کی عصمت کا مالک ہے''۔

16608 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَيْسَ لِذَاتِ زَوْجٍ وَصِيَّةٌ فِيْ مَالِهَا شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے: شادی شدہ عورت اپنے مال کے بارے میں اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی وصیت نہیں کر سکتی۔

16609 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِلْمَرْاَةِ اِذَا اخْتَلَفَتْ هِيَ وَزَوْجُهَا فِيْ مَالِهَا فَقَالَتْ: اُرِيْدُ اَنْ اَصِلَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ وَقَالَ هُوَ: تُضَارُّنِي، فَاَجَازَ لَهَا الثُّلُثَ فِيْ حَيَاتِهَا "

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عورت کے حق میں فیصلہ دیا تھا' جب ایک عورت اور اس کے شوہر کے درمیان' عورت کے مال کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا' عورت نے یہ کہا تھا: میں یہ چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس صلہ رحمی کا حکم دیا ہے' میں وہ صلہ رحمی کروں' اور مرد کا یہ کہنا تھا: یہ عورت' مجھے نقصان پہنچانا چاہتی ہے' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عورت کے حق میں اس کی زندگی کے دوران' ایک تہائی حصے (میں ہر قسم کا تصرف کرنے) کا حق دیا تھا۔

16610 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ مَالِهَا مِنْ غَيْرِ سَفَهٍ، وَلَا ضَرَرٍ جَازَتْ عَطِيَّتُهَا، وَاِنْ كَرِهَ زَوْجُهَا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: جب عورت اپنے مال میں سے کوئی عطیہ کرے اور وہ عورت بے وقوف نہ ہو' یا نقصان پہنچانا نہ چاہتی ہو' تو اس کا عطیہ درست ہوگا' اگرچہ اس کے شوہر کو یہ بات اچھی نہ لگے۔

16611 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي امْرَاَةٍ اَعْطَتْ مِنْ مَالِهَا اِنْ كَانَتْ غَيْرَ سَفِيهَةٍ، وَلَا مُضَارَّةٍ فَاَجِزْ عَطِيَّتَهَا

❀❀ زہری نے' سماک کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا تھا کہ جب کوئی عورت اپنے مال میں سے کچھ دے' اور وہ بے وقوف بھی نہ ہو' اور نقصان پہنچانے والی بھی نہ' تو تم اس کے عطیہ کو درست قرار دو۔

بَابُ مَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

باب: عورت کے لئے' اُس کے شوہر کے مال میں سے کتنا جائز ہے؟

16612 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يُذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: يَعْنِي لَتَزْدَادِنَّ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا رَسُولَ

اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ جَنَاحٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهٖ مِنْ مَالِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ) ہند (بنت عتبہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! پہلے میری سب سے زیادہ شدید خواہش یہ تھی کہ روئے زمین کے تمام گھرانوں میں سے آپ کے گھرانے کو اللہ تعالیٰ ذلت کا شکار کرے اور اب میری سب سے شدید خواہش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے گھرانے کو عزت عطا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے معمر نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اس محبت میں اور اضافہ ہوگا' پھر ہند نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ایک ایسے شخص ہیں جو خرچ (کھل کر) نہیں دیتے' تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ کہ اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر ان کے اہل خانہ پر خرچ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مناسب طریقے سے خرچ کرتی ہو' تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

16613 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ هِنْدَ اُمَّ مُعَاوِيَةَ، جَاءَتْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَاِنَّهُ لَا يُعْطِينِي اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ قَالَتْ: فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَبَنِيكِ بِالْمَعْرُوفِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: معاویہ کی والدہ ہند' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' انہوں نے

16612-صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب ذكر هند بنت عتبة بن ربيعة رضي الله عنها - حديث: 3637صحيح مسلم - كتاب الأقضية' باب قضية هند - حديث: 3320مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الأحكام' بيان الخبر الموجب على الحاكم أن يحكم بالظاهر بحجة المدعي - حديث: 5139صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع' باب النفقة - ذكر الإخبار عن جواز أخذ المرأة من مال زوجها بغير علمه' حديث: 4318المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء ' باب الهاء - هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبد مناف' حديث: 21071سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في وجوب نفقة الرجل على أهله - حديث: 2226سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' أبواب الإجارة - باب في الرجل يأخذ حقه من تحت يده' حديث: 3082سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب ما للمرأة من مال زوجها - حديث: 2290السنن للنسائي - كتاب آداب القضاة' قضاء الحاكم على الغائب إذا عرفه - حديث: 5349مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' المرأة تصدق من بيت زوجها - حديث: 21622السنن الكبرى للنسائي - كتاب عشرة النساء ' أخذ المرأة نفقتها من مال زوجها بغير إذنه - حديث: 8911سنن الدارقطني - كتاب في الأقضية والأحكام وغير ذلك' في المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث: 4001مسند الشافعي - ومن كتاب أحكام القرآن' حديث: 1187مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4514المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء ' باب الهاء - هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبد مناف' حديث: 21071

عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے وہ مجھے خرچ نہیں دیتے ہیں (میری ضروریات تب پوری ہوتی ہیں) جب میں ان کی لاعلمی میں ان کی رقم حاصل کرلوں انہوں نے عرض کی: کیا مجھے اس حوالے سے کوئی گناہ ہو گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم اتنی رقم حاصل کرلو! جوتمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لئے مناسب طور پر کافی ہو۔

16614 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ اَسْمَاءَ ابْنَةَ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِىْ شَىْءٌ اِلَّا مَا يُدْخِلُ عَلَىَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُنْفِقُ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْفِقِى وَلَا تُوكِى فَيُوكَى عَلَيْكِ

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس صرف وہ چیز ہوتی ہے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے لاکر دیتے ہیں تو کیا میں اس میں سے کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرسکتی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم خرچ کرو! تم باندھ کر نہ رکھو! ورنہ تمہارے لئے بھی باندھ دیا جائے گا۔

16615 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مِّنْ مَالِ زَوْجِهَا اِلَّا الرُّطَبُ قَالَ قَتَادَةُ: - يَعْنِىْ مَا لَا يُدَّخَرُ -: اَلْخُبْزُ وَاللَّحْمُ وَالصُّبْغُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

''عورت کے لئے شوہر کے مال میں سے صرف وہ چیز جائز ہے جو 'تر' ہو''۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ چیز ہے جسے ذخیرہ نہ کیا جاسکتا ہو یعنی روٹی' گوشت اور سالن۔

16616 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِىْ تُعْطِىْ مِنْ مَالِىْ بِغَيْرِ اِذْنِىْ قَالَ: فَاَنْتُمَا شَرِيكَانِ فِى الْاَجْرِ قَالَ: فَاِنِّىْ اَمْنَعُهَا قَالَ: فَلَكَ مَا بَخِلْتَ بِهٖ وَلَهَا مَا اَحْسَنَتْ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیوی' میرے مال میں سے میری اجازت کے بغیر (کسی کو کچھ) دے دیتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم دونوں اجر میں شراکت دار ہو گے' اس شخص نے کہا: میں اُسے ایسا کرنے سے روکتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے جو بخل کیا ہے' تمہیں اس کا بدلہ ملے گا اور وہ جو اچھائی کرے گی' اُسے اس کا بدلہ ملے گا۔

16614-صحيح البخاري - كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب هبة المرأة لغير زوجها وعتقها - حديث: 2471صحيح مسلم - كتاب الزكوة' باب الحث على الإنفاق وكراهة الإحصاء - حديث: 1772صحيح ابن حبان - كتاب الزكوة' باب صدقة التطوع - ذكر الإباحة للمرأة أن تتصدق من مال زوجها ما لم يجحف' حديث: 3416السنن للنسائي - كتاب الزكوة' الإحصاء في الصدقة - حديث: 2516السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكوة' الإحصاء في الصدقة - حديث: 2303المعجم الكبير للطبراني - باب الألف' ما أسندت أسماء بنت أبي بكر - ما روى ابن أبي مليكة' حديث: 20117

16617 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اَيَحِلُّ لِي اَنْ آخُذَ مِنْ دَرَاهِمِ زَوْجِي؟ قَالَ: يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ حُلِيِّكِ؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: فَهُوَ اَعْظَمُ عَلَيْكِ حَقًّا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک خاتون ان کے پاس آئی اور بولی: کیا میرے لئے یہ بات جائز ہے کہ میں اپنے شوہر کے درہموں میں سے کچھ حاصل کرلوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے شوہر کے لئے یہ بات جائز ہے؟ کہ وہ تمہارا زیور حاصل کرلے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر اُس کا حق' تم سے زیادہ ہے۔

16618 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَصَدَّقُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا قَالَ: لَا اِلَّا مِنْ قُوتِهَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا، وَلَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَصَدَّقَ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنے شوہر کے مال میں سے کوئی چیز صدقہ کردیتی ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا' البتہ وہ اپنی ذاتی خوراک میں سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے' اور پھر اس کا اجر اُس عورت اور اس کے شوہر کے درمیان تقسیم ہوگا' البتہ عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے' اُس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ کرے۔

16619 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا، وَلِزَوْجِهَا مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يُنْقِصُ اَحَدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ شَيْئًا، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلَهُ بِمَا اكْتَسَبَ

16619-صحيح البخاري - كتاب الزكوة' باب من أمر خادمه بالصدقة ولم يناول بنفسه - حديث: 1370صحيح مسلم - كتاب الزكوة' باب أجر الخازن الأمين - حديث: 1762صحيح ابن حبان - كتاب الزكوة' باب صدقة التطوع - ذكر تفضل الله جل وعلا على المرأة إذا تصدقت من بيت' حديث: 3417سنن أبي داؤد - كتاب الزكوة' باب المرأة تتصدق من بيت زوجها - حديث: 1448سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب ما للمرأة من مال زوجها - حديث: 2291السنن للنسائي - كتاب الزكوة' صدقة المرأة من بيت زوجها - حديث: 2504مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' المرأة تصدق من بيت زوجها - حديث: 21618السنن الكبرى للنسائي - كتاب عشرة النساء' ثواب ذلك وذكر الاختلاف على شقيق في حديث عائشة فيه - حديث: 8918مسند الحميدي - أحاديث عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 271مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4243المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2796

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے اناج میں سے کوئی خرابی پیدا کیے بغیر کچھ خرچ کر دے تو اس عورت کو اس کا اجر ملے گا اور اس کے شوہر کو اس کی مانند اجر ملے گا اور ان دونوں میں سے کسی ایک کا اجر دوسرے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا' خازن کا حکم بھی اس کی مانند ہے عورت کو خرچ کرنے کا اجر ملے گا' اور شوہر کو کمانے کا اجر ملے گا''۔

16620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنِ امْرَاَةٍ، اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَسَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ اَتَصَدَّقُ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا قَالَتْ: نَعَمْ مَا لَمْ تَقِ مَالَهَا بِمَالِهِ

❀❀ قیس بن ابوحازم ایک خاتون کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ ایک مرتبہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں' کسی عورت نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ شوہر کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بچا نہ رہی ہو۔

16621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ: ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے' عرض کی: کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہمارے اموال میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بَابُ مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ وَمَا يُجْبَرُ عَلَيْهِ مِنَ النَّفَقَةِ

باب: آدمی اپنے بیٹے کے مال میں کتنا حاصل کرسکتا ہے؟ اور بیٹے کو کس حد تک خرچ کا پابند کیا جائے گا؟

16622 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَعْتَصِرُ الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهِ مَا اَعْطَاهُ مِنْ مَالِهِ مَا لَمْ يَمُتْ اَوْ يَسْتَهْلِكُهُ اَوْ يَقَعْ فِيهِ دَيْنٌ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا' آدمی اپنی اولاد کے مال میں سے' وہ چیز حاصل کرلے گا' جو اس نے اپنے مال میں سے اُسے دی تھی' جبکہ اس کا انتقال نہ ہوا ہو' یا وہ مال ہلاکت کا شکار نہ ہوا ہو' یا اس میں قرض واقع نہ ہو جائے۔

16623 - اقوالِ تابعین: عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ

الْعَزِيزِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بھی اس کی مانند تحریر کروایا تھا۔

16624 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يَعْتَصِرُ الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهِ مَا اَعْطَاهُ مِنْ مَالِهِ، وَلَا يَعْتَصِرُ الْوَلَدُ الْوَالِدَ مَا اَعْطَاهُ مِنْ مَالِهِ لِحَقِّهِ عَلَيْهِ

❀❀ زہری نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اپنی اولاد سے وہ چیز واپس لے گا' جو اس نے اپنی اولاد کو اپنے مال میں سے دی تھی (جبکہ اولاد بالغ ہو) لیکن بیٹا' والد سے وہ چیز واپس نہیں لے گا' جو بیٹے نے اپنے مال میں سے باپ کو دی تھی' کیونکہ باپ کا حق اُس پر ہے۔

16625 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَاْخُذُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ مَا شَاءَ، وَاِنْ كَانَتْ جَارِيَةً تَسَرَّاهَا اِنْ شَاءَ قَالَ قَتَادَةُ: لَا يُعْجِبُنِيْ مَا قَالَ فِي الْجَارِيَةِ

❀❀ قتادہ نے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے' حاصل کرسکتا ہے' اگر وہ چاہے' تو اس کے مال میں سے کسی کنیز کو اپنی کنیز بنا سکتا ہے' قتادہ بیان کرتے ہیں: کنیز کے بارے میں' انہوں نے جو رائے بیان کی ہے' وہ مجھے پسند نہیں ہے۔

16626 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَاْخُذُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَحْتَاجَ فَيَسْتَنْفِقُ بِالْمَعْرُوْفِ يَعُوْلُهُ ابْنُهُ كَمَا كَانَ الْاَبُ يَعُوْلُهُ، فَاَمَّا اِذَا كَانَ الْاَبُ مُوْسِرًا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مَالَ ابْنِهِ فَيَقِي بِهِ مَالَهُ اَوْ يَضَعَهُ فِيمَا لَا يَحِلُّ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ نہیں لے سکتا' البتہ اگر آدمی محتاج ہو جائے' تو پھر مناسب طور پر خرچ حاصل کرے گا' اور اس کا بیٹا اس کی کفالت کرے گا' جس طرح اس کا باپ' اس کی کفالت کرتا رہا ہے' لیکن جب باپ خوشحال ہو' تو پھر اسے یہ حق نہیں ہوگا کہ بیٹے کے مال میں سے کچھ حاصل کرکے' اپنے مال کو اس کے ذریعے محفوظ رکھے' یا بیٹے کے مال کو کسی ایسی جگہ پر خرچ کرے' جو حلال نہ ہو۔

16627 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ، اَوْ قَالَ عُمَرُ: لِرَجُلٍ عَابَ عَلٰى ابْنِهِ شَيْئًا مَنَعَهُ: ابْنُكَ سَهْمٌ مِنْ كِنَانَتِكَ

❀❀ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ایک شخص سے یہ کہا تھا' جس نے اپنے بیٹے پر اس حوالے سے اعتراض کیا تھا کہ اس بیٹے نے' باپ کو کچھ دینے سے انکار کردیا تھا (انہوں نے یہ کہا تھا:) تمہارا بیٹا تمہارے ترکش کا ایک تیر ہے۔

16628 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ لِيْ مَالًا، وَاِنَّ لِيْ عِيَالًا، وَاِنَّ لِاَبِيْ مَالًا، وَعِيَالًا وَاَبِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَاْخُذَ مَالِيْ " قَالَ: اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ

❀❀ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: میرے پاس مال موجود ہے' اور میرے عیال بھی ہیں' اور میرے باپ کا بھی مال ہے' اور اس کے عیال بھی ہیں' اب میرا باپ یہ چاہتا ہے کہ میرے مال کو حاصل کر لے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اور تمہارا مال' تمہارے باپ کا ہے۔

16629 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاَبُوْهُ غَنِيٌّ عَنْهُ قَالَ: فَلَا يُضَارُّهُ اَبُوْهُ وَابْنُهُ كَارِهٌ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَادَ اَبُوْهُ اَنْ يَزْدَادَ فِيْ نِسَائِهِ وَفِيْ طَعَامِهِ وَعَيْشِهِ قَالَ: اَبُوْهُ اَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ يَذْهَبْ بِهِ اِلٰى غَيْرِهِ رَاجَعْتُهُ فِيْهَا فَقَالَ: هٰكَذَا، وَرَدَدْتُهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَبُوْهُ اَحَقُّ بِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آدمی کا باپ اس سے بے نیاز ہو' تو انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں باپ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا' جبکہ بیٹا اس بات کو ناپسند کر رہا ہو' میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اس کے باپ نے یہ ارادہ کیا ہو؟ کہ اس کی بیویاں زیادہ ہو جائیں (یعنی اس کی بیویوں کو زیادہ ملے) یا اس کا کھانا بہتر ہو' یا زندگی بہتر ہو جائے' تو عطاء نے فرمایا: اس کا باپ اس چیز کا زیادہ حق دار ہوگا' جبکہ وہ اس مال کو کسی اور کے پاس نہ لے کر جائے' ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دوبارہ' ایک مرتبہ یہی مسئلہ دریافت کیا' تو انہوں نے یہی جواب دیا' میں نے ان سے اس بارے میں دوبارہ دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کا باپ اس کا زیادہ حق دار ہوگا۔

16630 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: " كَانَ يُقَالُ (مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ) (المسد: 2) وَلَدُهُ كَسْبُهُ وَمُجَاهِدٌ وَعَائِشَةُ قَالَاهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: یہ بات کہی جاتی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اس کے مال نے' اسے بے نیاز نہیں کیا' اور اس چیز نے بھی' جو اُس نے کمائی تھی''

عطاء بیان کرتے ہیں: اس کی کمائی میں اس کی اولاد شامل ہے' مجاہد اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

16628۔صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر خبر أوهم من لم يحكم صناعة العلم أن مال الابن' حديث: 411سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب ما للرجل من مال ولده - حديث: 2288سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الإيلاء - باب الغلام بين الأبوين أيهما أحق به' حديث: 2112مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في الرجل يأخذ من مال ولده - حديث: 22221شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب القضاء والشهادات' باب الوالد هل يملك مال ولده أم لا ؟ - حديث: 4054السنن الكبرىٰ للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب النفقة على الأقارب - باب نفقة الأبوين' حديث: 14671مسند الشافعي - ومن كتاب جراح العمد' حديث: 910البحر الزخار مسند البزار - ومما روى سعيد بن المسيب عن عمر' حديث: 293مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5598المعجم الأوسط للطبراني - باب الحاء ' من اسمه حبوش - حديث: 3616المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سمرة' ما أسند سمرة بن جندب - جرير بن حازم عن الحسن عن سمرة' حديث: 6803

16631 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَلَدُهُ كَسْبُهُ

❀❀ ابوطفیل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کا بیٹا اس کی کمائی ہے۔

16632 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: يَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ بِالْمَعْرُوفِ

❀❀ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی اپنے بیٹے کے مال میں سے مناسب طور پر کچھ بھی حاصل کرسکتا ہے۔

16633 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: لِيُؤَاجِرِ الرَّجُلُ ابْنَهُ فِي الْعَمَلِ اِذَا كَانَ اَبُوهُ ذَا حَاجَةٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کو اپنے بیٹے کو کسی کام کے لئے مزدور رکھ لینا چاہئے جبکہ باپ حاجت مند ہو۔

16634 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ عَطَاءً اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَالُ الْوَلَدِ طَيِّبُهُ اَطْيَبُ الطَّيِّبَةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہل علم میں سے ایک شخص نے عطاء کو یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بیٹے کے مال کا پاکیزہ حصہ سب سے زیادہ پاکیزہ چیز ہے''۔

16635 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ حُسَيْنٍ يَقُولُ: رَجُلٌ خَاصَمَ اَبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ وَمَالُكَ لَهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ قُلْتُ لَهُ: ثُمَّ قَالَ: انْطَلِقْ بِهِ فَاِنْ غَلَبَكَ فَاَطْلِعْنِي عَلَى ذَلِكَ اُعِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ رَجُلٌ خَاصَمَ اَبَاهُ اِلَى عَلِيٍّ كَمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن حسین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک شخص نے اپنے والد کے ساتھ کسی معاملے میں اختلاف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اور تمہارا مال' اس کا (یعنی تمہارے باپ کا) ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے باپ سے) فرمایا: تم اسے ساتھ لے کے چلے جاؤ' اگر یہ تم پر غالب آجائے (یعنی تمہاری بات نہ مانے) تو تم مجھے اطلاع دینا' میں اس کے خلاف تمہاری مدد کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی طرح ایک شخص مقدمہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا......اس روایت میں بھی' اس کی مانند قصہ مذکور ہے۔

16636 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِي يَسْاَلُنِي مَالِي قَالَ: فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ قَالَ: فَاِنَّهُ يُرِيدُ اَنْ اَخْرُجَ لَهُ مِنْهُ قَالَ: فَاخْرُجْ لَهُ مِنْهُ قَالَ: وَقَالَ رَجُلٌ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوصِيهِ: لَا تَعْصِ وَالِدَيْكَ فَإِنْ سَأَلَاكَ أَنْ تَنْخَلِعَ لَهُمَا مِنْ دُنْيَاكَ فَانْخَلِعْ لَهُمَا مِنْهَا

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد مجھ سے میرا مال مانگتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وہ انہیں دے دو! اس نے کہا: وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنا سارا مال انہیں دے دوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سارا مال اسے دے دو!

راوی کہتے ہیں: ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں تلقین کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا، خواہ وہ تم سے یہ مطالبہ کریں کہ تم ان کے لئے اپنی دنیا (یعنی سارے مال) سے لاتعلق ہو جاؤ، تم ان کے لئے اس (سارے مال) سے لاتعلق ہو جانا۔

16637 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوصِيهِ: بَرَّ بِوَالِدَيْكَ، وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْتَلِعَ مِنْ مَالِكَ كُلِّهِ فَافْعَلْ

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو تلقین کرتے ہوئے اس سے فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، خواہ وہ تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے سارے مال سے لاتعلق ہو جاؤ (اگر وہ ایسا کریں) تو تم یہ بھی کر لینا۔

16638 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سُنَّةُ الْجَدِّ فِيمَا يَنَالُ مِنْ مَالِ ابْنِ ابْنِهِ كَسُنَّةِ الْأَبِ فِيمَا يَنَالُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ كَارِهًا قَالَ: إِنِ احْتِيجَ فَنَعَمْ يَأْخُذُ صَاحِبُهُ قَطُّ قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ مُغْرَمًا؟ قَالَ: نَعَمْ فَأَمَّا مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ فَلَيْسَ كَهَيْئَةِ الْأَبِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: پوتے کا مال استعمال کرنے کے بارے میں دادا کا کیا طریقہ ہوگا؟ یا اُسی طرح ہوگا؟ جس طرح باپ اپنے بیٹے کا مال استعمال کر لیتا ہے، خواہ بیٹا اسے ناپسند کرتا ہو؟ عطاء نے جواب دیا: اگر تو دادا محتاج ہو، تو پھر ایسا ہی ہوگا، ایسی صورت میں اس کا حکم باپ کی مانند ہوگا، میں نے کہا: اگر چہ اس نے تاوان ادا کرنا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن اگر وہ حاجت مند نہ ہو، تو پھر دادا، باپ کی مانند نہیں ہوگا۔

16639 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَا يَأْخُذُ الْجَدُّ مِنْ مَالِ ابْنِ ابْنِهِ كَارِهًا وَهُوَ غَنِيٌّ عَنْهُ وَإِنْ لَمْ يَذْهَبْ بِهِ إِلَى غَيْرِهِ قَالَ: لَا وَلَيْسَ كَهَيْئَةِ الْوَالِدِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا دادا اپنے پوتے کا مال ایسے حاصل نہیں کر سکتا؟ کہ جب پوتا اسے ناپسند کرتا ہو اور دادا، اُس سے بے نیاز بھی ہو، اور وہ اس مال کو کسی دوسرے کی طرف بھی نہ لے جائے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں کر سکتا کیونکہ دادا، باپ کی طرح نہیں ہے۔

16640 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يُجْبَرُ الرَّجُلُ عَلَى نَفَقَةِ جَدِّهِ أَبِي أَبِيهِ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: آدمی کو اس کے دادا، یعنی باپ کے باپ کا خرچ فراہم کرنے کا پابند کیا جائے گا۔

16641 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَتْ اُمُّ الْيَتِيمِ مُحْتَاجَةً اَنْفَقَ عَلَيْهَا مِنْ مَالِهِ يَدُهَا مَعَ يَدِهِ، قِيلَ فَالْمُوسِرَةُ قَالَ: لَا شَيْءَ لَهَا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر یتیم بچوں کی ماں اس بات کی محتاج ہو کہ شوہر کے مال میں سے ان بچوں پر خرچ کرے تو اب عورت کا ہاتھ مرد کے ہاتھ کے ساتھ ہوگا' ان سے دریافت کیا گیا: اگر وہ عورت خوشحال ہو؟ انہوں نے جواب دیا: پھر اس عورت کو کوئی حق نہیں ہوگا۔

16642 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْيَتِيمُ اُمُّهُ مُحْتَاجَةٌ اَيُنْفِقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِهِ؟ قَالَ عَطَاءٌ: اَلَيْسَ لَهَا شَيْءٌ؟، قُلْتُ: لَا قَالَ: نَعَمْ، لَا يَاْكُلُ مَالَهُ اَحَقُّ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَكَانَتْ اَمَةً لَمْ تُعْتَقْ، اَتُعْتَقُ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ يُكْرَهُ عَلَى اِعْتَاقِهَا اِنْ لَمْ يَتَمَتَّعُوا بِهَا وَيَحْتَاجُوهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کسی یتیم بچے کی ماں' جو محتاج ہو' تو کیا اس یتیم بچے کے مال میں سے' اس عورت پر خرچ کیا جائے گا؟ عطاء نے دریافت کیا: کیا اس عورت کے پاس کوئی چیز نہیں ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: جی ہاں! کیونکہ اس یتیم بچے کے مال کو کھانے کا اس عورت سے زیادہ کوئی اور حق دار نہیں ہے' میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ عورت کوئی کنیز ہو' جسے آزاد نہ کیا گیا ہو' تو کیا اس مال میں سے اس عورت کو آزاد کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ اس عورت کو آزاد کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' اگر وہ لوگ اس سے نفع حاصل نہیں کرتے' اور وہ اس کے محتاج نہیں ہوتے۔

16643 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمَّةٍ، لَهُ سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ يَتِيمٍ فِي حِجْرِهَا تُصِيبُ مِنْ مَالِهِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَاِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ

❀❀ عمارہ بن عمیر نے' اپنی پھوپھی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے یتیم کے بارے میں دریافت کیا' جو ان کے زیر پرورش تھا' اور اس خاتون نے اس یتیم کا مال استعمال کیا تھا' تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے زیادہ پاکیزہ چیز وہ ہے' جو آدمی اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے' اور آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی کا حصہ ہے"۔

16644 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ خَالٍ لَهُ سَاَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: وَرِثَ مِنِ امْرَاَتِهِ خَادِمًا هُوَ وَوَلَدُهُ فَاَرَادَ اَنْ يَقَعَ عَلَى الْخَادِمِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: اكْتُبْ ثَمَنَهَا عَلَيْكَ دَيْنًا لِوَلَدِكَ ثُمَّ تَقَعُ عَلَيْهَا

❀❀ عبدالکریم جزری نے اپنے ماموں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے سعید بن جبیر سے سوال کیا: وہ اپنی بیوی کی طرف سے خادم (یعنی کنیز) کے وارث بنے ہیں' اس خادم کے وارث وہ بھی بنے' اور ان کا بیٹا بھی بنا' پھر انہوں نے اس

خادم کے ساتھ (یعنی اس کنیز کے ساتھ) صحبت کرنے کا ارادہ کیا' تو سعید نے کہا: آپ اس کنیز کی قیمت' اپنے ذمہ قرض کے طور پر لازم کرلیں' جو قرض آپ نے اپنے بیٹے کو ادا کرنا ہوگا' اور پھر اس کنیز کے ساتھ صحبت کرلیں۔

16645 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبًا، يَقُولُ لِرَجُلٍ مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اكْتُبْ ثَمَنَهَا لِوَلَدِكَ ثُمَّ قَعْ عَلَيْهَا

❀❀ بکار بیان کرتے ہیں: انہوں نے وہب کو ایک شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا جو سعید بن جبیر کا قول ہے: تم اس کی قیمت کو اپنے بیٹے کے لئے ادھار کے طور پر نوٹ کرلو' اور پھر اس کنیز کے ساتھ صحبت کرلو۔

16646 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَدَّةٍ لَهُ قَالَتْ: خَاصَمْتُ اِلَى شُرَيْحٍ فِي خَادِمٍ لِي اَصْدَقَهَا اَبِي امْرَاَتَهُ فَخَاصَمْتُهُ اِلَى شُرَيْحٍ فَقَضَى لِي بِالْخَادِمِ وَقَضَى لِي اَنْ اَدْفَعَ اِلَى امْرَاَتِهِ قِيمَتَهَا

❀❀ عمرو بن قیس نے' اپنی دادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک خادم کے سلسلے میں' قاضی شریح کے سامنے ایک مقدمہ پیش کیا' وہ خادم میرے والد نے' اپنی بیوی کو صدقے کے طور پر (یا مہر کے طور پر) دیا تھا' میں نے اس کے بارے میں قاضی شریح کے سامنے مقدمہ پیش کیا' تو انہوں نے وہ خادم مجھے ادا کرنے کا فیصلہ دے دیا' اور انہوں نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ میں اپنے والد کی بیوی کو اس کی قیمت ادا کردوں گی۔

16647 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ بِغَيْرِ اَمْرِ ابْنِهِ شَيْئًا؟ ابْنُهُ مُحْتَاجٌ وَاَبُوهُ يَسْتَخْدِمُهُ؟ قَالَ: لَا وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَبُوهُ فِيهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی اپنے بیٹے کی اجازت کے بغیر' اپنے بیٹے کے مال میں سے کوئی چیز حاصل کرسکتا ہے؟ جبکہ اس کا بیٹا محتاج بھی ہو' کیا اس کا باپ اس سے خدمت لے سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! اس کے بارے میں' اس کے باپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔

16648 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا بِاَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ مَا يَاْكُلُ قَطُّ بِغَيْرِ ابْنِهِ اِذَا اَعْيَاهُ اَبُوهُ فَلَمْ يُنْفِقْ عَلَيْهِ "

❀❀ ابوشعثاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے بیٹے کے مال میں سے کوئی ایسی چیز کھالے' جو چیز آدمی اپنے بیٹے کے بغیر نہیں کھا سکتا' جبکہ اس کے باپ نے اسے محفوظ رکھا ہو' اور اس پر خرچ نہ کیا ہو۔

16649 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كُلُّ وَارِثٍ يُجْبَرُ عَلَى وَارِثِهِ فِي النَّفَقَةِ اِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حِيلَةٌ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ہر وارث کو' اپنے وارث پر خرچ کرنے کے بارے میں پابند کیا جائے گا' اگر اس کے پاس کوئی حیلہ نہ ہو۔

16650 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: يُجْبَرُ الرَّجُلُ عَلٰى نَفَقَةِ وَالِدَيْهِ وَإِنْ كَانَا مُشْرِكَيْنِ وَعَلٰى نَفَقَةِ جَدِّهِ اَبِىْ اَبِيْهِ، وَعَلٰى نَفَقَةِ وَلَدِهٖ مَا كَانُوْا صِغَارًا فَإِذَا بَلَغُوا الْحُلُمَ لَمْ يُجْبَرْ عَلٰى نَفَقَتِهِمْ قَالَ: وَالْاُمُّ لَا تُجْبَرُ عَلٰى نَفَقَةِ وَلَدِهَا صِغَارًا كَانُوْا اَمْ كِبَارًا وَإِنْ كَانَتْ غَنِيَّةً،

❀❀ حماد بیان کرتے ہیں: آدمی کو اپنے ماں باپ پر خرچ کرنے کا پابند کیا جائے گا' خواہ وہ ماں باپ مشرک ہی کیوں نہ ہوں اسی طرح آدمی کو اپنے دادا کا خرچ فراہم کرنے کا بھی پابند کیا جائے گا' یعنی باپ کے باپ کو خرچ فراہم کرنے کا پابند کیا جائے گا' اسی طرح اسے اپنی اولاد کا خرچ فراہم کرنے کا پابند کیا جائے گا' جب تک وہ نابالغ ہیں' جب وہ بالغ ہو جائیں تو پھر وہ ان کے خرچ کا پابند نہیں رہے گا' وہ فرماتے ہیں: ماں کو اس کی اولاد کا خرچ فراہم کرنے کا پابند نہیں کیا جائے گا' خواہ وہ اولاد کمسن ہو' یا بڑی ہو' خواہ ماں خوشحال ہی کیوں نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمُدَبَّرِ

کتاب: مدبر کے بارے میں روایات

16651 - اقوال تابعین: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبر (غلام کو) ایک تہائی حصے میں شمار کیا جائے گا۔

16652 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبْجَرَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْمُدَبَّرَ مِنَ الثُّلُثِ، وَاَنَّ مَسْرُوْقًا كَانَ يُخْرِجُهُ فَارِغًا مِنْ غَيْرِ الثُّلُثِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح' مدبر غلام کو ایک تہائی حصے میں شامل کرتے تھے' جبکہ مسروق اسے نکال دیتے تھے' اور وہ ایک تہائی حصے کے علاوہ اس سے فارغ ہوتا تھا۔

16653 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، جَعَلَ الْمُدَبَّرَ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ' مدبر غلام کو ایک تہائی حصے میں شمار کرتے تھے۔

16654 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ قَالُوْا: الْمُدَبَّرُ فِي الثُّلُثِ

❀❀ امام زہری' قتادہ اور حماد یہ فرماتے ہیں: مدبر ایک تہائی حصے میں شمار ہوگا۔

16655 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَا: الْمُدَبَّرُ وَصِيَّةٌ

❀❀ ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: مدبر' وصیت شمار ہوگا۔

16656 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُدَبِّرُهُ اَحَدُهُمَا وَيُمْسِكُ الْاٰخَرُ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيْنَا تَعْجِيْلُ الْقِيْمَةِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو آدمیوں کی ملکیت ہو اور ان دونوں میں سے ایک اس کو مدبر کر دے' اور دوسرا اپنے حصے کو روک کے رکھے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ اس کی قیمت ادا کر دی جائے۔

16657 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اس کے ترکے کے ایک تہائی حصے میں شمار کیا۔

16658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَدَعْ غَيْرَهُ فَاَعْتَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُلُثَهُ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر قرار دے دیا' اس نے ترکے میں اس غلام کے علاوہ اور کچھ نہیں چھوڑا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس غلام کے ایک تہائی حصے کو آزاد قرار دیا۔

16659 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُدَبِّرُ الرَّجُلُ عَبْدَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ: لَا ثُمَّ ذَكَرَ مَقَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَبْدِ الَّذِي دُبِّرَ عَلٰى عَهْدِهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَغْنٰى عَنْهُ مِنْ فُلَانٍ ثُمَّ تَلَا عَطَاءٌ (وَالَّذِينَ اِذَا اَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا) (الفرقان: 67) وَذَكَرَ مَا قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِمَالِهِ كُلِّهِ وَيَجْلِسُ لَا مَالَ لَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی ایسا شخص اپنے غلام کو مدبر قرار دے سکتا ہے؟ جس کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں' جب ایک غلام کو مدبر کیا گیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس غلام سے' فلاں شخص سے زیادہ بے نیاز ہے' پھر عطاء نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب وہ لوگ خرچ کرتے ہیں' تو نہ ہی فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں''۔

اس کے بعد' انہوں نے اس بات کا ذکر کیا کہ جب کوئی شخص اپنا پورا مال صدقہ کر دے' اور یوں بیٹھ جائے کہ اس کے پاس مال ہی نہ ہو' تو اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا ہے۔

بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کو فروخت کرنا

16660 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ مُدَبَّرًا احْتَاجَ سَيِّدُهُ اِلٰى ثَمَنِهِ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مدبر غلام کو فروخت کروا دیا تھا' جس کا آقا اس کی قیمت کا محتاج تھا۔

16661 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے محمد بن منکدر کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16662 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أُعْتِقَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَبْتَاعُهُ مِنِّي فَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ: أَنَا أَبْتَاعُهُ فَابْتَاعَهُ. قَالَ عَمْرٌو: قَالَ جَابِرٌ: غُلَامًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزُّبَيْرِ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا' اس شخص کا اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' اس نے اس غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون اس غلام کو مجھ سے خریدے گا؟ تو حضرت نعیم بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس کو خریدتا ہوں' انہوں نے اس کو خرید لیا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک قبطی غلام تھا' جو ایک سال میں ہی فوت ہو گیا' ابوزبیر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اس غلام کا نام یعقوب تھا۔

16663 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَبْتَاعُهُ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ النَّحَّامِ قَالَ عَمْرٌو: قَالَ جَابِرٌ: غُلَامًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا اس شخص کا' اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون اس غلام کو مجھ سے خریدے گا؟ تو بنو عدی بن کعب سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے اس غلام کو خرید لیا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک قبطی غلام تھا' جو ابن

16662-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب بيع المزايدة - حديث: 2051صحيح مسلم - كتاب الأيمان' باب جواز بيع المدبر - حديث: 3241مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' باب إباحة الرجوع في التدبير - حديث: 4671صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب بيع المدبر - ذكر إباحة بيع المدبر إذا كان المدبر عديما لا مال له' حديث: 5007سنن أبي داؤد - كتاب العتق' باب في بيع المدبر - حديث: 3464السنن للنسائي - كتاب الزكوة' باب أي الصدقة أفضل - حديث: 2511السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكوة' أي الصدقة أفضل - حديث: 2298السنن الكبرى للنسائي - باب ما قذفه البحر' التدبير - حديث: 4857السنن الكبرى للبيهقي - كتاب المدبر' باب : المدبر يجوز بيعه متى شاء مالكه . - حديث: 20005مسند الشافعي - ومن كتاب صفة نهي النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث: 1419مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري - ما روى أبو الزبير عن جابر بن عبد الله' حديث: 1843مسند الحميدي - أحاديث جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه' حديث: 1167مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث: 1006مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث: 2110المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8326

زبیر کے عہد خلافت کے پہلے سال میں فوت ہوا تھا۔

16664 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اَعْتَقَ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ غُلَامًا لَّـهُ يُقَالُ لَهُ: يَعْقُوبُ الْقِبْطِيُّ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَهُ مَالٌ غَيْرُهُ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ قَالَ: فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ خَتِنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَمَانِمِائَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْفِقْ عَلٰى نَفْسِكَ فَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَعَلٰى اَهْلِكَ، وَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَعَلٰى اَقَارِبِكَ، وَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَاقْسِمْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابومذکور رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا' جس کا نام یعقوب قبطی تھا' انہوں نے اسے مدبر کے طور پر آزاد کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا اس کا اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون اس غلام کو مجھ سے خریدے گا؟ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سسرالی عزیز حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو کے عوض میں وہ غلام خرید لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہ رقم غلام کے سابقہ مالک کو دے کر) ارشاد فرمایا: تم اسے اپنی ذات پر خرچ کرو' اگر بچ جائے' تو اپنے اہل خانہ پر خرچ کرو' اگر پھر بھی بچ جائے' تو اپنے قریبی رشتے داروں پر خرچ کرو' اور اگر پھر بھی بچ جائے' تو ادھر اُدھر خرچ کرو۔

16665 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُدَبِّرُ الرَّجُلُ عَبْدَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ: لَا ثُمَّ ذَكَرَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَبْدِ الَّذِي دَبَّرَ عَلٰى عَهْدِهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَغْنٰى عَنْهُ مِنْ فُلَانٍ ثُمَّ تَلَا عَطَاءٌ (وَالَّذِينَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوا) (الفرقان: 67) وَذَكَرَ مَا قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِمَالِهِ وَيَجْلِسُ لَا مَالَ لَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے غلام کو مدبر قرار دے دیتا ہے' اس کا اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہوتا' تو عطاء نے جواب دیا: یہ درست نہیں ہے' پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کے بارے میں یہ فرمایا تھا' جس (غلام) کو آپ کے عہد میں مدبر قرار دیا گیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس غلام سے' فلاں شخص سے زیادہ بے نیاز ہے' پھر عطاء نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب وہ لوگ خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی بھی نہیں کرتے اور کنجوسی بھی نہیں کرتے''۔

اسی طرح عطاء نے یہ بات ذکر کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا تھا: جو شخص اپنے مال کو صدقہ کر کے خود یوں بیٹھ جاتا ہے کہ اس کے پاس مال ہی نہیں ہوتا۔

16666 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سَاَلَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنِ الْمُدَبَّرِ قَالَ: " كَيْفَ كَانَ اَبُوكَ يَقُوْلُ فِيهِ؟: هَلْ كَانَ يَبِيعُهُ صَاحِبُهُ؟ " قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اِنِ احْتَاجَ فَقَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: وَاِنْ لَمْ يَحْتَجْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ابن منکدر نے مجھ سے مدبر غلام کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے کہا: آپ کے والد اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کیا اس کا مالک اسے فروخت کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر وہ محتاج ہو؟ ابن منکدر نے کہا: اگرچہ وہ محتاج نہ ہو' تو بھی وہ ایسا کرسکتا ہے۔

16667 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: مَرِضَتْ عَائِشَةُ فَتَطَاوَلَ مَرَضُهَا قَالَتْ: فَذَهَبَ بَنُوْ اَخِيهَا اِلَى رَجُلٍ فَذَكَرُوا مَرَضَهَا فَقَالَ: اِنَّكُمْ تُخْبِرُوْنِي خَبَرَ امْرَاَةٍ مَطْبُوبَةٍ قَالَ: فَذَهَبُوا يَنْظُرُوْنَ فَاِذَا جَارِيَةٌ لَهَا سَحَرَتْهَا وَكَانَتْ قَدْ دَبَّرَتْهَا فَدَعَتْهَا فَسَاَلَتْهَا فَقَالَتْ: مَاذَا اَرَدْتِ؟ قَالَتْ: اَرَدْتُ اَنْ تَمُوتِيْ حَتّٰى اَعْتَقَ قَالَتْ: فَاِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ تُبَاعِي مِنْ اَشَدِّ الْعَرَبِ مِلْكَةً فَبَاعَتْهَا وَاَمَرَتْ بِثَمَنِهَا فَجُعِلَ فِيْ مِثْلِهَا

❀❀ عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئیں' ان کی بیماری طویل ہوگئی' تو ان کے بھتیجے ایک شخص کے پاس گئے' انہوں نے اس شخص کے سامنے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کا ذکر کیا' تو اس شخص نے کہا: تم مجھے ایک ایسی خاتون کے بارے میں بتا رہے ہو' جس پر جادو کیا گیا ہے' جب ان لوگوں نے اس بات کی تحقیق کی' تو پتہ چلا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک کنیز نے ان پر جادو کروایا تھا' جس کنیز کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مدبرہ قرار دیا تھا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو بلا کر اس سے دریافت کیا: اس نے اعتراف کرلیا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارا مقصد کیا تھا؟ اس نے کہا: میں یہ چاہتی تھی کہ آپ فوت ہوجائیں' تاکہ میں آزاد ہوجاؤں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ تمہیں کسی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کیا جائے' جو انتہائی سخت ترین مالک ہو' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو فروخت کروادیا' اور اس کی قیمت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے ذریعے ایک کنیز کو خرید کر آزاد کردیا جائے۔

16668 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بَاعَ مُدَبَّرًا اَحَاطَ دَيْنُ صَاحِبِهِ بِرَقَبَتِهِ

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک مدبر غلام کو فروخت کروادیا تھا' جس کے ذریعے انہوں نے اس غلام کے مالک کا قرض ادا کیا تھا۔

16669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ عَلَى سَيِّدِهِ دَيْنٌ اسْتَسْعَى فِيْ ثَمَنِهِ

❀❀ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب اس کے آقا کے ذمہ قرض ہو' تو اس کی قیمت کے بارے میں' اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

16670 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يَعُودُ الرَّجُلُ فِيْ مُدَبَّرِهِ

❀❀ عمرو بن مسلم نے' طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اپنے مدبر غلام کو واپس لے سکتا ہے۔

16671 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، اَنَّ طَاوُسًا، كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَعُوْدَ الرَّجُلُ فِیْ عَتَاقَتِهٖ قَالَ عَمْرٌو: وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَكْتُبَ لِسَرِيَّةٍ لَهٗ تَدْبِيْرًا فَقُلْتُ لَهٗ: اَتَشْتَرِطُ اِلَّا اَنْ تَرٰى رَاْيَكَ؟ قَالَ: وَلِمَ؟ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يَقُوْلُ: اَوَ لَيْسَ يَحِقُّ لِیْ اَنْ اَرْجِعَ فِيْهَا اِنْ شِئْتُ؟ فَقُلْتُ لَهٗ: اِنَّ الْقُضَاةَ لَا يَقْضُوْنَ بِذٰلِكَ الْيَوْمَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَكْتُبَ لَهٗ مَا قُلْتُ لَهٗ "

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: طاؤس اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے آزاد کردہ غلام کو واپس لے' عمرو بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں ان کی کنیز کے لئے مدبر ہونے کا حکم تحریر کردوں' میں نے ان سے کہا: کیا آپ یہ شرط عائد کررہے ہیں' البتہ اگر آپ کی رائے مختلف ہو تو اور بات ہے' انہوں نے کہا: وہ کیسے؟ تو مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ کیا مجھے اس بات کا حق نہیں ہے' کہ اگر میں چاہوں' تو اس سے رجوع کرلوں' میں نے ان سے کہا: قاضی حضرات تو آج تک اس بارے میں فیصلہ نہیں دیتے ہیں' پھر انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے وہ چیز تحریر کروں' جو میں نے ان سے کہی ہے۔

16672 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَا: الْمُدَبَّرُ وَصِيَّةٌ

❀❀ ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: مدبر' وصیت شمار ہوگا۔

16673 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمُدَبَّرُ وَصِيَّةٌ يَرْجِعُ فِيْهِ صَاحِبُهٗ مَتٰى شَاءَ

❀❀ ابن ابو نجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدبر وصیت شمار ہوگا' اس کا مالک جب چاہے' اس کے بارے میں رجوع کرسکتا ہے۔

16674 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَطَاءٌ: يُكْرَهُ بَيْعُ الْمُدَبَّرِ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: يُعَادُ فِی الْمُدَبَّرِ وَفِیْ كُلِّ وَصِيَّةٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: مدبر کو فروخت کرنا مکروہ ہے' میں نے انہیں یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا: مدبر غلام میں' یا ہر وصیت میں رجوع کیا جاسکتا ہے۔

16675 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَالشَّعْبِيِّ اَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ الْمُدَبَّرِ "

❀❀ عبدالکریم نے' ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان دونوں حضرات نے مدبر غلام کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

16676 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَبِيعُهُ الْجَرِيءُ وَيَرِعُ عَنْهُ الْوَرِعُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جرأت کرنے والا اسے فروخت کرے گا اور پرہیزگار شخص اس سے احتیاط کرے گا۔

16677 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُبَاعُ الْمُدَبَّرُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدبر غلام کو فروخت نہیں کیا جائے گا

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو اس کی مانند ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

16678 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اُرْسِلْتُ اِلَيْكَ مِنَ الْكُوفَةِ اَسْاَلُكَ عَنْ رَجُلٍ دَبَّرَ جَارِيَةً لَهُ، ثُمَّ بَاعَهَا وَوَطِئَهَا الْمُشْتَرِي فَقَالَ: تُرَدُّ الْجَارِيَةُ وَيَغْرَمُ الَّذِي وَطِئَهَا الْعُقْرَ وَتُتْرَكُ عَلٰى حَالِهَا

❀❀ معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: مجھے کوفہ سے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے تاکہ میں آپ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کروں جو اپنی کنیز کو مدبر قرار دے دیتا ہے پھر وہ اس کنیز کو فروخت کر دیتا ہے اور خریدار اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو معمر نے جواب دیا: وہ کنیز واپس کر دی جائے گی جس خریدار نے اس کے ساتھ صحبت کی ہے وہ جرمانہ ادا کرے گا اور اس کنیز کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا۔

16679 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، اَوْ عَنْ غَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا يُعَادُ فِي الْمُدَبَّرِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَابْنِ اَبِي يَحْيَى

❀❀ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبر سے رجوع نہیں کیا جا سکتا یہ بات ابن عیینہ اور ابن ابو یحییٰ سے منقول ہے۔

16680 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً مُدَبَّرَةً فَاَعْتَقَهَا قَالَ: جَازَ عِتْقُهُ وَيَبْتَاعُ هٰذَا الَّذِي بَاعَهَا بِثَمَنِهَا جَارِيَةً فَيُدَبِّرُهَا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی مدبرہ کنیز کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے تو زہری نے فرمایا: اس کا آزاد کرنا درست ہوگا اور جس شخص نے اس کنیز کو فروخت کیا تھا وہ اس کی قیمت کے ذریعے ایک اور کنیز خرید کر اسے مدبر کر دے گا۔

16681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: اَبُو مَذْكُورٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ يُقَالُ لَهُ: يَعْقُوبُ

فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ فَاشْتَرَاهُ النُّعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنَهُ اِلَيْهِ وَقَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَبِعِيَالِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَبِقَرَابَتِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا وَاَشَارَ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابومذکور نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کردیا' ان صاحب کا' اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' اس غلام کا نام یعقوب تھا' اس بات کی اطلاع' نبی اکرم ﷺ کو ملی' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کون اس کو مجھ سے خریدے گا؟ تو حضرت نعیم بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے عوض میں اس غلام کو خرید لیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کی قیمت اس کے سابقہ آقا کے سپرد کی' اور فرمایا: جب کوئی شخص تنگ دست ہو' تو اسے اپنی ذات پر خرچ کرنا چاہیے' اگر بچ جائے' تو اپنے بال بچوں پر کرے اگر اضافی ہو' تو رشتے داروں پر کرے' اگر اضافی ہو' تو یہاں اور وہاں کرے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی۔

بَابُ اَوْلَادِ الْمُدَبَّرَةِ

باب: مدبرہ کنیز کی اولاد کا حکم

16682 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اَوْلَادُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مدبرہ کنیز کی اولاد' ان کی ماں کے حکم میں ہوگی۔

16683 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَتِهَا

❀❀ یزید بن عبداللہ نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبرہ کنیز کی اولاد' اس کنیز کے حکم میں ہوگی۔

16684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ اِذَا وَلَدَتْهُمْ بَعْدَمَا دَبَّرَتْ فَهُمْ بِمَنْزِلَتِهَا

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدبرہ کی اولاد' اپنی ماں کے حکم میں ہوگی' جب اس نے مدبرہ ہوجانے کے بعد انہیں جنم دیا ہو' تو پھر وہ اس کنیز کے حکم میں ہی ہوں گے۔

16685 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَتِهَا

❀❀ معمر نے' حسن بصری اور قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبرہ کی اولاد' اس (مدبرہ کنیز) کے حکم میں ہوگی۔

16686 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: أَوْلَادُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ

❀❀ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبرہ کی اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہوگی۔

16687 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمُدَبَّرَةِ تَمُوتُ وَتَتْرُكُ وَلَدًا وَلَدَتْهُمْ بَعْدَمَا دُبِّرَتْ قَالَ: بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَا عِتْقَ عَلَيْهِمْ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے مدبرہ کے بارے میں نقل کیا ہے جو فوت ہو جاتی ہے اور بچوں کو چھوڑ کر جاتی ہے ان بچوں کو اس نے مدبرہ ہو جانے کے بعد جنم دیا تھا تو زہری فرماتے ہیں: وہ بچے اپنی ماں کے حکم میں ہوں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بچے آزاد نہیں ہوں گے۔

16688 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ، كَانَ يَقُولُ فِي الْمُدَبَّرِ: وَلَدُهُ عَبِيدٌ كَالْحَائِطِ تَصَدَّقُ بِهِ إِذَا مِتَّ، وَلَكَ ثَمَرَتُهُ مَا عِشْتَ،

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء مدبر کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس کی اولاد غلام شمار ہوگی جیسے تم کسی باغ کو اپنے مرنے کے بعد صدقہ قرار دو تو جب تک تم زندہ ہو تم اس کا پھل کھا سکتے ہو۔

16689 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، مِثْلَ ذَلِكَ

❀❀ عمرو بن دینار نے ابوشعثاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16690 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ، كَانَ يَقُولُ: أَوْلَادُ الْمُدَبَّرِ عَبِيدٌ، وَإِنْ كَانَتْ حُبْلَى يَوْمَ تُدَبَّرُ فَوَلَدُهَا كَالْمُدَبَّرِ كَأَنَّهُ عُضْوٌ مِنْهَا

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: مدبر کی اولاد غلام شمار ہوگی اور اگر عورت کو مدبر قرار دینے کے وقت وہ حاملہ تھی تو پھر اس کی اولاد مدبر کی مانند ہوگی گویا کہ وہ اس کا ایک حصہ ہے۔

16691 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَضَرْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَاخْتُصِمَ إِلَيْهِ فِي أَوْلَادِ الْمُدَبَّرَةِ فَاسْتَشَارَ مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: تُبَاعُ أَوْلَادُهَا فَإِنَّ الرَّجُلَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّخْلِ فَيَأْكُلُ ثَمَرَهَا وَقَالَ الْآخَرُ نَقْضًا لِلَّذِي قَالَ صَاحِبُهُ قَالَ: الْمُدَبَّرَةُ يَكُونُ وَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: قَدْ يُهْدِي الرَّجُلُ الْبَدَنَةَ فَتَنْتِجُ فَيُنْحَرُ وَلَدُهَا مَعَهَا قَالَ عِكْرِمَةُ: فَقَامَ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِمْ بِشَيْءٍ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: میں عبدالملک بن مروان کے پاس موجود تھا اس کے سامنے مدبرہ کنیز کی اولاد کے بارے میں مقدمہ آیا اس نے اپنے آس پاس موجود افراد سے مشورہ لیا تو ایک شخص نے اس سے کہا: اس کنیز کی اولاد کو فروخت

کر دیا جائے گا' کیونکہ جب کوئی شخص کھجوروں کا درخت صدقہ کرتا ہے' تو وہ اس کا پھل کھا سکتا ہے' جبکہ ایک اور شخص نے اس کے برعکس رائے دی' اس نے کہا: مدبرہ کنیز کی اولاد' مدبرہ کنیز کے حکم میں ہوگی' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' اس شخص نے یہ مثال دی تھی کہ اگر کوئی شخص قربانی کا جانور ہدی کے طور پر بھجواتا ہے' اور وہ جانور کسی بچے کو جنم دے دیتا ہے' تو اس جانور کے بچے کو بھی اس کی ماں کے ساتھ ذبح کر دیا جائے گا' عکرمہ کہتے ہیں: تو خلیفہ عبدالملک اٹھ کھڑا ہوا' اور اس نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

16692 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ تُبَاعَ اَوْلَادُ الْمُدَبَّرَةِ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا تھا کہ مدبرہ کنیز کی اولاد کو فروخت کر دیا جائے۔

16693 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَسَاَلَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: رَجُلٌ اَعْتَقَ مَاهَتَهُ لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ، مَا سَبِيلُ وَلَدِهَا؟ قَالَ: فَالْتَوَى عَلَيْهِ الْقَاسِمُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: قَضَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ وَلَدَهَا بِمَنْزِلَتِهَا يُعْتَقُوْنَ بِعِتْقِهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ: هٰذَا رَاْيٌ مِنْهُ وَلَا اَرَى كُلَّ شَيْءٍ وَلَدَتْ بَعْدَمَا دُبِّرَتْ وَكَانَتِ الْمُدَبَّرَةُ وَوَلَدُهَا مِنَ الثُّلُثِ فَاِنْ مَاتَ سَيِّدُ اُمِّ الْوَلَدِ عَتَقَتْ وَعَتَقَ اِنَّهُ فِي هٰذَا اِلَّا مُعْدَلًا

❀❀ ابن عون بیان کرتے ہیں: میں قاسم بن محمد کے پاس موجود تھا' ایک دیہاتی نے ان سے سوال کیا' اس نے کہا: ایک شخص اپنی کنیز کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیتا ہے' تو اس کنیز کے بچوں کا کیا حکم ہوگا؟ تو قاسم نے اس کا جواب دینے میں لیت و لعل سے کام لیا' حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کنیز کی اولاد' اس کنیز کے حکم میں ہوگی' اور اس کنیز کی آزادی کے ساتھ اولاد بھی آزاد شمار ہوگی' تو قاسم نے کہا: یہ ان کی ذاتی رائے ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ مدبر بن جانے کے بعد' اس نے جن بچوں کو جنم دیا ہے' ایسی صورت میں وہ مدبرہ کنیز اور اس کی اولاد ایک تہائی مال میں سے شمار ہوں گے' اور اگر ام ولد کا آقا فوت ہو جائے' اور ام ولد آزاد ہو جائے' تو اس کی اولاد بھی آزاد شمار ہوگی۔

16694 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ اُمَّ وَلَدِهِ اَوْ مُدَبَّرَتَهُ فَمَا وَلَدَتَا مِنْ وَلَدٍ فَهُوَ بِمَنْزِلَتِهَا لَا يُبَاعُوْنَ، وَلَا يُوهَبُوْنَ، وَلَا يُوْرَثُوْنَ، فَاِنْ مَاتَ الَّذِي دَبَّرَ عَتَقَتْ وَعَتَقَ كُلُّ شَيْءٍ وَلَدَتْ بَعْدَمَا دُبِّرَتْ وَكَانَتِ الْمُدَبَّرَةُ وَوَلَدُهَا مِنَ الثُّلُثِ، فَاِنْ مَاتَ سَيِّدُ اُمِّ الْوَلَدِ عَتَقَتْ وَعَتَقَ وَلَدُهَا مَا كَانَتْ وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ فَهُوَ بِمَنْزِلَتِهَا لَا يُبَاعُوْنَ بَعْدَمَا وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا، وَلَا يَكُوْنُوْنَ مِنَ الثُّلُثِ، وَلَا يُسْتَسْعَوْنَ فِي شَيْءٍ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی ام ولد یا اپنی کنیز کی شادی کروا دے' تو وہ جس بچے کو جنم دے گی تو وہ اس عورت کے حکم میں ہوں گے' انہیں نہ تو فروخت کیا جا سکتا ہے' نہ ہی ہبہ کیا جا سکتا ہے' نہ وراثت میں منتقل کیا جا سکتا ہے' اور اگر وہ شخص فوت ہو جائے' جس نے مدبر قرار دیا تھا' تو وہ کنیز بھی آزاد شمار ہوگی' اور مدبرہ ہو جانے کے بعد اس نے جتنے بچوں کو جنم دیا تھا' وہ بھی

آزاد شمار ہوں گے وہ مدبرہ کنیز اور اس کی اولاد میت کے ترکے کے ایک تہائی حصے میں شمار کیے جائیں گے اسی طرح اگر ام ولد کا آقا فوت ہو جاتا ہے تو ام ولد بھی آزاد ہو جائے گی اور ام ولد کی وہ اولاد بھی آزاد ہو جائے گی جو اس نے ام ولد بننے کے بعد جنم دی تھی وہ اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہوگی جب ام ولد اپنے آقا کے بچے کو جنم دیدے تو اس کے بعد اس کی اولاد کو فروخت نہیں کیا جاسکتا البتہ وہ نہ تو ایک تہائی حصے میں شمار ہوں گے اور نہ ہی ان سے کسی قسم کی مزدوری کروائی جائے گی۔

16695 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَا: اَوْلَادُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ

❀❀ ابن عون نے قاسم اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے: مدبرہ کنیز کی اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہوگی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَطَأُ مُدَبَّرَتَهُ

باب: آدمی کا اپنی مدبرہ کنیز کے ساتھ صحبت کرنا

16696 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ وَغَيْرَهُمَا قَالُوا: يُصِيبُ الرَّجُلُ وَلِيدَتَهُ اِذَا دَبَّرَهَا اِنْ اَحَبَّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُهُ

❀❀ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: آدمی جب اپنی کنیز کو مدبرہ قرار دیدے تو جب وہ چاہے وہ اس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو بھی یہی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

16697 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، دَبَّرَ جَارِيَتَيْنِ لَهُ فَكَانَ يَطَؤُهُمَا، ثُمَّ اَعْتَقَ اِحْدَاهُمَا فَزَوَّجَهَا نَافِعًا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دو کنیزوں کو مدبرہ قرار دے دیا تھا وہ ان کے ساتھ صحبت کرتے تھے پھر انہوں نے ان میں سے ایک کنیز کو آزاد کر کے اس کی شادی نافع کے ساتھ کروادی۔

16698 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، دَبَّرَ جَارِيَتَيْنِ لَهُ فَكَانَ يَطَؤُهُمَا حَتّٰى دُبِّرَتْ اِحْدَاهُمَا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دو کنیزوں کو مدبرہ قرار دیا تھا وہ ان دونوں کے ساتھ صحبت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان دونوں میں سے ایک مدبرہ قرار پائی۔

16699 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ وَلَا يَعُودُ فِيهَا

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی مدبرہ کنیز کے ساتھ صحبت کرے البتہ وہ اس

سے رجوع نہیں کرسکتا۔

16700 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، كَرِهَ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لِمَ تَكْرَهُهُ؟ قَالَ: لِقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا تَقْرَبْهَا وَلِاَحَدٍ فِيهَا شَرْطٌ

❀❀ معمر نے' زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی اپنی مدبرہ کے ساتھ صحبت کرے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: آپ اسے مکروہ قرار کیوں دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے: تم اس کے قریب نہ جانا' جبکہ اس کنیز میں کسی اور شخص کے لئے شرط موجود ہو۔

16701 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اَعْتَقَ وَلِيدَةً لَهُ عَنْ دُبُرٍ، ثُمَّ وَطِئَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَهِيَ حُبْلَى

❀❀ ابن جریج نے' عمر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنی کنیز کو مدبرہ کے طور پر آزاد کردیا' پھر وہ سات سال تک اس کے ساتھ صحبت کرتے رہے' پھر ایک مرتبہ وہ کنیز حاملہ تھی' تو انہوں نے اسے آزاد کردیا۔

16702 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَطَاُ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مُدَبَّرَةً، وَلَا يَبِيعُهَا وَلَا يَرْجِعُ فِيهَا

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: آدمی اپنی مدبرہ کنیز کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے' البتہ وہ اسے فروخت نہیں کرسکتا' یا اس سے رجوع نہیں کرسکتا۔

16703 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی مدبرہ کنیز کے ساتھ صحبت کرلے۔

16704 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ

❀❀ یحییٰ بن سعید نے' سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی مدبرہ کنیز کے ساتھ صحبت کرے۔

بَابُ مَنْ اَعْتَقَ بَعْضَ عَبْدِهِ

باب: جو شخص اپنے غلام کے کچھ حصے کو آزاد کرے

16705 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ،

عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ لَهُمْ غُلَامٌ يُقَالُ لَهُ طَهْمَانُ اَوْ ذَكْوَانُ فَاَعْتَقَ جَدُّهُ نِصْفَهُ فَجَاءَ الْعَبْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْتِقُ فِيْ عِتْقِكَ، وَتَرِقُّ فِيْ رِقِّكَ فَكَانَ يَخْدُمُ سَيِّدَهُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اِسْمَاعِيلُ: وَاِنَّمَا يُعْتَقُ الْعَبْدُ كُلُّهُ اِذَا اَعْتَقَ عَبْدًا لَّهُ نِصْفَهُ

❀❀ اسماعیل بن امیہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان لوگوں کا ایک غلام طہمان یا شاید ذکوان تھا' ان کے دادا نے اپنے نصف حصے کو آزاد کر دیا' وہ غلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارے جتنے حصے کو آزاد کیا گیا ہے' اتنا حصہ آزاد ہے' اور جتنا حصہ غلام تھا' اتنا حصہ غلام ہے' (راوی بیان کرتے ہیں:) تو وہ اپنے آقا کی مرتے دم تک خدمت کرتا رہا۔

اسماعیل بیان کرتے ہیں: غلام کو مکمل طور پر آزاد قرار دے دیا جائے گا' جب کوئی شخص اس غلام میں سے' اپنے نصف حصے کو آزاد کر دے۔

16707 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ نِصْفَ عَبْدٍ قَالَ: يَعْتِقُ فِيْ عِتْقِهِ وَيَرِقُّ فِيْ رِقِّهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے' ایک شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں: جس نے اپنے غلام کا نصف آزاد کر دیا تھا' وہ فرماتے ہیں: غلام کا جتنا حصہ آزاد ہوا ہے وہ آزاد شمار ہوگا اور جتنا غلام ہے' وہ غلام شمار ہوگا۔

16707 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ اِذَا اُعْتِقَ نِصْفُهُ فَبِحِسَابِ مَا عَتَقَ وَيُسْتَسْعَى قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ حَمَّادٌ يَقُولُ ذٰلِكَ

❀❀ حکم نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب غلام کے نصف حصے کو آزاد کر دیا جائے' تو جتنا حصہ آزاد کیا گیا ہے' وہ آزاد شمار ہوگا' اور باقی کے بارے میں' اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

سفیان بیان کرتے ہیں: حماد بن ابوسلیمان نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔

16708 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ لِفَافًا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ كَانَ لِيْ عَبْدٌ اَعْتَقْتُ ثُلُثَهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: عَتَقَ كُلُّهُ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيكٌ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ نَاْخُذُ بِهَا

❀❀ خالد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' اس نے انہیں بتایا: میرا ایک غلام ہے' جس کے ایک تہائی حصے کو میں نے آزاد کر دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ غلام مکمل طور پر آزاد شمار ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

16709 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْحَسَنِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: امْرَاَةٌ لَهَا عَبْدَانِ اَعْتَقَتْ نِصْفَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا كَيْمَا يَدْخُلَا عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَسَنُ: لَا شَرِيكَ لِلّٰهِ لَا شَرِيكَ لِلّٰهِ

هُمَا حُرَّانِ

❀❀ معمر نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حسن بصری کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: ایک عورت کے دو غلام تھے' اس نے ان دونوں میں سے' ہر ایک کے نصف حصے کو آزاد کر دیا' تاکہ وہ دونوں اس کے ہاں نہ آئیں' تو حسن نے کہا: اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے' وہ دونوں آزاد شمار ہوں گے۔

16710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَ لَهُ عَبْدٌ فَأَعْتَقَ مِنْهُ عُضْوًا عَتَقَ كُلُّهُ مِيرَاثُهُ مِيرَاثُ حُرٍّ وَشَهَادَتُهُ شَهَادَةُ حُرٍّ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کا ایک غلام ہو اور وہ اس میں سے' ایک عضو کو آزاد کر دے' تو وہ غلام مکمل طور پر آزاد شمار ہوگا' اس کی وراثت کا حکم' آزاد شخص کی وراثت کی مانند ہوگا' اس کی گواہی' آزاد شخص کی گواہی کی مانند ہوگی۔

16711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ إِصْبَعُكَ أَوْ ظُفُرُكَ أَوْ عُضْوٌ مِنْكَ حُرٌّ عَتَقَ كُلُّهُ

❀❀ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہے: تمہاری انگلی' یا تمہارا ناخن یا تمہارا ایک عضو آزاد ہے' تو وہ غلام' مکمل طور پر آزاد شمار ہوگا۔

بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ

باب جو شخص کسی مشترکہ غلام میں سے' اپنے حصے کو آزاد کر دے

16712 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ أُقِيمَ مَا بَقِيَ مِنْهُ فِي مَالِهِ، إِذَا كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ لَا يُدْرَى قَوْلُهُ: إِذَا كَانَ لَهُ مَا بَلَغَ ثَمَنَ الْعَبْدِ أَفِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ شَيْءٌ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ

16712-صحيح البخاري - كتاب العتق' باب إذا أعتق عبدا بين اثنين - حديث: 2406صحيح مسلم - كتاب العتق' حديث: 2836مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب العتق والولاء ' بيان الخبر الدال على أن المعتق نصيبه من عبد منه بينه - حديث: 3831صحيح ابن حبان - كتاب العتق' باب إعتاق الشريك - ذكر البيان بأن المعتق نصيبه من مملوكه ' حديث: 4380موطأ مالك - كتاب العتق والولاء ' باب من أعتق شركا له في مملوك - حديث: 1459سنن أبي داؤد - كتاب العتق' باب فيمن روى أنه لا يستسعي - حديث: 3455سنن ابن ماجه - كتاب العتق' باب من أعتق شركا له في عبد - حديث: 2525السنن الكبرى للنسائي - باب ما قذفه البحر' ذكر العبد يكون بين اثنين فيعتق أحدهما نصيبه واختلاف ألفاظ الناقلين - حديث: 4801شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب العتاق' باب العبد يكون بين رجلين فيعتقه أحدهما - حديث: 3022سنن الدارقطني - كتاب المكاتب' حديث: 3697مسند الشافعي - ومن كتاب العتق' حديث: 874مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5667

❀❀ سالم نے‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص کسی غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کردے‘ تو غلام کا جو حصہ باقی بچا ہے‘ اس کی قیمت کا تعین اس شخص کے مال میں سے کیا جائے گا‘ جبکہ اس شخص کے پاس اتنا مال ہو‘ جو اس غلام کی قیمت تک پہنچتا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ پتہ نہیں چل سکا‘ روایت کے یہ الفاظ ”اس شخص کے پاس اتنا مال ہو‘ جو غلام کی قیمت تک پہنچ سکتا ہو“ کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا حصہ ہے؟ یا یہ بات زہری نے ارشاد فرمائی ہے۔

16713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ عَتَقَ الْعَبْدُ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ

❀❀ نافع نے‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جوشخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے‘ تو وہ غلام مکمل طور پر‘ اس کے مال میں سے آزاد شمار ہوگا‘ اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو“۔

16714 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ اُقِيْمَ عَلَى الَّذِيْ اَعْتَقَهُ، يُدْفَعُ ثَمَنُهٗ اِلٰى شُرَكَائِهٖ، وَيَعْتِقُ فِيْ مَالِ الَّذِيْ اَعْتَقَهٗ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جوشخص کسی غلام میں‘ اپنے حصے کو آزاد کردے تو اس کی قیمت کی ادائیگی اس شخص پر لازم ہوگی‘ جس نے اسے آزاد کیا ہے‘ وہ اس کی قیمت دیگر شراکت داروں کو ادا کرے گا اور وہ غلام اس شخص کے مال میں سے آزاد ہوگا‘ جس نے آزاد کیا ہے“۔

16715 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ اُعْتِقَ مَا بَقِيَ فِيْ مَالِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جوشخص کسی غلام میں‘ اپنے حصے کو آزاد کردے‘ تو اس غلام کا باقی حصہ‘ اس شخص کے مال میں سے آزاد کروایا جائے گا“۔

16716 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنْ جُهَيْنَةَ كَانَ بَيْنَهُمَا عَبْدٌ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ فَضَمَّنَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَاعَ غَنِيْمَةً لَهٗ

❀❀ ابو مجلز بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو بھائیوں کے درمیان ایک غلام مشترکہ ملکیت تھا‘ ان دونوں میں سے ایک نے اپنے حصے کو آزاد کردیا‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جرمانے کا پابند کیا‘ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں سے اس کا حصہ فروخت کروا دیا۔

16717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نُهَيْكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ اَعْتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے تو اس غلام کا بقیہ حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد کیا جائے گا اور اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود نہ ہو تو غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔

16718 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: اَعْتَقَ رَجُلٌ عَبْدًا لَّهٗ لَيْسَ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ فَاَعْتَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُلُثَهٗ، وَاسْتَسْعَاهُ فِي الثُّلُثَيْنِ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کردیا اس شخص کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا اور اس نے آزاد بھی مرنے کے قریب کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کے ایک تہائی حصے کو آزاد قرار دیا اور دو تہائی حصے کے بارے میں اس سے مزدوری کروائی۔

16719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عُذْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ اَعْتَقَ عِنْدَ مَوْتِهٖ غُلَامًا لَّهٗ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْتَقَ ثُلُثَهٗ، وَاَمَرَهٗ اَنْ يَسْعٰى فِي الثُّلُثَيْنِ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: عذرہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے: ان کے قبیلے کے ایک شخص نے مرنے کے قریب اپنے غلام کو آزاد کردیا اس شخص کا کوئی اور مال نہیں تھا یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کی ایک تہائی حصے کو آزاد کر قرار دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے یہ حکم دیا کہ وہ اپنے دو تہائی حصے کے بارے میں مزدوری کرے۔

16720 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَبْدٌ، فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهٗ ضَمِنَ اِنْ كَانَ لَهٗ يَسَارٌ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ يَسَارٌ سَعَى الْعَبْدُ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب دو آدمیوں کے درمیان کوئی غلام مشترکہ ملکیت ہو اور ان دونوں میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کردے تو اگر وہ شخص خوشحال ہوگا تو وہ دوسرے حصے کا ضامن ہوگا اور اگر وہ خوشحال نہیں ہوگا تو پھر غلام مزدوری کر کے (دوسرے حصے کی رقم ادا کرے گا)۔

16721 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ شِقْصًا فِي عَبْدٍ فَاِنَّهٗ يَضْمَنُ بَقِيَّتَهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِي بَقِيَّتِهٖ قَالَ: فَقُلْتُ لِسُلَيْمَانَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الْعَبْدُ صَغِيرًا قَالَ: كَذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ

❀❀ سلیمان بن یسار فرماتے ہیں: جب آدمی غلام میں ایک حصے کو آزاد کرے گا تو وہ غلام کے بقیہ حصے کا ضامن ہو

گا' اگر اس کے پاس اتنا مال موجود ہو' اگر اس کے پاس مال موجود نہ ہو' تو بقیہ حصے کے بارے میں غلام سے مزدوری کروائی جائے گی' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر وہ غلام' کمسن بچہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: سنت میں اسی طرح منقول ہے۔

16722 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنْ كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ تَمَامُ نَصِيْبِ صَاحِبِهِ الَّذِيْ ضَمِنَ لَهُ ضُمِنَ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ سِعَايَةٌ، وَاِنْ نَقَصَ مِنْهُ دِرْهَمًا فَمَا فَوْقَهُ سَعَى الْعَبْدُ فِيْ نِصْفِ ثَمَنِهِ فَلَيْسَ عَلَى الْمُعْتِقِ ضَمَانٌ، وَاِنْ اَعْتَقَهُ وَهُوَ مُوْسِرٌ، فَلَمْ يَقْضِ الْقَاضِيْ حَتّٰى اَفْلَسَ فَهُوَ ضَامِنٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ، وَاِنْ كَانَ اَعْتَقَ وَهُوَ مُفْلِسٌ فَلَمْ يَقْضِ الْقَاضِيْ حَتّٰى اَيْسَرَ، فَالسِّعَايَةُ عَلَى الْعَبْدِ قَالَ: وَكَانَ حَمَّادٌ يَقُوْلُ: اِذَا سَعَى فَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا،

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حماد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں: اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنے ساتھی کے حصے کی پوری رقم ادا کرسکتا ہو جو جرمانے کے طور پر اس پر عائد ہوتی ہے' تو پھر اسے جرمانے کی ادائیگی کا پابند کیا جائے گا اور غلام پر مزدوری کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن اگر اس کی رقم میں سے ایک درہم یا اس سے زیادہ رقم کم ہوتی ہے' تو پھر اپنی نصف قیمت کے بارے میں غلام ہی مزدوری کرے گا آزاد کرنے والے پر جرمانے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اگر آزاد کرنے والے نے اسے آزاد کیا تھا اور اس وقت وہ خوشحال تھا اور قاضی نے بھی کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا' لیکن پھر وہ شخص مفلس ہوگیا' تو بھی وہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا اور غلام پر کوئی چیز لاگو نہیں ہوگی لیکن اگر آزاد کرنے والے نے آزاد اس وقت کیا تھا جب وہ مفلس تھا اور قاضی کا فیصلہ دینے سے پہلے ہی وہ خوشحال ہوگیا تو غلام پر مزدوری کرنا لازم ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حماد یہ فرماتے ہیں: اگر غلام نے مزدوری کر کے بقیہ رقم ادا کی تو ولاء ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگی۔

16723 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَزَكَرِيَّا، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلَّذِيْ 00 وَقَالَهُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَقَوْلُ حَمَّادٍ اَحَبُّ اِلَيَّ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: ولاء اس شخص کے لئے ہوگی جو (اس کے آگے عربی عبارت نامکمل ہے) ابن ابولیلیٰ نے بھی یہی بات بیان کی ہے تاہم حماد بن ابوسلیمان کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

16724 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اِنْ كَانَ عَبْدٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ بِغَيْرِ اَمْرِ شَرِيْكِهِ اُقِيْمَ مَا بَقِيَ مِنْهُ ثُمَّ اُعْتِقَ فِيْ مَالِ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ هٰذَا الْعَبْدُ بِمَا غُرِمَ فِيْمَا اَعْتَقَ عَلَيْهِ مِنَ الْعَبْدِ قُلْتُ: يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ بِذٰلِكَ اِنْ كَانَ مُفْلِسًا اَوْ غَنِيًّا قَالَ: زَعَمُوْا قَالَ: وَاَقُوْلُ: اَنَا لَا يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ مُفْلِسًا فَيُسْتَسْعَى الْعَبْدُ حِيْنَئِذٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ غلام ہو اور ان دونوں میں

سے ایک اپنے حصے کو اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر آزاد کر دے تو غلام کے باقی حصے کا تعین کیا جائے گا اور پھر اس غلام کو اس شخص کے مال میں سے آزاد کیا جائے گا جس نے اسے آزاد کیا ہے اور اس کو جس ادائیگی کا پابند کیا گیا ہے اس کے بارے میں اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی میں نے کہا: اس صورت میں غلام سے ضرور مزدوری کروائی جائے گی خواہ اس کو آزاد کرنے والا غریب ہو یا خوشحال ہو؟ انہوں نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں غلام سے مزدوری نہیں کروائی جائے گی یہ صرف اس وقت کروائی جاسکتی ہے جب اسے آزاد کروانے والا شخص مفلس ہو تو اس صورت میں غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔

16725 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ: لَا يَتْبَعُ السَّيِّدُ الْعَبْدَ فِيمَا غُرِمَ عَلَيْهِ فِي عِتَاقِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کی آزادی کی وجہ سے مالک پر جو جرمانہ عائد ہوا ہے وہ آقا غلام سے وصول نہیں کرے گا۔

16726 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْ اَرَادَ اَنْ اَعْتِقَ عَنْهُ مَا اَعْتِقُ بِغَيْرِ اَمْرِهِ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى حَقِّهِ مِنَ الْعَبْدِ، فَقَالَ الْعَبْدُ: اَنَا اَقْضِي قِيمَتِي قَالَ: بَعْدُ هُوَ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اِنَّ سَيِّدَهُ اَحَقُّ بِمَا بَقِيَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَعْتِقُ، وَلَا بُدَّ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ میں نے اس کی اجازت کے بغیر جس کو آزاد کیا ہے اسے میں اس کی طرف سے آزاد کر دوں تاکہ وہ غلام کی طرف سے اپنے حق پر برقرار رہے اور غلام یہ کہتا ہے کہ میں اپنی قیمت ادا کر دیتا ہوں تو بعد میں انہوں نے اور عمرو بن دینار نے یہ فرمایا: غلام کا آقا باقی بچنے والی نسبت حاصل کرنے کا زیادہ حق دار ہوگا' جبکہ میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ غلام آزاد شمار ہوگا' یہ ضروری ہے۔

16727 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ عَلٰى شُرَكَائِهِ، وَكَانَ الْعَبْدُ مُفْلِسًا فَاَرَادَ اَنْ يَاْخُذَ نَفْسَهُ بِقِيمَتِهِ فَاِنِّي اُرَاهُ اَحَقَّ بِهَا اِنْ نَقَدَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابومرثد نے مجھ سے کہا: جو شخص مشترکہ غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے اور غلام مفلس ہوتا ہے اور وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ قیمت کے عوض میں اپنی ذات کو حاصل کر لے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے اپنی ذات کے بارے میں سب سے زیادہ حق ہوگا' بشرطیکہ وہ نقد ادائیگی کر سکتا ہو۔

16728 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَكَانَ الَّذِي اَعْتَقَ مُفْلِسًا، وَكَانَ الْعَبْدُ ذَا مَالٍ فَقَالَ الَّذِي اَعْتَقَ عَلَيْهِ: اَنَا آخُذُ الْعَبْدَ بِذٰلِكَ فَاَبَى الْعَبْدُ قَالَ: فَلَا يُكْرَهُ الْعَبْدُ حِينَئِذٍ عَلٰى شَيْءٍ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ يَوْمٌ وَلِسَيِّدِهِ يَوْمٌ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ وَاِنْ كَاتَبَهُ اَحَدُ الشُّرَكَاءِ اَوْ قَاطَعَهُ بِاَمْرِ شُرَكَائِهِ، فَبِمَنْزِلَةِ الْعِتْقِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آزاد کرنے والا شخص مفلس ہو اور غلام مال دار ہو اور جس کے خلاف (یعنی جس کے مقابلے میں) اس نے آزاد کیا تھا' وہ یہ کہے: میں اس بنیاد پر غلام کو حاصل کر لیتا ہوں اور غلام اس بات کو قبول نہ کرے' تو ایسی صورت میں غلام کو اس بات کا پابند نہیں کیا جائے گا' کہ ایک دن اس کی اپنی ذات کے لئے ہوگا ایک دن اس کے آقا کے لئے ہوگا (جس نے اپنے حصے کو آزاد نہیں کیا)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر شراکت داروں میں سے کوئی ایک اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے' یا کوئی شخص شراکت داروں کی اجازت کے ساتھ غلام پر قسطوں کی ادائیگی لازم کر دیتا ہے' تو کیا یہ آزاد کرنے کے حکم میں ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِرَجُلٍ لَهُ نَصِيبٌ فِيْ عَبْدٍ: لَا تُفْسِدْ عَلٰى اَصْحَابِكَ فَتَضْمَنَ

❀❀ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص سے یہ فرمایا تھا: جس کا ایک غلام میں حصہ تھا' کہ تم اپنے ساتھیوں کو خراب نہ کرو! تم ضمان ادا کر دو۔

16730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ قَالَ: يُقَوَّمُ يَوْمَ اَعْتَقَهُ

❀❀ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: جس دن اس نے اس غلام کو آزاد کیا ہے' اس دن اس غلام کی قیمت کا تعین کر لیا جائے گا۔

16731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ قَالَتْ: اِنْ تَزَوَّجَ زَوْجُهَا فَكُلُّ عَبْدٍ لَهَا حُرٌّ، فَتَزَوَّجَ قَالَ: لَا تُقَالُ السَّفِيهَةُ فِي الْعِتْقِ، الْعِتْقُ جَائِزٌ مِنْ كُلِّ سَفِيهَةٍ وَسَفِيهٍ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهَا شِرْكٌ فِيْ عَبْدٍ، فَلَا يُعْتَقُ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهَا كُلُّهُ

❀❀ معمر نے' زہری کے بارے میں نقل کیا ہے: ان سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ کہتی ہے کہ اگر اس کے شوہر نے شادی کی' تو اس عورت کا ہر غلام آزاد ہوگا' اور پھر وہ مرد شادی کر لیتا ہے' تو زہری نے فرمایا: غلام آزاد کرنے کے حوالے سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ فلاں عورت بے وقوف ہے' کیونکہ ہر بے وقوف عورت اور بے وقوف مرد کی طرف سے غلام آزاد کرنا درست ہوتا ہے' البتہ اگر عورت کا کسی غلام میں حصہ ہو' تو پھر وہ غلام آزاد شمار نہیں ہوگا' اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ عورت مکمل طور پر غلام کی مالک ہو۔

16732 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ النَّخَعِيِّ، اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ وَلَهُ شُرَكَاءُ يَتَامٰى، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَنْتَظِرُ بِهِمْ حَتّٰى يَبْلُغُوا، فَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَعْتِقُوْا اَعْتَقُوا، وَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَضْمَنَ لَهُمْ ضَمِنَ

❀❀ ابوحمزہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک ایسے غلام کو آزاد کیا جس میں اس کا حصہ تھا اس غلام کے دیگر مالکان حصے دار یتیم بچے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان بچوں کے بڑے ہونے کا انتظار کیا جائے گا پھر بڑے ہو کر اگر وہ چاہیں گے تو آزاد کر دیں گے تو وہ غلام آزاد ہو جائے گا اور اگر وہ چاہیں گے تو آزاد کرنے والا شخص انہیں ضمان ادا کر دے گا۔

16733 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: كَانَ لِآلِ اَبِی الْعَاصِ غُلَامٌ وَرِثُوْهُ فَاَعْتَقُوْهُ اِلَّا رَجُلٌ مِنْهُمْ فَاسْتَشْفَعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبَهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْتَقَهُ فَكَانَ يَقُوْلُ: اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ محمد بن عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں: ابوالعاص کی آل کا ایک غلام تھا جس کے وہ لوگ وارث بن گئے ان لوگوں نے اس غلام کو آزاد کر دیا ان میں سے ایک شخص نے اپنے حصے کو آزاد نہیں کیا اس کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کروائی گئی تو اس نے اپنا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آزاد کر دیا وہ غلام یہ کہا کرتا تھا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسبت ولاء رکھتا ہوں۔

16734 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِیْ عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ، ثُمَّ اَعْتَقَ الْآخَرُ بَعْدَمَا قَالَ اَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ: وَلَاؤُهُ وَمِيْرَاثُهُ بَيْنَهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ وَعَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ فِی الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا، ثُمَّ يُعْتِقُهُ الْآخَرُ بَعْدُ، قَالَا: الْمِيْرَاثُ وَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ، وَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ لَهُ نَصِيْبٌ فِیْ عَبْدٍ: لَا تُفْسِدْ عَلٰی اَصْحَابِكَ فَتَضْمَنَ

❀❀ معمر ایسے غلام کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے ان دونوں میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے اس کے آزاد کرنے کے کچھ دیر بعد دوسرا اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے معمر کہتے ہیں: ہم یہ کہیں گے کہ اس غلام کی ولاء اور اس کی وراثت ان دونوں مالکان کے درمیان تقسیم ہوگی جبکہ میں نے زہری اور عمرو بن دینار کو ایسے غلام کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے ان دونوں میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے اور دوسرا شخص کچھ دیر بعد اپنے حصے کو آزاد کرتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وراثت اور ولاء ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی اس شخص پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے یہ فرمایا تھا: جس شخص کا اس غلام میں حصہ تھا کہ تم اپنے ساتھیوں کے حصے کو خراب نہ کرو اور تم ضمان ادا کر دو۔

16735 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: الضَّمَانُ عَلَی الْاَوَّلِ، وَلَهُ الْمِيْرَاثُ وَالْوَلَاءُ

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلے شخص پر ضمان لازم ہوگا اور وراثت اور ولاء بھی اسے ہی ملے گی۔

16736 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى بَعْضَ اَخِيهِ مِنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ الْعَبْدُ كُلُّهُ قَالَ: يَعْتِقُ اِذَا مَلَكَهُ وَيَضْمَنُ الْاَخُ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا، وَاِلَّا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ، وَاِنْ كَانَ مِيرَاثًا لَمْ يَضْمَنْ لِاَنَّهُ وَقَعَ عَلَيَّ وَهُوَ كَارِهٌ

❀❀ ثوری ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو کسی دوسرے شخص سے اپنے بھائی کے کچھ حصے کو خرید لیتا ہے تو وہ شخص مکمل طور پر اس کا غلام ہوگا اور جیسے ہی وہ شخص اپنے بھائی کا مالک بنے گا وہ بھائی آزاد ہو جائے گا اور اگر وہ (خریدنے والا) بھائی خوشحال ہوگا تو وہ ضمان ادا کرے گا ورنہ آزاد ہونے والے غلام سے مزدوری کروائی جائے گی اگر میراث ہوگی تو وہ ضامن نہیں ہوگا کیونکہ اس صورت میں وہ اس پر زبردستی لاگو ہو گیا ہے۔

16737 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاشْتَرَى مِنْ اَحَدِهِمَا نِصْفَ نَفْسِهِ قَالَ: يُعْتَقُ وَيَضْمَنُ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ نَفْسِهِ لِصَاحِبِهِ

❀❀ ثوری ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے اور وہ غلام ان دونوں میں سے ایک مالک سے اپنی ذات کا نصف حصہ خرید لیتا ہے ثوری بیان کرتے ہیں: وہ غلام آزاد شمار ہوگا اور جس شخص نے اس کے نصف حصے کو فروخت کیا ہے وہ دوسرے شراکت دار کو جرمانہ ادا کرے گا۔

16738 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ بَاعَ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ مِنْ اَبِ الْعَبْدِ وَاَبُو الْعَبْدِ مُفْلِسٌ قَالَ: اِنْ شَاءَ ضَمِنَ الْبَائِعَ، وَاِنْ شَاءَ ضَمِنَ اَبَا الْعَبْدِ

❀❀ ثوری ایسے غلام کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے ان دونوں میں سے ایک اپنے حصے کو غلام کے باپ کو فروخت کر دیتا ہے اور غلام کا باپ ایک مفلس شخص ہوتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ شخص چاہے گا تو فروخت کرنے والا ضمان ادا کرے گا اور اگر چاہے گا تو غلام کا باپ ضمان ادا کر دے گا۔

16739 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الْعَبْدُ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ اَعْتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ قَالَ: وَاِذَا كَانَ يَسْعَى فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ وَمِيرَاثُهُ وَوَلَاؤُهُ لِلَّذِي يَسْعَى لَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: مِيرَاثُهُ وَوَلَاؤُهُ بِالْحِصَصِ وَقَالَهُ حَمَّادٌ

❀❀ معمر نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دے تو باقی کا حصہ اس کے مال میں سے ہی آزاد کیا جائے گا اور اگر اس شخص کے پاس مال موجود نہ ہو تو آزاد ہونے والے غلام سے مزدوری کروائی جائے گی وہ فرماتے ہیں: جب وہ مزدوری کر رہا ہوگا تو وہ غلام کے حکم میں ہوگا اس کی وارثت اور اس کی ولاء اس شخص کے لئے ہوگی جس کے لئے وہ مزدوری کر رہا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس کی وراثت اور اس کی ولاء حصوں کے حساب سے ہوگی حماد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ الْعِتْقِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: مرنے کے وقت غلام آزاد کرنا

16740 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِی يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِی يُهْدِی اِذَا شَبِعَ

❀❀ ابواسحاق نے ابوحبیبہ طائی کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مرنے کے وقت غلام آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو سیر ہونے کے بعد (بچ جانے والی چیز بطور) تحفہ بھجوا دیتا ہے''۔

16741 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَتْ عَتَاقَةٌ وَوَصِيَّةٌ بُدِءَ بِالْعَتَاقَةِ،

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب (مرنے کے بعد) غلام آزاد کرنا اور وصیت ہو تو پہلے غلام آزاد کرنے پر عمل کیا جائے گا۔

16742 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ شُرَيْحٍ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ

❀❀ حکم نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان کی رائے بھی ابراہیم نخعی کے قول کی مانند ہے کہ پہلے غلام آزاد کیا جائے گا۔

16743 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَصْحَابُهُ يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلے غلام آزاد کیا جائے گا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ان کے شاگرد پہلے غلام آزاد کیا کرتے تھے۔

16744 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ فِیْ رَجُلٍ اَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدٍ لَهُ وَاَوْصَى بِبَقِيَّةِ الثُّلُثِ لِنَاسٍ سَمَّاهُمْ قَالَا: يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ فَيُعْتَقُ الْعَبْدُ كَامِلًا، فَاِنْ بَقِیَ بَعْدُ عِتْقِهِ شَیْءٌ فَحَيْثُ سَمَّى

❀❀ معمر نے قتادہ اور عطاء خراسانی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے غلام کے ایک تہائی

16740-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العتق، وأما حديث واثلة - حديث: 2777 سنن أبي داود - كتاب العتق، باب في فضل العتق في الصحة - حديث: 3472 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار، حديث أبي الدرداء - حديث: 21186

حصے کو آزاد کر دیتا ہے' اور ایک تہائی حصے کے علاوہ' بقیہ کے بارے میں لوگوں کے لئے وصیت کر دیتا ہے' جن کے ناموں کا وہ تعین کر دیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: پہلے غلام آزاد کیا جائے گا' اور غلام کو مکمل طور پر آزاد کیا جائے گا' اگر اس کے آزاد ہونے کے بعد کچھ بچ جائے گا' تو پھر ان لوگوں کو ادائیگی کی جائے گی' جن کے نام اس نے متعین کیے تھے۔

16745 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الْعَتَاقَةُ وَوَصِيَّةٌ فَبِالْحِصَصِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب غلام آزاد کرنا اور وصیت ہوں' تو پھر حصوں کے حساب سے (ان پر عمل کیا جائے گا)۔

16746 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ قَالَ: بِالْحِصَصِ

❀❀ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: حصوں کا اعتبار ہوگا۔

16747 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: يَكُونُ الْعِتْقُ كَمَا سَمَّى وَوَصِيَّتُهُ لِمَنْ سَمَّى، وَلَكِنَّ الْعَبْدُ يَسْعَى فِيمَا بَقِيَ عَلَيْهِ

❀❀ معمر نے' ابن شبرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام آزاد کرنا اسی طرح ہوگا' جس طرح میت نے تعین کیا تھا اور اس کی وصیت' ان لوگوں کے لئے ہوگی' جن کے ناموں کا اس نے تعین کیا تھا' اور غلام کی جتنی بقیہ رقم رہ جائے گی' اس کے حوالے سے غلام مزدوری کر کے ادائیگی کرے گا۔

16748 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الْعَتَاقَةِ الْعَوْلُ، وَيُرْجَعُ فِي الْوَصِيَّةِ وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَيَقُولَانِ: يُبْدَأُ بِالْعِتْقِ

❀❀ ابن جریج نے' عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: عول' آزاد ہونے والے غلاموں کی طرف لوٹ آئے گا' اور وصیت میں رجوع کیا جائے گا' یہ بات عمرو بن دینار نے بیان کی ہے' وہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: پہلے غلام آزاد کیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُعْتِقُ رَقِيقَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: جب کوئی شخص مرنے کے وقت اپنے غلام کو آزاد کر دے

16749 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ وَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْ أَدْرَكْتُهُ مَا دُفِنَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاسْتَرَقَّ أَرْبَعَةً

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص انتقال کر گیا' اس نے مرنے سے پہلے اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا' اس شخص کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشادفرمایا: اگر میں اس کو پالیتا' تو اسے مسلمانوں کے ساتھ دفن نہ کیا جاتا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کی' اوران میں سے دوکو آزادقرار دیا' اور چار کو غلام رہنے دیا۔

16750 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: اَعْتَقَ رَجُلٌ مَمْلُوكِيْنَ لَهُ ثَلَاثَةً لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَاَقْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اَحَدَهُمْ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے تین غلاموں کو آزاد کردیا' اس کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کر کے ان میں سے ایک کو آزاد قرار دیا۔

16751 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: اَعْتَقَتِ امْرَاَةٌ اَوْ رَجُلٌ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهَا عِنْدَ الْمَوْتِ لَمْ يَكُنْ لَهَا مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَاُتِيَ فِيْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ وَعَطَاءٌ يَسْمَعُ، فَقَالَ كُنَّا نَقُوْلُ: يُسْتَسْعَوْنَ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرد' یا ایک خاتون نے' اپنے چھ غلاموں کو مرنے کے قریب آزاد کردیا' اس کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کروادی' عطاء یہ روایت سن رہے تھے' انہوں نے کہا: ہم تو یہ بیان کرتے آرہے ہیں کہ ان غلاموں سے مزدوری کروائی گئی تھی۔

16752 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ: اَعْتَقَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ تُوُفِّيَتْ اَعْبُدًا لَهَا سِتَّةً لَمْ يَكُنْ لَهَا مَالٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا شَدِيْدًا: ثُمَّ اَمَرَ بِسِتَّةِ قِدَاحٍ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ قُلْتُ: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا كَانَ يَاْثِرُهُ عَنْ اَحَدٍ دُوْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِيْ قَيْسٌ: اَشْهَدُ لَاَثَرَهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ سُلَيْمَانُ: فَلَا نَاْخُذُ الْاٰنَ بِذٰلِكَ وَلَا يُقْضٰى بِهِ عِنْدَنَا وَلٰكِنَّا نَسْتَسْعِيْهِمْ فِي الثُّلُثَيْنِ الْبَاقِيَيْنِ قَالَ: كُنْتُ اُرَاجِعُ مَكْحُوْلًا اِنْ كَانَ عَبْدٌ ثَمَنَ اَلْفِ دِيْنَارٍ اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَذَهَبَ الْمَالُ قَالَ نَقِفُ عِنْدَ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ: الْاَمْرُ مُسْتَقِيْمٌ عَلٰى مَا قَالَ مَكْحُوْلٌ قَالَ: فَكَيْفَ تُقَامُ قِيْمَةٌ؟ فَاِنْ زَادَ اللَّذَانِ اُعْتِقَا عَلَى الثُّلُثِ اُخِذَ مِنْهُمَا فَاِنْ نَقَصَ اُعْتِقَ اَيْضًا مَا بَقِيَ مِنَ الْقُرْعَةِ فَاِنْ فَضَلَ عَلٰى اَحَدٍ شَيْءٌ اُخِذَ مِنْهُ قَالَ: ثُمَّ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهُمْ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا انتقال ہوا' اس نے مرنے سے پہلے اپنے چھ غلاموں کو آزاد کردیا' اس خاتون کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر شدید ناپسندیدگی کا اظہار کیا' پھر آپ ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان چھ تیروں کے ذریعے قرعہ کروائی اوران میں سے دوکو آزاد قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ روایت سعید بن میسّب کے حوالے سے منقول ہے؟ انہوں نے فرمایا: انہوں نے اسے نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے نقل نہیں کیا، قیس نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں اس بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے اس روایت کو سعید بن میسّب کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

سلیمان بن موسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: نہ تو ہم اس روایت کو اختیار کرتے ہیں اور نہ ہی ہمارے یہاں اس روایت کے مطابق فیصلہ دیا جاتا ہے، ہم یہ کہتے ہیں: وہ غلام اپنے باقی بچنے والے دو تہائی حصوں کے بارے میں مزدوری کریں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں مکحول سے دریافت کیا: کہ اگر کسی غلام کی قیمت ایک ہزار دینار ہو اور قرعہ اندازی میں اس کا نام نکل آئے، تو اس طرح تو سارا مال ہی چلا جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے حکم کے پابند ہیں میں نے سلیمان سے دریافت کیا: صحیح بات تو وہی ہے، جو مکحول نے بیان کی ہے انہوں نے کہا: پھر ان کی قیمت کا تعین کیسے ہو سکتا ہے؟ جن دو غلاموں کو آزاد قرار دیا گیا ہے، اگر ان دونوں کی قیمت ایک تہائی حصے سے زیادہ ہو، تو اضافی رقم ان دونوں سے وصول کی جائے گی، اور اگر وہ اس سے کم ہو، تو جو باقی رقم ہے، اتنا حصہ قرعہ اندازی سے آزاد کر دیا جائے گا، اور اگر کسی ایک کی طرف زیادہ حصہ جا رہا ہو، تو اس سے وصولی کر لی جائے گی، انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم تک یہ روایت پہنچی کہ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو برقرار رکھا تھا۔

16753 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ: اِنْ قَالَ: ثُلُثُ رَقِيْقِي اَحْرَارٌ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يُسَمِّيْ فَيَقُوْلُ: فُلَانٌ حُرٌّ وَلٰكِنْ ذٰلِكَ كَانَ يُوْصِي بِثُلُثِ رَقِيْقِهِ، فُلَانٌ حُرٌّ لِفُلَانٍ مِّنْ كُلِّ عَبْدٍ ثَلَاثَةٌ اَوْ كَانَ يُوْرَثُ رَقِيْقَهُ فَلْيَاْخُذْ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ ثُلُثَهُ قَالَ: فَاِنْ قَالَ: اُعْتِقُ ثُلُثَ رَقِيْقِي اُقِيمَ قِيمَةً، ثُمَّ اُقْرِعَتْ بَيْنَهُمْ فَاُعْتِقَ ثُلُثُهُمْ فَاِنْ كَانَ عَوْلٌ اَخَذْتَهُ مِنْ ذَا الْعَوْلِ الزِّيَادَةَ وَالْفَضْلَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ شخص یہ کہے: میرے غلاموں میں سے ایک تہائی آزاد ہیں، تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، جب تک وہ ان کا تعین نہیں کر دیتا، اور یہ نہیں کہہ دیتا کہ فلاں آزاد ہے، لیکن جب اس نے اپنے غلاموں میں سے ایک تہائی کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے یہ کہا ہو: کہ فلاں، فلاں، اس کی طرف سے آزاد ہے کہ ہر غلام کی طرف سے ایک تہائی حصہ آزاد ہوگا، یا اس کی وراثت میں غلام آتے ہیں، تو ہر غلام سے ایک تہائی حصہ لیا جائے گا، اور اگر وہ یہ کہے: کہ میں اپنے غلاموں کا ایک تہائی حصہ آزاد قرار دیتا ہوں، تو پھر قیمت کا تعین کیا جائے گا اور ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کر کے ان کے ایک تہائی حصے کو آزاد کیا جائے گا اور اگر اور عول ہو، تو تم عول والے شخص سے اس اضافی رقم کو وصول کر لو گے۔

16754 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اشْتَرٰى رَجُلٌ جَارِيَةً وَهُوَ مَرِيضٌ فَاَعْتَقَهَا عِنْدَ مَوْتِهِ، فَجَاءَ الَّذِينَ بَاعُوهَا لِثَمَنِهَا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ مَالًا، فَرَفَعُوا ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهَا: اسْعِي فِيْ ثَمَنِكِ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک کنیز خریدی، وہ شخص بیمار تھا، مرنے کے قریب اس نے اس

کنیز کو آزاد کر دیا' تو وہ لوگ آئے' جنہوں نے اس کنیز کو فروخت کیا تھا' تا کہ اس کنیز کی قیمت حاصل کریں' تو انہیں اس شخص کا کوئی مال نہیں ملا' انہوں نے اپنا مقدمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کنیز سے فرمایا: تم اپنی قیمت کے بارے میں مزدوری کرو۔

16755 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ رَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَقَالَ: سَعَى الْعَبْدُ فِي ثَمَنِهِ

❀❀ قاسم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا؛ جو مرنے کے قریب اپنے غلام کو آزاد کر دیتا ہے' اور اس شخص کا' اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہوتا' اور اس شخص کے ذمہ قرض بھی ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام' اپنی قیمت کے بارے میں مزدوری کرے گا۔

16756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الَّذِيْ يَكُوْنُ عَلَيْهِ دَيْنٌ، وَلَيْسَ لَهُ اِلَّا عَبْدٌ فَاَعْتَقَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَكَتَبَ اَنْ يُبَاعَ الْعَبْدُ، وَيُقْضٰى دَيْنُهُ

❀❀ معمر نے' ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا تھا کہ جس شخص کے ذمہ قرض ہو' اور اس کا مال صرف ایک غلام ہو' جسے اس نے مرنے کے وقت آزاد کر دیا ہو' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ لکھا تھا کہ اس غلام کو فروخت کر کے اس شخص کا قرض ادا کیا جائے گا۔

16757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ عَبْدًا لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ اسْتُسْعِيَ فِي الثُّلُثَيْنِ

❀❀ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص مرنے کے وقت اپنے غلام کو آزاد کر دے' اور اس شخص کا اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو' تو اس غلام کے دو تہائی حصے کے بارے میں اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

16758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اَعْتَقَ ثَلَاثَةً مَمْلُوْكِيْنَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ ثَمَنُ اَحَدِهِمْ اَلْفُ دِيْنَارٍ، وَثَمَنُ الْاٰخَرِ اَلْفَانِ، وَثَمَنُ الْاٰخَرِ ثَلَاثَةُ آلَافٍ قَالَ: اَقْرِعْ بَيْنَهُمْ، فَاِنْ خَرَجَ الَّذِيْ ثَمَنُهُ الْاَلْفُ اَقْرِعْ بَيْنَ الْاٰخَرَيْنِ، ثُمَّ اُخِذَ الْفَضْلُ مِنْ اَيِّهِمَا اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ، وَاِنْ خَرَجَ الَّذِيْ ثَمَنُهُ اَلْفَانِ فَهُوَ الثُّلُثُ، وَاِنْ خَرَجَ الَّذِيْ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ آلَافٍ اُخِذَ مِنْهُ الْفَضْلُ

❀❀ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو تین غلاموں کو آزاد کر دیتا ہے' اور ان غلاموں کے علاوہ' اس شخص کا اور کوئی مال نہیں ہوتا' ان غلاموں میں سے ایک کی قیمت ایک ہزار دینار ہوتی ہے' دوسرے کی قیمت دو ہزار دینار ہوتی ہے' اور تیسرے کی قیمت تین ہزار دینار ہوتی ہے' قتادہ فرماتے ہیں: تم ان کے درمیان قرعہ اندازی کرو' اگر اس شخص کا نام نکل آتا ہے' جس کی قیمت ایک ہزار دینار ہے' تو تم باقی کے دو غلاموں کے درمیان بھی قرعہ اندازی کرو' پھر اضافی حصہ ان دونوں میں سے' جس کے نام کا قرعہ نکل آئے گا' وہ قرعہ اس کے حق میں تسلیم ہوگا اور اگر اس شخص کا نام نکل آتا ہے' جس کی قیمت

دو ہزار دینار ہے' تو وہ ایک تہائی حصہ شمار ہوگا' اور اگر اس شخص کا نام نکل آتا ہے' جس کی قیمت تین ہزار دینار ہے' تو اس سے اضافی رقم وصول کر لی جائے گی۔

16759 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ فِي رَجُلٍ اَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، قَالَا: يُقَامُ فِي ثُلُثِهِ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ فَيُعْتَقُ كُلُّهُ

❀❀ ابن جریج نے' عطاء اور عبیداللہ بن ابویزید کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مرنے کے وقت' اپنے غلام کا ایک تہائی حصہ آزاد کر دیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس کے مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں قیمت کا تعین کیا جائے گا' جو غلام کا باقی حصہ رہ گیا تھا' اور پھر اس غلام کو مکمل طور پر آزاد قرار دیا جائے گا۔

16760 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ اَوْ هُشَيْمًا اَوْ بَعْضَهُمْ يُحَدِّثُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَا: اِذَا اَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ اَعْتَقَ ثُلُثَهُ، وَاسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ فِي الثُّلُثَيْنِ، وَلَمْ يَضْمَنِ الْمَيِّتُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَوْلُ عَطَاءٍ الْمُعَوَّلُ بِهِ

❀❀ امام شعبی اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص مرنے کے قریب اپنے غلام کا ایک تہائی حصہ آزاد کر دے تو اس نے ایک تہائی حصے کو آزاد کر دیا ہے' بقیہ دو تہائی حصوں کے بارے میں' غلام سے مزدوری کروائی جائے گی اور میت کو ضمان کا پابند نہیں کیا جائے گا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: عطاء کے قول کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

16761 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ اِذَا اَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدٍ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ: يُقَامُ فِي ثُلُثِهِ مَا بَقِيَ فَيُعْتَقُ قُلْتُ: اِنَّهُ قَدْ اَوْصَى بِثُلُثِهِ فَقَالَ: يُقَامُ فِي ثُلُثِهِ، ثُمَّ يُعْتَقُ، ثُمَّ يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ قَالَ: وَقَالَ: اِنْ اَعْتَقَ مَرِيضٌ ثُلُثَ عَبْدٍ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ: يُقَامُ فِي ثُلُثِهِ فَسَمَّى ثُلُثُ فُلَانٍ حُرٌّ وَصِيَّةً، ثُمَّ مَاتَ اُقِيمَ عَلَيْهِ ثُلُثَاهُ عَلَى الْمُوصِي فِي ثُلُثِهِ، وَاُعْتِقَ كُلُّهُ وَخَلَصَ ثَمَنُ ثُلُثَيْهِ لِلْوَارِثِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو مرنے کے قریب اپنے غلام کا ایک تہائی حصہ ادا کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کے مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں تعین کیا جائے گا' اور غلام کے باقی حصے کو (اس کے ایک تہائی مال میں سے) آزاد کیا جائے گا' میں نے دریافت کیا: اگر اس نے اپنے مال کے ایک تہائی حصے کے بارے میں وصیت کی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کے مال کے ایک تہائی مال کے حصے کے بارے میں' قیمت کا تعین کیا جائے گا' اور پھر اس غلام کو آزاد کر دیا جائے گا' اور پھر غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی بیمار شخص' مرنے کے قریب' اپنے غلام کے ایک تہائی حصے کو آزاد کر دیتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: اس کے مال کے ایک تہائی حصے میں قیمت کا تعین کیا جائے گا' اور اگر وہ یہ تعین کر دے کہ فلاں شخص کا ایک تہائی حصہ وصیت کے طور پر آزاد ہوگا اور پھر وہ انتقال کر جائے تو غلام کے دو تہائی حصے کی قیمت کا تعین وصیت کرنے

والے (کے ترکے) کے ایک تہائی حصے میں اس پر کیا جائے گا اور غلام مکمل آزاد ہو جائے گا اور اس کے دو تہائی حصے کی قیمت وارث کے لئے خالص ہو جائے گی۔

16762 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ قَالَ: اَتٰی ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَنَا جَالِسٌ عِنْدَهٗ وَلَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ فَقِيلَ لَهٗ: رَجُلٌ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ مَالًا غَيْرَ غُلَامٍ فَاَعْتَقَهٗ قَالَ: اِنَّمَا لَهٗ ثُلُثُهٗ وَيُقَامُ الْعَبْدُ قِيمَتَهٗ فَيُسْتَسْعٰی فِی الثُّلُثَيْنِ، فَاِنْ عَجَزَ فَلَهٗ مِنْ نَفْسِهٖ يَوْمٌ وَلَهُمْ يَوْمَانِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: داؤد بن ابوعاصم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ابن مسیّب کے پاس ایک شخص آیا، میں اس وقت ان کے پاس موجود تھا، اس وقت ان کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا، ان کو بتایا گیا: ایک شخص فوت ہو گیا ہے، اس نے ایک غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں چھوڑا، اور اس غلام کو بھی اس نے آزاد کر دیا تھا، تو سعید بن مسیّب نے فرمایا: اس شخص کو اپنے مال کے ایک تہائی کے بارے میں اختیار ہوتا ہے، غلام کی قیمت کا تعین کیا جائے گا، اور دو تہائی قیمت کے بارے میں، اس سے مزدوری کروائی جائے گی، اور اگر وہ اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاتا ہے، اسے اپنی ذات کے حوالے سے ایک دن ملے گا، اور دو دن، وہ میت کے ورثاء کا پابند ہو گا۔

16763 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ: عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: اَعْتَقَ رَجُلٌ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ فَاَقْرَعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ

❀❀ حسن بصری نے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے مرنے کے قریب اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی، اور ان میں سے دو غلاموں کو آزاد قرار دیا۔

16764 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِیْ رَجُلٍ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهٗ مَمْلُوكِينَ عِنْدَ مَوْتِهٖ قَالَ: يُقَوَّمُوْنَ كُلُّهُمْ فَيُعْتَقُ ثُلُثُهُمْ، وَيَسْتَسْعَوْنَ فِی الثُّلُثَيْنِ

16763-صحيح مسلم - كتاب الأيمان، باب من أعتق شركا له في عبد - حديث: 3240مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا، باب حظر الوصية بأكثر من الثلث وإجازتها بالثلث - حديث: 4668صحيح ابن حبان - كتاب العتق، باب العتق في المرض ذكر ما يحكم لمن أعتق عبيدا له - حديث: 4384سنن أبي داؤد - كتاب العتق، باب فيمن أعتق عبيدا له لم يبلغهم الثلث - حديث: 3465سنن ابن ماجه - كتاب الأحكام، باب القضاء بالقرعة - حديث: 2342السنن للنسائي - كتاب الجنائز، الصلاة على من يحيف في وصيته - حديث: 1942سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا، باب الرجل يعتق عند موته وليس له مال غيره - حديث: 399مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية، ما جاء في القرعة - حديث: 22881السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز، الصلاة على من جنف في وصيته - حديث: 2061شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الوصايا، باب ما يجوز فيه الوصايا من الأموال , وما يفعله المريض - حديث: 4899سنن الدارقطني - كتاب في الأقضية والأحكام وغير ذلك، في المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث: 3999مسند الشافعي - ومن كتاب العتق، حديث: 877مسند الطيالسي - عمران بن حصين، حديث: 875

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مرنے کے قریب اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: ان سب کے ایک ایک تہائی حصے کو آزاد قرار دیا جائے گا اور دو دو تہائی حصوں کے بارے میں وہ مزدوری کر کے ادائیگی کریں گے۔

16765 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَتَرَكَ دَيْنًا وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ قَالَ: يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِي ثَمَنِهِ،

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مرنے کے قریب اپنے غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور وہ کچھ قرض بھی چھوڑ کر جاتا ہے اس شخص کا کوئی اور مال بھی نہیں ہوتا تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: غلام سے اس کی قیمت کے بارے میں مزدوری کروائی جائے گی۔

16766 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَتَرَكَ دَيْنًا وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ قَالَ: يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِي قِيمَتِهِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ اَيْضًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ اَبِي يَحْيَى الْاَعْرَجِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ حسن بصری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مرنے کے قریب اپنے غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور قرض چھوڑ کر جاتا ہے اس شخص کا اور مال بھی نہیں ہوتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام سے اس کی قیمت کے بارے میں مزدوری کروائی جائے گی۔

اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

16767 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ لَهُ عَبْدٌ مُدَبَّرٌ وَعَبْدٌ لَيْسَ بِمُدَبَّرٍ فَقِيلَ لَهُ مَا هٰذَانِ الْعَبْدَانِ قَالَ: اَحَدُهُمَا حُرٌّ، ثُمَّ مَاتَ فَجَاءَ الْعَبْدَانِ يَدَّعِي كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَّهُ حُرٌّ، وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمَا، وَثَمَنُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَلَاثُمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ: اَمَّا غَيْرُ الْمُدَبَّرِ فَيُسْتَسْعَى فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ، وَاَمَّا الْمُدَبَّرُ فَيَسْعَى فِي خَمْسِينَ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جس کا ایک مدبر غلام ہے اور ایک ایسا غلام ہے جو مدبر نہیں ہے اس سے کہا جاتا ہے: ان دو غلاموں کا کیا معاملہ ہے؟ وہ یہ کہتا ہے: ان دونوں میں سے ایک آزاد ہے پھر وہ شخص انتقال کر جاتا ہے دونوں غلام آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ آزاد ہے اور مرحوم شخص کا ان دونوں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا اور ان دونوں غلاموں میں سے ہر ایک کی قیمت تین سو درہم ہوتی ہے تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک غیر مدبر کا تعلق ہے تو ڈیڑھ سو (درہموں) کی ادائیگی کے حوالے سے اس سے مزدوری کروائی جائے گی اور جہاں تک مدبر غلام کا تعلق ہے تو وہ پچاس درہم کی مزدوری کرے گا۔

16768 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ اثْنَانِ اَنَّهُ اَعْتَقَ اَحَدَ غُلَامَيْهِ لَا يُدْرَى

اَيُّهُمَا هُوَ قَالَ: يُسْتَسْعَيَانِ فِي النِّصْفِ اِنْ قِيْمَتُهُمَا

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے بارے میں دو آدمی یہ گواہی دے دیتے ہیں کہ اس نے اپنے دو غلاموں میں سے ایک کو آزاد کر دیا تھا' اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان دونوں میں سے کون سا آزاد کیا تھا؟

ثوری فرماتے ہیں: ان دونوں کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اور ان کی نصف قیمت کے حوالے سے' ان سے مزدوری کروالی جائے گی۔

16769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اَوْصٰى اَنْ يُعْتَقَ مُكَاتِبٌ لَهُ وَاَوْصٰى بِوَصَايَا قَالَ: اِنْ كَانَ مَا عَلَى الْمُكَاتِبِ خَيْرًا لَّهُ ضَرَبْنَا لَهُ بِهِ، وَاِنْ كَانَتِ الْقِيمَةُ اَنْقَصُ ضَرَبْنَا لَهُ بِالْقِيمَةِ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ وصیت کر دیتا ہے کہ اس کے مکاتب غلام کو آزاد کر دیا جائے' اور ساتھ وہ کچھ اور وصیتیں بھی کرتا ہے' سفیان ثوری فرماتے ہیں: مکاتب کے ذمہ جو ادائیگی لازم ہے' اگر وہ اس شخص کے حق میں زیادہ بہتر ہو' تو ہم اس کو اس کے لئے متعین کر دیں گے' اور اگر قیمت کم ہو گی' تو پھر ہم اس پر قیمت کی ادائیگی کو لازم قرار دیں گے۔

16770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي عَبْدٍ شَهِدَ رَجُلَانِ اَنَّ سَيِّدَهُ اَعْتَقَهُ وَقَدْ مَاتَ سَيِّدُهُ فَسُئِلَا اَفِي صِحَّتِهِ اَوْ فِي مَرَضِهِ؟ قَالَا: لَا نَدْرِي قَالَ: هُوَ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے بارے میں دو آدمی یہ گواہی دے دیتے ہیں کہ اس کے آقا نے اسے آزاد کر دیا تھا' حالانکہ اس کا آقا انتقال کر چکا ہو' تو ان دونوں گواہوں سے یہ دریافت کیا جائے گا: کیا اس آقا نے تندرستی کے دوران اسے آزاد کیا تھا؟ یا بیماری کے دوران اسے آزاد کیا تھا؟ اگر وہ دونوں جواب دیتے ہیں: کہ ہمیں نہیں پتہ' تو پھر وہ غلام اس آقا کے مال کے ایک تہائی حصے میں شمار ہوگا۔

16771 - اقوالِ تابعین: قَالَ: الثَّوْرِيُّ: فِي " امْرَاَةٍ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ اُخْتَهَا وَزَوْجَهَا، وَاَعْتَقَتْ غُلَامًا ثَمَنُهُ خَمْسُمِائَةٍ، وَعَلَى زَوْجِهَا سَبْعُمِائَةٍ فَاِذَا الزَّوْجُ مُفْلِسٌ قَالَتِ الْاُخْتُ لِلْعَبْدِ: اِنَّمَا اَنَا وَاَنْتَ شَرِيكَانِ لَيْسَ لَكَ اِلَّا اَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ اِنْ خَرَجَ الْمَالُ فَقَدْ تَوِيَ الَّذِي عَلَى الزَّوْجِ وَتُعْطِي مِائَتَيْنِ مِنَ الْاَرْبَعِ الَّتِي كَانَتْ لَكَ فِي الثُّلُثِ، وَتُعْطِي خَمْسِينَ مِنَ الْمِائَةِ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْكَ، وَتَطْلُبُ الزَّوْجَ بِخَمْسِينَ وَمِائَةٍ "

❀❀ سفیان ثوری' ایسی خاتون کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو انتقال کر جاتی ہے' اور پس ماندگان میں اپنی بہن اور اپنا شوہر چھوڑ کر جاتی ہے' وہ اپنے غلام کو آزاد کر دیتی ہے' جس کی قیمت پانچ سو درہم ہوتی ہے' اور اس کے شوہر کے ذمہ سات سو درہم کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' تو اگر شوہر مفلس ہو' اور اس کی بہن غلام سے یہ کہتی ہے: میں اور تم شراکت دار ہیں' تمہیں صرف چار سو درہم ملیں گے' اگر مال نکل آئے' پھر شوہر کے ذمہ جو ادائیگی ہو وہ مال ہلاک ہو جاتا ہے' ایک تہائی حصے میں سے جو تمہیں چار سو ملنے تھے' ان میں سے تم دو سو دیدو' اور تم پر جو ایک سو باقی ہیں ان میں سے تم پچاس دیدو' اور شوہر سے تم ڈیڑھ سو طلب کرو۔

16772 - اقوال تابعین: قَالَ: سُفْيَانُ فِي رَجُلٍ اَعْتَقَ غُلَامَيْنِ لَهُ ثَمَنُ اَحَدِهِمَا اَرْبَعُمِائَةٍ، وَثَمَنُ الْآخَرِ مِائَتَانِ فَمَاتَ الَّذِي ثَمَنُهُ اَرْبَعُمِائَةٍ الْفَرِيضَةُ تِسْعَةُ اَسْهُمٍ فَلِلْوَرَثَةِ سِتُّمِائَةٍ، وَلِصَاحِبِ الثُّلُثِ ثَلَاثُمِائَةٍ فَمَاتَ صَاحِبُ الْاَرْبَعِمِائَةٍ فَلَهُ سَهْمَانِ، وَلِصَاحِبِ الْمِائَتَيْنِ سَهْمٌ يَضْرِبُ الْوَرَثَةُ بِسِتَّةِ اَسْهُمٍ، وَصَاحِبُ الدَّيْنِ بِسَهْمٍ فَلَهُ سَبْعُمِائَةٍ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے دو غلاموں کو آزاد کرتا ہے اور ان دو میں سے ایک کی قیمت چار سو اور دوسرے کی قیمت دو سو ہوتی ہے اور وہ غلام فوت ہو جاتا ہے جس کی قیمت چار سو ہوتی ہے تو اب فرض وراثت نو حصوں میں تقسیم ہوگی ورثاء کو چھ سو ملیں گے ایک تہائی حصے والے کو تین سو ملیں گے اور چار سو والا فوت ہو جائے تو اسے دو حصے ملیں گے اور دو سو والے کو ایک حصہ ملے گا ورثاء چھ حصے وصول کر لیں گے اور قرض والا ایک حصہ وصول کرے گا اسے سات سو مل جائیں گے۔

16773 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَرَكَ اَرْبَعَةَ اَعْبُدٍ قِيمَةُ كُلِّ عَبْدٍ مِائَةُ دِينَارٍ، وَاَعْتَقَ مِنْهُمْ عَبْدَيْنِ فَمَاتَ اَحَدُهُمَا بَعْدَ مَوْتِ سَيِّدِهِ فَالسِّهَامُ، لِلْمَيِّتِ سَهْمٌ وَمَا بَقِيَ فَعَلَى خَمْسَةِ اَسْهُمٍ: لِلْمُعْتَقِ مِنْ ذَلِكَ سَهْمٌ، وَلِلْوَرَثَةِ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ، وَلِلْوَرَثَةِ خُمُسُ ثُلُثِ مِائَةٍ "

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو چار غلام چھوڑ کر جاتا ہے جن میں سے ہر غلام کی قیمت ایک سو دینار ہوتی ہے وہ ان میں سے دو غلام آزاد کر دیتا ہے اور پھر ان دونوں میں سے ایک کا انتقال آقا کے انتقال کے بعد ہو جاتا ہے تو پھر حصے یوں ہوں گے کہ ایک حصہ میت کے لئے ہوگا جو باقی بچ جائے گا وہ پانچ حصوں میں تقسیم ہوگا آزاد ہونے والے کو اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور ورثاء کو چار حصے مل جائیں گے اور ورثاء کو تین سو کا پانچواں حصہ ملے گا۔

16774 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي عَبْدٍ كُوتِبَ عَلَى اَلْفِ دِرْهَمٍ فَمَاتَ سَيِّدُهُ وَاَوْصَى بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا مِنْ كِتَابَتِهِ، وَاَعْتَقَ رَقِيقًا وَاَوْصَى بِوَصَايَا قَالَ: لَا يُبَاعُ الْمُكَاتِبُ وَلَا يُقَوَّمُ وَيَبِيعُ كُلُّ اِنْسَانٍ الْمُكَاتِبَ بِحِصَّتِهِ، وَيَضْرِبُ الْمُكَاتِبُ بِمَا اَوْصَى لَهُ مَعَهُمْ اِلَّا اَنَّهُ يَبْدَاُ بِالْعِتْقِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ساتھ ایک ہزار درہم کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا جاتا ہے اور پھر اس کا آقا انتقال کر جاتا ہے اور وہ اس کی کتابت کی رقم میں سے پچاس درہم کے بارے میں وصیت کر دیتا ہے اور غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور کچھ دوسری وصیتیں بھی کرتا ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: مکاتب غلام کو نہ تو فروخت کیا جائے گا اور نہ اس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا ہر شخص مکاتب غلام میں سے اپنے حصے کو فروخت کر دے گا اور مکاتب کو وہ ادائیگی کی جائے گی جو میت نے اس کے لئے کی تھی اور یہ ادائیگی دیگر شراکت داروں کے ساتھ ہوگی البتہ آغاز غلام آزاد کرنے سے کیا جائے گا۔

16775 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ مُكَاتَبًا عَلَيْهِ اَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَاَعْتَقَ

غُلَامًا لَهُ ثَمَنُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ قَالَ: يُعْطِيهِمِ الْعَبْدُ الَّذِي لَيْسَ بِمُكَاتِبٍ ثُلُثَيْ قِيمَتِهِ، وَيَبِيعُ الْعَبْدُ الْمُكَاتَبُ بِمَا اَعْطَى الْوَرَثَةَ بِالثُّلُثَيْنِ مِنْ قِيمَتِهِ

❀❀ سفیان' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتا ہے' اور مکاتب غلام چھوڑ کر جاتا ہے' جس کے ذمہ چار سو درہم کی ادائیگی ہوتی ہے' وہ اپنے ایک اور غلام کو بھی آزاد کرتا ہے' جس کی قیمت دو سو درہم ہوتی ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ غلام جو مکاتب نہیں ہے' وہ ان لوگوں کو اپنی قیمت کا دو تہائی حصہ دے گا' اور مکاتب غلام' بقیہ رقم ورثاء کو ادا کرے گا' جو اس کی قیمت کا دو تہائی ہوگی۔

بَابُ الْعَبْدِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يَشْهَدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ بِالْعِتْقِ

باب: جب کوئی غلام' دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو' اور ان دونوں میں سے' ایک دوسرے کے بارے میں غلام آزاد کر دینے کی گواہی دیدے

16776 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ شَهِدَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ اَنَّهُ اَعْتَقَهُ وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ قَالَ: اِنْ كَانَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ مُعْسِرًا سَعَى لَهُ الْعَبْدُ، وَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا سَعَى لَهُمَا جَمِيعًا

❀❀ معمر نے' حماد کے حوالے سے' ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے' ان دونوں میں سے' ایک دوسرے کے بارے میں یہ گواہی دے دیتا ہے کہ دوسرے شخص نے اس غلام کو آزاد کر دیا ہے' جبکہ دوسرا شخص اس کا انکار کر دیتا ہے' تو حماد فرماتے ہیں: جس شخص کے خلاف گواہی دی گئی ہے' اگر وہ تنگ دست ہوگا' تو غلام اس کو مزدوری کر کے کما کے دے گا' اور اگر وہ خوشحال ہوگا' تو پھر غلام ان دونوں کو مزدوری کر کے کما کے دے گا۔

16777 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنْهَا فَقَالَ: مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: يُعْتَقُ الْعَبْدُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ سِعَايَةٌ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے اس مسئلے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے حماد کے قول کے مانند جواب دیا' معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے یہی سوال کیا تھا' تو انہوں نے فرمایا: تھا: غلام کو آزاد قرار دیا جائے گا' اور اس کے ذمے مزدوری کرنا لازم نہیں ہوگا۔

16778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا حَنِيفَةَ يَقُوْلُ: اِنْ كَانَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ وَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ كَانَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ مُوْسِرًا كَانَ وَلَاءُ نِصْفِهِ مَوْقُوفًا فَاِنِ اعْتَرَفَ اَنَّهُ اَعْتَقَ اسْتَحَقَّ الْوَلَاءَ، وَاِلَّا فَاِنَّ وَلَاءَهُ لِبَيْتِ الْمَالِ

❀❀ امام عبدالرزاق نے محمد بن عمارہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے امام ابوحنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ جس شخص کے خلاف گواہی دی گئی ہے' اگر وہ تنگدست ہوگا' تو غلام مزدوری کر کے ادائیگی کرے گا' اور ولاء ان دونوں کے درمیان تقسیم

ہوگی' اور جس کے خلاف گواہی دی گئی تھی' اگر وہ خوشحال ہو' تو پھر اس غلام کی ولاء کا نصف حصہ اسے ملے گا' جو موقوف ہوگا' اگر وہ اعتراف کرلے گا کہ اس نے غلام کو آزاد کیا ہے' تو وہ ولاء کا مستحق ہوگا' ورنہ اس غلام کی ولاء' بیت المال کو مل جائے گی۔

بَابُ الْعِتْقِ بِالشَّرْطِ

باب: مشروط طور پر غلام آزاد کرنا

16779 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَعْتَقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُلَّ مُسْلِمٍ مِّنْ رَقِيقِ الْاِمَارَةِ، وَشَرَطَ اَنَّكُمْ تَخْدِمُوْنَ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِى بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، وَاَنَّهُ يَصْحَبُكُمْ بِمَا كُنْتُ اَصْحَبُكُمْ بِهِ قَالَ: فَابْتَاعَ الْخِيَارُ خِدْمَتَهُ مِنْ عُثْمَانَ الثَّلَاثَ سِنِيْنَ بِغُلَامِهِ اَبِى فَرْوَةَ

❀❀ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تمام سرکاری غلاموں اور تمام مسلمان سرکاری غلاموں کو آزاد قرار دیا تھا' اور یہ شرط عائد کی تھی کہ تم میرے بعد والے خلیفہ کی تین سال تک خدمت کرو گے' اور وہ تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گا' جس طرح میں تمہارے ساتھ کرتا رہا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوفروہ نے اپنے غلام کے عوض میں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خدمت کے تین سالوں کا اختیار خرید لیا تھا۔

16780 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَعْتَقَ فِىْ وَصِيَّتِهِ كُلَّ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ رَقِيقِ الْمَالِ، وَاَعْتَقَ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْمَالِ كَانُوْا يَحْفِرُوْنَ لِلنَّاسِ الْقُبُوْرَ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَخْدِمُوْنَ الْخَلِيفَةَ بَعْدِى ثَلَاثَ سِنِيْنَ، وَاَنَّهُ يَصْحَبُكُمْ بِمَا كُنْتُ اَصْحَبُكُمْ بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں بیت المال سے تعلق رکھنے والے ہر اس غلام کو آزاد کیا تھا' جو نماز ادا کرتا ہو (یعنی جو مسلمان ہو) انہوں نے بیت المال کے غلاموں میں سے' ہر اس غلام کو آزاد قرار دیا تھا' جو لوگوں کے لئے قبریں کھودتے تھے' اور ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ تم میرے بعد والے خلیفہ کی تین سال تک خدمت کرتے رہو گے' اور وہ تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گا' جو میں تمہارے ساتھ کرتا رہا ہوں۔

16781 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَعْتَقَ كُلَّ مَنْ صَلَّى مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَبَتَّ عِتْقَهُمْ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَخْدِمُوْنَ الْخَلِيفَةَ بَعْدِى ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ، وَشَرَطَ لَهُمْ اَنَّهُ يَصْحَبُكُمْ بِمِثْلِ مَا كُنْتُ اَصْحَبُكُمْ بِهِ فَابْتَاعَ الْخِيَارُ خِدْمَتَهُ تِلْكَ الثَّلَاثَ سَنَوَاتٍ مِنْ عُثْمَانَ بِاَبِى فَرْوَةَ وَخَلَّى عُثْمَانُ سَبِيْلَ الْخِيَارِ فَانْطَلَقَ وَقَبَضَ عُثْمَانُ اَبَا فَرْوَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہر مسلمان' عرب' غلام کو آزاد قرار دیا تھا' انہوں نے ان لوگوں کی آزادی کو "بتہ" قرار دیا تھا' اور ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ تم لوگ میرے بعد والے خلیفہ کی تین سال تک خدمت

کرتے رہو گے' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط میں ان لوگوں کے لئے یہ مقرر کیا تھا کہ وہ خلیفہ تمہارے ساتھ وہی طرزِ عمل اختیار کرے گا' جو میں تمہارے ساتھ اختیار کرتا رہا ہوں' تو (ان میں سے ایک غلام نے) خدمت کا اختیار' جو تین سالوں کے بارے میں تھا' وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ابوفروہ کے عوض میں خرید لیا تھا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس اختیار کو واپس کر دیا تھا' وہ شخص چلا گیا' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابوفروہ کو قبضے میں لے لیا۔

16782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ وَشَرَطَ عَلَيْهِ اَنَّ لَهُ عَمَلَهُ ثَلَاثَ سِنِينَ فَرَعَى لَهُ بَعْضَ سَنَةٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْهِ بَعْضُ نَحْلِهِ اِمَّا فِي حَجٍّ، وَاِمَّا فِي عُمْرَةٍ " فَقَالَ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ تَرَكْتُ لَكَ الَّذِي اشْتَرَطْتُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ حُرٌّ وَلَيْسَ عَلَيْكَ عَمَلٌ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا اور اس پر یہ شرط عائد کی کہ وہ تین سال تک ان کے لئے کام کرتا رہے گا' پھر اس نے ایک سال کے کچھ عرصے تک' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے جانوروں کو چرایا' پھر ان کے پاس کوئی عطیات آئے' جو حج کے بارے میں تھے' یا عمرہ کے بارے میں تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں نے جو تم پر شرط عائد کی تھی' اسے میں تمہارے لئے چھوڑتا ہوں' اب تم آزاد ہو اور کام کرنے کے پابند نہیں ہو۔

16783 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَ الْعَبْدُ خِدْمَتَهُ مِنْ سَيِّدِهِ بِشَيْءٍ يُقَاطِعُهُ عَلَيْهِ كَمَا صَنَعَ الْخِيَارُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهِ اَخْدِمْنِي عَشْرَ سِنِينَ وَاَنْتَ حُرٌّ فَمَاتَ السَّيِّدُ قَبْلَهُ قَالَ: هُوَ عَبْدٌ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ غلام اپنے آقا سے اپنی خدمت کو کسی چیز کے عوض میں خرید لے' جو چیز وہ قسطوں میں آقا کو ادا کرے' جس طرح اختیار میں کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: تم نے دس سال میری خدمت کرنی ہے پھر تم آزاد ہو گے' پھر اس مدت سے پہلے ہی آقا کا انتقال ہو جاتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ غلام شمار ہو گا۔

16784 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ تَصَدَّقَ بِبَعْضِ اَرْضِهِ جَعَلَهَا صَدَقَةً بَعْدَ مَوْتِهِ، وَاَعْتَقَ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِهِ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَعْمَلُونَ فِيهَا خَمْسَ سِنِينَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی کچھ زمین صدقہ کی' انہوں نے اپنے مرنے کے بعد اسے صدقہ قرار دیا' اسی طرح انہوں نے اپنے کچھ غلام آزاد کیے' اور انہیں اس بات کا پابند کیا کہ تم لوگ اس زمین میں پانچ سال تک کام کرتے رہو گے۔

16785 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ عَلِيًّا، تَصَدَّقَ بِبَعْضِ اَرْضِهِ جَعَلَهَا صَدَقَةً بَعْدَ مَوْتِهِ، وَاَعْتَقَ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِهِ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَعْمَلُونَ فِي تِلْكَ الْاَرْضِ خَمْسَ سِنِينَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی کچھ زمین صدقہ کی' انہوں نے مرنے کے بعد اسے صدقہ

قرار دیا' انہوں نے اپنے کچھ غلام بھی آزاد کیے' اور انہیں اس بات کا پابند کیا کہ تم پانچ سال تک اس زمین میں کام کاج کرتے رہو گے۔

16786 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا قَالَ: اَنْتَ حُرٌّ فَابَتَّ الْعِتْقَ فَكُلُّ شَرْطٍ بَعْدَهُ بَاطِلٌ

❀❀ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' یا شاید کسی اور کے حوالے سے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے: تم آزاد ہو اور وہ آزادی کو بتہ رکھے' تو اس کے بعد ہر شرط کالعدم شمار ہو گی۔

16787 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ اَنْتَ حُرٌّ عَلٰى اَنْ تَخْدِمُنِیْ عَشْرَ سِنِيْنَ فَلَهُ شَرْطُهُ

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہے: تم اس شرط پر آزاد ہو گے کہ تم دس سال تک میری خدمت کرو' تو آقا کو اس شرط کا حق حاصل ہو گا۔

16788 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: لِغُلَامِهِ اِذَا اَدَّيْتَ اِلَیَّ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ: فَاَدَّاهَا فَهُوَ حُرٌّ وَيَاْخُذُ سَيِّدُهُ بَقِيَّةَ مَالِهِ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: جب تم مجھے ایک سو دینار ادا کر دو گے تو تم آزاد ہو گے' وہ بیان کرتے ہیں: جب وہ غلام اس رقم کو ادا کر دے گا' تو وہ آزاد شمار ہو گا' اور آقا اس سے اس کا بقیہ مال حاصل کر لے گا۔

16789 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِیْ رَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدَهُ عَلٰى اَنْ يَخْدِمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ قَالَ: لَهُ شَرْطُهُ اِذَا رَضِیَ بِذٰلِكَ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کو اس شرط پر آزاد کرتا ہے کہ وہ غلام دس سال اس کی خدمت کرے گا' سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر غلام اس شرط پر راضی ہو' تو آقا کو اس شرط کا حق حاصل ہو گا۔

16790 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِیْ رَجُلٍ نَكَحَ اَمَتَهُ رَجُلًا وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ اَنَّهَا مَا وَلَدَتْ مِنِّیْ فَهُوَ حُرٌّ قَالَ: لَهُ شَرْطُهُ حَتّٰى يَبِيعَهَا سَيِّدُهَا اَوْ يَمُوتَ فَيَصِيرُ لِغَيْرِهِ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو کسی شخص کے ساتھ اپنی کنیز کی شادی کر دیتا ہے' اور وہ شخص آقا پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ میری جو بھی اولاد پیدا ہو گی وہ آزاد ہو گی' سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس شخص کو اس شرط کا حق حاصل ہو گا' جب تک اس کنیز کا آقا' اس کنیز کو فروخت نہیں کر دیتا' یا مر نہیں جاتا' اور وہ کنیز کسی دوسرے کی ملکیت میں منتقل نہیں ہو جاتی۔

16791 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَتْ:

اَعْتَقْتُ غُلَامِي هٰذَا عَلٰى اَنْ يُؤَدِّىَ اِلَيَّ عَشَرَةَ الدَّرَاهِمِ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَا عِشْتُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: جَازَتْ عَتَاقَتُكِ وَبَطَلَ شَرْطُكِ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک خاتون قاضی شریح کے پاس آئی اور بولی: میں نے اپنے غلام کو اس شرط پر آزاد کیا ہے کہ وہ میرے مرنے تک ہر مہینے دس درہم مجھے ادا کرتا رہے گا' تو قاضی شریح نے فرمایا: تمہارا آزاد کرنا درست ہے' اور تمہاری شرط کالعدم قرار پائے گی۔

16792 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِاَمَتِهِ: اِنْ وَلَدْتِ غُلَامًا فَهُوَ حُرٌّ فَوَلَدَتْ غُلَامًا، ثُمَّ مَكَثَتْ سَاعَةً فَوَلَدَتْ آخَرَ قَالَ: يُعْتَقُ الْاَوَّلُ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز سے یہ کہتا ہے: اگر تم نے لڑکے کو جنم دیا تو وہ آزاد ہو گا' اور پھر وہ کنیز لڑکے کو جنم دے دیتی ہے' اس کے کچھ دیر بعد وہ ایک اور لڑکے کو جنم دیتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: پہلا لڑکا آزاد شمار ہوگا۔

16793 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي رَجُلٍ قَالَ لِاَمَتِهِ: اَوَّلُ غُلَامٍ تَلِدِينَهُ فَهُوَ حُرٌّ فَوَلَدَتْهُ مَيِّتًا، فَلَيْسَ شَيْءٌ حَتّٰى تَلِدَ بَطْنًا آخَرَ، فَاِنْ وَلَدَتْ غُلَامًا فَهُوَ حُرٌّ، فَاِنْ شَاءَ بَاعَ هٰذِهِ الَّتِي لَهَا الشَّرْطُ لَا تَقَعُ الْعَتَاقَةُ عَلَى الْمَوْتٰى

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے یہ کہے: وہ پہلا لڑکا' جسے تم جنم دو گی' وہ آزاد شمار ہوگا اور پھر وہ کنیز ایک مردہ بچے کو جنم دے' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' جب تک وہ کسی اور بچے کو جنم نہیں دیتی' اگر وہ لڑکے کو جنم دیتی ہے' تو وہ آزاد شمار ہوگا' اگر مالک چاہے' تو اس کنیز کو فروخت کرسکتا ہے' جس کے ساتھ اس نے شرط طے کی تھی' البتہ مرنے والے پر غلام آزاد کرنا واقع نہیں ہوتا۔

16794 - اقوال تابعین: قَالَ : وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: اَوَّلُ مَمْلُوكٍ اَمْلُكُهُ فَهُوَ حُرٌّ فَمَلَكَ اثْنَيْنِ جَمِيعًا اَخْبَرَنِي حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُعْتِقُ اَيُّهُمَا شَاءَ قَالَ اَبُوْ حَنِيفَةَ وَاَقُوْلُ اَنَا: لَا يَعْتِقُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا لِاَنَّهُ لَيْسَ هُمَا اَوَّلَ

❀❀ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ کہتا ہے: وہ پہلا مملوک' جس کا میں مالک بنوں گا' وہ آزاد شمار ہوگا' اور پھر وہ شخص ایک ساتھ دو آدمیوں کا مالک بن جاتا ہے' تو امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: آدمی ان دونوں میں سے جسے چاہے گا' اسے آزاد کردے گا' امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی آزاد نہیں ہوگا' کیونکہ وہ دونوں' پہلے نہیں بن سکتے۔

16795 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اَعْتِقْ عَبْدَكَ وَلَكَ عَلَيَّ اَلْفُ دِرْهَمٍ

قَالَ: نَرٰى عَتْقَهُ جَائِزًا وَلَيْسَ عَلَى الَّذِىْ اَمَرَهُ شَىْءٌ لَا يَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِلَّذِىْ اَعْتَقَ، وَيَكُوْنُ الْغُرْمُ عَلَى الَّذِىْ اَمَرَهُ، الْعَبْدُ الَّذِىْ اُعْتِقَ وَيَرُدُّ اِلَيْهِ مَالُهُ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: تم اپنے غلام کو آزاد کر دو! تمہیں ایک ہزار درہم کی ادائیگی میرے ذمہ ہے' سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس کا آزاد کرنا درست ہو گا' اور جس شخص نے اسے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا' اس کے ذمے کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' اور ولاء اس شخص کے لئے نہیں ہوگی' جس نے اسے آزاد کیا ہے' اور تاوان کی ادائیگی اس شخص کے ذمہ ہوگی' جسے اس نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا' وہ غلام جسے آزاد کیا گیا ہے' وہ اس کا مال اسے لوٹا دے گا۔

16796 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ فِىْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اَعْتِقْ عَنِّىْ عَبْدَكَ فَاَعْتَقَهُ عَنْهُ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلْاٰمِرِ وَقَالَ: فِىْ رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ اُمُّهُ: اَعْتِقْ عَنِّىْ عَبْدَكَ فَاَعْتَقَهُ عَنْهَا قَالَ: الْوَلَاءُ لَهَا

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: تم میری طرف سے اپنے غلام کو آزاد کر دو' اور وہ شخص اس کی طرف سے اس غلام کو آزاد کر دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ولاء کا حق حکم دینے والے کو ہو گا' وہ فرماتے ہیں: جس شخص سے اس کی والدہ یہ کہیں: تم میری طرف سے اپنے غلام کو آزاد کر دو' اور وہ اس خاتون کی طرف سے غلام کو آزاد کر دے' تو ولاء کا حق' اس خاتون کو حاصل ہوگا۔

16797 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: اَعْتِقْ غُلَامَكَ هٰذَا وَعَلَيَّ ثَمَنُهُ قَالَ: هُوَ جَائِزٌ وَوَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهٖ كَمَا اَعْتَقَهُ، وَعَلَى الْحَمِيلِ مَا تَحَمَّلَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: تم اپنے اس غلام کو آزاد کر دو' اس کی قیمت کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی' تو وہ فرماتے ہیں: یہ درست ہے' اور اس کی ولاء کا حق اس کے آقا کو ملے گا' جیسے ہی وہ اسے آزاد کرے گا' اور جس شخص نے ادائیگی اپنے ذمہ لی ہے' ادائیگی اس کے ذمہ ہی ہوگی۔

16798 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِىْ رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهٖ: اِنْ مِتُّ فَجَاَةً فَاَنْتَ حُرٌّ فَقُتِلَ السَّيِّدُ قَالَ: لَيْسَ الْقَتْلُ بِفَجَاءَةٍ لَا يُعْتَقُ

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: اگر میں اچانک فوت ہو گیا' تو تم آزاد ہو گے اور پھر اس کے آقا کو قتل کر دیا جاتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: قتل ہونا' اچانک موت نہیں ہوتی' اس لئے وہ غلام آزاد شمار نہیں ہوگا۔

16799 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَالَ لِعَبْدِهٖ: "اِذَا اَدَّيْتَ اِلَيَّ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَاَنْتَ حُرٌّ، ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا كَانَ ذٰلِكَ لِلسَّيِّدِ، وَمِثْلُهُ اِذَا قَالَ: اِذَا سَبَّ هٰذَا النَّاسِبَ فَاَنْتَ حُرٌّ، ثُمَّ بَدَا لِلسَّيِّدِ اَنْ لَا شَىْءَ قَالَ: لَيْسَ بِشَىْءٍ وَاِذَا قَالَ: اَنْتَ حُرٌّ وَاَدِّ اِلَيَّ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ اَقَرَّ الْعَبْدُ، وَاَدّٰى اِلَيْهِ فَهُوَ حُرٌّ

وَاِنْ لَمْ يُقِرَّ اَنْ يُؤَدِّيَ اِلَيْهِ فَهُوَ 000 لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہے: جب تم نے مجھے ایک ہزار درہم ادا کر دیئے تو تم آزاد ہو گے پھر آقا کو یہ مناسب لگتا ہے کہ وہ غلام سے کوئی چیز وصول نہ کرے تو آقا کو اس بات کا حق حاصل ہو گا اسی کی مانند صورت اس وقت ہو گی جب آقا یہ کہے کہ جب اس ناسب نے برا کہا تو تم آزاد ہو گے اور پھر آقا کو یہ مناسب لگے کہ وہ آزاد نہ کرے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: کچھ بھی واقع نہیں ہو گا اور اگر آقا یہ کہے: تم آزاد ہو گے جبکہ تم مجھے اتنی اتنی رقم ادا کر دو تو اگر غلام اقرار کر لے اور وہ رقم اس کو ادا کر دے تو غلام آزاد شمار ہو گا لیکن اگر وہ اقرار نہیں کرتا کہ وہ آقا کو اتنی رقم ادا کر دے گا تو پھر اس بات کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُعْتِقُ اَمَتَهُ وَيَسْتَثْنِيْ مَا فِيْ بَطْنِهَا وَالرَّجُلُ يَشْتَرِي ابْنَهُ

باب: جب کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر دے اور اس کے پیٹ میں موجود (بچے) کا استثناء کر لے یا کوئی شخص اپنے بیٹے کو خرید لے (تو کیا حکم ہو گا؟)

16800 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ، وَاسْتَثْنَى مَا فِيْ بَطْنِهَا فَلَهُ مَا اسْتَثْنَى قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ لَا نَاْخُذُ بِذٰلِكَ نَقُوْلُ اِذَا اسْتَثْنَى مَا فِيْ بَطْنِهَا عَتَقَتْ كُلُّهَا اِنَّمَا وَلَدُهَا كَعُضْوٍ مِّنْهَا وَاِذَا اَعْتَقَ مَا فِيْ بَطْنِهَا وَلَمْ يَعْتِقْهَا لَمْ يُعْتَقْ اِلَّا مَا فِيْ بَطْنِهَا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کرے اور اس کے پیٹ میں موجود (بچے) کا استثناء کر لے تو آدمی کو اس استثناء کا حق حاصل ہو گا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں: اگر آدمی نے کنیز کے پیٹ میں موجود (بچے) کا استثناء کیا ہو تو وہ کنیز مکمل طور پر آزاد ہو گی اور اس کا بچہ (جو اس کے پیٹ میں موجود ہے) وہ اس کے وجود کا ایک حصہ شمار ہو گا البتہ جب آقا نے کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کو آزاد کیا اور کنیز کو آزاد نہ کیا ہو تو ایسی صورت میں صرف پیٹ میں موجود بچہ ہی آزاد شمار ہو گا۔

16801 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا فِيْ رَجُلٍ: اَعْتَقَ جَارِيَةً لَهُ حَامِلًا، وَاسْتَثْنَى مَا فِيْ بَطْنِهَا قَالَا: لَيْسَ كَذٰلِكَ بِشَيْءٍ هِيَ وَوَلَدُهَا حُرَّانِ

❀❀ زہری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی حاملہ کنیز کو آزاد کر دیتا ہے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کا استثناء کر لیتا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہ نہیں ہو سکتا وہ کنیز اور اس کا بچہ دونوں آزاد شمار ہوں گے۔

16802 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَا: شَرْطُهُ جَائِزٌ مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ،

❀❀ عطاء اور امام شعبی فرماتے ہیں: آقا کا یہ شرط عائد کرنا جائز ہو گا' یعنی ان کا موقف بھی' ابراہیم نخعی کے قول کی مانند ہے۔

16803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ وَالْحَسَنَ يَقُوْلَانِ: هِيَ وَوَلَدُهَا حُرَّانِ،

❀❀ حکم بن عتیبہ اور حسن بصری فرماتے ہیں: وہ کنیز اور اس کا بچہ آزاد شمار ہوں گے۔

16804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ سعید بن مسیّب کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

16805 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى ابْنَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، ثُمَّ مَاتَ الْاَبُ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ قَالَ: اِنْ خَرَجَ الِابْنُ مِنَ الثُّلُثِ وَرِثَ اَبَاهُ، وَاِنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الثُّلُثِ سَعَى وَلَمْ يَرِثْ

❀❀ حماد نے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو بیماری کے عالم میں' اپنے بیٹے کو خرید لیتا ہے' اور پھر اسی بیماری کے دوران باپ کا انتقال ہو جاتا ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اگر بیٹے (کی قیمت) میت کے مال کے ایک تہائی حصے میں سے نکل سکتی ہو' تو وہ بیٹا' اپنے باپ کا وارث بنے گا' اور اگر نہیں نکل سکتی' تو پھر وہ مزدوری کر کے (اپنی قیمت کی رقم) ادا کرے گا' اور وہ وارث نہیں بنے گا۔

بَابُ الْحَلِفِ بِالْعِتْقِ وَعَبْدٍ اشْتَرَاهُ رَجُلٌ بِمَالِ الْعَبْدِ وَمَا يَجِبُ فِي ذٰلِكَ

باب: غلام آزاد کرنے کا حلف اٹھالینا' یا جب آدمی اپنے غلام کے مال کے ذریعے کوئی غلام خرید لے' تو ایسی صورت میں کیا لازم ہو گا؟

16806 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهِ: يَوْمَ اَبِيعُكَ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ عَبْدُهُ وَمَنْ قَالَ: اِذَا بِعْتُكَ فَاَنْتَ حُرٌّ فَسَوَاءٌ، قَالَ سُفْيَانُ: اِنَّمَا مَعْنَاهُ حِينَ اَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ: وَمِثْلُ ذٰلِكَ اَنْ يَقُوْلَ: الرَّجُلُ يَوْمَ اَمُوتَ فَاَنْتَ حُرٌّ فَيَمُوتُ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَهُوَ حُرٌّ

❀❀ سفیان' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: جس دن میں نے تمہیں فروخت کیا' تم آزاد شمار ہو گے' سفیان فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' وہ غلام اس کا غلام ہی رہے گا' اور جو شخص یہ کہے: جب میں نے تمہیں فروخت کر دیا' تو تم آزاد ہو گے' تو اس کا حکم بھی برابر ہے' سفیان کہتے ہیں: اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ جب بھی میں ایسا کروں گا' تو یہ ہو گا' وہ فرماتے ہیں: اس کی مانند یہ کلمات ہیں کہ آدمی یہ کہے: جس دن میں مر گیا' اس دن تم آزاد ہو گے' تو وہ شخص خواہ رات میں مرے' یا دن میں مرے' وہ غلام آزاد شمار ہو گا۔

16807 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ يَقُولُ لِعَبْدِهِ هُوَ حُرٌّ يَوْمَ يَبِيعُهُ قَالَ: كَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى وَابْنُ شُبْرُمَةَ يَسْتَوْقِفَانِ ذٰلِكَ عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَرَاهُ شَيْئًا

❀❀ سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: جس دن اس نے اس غلام کوفروخت کیا وہ غلام آزاد ہوگا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ اور ابن شبرمہ نے اس کو اس پر موقوف قرار دیا ہے جبکہ سفیان یہ کہتے ہیں: ہم اس کو کچھ بھی نہیں سمجھتے ہیں۔

16808 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِعِتْقِ عَبْدِهِ اِنْ فَارَقْتُكَ اَوْ فَارَقْتَنِي قَالَ: اِنْ قَالَ فَارَقْتُكَ فَعَلَيْهِ فَسْتَهُ اِنْ كَانَ عَلَيْهِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَاِنْ قَالَ فَارَقْتَنِي فَعَلَيْهِ الْعَبْدُ فَهُوَ حُرٌّ

❀❀ سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کی آزادی کی قسم اٹھالیتا ہے کہ اگر میں تم سے جدا ہوا یا تم مجھ سے جدا ہوئے (تو تم آزاد ہو گے) سفیان کہتے ہیں: اگر آدمی نے یہ کہا ہو: میں تم سے جدا ہوا تو اس کا بھگتان آدمی پر ہوگا اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور اگر آدمی نے یہ کہا: تم مجھ سے جدا ہوئے اور غلام اس پر غالب آ گیا تو وہ غلام آزاد شمار ہوگا۔

16809 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي عَبْدٍ دَسَّ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا فَاشْتَرَاهُ فَاَعْتَقَهُ قَالَ: الْبَيْعُ وَالْعِتْقُ جَائِزٌ، وَيَاْخُذُ سَيِّدُهُ مِنَ الْمُبْتَاعِ الثَّمَنَ الَّذِي كَانَ ابْتَاعَهُ وَالْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ ابراہیم نخعی ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو پوشیدہ طور پر کوئی مال دیتا ہے اور پھر وہ شخص (اس مال کے ذریعے) اس غلام کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ فروخت کرنا اور غلام آزاد کرنا جائز ہوگا اس کا آقا خریدار سے اس کی قیمت حاصل کرلے گا وہ قیمت جس کے عوض میں اس نے اس غلام کو خریدا تھا اور ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو مل جائے گا۔

16810 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ يَبِيعُ عَبْدَهُ مِنْ قَوْمٍ وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِمْ اَنْ يُعْتِقُوهُ وَيَقُولُ لِعَبْدِهِ: عَلَيْكَ اَنْ تُعْطِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ

❀❀ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کو کسی قوم کو فروخت کر دیتا ہے اور ان لوگوں پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ وہ لوگ اس غلام کو کا آزاد کر دیں اور پھر وہ اپنے غلام سے یہ کہتا ہے: تم پر یہ لازم ہے کہ تم اتنی اتنی رقم ادا کرو تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: غلام پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

16811 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يُقْضٰى عَلَى الْعَبْدِ بِشَيْءٍ اِلَّا اَنْ يَتَحَرَّجَ فَيُعْطِيَهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام پر کوئی ادائیگی لازم قرار نہیں دی جائے گی البتہ اگر وہ حرج محسوس کرے گا تو وہ اسے ادا کر دے گا۔

16812 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِیْ رَجُلٍ اَعْطَاهُ عَبْدُهُ مَالًا فَاشْتَرَاهُ فَاَعْتَقَهُ قَالَ: لَوْ اَخَذْتُهُ لَعَاقَبْتُهُ عُقُوبَةً شَدِیدَةً

❀❀ امام شعبی' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کو اس کا غلام کچھ مال دیتا ہے' اور وہ اس مال کے ذریعے غلام خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے' تو امام شعبی نے فرمایا: اگر میں ایسے شخص کو پکڑ لوں' تو اسے شدید سزا دوں گا۔

بَابُ مَا یَجُوزُ مِنَ الرِّقَابِ

باب: کس قسم کا غلام آزاد کرنا جائز ہے؟

16813 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیهِ قَالَ: ضَرَبَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَجْهَ جَارِیَتَهُ فَجَاءَ بِهَا اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا حَمَلَكَ عَلٰی هٰذَا؟ قَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّهَا مُؤْمِنَةٌ اَعْتَقْتُهَا قَالَ: فَسَاَلَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنی کنیز کے چہرے پر مارا' پھر وہ اس کنیز کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری صورت حال بتائی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ یہ کنیز مومن ہے' تو میں اسے آزاد کر دوں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنیز سے کچھ سوالات کیے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ اسے آزاد کر دیں' کیونکہ یہ مومن ہے۔

16814 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ بِاَمَةٍ سَوْدَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَاِنْ كُنْتَ تَرٰی هٰذِهِ مُؤْمِنَةً فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْهَدِینَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: اَتَشْهَدِینَ اَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: اَتُؤْمِنِینَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: اَعْتِقْهَا

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ایک سیاہ فام کنیز کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر ایک مومن غلام' یا کنیز کو آزاد کرنا لازم ہے' اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ عورت مومن ہے (تو میں اسے آزاد کر دیتا ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنیز سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مرنے کے

بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھتی ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے (اس انصاری شخص سے) فرمایا: تم اسے آزاد کردو۔

16815 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فِي غَنَمٍ تَرْعَاهَا، وَكَانَتْ شَاةٌ صَفِيٌّ - يَعْنِي غَزِيرَةً - فِي غَنَمِهِ تِلْكَ فَاَرَادَ اَنْ يُعْطِيَهَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ السَّبُعُ فَانْتَزَعَ ضِرْعَهَا فَغَضِبَ الرَّجُلُ فَصَكَّ وَجْهَ جَارِيَتِهِ فَجَاءَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَذَكَرَ اَنَّهَا كَانَتْ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ وَافِيَةٌ قَدْ هَمَّ اَنْ يَجْعَلَهَا اِيَّاهَا حِينَ صَكَّهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِي بِهَا فَسَاَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْهَدِينَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ؟ " قَالَتْ: نَعَمْ وَاَنَّ الْمَوْتَ وَالْبَعْثَ حَقٌّ؟ قَالَتْ: نَعَمْ وَاَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اَعْتِقْ اَوْ اَمْسِكْ قُلْتُ: اَثَبَتَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَزَعَمُوا وَحَدَّثَنِيهِ اَبُو الزُّبَيْرِ فَوَلَدَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي قُرَيْشٍ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص کی ایک کنیز اس کی بکریاں چرا رہی تھی ان بکریوں میں ایک بکری نہایت عمدہ تھی ان صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ وہ اس بکری کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کریں گے ایک درندہ آیا اور اس نے اس بکری کے تھن کاٹ لئے وہ شخص غصے میں آگیا اور اس نے کنیز کے چہرے پر تھپڑ مار دیا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ بات بھی بیان کی کہ اس کے ذمے ایک مکمل مومن غلام یا کنیز کی ادائیگی لازم ہے کیونکہ اس نے اس کنیز کو تھپڑ مار دیا تھا تو اس شخص نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اسی کنیز کو آزاد کر دے نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم اس کنیز کو میرے پاس لے کر آنا (جب وہ اس کو لے کر آیا) تو نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! (نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:) کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ اس کنیز نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ موت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ جنت اور جہنم حق ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! جب نبی اکرم ﷺ اس بات سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری مرضی ہے تم اسے آزاد کر دو یا نہ آزاد نہ کرو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات مستند طور پر ثابت ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں کا یہ کہنا ہے: ابوزبیر نے بھی مجھے بیان کی ہے بعد میں اس کنیز نے قریش کے کسی شخص کے بچوں کو بھی جنم دیا تھا۔

16816 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: صَكَّ رَجُلٌ جَارِيَةً لَهُ فَجَاءَ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُهُ فِي عِتْقِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ رَبُّكِ؟ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ: اَحْسِبُهُ اَيْضًا ذَكَرَ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْجَنَّةَ، وَالنَّارَ

ثُمَّ قَالَ: اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی کنیز کو تھپڑ مار دیا' پھر وہ اس کنیز کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' اور اس کو آزاد کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مشورہ لیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز سے دریافت کیا: تمہارا پروردگار کہاں ہے؟ اس نے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں مرنے کے بعد زندہ ہونے' اور جنت اور جہنم کا بھی ذکر ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے آزاد کر دو! یہ مومن عورت ہے۔

16817 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، وَاَفْضَلُهَا، وَاَغْلَاهَا ثَمَنًا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا غلام (یا کنیز) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک سب سے عمدہ ہو اور بہتر ہو' اور سب سے زیادہ قیمتی ہو۔

16818 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ عَنْ وَلَدِ زِنًا وَعَنْ وَلَدِ رَشْدَةٍ اَيُّهُمَا يُعْتَقُ؟ فَقَالَ: انْظُرْ اَكْثَرَهُمَا ثَمَنًا

❀❀ امام شعبی سے ایک شخص نے سوال کیا: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے یا جائز بچے میں سے کسے آزاد کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کس کی قیمت زیادہ ہے؟

16819 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، سُئِلَ عَنْ وَلَدِ زِنًا وَوَلَدِ رَشْدَةٍ فَقَالَ: انْظُرُوا اَكْثَرَهُمَا ثَمَنًا،

❀❀ عمر بن عبدالرحمٰن قرشی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے یا جائز بچے (میں سے کس کو آزاد کیا جائے؟) انہوں نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کس کی قیمت زیادہ ہے؟

16820 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَرَى وَلَدَ الزِّنَا بِمَنْزِلَةِ غَيْرِهِ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ' دوسرے بچے کی مانند ہے۔

16821 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ قَالَا: يَجُوزُ فِي الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ وَلَدُ الزِّنَا لِاَنَّ كُلَّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

❀❀ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: غلام کی واجب آزادی میں' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو بھی آزاد کرنا جائز ہے' کیونکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

16822 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : لَا يُجْزِءُ وَلَدُ الزِّنَا فِي الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب غلام کو آزاد کرنا واجب ہو جائے تو زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا۔

16823 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : لَا يُجْزِءُ ، وَلَدُ بَغِيَّةٍ ، وَلَا اُمُّ وَلَدٍ ، وَلَا مُدَبَّرٌ ، وَلَا يَهُوْدِيٌّ ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ ، وَلَا مُشْرِكٌ فِي رَقَبَةٍ وَاجِبَةٍ قَالَ : وَلَا اَعْلَمُ الزُّهْرِيَّ اِلَّا قَالَ : يُجْزِءُ الْمُكَاتِبُ فِي الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: جب غلام کو آزاد کرنا واجب ہو جائے تو زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ یا ام ولد کنیز یا مدبر یا یہودی یا عیسائی یا مشرک غلام آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا' راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق زہری نے یہ بھی فرمایا تھا: جب غلام آزاد کرنا واجب ہو تو مکاتب غلام کو آزاد کرنا جائز ہے۔

16824 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَبِيْ عُمَرَ الْمَدَنِيِّ قَالَ : سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّهَارِ ، فَقَامَ يُصَلِّي فَرُبَّمَا اَسْمَعَنَا الْاٰيَةَ قَالَ : ثُمَّ خَرَجَ اِلَى السُّوقِ فَمَشَيْنَا مَعَهُ فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ بِصَغِيْرٍ ، وَلَا كَبِيرٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى اَتَى سُوقَ الظَّهْرِ ، وَمَعَهُ عَصَاهُ فِي يَدِهٖ فَجَعَلَ يَنْخُسُ بِعَصَاهُ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ يَقُوْلُ : بِكَمْ هٰذَا؟ قَالَ : ثُمَّ يُسَاوِمُ الْاٰخَرَ قَالَ : فَجَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : اِنَّهَا كَانَتْ عَلَيَّ رَقَبَةٌ ، ثُمَّ ابْتَعْتُهَا مِنْ رَجُلٍ رَقَبَةً ، فَاَعْتَقْتُهَا ثُمَّ اُخْبِرْتُ اَنَّ صَاحِبَهَا الْتَقَطَهَا الْتِقَاطًا ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْكَ رَقَبَتَكَ فَاذْهَبْ فَخُذْ وَرَقَكَ قَالَ : فَاِنِّي قَدْ اَعْتَقْتُهَا قَالَ : قَدْ اَمَرْتُكَ هُوَ ذَاكَ لَا تُجْزِءُ عَنْكَ ،

❀❀ ابوعمر مدنی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دن کے وقت کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی' بعض اوقات وہ کوئی ایک آیت اونچی آواز میں بھی پڑھ لیتے تھے' راوی کہتے ہیں: پھر وہ بازار کی طرف تشریف لے گئے' ہم ان کے ساتھ چل رہے تھے' وہ جب بھی کسی چھوٹے یا بڑے کے پاس سے گزرتے تھے' تو اسے سلام کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ بازار میں آ گئے' ان کے پاس ان کا عصا تھا' جو ان کے ہاتھ میں موجود تھا' انہوں نے اپنے عصا کے ذریعے ایک اونٹ کے پہلو کو ٹٹولنا شروع کیا' پھر دریافت کیا: یہ کتنے کا ہے؟ پھر انہوں نے ایک اور کے بارے میں بھاؤ دریافت کیا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا: مجھ پر ایک غلام آزاد کرنا لازم ہے' میں نے ایک شخص سے ایک غلام خرید کر اسے آزاد کر دیا' پھر مجھے بتایا گیا: اس کے سابقہ مالک نے اسے کہیں سے اغوا کیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے غلام آزاد کرنے کو قبول نہیں کرے گا' تم جاؤ اور اپنی رقم واپس لے لو! اس شخص نے کہا: میں تو اس کو آزاد کر چکا ہوں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کی ادائیگی تمہاری طرف سے درست نہیں ہوئی۔

16825 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَدُ الزِّنَا صَغِيْرٌ اَيَجْزِءُ فِي رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ اِذَا لَمْ يَبْلُغِ الْحِنْثَ قَالَ: لَا وَلٰكِنَّ كَبِيْرًا رَجُلًا صَدَقَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا کم سن بچہ کیا اسے ایسی صورت میں آزاد کرنا جائز ہے جب کسی مومن غلام کی آزادی لازم ہو اور وہ بچہ بھی ابھی بالغ نہ ہوا ہو تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! (یعنی جائز نہیں ہے) اس کے لئے بڑی عمر کا آدمی ہونا ضروری ہے۔

16826 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: تُجْزِءُ اُمُّ الْوَلَدِ وَالْمُدَبَّرَةِ مِنْ رَقَبَةٍ

❀❀ لیث نے طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کی آزادی میں ام ولد کنیز یا مدبرہ کنیز کی ادائیگی درست ہے۔

16827 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تُجْزِءُ اُمُّ الْوَلَدِ، وَالْمُدَبَّرَةُ مِنْ رَقَبَةٍ وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ام ولد کنیز اور مدبرہ کنیز کو غلام کی آزادی کی صورت میں آزاد کیا جا سکتا ہے یہی روایت امام شعبی سے بھی منقول ہے۔

16828 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "مَنْ اَعْتَقَ مِنْ عَمَلٍ فَاِنَّهُ يُجْزِءُ، اِذَا قَالَ: اِذَا كَانَ يَعْمَلُ عَمَلًا فَاَعْتَقَ فَاِنَّهُ يُجْزِءُ اِذَا كَانَتْ لَهُ مَنْفَعَةٌ"

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص کسی عمل کی وجہ سے غلام آزاد کرے تو وہ جائز ہوگا جبکہ وہ شخص یہ کہے: جب اس نے یہ عمل کیا تو وہ غلام آزاد ہوگا تو ایسا کرنا جائز ہوگا بشرطیکہ اس کا کوئی فائدہ ہو۔

16829 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُجْزِءُ فِي الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ مُقْعَدٌ، وَلَا اَعْدَمُ، وَلَا اَجْذَمُ، وَلَا عَظِيْمُ الْبَلَاءِ وَنَحْوُ هٰذَا

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی غلام کو آزاد کرنا واجب ہو تو ایسی صورت میں معذور یا جذام کے مریض یا شدید بیمار یا اس کی مانند غلام کو آزاد کرنا درست نہیں ہوگا۔

16830 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَتْلُ النَّفْسِ خَطَاً قَالَ: لَا يَجُوْزُ اِلَّا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَطَاءٌ: "اِنْ قَالَ رَجُلٌ لِغُلَامِهِ هُوَ حُرٌّ فَلَا يَكُوْنُ حُرًّا حَتّٰى يَقُوْلُ: لِلّٰهِ لَعَلَّهُ لَمْ يُرِدِ الْعَتَاقَةَ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص قتل خطا کا مرتکب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں صرف کسی مومن غلام کو آزاد کرنا لازم ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔ عطاء فرماتے ہیں: اگر آدمی اپنے غلام سے یہ کہے: وہ آزاد ہے تو وہ آزاد نہیں ہوگا جب تک وہ آدمی یہ نہیں کہتا کہ وہ اللہ کے لئے آزاد ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ

آدمی نے غلام آزاد کرنے کا مفہوم (اپنے کلمات کے ذریعے) مراد نہ لیا ہو۔

16831 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "لَا يَجُوْزُ فِيْ قَتْلِ الْخَطَأِ صَبِيٌّ مُرْضَعٌ اِلَّا مَنْ صَلَّى، فَاِنَّ فِيْ حَرْفِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ (فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ) (النساء: 92) لَا يَجُوْزُ فِيْهَا صَبِيٌّ"

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: قتل خطا میں کسی دودھ پیتے بچے کو آزاد کرنا جائز نہیں ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے جو نماز پڑھتا ہو (یعنی بالغ ہو چکا ہو) کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: ''تو مومن غلام کو آزاد کرنا''

اس لئے ایسی صورت میں بچے کو آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا۔

16832 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَجُوْزُ فِيْ قَتْلِ النَّفْسِ خَطَأً رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ غَيْرُ سَوِيَّةٍ وَهُوَ يَنْتَفِعُ بِهَا اَعْرَجُ وَاَشَلُّ؟ فَاسْتَحَلَّ السَّوِيَّةَ، وَذَكَرَ الْبُدْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: قتل خطا کی صورت میں کسی مومن کو آزاد کرنا جائز ہوگا جو تندرست نہ ہو لیکن اس سے نفع حاصل کیا جا سکتا ہو وہ لنگڑا ہو یا فالج زدہ ہو؟ تو انہوں نے مکمل تندرست کو جائز قرار دیا اور قربانی کے جانوروں کو (قیاس کی) مثال کے طور پر پیش کیا)۔

16833 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَجُوْزُ فِي الظِّهَارِ صَبِيٌّ مُرْضَعٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ظہار (کے کفارے میں) دودھ پیتے بچے (کو آزاد کرنا) جائز ہے۔

16834 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْيَمِيْنُ فِي التَّظَاهُرِ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مُؤْمِنَةً، اَتُجْزِءُ رَقَبَةٌ غَيْرُ مُؤْمِنَةٍ؟ قَالَ: مَا نَرٰى فِيْهَا اِلَّا مُؤْمِنَةً وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ظہار کے کفارے میں مومن غلام کا ذکر نہیں ہے تو کیا غیر مومن کو آزاد کرنا جائز ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک ایسی صورت حال میں صرف کسی مومن کو ہی آزاد کیا جا سکتا ہے عمرو بن دینار نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

16835 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُجْزِءُ فِي الظِّهَارِ، وَالْيَمِيْنِ الْيَهُوْدِيُّ، وَالنَّصْرَانِيُّ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: ظہار کے کفارے میں یا قسم کے کفارے میں یہودی یا عیسائی (غلام) کو آزاد کرنا جائز ہے

16836 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّقَبَةُ الْمُؤْمِنَةُ اَيَجُوْزُ فِيْهَا صَبِيٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَكَيْفَ وَلَمْ يُصَلِّ وَلَمْ اَدْرِ مُسْلِمٌ هُوَ اَمْ لَا؟ فَقَالَ: ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ بَعْدَ اَيَّامٍ فِيْهِ فَقَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا مُسْلِمًا قَالَ: وَقَالَ: عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: مَا اُرَاهُ اِلَّا الَّذِيْ قَدْ بَلَغَ وَاَسْلَمَ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَاِنَّ الَّذِيْ بَلَغَ دِيْنُهُ دِيْنُ مُسْلِمٍ؟ قَالَ: اَجَلْ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَسَبِيٌّ اَعْجَمًا لَّمْ يَبْلُغِ الْحَنْثَ قَالَ: مَنْ وُلِدَ هَاهُنَا اَحَبُّ اِلَيْهِ

وَلَعَلَّهُ اَنْ يَقْضِيَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب کسی مومن غلام کو آزاد کرنا لازم ہو تو کیا ایسی صورت میں بچے کو آزاد کرنا جائز ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیسے جبکہ وہ نماز ادا کرنہیں کرتا' اور مجھے نہیں معلوم کہ (کیا وہ بڑا ہو کر) مسلمان ہوگا' یا نہیں ہوگا؟ تو انہوں نے یہی بات ارشاد فرمائی' اس کے کچھ دن بعد' میں نے دوبارہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ بچہ مسلمان ہی شمار ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار فرماتے ہیں: اس بچے کے بارے میں' میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب وہ بڑا ہوگا' تو وہ مسلمان ہی ہوگا' میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ بالغ ہوگا' تو مسلمان شمار ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ اس سے پہلے فوت ہو جائے' تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی' میں نے عطاء سے دریافت کیا: عجمیوں کے وہ قیدی بچے جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں' انہوں نے فرمایا: ان میں سے جو یہاں پیدا ہوئے ہیں' وہ ان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ فیصلہ کر دے۔

16837 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُحِبُّ اَنْ يُؤَخَّرَ الْمُرْضَعُ سَنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً حَتّٰى يُعْلَمَ اَنَّهُ صَحِيحٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ دودھ پیتے بچے کی آزادی کو دو یا تین سال کے لئے مؤخر کر دیا جائے' تاکہ یہ بات پتہ چل جائے کہ وہ تندرست ہے' (یا اس میں کوئی عیب پایا جاتا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16838 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْزِءُ الْاَعْوَرُ فِي الرَّقَبَةِ

❀❀ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب (مطلق طور پر) غلام آزاد کرنا ہو' تو کانے غلام کو آزاد کرنا جائز ہے۔

16839 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَجُوزُ الْاَعْمَى مِنْ رَقَبَةٍ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: (جب مطلق غلام کو آزاد کرنا ہو) تو نابینا غلام کو آزاد کرنا جائز ہے۔

16840 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَالْاَحْوَلُ قَالَ: الْاَحْوَلُ اَهْوَنُ مِنَ الْاَعْرَجِ فَهُوَ يَقْضِي، وَالسَّوِيُّ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَرٰى اَنْ يَجُوزَ الْاَعْوَرُ وَالْاَشَلُّ اِذَا اُومِنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بھینگے کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: لنگڑے کے مقابلے میں بھینگا بہتر ہوتا ہے' کیونکہ وہ کام پورے کرسکتا ہے' تاہم مکمل تندرست غلام کو آزاد کرنا' میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار فرماتے ہیں: میرے نزدیک کانے' یا شل ہاتھوں والے غلام کو آزاد کرنا جائز ہے'

جبکہ وہ محفوظ ہو۔

16841 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ عِتْقَ النَّصْرَانِيِّ "

❀❀ مجاہد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ عیسائی غلام کو آزاد کیا جائے۔

16842 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَا: يُجْزِءُ فِي الظِّهَارِ مِنَ الرَّقَبَةِ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ

❀❀ عطاء اور مجاہد فرماتے ہیں: ظہار کے کفارے میں یہودی یا عیسائی غلام کو آزاد کیا جاسکتا ہے۔

16843 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ مُؤْمِنَةٌ فَالَّذِي قَدْ صَلَّى، وَمَا لَمْ يَكُنْ مُؤْمِنَةً فَيُجْزِءُ مَا لَمْ يُصَلِّ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: قرآن میں جس بھی چیز کے بارے میں (غلام آزاد کرنے کے لئے) لفظ 'مومن' ذکر ہوا ہے تو اس سے مراد وہ غلام ہوگا' جو نماز ادا کرتا ہو' اور جس میں مومن کا ذکر نہیں ہوا' وہاں وہ غلام بھی کفایت کر جائے گا جو نماز ادا نہ کرتا ہو (یعنی جو مسلمان نہ ہو)۔

16844 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عِتْقِ الْيَهُودِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ هَلْ فِيهِ اَجْرٌ؟ قَالَ: لَا وَكَرِهَ عِتْقَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے یہودی یا عیسائی کو آزاد کرنے کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا اس کا اجر ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے ایسے غلام کو آزاد کرنے کو مکروہ قرار دیا۔

16845 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَاَنْ اَحْمِلَ عَلَى نَعْلَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ وَلَدَ زِنًا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کی راہ میں' دو جوتے کسی کو دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کروں۔

16846 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ مُوسَى بْنِ مِينَاءَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ صَالِحٍ ابْنَةَ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ مُرْتَفِعٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا، سَاَلَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ اِعْتَاقِ، اَوْلَادِ الزِّنَا فَقَالَتْ: اَعْتِقُوهُمْ وَاَحْسِنُوا اِلَيْهِمْ وَاَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَذَكَرَهُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ مُوسَى، عَنْ اُمِّ حَكِيمٍ ابْنَةِ طَارِقٍ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ قَالَ: وَاَظُنُّهُ قَالَ: قَالَتْ: وَاسْتَوْصُوا بِهِمْ

❀❀ ام صالح بنت طارق بیان کرتی ہیں: انہوں نے ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کو آزاد کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم انہیں آزاد کر دو اور تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو!

ابن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

16847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي اَوْلَادِ الزِّنَا: اَعْتِقُوهُمْ وَاَحْسِنُوا اِلَيْهِمْ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں یہ فرمایا تھا: تم انہیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

16848 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ مَجُوسِيًّا، وَاَعْتَقَ وَلَدَ زَنْيَةٍ

❀❀ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مجوسی غلام کو آزاد کر دیا تھا' انہوں نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کو بھی آزاد کیا تھا۔

16849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ فَاشْتَرَى اَخَاهُ اَوْ ذَا رَحِمٍ فَاَعْتَقَهُ قَالَ: لَا يُجْزِئُهُ مِنْ رَقَبَتِهِ لِاَنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَمْلِكَهُ سَاعَةً

❀❀ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ذمے غلام آزاد کرنا لازم ہوتا ہے' اور پھر وہ اپنے بھائی کو' یا سگے رشتے دار کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس کی طرف سے یہ آزادی درست نہیں ہوگی' کیونکہ وہ گھڑی بھر کے لئے بھی اپنے رشتے دار کا مالک بننے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

16850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: الصَّبِيُّ الَّذِي لَمْ يَعْقِلْ يُجْزِءُ فِي الظِّهَارِ وَالْيَمِينِ وَالْمُشْرِكُ اَيْضًا

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: وہ بچہ' جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو' ظہار اور قسم کے کفارے میں اسے آزاد کیا جا سکتا ہے' اور مشرک کو بھی آزاد کیا جا سکتا ہے۔

16851 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ اُمَّهُ هَلَكَتْ وَاَمَرَتْهُ اَنْ يُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَقَالَ: لَا اَمْلِكُ اِلَّا جَارِيَةً سَوْدَاءَ اَعْجَمِيَّةً لَا تَدْرِي مَا الصَّلَاةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِي بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَقَالَ: اَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ قَالَ: فَمَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ: اَعْتِقْهَا

❀❀ عمرو بن اوس نے' ایک انصاری شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا انہوں نے مرنے سے پہلے ان صاحب کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کی طرف سے مؤمن جان (یعنی غلام یا کنیز) کو آزاد کر دیں' وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی انہوں نے عرض کی: میں صرف ایک سیاہ فام عجمی کنیز کا مالک ہوں جسے یہ پتہ نہیں ہے نماز کیا ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے میرے پاس لے کر آؤ وہ صاحب اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس کنیز نے جواب دیا: آسمان میں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس کنیز نے جواب دیا: اللہ کے رسول ہیں نبی اکرم ﷺ نے (ان صاحب سے) فرمایا: تم اسے آزاد کر دو۔

16852 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْكَافِرَةُ اَتَرَى فِيهَا اَجْرًا قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کافر (غلام یا کنیز) کو آزاد کرنے کے بارے میں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں اجر ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الرَّقَبَةِ يُشْتَرَطُ فِيهَا الْعِتْقُ وَمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ

باب: جس غلام (یا کنیز) میں آزادی کی شرط رکھ دی جائے یا جو شخص کسی سگے رشتے دار کا مالک بن جائے؟

16853 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اِذَا اشْتَرَيْتَ نَسَمَةً، فَلَا تَشْتَرِطْ لِاَهْلِهَا الْعِتْقَ، فَاِنَّهُ عُقْدَةٌ مِنَ الرِّقِّ وَلٰكِنِ اشْتَرِهَا اِنْ شِئْتَ بِعْتَ، وَاِنْ شِئْتَ وَهَبْتَ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی کو خرید لو تو اس کے مالکان کے ساتھ اس کو آزاد کرنے کی شرط طے نہ کرو کیونکہ یہ معاہدہ غلامی کے حوالے سے ہے تاہم تم اسے خریدنے کے بعد اگر چاہو تو فروخت کر دو اور اگر چاہو تو ہبہ کر دو۔

16854 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: اِذَا اشْتَرَيْتَ نَسَمَةً، فَاشْتَرَطَ عَلَيْكَ الْعِتْقَ، فَلَيْسَتْ بِالسَّلِيمَةِ

❀❀ ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: جب تم کسی کو خرید و اور دوسرا فریق تم پر اس کی آزادی کی شرط لاگو کر دے تو پھر یہ سودا درست نہیں ہوگا۔

16855 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ عَتَقَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی سگے رشتے دار کا مالک بن جاتا ہے وہ رشتے دار آزاد ہو جاتا ہے۔

16856 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی سگے رشتے دار کا مالک بن جائے (تو وہ

رشتے دار) آزاد شمار ہوتا ہے۔

16857 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ عَتَقَ

❀❀ ابن ابولیلیٰ نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص سگے رشتے دار کا مالک بن جائے' (تو وہ رشتے دار) آزاد ہو جاتا ہے۔

16858 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا مَلَكَ الْاَبُ اَوِ الِابْنُ اَوِ الْاَخُ اَوِ الْاُمُّ عَتَقُوا

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب (آدمی) باپ' یا بیٹے' یا بھائی' یا ماں کا مالک بن جائے' تو وہ آزاد شمار ہوں گے۔

16859 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا مَلَكَ الْاَخُ اَوِ الْاُخْتَ اَوِ الْعَمَّةَ اَوِ الْخَالَةَ عَتَقُوْا وَذَكَرَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: جب آدمی بھائی' یا بہن' یا پھوپھی' یا خالہ کا مالک بن جائے' تو وہ آزاد شمار ہوں گے حجاج نے یہ بات عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

16860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: اِنَّ جَارِيَةً لِي اَرْضَعَتِ ابْنًا لِي وَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَبِيعَهَا قَالَ: فَمَنَعَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ: لَيْتَهُ يُنَادِي: مَنْ اَبِيعُهُ اُمَّ وَلَدِي؟

❀❀ ابراہیم نخعی نے' علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میری ایک کنیز نے میرے ایک بیٹے کو دودھ پلایا ہے' اب میں اس کنیز کو فروخت کرنا چاہتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایسا کرنے سے منع کر دیا' اور فرمایا: کاش کہ یہ شخص یہ اعلان کرتا کہ میری ام ولد کو کون خریدے گا؟

16861 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: اِنَّ عَمِّي اَنْكَحَنِي وَلِيدَتَهُ وَاِنَّهَا وَلَدَتْ لِي وَاِنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَسْتَرِقَّهُمْ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ

❀❀ مستورد بن احنف بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرے چچا نے اپنی کنیز کے ساتھ میرا نکاح کروا دیا' اس کنیز نے میرے بچے کو جنم دیا' اب وہ چچا یہ چاہتا ہے کہ میری اولاد کو بھی اپنا غلام بنا لے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُسے اِس بات کا حق نہیں ہے۔

16862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا مَلَكَ الْوَالِدُ الْوَلَدَ

عَتَقَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب باپ' اولاد کا مالک بن جائے' تو اولاد آزاد شمار ہوگی۔

16863 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: إِذَا مَلَكَ الْأَبُ وَالِابْنُ عَتَقَا، وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِعِتْقِهِمَا

❀❀ عامر شعبی فرماتے ہیں: جب آدمی اپنے باپ یا بیٹے کا مالک بن جائے' تو وہ دونوں آزاد شمار ہوں گے' اگرچہ آدمی نے ان دونوں کو آزاد قرار دینے کے بارے میں کلام نہ کیا ہو۔

16864 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَنْ مَلَكَ اَخَاهُ عَتَقَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَكَلَّمَ بِعِتْقِهِ

❀❀ ابن سیرین فرماتے ہیں: جو شخص اپنے بھائی کا مالک بن جائے تو وہ بھائی آزاد ہو جائے گا' اگرچہ آدمی نے اس کو آزاد کرنے کا کلام نہ کیا ہو۔

16865 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا مَلَكَ الْاَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

❀❀ ہشام نے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی رضاعی بھائی کا مالک بن جائے (تو بھی یہی حکم ہوگا)۔

16866 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ لَمْ يُعْتَقْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يُبَاعَ الْاَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ،

❀❀ زہری فرماتے ہیں: جب آدمی اپنے رضاعی بھائی کا مالک بن جائے تو وہ آزاد شمار نہیں ہوگا' زہری فرماتے ہیں: تاہم یہ طریقہ جاری ہے کہ رضاعی بھائی کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔

16867 - اقوال تابعین: قَالَ: مَعْمَرٌ وَقَالَ: قَتَادَةُ: يُبَاعُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اسے فروخت کیا جا سکتا ہے۔

16868 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَالْحَسَنِ قَالَا: يُبَاعُ الْاَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

❀❀ ابن سیرین اور حسن بصری فرماتے ہیں: رضاعی بھائی کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔

16869 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: قَالَ: بَيْعُ الْاُمِّ مِنَ الرَّضَاعَةِ هُوَ فِي الْقَضَاءِ جَائِزٌ، وَيُكْرَهُ لَهُ وَالْاَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَخْدِمُهُ اَخُوهُ وَيَسْتَغِلُّهُ

❀❀ ثوری بیان کرتے ہیں: رضاعی ماں کو فروخت کرنا قضاء کے اعتبار سے جائز ہے' تاہم آدمی کے لئے یہ بات مکروہ ہے (کہ وہ اپنی رضاعی ماں کو فروخت کردے) اسی طرح رضاعی بھائی سے اس کا بھائی خدمت لیتا رہے گا اور اس کو پابند رکھے گا۔

16870 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: اَوْصَى رَجُلٌ مِنَّا بِرَقَبَتَيْنِ،

وَسَمّٰى لَهُمَا ثَمَنًا فَلَمْ نَجِدْ، فَسَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِى رَبَاحٍ قَالَ: اجْمَعْهُ فِىْ رَقَبَةٍ وَاحِدَةٍ

❀❀ سعید بن سائب بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ایک شخص نے دو غلاموں کے بارے میں تلقین کی اور ان دونوں کی قیمت کا تعین کر دیا' لیکن ہمیں اس قیمت کے غلام نہیں مل سکے' میں نے عطاء بن ابی رباح سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ رقم تم اس غلام میں جمع کر دو (یعنی اس کے ذریعے ایک غلام خرید کے آزاد کر دو)۔

16871 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِىْ رَجُلٍ يَقُوْلُ: اِنِ اشْتَرَيْتُ فُلَانًا فَهُوَ حُرٌّ فَاشْتَرَاهُ قَالَ: يُعْتَقُ قُلْتُ لَهُ: فَاَيْنَ قَوْلُهُمْ: لَا عِتْقَ اِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ؟ قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ اَنْ يَقُوْلَ: غُلَامُ فُلَانٍ حُرٌّ، فَهٰذَا لَا يَجُوْزُ، فَاَمَّا اِذَا كَانَ فِىْ مُلْكِهٖ فَهُوَ حُرٌّ

❀❀ زہری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ کہتا ہے: اگر میں نے فلاں شخص کو خرید لیا' تو وہ آزاد ہوگا' پھر وہ شخص اس دوسرے شخص کو خرید بھی لیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: وہ دوسرا شخص آزاد ہو جائے گا' میں نے ان سے دریافت کیا: پھر فقہاء کا یہ قول کہاں جائے گا؟ آزاد کرنا' اس وقت درست نہیں ہوتا' جب تک آدمی مالک نہ ہو' زہری نے فرمایا: اس کی صورت یوں ہوگی: آدمی نے یہ کہا ہو: فلاں کا غلام آزاد ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا' لیکن جب وہ غلام آدمی کی ملکیت میں ہوگا' تو پھر وہ آزاد ہو جائے گا۔

بَابُ الْعُمْرٰى

باب: عمریٰ کا بیان

16872 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَا: " الْعُمْرٰى اَنْ يَقُوْلَ: هِىَ لَكَ حَيَاتَكَ "

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے' جبکہ قتادہ' حسن بصری کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: عمریٰ سے مراد یہ ہے کہ آدمی یہ کہے: (یہ چیز) تمہاری زندگی بھر کے لئے تمہاری ہے۔

16873 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ

16873-سنن ابن ماجه - كتاب الهبات' باب العمرى - حديث: 2378السنن للنسائي - كتاب الرقبى' ذكر الاختلاف على أبى الزبير - حديث: 3676مصنف ابن أبى شيبة - كتاب البيوع والأقضية' العمرى وما قالوا فيها - حديث: 22135السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب العمرى' باب - حديث: 6350السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب الهبات' باب العمرى - حديث: 11194مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث زيد بن ثابت - حديث: 21062مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف مالك والشافعي رضى الله عنهما' حديث: 991المعجم الصغير للطبراني - من اسمه عبد العزيز' حديث: 718المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد العزيز - حديث: 4975المعجم الكبير للطبراني - باب الزاى من اسمه زيد' زيد بن ثابت الأنصارى يكنى أبا سعيد ويقال أبو خارجة - حجر المدرى ' حديث: 4807

حُجْرًا الْمَدَرِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ،

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: حجر مدری نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمریٰ وارث کے لئے ہوگی۔

16874 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرِ الْمَدَرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

16875 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَعَلَ الرُّقْبٰى لِلَّذِيْ اَرْقَبَهَا، وَالْعُمْرٰى لِلَّذِيْ اَعْمَرَهَا

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کو اس شخص کے لئے مقرر کیا ہے، جس کو آدمی نے وہ دی ہو اور عمریٰ کو اس شخص کے لئے دیا ہے، جس نے وہ عمریٰ کے طور پر دی ہو۔

16876 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دیتا ہے، وہ اس کی ہوگی۔

16877 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَبِيبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، سَاَلَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: رَجُلٌ اَعْطٰى ابْنًا لَّهُ نَاقَةً لَهُ مَا عَاشَ فَنَتَجَتْ ذَوْدًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَتْ صَدَقَةً؟ قَالَ: هُوَ اَبْعَدُ لَهَا مِنْهُ

❀❀ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سنا: ایک دیہاتی نے ان سے سوال کیا: ایک شخص اپنے بیٹے کو اپنی اونٹنی دے دیتا ہے کہ جب تک وہ زندہ رہے گا (وہ اونٹنی اس کی رہے گی) پھر وہ اونٹنی ایک اونٹ کو جنم دیتی ہے، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس کی زندگی اور اس کی موت میں، اسی کی ملکیت رہے گی، اس نے دریافت کیا: اگر وہ صدقہ کے طور پر دے، تو پھر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: فاس صورت میں، تو وہ اور بھی زیادہ دور ہو جائے گی۔

16878 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ وَيُقْضٰى بِهَا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: عمریٰ جائز ہے اور اس کے مطابق فیصلہ دیا جائے گا۔

16879 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: وَسَاَلَهُ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ: رَجُلٌ اَعْطَى ابْنَهُ نَاقَةً لَهُ حَيَاتَهُ فَانْتَجَهَا فَكَانَتْ اِبِلًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِىَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ

❀❀ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا: ایک دیہاتی نے ان سے سوال کیا: ایک شخص اپنے بیٹے کو زندگی بھر کے لئے ایک اونٹنی دے دیتا ہے' اس اونٹنی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے' جو اونٹ ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اونٹنی اس کی زندگی اور موت' ہر حال میں اسی کی رہے گی۔

16880 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ، عَنِ الْعُمْرٰى فَقَالَ: هِىَ جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا "، ثُمَّ سَكَتَ الرَّجُلِ سَاعَةً فَقَالَ: كَيْفَ قَضَيْتَ؟ " قَالَ: لَيْسَ اَنَا قَضَيْتُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَضَاهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ اِذَا مَاتَ،

❀❀ ابن سیرین فرماتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا' اوران سے عمریٰ کے بارے میں دریافت کیا: توانہوں نے فرمایا: جس کے لئے یہ کیا گیا ہو' یہ اس کے لئے جائز ہوگا' پھر وہ شخص کچھ دیر خاموش رہا' اس نے کہا: آپ نے کس بنیاد پر یہ فیصلہ دیا ہے؟ تو قاضی شریح نے کہا: میں نے یہ فیصلہ نہیں دیا ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب کوئی شخص زندگی بھر کے لئے کسی چیز کا مالک ہوجائے' تو جب وہ مرجائے گا' تو وہ چیز اس کے ورثاء کو ملے گی۔

16881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ شُرَيْحٍ

❀❀ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری سے' قاضی شریح کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

16882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اُتِىَ شُرَيْحٌ فِى الْعُمْرٰى فَقَضٰى اَنَّهَا لِصَاحِبِهَا فَقَالَ: اَقَضَيْتَ لِىْ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قَالَ: لَيْسَ اَنَا قَضَيْتُ اِنَّمَا قَضٰى لَكَ مُحَمَّدٌ يَعْنِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کے پاس عمریٰ کے بارے میں ایک مقدمہ آیا' توانہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ جس شخص کو یہ عمریٰ کے طور پر دی گئی تھی' یہ اُسی کی ہوگی' تو سائل نے کہا: اے ابوامیہ! کیا آپ میرے حق میں فیصلہ دے رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں یہ فیصلہ نہیں دے رہا' یہ فیصلہ تمہارے حق میں' حضرت محمد ﷺ یعنی نبی اکرم ﷺ نے دیا ہے۔

16883 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ هِشَامٍ اَرْسَلَ اِلَيْهِ وَاِلَى الزُّهْرِىِّ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَسَاَلَهُمَا عَنِ الْعُمْرٰى فَقُلْتُ: هِىَ جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا قَالَ: وَخَالَفَهُ الزُّهْرِىُّ فَقَالَ: اِنَّكُمَا قَدِ اخْتَلَفْتُمَا عَلَىَّ فَهَلْ بِمَكَّةَ عَالِمٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ بِهَا شَيْخٌ لَا اَعْلَمُ كَمِثْلِهِ شَيْخًا اَقْدَمَ عِلْمًا مِنْهُ قَالَ: مَنْ هُوَ؟

قُلْتُ: عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ اَنَّ هٰذَیْنِ قَدِ اخْتَلَفَا عَلَیَّ فِی الْعُمْرٰی فَمَا تَقُوْلُ فِیْهَا؟ قَالَ: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ: لٰكِنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ لَمْ یَقْضِ بِهٰذَا، فَقَالَ: بَلْ قَضٰی بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: سلیمان بن ہشام نے انہیں اور زہری کو پیغام بھیجا' وہ اس وقت مکہ میں موجود تھا' اس نے ان دونوں حضرات سے عمریٰ کے بارے میں دریافت کیا: تو میں نے کہا: یہ جس شخص کو عمریٰ کے طور پر دیا گیا ہو' اس کے لئے جائز ہے' جبکہ زہری نے اس کے برخلاف رائے پیش کی' تو سلیمان نے کہا: آپ دونوں نے میرے سامنے مختلف آراء پیش کر دی ہیں' کیا مکہ میں کوئی اور عالم ہے؟ قتادہ کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! یہاں ایک بزرگ ہیں' مجھے ایسے کسی فرد کا علم نہیں ہے جو علم کے اعتبار سے ان سے مقدم ہو' سلیمان نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا: عطاء ابن ابی رباح' اس نے انہیں بلوایا اور انہیں بتایا: ان دو حضرات نے عمریٰ کے بارے میں میرے سامنے مختلف آراء پیش کی ہیں' تو اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ عطاء نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ عمریٰ جائز ہے' ایک شخص نے کہا: لیکن خلیفہ عبدالملک بن مروان نے تو اس کے مطابق فیصلہ نہیں دیا' تو عطاء نے کہا: جی نہیں! بلکہ عبدالملک نے بنو فلاں کے بارے میں' اس کے مطابق فیصلہ دیا ہوا ہے۔

16884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ اَوْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ، اَخِیْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ اَخْبَرَهُ: كَانَ لَنَا مَسْكَنٌ فِیْ دَارِ الْحَكَمِ فَقَالَ: عَبْدُ الْمَلِكِ فِیْ اِمَارَتِهٖ مَسْكَنُكَ الَّذِیْ فِیْ دَارِ الْعَاصِیْ قُلْتُ: مَا هِیَ بِدَارِ آلِ اَبِی الْعَاصِ، وَلٰكِنَّهَا دَارُنَا كَانَتْ لَنَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ، ثُمَّ اَسْلَمْنَا عَلَیْهَا فَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكُمْ اِلَّا عُمْرٰی. قَالَ: قُلْتُ: اَیًّا مَا كَانَتْ فَهِیَ لَنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " قَالَ: صَدَقْتَ اَفَتَبِیْعُهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اَمَّا بِمَالٍ فَلَا اَبِیْعُهَا اِلَّا بِدَارٍ قَالَ: فَانْظُرْ اَیَّ دُوْرِیْ شِئْتَ بِمِثْلِهٖ قَالَ: قُلْتُ دَارُ اَیُّوْبَ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ: تِلْكَ دَارٌ مِنْ دُوْرِ مَرْوَانَ وَلٰكِنْ غَیِّرْهَا قَالَ: قُلْتُ: دَارُ حِرْمَاشٍ قَالَ: هِیَ لَكَ قَالَ فَبِعْتُهَا اِیَّاهُ بِدَارِ حِرْمَاشٍ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: اوس بن سعد' جن کا تعلق بنو عامر بن لوی سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: دارِ حکم میں ہمارا ایک گھر تھا' عبدالملک نے اپنے عہد حکومت میں یہ کہا: تمہارا گھر دار العاصی میں ہوگا' میں نے کہا: وہ آل ابوالعاص کا محلّہ نہیں ہے' بلکہ وہ ہمارا محلّہ ہے' جو زمانہ جاہلیت سے ہمارا چلا آ رہا ہے' اور ہم نے یہیں رہتے ہوئے اسلام قبول کیا' اس نے کہا: وہ جگہ تو تمہیں عمریٰ کے طور پر دی گئی تھی' میں نے کہا: وہ جس وجہ سے بھی دی گئی تھی' نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے مطابق وہ جگہ ہماری ہی ہے اس نے کہا: تم ٹھیک کہہ رہے ہو' کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ میں نے جواب دیا: جہاں تک مال کے عوض کا تعلق ہے' تو وہ میں فروخت نہیں کروں گا' البتہ جگہ کے عوض میں کر دیتا ہوں' اس نے کہا: تم دیکھ لو! میری زمینوں میں سے جو بھی زمین تم چاہو اس کے عوض میں یہ دے دو' میں نے کہا: ایوب بن اخنس کا گھر میں حاصل کرنا چاہتا ہوں' راوی بیان کرتے ہیں: وہ مروان کی زمینوں میں

سے ایک جگہ تھی، لیکن انہوں نے اسے تبدیل کر دیا تھا، میں نے کہا: پھر دارحرماش، اس نے کہا: وہ تمہارا رہا، تو میں نے وہ جگہ دارحرماش کی جگہ اُسے فروخت کر دی۔

16885 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوٗسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ

❀❀ طاؤس نے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دیتا ہے، وہ چیز اس شخص کی ملکیت ہوتی ہے۔

16886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَعْمَرَتِ امْرَاَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ حَائِطًا لَّهَا ابْنًا لَّهَا، ثُمَّ تُوُفِّیَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ، وَتَرَكَ وَلَدًا وَلَهٗ اِخْوَةٌ بَنُوْنَ لِلْمُعْمِرَةِ، فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ: رَجَعَ الْحَائِطُ اِلَيْنَا وَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمَرِ: بَلْ كَانَ الْحَائِطُ لِاَبِيْنَا حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی طَارِقٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰی لِصَاحِبِهَا فَقَضٰی بِذٰلِكَ طَارِقٌ، ثُمَّ كَتَبَ اِلٰی عَبْدِ الْمَلِكِ اَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ، وَاَخْبَرَهٗ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ قَالَ: فَاَمْضٰی ذٰلِكَ طَارِقٌ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِی الْمُعْمَرِ حَتَّی الْيَوْمِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ وَقَالَ: عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعُمْرٰی لِمَنْ اَعْمَرَهَا

قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ وَحُدِّثْتُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: الْعُمْرٰی لِصَاحِبِهَا اِذَا كَانَ قَدْ قَبَضَهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک خاتون نے اپنا باغ اپنے بیٹے کو عمریٰ کے طور پر دے دیا، اس کے بیٹے کا انتقال ہو گیا، اس کے بیٹے کے بعد اس عورت کا بھی انتقال ہو گیا، اس کے بیٹے نے پس ماندگان میں ایک بیٹا چھوڑا، اور اس کے کچھ بھائی بھی تھے، جو عمریٰ کے طور پر دینے والی خاتون کے بیٹے تھے، عمریٰ کے طور پر دینے والی خاتون کے بیٹوں نے کہا: اب یہ باغ ہمارے پاس واپس آجائے گا، اور جس شخص کو عمریٰ کے طور پر وہ چیز دی گئی تھی، اس کے بیٹوں نے کہا: وہ باغ زندگی اور موت ہر حال میں ہمارے باپ کی ملکیت شمار ہو گا، ان لوگوں نے اپنا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام طارق کے سامنے پیش کیا، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا، تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے گواہی دے کر یہ بات بیان کی: عمریٰ اس شخص کی ملکیت ہو گی، جس کو وہ چیز دی گئی تھی، تو طارق نے اس کے مطابق فیصلہ دیا، پھر اس نے خلیفہ عبدالملک کو خط لکھ کر، اُسے اس بارے میں بتایا، اور اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی گواہی کے بارے میں بتایا، تو خلیفہ عبدالملک نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے، اس کے بعد طارق نے یہ فیصلہ دیا: وہ باغ اس شخص کے بیٹوں کو ملے گا، جسے وہ عمریٰ کے طور پر دیا گیا تھا، اور یہ چیز آج تک برقرار چلی آرہی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا: عمریٰ والی چیز، اُس شخص کے لئے ہو گی، جسے وہ عمریٰ کے طور پر دی گئی ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عمریٰ اس سے متعلقہ فرد کی ملکیت ہوگی' جبکہ وہ شخص اس پر قبضہ کرلے۔

16887 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي اَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُوْلَ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ ": هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا " قَالَ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِيْ بِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ عمریٰ' جسے نبی اکرم ﷺ نے درست قرار دیا ہے' وہ یہ ہے: کہ آدمی یہ کہے: یہ چیز تمہاری ہوئی اور تمہارے پس ماندگان کی ہوئی' لیکن جب آدمی نے یہ کہا ہو: جب تک تم زندہ رہے' یہ چیز تمہاری ہے' تو پھر وہ چیز اپنے اصل مالک کی طرف لوٹ آئے گی' راوی بیان کرتے ہیں: زہری اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

16888 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ يَرِثُهَا مِنْ عَقِبِهِ مَنْ وَرِثَهُ

❀❀ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دی جائے' جو اس کے لئے اور اس کے پس ماندگان کے لئے ہو' تو یہ چیز اس کی ملکیت شمار ہوگی' اور اس کے بعد' جو شخص اس کا وارث بنے گا' وہ اس چیز میں بھی وارث بنے گا۔

16889 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا اَعْطَى الرَّجُلُ بَعْضَ وَرَثَتِهِ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ حَيَاتَهُ اَوْ اَسْكَنَهُ اِيَّاهُ حَيَاتَهُ، فَاِنَّهُ يَرْجِعُ فِي الْمِيْرَاثِ

❀❀ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی وارث کو کوئی چیز دیدے' جو اس کے لئے زندگی بھر کے لئے ہو' یا اسے اس کی زندگی بھر کے لئے رہنے کے لئے کوئی جگہ دیدے' تو وہ چیز وراثت میں لوٹ آئے گی۔

16890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُعْمِرُ وَيَشْتَرِطُ عَلَى الَّذِيْ اَعْطَى اَنَّكَ اِذَا مِتَّ فَهُوَ حُرٌّ قَالَ: يَكُوْنُ حُرٌّ مَرَّتَيْنِ تَتْرٰى قُلْتُ سَبِيْلٌ مِنْ سُبُلِ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص' عمریٰ کے طور پر کوئی (غلام) دیتا ہے' اور جس شخص کو وہ (غلام) دے رہا ہے' اس پر وہ یہ شرط عائد کرتا ہے کہ جب تم فوت ہوگئے تو یہ آزاد ہوگا' تو انہوں نے یعنی عطاء نے فرمایا: کیا وہ دو مرتبہ الگ' الگ آزاد ہوگا؟ میں نے دریافت کیا: کیا وہ پھر اللہ کی راہ میں آزاد شمار ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

16891 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: اِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ فَاِذَا

مِتُّ فَهِيَ حُرَّةٌ قَالَ: لَا وَكَمَا مِتُّ فَهِيَ حُرَّةٌ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کہے: یہ کنیز تمہاری زندگی بھر کے لئے تمہاری ہوئی اور جب تم مرجاؤ گے تو وہ آزاد ہوگی انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جیسے میں مروں گا تو وہ آزاد ہو جائے گی۔

16892 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: إِذَا مِتُّ فَإِنَّهُ يُبَاعُ، ثُمَّ ثَمَنُهُ لِلْمَسَاكِينِ قَالَ: وَيَكُونُ كَذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ تَتْرَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر وہ شخص یہ کہے: جب میں مرجاؤں تو اس کو فروخت کر دیا جائے اور پھر اس کی قیمت مسکینوں میں تقسیم کر دی جائے تو انہوں نے فرمایا: کیا دو الگ الگ مرتبہ ایسا ہوگا۔

16893 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفَرَأَيْتَ إِنْ قَالَ هُوَ رَدٌّ عَلَى وَرَثَتِي قَالَ: لَا هُوَ لِلَّذِي اَعْطَى حِينَئِذٍ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ قُلْتُ فَلِمَ يَخْتَلِفَانِ قَالَ: لِاَنَّهُ شَرْطُ الْعَتَاقَةِ مَعَ الْإِعْمَارِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ میرے ورثاء کی طرف واپس آجائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ اس شخص کی ملکیت ہوگی جس نے زندگی بھر کے لئے اور موت کے عالم میں بھی دی تھی میں نے کہا: پھر ان دونوں صورتوں میں فرق کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرنے کو زندگی بھر کے لئے دینے کے ساتھ مشروط قرار دیا گیا ہے۔

16894 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ، ثُمَّ هِيَ لِفُلَانٍ فَهِيَ عَلَى مَا قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: هُوَ عَلَى شَرْطِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ هِيَ لِوَرَثَةِ الْاَوَّلِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کہے: یہ تمہاری زندگی بھر کے لئے تمہاری ہوئی اور پھر یہ فلاں کی ہوگی تو یہ چیز اس شخص کے قول کے مطابق شمار ہوگی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس کی شرط کے مطابق ہوگی معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: یہ پہلے شخص کے ورثاء کو ملے گی (یعنی دوسرے شخص کو نہیں ملے گی)۔

16895 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا اَوْصَى فَقَالَ: هِيَ لِفُلَانٍ حَيَاتَهُ، فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ لِفُلَانٍ قَالَ: هِيَ لِلْاَوَّلِ وَقَالَ: لَيْسَ لِلْآخِرِ شَيْءٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص وصیت کرتے ہوئے یہ کہے: یہ فلاں شخص کی زندگی بھر کے لئے اس کے پاس رہے گی اور جب وہ مرجائے گا تو فلاں کو مل جائے گی تو ثوری فرماتے ہیں: وہ پہلے شخص کے پاس ہی رہے گی وہ فرماتے ہیں: دوسرے شخص کو اس میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

16896 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعُمْرَى جَائِزَةٌ مَوْرُوثَةٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عمریٰ' جائز ہے' اور اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے''۔

16897 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْعُمْرٰی وَسُنَّتِهَا عَنْ حَدِيْثِ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّهُ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰی لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَالَ: قَدْ اَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِیَ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّهَا لِمَنْ اَعْطَاهَا، وَاِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے عمریٰ اور اس کے طریقے کے بارے میں' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا: جو شخص کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دے' جو اس دوسرے شخص' اور اس کے پس ماندگان کے لئے ہو' اور دینے والا یہ کہے: میں یہ چیز تمہیں اور تمہارے پس ماندگان کو دے رہا ہوں' جب تک ان میں سے کوئی بھی باقی رہے' تو یہ چیز اس شخص کی ملکیت ہوگی' جس کو اس نے وہ چیز دی ہے' اور یہ دینے والے شخص کی طرف واپس نہیں آئے گی' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس شخص نے ایک ایسا عطیہ دیا ہے' جس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

16898 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَاِنْ اَعْطَاهُ سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ، فَتِلْكَ مِنْحَةٌ مَنَحَهَا اَخَاهُ وَلَيْسَتْ بِعُمْرٰی

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص دوسرے کو ایک سال' یا دو سال کے لئے کوئی چیز دیدیتا ہے' تو یہ وہ عطیہ ہوگا' جو اس نے اپنے بھائی کو دیا ہے' یہ چیز عمریٰ شمار نہیں ہوگی۔

بَابُ السُّكْنٰی

باب: سکنیٰ کا بیان

16899 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: اِذَا قَالَ: هِیَ لَكَ مَنِيْحٌ مَا عِشْتُ اَوْ هِیَ لَكَ سُكْنٰی مَا عِشْتُ، فَاِنَّهَا تَرْجِعُ عَلَيْهِ وَاِذَا قَالَ: هِیَ لَكَ مَا عِشْتُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنِيْحًا، وَلَا جَائِزَةَ سَكَنٍ فَهِیَ جَائِزَةٌ لَهُ وَلِعَقِبِهِ

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہے: جب تک میں زندہ رہا (یا جب تک تم زندہ رہے) یہ چیز عطیہ کے طور پر تمہاری ہے' یا جب تک میں زندہ رہا (یا جب تک تم زندہ رہے) یہ رہائش کے لئے تمہاری ہے' تو یہ چیز پہلے والے شخص کی طرف واپس آجائے گی' اور جب آدمی نے یہ کہا ہو: جب تک میں زندہ رہا (یا جب تک تم زندہ رہے) یہ تمہاری ہوئی اور وہ شخص عطیہ ہونے کا ذکر نہ کرے' یا رہائشی استعمال کا ذکر نہ کرے' تو وہ دوسرے شخص کے لئے اور اس کے پس ماندگان کے لئے شمار ہوگی۔

16900 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ وَاَنَا اَسْمَعُ

عَنْ رَجُلٍ قَالَ: وَلِيدَتِي هٰذِهِ لَكَ مَا عِشْتُ قَالَ هٰذِهِ الْعُمْرَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: میں اس وقت یہ بات سن رہا تھا' وہ شخص یہ کہتا ہے: میری یہ کنیز تمہاری ہے' جب تک میں زندہ رہا' تو عطاء نے فرمایا: یہ چیز عمریٰ شمار ہوگی۔

16901 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ قَالَا : إِذَا قَالَ: هٰذِهِ الدَّارُ سُكْنَى لَكَ مَا عِشْتُ فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ وَيُفْتِي بِهِ،

❀❀ قتادہ نے' حسن بصری اور عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے: یہ گھر تمہاری رہائش کے لئے ہے جب تک میں زندہ رہا (یا جب تک تم زندہ رہے) تو یہ دوسرے شخص کو اور اس کے پس ماندگان کو ملے گا' قتادہ بھی یہی بات کہتے ہیں اور اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

16902 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: السُّكْنَى تَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهَا

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: رہائش کے طور پر دی جانے والی چیز اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے گی۔

16903 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: السُّكْنَى تَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهَا إِذَا مَاتَ مَنْ سَكَنَهَا وَسَكَّنَهَا

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: رہائش کی جگہ' اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے گی' جب اس شخص کا انتقال ہو جائے' جس کو وہ رہنے کے لئے دی گئی تھی' یا اس شخص کا انتقال ہو جائے' جس نے وہ رہنے کے لئے دی تھی۔

16904 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي السُّكْنَى يَرْجِعُ فِيهَا صَاحِبُهَا إِذَا شَاءَ، فَإِنَّمَا هِيَ عَارِيَةٌ

❀❀ ابراہیم نخعی' رہائشی جگہ دینے کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کا مالک جب چاہے گا' اس سے رجوع کر لے گا' کیونکہ یہ عاریت کے طور پر دی ہوئی چیز ہے۔

16905 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ حَفْصَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْكَنَتْ مَوْلَاةً لَهَا بَيْتًا مَا عَاشَتْ، فَمَاتَتْ مَوْلَاتُهَا فَقَبَضَتْ حَفْصَةُ بَيْتَهَا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے' اپنی ایک کنیز کو اپنا گھر رہنے کے لئے دیا کہ جب تک وہ زندہ رہی (وہ اس میں رہے) اس کنیز کا انتقال ہو گیا' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ گھر اپنے قبضے میں لے لیا۔

16906 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: السُّكْنَى تَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهَا إِذَا مَاتَ مَنْ سَكَنَهَا، وَلَيْسَ لِصَاحِبِهَا أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا وَالْعُمْرَى جَائِزَةٌ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: رہائشی جگہ' اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے گی' جب اس شخص کا انتقال

ہوجائے' جواس میں رہ رہا تھا' البتہ اس کے مالک کو اس سے رجوع کرنے کا حق نہیں ہوگا' اور عمریٰ جائز ہے۔

16907 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ سُكْنَى رَجَعَتْ وَإِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ اسْكُنْهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ لَهُ أَبَدًا إِنَّمَا هِيَ كَالتَّعَلُّمِ مِنْهُ أَبَدًا

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب آدمی یہ کہے: یہ تمہارے رہنے کے لئے ہے' تو وہ چیز لوٹ آئے گی اور جب یہ کہے: یہ تمہاری ہوئی' اور تم اس میں رہو! تو یہ دوسرے شخص کے لئے ہمیشہ کے لئے ہوجائے گی' اور یہ یوں شمار ہوگا' جیسے ہمیشہ کے لئے کوئی چیز دے دی ہے۔

16908 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ يَقُولُ: لَكَ هٰذِهِ الدَّارُ سُكْنَى حَتَّى تَمُوتَ قَالَ: هِيَ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ

❀❀ امام شعبی' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ کہتا ہے: یہ گھر تمہارے رہنے کے لئے ہوا' جب تک تم مر نہیں جاتے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس کی زندگی اور موت' دونوں صوتوں میں یہ اُسی کا شمار ہوگا۔

بَابُ الرُّقْبٰى

باب: رقبیٰ کا بیان

16909 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الرُّقْبَى أَنْ يَقُولَ: هِيَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ مَوْتًا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رقبیٰ سے مراد یہ ہے: آدمی یہ کہے: میری یا' تمہاری موت' دونوں صورتوں میں' یہ چیز دوسرے کی ہوئی۔

16910 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: الرُّقْبَى أَنْ تَقُولَ: خُذْهَا هِيَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ

❀❀ طاؤس فرماتے ہیں: رقبیٰ یہ ہے: تم یہ کہو: تم اسے حاصل کرلو! میری یا' تمہاری موت' دونوں صورتوں میں' یہ چیز دوسرے کی ہوئی۔

16911 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: الرُّقْبَى أَنْ يَقُولَ: هِيَ لَكَ فَإِذَا مِتَّ فَهِيَ إِلَيَّ رَدٌّ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: رقبیٰ یہ ہے کہ آدمی یہ کہے: یہ تمہاری ہوئی اور جب تم مرجاؤ گے' تو یہ میری طرف واپس آجائے گی۔

16912 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الرُّقْبَى، وَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رقبیٰ جائز نہیں ہے اور جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے وہ اس کی ملکیت ہوگی۔

16913 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِیحٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا رُقْبَى فَمَنْ اَرْقَبَ رُقْبَى، فَهِيَ لِمَنْ اُرْقِبَهَا

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رقبیٰ درست نہیں ہے، جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے تو وہ اس کی ملکیت ہوگی جس کو رقبیٰ کے طور پر وہ چیز دی گئی ہو۔

16914 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا وَمَنْ اُعْمِرَهَا، وَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ

❀❀ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے یا عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے تو وہ چیز اس شخص کی ملکیت ہوگی (جس کو وہ دی گئی ہے)۔

16915 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِیحٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زَيْدٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرُّقْبَى لِلَّذِی اُرْقِبَهَا

❀❀ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رقبیٰ کو اس شخص کے لئے قرار دیا ہے جس کو وہ رقبیٰ کے طور پر دی گئی ہو۔

16916 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الرُّقْبَى جَائِزَةٌ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: رقبیٰ جائز ہے۔

16917 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الرُّقْبَى وَصِيَّةٌ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: رقبیٰ وصیت ہے۔

16918 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "اشْتَرَى ثَلَاثُ نِسْوَةٍ دَارًا، فَقُلْنَ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ وَالْاَيِّمِ، وَالْمُحْتَاجَةِ مِنَّا فَمَاتَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، فَاخْتَصَمُوا اِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ: هٰذِهِ الرُّقْبَى اِذَا مَاتَتِ الْاُولَى فَلَيْسَ لِلْبَاقِيَتَيْنِ شَيْءٌ، هِيَ عَلَى سُهْمَانِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ"

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: تین خواتین نے ایک گھر خریدا اور یہ کہا: ہم میں سے جو عورت طلاق یافتہ ہوگئی یا بیوہ ہوگئی یا محتاج ہوگئی یہ اُس کا ہوگا، پھر ان خواتین میں سے ایک فوت ہوگئی تو ان لوگوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ رقبیٰ ہے، جب پہلی عورت فوت ہوگئی تو باقی دو کے لئے اس میں سے کچھ بھی نہیں بچے گا اور یہ چیز اللہ کی راہ کا حصہ شمار ہوگی۔

16919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ

قَالَ: الرُّقْبَى بِمَنْزِلَةِ الْعُمْرَى

❀❀ مجاہد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: رقبیٰ عمریٰ کے حکم میں ہے۔

16920 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عُمْرَى، وَلَا رُقْبَى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ اُرْقِبَهُ فَهِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ قَالَ: " وَالرُّقْبَى اَنْ يَقُولَ: هٰذَا لِلْاٰخِرِ مِنِّى وَمِنْكَ مَوْتًا، وَالْعُمْرٰى اَنْ يَجْعَلَهُ حَيَاتَهُ بِاَنْ يُعْمِرَ حَيَاتَهُ " قُلْتُ لِحَبِيبٍ فَاِنَّ عَطَاءً اَخْبَرَنِىْ عَنْكَ فِى الرُّقْبَى قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ مِنِ ابْنِ عُمَرَ فِى الرُّقْبَى شَيْئًا وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْهُ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ فِى الْعُمْرٰى وَلَمْ اُخْبِرْ عَطَاءً فِى الْعُمْرٰى شَيْئًا، قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ اَعْطَى سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ يُسَمِّيهِ فَتِلْكَ مَنِيحَةٌ يَمْنَحُهَا اِيَّاهُ لَيْسَتْ بِعُمْرٰى "

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمریٰ اور رقبیٰ کی کوئی حیثیت نہیں ہے، جس شخص کو کوئی چیز عمریٰ کے طور پر یا رقبیٰ کے طور پر دے دی جائے تو زندگی اور موت ہر حال میں وہ اُسی کی ملکیت شمار ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: رقبیٰ سے مراد یہ ہے کہ آدمی یہ کہے: یہ میری یا تمہاری طرف موت کی صورت میں بعد میں رہ جانے والے کی ملکیت ہوگی اور عمریٰ سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے شخص کے لئے اسے زندگی بھر کے لئے مقرر کر دے کہ وہ اُسے زندگی بھر کے لئے یہ چیز دے رہا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حبیب بن ابوثابت سے دریافت کیا: عطاء نے آپ کے حوالے سے رقبیٰ کے بارے میں مجھے بات بتائی ہے تو انہوں نے بتایا: میں نے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رقبیٰ کے بارے میں کچھ بھی نہیں سنا ہے میں نے تو ان سے صرف عمریٰ کے بارے میں روایت سنی ہے اور میں نے عطاء کو عمریٰ کے بارے میں کچھ بھی بیان نہیں کیا عطاء فرماتے ہیں: اگر آدمی نے ایک سال کے لئے یا دو سال کے لئے کوئی چیز کسی کو دی ہو تو وہ اسے "عطیہ" کا نام دیتے ہیں جو اس نے دوسرے شخص کو عطیہ کے طور پر دی ہے یہ چیز عمریٰ شمار نہیں ہوگی۔

16921 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فَمَرَّ رَجُلٌ فَقِيلَ هٰذَا شُرَيْحٌ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اَفْتِنِى، فَقَالَ: لَسْتُ اُفْتِى وَلٰكِنِّى اَقْضِى قُلْتُ: رَجُلٌ وَهَبَ دَارًا لِوَلَدِهِ، ثُمَّ وَلَدِ وَلَدِهِ حَبِيسًا عَلَيْهِمْ لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوهَبُ، فَقَالَ: لَا حَبْسَ فِى الْاِسْلَامِ عَنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص وہاں سے گزرا تو بتایا گیا کہ یہ قاضی شریح ہیں میں اٹھ کر اُن کے پاس گیا میں نے کہا: آپ مجھے فتویٰ دیجئے! انہوں نے فرمایا: میں فتویٰ نہیں دیتا میں (عدالتی) فیصلہ دیتا ہوں میں نے کہا: ایک شخص اپنے بیٹے کو گھر ہبہ کر دیتا ہے اور پھر اپنی اولاد کی اولاد کے لئے اس گھر کو مخصوص کر دیتا ہے کہ نہ اسے فروخت کیا جائے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا تو قاضی شریح نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصوں کے مقابلے میں کسی کے لئے روک کے رکھنے کی

اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

16922 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدَارٍ لَهُ، وَجَعَلَهَا حَبِيسًا عَلٰى وَلَدِهِ، وَوَلَدِ وَلَدِهِ فَجَازَتْ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر صدقہ کیا اور اپنی اولاد کے لئے اور اولاد کی اولاد کے لئے مخصوص کر دیا' تو یہ بات جائز تھی۔

16923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فِيْ صَدَقَةِ الرِّبَاعِ لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهُمْ فَضْلٌ مِنَ الْمَسْكَنِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے زمین کے صدقہ کے بارے میں مجھ سے یہ کہا: صدقہ' جن لوگوں کو کیا گیا ہے' اُن میں سے کوئی ایک' کسی دوسرے کو نہیں نکال سکتا' البتہ اگر ان کے پاس اضافی رہائش ہو' تو حکم مختلف ہو گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

کتاب: مشروبات کے بارے میں روایات

بَابُ الظُّرُوْفِ وَالْاَشْرِبَةِ وَالْاَطْعِمَةِ

باب: برتن، مشروبات اور کھانے کی چیزوں کا بیان

16924 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْمُزَفَّتِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت سے منع کیا ہے۔

16925 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: بَلَغَنِي اَنَّهُ نُهِيَ عَنْ اَنْ يُشْرَبَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ، وَكُلِّ شَيْءٍ مُزَفَّتٍ مِّنْ سِقَاءٍ وَغَيْرِهِ لَمْ يَبْلُغْنِي غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ الرَّصَاصَةُ؟ قَالَ: زَعَمُوْا اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَشْرَبُ فِي الرَّصَاصِ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ دباء اور نقیر میں کوئی مشروب پیا جائے، اور مزفت والی، ہر چیز، خواہ وہ مشکیزہ ہو، یا کوئی اور چیز ہو (اس میں کوئی چیز پینے سے بھی منع کیا گیا ہے) ان کے علاوہ کسی برتن کے بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سیسہ (قلعی والے برتن) کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سیسہ (قلعی والے برتن) میں پی لیتے تھے۔

16926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالْحَنْتَمِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، نقیر، مزفت اور حنتم (نامی برتنوں کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

16927 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالْحَنْتَمِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء نقیر مزفت اور حنتم سے منع کیا ہے۔

16928 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفَى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ - يَعْنِي النَّبِيذَ فِي الْجَرِّ قُلْتُ وَالْاَبْيَضُ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز گھڑے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے ان کی مراد یہ تھی کہ اُس گھڑے میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے میں نے دریافت کیا: سفید گھڑے کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

16929 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قَزَعَةَ، اَنَّ اَبَا نَضْرَةَ، اَخْبَرَهُ وَحَسَنًا، اَخْبَرَهُمَا اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ مَاذَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْاَشْرِبَةِ، فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ اَوَ تَدْرِي مَا النَّقِيرُ؟ قَالَ: نَعَمِ الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ، وَلَا الدُّبَّاءِ، وَلَا الْحَنْتَمَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر فدا کردے ہمارے لئے کون سے مشروبات پینا درست ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ نقیر میں کوئی مشروب نہ پینا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر فدا کردے کیا آپ جانتے ہیں نقیر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تنے کو درمیان میں سے کھود دیا جائے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:) اور دباء میں اور حنتم میں بھی (کوئی مشروب نہ پینا) تم پر موکا استعمال کرنا لازم ہے۔

16930 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ قَالَ لِي: اَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جَاءَكُمْ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: وَلَا نَرٰى شَيْئًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً، فَاِذَا هُمْ قَدْ جَاءُوا فَسَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْ تَمْرِكُمْ اَوْ قَالَ: مِنْ زَادِكُمْ قَالُوا: نَعَمْ، فَاَمَرَ بِنَطْعٍ فَبُسِطَ، ثُمَّ صَبُّوا بَقِيَّةَ تَمْرٍ كَانَ مَعَهُمْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ وَقَالَ: تُسَمُّوْنَ هٰذِهِ التَّمْرَ الْبَرْنِيَّ وَهٰذِهِ كَذَا، وَهٰذَهِ كَذَا لِاَلْوَانِ التَّمْرِ قَالُوا: نَعَمْ ثُمَّ اَمَرَ بِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُنْزِلُهُ عِنْدَهُ، وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، وَيُعَلِّمُهُ الصَّلَاةَ فَمَكَثُوا جُمْعَةً، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَوَجَدَهُمْ قَدْ كَادُوا اَنْ يَتَعَلَّمُوا، وَاَنْ يَفْقَهُوا فَحَوَّلَهُمْ اِلٰى غَيْرِهِ، ثُمَّ تَرَكَهُمْ جُمْعَةً اُخْرَى، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَوَجَدَهُمْ قَدْ قَرَءُوا وَفَقِهُوا فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى بِلَادِنَا وَقَدْ عَلِمَ اللّٰهُ خَيْرًا وَفَقَّهْنَا، فَقَالَ: ارْجِعُوا اِلٰى بِلَادِكُمْ فَقَالُوا: لَوْ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ

نَشْرَبُهُ بِاَرْضِنَا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْخُذُ النَّخْلَةَ فَنُجَوِّبُهَا، ثُمَّ نَضَعُ التَّمْرَ فِيهَا وَنَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَاِذَا صَفَا شَرِبْنَاهُ قَالَ: وَمَاذَا؟ قَالُوا: نَاْخُذُ هٰذِهِ الزِّقَاقَ الْمُزَفَّتَةَ فَنَضَعُ فِيهَا التَّمْرَ، ثُمَّ نَصُبُّ فِيهَا الْمَاءَ، فَاِذَا صَفَا شَرِبْنَاهُ قَالَ وَمَاذَا؟ قَالَ: نَاْخُذُ هٰذِهِ الدُّبَّاءَ فَنَضَعُ فِيهَا التَّمْرَ، ثُمَّ نَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَاِذَا صَفَا شَرِبْنَاهُ قَالَ: وَمَاذَا قَالُوا؟ وَنَاْخُذُ هٰذِهِ الْحَنْتَمَةَ فَنَضَعُ فِيهَا التَّمْرَ، ثُمَّ نَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَاِذَا صَفَا شَرِبْنَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ، وَلَا فِي النَّقِيرِ، وَلَا فِي الْحَنْتَمِ وَانْتَبِذُوا فِي هٰذِهِ الْاَسْقِيَةِ الَّتِي يُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا، فَاِنْ رَابَكُمْ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ قَالَ: اَبُو هَارُونَ فَقُلْتُ لِاَبِي سَعِيدٍ اَشَرِبْتَ نَبِيذَ الْجَرِّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَبَعْدَ نَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

❀❀ ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبدالقیس قبیلے کا وفد تمہارے پاس آنے والا ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہمیں اس بارے میں کوئی اندازہ نہیں تھا کچھ دیر گزرنے کے بعد وہ لوگ آ گئے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہاری کھجوروں میں سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہارے زادِ سفر میں سے کوئی چیز تمہارے پاس باقی بچی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ایک دسترخوان بچھایا گیا' اور ان کے پاس جو باقی بچی ہوئی کھجوریں تھیں' وہ اس پر رکھ دی گئیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کھجور کو "برنی" کہتے ہو' اس کو یہ نام دیتے ہو' اس کو وہ نام دیتے ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کی کھجوروں کے بارے میں بتایا' تو ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک فرد کے بارے میں کسی مسلمان فرد کو یہ حکم دیا کہ وہ اُسے اپنے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرائے' اسے قرآن کی تعلیم دے' اسے نماز کا طریقہ سکھائے' وہ لوگ ایک ہفتہ وہاں ٹھہرے رہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ وہ دین کی بنیادی تعلیمات حاصل کر چکے تھے' اور اس کی سمجھ بوجھ حاصل کر چکے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے میزبان تبدیل کر دیئے' اور مزید ایک ہفتے تک انہیں وہاں رہنے دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پایا کہ وہ قرآن کا علم سیکھ چکے تھے' دینی مسائل کا علم سیکھ چکے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اب ہم اپنے علاقے کی طرف جانے کے خواہش مند ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی کی تعلیم اور دین کی سمجھ بوجھ بھی عطا کر دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے علاقوں کی طرف واپس جاؤ! ان لوگوں نے کہا: اگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشروبات کے بارے میں دریافت کر لیں' جو ہم اپنے علاقوں میں پیتے ہیں (تو یہ مناسب ہوگا) انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کھجور کا (تنا) لیتے ہیں' پھر اس کو کھودتے ہیں اور پھر اس میں کھجور ڈالتے ہیں اور اس میں پانی ڈال دیتے ہیں جب وہ صاف ہو جاتا ہے' تو ہم اسے پی لیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اور کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم مزفت لیتے ہیں اور اس میں کھجور ڈالتے ہیں اور پھر اس میں پانی ڈال دیتے ہیں اور جب وہ تیار ہو جاتا ہے' تو ہم اسے پی لیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اور کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم دباء لیتے ہیں اس میں کھجور ڈالتے ہیں' اس میں پانی ڈالتے ہیں

جب وہ تیار ہو جاتا ہے تو ہم اسے پی لیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اور کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم حنتم لیتے ہیں اس میں کھجور ڈالتے ہیں اس میں پانی ڈالتے ہیں جب وہ تیار ہو جاتا ہے تو ہم اسے پی لیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ دباء میں یا نقیر میں یا حنتم میں نبیذ تیار نہ کرو! تم لوگ اُن مشکیزوں میں نبیذ تیار کرو جن کے منہ بند ہو جاتے ہیں اگر تمہیں شک ہو تو تم اس میں پانی ملا کے اس کے جوش کو ختم کر دو۔

ابوہارون نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے اس کے بعد کبھی گھڑے میں بنی ہوئی نبیذ پی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا نبی اکرم ﷺ کے منع کرنے کے بعد میں ایسا کروں گا؟

16931 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قِيلَ لِعَطَاءٍ: سِقَايَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّتِي يَجْعَلُ فِيهَا النَّبِيذَ مُزَفَّتَةٌ؟ قَالَ: اَجَلْ وَلَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا كَانُوا، قَبْلَ ذٰلِكَ يُسْقَوْنَ فِي حِيَاضٍ مِّنْ اُدُمٍ فَاَحْدَثَتْ هٰذِهِ عَلَى عَهْدِ الْحَجَّاجِ بَعْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا وہ مشکیزہ جس میں ان کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی کیا وہ مزفت والا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانے میں تو یہ ہوتا ہی نہیں تھا پہلے لوگ چمڑے کے مشکیزوں میں پانی پیا کرتے تھے یہ چیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے انتقال کے بعد حجاج کے زمانے میں شروع ہوئی تھی۔

16932 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: نَهَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ، وَالدُّبَّاءِ

❀❀ طاؤس فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے گھڑے اور دباء کی نبیذ سے منع کیا ہے۔

16933 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا، جَاءَهُ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْتَبِذُوا فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ اَبُوهُ يَنْهَى عَنْ كُلِّ جَرٍّ وَدُبَّاءٍ مُزَفَّتَةٍ وَغَيْرِ مُزَفَّتَةٍ "

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آپ لوگ گھڑے میں یا دباء میں نبیذ تیار کریں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں!

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کے والد ہر قسم کے گھڑے اور دباء کو استعمال کرنے سے منع کرتے تھے خواہ وہ مزفت ہو یا غیر مزفت ہو۔

16934 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْجَرِّ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالدُّبَّاءِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھڑے اور مزفت اور دباء (نامی برتنوں کو استعمال کرنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

16935 - حدیث نبوی: قَالَ: اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيْرِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِيْهِ نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے مزفت اور نقیر (کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیذ تیار کرنے کے لئے مشکیزہ نہیں ملتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے بنے ہوئے پیالے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

16936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ، نَبَذَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِى الْمَزَادِ

❀❀ عبدالواحد بن ایمن نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نافع بن عبدالحارث نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لئے مشکیزے میں نبیذ تیار کی تھی۔

16937 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنْبَذَ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ يُطْبَقُ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے جو طبق والی ہو۔

16938 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ: حَرَامٌ فَقُلْتُ: " اَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ: يَزْعُمُوْنَ ذٰلِكَ

❀❀ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ حرام ہے، میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: لوگوں کا یہی کہنا ہے۔

16939 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَا: يُكْرَهُ الْقَارُوْرَةُ وَالرَّصَاصَةُ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِمَا

❀❀ قتادہ اور عکرمہ بیان کرتے ہیں: شیشے کے برتن اور قلعی والے برتن میں نبیذ تیار کرنا مکروہ ہے۔

16940 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: شَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشَاعِلَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَذٰلِكَ اَنَّهُ وَجَدَ اَهْلَ خَيْبَرَ يَشْرَبُوْنَ فِيْهَا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر مشاعل کو تڑوا دیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے

اہل خیبر کو پایا تھا کہ وہ اس میں پیا کرتے تھے۔

16941 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ، وَقَدْ نَبَذُوْا لِصَبِيٍّ لَهُمْ فِيْ كُوْزٍ فَاَهْرَاقَ الشَّرَابَ وَكَسَرَ الْكُوزَ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے انہیں پایا کہ ان لوگوں نے کسی بچے کے لئے کوزے میں نبیذ تیار کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس مشروب کو بہادیا اور اس کوزے کو توڑ دیا۔

16942 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ كَانَا يَكْرَهَانِ النَّبِيذَ فِي الْحِجَارَةِ، وَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا الْاَسْقِيَةَ الَّتِيْ يُوكٰى عَلَيْهَا "

❀❀ قتادہ اور عکرمہ' پتھر میں نبیذ تیار کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں' بلکہ ہر چیز میں مکروہ قرار دیتے ہیں' البتہ ان مشکیزوں کا حکم مختلف ہے' جن کا منہ بند کر دیا جاتا ہے۔

16943 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوْا مِنْ جُلُوْدِ الْبَقَرِ سِقَاءً يُنْبَذُ فِيهِ لَمْ يُصْنَعْ لَهُ، وَكَانَ مِنْ اُهُبِ الْغَنَمِ فَهٰذَا خِدَاعٌ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْخِدَاعَ قَالَ: وَقِيلَ لِعِكْرِمَةَ اَنَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ حُلْوًا؟ فَقَالَ: لَا قَالَ: فَالرُّبُّ فِي الْجَرِّ؟ " قَالَ: نَعَمْ قِيلَ: فَلِمَ؟ قَالَ: اِنَّ الرُّبَّ اِذَا تَرَكْتَهُ لَمْ يَزْدَدْ اِلَّا حَلَاوَةً، وَاِنَّ النَّبِيذَ اِذَا تَرَكْتَهُ لَمْ يَزْدَدْ اِلَّا شِدَّةً

❀❀ عکرمہ فرماتے ہیں: تم لوگ گائے کی کھال کے ذریعے ایسا مشکیزہ تیار نہ کرو' جس میں نبیذ تیار کرنی ہو' کیونکہ اسے اس مقصد کے لئے نہیں بنایا گیا ہے' مشکیزہ بکری کی کھال کا ہوگا' یہ چیز دھوکہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ دھوکے کو پسند نہیں کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: عکرمہ سے دریافت کیا گیا: کیا ہم گھڑے کی نبیذ پی سکتے ہیں؟ جبکہ وہ میٹھی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: گھڑے کا ''رُبّ'' (پھلوں کے رس کو پکا کر تیار کیا گیا گاڑھا شیرہ) پی سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ان سے سوال کیا گیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب تم ''رُبّ'' کو چھوڑ دو گے' تو اس کی مٹھاس میں اضافہ ہوگا' اور جب تم نبیذ کو اس میں چھوڑو گے' تو اس کی شدت میں اضافہ ہوگا۔

16944 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: "لَاَنْ اَشْرَبَ قُمْقُمًا مِنْ مَاءٍ مُحَمًّى يُحْرِقُ مَا اَحْرَقَ، وَيُبْقِي مَا اَبْقٰى اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَشْرَبَ نَبِيذَ الْجَرِّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گرم ترین پانی پی لوں' جو کچھ چیزوں کو جلا دے اور کچھ کو رہنے دے' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں گھڑے کی نبیذ پی لوں۔

16945 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ: حَرَامٌ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: صَدَقَ ذٰلِكَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقُلْتُ: وَمَا الْجَرُّ؟ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِنْ مَدَرٍ

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا: توانہوں نے فرمایا: یہ حرام ہے میں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتائی توانہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے میں نے دریافت کیا: گھڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مٹی سے بنی ہوئی ہر چیز۔

16946 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّا نَاْخُذُ التَّمْرَ فَنَجْعَلَهُ فِي الْفَخَّارَةِ فَذَكَرَ كَيْفَ يَصْنَعُ، فَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ: اِنَّ اَهْلَ اَرْضِ كَذَا وَكَذَا لَيَصْنَعُوْنَ خَمْرًا مِنْ كَذَا، وَيُسَمُّوْنَهُ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى عَدَّ خَمْسَةَ اَشْرِبَةٍ سَمَّاهَا خَمْرًا، وَعَدَّدَ خَمْسَةَ اَرَضِينَ قَالَ مُحَمَّدٌ: فَحَفِظْتُ الْعَسَلَ وَالشَّعِيْرَ وَاللَّبَنَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: ہم کھجور لے کر اُسے کھو کھلے برتن میں ڈال دیتے ہیں پھر اس نے یہ بات ذکر کی کہ وہ اسے کیسے تیار کرتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فلاں فلاں علاقے کے رہنے والے لوگ اس طرح شراب تیار کیا کرتے تھے اور وہ اس کو یہ نام دیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے پانچ قسم کے مشروبات کا ذکر کیا جنہیں انہوں نے "خمر" کا نام دیا اور انہوں نے پانچ مختلف علاقوں کا ذکر کیا

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: مجھے ان میں سے شہد جو اور دودھ کی بات یاد رہ گئی (کہ ان سے شراب تیار کی جاتی تھی)۔

16947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَاَلْتُهُ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَنَهَانِيْ قُلْتُ لَهُ: فَالْجُفُّ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَخْبَثُ وَاَخْبَثُ قُلْتُ لَهُ: مَا الْجُفُّ؟ قَالَ: مِثْلُ الصَّدَاقِ شَيْءٌ لَهُ قَوَائِمُ

❀❀ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا: توانہوں نے مجھے (اس کو استعمال کرنے سے) منع کر دیا میں نے ان سے دریافت کیا: جو خشک ہو (اس کا کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: وہ زیادہ بری ہے وہ زیادہ بری ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: خشک سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: صداق کی مانند ایک ایسی چیز جس کے پائے ہوتے ہیں۔

16948 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اُتِيَ وَهُوَ بِطَرِيْقِ الشَّامِ بِسَطِيْحَتَيْنِ فِيْهِمَا نَبِيْذٌ فَشَرِبَ مِنْ اِحْدَاهُمَا وَعَدَلَ عَنِ الْاُخْرٰى قَالَ: فَاَمَرَ بِالْاُخْرٰى فَرُفِعَتْ فَجِيْءَ بِهَا مِنَ الْغَدِ، وَقَدِ اشْتَدَّ مَا فِيْهَا بَعْضَ الشِّدَّةِ قَالَ: فَذَاقَهُ ثُمَّ قَالَ: بَخٍ بَخٍ اكْسِرُوْا بِالْمَاءِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام جا رہے تھے ان کے پاس دو برتن لائے گئے جن میں نبیذ تھی انہوں نے ان میں سے ایک برتن میں سے پی لیا اور دوسرے سے منہ موڑ لیا ان کے حکم کے تحت دوسرے برتن کو اٹھالیا گیا

پھر اگلے دن اس برتن کو لایا گیا' تو اس میں موجود مشروب میں کچھ شدت آ چکی تھی' انہوں نے اسے چکھا اور پھر بولے: اچھا ہے اچھا ہے' تم اس کے جوش کو پانی کے ذریعے ختم کر دو۔

16949 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى بِاَصْحَابِهِ يَوْمًا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ نَادٰى رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا رَجُلٌ شَارِبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ فَقَالَ: مَا شَرِبْتُ؟ فَقَالَ: عَمَدْتُ اِلٰى زَبِيبٍ فَجَعَلْتُهُ فِيْ جَرٍّ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ فَشَرِبْتُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَهْلَ الْوَادِي اَلا اِنِّي اَنْهَاكُمْ عَمَّا فِي الْجَرِّ الْاَحْمَرِ، وَالْاَخْضَرِ، وَالْاَبْيَضِ، وَالْاَسْوَدِ مِنْهُ، لِيَنْبِذْ اَحَدُكُمْ فِيْ سِقَائِهِ، فَاِذَا خَشِيَهُ فَلْيُشَجِّجْهُ بِالْمَاءِ،

❀❀ سعید بن جبیر' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک دن آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی' تو ایک صاحب نے بلند آواز میں عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے شراب پی ہوئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلوایا اور دریافت کیا: تم نے کیا پیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے کشمش لی' اُسے گھڑے میں ڈالا' جب وہ تیز ہوگئی' تو میں نے اُسے پی لیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اس علاقے کے رہنے والو! خبردار! میں تمہیں سرخ گھڑے' سبز گھڑے' سفید گھڑے اور سیاہ گھڑے میں تیار کیے جانے والے مشروب کو استعمال کرنے سے منع کرتا ہوں' آدمی کو اپنے مشکیزے میں نبیذ تیار کرنی چاہیے اور اگر اسے اُس کے بارے میں اندیشہ ہو (کہ وہ تیز ہو چکی ہے) تو اس میں پانی ملا لینا چاہیے۔

16950 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

16951 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ سَقَاهُ نَبِيذًا فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ " قَالَ اَبُو وَائِلٍ: وَقَدْ رَاَيْتُ تِلْكَ الْجَرَّةَ

❀❀ شقیق نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے سبز گھڑے میں تیار کی ہوئی نبیذ انہیں (یعنی شقیق کو) پلائی تھی' ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے وہ گھڑا دیکھا ہوا ہے۔

16952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قِرْصَافَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَطَرَحَتْ لِي، وَسَادَةً فَسَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَتْ: نَجْعَلُ التَّمْرَةَ فِي الْكُوزِ فَنَطْبُخُهُ فَنَصْنَعُهُ نَبِيذًا فَنَشْرَبُهُ فَقَالَتْ: اشْرَبِيْ وَلَا تَشْرَبِيْ مُسْكِرًا

❀❀ قرصافہ بنت عمر بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' انہوں نے میرے لئے تکیہ رکھوایا' ایک خاتون نے' ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم کھجور کو برتن میں ڈال دیتے ہیں' اور اسے پکاتے ہیں' اور اس کی نبیذ تیار کر لیتے ہیں' اور پھر اسے پی لیتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اسے پی لو! لیکن تم کوئی نشہ آور چیز نہ

پینا۔

16953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ اَبِیْ عُبَيْدَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَنْتَبِذُ لِعَبْدِ اللّٰهِ فِیْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ، وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا فَيَشْرَبُ مِنْهَا

❀❀ ام ابوعبیدہ (جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں) وہ بیان کرتی ہیں: میں سبز گھڑے میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے نبیذ تیار کرتی تھی اور وہ دیکھ رہے ہوتے تھے اور پھر وہ اس نبیذ کو پی لیتے تھے۔

16954 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ: اَبُوْ جَمْرَةَ وَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَشْرَبْهُ، وَاِنْ كَانَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ

❀❀ ابوجمرہ ضبعی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ گھڑے کی نبیذ پی لیتے تھے۔

ابوجمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہے: تم اسے نہ پیو! اگر چہ وہ شہد سے زیادہ میٹھی ہی کیوں نہ ہو۔

16955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: شَرِبَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُسَامَةُ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ مِنْ نَبِيذِ الْجَرِّ،

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ گھڑے کی نبیذ پی لیتے تھے۔

16956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت' ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

16957 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَانْتَبِذُوْا فِیْ كُلِّ وِعَاءٍ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ

❀❀ ابن بریدہ' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں گھڑے کی نبیذ سے پہلے منع کیا تھا' اب تم ہر برتن میں نبیذ تیار کرلیا کرو' تاہم ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرنا''۔

16958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَنْبِذَ جَرَّةً اَوْ قُرْعَةً اَوْ فِیْ جَرَّةٍ مِّنْ رَصَاصٍ اَوْ جَرَّةٍ مِّنْ قَوَارِيرَ، وَاَلَّا يَنْبُذُوْا

16957-صحیح مسلم - کتاب الجنائز' باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ عز وجل فی - حدیث: 1676مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الأضاحی' بیان الأخبار المبیحة - حدیث: 6349صحیح ابن حبان - کتاب الأشربة' باب آداب الشرب - ذکر خبر ثان یصرح بصحة ما ذکرناه' حدیث: 5468سنن أبی داؤد - کتاب الأشربة' باب فی الأوعیة - حدیث: 3230السنن للنسائی - کتاب الجنائز' زیارة القبور - حدیث: 2015

اِلَّا فِی سِقَاءٍ يُوكُوا عَلَيْهِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ ہم گھڑے میں یا کھلے برتن میں یا قلعی کیے ہوئے یا شیشے کے گھڑے میں نبیذ تیار کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تھا: نبیذ صرف مشکیزے میں تیار کی جائے گی جس کے منہ کو بند کر دیا جاتا ہے۔

16959 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ رَجُلًا ، جَاءَ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَقَاهُ مِنْ جَرٍّ قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ عَلِيًّا فَاسْتَسْقَى فَسُقِيَ مَنْ جَرٍّ فَقَالَ لِلَّذِی سَقَاهُ: مِنْ اَيْنَ سَقَيْتَنِی؟ فَقَالَ: مِنَ الْجَرِّ فَقَالَ: ائْتِنِی بِهَا فَابْتَرَزَ، ثُمَّ احْتَمَلَ الْجَرَّ فَضَرَبَ بِهِ فَانْكَسَرَ قَالَ: لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے گھڑے میں سے مشروب پلایا راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے پانی مانگا تو انہیں گھڑے کا مشروب پلایا گیا جس شخص نے انہیں پانی لا کے دیا تھا انہوں نے دریافت کیا: تم نے مجھے پانی کہاں سے لا کے دیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: گھڑے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے کے آؤ! وہ شخص اسے لے کے آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس گھڑے کو اٹھا کر مارا اور اسے توڑ دیا انہوں نے فرمایا: اگر میں نے اس کے بارے میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ نہ سنا ہوتا (تو میں ایسا نہ کرتا)۔

16960 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاَسْرَعْتُ، فَلَمْ اَنْتَهِ اِلَيْهِ حَتّٰى نَزَلَ فَسَاَلْتُ النَّاسَ مَا قَالَ؟ قَالُوا: نَهَى عَنِ النَّبِيذِ، وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا تو میں تیزی سے آیا میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے میں نے لوگوں سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے:؟ تو لوگوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ اور مزفت میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

16961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِی عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَقِيلَ لَهُ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَاَذِنَ فِی الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: سب لوگوں کے پاس مشکیزے نہیں ہوتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھڑے کی اجازت دی جو مزفت نہ ہو۔

16962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَاَلَ طَاوُسًا عَنِ

الشَّرَابِ فَاَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ "

❀❀ خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس سے مشروب کے بارے میں دریافت کیا' تو طاؤس نے انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے اور دباء (کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

16963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَخْبِرْنِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ قَالَ: نَهَى عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ، وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ، وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ، وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَجُ نَسْجًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا، وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ، وَاَمَرَ اَنْ يُشْرَبَ فِي الْاَسْقِيَةِ

❀❀ زاذان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ مجھے بتایئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے' اس سے مراد گھڑا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء استعمال کرنے سے منع کیا ہے' اس سے مراد کھودا ہوا برتن ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیر استعمال کرنے سے منع کیا ہے' اس سے مراد کھجور کا وہ تنا ہے' جسے تیار کیا جاتا ہے' اور اسے کھود لیا جاتا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت استعمال کرنے سے منع کیا ہے' اس سے مراد مقیر ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں میں پینے کا حکم دیا ہے۔

16964 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي اُمَيْمَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: اَيَعْجَزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَاْخُذَ، كُلَّ عَامٍ جِلْدَ اُضْحِيَتِهَا يَجْعَلُهُ سِقَاءً يُنْبَذُ فِيهِ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ: نَهَى نَبِيُّ اللّٰهِ عَنِ الْجَرِّ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ، وَعَنْ وِعَاءَيْنِ آخَرَيْنِ اِلَّا الْخَلَّ

❀❀ امیمہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کیا تم میں سے کوئی ایک شخص اس بات سے عاجز آ گیا ہے؟ کہ وہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال لے کر اس کا مشکیزہ بنالے' اور اس میں نبیذ تیار کر لیا کرے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ گھڑے میں نبیذ تیار کی جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دوسرے برتنوں سے بھی منع کیا ہے' البتہ سرکے کا معاملہ مختلف ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ النَّبِيذِ

باب: دو مختلف چیزوں کی نبیذ تیار کرنا

16965 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ اَنْ يُخْتَلَطَ، وَعَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُخْتَلَطَ وَقَالَ: يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَحْدَهُ قُلْتُ لَهُ: مَا الزَّهْوُ؟ قَالَ: هُوَ دُونَ الرُّطَبِ

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خشک اور تر کھجور کو ملا کر یا کشمش اور کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ان دونوں میں سے ہر ایک کی نبیذ الگ سے تیار کی جائے راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ ''زہو'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: تر کھجور سے کچھ کم (یعنی وہ کھجور جو ابھی مکمل 'تر' نہ ہوئی ہو)۔

16966 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ، وَالْبُسْرِ، وَبَيْنَ التَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ نَبِيذًا،

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ خشک کھجور اور تر کھجور کی یا کھجور اور کشمش کی اکٹھی نبیذ تیار نہ کرو۔

16967 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

16968 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ وَالرُّطَبِ، وَالْبُسْرِ - يَعْنِیْ اَنْ يَنْتَبِذَا جَمِيعًا -

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور اور کشمش تر کھجور اور خشک کھجور سے منع کیا ہے راوی کہتے ہیں: یعنی ان دونوں کی ایک ساتھ نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

16969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ خَمْرٌ - يَعْنِیْ اِذَا جُمِعَا -

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تر اور خشک کھجور خمر ہوں گی۔

راوی کہتے ہیں: یعنی جب ان دونوں کی اکٹھی نبیذ تیار کی جائے۔

16970 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، وَاَبَانَ، كُلِّهِمْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ: اِنِّی يَوْمَئِذٍ لَاُسْقِی اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَمَرُونِی فَكَفَاْتُهَا وَكَفَا النَّاسُ آنِيَتَهُمْ بِمَا فِيهَا حَتّٰى كَادَتِ السِّكَكُ اَنْ تُمْنَعَ مِنْ رِيحِهَا، قَالَ اَنَسٌ: وَمَا خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْبُسْرُ، وَالتَّمْرُ مَخْلُوطَيْنِ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهُ كَانَ عِنْدِی مَالُ يَتِيمٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ خَمْرًا فَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَبِيعَهُ فَاَرُدَّ عَلَى الْيَتِيمِ مَالَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّرُوبُ، فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا وَلَمْ يَاْذَنْ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْعِ الْخَمْرِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن شراب کو حرام قرار دیا گیا میں اُس دن گیارہ افراد کو شراب

پلا رہا تھا' ان حضرات نے مجھے حکم دیا تو میں نے اسے بہا دیا' لوگوں نے اپنے برتنوں میں موجود شراب کو بہا دیا' یہاں تک کہ گلیوں کے اندر اس کی بو پھیل گئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان دنوں ان لوگوں کی شراب یہ ہوتی تھی کہ تر اور خشک کھجور کو ملا کر بنا لی جائے' راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میرے پاس یتیم کا مال موجود تھا' میں نے اس کے ذریعے شراب خرید لی' تو کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ میں اس شراب کو فروخت کر کے یتیم کا مال اسے واپس کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے' جب ان کے لئے چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھانا شروع کر دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو شراب فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی۔

16971 - حدیث نبوی: قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے' اُن پر چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھانا شروع کر دی۔

16972 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: اَخْبَرَنِی مَنْ، رَاَی اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یُقْطَعُ لَهٗ ذَنُوْبُ الْبُسْرِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُن کے لئے خشک کھجور کے کنارے کاٹے جاتے تھے۔

16973 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَنْبِذَ یَقْطَعُ مِنَ التَّمْرَةِ مَا نَضَجَ مِنْهَا فَیَضَعُهٗ وَحْدَهٗ، وَیَنْبِذَ التَّمْرَ وَحْدَهٗ، وَالْبُسْرَ وَحْدَهٗ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب نبیذ تیار کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو کھجور کے اس حصے کو کاٹ لیتے تھے تو اس میں سے نیچے کے کنارے کو الگ رکھتے تھے اور خشک کھجور کی نبیذ الگ تیار کرتے تھے اور تر کھجور کی الگ تیار کرتے تھے۔

16974 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَوْ اَخْبَرَنِیْ عَنْهُ مَنْ اُصَدِّقُ، اَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ الرُّطَبِ، وَالْبُسْرِ، وَالزَّبِیْبِ، وَالتَّمْرِ، قُلْتُ لِعَمْرٍو: وَهَلْ غَیْرُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ لِعَمْرٍو اَوْ لَیْسَ اِنَّمَا نُهِیَ عَنْ اَنْ یُجْمَعَ بَیْنَهُمَا فِی النَّبِیْذِ، وَاَنْ یُنْبَذَا جَمِیْعًا " قَالَ: بَلٰی قُلْتُ: فَغَیْرُ ذٰلِكَ مِمَّا فِی النَّخْلَةِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِیْ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تر کھجور اور خشک کھجور اور کشمش کو (نبیذ تیار کرتے ہوئے) اکٹھا نہیں کیا جائے گا' میں نے عمرو سے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے عمرو سے دریافت

کیا: کیا یہ حکم اس صورت میں نہیں ہے؟ کہ ان دونوں کو نبیذ میں اکٹھا کیا جائے' یا ان دونوں کی نبیذ ایک ساتھ تیار کی جائے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کھجوروں کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

16975 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ نَهَى اَنْ يَنْتَبِذُوا الْبُسْرَ، وَالتَّمْرَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے خشک اور تر کھجور کی نبیذ (ایک ساتھ) تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

16976 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّ رَجُلًا، سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: اَجْمَعُ التَّمْرَ الزَّبِيبَ قَالَ: لَا قَالَ: فَلِمَ؟ قَالَ: نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: سَكِرَ رَجُلٌ فَحَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَمَرَ اَنْ يُنْظَرَ مَا شَرَابُهُ، فَاِذَا هُوَ تَمْرٌ وَزَبِيبٌ، فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ " وَقَالَ: يَكْفِي كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَحْدَهُ

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: اس نے کہا: میں کھجور اور کشمش کو (نبیذ تیار کرنے کے لئے) جمع کر سکتا ہوں' انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس شخص نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے' اس شخص نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے بتایا: ایک شخص کو نشہ ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد جاری کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اس نے پیا کیا ہے؟ تو وہ کھجور اور کشمش کی ملی ہوئی نبیذ تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور کشمش کو (نبیذ میں) جمع کرنے سے منع کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ہر ایک کی الگ سے نبیذ کفایت کر جائے گی۔

16977 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَدْ نُهِيَ اَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ، وَالرُّطَبُ جَمِيعًا، وَالتَّمْرُ، وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ خشک اور تر کھجور کی نبیذ ایک ساتھ بنائی جائے' یا کھجور اور کشمش کی نبیذ ایک ساتھ بنائی جائے۔

16978 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَذَكَرَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ نَبِيذَيْنِ غَيْرَ مَا ذَكَرْتَ غَيْرَ الْبُسْرِ، وَالرُّطَبِ، وَالزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ " قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ اَكُونَ نَسِيتُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر کی ہے؟ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور خشک کھجور' یا کھجور اور کشمش کے علاوہ' دو مختلف چیزوں کی اکٹھی نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ویسے ہو سکتا ہے کہ میں بھول گیا ہوں۔

16979 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَمَّا سِوَى مَا ذَكَرَ جَابِرٌ، مِمَّا فِي الْحَبَلَةِ وَالنَّخْلَةِ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُ فَكَانَ يَأْبَى، قَالَ فِي الْحُلْقَانِ: يُقْطَعُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَسَلِ اَيُجْمَعُ بِاَشْيَاءَ مِنَ التَّمْرِ وَالْفِرْسِكِ بِالْعَسَلِ نَبِيذًا؟ فَقَالَ: اِنِّي اَرَى مَا شَدَّ بَعْضُهُ بَعْضًا كَانَ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَيُجْمَعُ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ يُنْبَذَانِ، ثُمَّ يُشْرَبَانِ حُلْوَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَدْ نُهِيَ عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: اَجَلْ اَلَا تَرَى اَنَّهُ لَوْ نُبِذَ شَرَابٌ فِي الظَّرْفِ، نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ لَمْ يُشْرَبْ حُلْوًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالْحُلْقَانُ قَضِيبٌ يُشَقُّ، ثُمَّ يُوضَعُ فِي جَوْفِهِ قَضِيبَانِ، ثُمَّ بِتَمْرٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جو چیزیں ذکر کی ہیں ان کے علاوہ کیا حکم ہے؟ جو حبلہ میں ہوتی ہے یا کھجور کے درخت میں ہوتی ہے کیا ان دونوں کی نبیذ ایک ساتھ تیار کی جاسکتی ہے؟ تو انہوں نے اس کا انکار کیا' انہوں نے حلقان کے بارے میں کہا کہ انہیں ایک دوسرے سے کاٹا جاسکتا ہے' میں نے ان سے شہد کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا دوسری چیزوں کے ساتھ' جیسے کھجور یا فرسک کے ساتھ شہد کو ملا کر نبیذ تیار کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی ایک چیز' دوسری کی شدت میں اضافہ کرتی ہے' یہ اپنی اصل حالت پر ہی برقرار رہتے ہیں' میں نے ان سے دریافت کیا: کیا کھجور اور کشمش کو نبیذ تیار کرتے ہوئے جمع کیا جاسکتا ہے؟ کہ جب وہ میٹھی ہوں' تو ان کو پی لیا جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ان دونوں کو جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! کیا آپ نے دیکھا نہیں ہے کہ ایک برتن میں نبیذ تیار کی جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے' کہ جب وہ میٹھی ہو' تو اسے نہ پیا جائے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لفظ ''حلقان'' سے مراد شاخ ہے' جسے چیر دیا جائے اور پھر اس کے اندر دو شاخیں رکھ دی جائیں اور پھر کھجور رکھی جائے۔

16980 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ تَقُوْلُ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا عِنْدَ الشَّرَابِ، وَقَدْ نُبِذَا فِي ظَرْفَيْنِ شَتَّى؟ فَكَرِهَهُ، وَقَالَ: قَدْ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَاَنَّهُ اَدْخَلَ ذٰلِكَ فِي نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَعَاوَدْتُهُ فَكَرِهَهُ قَالَ: وَاَخْشَى اَنْ يَشْتَدَّ . وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: مَا اَرَى بِذٰلِكَ بَاْسًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا اَرَى بِذٰلِكَ بَاْسًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: پیتے وقت ان دونوں کو ملانے کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ جبکہ ان دونوں کی نبیذ' دو مختلف برتنوں میں الگ سے تیار کی گئی ہو' تو عطاء نے اسے بھی مکروہ قرار دیا' انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع کیا ہے گویا کہ انہوں نے اس صورت حال کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت میں شامل کیا' میں نے دوبارہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور بولے: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس طرح اس میں شدت آجاتی ہے' عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں' امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں بھی اس میں

کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں۔

16981 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، كَرِهَ اَنْ يُجْعَلَ، نَطْلُ النَّبِيذِ فِي النَّبِيذِ لِيَشْتَدَّ بِالنَّطْلِ النَّطْلُ: الطَّحِلُ "

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ نبیذ کے 'نطل' کو دوسری نبیذ میں شامل کیا جائے تا کہ 'نطل' کے ذریعے اس میں شدت ہو جائے

لفظ 'نطل' سے مراد طحل ہے۔

16982 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ، وَالتَّمْرُ جَمِيعًا، وَالزَّهْوُ، وَالرُّطَبُ جَمِيعًا "

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کشمش اور کھجور کی نبیذ ایک ساتھ تیار کی جائے' یا کچی کھجور اور تازہ کھجور کی نبیذ ایک ساتھ تیار کی جائے۔

بَابُ الْبُسْرِ بَحْتًا

باب: کھجور کو (کسی ملاوٹ کے بغیر) خالص طور پر پینا

16983 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ عُرْوَةَ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَدْ كَانَ يُكْرَهُ شَرَابُ فَضِيخِ الْبُسْرِ بَحْتًا

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: خشک کھجور کی فضیخ کو (ملاوٹ کے بغیر) خالص طور پر پینے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

16984 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ اَنَّهُ قَدْ كَانَ يُنْهَى عَنْ شَرَابِ الْبُسْرِ، بَحْتًا "

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَيْضًا عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يُنْهَى اَنْ يُشْرَبَ، الْبُسْرُ بَحْتًا

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء خشک کھجور (ملاوٹ کے بغیر) خالص طور پر پینے سے منع کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے خشک کھجور (ملاوٹ کے بغیر) خالص طور پر پینے سے منع کیا ہے۔

16985 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ،

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

16986 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَاَبُو الزُّبَيْرِ: مَا عَلِمْنَاهُ يُكْرَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء عمرو بن دینار اور ابوزبیر فرماتے ہیں: ہمیں اس کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ یہ مکروہ ہے۔

16987 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ اَنَسٍ، اَنَّهُمْ قَالُوا: لَا بَاْسَ بِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَحْدَهُ

❀❀ معمر نے قتادہ اور حسن بصری کے حوالے سے جبکہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اِن دونوں میں سے ہر ایک کی نبیذ کو الگ سے تیار کرلو۔

بَابُ الْعَصِيرِ، شُرْبِهِ وَبَيْعِهِ

باب: (پھلوں کے) رس کا بیان اُسے پینا اور اسے فروخت کرنا

16988 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، كَانَ يَقُولُ: اِذَا فَضَخَهُ نَهَارًا فَاَمْسَى فَلَا يُقَرِّبُهُ قَالَ: وَيَقُولُ بَعْضُهُمْ: حَتّٰى يَغْلِي

❀❀ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: جب آدمی دن کے وقت اسے تیار کرے اور شام ہو جائے تو پھر آدمی اس کے قریب نہ جائے بعض حضرات کہتے ہیں: اس وقت تک جب تک اس میں جوش نہیں آجاتا۔

16989 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا عَنِ الْعَصِيرِ فَقَالَ: اشْرَبْهُ فِي سِقَاءٍ مَا لَمْ تَخِفْهُ، فَاِذَا خِفْتَهُ فَاكْسِرْهُ بِالْمَاءِ

❀❀ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے رس کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم مشکیزے میں اسے پی لو جب تمہیں اس سے اندیشہ نہ ہو اور اگر تمہیں اس کے بارے میں اندیشہ ہو (کہ وہ نشہ آور ہو سکتا ہے) تو تم پانی کے ذریعے اس کے جوش کو توڑ دو۔

16990 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَاْخُذْهُ شَيْطَانُهُ قَالَ: وَمَتّٰى يَاْخُذُهُ شَيْطَانُهُ؟ قَالَ: بَعْدَ ثَلَاثٍ اَوْ قَالَ: فِي ثَلَاثٍ

❀❀ عبداللہ بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تم اس کے رس کو پی لو جب تک اس کے شیطان

نے اسے حاصل نہ کیا ہو سائل نے دریافت کیا: اس کا شیطان اسے کب حاصل کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تین کے بعد (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین میں۔

16991 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، كَانَ يَبِيعُ الْعَصِيرَ

❀❀ حصین بیان کرتے ہیں: ابوعبیدہ بن عبداللہ رس فروخت کر دیتے تھے۔

16992 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: سُئِلَ طَاوُسٌ عَنْ بَيْعِ الْعَصِيرِ فَسَكَتَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ الصَّنْعَانِيُّ: مَا حَلَّ لَكَ شُرْبُهُ حَلَّ لَكَ بَيْعُهُ فَتَبَسَّمَ طَاوُسٌ وَقَالَ: صَدَقَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ،

❀❀ ہمام بن نافع بیان کرتے ہیں: طاؤس سے رس کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو وہ خاموش رہے' عبدالرحمٰن بن یزید صنعانی نے کہا: جس چیز کو پینا تمہارے لئے حلال ہوگا اسے فروخت کرنا بھی تمہارے لئے حلال ہوگا' تو طاؤس مسکرا دیے اور بولے: ابومحمد نے سچ کہا ہے۔

16993 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَاَلَ قَهْرَمَانُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ سَعْدًا عَنْ اَرْضِهِ وَهُوَ كَاَنَّهُ يَسْتَاْذِنُهُ اَنْ يَعْصِرَ عِنَبَهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: بِعْهُ عِنَبًا قَالَ: لَا يَشْتَرُوْنَهُ قَالَ: اجْعَلْهُ زَبِيبًا قَالَ: لَا يَصْلُحُ قَالَ: اقْلَعْهُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے منشی نے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ان کی زمین کے بارے میں دریافت کیا' وہ منشی ان سے یہ اجازت مانگ رہا تھا کہ وہ ان کی زمین کے انگوروں کا رس نکال لے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم انہیں انگوروں کی شکل میں ہی فروخت کر دو' منشی نے کہا: لوگ اسے نہیں خریدیں گے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس کی کشمش (یا منقیٰ) بنالو' اس نے کہا: پھر یہ ٹھیک نہیں رہے گا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے اکھاڑ لو (یعنی ضائع کر دو)۔

16994 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ عِنَبَهُ مِمَّنْ يَعْصِرُهُ خَمْرًا قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنا انگور کسی ایسے شخص کو فروخت کر دیتا ہے' جو اس کا رس نکال کر شراب بنائے گا' تو زہری نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

16995 - اقوال تابعین: قَالَ: مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

16996 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ

رَجُلٍ شَاةً يُرِيدُ اَنْ يَذْبَحَهَا لِصَنَمِهٖ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی ایسے شخص کو بکری فروخت کرتا ہے' جو اس بکری کو اپنے بت کے سامنے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' تو زہری نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

16997 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ خَمْرًا، وَخَلَطَ فِيهِ مَاءً، ثُمَّ حَمَلَهُ اِلَى اَرْضِ الْهِنْدِ فَبَاعَهُ وَجَعَلَ الْكِيسَ فِي السَّفِينَةِ، وَكَانَ فِي السَّفِينَةِ قِرْدٌ فَاَخَذَ الْقِرْدُ الْكِيسَ، وَصَعَدَ عَلَى الدَّقَلِ فَجَعَلَ يُلْقِي عَلَى السَّفِينَةِ دِرْهَمًا وَفِي الْبَحْرِ دِرْهَمًا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى آخِرِهٖ "

❀❀ لیث نے' طاؤس کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے شراب خریدی اور اس میں پانی ملا دیا' پھر وہ اسے لاد کر ہند کی سرزمین کی طرف چلا گیا اور وہاں اسے فروخت کر دیا' اس نے رقم کی تھیلی کشتی میں رکھی' کشتی میں ایک بندر بھی تھا' اس بندر نے وہ تھیلی لی اور بادبان پر چڑھ گیا' وہ ایک درہم کشتی میں پھینک دیتا تھا' اور ایک درہم دریا میں پھینک دیتا تھا' یہاں تک کہ اس نے پوری رقم کے ساتھ یہی سلوک کیا۔

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ الْاَشْرِبَةِ

باب: کون سی قسم کے مشروبات سے منع کیا گیا ہے؟

16998 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ رُمَّانَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَكِيمُ بْنُ الرَّفَافِ قَالَ: اَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَا وَقَيْسٌ، مَوْلَى الضَّحَّاكِ فَوَجَدْنَاهُ قَدْ هَبَطَ مِنَ الْجَمْرَةِ يُرِيدُ مَكَّةَ. فَقَالَ لَهُ قَيْسٌ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنَا رُؤْيَتَكَ، وَاَنَّكَ قَدْ رَاَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رُؤْيَتِكَ بَرَكَةٌ وَلَوْلَا اَنَّكَ عَلٰى هٰذَا الْحَالِ لَسَاَلْتُكَ قَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: رَجُلٌ قَدِ اخْتَلَفَ اِلٰى هٰذَا الْبَيْتِ اَرْبَعِينَ عَامًا مَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، فَاِذَا انْصَرَفَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَجَدَهُمْ قَدْ صَنَعُوا لَهُ نَبِيذًا مِنْ هٰذَا الزَّبِيبِ، فَاِنْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَمْ يُحِفْ، وَاِنْ شَرِبَهُ كَمَا هُوَ سَكِرَ، فَقَالَ لَهُ: ابْنُ عُمَرَ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا مِنْهُ فَدَفَعَهُ فِي صَدْرِهٖ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى اسْتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اَنْتَ هُوَ فَلَا حَجَّ لَكَ وَلَا كَرَامَةَ، فَقَالَ: مَا سَاَلْتُكَ اِلَّا عَنْ نَفْسِي وَاللّٰهِ لَا اَذُوقُ مِنْهُ قَطْرَةً اَبَدًا

❀❀ حکیم بن رفاف بیان کرتے ہیں: میں اور قیس' جو ضحاک کے غلام ہیں' ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے انہیں پایا کہ وہ جمرہ سے نیچے اتر رہے تھے اور مکہ جا رہے تھے' قیس نے ان سے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں آپ کی زیارت نصیب کی ہے' کیونکہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے' تو آپ کی زیارت میں برکت پائی جاتی ہے' اگر آپ کی یہ صورت حال نہ ہوتی' تو میں آپ سے سوالات کرتا' انہوں نے فرمایا: تمہیں

جو مناسب لگتا ہے تم پوچھ لو! تو قیس نے ان سے کہا: ایک شخص حج اور عمرہ کرنے کے لئے چالیس سال تک اس گھر کی طرف آتا جاتا ہے اور جب وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس جاتا ہے تو وہ ان لوگوں کو پاتا ہے کہ اہل خانہ نے اس کے لئے کشمش کی نبیذ تیار کی ہے اگر اس میں پانی ڈال دیا جائے تو پھر تو کچھ بھی نہ ہو اگر اسے ایسے ہی پی لیا جائے تو آدمی کو نشہ ہو جائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان صاحب سے کہا: تم میرے قریب آؤ! وہ ان کے قریب ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر دھکا دیا یہاں تک کہ وہ پیٹھ کے بل گر گیا پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم وہ فرد ہو؟ کہ نہ تو تمہارا حج ہوگا اور نہ ہی تمہیں کوئی عزت نصیب ہوگی اس نے کہا: میں نے آپ سے اپنی ذات کے بارے میں ہی سوال کیا تھا اللہ کی قسم! اب میں اس میں سے کبھی بھی ایک قطرہ بھی نہیں چکھوں گا۔

16999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

17000 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا مُوسَى وَاَخَاهُ اِلَى الْيَمَنِ عَامِلَيْنِ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَ اَشْرِبَةً لَهُمْ قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَا: الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اَمَّا الْبِتْعُ فَالْعَسَلُ يَقْرِضُ، وَاَمَّا الْمِزْرُ فَشَرَابٌ يُجْعَلُ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ، فَقَالَ: لَا اَدْرِي مَا ذٰلِكَ؟ حُرِّمَ عَلَيْكُمَا كُلُّ مُسْكِرٍ

❀❀ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اہل یمن کچھ مشروبات پیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کون سے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: وہ تبع اور مزر ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا ہوتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جہاں تک تبع کا تعلق ہے تو وہ شہد سے بنایا جاتا ہے جہاں تک مزر کا تعلق ہے تو وہ گندم اور جو سے بنایا گیا مشروب ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیا ہوتا ہے؟ تاہم تم دونوں کے لئے ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

17001 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا آيَةَ الْخَمْرِ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ رَجُلٌ: فَكَيْفَ بِالْمِزْرِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: وَمَا الْمِزْرُ؟ قَالَ: شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الْحَبِّ قَالَ: يُسْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے حکم سے متعلق آیت تلاوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مزر کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: مزر کیا ہوتا ہے؟ اس نے عرض کی: یہ ایک شراب ہے جو دانے کے ذریعے بنائی جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ نشہ کرتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

17002 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ يُسْكِرُ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: الْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''بتع'' کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب' جو نشہ کردے وہ حرام ہے

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: بتع' شہد کی نبیذ ہوتی ہے۔

17003 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي رَجُلٌ لَا اَسْتَمْرِءُ الطَّعَامَ فَآمُرُ اَهْلِي فَيَنْتَبِذُونَ لِي فِي جَرٍّ مِثْلَ هٰذَا، وَاَشَارَ بِيَدِهِ فَيَهْضِمُ طَعَامِي، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں ایک ایسا شخص ہوں کہ مجھے کھانا ہضم نہیں ہوتا' میں اپنے گھر والوں کو ہدایت کرتا ہوں' تو وہ میرے لئے اس طرح کے گھڑے میں نبیذ تیار کردیتے ہیں' اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا' تو وہ (مشروب) پینے سے مجھے کھانا ہضم ہوتا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں' خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو' اور میں تم پر اللہ کو گواہ بناتا ہوں' یہ بات انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

17004 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے' اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔

17005 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

17006 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدِينِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ، فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ

❀❀ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جس چیز کا پیالہ نشہ کردے' اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے

17007 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَلِيلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ

❀❀ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کردے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

17008 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَقِيلَ بْنِ مَعْقِلٍ، اَنَّ هَمَّامَ بْنَ مُنَبِّهٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الشَّرَابُ مَا تَقُولُ فِيهِ؟ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنْ شَرِبْتُ مِنَ الْخَمْرِ فَلَمْ اَسْكَرْ فَقَالَ: اُفٍ اُفٍ وَمَا بَالُ الْخَمْرِ وَغَضِبَ قَالَ: فَتَرَكْتُهُ حَتّٰى انْبَسَطَ اَوْ قَالَ: اَسْفَرَ وَجْهُهُ اَوْ قَالَ: حَدَّثَ مَنْ كَانَ حَوْلَهُ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّكَ بَقِيَّةُ مَنْ قَدْ عَرَفْتُ وَقَدْ يَاْتِي الرَّاكِبُ فَيَسْاَلُكَ عَنِ الشَّيْءِ فَيَاْخُذُ بِذَنَبِ الْكَلِمَةِ يَضْرِبُ بِهَا فِي الْاٰفَاقِ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: اَعِرَاقِيٌّ اَنْتَ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَمِمَّنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، قَالَ: اَمَّا الْخَمْرُ فَحَرَامٌ لَا سَبِيلَ اِلَيْهَا، وَاَمَّا مَا سِوَاهَا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا' میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اس مشروب کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے' میں نے کہا: اگر میں شراب پی لوں اور مجھے نشہ نہ ہو (تو کیا حکم ہو گا؟) انہوں نے فرمایا: اُف ہے اُف ہے' شراب کی کیا بات ہوئی؟ انہوں نے غصے کا اظہار کیا' تو میں نے یہ بات وہیں ختم کر دی' یہاں تک کہ جب ان کا مزاج خوشگوار ہوا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کا چہرہ روشن ہوا' تو انہوں نے اپنے آس پاس افراد سے بات چیت کرنا شروع کر دی' میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ابھی کچھ بات باقی ہے' ایک سوار آتا ہے' اور وہ آپ سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہے' اور وہ کسی بات کی دم حاصل کر لیتا ہے' اور پھر اسے دنیا جہان میں پھیلا دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ اور وہ' کیا تم عراقی ہو؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے جواب دیا: اہل یمن سے ہے' انہوں نے فرمایا: جہاں تک خمر کا تعلق ہے' تو وہ حرام ہے' اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے' جہاں تک اس کے علاوہ مشروبات کا تعلق ہے' تو ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

17009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيلِهِ، وَكَثِيرِهِ، وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں' خواہ وہ تھوڑی ہو' یا زیادہ ہو' اور میں اللہ تعالیٰ کو تم پر گواہ بناتا ہوں۔

17010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اِنْ شَرِبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْكِرِ مَا لَا يَبْلُغُ اَنْ يُسْكِرَ عَنْهُ اَوْجَعَهُ بِالْمَاءِ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ، وَاِنْ لَمْ يُسْكِرْ قُلْتُ: لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ: لَا عُقُوبَةَ وَلَا حَدَّ اِلَّا اَنْ يَعُودَ فَيُعَاقَبَ قُلْتُ لَهُ: فَوَجَدْتُ شَرَابًا مُسْكِرًا بَيْنَ يَدَيَّ؟ فَقَالَ: لَا حَدَّ فَاَنْزِلْهُ بِمَنْزِلَةِ مَنْ لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ شَيْءٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اگر کوئی شخص نشہ آور چیز پی لے اور اتنی مقدار میں نہ پیئے کہ اسے نشہ ہو' تو اس پر حد واجب ہو جائے گی' اگرچہ اسے نشہ نہ ہوا ہو' میں نے کہا: اس بارے میں کوئی چیز نازل نہیں ہوئی' انہوں نے

فرمایا: سزایا حد اس صورت میں ہوگی کہ جب وہ دوبارہ ایسا کرے گا' تو اسے سزا دی جائے گی' راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: اگر میں اپنے سامنے نشہ آور چیز پاتا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: حد جاری نہیں ہوگی' تم اسے اس مقام پر رکھو گے کہ جیسے اس میں کوئی چیز نازل نہیں ہوئی۔

17011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ: وَلَا يُجْلَدُ فِيمَا دُوْنَ الْخَمْرِ وَالطِّلَاءِ مِنَ الْمُسْكِرِ اِلَّا اَنْ يَسْكَرَ مِنْهُ، فَاِنْ شَرِبَ حَسْوَةً مِنْ خَمْرٍ اَوْ طِلَاءٍ حُدَّ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم بن ابومخارق نے مجھ سے کہا: خمر اور نشہ آور طلاء کے علاوہ میں کوڑے نہیں لگائے جائیں گے' البتہ اس صورت میں لگائے جائیں گے' جب کوئی مشروب پی کر نشہ ہو جائے' لیکن خمر یا طلاء کا کوئی ایک گھونٹ بھی پی لے' تو اس پر حد جاری ہوگی۔

17012 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْرِبَةٍ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ اِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهَا اَوْ نَحْوَ هٰذَا قَالَ: فَاشْرَبُوا مَا لَمْ يُسَفِّهْ اَحْلَامَكُمْ وَلَا يُذْهِبْ اَمْوَالَكُمْ

❀❀ حضرت علاء بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کے مشروبات سے منع کیا ہے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: ان کے بغیر چارہ نہیں ہے' یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ کہا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مشروبات پیو' جبکہ وہ تمہاری سمجھ داری کو بے وقوفی میں تبدیل نہ کریں' اور تمہارے اموال کو رخصت نہ کریں (یعنی تمہیں نشہ نہ ہو)۔

17013 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ: اشْرَبِ الْمَاءَ، وَاشْرَبِ السَّوِيقَ، وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِي نَجَعْتَ بِهِ قُلْتُ: لَا تُوَافِقُنِي هٰذِهِ الْاَشْرِبَةُ: قَالَ: فَالْخَمْرَ اِذًا تُرِيدُ؟

❀❀ زر بن عبداللہ' ابن ابزی کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم پانی پی لو' تم ستو پی لو' تم دودھ پی لو' جس سے بھی تمہیں فائدہ ہو' میں نے کہا: یہ مشروبات مجھے موافق نہیں آتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: پھر تم شراب پینا چاہتے ہو؟

17014 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيُّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذَقَ وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، اَرَاَيْتَ الشَّرَابَ الْحُلْوَ الْحَلَالَ الطَّيِّبَ؟ قَالَ: فَاشْرَبِ الْحَلَالَ الطَّيِّبَ، فَلَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ اِلَّا الْحَرَامَ الْخَبِيثَ قَالَ اَبُو يَعْقُوبَ: قُلْنَا لَهُ: مَا الْبَاذَقُ؟ قَالَ: شَيْءٌ يُشَدُّ بِهِ الشَّرَابُ

❀❀ ابوجویریہ جرمی بیان کرتے ہیں: میں نے یا شاید کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے 'باذق' کے بارے

میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ اس بارے میں پہلے فیصلہ دے چکے ہیں کہ باذق اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے' میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابن عباس! اس مشروب کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو میٹھا' حلال اور پاکیزہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: تم حلال اور پاکیزہ چیز پی لو' حلال اور پاکیزہ چیز کے بعد' صرف حرام اور خبیث چیز باقی رہ جاتی ہے۔

ابو یعقوب بیان کرتے ہیں: ہم نے ان سے دریافت کیا: باذق سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ ایک چیز ہے' جس کے ذریعے شراب میں شدت پیدا کی جاتی ہے۔

بَابُ الْحَدِّ فِيْ نَبِيذِ الْاَسْقِيَةِ وَلَا يُشْرَبُ بَعْدَ ثَلَاثٍ

باب: مشکیزوں کی نبیذ کی حد کا بیان' نیز تین دن کے بعد اُس کو نہیں پیا جائے گا

17015 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ، "اَنَّ رَجُلًا عَبَّ فِيْ شَرَابٍ نُبِذَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِطَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَسَكِرَ فَتَرَكَهُ عُمَرُ حَتّٰى اَفَاقَ فَحَدَّهُ، ثُمَّ اَوْجَعَهُ عُمَرُ بِالْمَاءِ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ: وَنَبَذَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْمَزَادِ وَهُوَ عَامِلُ مَكَّةَ فَاسْتَاْخَرَ عُمَرُ حَتّٰى عَدَا الشَّرَابُ طَوْرَهُ، ثُمَّ عَدَا فَدَعَا بِهِ عُمَرُ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَصَنَعَهُ فِي الْجِفَانِ، فَاَوْجَعَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ شَرِبَ وَسَقَى النَّاسَ "

❀❀ اسماعیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نبیذ میں سے کچھ پی لی' وہ اس وقت مدینہ منورہ کی طرف سفر کر رہے تھے' اُسے نشہ ہو گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا' جب اسے ہوش آیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں پانی ملا کر اس کو پی لیا' راوی بیان کرتے ہیں: نافع بن عبدالحارث نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشکیزے میں نبیذ تیار کی' وہ مکہ کے گورنر تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسے استعمال کرنے میں تاخیر ہو گئی' یہاں تک کہ اس مشروب کی حالت تبدیل ہو گئی' پھر انہوں نے دوبارہ اسے تیار کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے منگوایا تو اسے تیز پایا' انہوں نے برتن میں اسے تیار کیا' اور اس میں پانی ملا دیا' پھر اسے پی لیا اور لوگوں کو بھی پلایا۔

17016 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي الشَّرَابَ فِي الْاِنَاءِ الضَّارِيْ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ''ضاری'' برتنوں میں پینے سے پرہیز کرتے تھے۔

17017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ وَهْبُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالَ: اَخَذْنَا زَبِيبًا مِنْ زَبِيبِ الْمَطَاهِرِ، فَاَكْثَرْنَا مِنْهُ فِيْ اَدَاوَانَا، وَاَقْلَلْنَا الْمَاءَ، فَلَمْ يَلْقَ عُمَرَ حَتّٰى عَدَا طَوْرَهُ، فَلَمَّا لَقُوا عُمَرَ قَالَ: هَلْ مِنْ شَرَابٍ قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاَخْبَرُوهُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ، وَاَنْ قَدْ عَدَا طَوْرَهُ قَالَ: اَرُونِيهِ فَذَاقَهُ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا، فَكَسَرَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ شَرِبَ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ:

وَهٰذَا كُلُّهُ فِي الْاَسْقِيَةِ

❀❀ وہب بن اسود بیان کرتے ہیں: ہم نے صاف ستھری کشمش لی اور اسے برتنوں میں زیادہ ڈالا اور پانی تھوڑا ڈالا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے ملنے سے پہلے ہی اس کا طور بڑھ چکا تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت کیا: کیا کوئی مشروب ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! امیر المومنین! پھر لوگوں نے انہیں صورت حال بتائی کہ اس کا طور بڑھ گیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مجھے دکھاؤ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چکھا' تو اسے تیز پایا' تو پانی کے ذریعے اس کی شدت کو ختم کر کے اسے پی لیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہ سب چیزیں مشکیزیں میں تیار کی جاتی تھیں۔

17018 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ طَافَ بِالْبَيْتِ اَتٰى عَبَّاسًا فَقَالَ: اسْقُوْا فَقَالَ عَبَّاسٌ: اَلَا نَسْقِيكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ شَرَابٍ صَنَعْنَاهُ فِي الْبَيْتِ، فَاِنَّ هٰذَا الشَّرَابَ قَدْ لَوَّثَتْهُ الْاَيْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقُوْا مِمَّا تَسْقُوْنَ النَّاسَ قَالَ: فَسَقَوْهُ فَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّرَابُ فِي الْاَسْقِيَةِ "

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: پینے کے لئے کچھ دیں! حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کو وہ مشروب نہ پلائیں؟ جو ہم نے گھر میں تیار کیا ہے' یہ وہ مشروب ہے' جسے میرے ہاتھوں نے تیار کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگ وہی چیز پیئں' جو لوگوں کو پلاتے ہیں' تو انہوں نے وہ پلایا۔

ابن عیینہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس میں ڈالا اور پھر اسے پی لیا' ان دنوں مشروب مشکیزوں میں تیار ہوتا تھا۔

17019 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مِينَاءَ، اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: نُهِيَ عَنْ اَنْ يُشْرَبَ النَّبِيذُ بَعْدَ ثَلَاثٍ

❀❀ عبدالرحمٰن بن میناء بیان کرتے ہیں: انہوں نے قاسم بن محمد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ تین دن گزرنے کے بعد نبیذ کو پیا جائے۔

17020 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عَبِيدَةَ، كَانَ يَقُوْلُ: اَحْدَثَ النَّاسُ اَشْرِبَةً مَا اَدْرِي مَا هِيَ، مَا لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً اِلَّا الْمَاءَ، وَالسَّوِيقَ، وَالْعَسَلَ، وَاللَّبَنَ وَذَكَرَهُ ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبیدہ فرماتے ہیں: لوگوں نے نت نئے قسم کے مشروبات ایجاد کر لئے ہیں' مجھے نہیں

معلوم کہ وہ کیا ہوتے ہیں؟ میں تو بیس سال سے صرف پانی' ستو' شہد اور دودھ پی رہا ہوں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17021 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: عَمِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السِّقَايَةِ سِقَايَةِ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ مِنَ النَّبِيذِ، فَشَدَّ وَجْهَهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَكُسِرَ بِالْمَاءِ، ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ فَشَدَّ وَجْهَهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَكُسِرَ بِالْمَاءِ، ثُمَّ شَرِبَ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ "سقایہ" یعنی آب زمزم کے سقایہ کی طرف تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نبیذ پی' آپ ﷺ کے چہرے پر شدت کے آثار نمایاں ہوئے' آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ وہ دینے کا حکم دیا' تو اس میں پانی ملا کر اس کے جوش کو ختم کیا گیا' آپ ﷺ نے اس میں سے پیا' تو پھر آپ ﷺ کے چہرے پر تیزی کے آثار محسوس ہوئے آپ ﷺ کے حکم کے تحت تیسری مرتبہ اس میں اور پانی ملایا گیا' اور پھر اسے پی لیا گیا۔

17022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: تَلَقَّتْ ثَقِيفُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِشَرَابٍ فَدَعَاهُمْ بِهِ، فَلَمَّا قَرَّبَهُ اِلَى فِمِهِ كَرِهَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَكَسَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا فَاشْرَبُوهُ

❀❀ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: ثقیف' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے مشروب لے کر آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بلوالیا جب وہ مشروب ان کے منہ کے قریب آیا' تو انہیں وہ اچھا نہیں لگا' انہوں نے پانی منگوا کر اس میں ملایا اور پھر فرمایا: اس طرح (کر کے) تم اس کو پی لو۔

17023 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا اَطْعَمَكَ اَخُوكَ الْمُسْلِمُ طَعَامًا فَكُلْ، وَاِذَا سَقَاكَ شَرَابًا، فَاشْرَبْ وَلَا تَسْاَلْ، فَاِنْ رَابَكَ فَاشْجُجْهُ بِالْمَاءِ،

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہارا مسلمان بھائی تمہیں کچھ کھلائے' تو تم کھالو جب وہ کوئی مشروب تمہیں پلائے تو تم پی لو اور تم سوال نہ کرو' اگر تمہیں کسی چیز کے بارے میں شک ہو' تو تم اس میں پانی ملالو۔

17024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ الْمَدِينِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

17025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ الْمِزْرِ فَقَالَ: وَمَا الْمِزْرُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ اِلَى جَنْبِهِ: الْغُبَيْرَاءُ فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ زہیر بن نافع بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح سے "مزر" کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے

فرمایا: مزر کیا ہوتا ہے؟ ان کے پہلو میں موجود ایک شخص نے جواب دیا: غبیراء تو انہوں نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

17026 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ هَانِئًا، مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ، وَاُتِيَ بِرَجُلٍ وُجِدَ مَعَهُ نَبِيذٌ فِيْ دُبَّاءَةٍ يَحْمِلُهُ، فَجَلَدَهُ اَسْوَاطًا، وَاَهْرَاقَ الشَّرَابَ، وَكَسَرَ الدُّبَّاءَةَ

❀❀ معمر نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' ان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا' جس کے پاس سے دباء میں موجود نبیذ پائی گئی تھی' جس کو اس نے اٹھایا ہوا تھا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے لگوائے اور اس مشروب کو بہا دیا اور اس برتن کو توڑ دیا۔

17027 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ هَانِءٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ الرِّيحِ

باب: (شراب کی) بو کا حکم

17028 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى عَلٰى جَنَازَةٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: اِنِّي وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رِيحَ الشَّرَابِ، وَاِنِّي سَاَلْتُهُ عَنْهَا فَزَعَمَ اَنَّهَا الطِّلَاءُ ، وَاِنِّي سَائِلٌ عَنِ الشَّرَابِ الَّذِيْ شَرِبَ، فَاِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهُ قَالَ: فَشَهِدْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَجْلِدُهُ

❀❀ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' جب انہوں نے ایک نماز جنازہ ادا کی' پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور پھر بولے: مجھے عبیداللہ بن عمر سے شراب کی بو محسوس ہوئی ہے' میں نے اس سے اس بو کے بارے میں دریافت کیا:' تو اس کا یہ کہنا تھا کہ وہ طلاء کی ہے' میں اس مشروب کے بارے میں تحقیق کروں گا' جو اس نے پیا ہے' اگر وہ نشہ آور ہوا' تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا' راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں اس وقت بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' جب انہوں نے اس شخص کو کوڑے لگوائے تھے۔

17029 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَجْلِدُ رَجُلًا وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ شَرَابٍ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ تَامًّا "

❀❀ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جب انہوں نے ایک شخص کو کوڑے لگوائے تھے' جس سے شراب کی بو انہیں محسوس ہوئی تھی' انہوں نے اس شخص کو مکمل حد کے کوڑے لگائے تھے۔

17030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ اِذَا وَجَدَ مِنْ رَجُلٍ رِيحَ شَرَابٍ جَلَدَهُ جَلَدَاتٍ، اِنْ كَانَ مِمَّنْ يُدْمِنُ الشَّرَابَ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُدْمِنٍ تُرِكَ

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی شخص سے شراب کی بو محسوس ہوتی تھی' تو وہ اسے کوڑے لگوایا کرتے تھے' اگر وہ باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص ہوتا تھا' لیکن اگر وہ باقاعدگی سے پینے والا نہ ہوتا' تو پھر اسے چھوڑ دیا جاتا تھا۔

17031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ وَلَدِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ اِنَّا بِاَرْضٍ فِيهَا شَرَابٌ كَثِيرٌ - يَعْنِي الْيَمَنَ - فَكَيْفَ نَجْلِدُهُ؟ قَالَ: اِذَا اسْتُقْرِءَ اُمَّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَقْرَاْهَا، وَلَمْ يَعْرِفْ رِدَاءَهُ، اِذَا اَلْقَيْتَهُ بَيْنَ الْاَرْدِيَةِ فَاحْدُدْهُ

❀❀ یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم ایک ایسی سرزمین پر رہتے ہیں' جہاں شراب نوشی بہت زیادہ ہے' ان کی مراد یمن تھا' تو ہم ایسے شخص کو کیسے کوڑے لگائیں؟ انہوں نے فرمایا: جب اس کو سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے لئے کہا جائے' اور وہ اسے صحیح طرح سے نہ پڑھ سکے' یا وہ مختلف چادروں کے درمیان اپنی چادر کو نہ پہچان سکے (تو اس کا مطلب ہے وہ نشے کا شکار ہوگا) تم اس پر حد جاری کر دو۔

17032 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، يَزْعُمُ اَنَّهُ اسْتَشَارَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ اَمِيرُ الطَّائِفِ فِي الرِّيحِ اَيَجْلِدُ فِيهَا؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِذَا وَجَدْتَهَا مِنَ الْمُدْمِنِ، وَاِلَّا فَلَا

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن زبیر سے مشورہ لیا' جو طائف کے گورنر تھے' کہ کیا شراب کی بو محسوس ہونے پر کوڑے لگائے جائیں گے؟ تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا: جب یہ بو باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص سے محسوس ہوگی (تو تم اسے کوڑے لگا دینا) ورنہ نہیں۔

17033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اُتِيَ بِقَوْمٍ قَدْ شَرِبُوا قَدْ سَكِرَ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَسْكَرْ بَعْضٌ فَحَدَّهُمْ جَمِيعًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّهُ اِذَا وَجَدَ عِنْدَ رَجُلٍ شَرَابًا مُسْكِرًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَمْ يَشْرَبْهُ فَالنَّكَالُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس جب کچھ ایسے لوگوں کو لایا گیا' جنہوں نے شراب پی تھی اور ان میں سے کچھ لوگوں کو نشہ نہیں ہوا' اور ان میں سے کچھ کو نشہ ہو گیا تھا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سب لوگوں کو کوڑے لگوائے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب وہ کسی شخص کے پاس نشہ آور مشروب پاتے' جو اس کے سامنے موجود ہوتا اور اس نے اس مشروب کو پیا نہ ہوتا' تو اسے سزا دی جاتی تھی۔

17034 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ حَسْوَتَيْ خَمْرٍ حُدَّ قَالَ: وَاِنْ سَقَى رَجُلٌ ابْنَهُ حَسْوَةً كَذٰلِكَ حُدَّ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص شراب کے دو گھونٹ پیئے گا' اس پر حد جاری ہوگی' وہ فرماتے ہیں: اگر کوئی

شخص اپنے بیٹے کو ایک گھونٹ پلا دے تو اس پر بھی حد جاری ہوگی۔

17035 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ اَبِیْ عُبَيْدٍ قَالَتْ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ بَيْتِ رُوَيْشِدٍ الثَّقَفِيِّ، خَمْرًا وَقَدْ كَانَ جُلِدَ فِی الْخَمْرِ فَحَرَّقَ بَيْتَهُ وَقَالَ: مَا اسْمُهُ؟ قَالَ: رُوَيْشِدٌ قَالَ: بَلْ فُوَيْسِقٌ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رویشد ثقفی کے گھر میں خمر پائی اس شخص کو شراب نوشی کی وجہ سے کوڑے لگائے جاچکے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے گھر کو جلوادیا تھا انہوں نے دریافت کیا: اس کا نام کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا: رویشد (یعنی تھوڑا ہدایت یافتہ) تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ فویسق (یعنی چھوٹا گنہگار) ہے۔

17036 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

17037 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرِّيحُ وَهُوَ يَعْقِلُ قَالَ: لَا اَحُدَّ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ اِنَّ الرِّيحَ لَيَكُوْنُ مِنَ الشَّرَابِ الَّذِیْ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ قَالَ: وَقَالَ: عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: لَا اَحُدُّ فِی الرِّيحِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (شراب کی) بو کا کیا حکم ہوگا؟ جبکہ آدمی ہوش وحواس میں ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: میں صرف کسی ثبوت کی بنیاد پر حد جاری کروں گا' کیونکہ بُو تو بعض اوقات اس شراب کی بھی ہوتی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔

عمرو بن دینار فرماتے ہیں: بو محسوس ہونے کی بنیاد پر' میں حد جاری نہیں کروں گا۔

17038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَجَدَ قَوْمًا عَلٰى شَرَابٍ وَوَجَدَ مَعَهُمْ سَاقِيًا فَضَرَبَهُ مَعَهُمْ

❀❀ ابن تیمی نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کچھ لوگوں کو شراب پیتے ہوئے پکڑا' انہوں نے ان لوگوں کے ہمراہ شراب پلانے والے کو بھی پکڑ لیا تھا' تو اس شخص کی بھی ان لوگوں کے ہمراہ پٹائی کی۔

17039 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ فِیْ بَيْتِ رُوَيْشِدٍ الثَّقَفِيِّ، خَمْرًا فَحَرَّقَ بَيْتَهُ وَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: رُوَيْشِدٌ قَالَ: بَلْ اَنْتَ فُوَيْسِقٌ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رویشد ثقفی کے گھر میں شراب پائی' تو اس کے گھر کو جلوادیا انہوں نے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: رویشد' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم فویسق ہو۔

17040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: غَرَّبَ عُمَرُ ابْنَ اُمَيَّةَ

بْنِ خَلَفٍ فِی الشَّرَابِ اِلٰی خَیْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ، قَالَ عُمَرُ: لَا اُغَرِّبُ بَعْدَهٗ مُسْلِمًا اَبَدًا

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امیہ بن خلف کے بیٹے کو شراب نوشی کی وجہ سے خیبر کی طرف جلاوطن کر دیا' تو وہ جا کے ہرقل سے مل گیا اور عیسائی ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں کبھی بھی کسی مسلمان کو جلاوطن نہیں کروں گا۔

17041 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ بِالشَّامِ فَقَالُوْا: اقْرَاْ عَلَيْنَا فَقَرَاَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَيْحَكَ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ: اَحْسَنْتَ فَبَيْنَا هُوَ يُرَاجِعُهٗ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَتَشْرَبُ الرِّجْسَ، وَتُكَذِّبُ بِالْقُرْآنِ لَا اَقُوْمُ حَتّٰى تُجْلَدَ الْحَدَّ فَجُلِدَ الْحَدَّ

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شام میں موجود تھے' لوگوں نے کہا: آپ ہمارے سامنے تلاوت کیجئے! تو انہوں نے سورۂ یوسف کی تلاوت کی' حاضرین میں سے ایک شخص بولا: یہ سورت اس طرح نازل نہیں ہوئی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' اللہ کی قسم! میں نے یہ سورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھ کر سنائی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تھا: تم نے ٹھیک پڑھی ہے' ابھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس شخص کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے کہ اس شخص سے شراب کی بو انہیں محسوس ہوئی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم گندگی پیتے ہو اور قرآن کو جھٹلاتے ہو؟ میں یہاں سے اس وقت تک نہیں اُٹھوں گا' جب تک تمہیں حد کے کوڑے نہیں لگائے جاتے' تو اس شخص کو حد کے کوڑے لگائے گئے۔

بَابُ الشَّرَابِ فِیْ رَمَضَانَ وَحَلْقِ الرَّاْسِ

باب: رمضان میں شراب پی لینا اور سر منڈوانا

17042 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا ضَرَبَ النَّجَاشِيَّ الْحَارِثِيَّ الشَّاعِرَ ثُمَّ حَبَسَهٗ، كَانَ شَرِبَ الْخَمْرَ فِیْ رَمَضَانَ فَضَرَبَهٗ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَحَبَسَهٗ، ثُمَّ اَخْرَجَهٗ مِنَ الْغَدِ فَجَلَدَهٗ عِشْرِيْنَ، وَقَالَ: اِنَّمَا جَلَدْتُكَ هٰذِهِ الْعِشْرِيْنَ لِجُرْاَتِكَ عَلَى اللّٰهِ، وَاِفْطَارِكَ فِیْ رَمَضَانَ

❀❀ عطاء بن ابو مروان نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نجاشی حارثی نامی شاعر کی پٹائی کروائی پھر اسے قید کر دیا کیونکہ اس نے رمضان میں شراب پی تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اسّی کوڑے مارے تھے اور اسے قید کر دیا تھا' پھر اگلے دن اسے نکال کر پھر بیس کوڑے مزید مارے' اور فرمایا: میں نے تمہیں یہ بیس کوڑے اس لئے لگائے ہیں' کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کے خلاف جرأت کا اظہار کیا ہے' اور رمضان میں روزہ نہیں رکھا ہے۔

17043 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سِنَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَيْلِ قَالَ: اُتِیَ عُمَرُ بِشَيْخٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ: لِلْمَنْخَرَيْنِ لِلْمَنْخَرَيْنِ فِیْ رَمَضَانَ وَوِلْدَانُنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهٗ ثَمَانِيْنَ وَسَيَّرَهٗ

اِلَى الشَّامِ

❀❀ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھے کو لایا گیا' جس نے رمضان کے مہینے میں شراب پی لی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان میں یہ زیادتی' ہمارے بچوں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اَسّی کوڑے لگوائے اور اسے شام کی طرف بھجوا دیا۔

17044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا وَجَدَ شَارِبًا فِىْ رَمَضَانَ نَفَاهُ مَعَ الْحَدِّ

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو پاتے کہ اس نے رمضان میں شراب نوشی کی ہوتی تو حد جاری کرنے کے ہمراہ اسے جلاوطن کر دیتے تھے۔

17045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ شَرِبَ فِىْ رَمَضَانَ، فَاِنْ كَانَ ابْتَدَعَ دِيْنًا غَيْرَ الْاِسْلَامِ اسْتُتِيبَ، وَاِنْ كَانَ فَاسِقًا مِنَ الْفُسَّاقِ جُلِدَ وَنُكِّلَ وَطُوِّفَ وَسُمِعَ بِهِ، وَالَّذِىْ يَتْرُكُ الصَّلَاةَ مِثْلُ ذٰلِكَ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: جو شخص رمضان میں شراب پیتا ہے گویا کہ وہ اسلام کی بجائے کوئی اور دین اختیار کر لیتا ہے اس سے توبہ کروائی جائے گی اگر وہ کوئی فاسق ہو' تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے سزا دی جائے گی گھمایا پھرایا جائے گا اس کے بارے میں اعلان کیا جائے گا اور جو شخص نماز کو ترک کرتا ہو اس کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

17046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِىْ اَنَّهُ اِذَا شَرِبَ الرَّجُلُ مُسْكِرًا نُكِّلَ وَعُزِّرَ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے جب کوئی شخص نشہ آور چیز پی لے تو اسے سزا دی جائے گی اور پٹائی کی جائے گی۔

17047 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: شَرِبَ اَخِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ، وَشَرِبَ مَعَهُ اَبُوْ سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَهُمَا بِمِصْرَ فِىْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَسَكِرَا، فَلَمَّا اَصْبَحَا انْطَلَقَا اِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرَ فَقَالَا: طَهِّرْنَا فَاِنَّا قَدْ سَكِرْنَا مِنْ شَرَابٍ شَرِبْنَاهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَذَكَرَ لِىْ اَخِىْ اَنَّهُ سَكِرَ فَقُلْتُ: ادْخُلِ الدَّارَ اُطَهِّرْكَ، وَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّهُمَا اَتَيَا عَمْرًا فَاَخْبَرَنِىْ اَخِىْ اَنَّهُ قَدْ اَخْبَرَ الْاَمِيْرَ بِذٰلِكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَحْلِقُ الْقَوْمُ عَلٰى رُءُ وسِ النَّاسِ ادْخُلِ الدَّارَ اَحْلِقْكَ، وَكَانُوْا اِذْ ذَاكَ يَحْلِقُوْنَ مَعَ الْحُدُوْدِ فَدَخَلَ الدَّارَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَحَلَقْتُ اَخِىْ بِيَدِىْ، ثُمَّ جَلَدَهُمْ عَمْرٌو فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ فَكَتَبَ اِلٰى عَمْرٍو اَنِ ابْعَثْ اِلَىَّ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى قَتَبٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ جَلَدَهُ، وَعَاقَبَهُ لِمَكَانِهِ مِنْهُ، ثُمَّ اَرْسَلَهُ فَلَبِثَ شَهْرًا صَحِيْحًا، ثُمَّ اَصَابَهُ قَدَرُهُ فَمَاتَ فَيَحْسِبُ عَامَّةُ النَّاسِ اَنَّمَا مَاتَ مِنْ جَلْدِ عُمَرَ وَلَمْ يَمُتْ مِنْ جَلْدِ عُمَرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے بھائی عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہما نے شراب پی لی اس کے ساتھ ابوسروعہ عقبہ بن حارث نے بھی شراب پی یہ دونوں افراد اس وقت مصر میں موجود تھے اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی بات ہے ان دونوں کو نشہ ہو گیا اگلے دن صبح یہ دونوں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو اس وقت مصر کے گورنر تھے ان دونوں نے کہا: آپ ہمیں پاک کر دیں کیونکہ ہم شراب پینے کی وجہ سے نشے کا شکار ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے بھائی نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اسے نشہ ہوا ہے' تو میں نے کہا: تم گھر کے اندر جاؤ میں تمہیں پاک کر دیتا ہوں مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ دونوں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھی گئے تھے میرے بھائی نے مجھے بتایا: اس نے امیر کو اس بارے میں بتا دیا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کی موجودگی میں سر نہیں مونڈا جائے گا تم گھر جاؤ میں تمہارا سر مونڈ دیتا ہوں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پہلے یہ ہوتا تھا کہ حد جاری کرنے کے ہمراہ مجرم کا سر بھی مونڈ دیا جاتا تھا' وہ گھر میں داخل ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے بھائی کا سر مونڈ دیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو کوڑے لگوائے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ عبدالرحمٰن کو تم باندھ کر میرے پاس بھجواؤ انہوں نے ایسا ہی کیا جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوڑے کے ذریعے مارا اور انہیں سزا دی' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ان کے ساتھ نسبی تعلق تھا پھر انہیں بھجوا دیا پھر وہ ایک ماہ تک ٹھیک رہے پھر تقدیر کا فیصلہ آ گیا اور وہ انتقال کر گئے تو زیادہ لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ان کا انتقال اس وجہ سے ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جو کوڑے لگائے تھے وہ اس کی وجہ بنے حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کوڑے مارنے کی وجہ سے ان کا انتقال نہیں ہوا۔

17048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، وَعِكْرِمَةَ، قَالَا: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَعَلَ اللّٰهُ حَلْقَ الرَّاْسِ سُنَّةً، وَنُسُكًا فَجَعَلْتُمُوهُ نَكَالًا، وَزِدْتُمُوهُ فِى الْعُقُوبَةِ

❀❀ ابوقلابہ اور عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سر مونڈنے کو سنت اور حج کا رکن قرار دیا ہے' اور تم لوگوں نے اسے سزا بنا دیا ہے' اور تم اس کے ذریعے سزا میں اضافہ کر دیتے ہو۔

بَابُ اَسْمَاءِ الْخَمْرِ

باب: شراب کے مختلف نام

17049 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِىُّ، عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِىِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِىَ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ التَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْخَمْرِ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ،

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا اس وقت یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی کھجور، کشمش، گندم، جو اور شہد خمر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے۔

17050 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ،عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: الْاَشْرِبَةُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَمَا خَمَّرْتَهُ فَعَتَّقْتَهُ فَهُوَ خَمْرٌ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مشروبات (یا شراب) پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے گندم، جو، کشمش، کھجور اور شہد اور جس چیز کو تم شراب کے طور پر تیار کرو اور اس پر وقت گزر جائے (یعنی وہ پرانی ہو جائے) تو وہ بھی خمر شمار ہوگی۔

17052 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِىْ آخِرِ اُمَّتِىْ نَاسٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّوْنَهَا اِيَّاهُ

❀❀ ابراہیم بن ابوبکر نے اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' جن کا نام عبداللہ بن محیریز جمحی ہے' ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میری امت کے آخری دور میں کچھ لوگ ہوں گے جو شراب کو ایک اور نام دے کر حلال قرار دیں گے جو (نام) انہوں نے خود اس کا رکھا ہوگا''۔

17053 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ كَثِيْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ "

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے کھجور اور انگور''۔

17054 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِىْ يَحْيَى، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ وَالسَّكَرُ مِنَ التَّمْرِ، وَالْمِزْرُ مِنَ الذُّرَةِ، وَالْغُبَيْرَاءُ مِنَ الْحِنْطَةِ، وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ، كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَالْمَكْرُ، وَالْخَدِيعَةُ فِى النَّارِ، وَالْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خمر انگور سے بنتی ہے سکر کھجور سے بنتی ہے مزر (گیہوں) سے بنتی ہے غبیراء گندم' سے بنتی ہے بتع شہد سے بنتی ہے ہر نشہ آور چیز حرام ہے دھوکہ اور فریب جہنم میں ہوں گے اور سودا باہمی رضامندی سے ہوگا''۔

17055 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَشْرَبَنَّ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِىْ الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّوْنَهَا اِيَّاهُ

❀❀ ابن محیریز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کا ایک گروہ شراب کو دوسرا نام لے کر ضرور (اس کو) پیئے گا وہ نام انہوں نے خود اس کا رکھا ہوگا''۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الشَّرَابِ

باب: شراب کے بارے میں کیا کہا گیا ہے

17056 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُهَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں شراب پیتا ہو اور پھر اسی حالت میں مرجائے کہ وہ شراب نوشی کرتا رہا ہو اور اس نے شراب نوشی سے توبہ نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ شراب کو آخرت میں اس کے لئے حرام قرار دیدے گا''۔

(یا اس کو آخرت میں شراب سے محروم رکھے گا)۔

17057 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

17058 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهُ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، قَالَهَا ثَلَاثًا، فَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيلَ: وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: صَدِيدُ اَهْلِ النَّارِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

17056-صحيح مسلم - كتاب الأشربة' باب عقوبة من شرب الخمر إذا لم يتب منها بمنعه إياها - حديث: 3829 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب تحريم الخمر ' بيان عقاب من يشرب السكر - حديث: 6423موطأ مالك - كتاب الأشربة' باب تحريم الخمر - حديث: 1545سنن الدارمي - ومن كتاب الأشربة' باب في التشديد على شارب الخمر - حديث: 2063سنن ابن ماجه - كتاب الأشربة' باب من شرب الخمر في الدنيا - حديث: 3371السنن للنسائي - كتاب الأشربة' توبة شارب الخمر - حديث: 5600مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأشربة' في الخمر وما جاء فيها - حديث: 23551السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأشربة' ذكر الأوعية التي خص النبي صلى الله عليه وسلم بالنهي عن - توبة شارب الخمر' حديث: 5036السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة' كتاب الأشربة والحد فيها - باب ما جاء في تحريم الخمر' حديث: 16125السنن الصغير للبيهقي - كتاب الأشربة' باب الأشربة - حديث: 2660مسند الشافعي - ومن كتاب الأشربة' حديث: 1259مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وما روى نافع عن ابن عمر' حديث: 1955مسند ابن الجعد - شعبة ' حديث: 976مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث: 771

''جو شخص شراب پیئے گا اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اگر وہ توبہ کرلیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا یہ بات آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) اگر وہ پھر ایسا کرے گا (یعنی چوتھی مرتبہ شراب پیئے گا) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے نہر خبال میں سے پلائے عرض کی گئی: نہر خبال سے مراد کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (کی نہر)۔

17059 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَاِنْ مَاتَ فِي الْاَرْبَعِينَ دَخَلَ النَّارَ، وَلَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص شراب پیئے گا اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا اگر وہ ان چالیس دنوں کے دوران انتقال کرگیا تو جہنم میں جائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

17060 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ، اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ يَتَعَبَّدُ، وَيَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَعَلِقَتْهُ امْرَاَةٌ غَاوِيَةٌ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنِّي اُرِيدُ اَنْ اُشْهِدَكَ بِشَهَادَةٍ، فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَجَعَلَ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُونَهُ حَتّٰى اَفْضٰى اِلٰى امْرَاَةٍ وَضِيئَةٍ، وَعِنْدَهَا بَاطِيَةٌ فِيهَا خَمْرٌ فَقَالَتْ: اِنِّي وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ لِشَهَادَةٍ وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ اَوْ لِتَشْرَبَ مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَاْسًا اَوْ لِتَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ، وَاِلَّا صِحْتُ بِكَ، وَفَضَحْتُكَ فَلَمَّا اَنْ رَاٰى اَنْ لَيْسَ بُدٌّ مِنْ بَعْضِ مَا قَالَتْ قَالَ: اسْقِينِي مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَاْسًا فَسَقَتْهُ فَقَالَ: زِيدِينِي كَاْسًا فَشَرِبَ فَسَكِرَ، فَقَتَلَ الْغُلَامَ وَوَقَعَ عَلَى الْمَرْاَةِ، فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَوَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْاِيمَانُ، وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ فِي قَلْبِ رَجُلٍ اِلَّا اَوْشَكَ اَحَدُهُمَا اَنْ يُخْرِجَ صَاحِبَهُ،

❀❀ ابوبکر بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا:

''تم لوگ شراب سے اجتناب کرو کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص عبادت گزار تھا' وہ خواتین سے لاتعلق رہتا تھا ایک مرتبہ ایک گمراہ عورت اس کے پیچھے پڑ گئی اس نے اس عبادت گزار کو پیغام بھجوایا کہ میں تمہاری گواہی ایک معاملے میں حاصل کرنا چاہتی ہوں وہ اس عورت کی کنیز کے ساتھ گیا جب بھی وہ ایک دروازے میں داخل ہوتا تو پیچھے والے دروازے کو بند کردیا جاتا یہاں تک کہ وہ اس خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گیا جس کے پاس شراب کا ایک برتن موجود تھا اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے کسی گواہی کی وجہ سے تمہیں نہیں بلایا میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ یا تو تم میرے ساتھ زنا کرلو یا تم اس شراب کا ایک گلاس پی لو یا تم اس لڑکے کو قتل کردو' ورنہ میں چیخ و پکار کرکے تمہیں رسوائی کا شکار کردوں گی جب اس عبادت گزار نے دیکھا کہ اس عورت کی کوئی ایک بات

مانے بغیر چارہ نہیں ہے تو اس نے کہا: تم مجھے شراب کا ایک گلاس پلا دو اس عورت نے اسے وہ پلا دیا عبادت گزار نے کہا: تم مجھے ایک اور دو اس نے شراب پی اسے نشہ ہو گیا نشے کے دوران اس نے لڑکے کو بھی قتل کر دیا اور عورت کے ساتھ زنا بھی کر لیا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تم لوگ شراب سے اجتناب کرو۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں ایمان اور باقاعدگی سے شراب پینا اکٹھے نہیں ہو سکتے ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو ضرور باہر نکال دے گا''۔

17061 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَلْقَى اللّٰهَ شَارِبُ الْخَمْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَلْقَاهُ، وَهُوَ سَكْرَانُ فَيَقُولُ: وَيْلَكَ مَا شَرِبْتَ؟ فَيَقُولُ: الْخَمْرَ قَالَ: اَوَ لَمْ اُحَرِّمْهَا عَلَيْكَ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيُؤْمَرُ بِهِ اِلَى النَّارِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شراب پینے والا شخص قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو وہ نشے کا شکار ہو گا پروردگار فرمائے گا تمہارا ستیاناس ہو تم نے کیا پیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: شراب پی ہے پروردگار فرمائے گا کیا میں نے اسے تم پر حرام قرار نہیں دیا تھا' وہ عرض کرے گا: جی ہاں! تو اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا''۔

17062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ امْرَاَةٍ سَاَلَتْ عَائِشَةَ فِي نِسْوَةٍ عَنِ النَّبِيذِ، فَقَالَتْ: قَدْ اَكْثَرْتُنَّ عَلَيَّ، اِذَا ظَنَّتْ اِحْدَاكُنَّ اَنَّهُ اِذَا نَقَعَتْ كِسْرَتَهَا فِي الْمَاءِ اَنَّ ذٰلِكَ يُسْكِرُهَا فَلْتَجْتَنِبْهُ

❀❀ جعفر بن برقان نے یہ بات نقل کی ہے کچھ خواتین کی موجودگی میں ایک خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم خواتین نے مجھ سے بکثرت سوالات کیے ہیں جب کسی عورت کو یہ گمان ہو کہ اگر وہ نبیذ میں پانی ملا دے تو پھر بھی وہ اس کو نشہ کر دے گی تو عورت کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

17063 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: اِنَّهُ فِي الْكِتَابِ مَكْتُوبٌ اَنَّ خَطِيئَةَ الْخَمْرِ تَعْلُو الْخَطَايَا كَمَا تَعْلُو شَجَرَتُهَا الشَّجَرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک کتاب میں یہ تحریر ہے: شراب کا گناہ دیگر گناہوں پر اسی طرح فوقیت رکھتا ہے' جس طرح اس کا درخت دوسرے درختوں سے بلند ہوتا ہے۔

17064 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ قَالَ: شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ، وَشَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ اللَّاتِ وَالْعُزَّى

❀❀ مسروق بن اجدع فرماتے ہیں: شراب کو پینے والا بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہے شراب کو پینے والا لات اور عزیٰ کی عبادت کرنے والے کی مانند ہے۔

17065 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ

جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا لَّمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً مَا كَانَ فِيْ مَثَانَتِهِ مِنْهُ قَطْرَةٌ، فَاِنْ مَاتَ مِنْهَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ، وَهِيَ صَدِيْدُ اَهْلِ النَّارِ وَقَيْحِهِمْ

❀❀ خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن جبیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص نشہ آور چیز پیئے گا اس کا ایک قطرہ بھی جب تک اس کے مثانے میں موجود رہے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ اسی حالت میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اسے طینہ خبال میں سے پلائے جو اہل جہنم کی پیپ اور گندگی کا نچوڑ ہے۔

17066 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا مِنَ الشَّرَابِ فَهُوَ رِجْسٌ وَرِجْسٌ صَلَاتَهُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةٍ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاِنْ عَادَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص نشہ آور مشروب پیتا ہے تو یہ ناپاکی ہے اور ایسے شخص کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اگر وہ اس دوران توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اگر وہ پھر شراب پیئے (اس کے بعد تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ انہوں نے یہ کہا) کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہو گی کہ اسے طینہ خبال میں سے پلائے۔

17067 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لُعِنَتِ الْخَمْرَ، وَشَارِبُهَا، وَسَاقِيهَا، وَعَاصِرُهَا، وَمُعْتَصِرُهَا، وَبَائِعُهَا، وَمُبْتَاعُهَا، وَآكِلُ ثَمَنِهَا، وَحَامِلُهَا وَالْمَحْمُوْلَةُ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شراب پر اسے پینے والے پر اسے پلانے والے پر اسے نچوڑنے والے پر اسے نچڑوانے والے پر اسے فروخت کرنے والے پر اسے خریدنے والے پر اس کی قیمت کو کھانے والے پر اسے لاد کر لے جانے والے پر اور جس کی طرف لاد کر لے جائی جا رہی ہو (ان سب پر) لعنت کی گئی ہے۔

17068 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، رَفَعَ الْحَدِيْثَ قَالَ: اِنَّ الْخَبَائِثَ جُعِلَتْ فِيْ بَيْتٍ فَاُغْلِقَ عَلَيْهَا وَجُعِلَ مُفْتَاحُهَا الْخَمْرَ، فَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَقَعَ بِالْخَبَائِثِ

❀❀ معمر نے ابان کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"تمام برائیوں کو ایک گھر میں رکھا گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا اور پھر ان کی کنجی شراب کو بنا دیا گیا جو شخص شراب پیتا ہے وہ دیگر تمام برائیوں میں بھی مبتلاء ہو جاتا ہے"۔

17069 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اِنَّ الْخَمْرَ مُفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ

❀❀ عبید بن عمیر فرماتے ہیں: شراب ہر برائی کی کنجی ہے۔

17070 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ مُدْمِنَ خَمْرٍ لَقِيَ اللّٰهَ، وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، وَهُوَ كَعَابِدِ وَثَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے مرجائے جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا اور وہ شخص بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہوتا ہے۔

17071 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ صَبَاحًا كَانَ كَالْمُشْرِكِ بِاللّٰهِ حَتّٰى يُمْسِي، وَكَذٰلِكَ إِنْ شَرِبَهَا لَيْلًا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَمَنْ شَرِبَهَا حَتّٰى يَسْكَرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا، وَمَنْ مَاتَ وَفِيْ عُرُوقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةٍ

❀❀ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت شراب پی لے وہ شام تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینے والے کی مانند رہتا ہے اسی طرح اگر وہ رات کے وقت اگر اسے پی لے تو صبح تک ایسے رہتا ہے جو شخص شراب پیئے یہاں تک کہ اسے نشہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا اور جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ شراب میں سے کچھ بھی اس کی رگوں میں موجود ہو تو وہ شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے''۔

17072 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَلَفَ اللّٰهُ بِعِزَّتِهِ وَقُدْرَتِهِ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ شَرْبَةً مِنْ خَمْرٍ، اِلَّا سَقَيْتُهُ بِمَا انْتَهَكَ مِنْهَا مِنَ الْحَمِيمِ، مُعَذَّبٌ لَهُ، اَوْ مَغْفُورٌ لَهُ، وَلَا يَتْرُكُهَا وَهُوَ عَلَيْهَا قَادِرٌ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ اِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْهَا، فَاَرْوَيْتُهُ فِيْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت اور قدرت کی قسم اٹھا کر یہ بات فرمائی ہے کہ جو بھی مسلمان بندہ شراب پیئے گا میں اسے (جہنم میں) کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا' خواہ اسے عذاب دیا جائے خواہ اس کی مغفرت ہو جائے اور جو شخص میری رضا کے حصول کے لئے شراب پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے ترک کردے گا میں اسے (آخرت کا مشروب) پلاؤں گا اور حظیرۃ القدس میں اسے سیراب کروں گا''۔

17073 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ الْاَحْمَرِيِّ قَالَ: " خَطَبَنَا حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَفَقَّدُوا اَرِقَّاءَكُمْ وَاعْلَمُوا مِنْ اَيْنَ يَاْتُونَكُمْ بِضَرَائِبِهِمْ؟ فَاِنَّ لَحْمًا نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اَبَدًا، وَاعْلَمُوا اِنَّ بَائِعَ الْخَمْرِ، وَمُبْتَاعَهُ، وَسَاقِيَهُ، وَمُسْقِيَهُ كَشَارِبِهِ، وَاعْلَمُوا اِنَّ بَائِعَ الْخِنْزِيرِ، وَمُبْتَاعَهُ، وَمُقْتَنِيَهُ كَآكِلِهِ "

❀❀ ابوداؤد احمری بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے غلاموں کی دیکھ بھال کرو اور اس بات کا دھیان رکھو کہ وہ ادائیگیاں کہاں سے لے کر تمہارے پاس آتے ہیں؟ کیونکہ جس گوشت کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوگی وہ کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور تم لوگ یہ بات جان لو کہ شراب کو فروخت کرنے والا اسے خریدنے والا اسے پلانے والا اسے پینے والے کی مانند ہے اور تم لوگ یہ بات جان لو! خنزیر کو فروخت کرنے والا اسے خریدنے والا اسے (کھانے والے کی مانند ہے)۔

17074 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَارِبُ الْخَمْرِ مُسْوَدًّا وَجْهُهُ مُزْرَقَّةً عَيْنَاهُ مَائِلٌ شِقُّهُ اَوْ قَالَ: شِدْقُهُ مُدْلِيًا لِسَانُهُ يَسِيلُ لُعَابُهُ عَلٰى صَدْرِهِ يَقْذُرُهُ كُلُّ مَنْ يَرَاهُ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن شراب پینے والا شخص آئے گا اس کا چہرہ سیاہ ہوگا آنکھیں نیلی ہوں گی اور ایک پہلو لٹکا ہوا ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی باچھیں کھلی ہوئی ہوں گی اور اس کی زبان سے لعاب بہہ کر اس کے سینے پر آ رہا ہوگا ہر وہ شخص جو اسے دیکھے گا اس سے کراہت محسوس کرے گا۔

بَابُ مَنْ حُدَّ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کس پر حد جاری کی گئی

17075 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَيُّوبَ بْنَ اَبِي تَمِيمَةَ يَقُولُ: لَمْ يُحَدَّ فِي الْخَمْرِ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ اِلَّا قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ

❀❀ ایوب بن ابوتمیمہ فرماتے ہیں: غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں میں سے کسی پر بھی شراب نوشی کی وجہ سے حد جاری نہیں ہوئی صرف حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ پر حد جاری ہوئی تھی۔

17076 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ اَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ خَالُ حَفْصَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَدِمَ الْجَارُودُ سَيِّدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى عُمَرَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّ قُدَامَةَ شَرِبَ فَسَكِرَ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَرْفَعَهُ اِلَيْكَ فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ: اَبُو هُرَيْرَةَ: فَدَعَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: بِمَ اَشْهَدُ؟ قَالَ: لَمْ اَرَهُ يَشْرَبُ وَلٰكِنِّي رَاَيْتُهُ سَكْرَانَ فَقَالَ عُمَرُ: "لَقَدْ تَنَطَّعْتَ فِي الشَّهَادَةِ قَالَ: ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى قُدَامَةَ اَنْ يَقْدَمَ اِلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ الْجَارُودُ لِعُمَرَ: اَقِمْ عَلٰى هٰذَا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عُمَرُ: اَخَصْمٌ اَنْتَ اَمْ شَهِيدٌ قَالَ: بَلْ شَهِيدٌ قَالَ: فَقَدْ اَدَّيْتَ شَهَادَتَكَ قَالَ: فَقَدْ صَمَتَ الْجَارُودُ حَتّٰى غَدَا عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ: اَقِمْ عَلٰى هٰذَا حَدَّ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ: مَا اَرَاكَ اِلَّا خَصْمًا، وَمَا شَهِدَ مَعَكَ اِلَّا رَجُلٌ

فَقَالَ الْجَارُودُ: إِنِّي أَنْشُدُكَ اللّٰهَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَتُمْسِكَنَّ لِسَانَكَ أَوْ لَأَسُوءَنَّكَ فَقَالَ الْجَارُودُ: أَمَا وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ بِالْحَقِّ أَنْ شَرِبَ ابْنُ عَمِّكَ وَتَسُوءُنِي، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ كُنْتَ تَشُكُّ فِي شَهَادَتِنَا فَأَرْسِلْ إِلَى ابْنَةِ الْوَلِيدِ فَسَلْهَا، وَهِيَ امْرَأَةُ قُدَامَةَ فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى هِنْدَ ابْنَةِ الْوَلِيدِ يَنْشُدُهَا فَأَقَامَتِ الشَّهَادَةَ عَلَى زَوْجِهَا فَقَالَ عُمَرُ لِقُدَامَةَ: إِنِّي حَادُّكَ فَقَالَ: لَوْ شَرِبْتُ كَمَا يَقُولُونَ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَجْلِدُونِي، فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ؟ قَالَ قُدَامَةُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا) (المائدة: 93) الْآيَةَ فَقَالَ عُمَرُ: أَخْطَأْتَ التَّأْوِيلَ إِنَّكَ إِذَا اتَّقَيْتَ اجْتَنَبْتَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: مَاذَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ قُدَامَةَ قَالُوا: لَا نَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ مَا كَانَ مَرِيضًا، فَسَكَتَ عَنْ ذٰلِكَ أَيَّامًا وَأَصْبَحَ يَوْمًا وَقَدْ عَزَمَ عَلَى جَلْدِهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: مَاذَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ قُدَامَةَ قَالُوا: لَا نَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ مَا كَانَ ضَعِيفًا فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ يَلْقَى اللّٰهَ تَحْتَ السِّيَاطِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَلْقَاهُ، وَهُوَ فِي عُنُقِي ائْتُونِي بِسَوْطٍ تَامٍّ فَأَمَرَ بِقُدَامَةَ فَجُلِدَ فَغَاضَبَ عُمَرُ قُدَامَةَ وَهَجَرَهُ فَحَجَّ وَقُدَامَةُ مَعَهُ مُغَاضِبًا لَهُ، فَلَمَّا قَفَلَا مِنْ حَجِّهِمَا، وَنَزَلَ عُمَرُ بِالسُّقْيَا نَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ قَالَ: عَجِّلُوا عَلَيَّ بِقُدَامَةَ فَأْتُونِي بِهِ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى آتٍ أَتَانِي فَقَالَ: سَالِمْ قُدَامَةَ فَإِنَّهُ أَخُوكَ فَعَجِّلُوا إِلَيَّ بِهِ فَلَمَّا أَتَوْهُ أَبَى أَنْ يَأْتِيَ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ إِنْ أَبَى إِنْ يَجُرُّوهُ إِلَيْهِ فَكَلَّمَهُ عُمَرُ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ أَوَّلَ صُلْحِهِمَا

❀❀ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ جن کے والد کو غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا امیر مقرر کیا یہ صاحب سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے عبدالقیس قبیلے کا سردار جارود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بحرین سے آیا اور بولا امیر المومنین حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے شراب پی اور انہیں نشہ ہو گیا میں نے اللہ تعالیٰ کی ایک حد کی خلاف ورزی ہوتے ہوئے دیکھا تو مجھ پر لازم تھا کہ میں یہ معاملہ آپ کے سامنے پیش کروں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون گواہی دے گا اس نے جواب دیا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا تو انہوں نے کہا: میں کس بات کی گواہی دوں انہوں نے کہا: میں نے انہیں شراب پیتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ میں نے نشے کی حالت میں انہیں دیکھا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری شہادت ادھوری ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو جارود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان صاحب پر اللہ کی کتاب کے مطابق حد جاری کیجئے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم مقابل فریق ہو یا گواہ ہو؟ اس نے جواب دیا: میں گواہ ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے تم نے اپنی گواہی ادا کر دی ہے اس وقت جارود خاموش رہا اگلے دن وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا آپ نے ان صاحب پر اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد جاری کرنی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ تم ایک مقابل فریق ہو تمہارے ساتھ صرف ایک آدمی نے گواہی دی ہے تو جارود نے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں (کہ آپ نے انہیں سزا ضرور دینی ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو تم اپنی زبان

پر قابو رکھو گے یا پھر میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا جاورت نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو حق بات نہیں ہے کہ شراب آپ کے چچازاد نے پی ہو اور برا سلوک آپ میرے ساتھ کریں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ کو ہماری گواہی کے بارے میں شک ہے تو آپ ولید کی صاحبزادی کو پیغام بھیج کر ان سے دریافت کر لیں راوی کہتے ہیں: وہ خاتون حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ولید بنت ہند کو پیغام بھیجا اور اسے اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کیا: (کہ یہ معاملہ کیا ہے؟) تو اس خاتون نے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تم پر حد جاری کروں گا حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جس طرح لوگوں کا کہنا ہے اس کے مطابق اگر میں نے شراب پی بھی ہو تو بھی آپ لوگ مجھے کوڑوں کی سزا نہیں دے سکتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیوں؟ حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ جو کچھ کھاتے ہیں (اس کے حوالے سے) ان پر کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ وہ پرہیز گار رہوں اور ایمان رکھتے ہوں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس آیت کا غلط مفہوم بیان کیا ہے اگر تم نے پرہیز گاری اختیار کی ہوتی تو تم نے اس چیز سے اجتناب کرنا تھا جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام قرار دیا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: قدامہ کو کوڑے لگانے کے بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے لوگوں نے کہا: یہ جب تک بیمار ہیں آپ اس وقت تک انہیں کوڑے نہ لگائیں ہم یہی سمجھتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ دن خاموش رہے ایک دن انہوں نے حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ کو کوڑے لگانے کا پختہ ارادہ کیا اور اپنے ساتھیوں سے فرمایا قدامہ کو کوڑے لگانے کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے انہوں نے کہا: جب تک وہ کمزور ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ آپ انہیں کوڑے لگائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کوڑوں کے نیچے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ وہ میری گردن پر سوار ہو تم لوگ مکمل کوڑا لے کر میرے پاس آؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت قدامہ کو کوڑے لگائے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور ان سے لاتعلقی اختیار کر لی پھر وہ حج کے لئے گئے حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے لیکن ان دونوں کی ناراضگی رہی جب یہ حضرات حج سے واپس آرہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سقیا کے مقام پر پڑاؤ کیا وہاں وہ سو گئے جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے فرمایا: قدامہ کو بلاؤ اسے جلدی میرے پاس لے کے آؤ اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب میرا انتقال ہونے والا ہے اللہ کی قسم! میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا آپ قدامہ کے ساتھ صلح کر لیں کیونکہ وہ آپ کے بھائی ہیں (پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تم اسے جلدی میرے پاس لے کے آؤ جب لوگ حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اگر وہ نہ مانے تو اسے گھسیٹ کے لے آؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ بات چیت کی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی تو یوں ان دونوں حضرات کی صلح ہوئی۔

17077 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَانَ اَبُوْ مِحْجَنٍ لَا يَزَالُ يُجْلَدُ فِي الْخَمْرِ، فَلَمَّا اَكْثَرَ عَلَيْهِمْ سَجَنُوْهُ وَاَوْثَقُوْهُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ رَآهُمْ يَقْتَتِلُوْنَ، فَكَاَنَّهُ رَاَى

الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ اَصَابُوا فِي الْمُسْلِمِينَ فَاَرْسَلَ اِلٰى اُمِّ وَلَدِ سَعْدٍ اَوْ اِلٰى امْرَاَةِ سَعْدٍ يَقُوْلُ لَهَا: اِنَّ اَبَا مِحْجَنٍ يَقُوْلُ لَكِ: اِنْ خَلَّيْتِ سَبِيْلَهٗ وَحَمَلْتِيهِ عَلٰى هٰذَا الْفَرَسِ، وَدَفَعْتِ اِلَيْهِ سِلَاحًا لَيَكُوْنَنَّ اَوَّلَ مَنْ يَرْجِعُ اِلَّا اَنْ يُقْتَلَ، وَقَالَ اَبُوْ مِحْجَنٍ يَتَمَثَّلُ:

كَفٰى حُزْنًا اِنْ تَلْتَقِيَ الْخَيْلُ بِالْقَنَا وَاُتْرَكَ مَشْدُوْدًا عَلَيَّ وَثَاقِيَا

اِذَا شِئْتُ عَنَّانِي الْحَدِيْدُ وَغُلِّقَتْ مَصَارِيعُ مَنْ دُوْنِيْ تُصَمُّ الْمُنَادِيَا،

فَذَهَبَتِ الْاُخْرٰى فَقَالَتْ: ذٰلِكَ لِامْرَاَةِ سَعْدٍ، فَحَلَّتْ عَنْهُ قُيُوْدَهٗ، وَحُمِلَ عَلٰى فَرَسٍ كَانَ فِي الدَّارِ وَاُعْطِيَ سِلَاحًا، ثُمَّ جَعَلَ يَرْكُضُ حَتّٰى لَحِقَ بِالْقَوْمِ، فَجَعَلَ لَا يَزَالُ يَحْمِلُ عَلٰى رَجُلٍ فَيَقْتُلُهٗ، وَيَدُقُّ صُلْبَهٗ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ سَعْدٌ، فَتَعَجَّبَ، وَقَالَ: مَنْ هٰذَا الْفَارِسُ؟ قَالَ: " فَلَمْ يَلْبَثُوا اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ فَرَجَعَ اَبُوْ مِحْجَنٍ وَرَدَّ السِّلَاحَ، وَجَعَلَ رِجْلَيْهِ فِي الْقُيُوْدِ كَمَا كَانَ، فَجَاءَ سَعْدٌ، فَقَالَتْ لَهٗ امْرَاَتُهٗ - اَوْ اُمُّ وَلَدِهٖ: كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ؟ فَجَعَلَ يُخْبِرُهَا وَيَقُوْلُ: لَقِيْنَا وَلَقِيْنَا حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا عَلٰى فَرَسٍ اَبْلَقَ، لَوْلَا اَنِّيْ تَرَكْتُ اَبَا مِحْجَنٍ فِي الْقُيُوْدِ لَظَنَنْتُ اَنَّهَا بَعْضُ شَمَائِلِ اَبِيْ مِحْجَنٍ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَاَبُوْ مِحْجَنٍ، كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ كَذَا وَكَذَا، فَقَصَّتْ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ قَالَ: " فَدَعَا بِهٖ وَحَلَّ عَنْهُ قُيُوْدَهٗ، وَقَالَ: " لَا نَجْلِدُكَ فِي الْخَمْرِ اَبَدًا، قَالَ اَبُوْ مِحْجَنٍ: وَاَنَا وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ فِيْ رَاْسِي اَبَدًا، اِنَّمَا كُنْتُ آنَفُ اَنْ اَدَعَهَا مِنْ اَجْلِ جَلْدِكَ قَالَ: فَلَمْ يَشْرَبْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ابومحجن کوشراب نوشی کی وجہ سے اکثر کوڑے لگتے رہے جب ان کا یہ عمل زیادہ ہوگیا تو لوگوں نے انہیں قید کردیا اور باندھ دیا جب جنگ قادسیہ ہوئی تو ابومحجن کا یہ اندازہ تھا کہ مشرکین مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں گے انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ام ولد کو یا شاید حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو پیغام بھیج کر ان سے کہا: کہ ابومحجن آپ سے یہ درخواست کررہا ہے کہ آپ اسے چھوڑ دیں اور اسے یہ گھوڑا دے دیں اور اسے ہتھیار دے دیں تو وہ جنگ میں حصہ لے کر سب سے پہلے واپس آئے گا پھر ابومحجن نے یہ اشعار پڑھے:

''غمگین ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ کل میدان میں گھڑسوار ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئیں گے اور مجھے میری بیڑیوں میں یہاں باندھ کے رکھا ہوا ہے' جب میں ہتھیار استعمال کرنا چاہوں گا تو میرے لئے میدان کا راستہ بند ہوگا اور منادی کو خاموش کیا جاچکا ہوگا''۔

کسی نے یہ پیغام حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو دیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان کی بیڑیاں کھول دیں انہیں گھر میں موجود ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا انہیں ہتھیار دیا وہ گھوڑے کو ایڑ لگا کر لوگوں کے ساتھ ملے اور مسلسل دشمنوں کو مارتے رہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دور سے انہیں دیکھا تو حیران ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کہ یہ گھڑسوار کون ہے راوی بیان کرتے ہیں: کچھ دیر گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے دشمن کو پسپا کردیا ابومحجن واپس آگئے انہوں نے ہتھیار لوٹا دیے اور اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈال لیں

جیسے پہلے موجود تھیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ گھر آئے تو ان کی اہلیہ یا شاید ان کی ام ولد نے دریافت کیا: جنگ کیسی رہی؟ انہوں نے جنگ کے بارے میں انہیں بتانا شروع کیا اور یہ کہا کہ ہم بڑی مشکل صورت حال کا شکار ہو چکے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو ایک گھوڑے پر بھیجا اگر میں نے ابومحجن کو بندھا ہوا نہ چھوڑا ہوتا تو میں یہ گمان کرتا کہ اس میں ابومحجن کی خصوصیات پائی جاتی تھیں اس خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! وہ ابومحجن ہی تھا اس کا معاملہ یوں یوں ہوا اس خاتون نے پورا واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو سنایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان صاحب کو بلا کر ان کی بیڑیاں کھولیں اور فرمایا: اب ہم کبھی بھی شراب نوشی کی وجہ سے تمہیں کوڑے نہیں لگائیں گے تو ابومحجن نے کہا: اللہ کی قسم! اب وہ کبھی بھی میرے سر میں داخل نہیں ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس کے بعد ان صاحب نے کبھی شراب نہیں پی۔

17078 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بِالشَّامِ وَجَدَ اَبَا جَنْدَلَ بْنَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَضِرَارَ بْنَ الْخَطَّابِ الْمُحَارِبِيَّ، وَاَبَا الْاَزْوَرِ وَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَرِبُوا، فَقَالَ اَبُوْ جَنْدَلٍ: (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) (المائدة: 93) الْاٰيَةَ فَكَتَبَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اِلٰى عُمَرَ اِنَّ اَبَا جَنْدَلٍ خَصَمَنِيْ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَتَبَ عُمَرُ: اِنَّ الَّذِيْ زَيَّنَ لِاَبِيْ جَنْدَلٍ الْخَطِيئَةَ زَيَّنَ لَهُ الْخُصُوْمَةَ فَاحْدُدْهُمْ فَقَالَ: اَبُو الْاَزْوَرِ اَتَحُدُّوْنَا فَقَالَ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ: نَعَمْ قَالَ: فَدَعُوْنَا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا فَاِنْ قُتِلْنَا فَذَاكَ، وَاِنْ رَجَعْنَا اِلَيْكُمْ فَحُدُّوْنَا قَالَ: فَلَقِيَ اَبُوْ جَنْدَلٍ وَضِرَارٌ وَاَبُو الْاَزْوَرِ الْعَدُوَّ فَاسْتُشْهِدَ اَبُو الْاَزْوَرِ وَحُدَّ الْاٰخَرَانِ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ جَنْدَلٍ: هَلَكْتُ فَكَتَبَ بِذٰلِكَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ اِلٰى اَبِيْ جَنْدَلٍ وَتَرَكَ اَبَا عُبَيْدَةَ، "اِنَّ الَّذِيْ زَيَّنَ لَكَ الْخَطِيئَةَ حَظَرَ عَلَيْكَ التَّوْبَةَ (حم، تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ، غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ) (غافر: 2) " الْاٰيَةَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ شام میں موجود تھے انہوں نے ابوجندل بن سہیل بن عمرو اور ضرار بن خطاب محاربی اور ابواز ور' یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں' ان حضرات کو پایا کہ انہوں نے شراب پی ہے ابوجندل نے کہا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ان لوگوں پر اس بارے میں کوئی گناہ نہیں ہے جو انہوں نے کھایا ہو' جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے جبکہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں''۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ابوجندل نے میرے مقابلے میں اس آیت سے استدلال کیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ جس نے ابوجندل کے لئے اس گناہ کو آراستہ کیا ہے اسی نے اس کے لئے اس دلیل کو بھی آراستہ کر دیا ہے تم ان لوگوں پر حد جاری کرو ابواز ور نے کہا: کیا آپ ہم پر حد جاری کریں گے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! تو ابواز ور نے کہا: آپ ہمیں چھوڑ دیں کل ہم نے دشمن کا سامنا کرنا ہے' اگر ہم مارے گئے تو ٹھیک ہے' اگر ہم آپ کے پاس واپس آ گئے تو آپ ہم پر حد جاری کر دیجئے گا اگلے دن ابوجندل ضرار اور ابواز ور کا دشمن سے سامنا ہوا تو ابواز ور نے جام شہادت نوش

گریا اور باقی دوحضرات پر بعد میں حد جاری کی گئی ابوجندل نے کہا: میں ہلاکت کا شکار ہوگیا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا (انہوں نے خط میں لکھا:)

''بے شک جس نے تمہارے لئے گناہ کو آراستہ کیا ہے اس نے تمہارے لئے توبہ کو بھی روک دیا ہے''۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''حم یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے جو غالب علم والا ہے گناہ کی مغفرت کرنے والا ہے' توبہ قبول کرنے والا ہے زبردست سزا دینے والا ہے''۔

17079 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاقْتُلُوهُ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شراب پیئے تم اس کی پٹائی کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیئے تم اس کی پٹائی کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی مرتبہ ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیئے تم اسے قتل کردو۔

17080 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، حِينَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ سَاَلَهُ قَالَ: اِنَّ قَوْمِي يَصْنَعُونَ شَرَابًا مِنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُسْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْهَهُمْ عَنْهُ قَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا قَالَ: فَمَنْ لَمْ يَنْتَهِ فِي الثَّالِثَةِ فَاقْتُلْهُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف بھیجنے لگے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: میری قوم کے لوگ گیہوں سے شراب بناتے ہیں جسے مزر کہا جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا وہ نشہ کرتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں کو اس سے منع کردینا انہوں نے عرض کی: میں نے ان لوگوں کو منع کیا ہے لیکن وہ باز نہیں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تیسری مرتبہ بھی باز نہ آئے تم اسے قتل کردینا۔

17081 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: فَاِذَا شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ

قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ الْقَتْلُ قَدْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَجَلَدَهُ اَوْ اَكْثَرَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے

لگاؤ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا: اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی پئیں تو تم انہیں قتل کردو۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابن منکدر کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: قتل کرنے کی سزا کو ترک کردیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ کے پاس ابن نعیمان کو لایا گیا آپ ﷺ نے انہیں کوڑے لگوائے پھر انہیں لایا گیا آپ ﷺ نے پھر انہیں کوڑے لگوائے پھر انہیں لایا گیا آپ ﷺ نے پھر کوڑے لگوائے پھر انہیں چوتھی مرتبہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے انہیں کوڑے لگوائے یا شاید (یہ الفاظ ہیں:) انہیں سزا دی۔

17082 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: اُتِیَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ فَجَلَدَهُ قَالَ: مِرَارًا اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَقَالَ رَجُلٌ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، مَا اَكْثَرُ مَا يَشْرَبُ، وَمَا اَكْثَرُ مَا يُجْلَدُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنْهُ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

❀❀ معمر نے زید بن اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے ابن نعیمان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا آپ ﷺ نے انہیں کوڑے لگوائے پھر انہیں آپ ﷺ کے پاس لایا گیا پھر آپ ﷺ نے انہیں کوڑے لگوائے راوی کہتے ہیں: چار یا شاید پانچ مرتبہ ایسا ہوا تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ اس پر لعنت کر یہ کتنی زیادہ شراب پیتا ہے' اور اس کو کتنے کوڑے لگ چکے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

17083 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'اِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنْهُمُ الْقَتْلَ، فَاِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ذَكَرَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب وہ لوگ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پئیں تو تم انہیں قتل کردو پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان سے قتل کی سزا کو اٹھالیا ہے کہ اگر وہ شراب پیئے تو انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پیئے تو تم انہیں کوڑے لگاؤ یہ بات آپ ﷺ نے چار مرتبہ ذکر کی۔

17084 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ رَجُلًا فِي الْخَمْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَضَرَبَهُ اَيْضًا لَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ "

❀❀ حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شراب پینے کی وجہ سے ایک شخص کو تین مرتبہ کوڑے لگوائے پھر جب چوتھی مرتبہ اسے آپ ﷺ کے پاس لایا گیا' تو آپ ﷺ نے اس کی پٹائی کروائی اس سے زیادہ آپ ﷺ نے کوئی سزا نہیں دی۔

17085 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَحُدُّوهُ فَاِنْ شَرِبَ الثَّانِيَةَ، فَحُدُّوهُ فَاِنْ شَرِبَ الثَّالِثَةَ، فَحُدُّوهُ فَاِنْ شَرِبَ الرَّابِعَةَ،

فَاقْتُلُوهُ قَالَ: فَاُتِیَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ قَدْ شَرِبَ فَضُرِبَ بِالنِّعَالِ وَالْاَيْدِي، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَكَذٰلِكَ، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَكَذٰلِكَ، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ الرَّابِعَةَ، فَحَدَّهُ وَوَضَعَ الْقَتْلَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص شراب پیئے تم اس پر حد جاری کرواگر وہ دوسری مرتبہ شراب پیئے تو تم اس پر حد جاری کرواگر وہ تیسری مرتبہ شراب پیئے تو تم اس پر حد جاری کرواگر وہ چوتھی مرتبہ شراب پیئے تو تم اسے قتل کر دو راوی بیان کرتے ہیں: ابن نعیمان کو لایا گیا انہوں نے شراب پی تھی ان کی جوتوں اور ہاتھوں کے ذریعے پٹائی کی گئی پھر انہیں دوسری مرتبہ لایا گیا تو انہیں اسی طرح سزا دی گئی پھر تیسری مرتبہ لایا گیا تو اسی طرح سزا دی گئی پھر چوتھی مرتبہ لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان پر حد جاری کروائی اور قتل کی سزا کو ختم کر دیا''۔

17086 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ رَجُلًا فِي الْخَمْرِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ اَبَا مِحْجَنٍ الثَّقَفِيَّ فِي الْخَمْرِ ثَمَانَ مَرَّاتٍ، وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَقَالَ: بَلَغَنِي اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَلَدَ اَبَا مِحْجَنِ بْنَ حَبِيبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيَّ فِي الْخَمْرِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

❀❀ حضرت قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شراب نوشی کی وجہ سے چار مرتبہ پٹوایا تھا اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو محجن ثقفی کو شراب نوشی کی وجہ سے آٹھ مرتبہ پٹوایا تھا

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو محجن بن حبیب بن عمرو بن عمیر ثقفی کو شراب نوشی کی وجہ سے سات مرتبہ کوڑے لگوائے تھے۔

17087 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: فَاِنْ شَرِبَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاقْتُلُوهُ

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے لگاؤ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور پھر فرمایا اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی پی لے تو اسے قتل کر دو''۔

بَابُ لَا يُجْلَسُ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ

باب: ایسے دستر خوان پر نہیں بیٹھا جائے گا جس پر شراب پی جاتی ہو

17088 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: " كَتَبَ اِلَيْنَا

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يُجَاوِرَنَّكُمْ خِنْزِيرٌ، وَلَا يُرْفَعُ فِيكُمْ صَلِيبٌ، وَلَا تَأْكُلُوا عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَأَدِّبُوا الْخَيْلَ، وَامْشُوا بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ "

❀❀ حرام بن معاویہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا کہ خنزیر تمہارے ساتھ نہ رہیں تمہارے درمیان صلیب کو بلند نہ کیا جائے اور تم کسی ایسے دسترخوان پر کھانا نہ کھانا جس پر شراب پی جاتی ہو تم گھوڑوں کی تربیت کرنا اور نشانوں کے درمیان چلتے رہنا (یعنی نشانے بازی کی مشق کرتے رہنا)۔

17089 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، مَوْلَى اَسْلَمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِ الْجُمُعَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُهُ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

❀❀ عبداللہ بن محمد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے دسترخوان پر بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو اور اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ جمعہ میں شریک نہ ہو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوبکر بن عبداللہ سے اس سند کے ساتھ سنی ہے۔

17090 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ: صَنَعَ اَبُو مِجْلَزٍ طَعَامًا وَدَعَا عَلَيْهِ اَصْحَابَهُ، فَاسْتَسْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ جَعَلَ يُنَاوِلُهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ: فَقَالَ اَبُو مِجْلَزٍ: لَا تُدِرْهُ مِثْلَ الْكَاْسِ دَعْهُ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَشْرَبَ فَلْيَدْعُ بِهِ

❀❀ عمران بن حدیر بیان کرتے ہیں: ابومجلز نے کھانا تیار کیا اور اپنے ساتھیوں کو کھانے کی دعوت دی ان میں سے ایک شخص نے پینے کے لئے کچھ مانگا تو اس کے لئے شراب لائی گئی اس نے شراب پی پھر اس نے اپنے دائیں طرف موجود شخص کی طرف بڑھا دی تو ابومجلز نے کہا: تم اسے پینے کے برتن کی طرح گردش نہ دو اسے رکھ دو جو شخص پینا چاہیے گا وہ اسے منگوا لے گا۔

بَابُ امْتِشَاطِ الْمَرْاَةِ بِالْخَمْرِ

باب: عورت کا شراب بالوں میں لگانا

17091 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَتَمْتَشِطُ الْمَرْاَةُ بِالسُّكْرِ قَالَ: لَا، وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: لَا وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: لَا تَمْتَشِطُ الْمَرْاَةُ بِالْخَمْرِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت کوئی نشہ آور چیز بالوں میں لگا سکتی ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! عبدالکریم نے بھی یہی فرمایا ہے جی نہیں! عمرو بن دینار فرماتے ہیں: عورت شراب بالوں میں نہیں

لگاسکتی۔

17092 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى اِنْ تَمْتَشِطَ الْمَرْاَةُ بِالْمُسْكِرِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات سے منع کرتی تھیں کہ عورت نشہ آور چیز بالوں میں لگائے۔

17093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ عِكْرِمَةُ اَتَمْتَشِطُ الْمَرْاَةُ بِالْمُسْكِرِ قَالَ: لَا تَمْتَشِطُ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: عکرمہ سے دریافت کیا گیا: کہ عورت نشہ آور چیز بالوں میں لگاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت والی چیز بالوں میں نہیں لگائے گی۔

17094 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدِينِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّ النِّسَاءَ يَمْتَشِطْنَ بِالْخَمْرِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَلْقَى اللّٰهُ فِي رُءُوسِهِنَّ الْحَاصَّةَ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا گیا خواتین بالوں میں شراب لگاتی ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے سروں میں حاصہ (نامی بیماری) ڈال دے گا۔ (جس کی وجہ سے بال جھڑ جاتے ہیں)

17095 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: ذُكِرَ نِسَاءٌ يَمْتَشِطْنَ بِالْخَمْرِ فَقَالَ: لَا طَيَّبَهُنَّ اللّٰهُ

❀❀ ابراہیم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ان کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ خواتین بالوں میں شراب لگاتی ہیں تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں پاکیزہ نہیں کرے گا۔

17096 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ، وَجَدَ فِي بَيْتِهِ رِيحَ السَّوْسَنِ فَقَالَ: اَخْرِجُوهُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں سوسن کی بو محسوس کی تو فرمایا اسے نکال دو یہ گندگی ہے اور شیطان کے عمل کا حصہ ہے۔

بَابُ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ

باب: شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرنا

17097 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ "،

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء اس چیز میں نہیں رکھی ہے جسے اس نے تمہارے لئے

حرام قرار دیا ہے۔

17098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ نَحْوَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَالسَّكَرُ يَكُوْنُ مِنَ التَّمْرَةِ يُخْلَطُ مَعَهُ شَیْءٌ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے معمر بیان کرتے ہیں: سکر کھجور سے بنتی ہے، جس کے ہمراہ کوئی اور چیز ملائی جاتی ہے۔

17099 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنْهَى عَنِ الدَّوَاءِ بِالْخَمْرِ "

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرنے سے منع کرتی تھیں۔

17100 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اِنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَقَالَ: اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا دَاءٌ لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ،

❀❀ علقمہ بن وائل حضرمی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک صاحب جن کا سوید بن طارق تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا ان صاحب نے عرض کی: میں اسے دوا کے لئے استعمال کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری ہے یہ دوا نہیں ہے۔

17101 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ، بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17102 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا تَسْقُوْا اَوْلَادَكُمُ الْخَمْرَ، فَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ اَتَسْقُوْنَهُمْ مِمَّا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ، اِنَّمَا اِثْمُهُمْ عَلَى مَنْ سَقَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

17100-صحيح مسلم - كتاب الأشربة، باب تحريم التداوي بالخمر - حديث: 3764مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب تحريم الخمر ' بيان النهي عن اتخاذ الخمر - حديث: 6431صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة، باب النجاسة وتطهيرها - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن العرنيين إنما أبيح لهم، حديث: 1405سنن الدارمي - ومن كتاب الأشربة، باب ليس في الخمر شفاء - حديث: 2068سنن أبي داؤد - كتاب الطب، باب في الأدوية المكروهة - حديث: 3393سنن ابن ماجه - كتاب الطب، باب النهي أن يتداوى بالخمر - حديث: 3498مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطب، في الخمر يتداوى به والسكر - حديث: 22986الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - طارق بن سويد الحضرمي، حديث: 2182سنن الدارقطني - كتاب الأشربة وغيرها، باب اتخاذ الخل من الخمر - حديث: 4130السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الضحايا، جماع أبواب ما لا يحل أكله وما يجوز للمضطر من الميتة - باب النهي عن التداوي بالسكر، حديث: 18299مسند الطيالسي - وحديث وائل بن حجر عن النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 1099المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد، باب الطاء - طارق بن سويد الحضرمي، حديث: 8093

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنی اولاد کو شراب نہ پلاؤ کیونکہ تمہاری اولاد فطرت پر پیدا ہوئی ہے کیا تم انہیں ایسی چیز پلانا چاہتے ہو جس کے بارے میں انہیں علم نہیں ہے اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا جو انہیں وہ پلائے گا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء اس چیز میں نہیں رکھی ہے جو اس نے تم پر حرام قرار دی ہے۔

17103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدِيْنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غُلَامًا لَّهُ سَقَى بَعِيرًا لَّهُ خَمْرًا فَتَوَاعَدَهُ "

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک غلام نے ان کے اونٹ کو شراب پلادی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سزادی۔

17104 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذُكِرَ لَهُ غُلَامٌ لَهُ نَاقَةٌ رِجْلُهُ: اَنَّهَا انْكَسَرَتْ فَنُعِتَ لَهَا الْخَمْرُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَعَلَّكَ سَقَيْتَهَا قَالَ: لَا قَالَ: لَوْ فَعَلْتَ اَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا

❀❀ نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں ان کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ ان کے غلام کی اونٹنی کی ٹانگ ٹوٹ گئی تو یہ بتایا گیا کہ اس اونٹنی کو شراب پلائی جائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: شاید تم نے اسے وہ پلادی ہے؟ اس غلام نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے ایسا کیا ہوتا تو میں نے تمہاری پٹائی کرنی تھی۔

17105 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُدَاوِيَ دُبُرَ دَابَّتِهِ بِالْخَمْرِ "

❀❀ سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیتے تھے کہ جانور کی شرم گاہ میں دوا کے طور پر شراب لگائی جائے۔

17106 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَسْقُوْا دَوَابَّهُمُ الْخَمْرَ، وَاَنْ يَتَدَلَّكُوا بِدَرْدِيِّ الْخَمْرِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: يُفْطِرُ الَّذِيْ يَحْتَقِنُ بِالْخَمْرِ وَلَا يُضْرَبُ الْحَدَّ وَاِنِ اصْطَبَغَ رَجُلٌ بِخَمْرٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَلٰكِنْ تَعْزِيرٌ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جانوروں کو شراب پلائی جائے' یا شراب کی تلچھٹ ان کے جسم پر ملی جائے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص شراب کو حقنہ کے طور پر استعمال کرتا ہے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے تاہم اس پر حد جاری نہیں ہوگی اور اگر کوئی شخص شراب میں کپڑے کو رنگ لیتا ہے' تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی تاہم اسے سزادی جائے گی۔

بَابُ الْخَمْرِ يُجْعَلُ خَلًّا

باب: شراب کو سرکہ بنالینا

17107 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي امْرَاَةٌ يُقَالُ لَهَا اُمُّ حِرَاشٍ اَنَّهَا رَاَتْ عَلِيًّا يَصْطَبِغُ بِخَلِّ خَمْرٍ "

❀❀ سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں: مجھے ام حراش نامی ایک خاتون نے یہ بات بتائی کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے شراب سے بنے ہوئے سرکے کو سالن کے طور پر استعمال کیا۔

17108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ حِرَاشٍ قَالَتْ: رَاَيْتُ عَلِيًّا اَخَذَ خُبْزًا مِنْ سَلَّةٍ فَاصْطَبَغَ بِخَلِّ خَمْرٍ

❀❀ سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں: ام حراش نامی خاتون نے یہ بات بیان کی ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جو کی روٹی لی اور اس پر شراب سے بنے ہوئے سرکے کو لگالیا۔

17109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَجُلٌ يَتَغَدَّى فَدَعَاهُ اِلَى طَعَامِهِ فَقَالَ: وَمَا طَعَامُكَ؟ قَالَ: خُبْزٌ، وَمُرِيٌّ، وَزَيْتٌ قَالَ: الْمُرِيُّ الَّذِي يُصْنَعُ مِنَ الْخَمْرِ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "هُوَ خَمْرٌ فَتَوَاعَدَا اِلَى اَبِي الدَّرْدَاءِ فَسَاَلَاهُ، فَقَالَ: ذَبَحَتْ خَمْرَهَا الشَّمْسُ، وَالْمِلْحُ، وَالْحِيتَانُ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِهِ

❀❀ عطیہ بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک صاحب کا انتقال ہوا اس وقت ایک شخص کھانا کھا رہا تھا کھانے والے نے انہیں بھی کھانے کی دعوت دی تو گزرنے والے صاحب نے دریافت کیا: آپ کیا کھا رہے ہیں اس نے جواب دیا: روٹی مری اور زیتون کا تیل ان صاحب نے کہا: کیا مری وہی چیز ہے جسے شراب سے بنایا جاتا ہے اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تو ان صاحب نے کہا: پھر تو یہ شراب ہی ہوئی ان دونوں نے طے کیا کہ وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جائیں گے اور ان سے یہ سوال کریں گے (کہ اس کا حکم کیا ہے؟ جب وہ دونوں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے) تو اس شخص نے کہا: اس کے شراب ہونے کو دھوپ نمک اور مچھلیوں نے ذبح کر دیا ہے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

17110 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَحِلُّ خَلٌّ مِنْ خَمْرٍ اُفْسِدَتْ حَتّٰى يَكُونَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي اَفْسَدَهَا،

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا سرکہ جائز نہیں ہے جو شراب سے بنا ہو جو خراب ہوگئی (تو سرکہ بن گئی ہو) البتہ اس صورت میں معاملہ مختلف ہوگا جب اللہ تعالیٰ نے اس شراب کو خراب کیا ہو (یعنی وہ شراب

خود بخود خراب ہو کے سرکہ بن گئی ہو)۔

17111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ اَبِی بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَغَيْرِهٖ، عَنِ ابْنِ اَبِی ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17112 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُهٗ مِنِ ابْنِ اَبِی ذِئْبٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُجْعَلُ الْخَمْرُ خَلًّا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَالَ لِی: ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ مِثْلَهٗ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: شراب کو سرکہ بنایا جاسکتا ہے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! ابن جریج کہتے ہیں عمرو بن دینار نے بھی مجھے اس کی مانند جواب دیا تھا۔

17114 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ اصْطَنَعَ خَلَّ خَمْرٍ اَوْ قَالَ: حَسَا خَلَّ خَمْرٍ

❀❀ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے ابن سیرین کو شراب کو سرکہ بناتے ہوئے دیکھا ہے راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں (میں نے ابن سیرین کو دیکھا) انہوں نے شراب سے بنے ہوئے سرکے کو چاٹ لیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ الرُّبَّ نَبِيذًا

باب: جب کوئی شخص "رُبّ" (گاڑھا شیرہ) کو نبیذ بنالے

17115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الرُّبِّ يُجْعَلُ نَبِيذًا فَقَالَ: اَحْيَيْتَهَا بَعْدَمَا كَانَتْ قَدْ مَاتَتْ

❀❀ زید بن رفیع نے معبد جہنی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے ان سے رُب کو نبیذ بنانے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: تم نے اسے زندگی دی ہے اس کے بعد کہ وہ فوت ہو چکی تھی۔

17116 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ قَالَ: قَدِمْنَا الْجَابِيَةَ مَعَ عُمَرَ، فَاُتِينَا بِطِلَاءٍ وَهُوَ مِثْلُ عَقِيدِ الرُّبِّ، اِنَّمَا يُخَاضُ بِالْمِخْوَضِ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ فِیْ هٰذَا الشَّرَابِ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جابیہ کے مقام پر آئے تو وہاں طلاء لایا گیا جو "رُب" (یعنی پھلوں کے شیرے) کی مانند تھا اور اس میں پانی ملایا گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مشروب میں وہ

چیز پائی جاتی ہے‘ جس سے منع کیا گیا ہے۔

17117 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَزَقَهُمُ الطِّلَاءَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الطِّلَاءِ فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ رَزَقَنَا الطِّلَاءُ نَجْدَحُهُ فِي سُوَيْقِنَا، وَنَأْكُلُهُ بِأُدْمِنَا، وَخُبْزِنَا لَيْسَ بِبَاذَقِكُمُ الْخَبِيثُ

❀❀ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو طلاء دیا لوگوں نے ان سے طلاء کے بارے میں دریافت کیا‘ تو انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں طلاء دیتے تھے ہم انہیں ستو میں ملا دیتے تھے اور سالن روٹی کے ساتھ کھا لیتے تھے (وہ طلاء) تمہارے خبیث ''باذق'' (یعنی انگور کے کچے شیرے) کی طرح کا نہیں تھا۔

17118 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ الطِّلَاءِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ فَقُلْتُ: وَمَا الطِّلَاءُ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ شَيْئًا مِثْلَ الْعَسَلِ تَأْكُلُهُ بِالْخُبْزِ، وَتَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَتَشْرَبُهُ؟ عَلَيْكَ بِهِ، وَلَا تَقْرَبْ مَا دُونَهُ، وَلَا تَشْرَبْهُ، وَلَا تَسْقِهِ، وَلَا تَبِعْهُ، وَلَا تَسْتَعِنْ بِثَمَنِهِ

❀❀ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے طلاء کے بارے میں دریافت کیا‘ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے دریافت کیا: طلاء کیا ہوتا ہے انہوں نے فرمایا: وہ شہد کی مانند ایک چیز ہوتی ہے‘ جسے تم روٹی کے ساتھ کھا سکتے ہو اسے پانی میں ملا کے اسے پی بھی سکتے ہو تم اسے استعمال کر سکتے ہو لیکن اس کے علاوہ کے قریب نہ جانا تم اسے (یعنی طلاء کے علاوہ کو) پینا نہیں اسے پلانا نہیں اسے فروخت نہ کرنا اور اس کی قیمت کے ذریعے مدد حاصل نہ کرنا۔

17119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُتِبَ لِنُوحٍ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اثْنَانِ أَوْ قَالَ: زَوْجَانِ فَأَخَذَ مَا كُتِبَ لَهُ وَضَلَّتْ عَلَيْهِ حَبَلَتَانِ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُهُمَا فَلَقِيَهُ مَلَكٌ فَقَالَ لَهُ: مَا تَبْغِي؟ قَالَ: حَبَلَتَيْنِ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَهَبَ بِهِمَا قَالَ الْمَلَكُ: أَنَا آتِيكَ بِهِ وَبِهِمَا فَقَالَ لَهُ: إِنَّهُ لَكَ فِيهِمَا شَرِيكٌ، فَأَحْسِنْ مُشَارَكَتَهُ قَالَ: لِي الثُّلُثُ وَلَهُ الثُّلُثَانِ قَالَ الْمَلَكُ: أَحْسَنْتَ وَأَنْتَ مُحْسَانٌ إِنَّ لَكَ إِنْ تَأْكُلَهُ عِنَبًا وَزَبِيبًا وَتَطْبُخُهُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى الثُّلُثُ " قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: فَوَافَقَ ذَلِكَ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام کے لئے یہ چیز طے کی گئی کہ وہ ہر قسم کی چیز میں سے دو لے لیں گے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جوڑا لے لیں گے تو جو چیز ان کو اجازت دی گئی تھی وہ انہوں نے حاصل کر لی لیکن ان کی دو رسیاں گم ہو گئیں وہ انہیں تلاش کر رہے تھے ایک فرشتہ ان سے ملا اور اس نے ان سے دریافت کیا: آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: دو رسیاں فرشتے نے بتایا وہ دونوں رسیاں تو شیطان لے گیا ہے پھر فرشتے نے کہا: میں شیطان کو اور ان دو رسیوں کو آپ کے پاس لے کے آتا ہوں فرشتے نے ان سے کہا: ان دونوں میں آپ کا حصے دار بھی ہے‘ تو آپ نے حصہ داری اچھائی کے ساتھ کرنی ہے حضرت نوح علیہ السلام نے کہا: مجھے ایک تہائی مل جائے اور اسے دو تہائی مل جائے فرشتے نے کہا: آپ نے اچھا کیا ہے آپ کے ساتھ اچھائی کی جائے گی آپ کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ آپ انگور اور منقی کھائیں اور اسے

پکائیں یہاں تک کہ جب اس کا دوتہائی حصہ رخصت ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے (تو وہ پکی ہوئی چیز کھالیں)

ابن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مکتوب بھی اس کے مطابق ہے۔

17120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهَا جَاءَ تْنَا اَشْرِبَةٌ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ كَاَنَّهَا طِلَاءُ الْاِبِلِ، قَدْ طُبِخَ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثَاهَا الَّذِي فِيهِ خَبَثُ الشَّيْطَانِ - اَوْ قَالَ: خَبِيثُ الشَّيْطَانِ - وَرِيحُ جُنُونِهِ، وَبَقِيَ ثُلُثُهُ، فَاصْطَبِغْهُ، وَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ اَنْ يَصْطَبِغُوهُ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: تحقیق ہمارے پاس شام کی طرف سے کچھ مشروبات آئے ہیں جو اونٹ کے طلاء کی مانند ہیں انہیں پکایا جاتا ہے یہاں تک کہ جب ان کا دوتہائی حصہ رخصت ہو جاتا ہے جس میں شیطان کی خباثت پائی جاتی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) شیطان خبیث کا (حصہ پایا جاتا ہے) اور اس کے جنون کی بو پائی جاتی ہے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اسے روٹی کے ساتھ کھالیا جاتا ہے تو تم اپنی طرف کے لوگوں کو یہ ہدایت کرو کہ وہ اسے استعمال کرلیا کریں۔

17121 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى عُمَّالِهِ اَنْ يَرْزُقُوا النَّاسَ الطِّلَاءَ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ

❀❀ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو خط لکھا تھا کہ وہ لوگوں کو طلاء (استعمال کرنے کے لئے اس وقت دیں جب اس کا دوتہائی حصہ رخصت ہو چکا ہو اور ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا ہو۔

17122 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا عُبَيْدَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانُوا يَشْرَبُونَ الطِّلَاءَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ، يَعْنِي الرُّبَّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ طلاء پی لیا کرتے تھے جبکہ اس کا دوتہائی حصہ رخصت ہو چکا ہو اور ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا ہو راوی کہتے ہیں: اس سے مراد ''رُبّ'' ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الضَّرُورَةِ

باب: ضرورت کی سورت میں رخصت کا بیان

17123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُسْاَلُ عَنِ الْمَرْاَةِ تَنْكَسِرُ رِجْلُهَا اَوْ فَخِذُهَا اَوْ سَاقُهَا اَوْ مَا كَانَ مِنْهَا اَيَجْبُرُهَا الطَّبِيبُ لَيْسَ بِذِي مَحْرَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذٰلِكَ فِي الضَّرُورَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: الْمَرْاَةُ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدُهَا، فَيُخْشٰى عَلَيْهِ اَنْ يَمُوتَ اَيَسْطُو عَلَيْهَا الرَّجُلُ فَيَقْطَعُ وَلَدَهَا مِنْ بَطْنِهَا؟ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ كَغَيْرِهِ مِنْهَا، وَلَوْ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ مِنَ الشِّفَاءِ مَا يَكُونُ فِي خَيْرِ عُضْوٍ

مِّنْهَا لَكَانَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: فَاِنَّ النَّاقَةَ اِذَا عَضِبَتْ فَيُخْشَى عَلَيْهَا يُقْطَعُ وَلَدُهَا فِيْ بَطْنِهَا فَاَبَى وَكَرِهَهُ مِنَ الْمَرْاَةِ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کوسنا ان سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے یا زانوں یا جسم کا کوئی اور حصہ ٹوٹ جاتا ہے' تو جو طبیب اس کا محرم نہ ہو کیا وہ اس حصے کو باندھ سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ ضرورت کے پیش نظر ہے۔

اس پر عبداللہ بن عبید بن عمیر نے کہا: کہ ایک عورت فوت ہو جاتی ہے' اور اس کے پیٹ میں اس کا بچہ موجود ہے اس بچے کے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ بھی نہ مر جائے تو کیا کوئی شخص اس کا پیٹ چیر کر اس کے پیٹ سے بچے کو نکال سکتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ صورت عورت کی کسی اور جسمانی تکلیف کی مانند نہیں ہے۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر نے کہا: اگر کوئی اونٹنی تھک جاتی ہے' اور اس کے بارے میں مرنے کا اندیشہ ہو' تو کیا اس کے پیٹ میں سے بچے کو چیر کر نکالا جا سکتا ہے' تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور اسے مکروہ قرار دیا۔

17124 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَسْاَلُهُ اِنْسَانٌ نُعِتَ لَهُ اَنْ يَشْتَرِطَ عَلٰى كَبِدِهٖ فَيَشْرَبُ ذٰلِكَ الدَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ فَرَخَّصَ لَهُ فِيْهِ قُلْتُ لَهُ: حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى؟ قَالَ: ضَرُوْرَةٌ قُلْتُ لَهُ: اِنَّهُ لَوْ يَعْلَمُ اَنَّ فِيْ ذٰلِكَ شِفَاءً وَلٰكِنْ لَا يَعْلَمُ، وَذَكَرْتُ لَهُ اَلْبَانَ الْاُتُنِ عِنْدَ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ فِيْهِ اَنْ يُشْرَبَ دَوَاءً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کوسنا ایک شخص نے ان سے سوال کیا اس شخص کو یہ کہا گیا تھا کہ اگر وہ اپنے جگر کے پاس زخم لگوا کر وہاں سے نکلنے والا خون پیئے تو اسے جو بیماری ہے وہ ٹھیک ہو جائے گی' تو عطاء نے اس بارے میں اجازت دی میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے تو خون کو حرام قرار دیا ہے انہوں نے فرمایا: یہ ضرورت کے پیش نظر ہے میں نے ان سے دریافت کیا: اگر اسے یہ پتہ ہو کہ اس میں شفاء ہے لیکن وہ نہ جانتا ہو اس وقت میں نے ان کے سامنے گدھی کے دودھ کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کی بھی اجازت دی کہ اسے دوا کے طور پر پیا جا سکتا ہے۔

17125 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُعَالِجُ النِّسَاءَ فِي الْكَسْرِ وَاَشْبَاهِهٖ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ: لَا تَمْنَعْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ جابر بن زید بیان کرتے ہیں: ایک شخص ہڈی وغیرہ ٹوٹنے یا اس طرح کی مختلف صورتوں میں خواتین کا علاج کیا کرتا تھا تو جابر بن زید نے اس سے کہا: تم اس میں سے کوئی چیز نہ روکنا (یعنی یہ کام کرتے رہو)۔

17126 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، فِي الْمَرْاَةِ يَكُوْنُ بِهَا الْكَسْرُ اَوِ الْجُرْحُ لَا يُطِيْقُ عِلَاجَهُ اِلَّا الرِّجَالُ قَالَ: اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْذَرَ بِالْعُذْرِ

❀❀ معمر نے ایوب کے حوالے سے ایسی خاتون کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کی کوئی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے یا کوئی زخم لگ جاتا ہے' اور اس کا علاج صرف مرد ہی کر سکتے ہیں تو ایوب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عذر کو سب سے زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

17127 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُسْاَلُ عَنِ الْمَحْرِسِ يُقْطَعُ آذَانُهُمْ فَيُخَاطُ قَالَ: شَيْءٌ يُرَادُ بِهِ الْعِلَاجُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے انہیں سنا ان سے ''محرس'' کے بارے میں دریافت کیا گیا' جن کے کان کاٹ دیے جاتے ہیں پھرانہیں سی لیا جاتا ہے' توانہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے۔

17128 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ يَحْيَى ، عَنْ رَجُلٍ ، سَمَّاهُ قَالَ: شَرِبَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَلْبَانَ الْاُتُنِ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ

❀❀ ابن ابویحییٰ نے ایک شخص' جس کا انہوں نے نام بھی ذکر کیا تھا' ان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی بن حسین (یعنی امام زین العابدین) نے ایک بیماری کے دوران (دواء کے طور پر) گدھی کا دودھ پیا تھا۔

17129 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ اَلْبَانِ الْاُتُنِ الْاَهْلِيَّةِ ، وَنُعِتَ ، لِابْنِهِ فَكَرِهَهُ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے پالتو گدھی کے دودھ کے بارے میں دریافت کیا: ان کے بیٹے کے لئے دواء کے طور پر وہ تجویز کیا گیا تھا' تو ابراہیم نخعی نے اسے مکروہ قرار دیا۔

17130 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: نُهِيَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَلْبَانِهَا

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: پالتو گدھوں کے گوشت اور ان کے دودھ سے منع کیا گیا ہے۔

17131 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: "اِذَا مَاتَتِ الْحُبْلٰى فَرُجِيَ اِنْ يَعِيشَ مَا فِي بَطْنِهَا شُقَّ بَطْنُهَا قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ عَاشَ ذٰلِكَ ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا: يَشُقُّ مِمَّا يَلِيْ فَخِذَهَا الْيُسْرٰى

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب حاملہ عورت فوت ہو جائے اور یہ توقع ہو کہ اس کے پیٹ میں موجود بچہ زندہ ہوگا تو اس عورت کے پیٹ کو چیر دیا جائے گا سفیان ثوری کہتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس طرح کی صورت حال میں وہ بچہ بعد میں زندہ رہا تھا سفیان ثوری کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے بائیں زانوں کے پاس سے اس کو چیرا جائے گا۔

17132 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَوْمٌ فَاجْتَوَوْهَا ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعَمٍ ، وَاَذِنَ لَهُمْ بِاَبْوَالِهَا ، وَاَلْبَانِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوا الرَّاعِيَ ، وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ ، فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ، وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ، وَتُرِكُوْا حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ: وَقَالَ لِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ وَذَكَرَ اَنَّ اَنَسًا ،

ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلْحَجَّاجِ فَقَالَ الْحَسَنُ: عَمِدَ اَنَسٌ اِلٰى شَيْطَانٍ فَحَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ وَسَمَلَ، يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا سَمَلَ؟ قَالَ: تُحَدُّ الْمِرْآةُ، اَوِ الْحَدِيدُ، ثُمَّ يُقَرَّبُ اِلٰى عَيْنَيْهِ حَتّٰى تَذُوبَا. عَبْدِ الرَّزَّاقِ،

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے وہاں کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ جانوروں میں چلے جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی کہ وہ ان جانوروں کا پیشاب اور ان کا دودھ پئیں جب وہ لوگ تندرست ہوئے توانہوں نے ان جانوروں کے چرواہے کوقتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے انہیں پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروادیں اورانہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا' یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مرگئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروادیں۔ انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات حجاج کے سامنے ذکر کی تو حسن نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے شیطان کے سامنے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بھی کٹوا دیے تھے اور سلائیاں بھی پھروادی تھیں حسن نے اس حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر یہ اعتراض کیا میں نے ان سے دریافت کیا: لفظ ''سمل'' کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: شیشے یا لوہے کو تیز کر کے آنکھوں کے قریب کے اس میں گھونپ دیا جائے۔

17133 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، لَعَلَّهُ عَنْ اَيُّوبَ، اَبُوْ سَعِيدٍ يَشُكُّ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ

17132-صحيح البخاري - كتاب الوضوء باب أبوال الإبل - حديث: 230صحيح مسلم - كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات باب حكم المحاربين والمرتدين - حديث: 3248صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء جماع أبواب ذكر الماء الذي لا ينجس - باب الدليل على أن أبوال ما يؤكل لحمه ليس بنجس حديث: 116مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود باب بيان إقامة الحد على من يرتد عن الإسلام ويصيب من - حديث: 4927صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة باب النجاسة وتطهيرها - ذكر الخبر المصرح بأن أبوال ما يؤكل لحومها غير نجسة حديث: 1402سنن أبي داؤد - كتاب الحدود باب ما جاء في المحاربة - حديث: 3819سنن ابن ماجه - كتاب الحدود باب من حارب وسعى في الأرض فسادا - حديث: 2574السنن للنسائي - سؤر الهرة' صفة الوضوء - باب بول ما يؤكل لحمه' حديث: 304مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجهاد' ما قالوا في الرجل يسلم ثم يرتد ما يصنع به - حديث: 32082السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' بول ما يؤكل لحمه يصيب الثوب - حديث: 285شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الجنايات' باب الرجل يقتل رجلا كيف يقتل؟ - حديث: 3214سنن الدارقطني - كتاب الطهارة' باب في طهارة الأرض من البول - حديث: 415السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب القصاص بالسيف - باب القصاص بغير السيف' حديث: 14982مسند أبي يعلى الموصلي - أبو قلابة عبد الله بن زيد الجرمي ' حديث: 2749المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1491المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إبراهيم' حديث: 259

اَنَسٍ، اَنَّهُمْ مِنْ عُكْلٍ

قَالَ: وَقَالَ لِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ وَذَكَرَ اَنَّ اَنَسًا، ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلْحَجَّاجِ فَقَالَ الْحَسَنُ: عَمِدَ اَنَسٌ اِلٰى شَيْطَانٍ فَحَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ وَسَمَلَ، يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا سَمَلَ؟ قَالَ: تُحَدُّ الْمِرْآةُ، اَوِ الْحَدِيدُ، ثُمَّ يُقَرَّبُ اِلٰى عَيْنَيْهِ حَتّٰى تَذُوبَا. عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، لَعَلَّهُ عَنْ اَيُّوبَ، اَبُو سَعِيدٍ يَشُكُّ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّهُمْ مِنْ عُكْلٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ ان لوگوں کا تعلق ''عکل'' قبیلے سے تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں تھیں یہ بات حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حجاج کے سامنے ذکر کی (تو اس پر تبصرہ کرتے ہوئے) حسن بصری نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک شیطان کے پاس جاکر اسے یہ بات بتادی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء کٹوادیئے تھے اور سلائی پھروادی تھی تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: لفظ ''سمل'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ شیشے یا لوہے کی دھار تیز کرکے آنکھوں میں گھونپ دی جائے اور آنکھیں ضائع ہوجائیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

17134 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يُتَدَاوَى بِالْبَوْلِ "

❀❀ معمر نے عطاء خراسانی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ (جانور کے) پیشاب کو دواء کے طور پر استعمال کیا جائے۔

17135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَاَبْوَالِهَا دَوَاءٌ لِذَرَبِكُمْ - يَعْنِي الْمُرَّ - وَاَشْبَاهُهُ مِنَ الْاَمْرَاضِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بنوزہرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اونٹوں کے دودھ اور ان کے پیشاب میں تمہاری بیماری ''ذرب'' (اس سے مراد جگر کی ایک مخصوص بیماری ہے) کے لئے دواء ہے' اور اس کی مانند دیگر بیماریوں (کی بھی دوا) ہے''۔

17136 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا اَكَلْتَ لَحْمَهُ فَاشْرَبْ بَوْلَهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے تم جس جانور کا گوشت کھاتے ہو اس کا پیشاب بھی پی سکتے ہو۔

17137 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ. مَا اَكَلْتَ لَحْمَهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ،

❀❀ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: تم جس جانور کا گوشت کھاتے ہو اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

17138 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17139 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِبَوْلِ كُلِّ ذَاتِ كِرْشٍ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: ہر کرش (جو گالی کرنے والے جانور) کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

17140 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ كَانَ بَعْضُهُمْ يَسْتَنْشِقُ مِنْهَا قَالَ: وَكَانُوا لَا يَرَوْنَ بِاَبْوَالِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ بَأْسًا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اونٹوں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ لوگ گائے اور بکریوں کے پیشاب میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

17141 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ رَخَّصَ فِي اَبْوَالِ الْاُتُنِ لِلدَّوَاءِ "

❀❀ حسن بصری نے دوا کے طور پر استعمال کرنے کے لئے گدھی کے پیشاب کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

17142 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ اَنَّهُ اشْتَكَى فَوُصِفَ لَهُ اَنْ يَسْتَنْقِعَ بِاَلْبَانِ الْاُتُنِ وَمَرَقِهَا - يَعْنِي لَحْمَهَا يُطْبَخُ - فَكَرِهَ ذٰلِكَ

❀❀ مجزاۃ بن زاہر نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہیں صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے کہ وہ بیمار ہو گئے انہیں یہ بات تجویز کی گئی کہ وہ گدھی کا دودھ اور اس کا گوشت استعمال کریں (تو ٹھیک ہو جائیں گے) تو انہوں نے اس کے استعمال کو مکروہ سمجھا۔

17143 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَمَرَ طَبِيبًا اَنْ يَنْظُرَ، جُرْحًا فِي فَخِذِ امْرَاَةٍ فَجَوَّبَ لَهُ عَنْهُ - يَعْنِي فَجَوَّفَ لَهُ عَنْهُ -

❀❀ : طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے طبیب کو یہ حکم دیا کہ وہ اس زخم کو دیکھے جو عورت کے زانوں پر لگا تھا اور پھر اس کا علاج کرے۔

بَابُ اَلْبَانِ الْبَقَرِ

باب: گائے کے دودھ کا حکم

17144 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ مَعَهُ دَوَاءً، فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ، فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنَ الشَّجَرِ كُلِّهِ

❀❀ طارق بن شہاب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی نازل کی ہے تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت سے چرتی ہے (تو اس کے اثرات اس کے دودھ میں آتے ہوں گے)۔

بَابُ حُرْمَةِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ منورہ کا حرم ہونا

17145 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهُنَّ، وَجَعَلَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ اثْنَيْ عَشَرَ مِيْلًا حِمًى

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان جگہ کو حرم قرار دیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کے دونوں کناروں کے درمیان موجود جگہ میں کسی ہرن کو پاؤں تو میں اسے نہیں ڈراؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے آس پاس کے علاقوں کو چراگاہ قرار دیا ہے۔

17146 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ: وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ قَالَ: هُوَ هُوَ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں خطبہ دینے کے دوران یہ بات بیان کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان موجود جگہ کو حرم قرار دیا ہے راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: وہ ہے وہ ہے۔

17147 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ دَافِعَةٍ اَقْبَلَتْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْعَضُدِ وَشَيْئًا آخَرَ قَالَ: اِلَّا لِمُنْشِدِ ضَالَّةٍ اَوْ عَصًا لِحَدِيْدَةٍ يَنْتَفِعُ بِهَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آنے والی ہر قسم کی لکڑی کو حرام قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: البتہ گمشدہ چیز کا اعلان کرنے والے کے لئے لینا یا لوہے کے لئے دستہ لگانے کا حکم مختلف ہے، جس کے ذریعے آدمی نفع حاصل کرے۔

17148 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ مِنَ الصَّيْدِ وَالْعِضَاهِ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا ہے شکار کرنے کے حوالے سے بھی اور درخت توڑنے کے حوالے سے بھی۔

17149 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ السُّقْيَا مِنَ الْحَرَّةِ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ حَرَّمَ مَكَّةَ، اللّٰهُمَّ وَاِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ مَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پتھریلی زمین میں موجود سُقیا کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

"اے اللہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے رسول تھے انہوں نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اے اللہ میں مدینہ کے دونوں کناروں کو حرم قرار دیتا ہوں اسی طرح جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا"۔

17150 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ " لِغُلَامِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ: اَنْتَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْحَطَّابِينَ، فَمَنْ وَجَدْتَهُ احْتَطَبَ مِنْ بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ فَلَكَ فَاْسُهُ وَحَبْلُهُ " قَالَ: وَثَوْبَاهُ، قَالَ عُمَرُ: لَا ذٰلِكَ كَثِيرٌ

❀❀ عبدالکریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کے غلام سے کہا: تم لکڑیاں توڑنے والوں کا دھیان رکھنا جس شخص کو تم پاؤ کہ اس نے مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کسی جگہ سے لکڑیاں توڑی ہیں تو تم اس کا کلہاڑا اور اس کی رسی حاصل کر لینا اس نے دریافت کیا: اس کے کپڑے بھی لے لوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں یہ زیادہ ہو جائے گا۔

17151 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، وَجَدَ اِنْسَانًا يَعْضِدُ فَيَخْبِطُ عِضَاهًا بِالْعَقِيقِ، فَاَخَذَ فَاْسَهُ وَنِطْعَهُ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ الْعَبْدُ اِلٰى سَادَتِهِ، فَاَخْبَرَهُمُ الْخَبَرَ فَانْطَلَقُوا اِلٰى سَعْدٍ فَقَالُوا الْغُلَامُ غُلَامُنَا فَارْدُدْ اِلَيْهِ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْضِدُ اَوْ يَحْتَطِبُ عِضَاهَ الْمَدِينَةِ بَرِيدًا فِي بَرِيدٍ، فَلَكُمْ سَلَبُهُ فَلَمْ اَكُنْ اَرُدُّ شَيْئًا اَعْطَانِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پایا کہ وہ عقیق کے مقام پر لکڑیاں توڑ رہا تھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کا کلہاڑا اور اس کی رسی لے لی وہ غلام اپنے آقاؤں کے پاس گیا اور انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا تو وہ لوگ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: کہ یہ ہمارا غلام ہے آپ نے اس سے جو کچھ لیا ہے وہ واپس کر دیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''مدینہ کے ہر طرف میں ایک برید کے فاصلے پر تم جس بھی شخص کو کوئی لکڑی توڑتے ہوئے یا پودا توڑتے ہوئے دیکھو تو اس کا سامان تم حاصل کر لو'' (حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) جو چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کی ہے میں وہ واپس نہیں کروں گا۔

17152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ وَابْنُ عُمَرَ اِذَا وَجَدَا اَحَدًا يَقْطَعُ مِنَ الْحِمَى شَيْئًا سَلَبَاهُ فَاْسَهُ وَحَبْلَهُ

❀❀ معمر نے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کسی شخص کو پاتے کہ اس نے چراگاہ (یعنی مدینہ منورہ کی حدود) میں سے کوئی چیز کاٹی ہے، تو وہ اس کا کلہاڑا اور اس کی رسی چھین لیا کرتے تھے۔

17153 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ اِلَّا شَيْءٌ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عِيرٍ اِلٰى ثَوْرٍ مَنْ اَحْدَثَ فِيهَا، اَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ اللّٰهِ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا اَدْنَاهُمْ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَيَقُولُ: الصَّرْفُ وَالْعَدْلُ التَّطَوُّعُ وَالْفَرِيضَةُ

❀❀ ابراہیم تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور وہ چیزیں ہیں جو اس صحیفے میں مذکور ہیں اور وہ یہ ہیں کہ مدینہ منورہ ''عیر'' سے لے کر ''ثور'' تک حرم ہے جو شخص یہاں کوئی بدعت پیدا کرے گا یا بدعتی کو پناہ دے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور جو شخص اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نسبت ولاء قائم کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے نام پر دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے (مسلمانوں کا) ہر فرد اس کے حوالے سے کوشش کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: صرف اور عدل سے مراد نفل اور فرض چیز ہے۔

مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

باب: جوشخص اہل مدینہ کوخوف زدہ کرے

17154 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُحَنَّسٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ، اَنَّهُ قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَرَادَ اَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوْءٍ يَعْنِی الْمَدِيْنَةَ اَذَابَهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ"

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: جوشخص اس شہر (یعنی مدینہ منورہ) کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کاارادہ کرے گااللہ تعالیٰ اسے آگ میں یوں گھول دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

17155 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظَ، مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَرَادَ اَهْلَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جوشخص یہاں کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کاارادہ کرے گااللہ تعالیٰ اسے (جہنم میں) یوں گھول دے گا جس طرح نمک پانی میں حل ہوجاتا ہے''۔

17156 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ لِيَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَرَادَ اَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوْءٍ يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ اَذَابَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ

❀❀ ابوعبداللہ قراظ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یزید بن معاویہ سے یہ کہتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشادفرمایا ہے:

''جوشخص اس شہروالوں کے ساتھ برائی کاارادہ کرے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرادمدینہ منورہ تھی) تواللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں اس طرح گھول دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے''۔

17157 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

17154-صحيح مسلم - كتاب الحج' باب من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله - حديث: 2534مستخرج أبي عوانة - كتاب الحج' باب عقاب من يريد بالمدينة سوءا وبأهلها - حديث: 3059صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر ابتلاء الله جل وعلا من أراد أهل المدينة بسوء بها' حديث: 3797سنن ابن ماجه - كتاب المناسك' باب فضل المدينة - حديث: 3112السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' إشعار الهدي - من أخاف أهل المدينة أو أرادهم بسوء' حديث: 4138مسند الحميدي - باب جامع عن أبي هريرة' حديث: 1115البحر الزخار مسند البزار - ومما روى الشيوخ' حديث: 1108مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث: 5854

اللّٰھُمَّ مَنْ اَرَادَ الْمَدِیْنَۃَ بِسُوءٍ، فَاَذِبْہُ کَمَا یَذُوبُ الرَّصَاصُ فِی النَّارِ، وَکَمَا یَذُوبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ وَکَمَا تَذُوبُ الْإِھَالَۃُ فِی الشَّمْسِ

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ جو شخص مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اسے یوں گھول دینا جس طرح سیسہ آگ میں پگھل جاتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے یا جس طرح کھال دھوپ میں سوکھ جاتی ہے''۔

17158 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی سَبْرَۃَ، عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِی صَالِحٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَخَافَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَخَافَہُ اللّٰہُ

❀❀ خالد بن یسار نے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے خوف میں مبتلاء کرے گا''۔

بَابُ سُکْنَی الْمَدِیْنَۃِ

باب: مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرنا

17159 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَبِی زُھَیْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: تُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِی قَوْمٌ یُبِسُّونَ فَیَتَحَمَّلُونَ بِاَھْلِیْھِمْ، وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الشَّامُ، فَیَاْتِی قَوْمٌ یُبِسُّونَ، فَیَتَحَمَّلُونَ بِاَھْلِیْھِمْ، وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ یُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَیَاْتِی قَوْمٌ یُبِسُّونَ فَیَتَحَمَّلُونَ بِاَھْلِیْھِمْ، وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ

❀❀ حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''یمن فتح ہوگا کچھ لوگ آئیں گے اور اپنے اہل خانہ کو اور اپنی پیروی کرنے والے افراد کو سوار کروا کے لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہوتا تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا پھر شام فتح ہوگا پھر کچھ لوگ آئیں گے اپنے اہل خانہ اور اپنے فرمانبرداروں کو سوار کروا کے لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے پھر عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ آئیں گے اور اپنے اہل خانہ اور اپنے فرمانبرداروں کو سوار کروا کے لے جائیں گے حالانکہ انہیں علم ہو تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

17160 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ، عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَخْرُجُ اَحَدٌ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَھَا اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا مِنْہُ

17160-موطأ مالك - كتاب الجامع' باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها - حديث: 1597 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الفتن والملاحم' وأما حديث عمر ... - حديث: 8469

❀❀ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص مدینہ منورہ سے منہ موڑتے ہوئے اس میں سے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص مدینہ منورہ کو عطا کر دے گا''۔

17161 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ شَهِدَ لَهُ اَوْ شَفَعَ لَهُ

❀❀ زہری نے بعض اہل علم کا یہ قول نقل کیا ہے:
''جو شخص مدینہ منورہ میں انتقال کرے گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے حق میں گواہی دیں گے یا اس کی شفاعت کریں گے''۔

17162 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

17163 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ جَهْدِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَنْحَازَنَّ الْاِيْمَانُ اِلَيْهَا كَمَا يَحُوْزُ السَّيْلُ الدِّمَنُ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں
''جو شخص مدینہ منورہ کی سختی یا تنگی پر صبر سے کام لے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ایمان مدینہ منورہ کی طرف یوں لوٹ آئے گا جس طرح سیلابی پانی نشیبی علاقے کی طرف جاتا ہے''۔

17164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِيْ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مُتَوَالِيَةً كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا، وَتَنْصَعُ طِيْبَهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اگلے دن وہ آیا تو اسے بخار تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری بیعت مجھے واپس کر دیں

17164-صحيح مسلم - كتاب الحج، باب المدينة تنفي شرارها - حديث: 2529، مستخرج أبي عوانة - كتاب الحج، باب ذكر أسامي المدينة - حديث: 3056، صحيح ابن حبان - كتاب الحج، باب - ذكر الخبر الدال على أن أهل المدينة من خيار الناس، حديث: 3794

نبی اکرم ﷺ نے اس کی بات نہیں مانی وہ تین دن لگاتار آتا رہا اور ہر مرتبہ یہی عرض کرتا رہا یارسول اللہ! آپ مجھے میری بیعت واپس کردیں نبی اکرم ﷺ نے اس کی یہ بات نہیں مانی تو وہ شخص خود ہی چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو زنگ کو ختم کردیتی ہے اور صاف چیز کو نکھار دیتی ہے۔

17165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ: يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے ایک بستی کے بارے میں حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں کو اپنی لپیٹ میں لے گی لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور یہ مدینہ ہے اور یہ لوگوں کو یوں صاف کرتا ہے جس طرح بھٹی زنگ کو صاف کردیتی ہے''۔

17166 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ الْبَجَلِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ زَارَنِي يَعْنِي مَنْ اَتَى الْمَدِيْنَةَ كَانَ فِي جِوَارِي، وَمَنْ مَاتَ يَعْنِي بِوَاحِدٍ مِّنَ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ غالب بن عبیداللہ نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری زیارت کرے (اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص مدینہ منورہ آئے) وہ میری پناہ میں ہوگا اور جو شخص فوت ہوجائے راوی کہتے ہیں: یعنی حرمین میں سے کسی ایک جگہ پر فوت ہو اسے قیامت کے دن ان لوگوں میں اٹھایا جائے گا جو خوف زدہ نہیں ہوں گے''۔

17167 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ لِلْمَدِيْنَةِ يَثْرِبُ فَلْيَقُلْ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثَلَاثًا هِيَ طِيبَةٌ هِيَ طِيبَةٌ هِيَ طِيبَةٌ "،

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مدینہ منورہ کے لئے لفظ یثرب استعمال کرے اسے تین مرتبہ یہ پڑھنا چاہیے: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں کیونکہ یہ (یعنی مدینہ منورہ) پاکیزہ ہے یہ پاکیزہ ہے یہ پاکیزہ ہے۔

17168 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

فَضْلُ اُحُدٍ

باب: اُحد پہاڑ کی فضیلت

17169 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ، فَقَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں اُحد پہاڑ نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

17170 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: طَلَعَ عَلَيْنَا اَحَدٌ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اُحد پہاڑ ہمارے سامنے آیا ہم اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

17171 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُحُدٌ عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ، وَالتُّرْعَةُ بَابٌ وَدَحَلٌ عَلٰى رُكْنٍ مِّنْ اَرْكَانِ النَّارِ

❀❀ ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''احد پہاڑ جنت کے دروازے پر ہوگا''۔

راوی کہتے ہیں: ترعہ سے مراد دروازہ ہے ''اور دحل پہاڑ جہنم کے ارکان میں سے ایک رکن ہوگا''۔

17172 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ تَمَّامٍ، عَنِ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اِنَّ اُحُدًا عَلٰى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِذَا جِئْتُمُوهُ فَكُلُوا مِنْ شَجَرِهِ، وَلَوْ مِنْ عِضَاهِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُحد پہاڑ جنت کے ایک دروازے پر ہوگا جب تم اس کے پاس آؤ تو اس کے درخت کا پھل کھاؤ خواہ اس کا کانٹا ہی کیوں نہ ہو۔

17169-صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب فضل الخدمة في الغزو - حديث: 2754صحيح مسلم - كتاب الحج' باب فضل المدينة - حديث: 2506صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب في الخلافة والإمارة - ذكر الإباحة للإمام إعطاء أهل الشرك الهدايا إذا طمع في إسلامهم' حديث: 4568موطأ مالك - كتاب الجامع' باب ما جاء في تحريم المدينة - حديث: 1601مصنف ابن أبي شيبة - كتاب المغازي' ما حفظ أبو بكر في غزوة تبوك - حديث: 36324السنن الكبرى للبيهقي - جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب جزاء الصيد - باب ما جاء في حرم المدينة' حديث 9356مسند أبي يعلى الموصلي - أبو سفيان ' حديث: 3599المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه محمد - حديث: 6624المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ومما أسند سهل بن سعد - العباس بن سهل بن سعد عن أبيه' حديث: 5585

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعُقُوْلِ

کتاب: دیتوں کے بارے میں روایات

بَابُ عَمْدِ السِّلَاحِ

باب: ہتھیار کے ذریعے قتل عمد

17173 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْعَمْدُ السِّلَاحُ كَذٰلِكَ بَلَغَنَا مَرَّتَيْنِ تَتْرَى

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے قتل عمد ہتھیار کے ذریعے ہوتا ہے ہم تک اسی طرح دو مختلف مواقع پر یہ روایت پہنچی ہے۔

17174 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ الْعَمْدَ السِّلَاحُ

❀❀ عبدالکریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قتل عمد ہتھیار کے ذریعے ہوتا ہے۔

17175 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ فِي الْعَمْدِ مَا هُوَ؟ قَالَ: مَا يَقُوْلُوْنَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَقُوْلُوْنَ: السِّلَاحُ قَالَ: وَهَلْ يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ وَمَا هُوَ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَ لِي ابْنُ طَاوُسٍ: وَفِيْمَا اَخْبَرْتُكَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ شِفَاءٌ لِخَبَرِ الْهُذَلِيَّتَيْنِ قَالَ: وَلَوْ جَاءَ رَجُلٌ بِحَجَرٍ فَرَضَخَ بِهِ رَاْسَ رَجُلٍ، اِنَّهُ لَعَمْدٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے قتل عمد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں دریافت کیا: کہ اس سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے کہا: کہ لوگ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں اس سے مراد ہتھیار کے ذریعے قتل کرنا ہے انہوں نے دریافت کیا: کیا ابوعبدالرحمٰن نے اس کے علاوہ کوئی اور بات کہی ہے؟ اس سے مراد یہی ہے

راوی بیان کرتے ہیں. طاؤس کے صاحبزادے نے مجھ سے کہا: میں نے تمہیں دوخواتین کے بارے میں جو روایت بیان کی

ہے اس میں شفاء (یعنی تسلی) ہے ان کی مراد وہ روایت تھی جو ہذیل قبیلے کی دو خواتین کے بارے میں تھی انہوں نے فرمایا: اگر کوئی شخص پتھر لے کر آ کر دوسرے شخص کا سر اس کے ذریعے کچل دے تو یہ بھی قتل عمد ہو گا۔

17176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا، فَإِنَّهُ يُدْفَعُ إِلَى أَهْلِ الْقَتِيلِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ، وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الْعَقْلَ دِيَةَ مُسْلِمَةٍ، وَهِيَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً، فَذَلِكَ الْعَمْدُ إِذَا لَمْ يُقْتَلْ صَاحِبُهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے مجھے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص قتل عمد کا مرتکب ہوا سے مقتول کے ورثاء کے حوالے کر دیا جائے اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو دیت لے لیں گے جو متعین دیت ہو گی اور وہ ایک سو اونٹ ہیں جن میں سے تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس خلفہ ہوں گے یہ قتل عمد کی صورت میں ہو گا جبکہ قتل کرنے والے کو قتل نہ کیا جائے"۔

17177 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، مَوْلَاهُمْ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الْعَمْدُ الْحَدِيدُ بِإِبْرَةٍ فَمَا فَوْقَهَا مِنَ السِّلَاحِ

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: قتل عمد لوہے کے ذریعے ہوتا ہے خواہ سوا ہو یا اس کے اوپر کوئی اور ہتھیار ہو۔

17178 - اقوال تابعین: عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا عَمْدَ إِلَّا بِحَدِيدَةٍ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: قتل عمد صرف لوہے کے ذریعے ہوتا ہے۔

17179 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا قَوَدَ إِلَّا بِحَدِيدَةٍ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"قصاص صرف لوہے (کے ذریعے کیے جانے والے قتل) کا لیا جا سکتا ہے"۔

17180 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَيْسَ الْعَمْدُ إِلَّا بِحَدِيدَةٍ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے قتل عمد صرف لوہے کے ذریعے ہوتا ہے۔

17181 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَيْسَ الْعَمْدُ إِلَّا بِحَدِيدَةٍ

❀❀ مسروق فرماتے ہیں: قتل عمد صرف لوہے کے ذریعے ہوتا ہے۔

17182 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلَّا السَّيْفَ، وَلِكُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''ہر چیز (یعنی ہر قتل) خطاء شمار ہوگا' البتہ تلوار کا معاملہ مختلف ہے' اور ہر قتل عمد میں دیت لازم ہوگی''۔

17183 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا، فَإِنَّهُ قَوَدٌ إِلَّا أَنْ يَرْضَى وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے تحریر کروایا تھا:

''جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس میں قصاص ہوگا' البتہ مقتول کا ولی اگر راضی ہو جائے (تو دیت ہوگی)''۔

17184 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَتْلُ الْعَمْدِ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ إِنِ اقْتَتَلُوا بِالسُّيُوفِ قِصَاصٌ بَيْنَهُمْ يَحْبِسُ الْإِمَامُ عَلَى كُلِّ مَقْتُوْلٍ، وَمَجْرُوحٍ حَقَّهُ، وَإِنْ شَاءَ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ وَالْمَجْرُوْحِ اقْتَصَّ، وَإِنِ اصْطَلَحُوا عَلَى الْعَقْلِ جَازَ صُلْحُهُمْ وَفِي السُّنَّةِ أَنْ لَا يَقْتُلَ الْإِمَامُ أَحَدًا عَفَا عَنْهُ أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ، إِنَّمَا الْإِمَامُ عَدْلٌ بَيْنَهُمْ يَحْبِسُ عَلَيْهِمْ حُقُوقَهُمْ وَالْخَطَأُ، فِيمَا كَانَ مِنْ لَعِبٍ أَوْ رَمْيٍ، فَأَصَابَ غَيْرَهُ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ فِيهِ الْعَقْلُ، وَالْعَقْلُ عَلَى عَاقِلَتِهِ فِي الْخَطَأِ، وَأَمَّا الْعَمْدِ فَشِبْهُ الْعَمْدِ فَهُوَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُعِينَهُ الْعَاقِلَةُ، وَعَلَيْهِمْ أَنْ يُعِينُوهُ كَمَا بَلَغَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْكِتَابِ: الَّذِي كَتَبَهُ بَيْنَ قُرَيْشٍ، وَالْأَنْصَارِ وَلَا تَتْرُكُوا مُفْرَجًا أَنْ تُعِينُوهُ فِي فِكَاكٍ أَوْ عَقْلٍ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: لوگوں کے درمیان قتل عمد کی صورت یہ ہے کہ کسی نے تلوار کے ذریعے دوسرے کو قتل کیا ہو ایسی صورت میں ان کے درمیان قصاص کا فیصلہ ہوگا اور ہر مقتول یا ہر زخمی کے حق کو امام روک لے گا اگر مقتول کا ولی یا زخمی شخص چاہے گا تو قصاص لے گا اور اگر دونوں فریق دیت پر صلح کرلیں تو ان کی یہ صلح بھی درست ہوگی اور سنت کا حکم یہ ہے کہ حاکم وقت کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرے گا جسے مقتول کے اولیاء نے معاف کردیا ہو امام (یعنی حاکم) ان کے درمیان انصاف سے کام لے گا اور وہ ان کے حقوق کے حوالے سے انہیں پابند کرے گا۔

قتل خطا یہ ہے: جو غلطی سے ہو جائے' یا تیر لگنے سے ہو یا اس طرح کی کوئی اور صورت ہو اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوتی ہے قتل خطا میں دیت کی ادائیگی عاقلہ (یعنی خاندان) پر لازم ہوتی ہے جہاں تک اس عمد کا تعلق ہے جو شبہ عمد ہوتا ہے' تو اس میں دیت کی ادائیگی آدمی پر لازم ہوتی ہے البتہ اگر اس کا خاندان اس کی مدد کرے تو معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس کی مدد کریں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے خط میں یہ تحریر کیا تھا:

''یہ وہ خط ہے جو قریش اور انصار کے بارے میں آپ ﷺ نے تحریر کروایا تھا کہ تم کوئی ایسی گنجائش ترک نہیں کرو گے کہ جس میں کسی کو چھڑوانا ہو یا دیت کی ادائیگی کرنی ہو' تو اس حوالے سے اس کی مدد کرو گے''۔

17185 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: يَنْطَلِقُ الرَّجُلُ الْأَيِّدُ فَيَتَمَطَّى عَلَى الرَّجُلِ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ حَتَّى يَفْضَخَ رَأْسَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ: لَيْسَ بِعَمْدٍ وَأَيُّ عَمْدٍ أَعْمَدُ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبید بن عمیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص جاتا ہے اور دوسرے کا پتھر یا لاٹھی کے ذریعے اس کا سر پھوڑ دیتا ہے اور پھر وہ یہ کہتا ہے کہ یہ قتل عمد نہیں ہے اس سے زیادہ بڑا اعمد اور کیا ہوگا؟

17186 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، اَنَّ عُرْوَةَ، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ رَجُلٍ خَنَقَ صَبِيًّا عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهٗ حَتّٰى قَتَلَهٗ، فَوَجَدُوا الْحَبْلَ فِيْ يَدِهٖ فَاعْتَرَفَ بِذٰلِكَ، فَكَتَبَ اَنِ ادْفَعْهُ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الصَّبِيِّ، فَاِنْ شَاءُ وا قَتَلُوْهُ

❀❀ معمر نے سماک کا یہ بیان نقل کیا ہے عروہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو ایک شخص کے بارے میں خط لکھا جس نے ایک بچے کی گردن میں موجود ہار چھیننے کے لئے بچے کا گلا دبا کر اسے قتل کر دیا تھا پھر وہ ہار اس سے دستیاب ہو گیا اور اس نے جرم کا اعتراف کر لیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا: تم اس کو بچے کے اولیاء کے سپرد کر دو اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں۔

17187 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ رَجُلٍ ضَرَبَ بِحَجَرٍ " قَالَ: اِنْ كَانَ دَفَعَهٗ بِالْحَجَرِ دَفْعًا فَاَقِدْهُ، وَاِنْ كَانَ رَمٰى رَمْيًا فَلَا تُقِدْهُ

❀❀ سماک بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کے بارے میں خط میں لکھا تھا جس نے پتھر کے ذریعے (کسی کو قتل کیا تھا) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اگر اس نے پتھر ایک ہی مرتبہ مارا تھا تو پھر تم اس سے قصاص دلواؤ اگر اس نے دور سے پھینکا تھا تو پھر تم قصاص نہ دلواؤ۔

17188 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا عَادَ وَبَدَاَ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ فَهُوَ قَوَدٌ

❀❀ محمد بن قیس نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے جب آدمی نے عصا یا پتھر کے ذریعے بار بار مار کے (قتل کر دے) تو اس میں قصاص ہوگا۔

17189 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا اَعَلَّ - يَعْنِيْ اَعَلَّ: عَادَ فَهُوَ قَوَدٌ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب وہ شخص دوبارہ (پتھر یا لاٹھی) کو مارے تو اس میں قصاص ہوگا۔

17190 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ ضَرَبَ بِالْعَصَا مَرَّتَيْنِ فَفِيْهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ

قَالَ جَابِرٌ: وَسَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، وَالْحَكَمَ " عَنِ الرَّجُلِ يَضْرِبُ الضَّرْبَتَيْنِ بِالْعَصَا ثُمَّ يَمُوْتُ، قَالَا: دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ "

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص عصا کے ذریعے دو مرتبہ مارے تو اس میں دیت مغلظہ ہوگی۔

جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی اور حکم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو عصا کے ذریعے دوسرے شخص کو دو مرتبہ ضرب لگاتا ہے اور دوسرا شخص فوت ہو جاتا ہے تو ان دونوں نے فرمایا: اس میں دیت مغلظہ ہوگی۔

17191 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا، فَاِنَّهُ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ يَرْضَى وَلِيُّ الْمَقْتُولِ، وَالْمُؤْمِنُونَ عَلَيْهِ كَافَّةً لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُؤْوِيَهِ وَيَنْصُرَهُ، فَمَنْ آوَاهُ وَنَصَرَهُ فَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ اِلَى اللّٰهِ

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مومن کو حملہ کر کے قتل کر دے تو اس میں قصاص لازم ہوگا' البتہ اگر مقتول کا ولی راضی ہو جائے تو معاملہ مختلف ہے' اور اس بارے میں تمام اہل ایمان یکساں حیثیت رکھیں گے اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی مومن کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اس (قاتل) کو پناہ دے یا اس کی مدد کرے جو شخص اسے پناہ دے گا یا اس کی مدد کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور جب کسی چیز کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نافذ ہوگا۔

17192 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ بِالْعَصَا قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ فَاِنْ اَعَلَّ مَثْنَى وَثُلَاثَ فَفِيهِ الْقَوَدُ وَذَكَرَهُ الْحَسَنُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ ابراہیم ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو دوسرے شخص کو عصا مار دیتا ہے (اور قتل کر دیتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: یہ شبہ عمد شمار ہوگا لیکن اگر اس نے دو یا تین مرتبہ وہ عصا مارا ہو' تو پھر اس میں قصاص لازم ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

بَابُ شِبْهِ الْعَمْدِ

باب: شبہ عمد کا بیان

17193 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ الْحَجَرُ وَالْعَصَا قَالَ: ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ تَتْرَى قُلْتُ لَهُ: اَبَلَغَكَ غَيْرُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مَا عَلِمْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَجَرُ وَالْعَصَا فِيمَا دُوْنَ النَّفْسِ خَطَأً شِبْهُ الْعَمْدِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے شبہ عمد پتھر یا لاٹھی (کے ذریعے کیے جانے والے قتل کو کہتے ہیں) انہوں نے دو مختلف مواقع پر یہ بات کہی میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اب تک اس کے علاوہ کوئی اور روایت بھی پہنچی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہمیں علم نہیں ہے میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر پتھر یا لاٹھی کے ذریعے آدمی کسی کو جانی نقصان نہ پہنچائے اگر یہ غلطی سے

ہو تو کیا یہ بھی شبہ عمد ہوگا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

17194 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَإِنْ قَامَ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ بِحَجَرٍ فَكَسَرَ اَسْنَانَهُ اَوْ بِعُودٍ فَفَقَا عَيْنَهُ قَالَ: لَا يُقَادُ مِنْهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُولُ اَنَا: يُقَادُ مِنْهُ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ كَالنَّفْسِ اَنْ يَشُجَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ لَا يُرِيدُ نَفْسَهُ فَيَتْوَى فِي نَفْسِهِ، وَإِنَّ هٰذَا قَدْ عَمَدَ عَيْنَهُ وَاَسْنَانَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص پتھر لے کر دوسرے کو مارتا ہے اور اس کے دانت توڑ دیتا ہے یا لکڑی کے ذریعے اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا ابن جریج کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس سے قصاص لیا جائے گا کیونکہ یہ جان کی مانند نہیں ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو زخمی کرے اور اس کا مقصد اسے جان سے مارنا نہ ہو لیکن دوسرا شخص جان سے چلا جائے جبکہ یہاں تو اس شخص نے دوسرے شخص کی آنکھ یا دانت (کو نقصان پہنچانے) کا ارادہ کیا تھا۔

17195 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي رَجُلٍ قَامَ إِلَى رَجُلٍ بِحَجَرٍ فَكَسَرَ اَسْنَانَهُ وَفَقَا عَيْنَهُ قَالَ: يُقَادُ مِنْهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو پتھر لے کر دوسرے شخص کی طرف جاتا ہے اور اس کے دانت توڑ دیتا ہے یا اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اس سے قصاص لیا جائے گا۔

17196 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ الْحَجَرُ، وَالْعَصَا، وَالسَّوْطُ، وَالدَّفْعَةُ، وَالدَّفْقَةُ، وَكُلُّ شَيْءٍ عَمِدْتَهُ بِهِ فَفِيهِ التَّغْلِيظُ فِي الدِّيَةِ قَالَ: وَالْخَطَأُ اَنْ يَرْمِيَ شَيْئًا فَيُخْطِءَ بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شبہ عمد پتھر عصا لاٹھی دھکا دینے گرانے کی صورت میں ہوتا ہے اور ہر اس چیز میں ہوتا ہے، جس میں تم نے اس کا ارادہ کیا ہو ایسی صورت میں دیت مغلظہ لازم ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں: قتل خطا یہ ہے کہ آدمی کوئی چیز پھینکے اور وہ غلطی سے کسی کو جا لگے۔

17197 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا اسْتَقْبَلْتَهُ مِنَ الدَّفْعَةِ وَالدَّفْقَةِ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ شِبْهَ الْعَمْدِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں کسی شخص کو دھکا دیتا ہوں یا گرا دیتا ہوں، تو انہوں نے فرمایا: یہ شبہ عمد نہیں ہوگا۔

17198 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ شِبْهَ الْعَمْدِ الْحَجَرُ وَالْعَصَا

❀❀ عبدالکریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے (یہ دونوں

حضرات فرماتے ہیں) شبہ عمد پتھر یالاٹھی کے ذریعے ہوتا ہے۔

17199 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِبْهُ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ، وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ وَذٰلِكَ اَنْ يَنْزِلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَكُوْنُ رَمْيًا فِي عَمِيًّا مِنْ غَيْرِ ضَغِينَةٍ، وَلَا حَمْلِ سِلَاحٍ فَمَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ، فَلَيْسَ مِنَّا وَلَا رَاصِدٍ بِطَرِيقٍ، فَمَنْ قُتِلَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ، وَعَقْلُهُ مُغَلَّظٌ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شبہ عمد میں دیت مغلظہ لازم ہوتی ہے ایسا کرنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان لوگوں کے درمیان آتا ہے اور پھر ان کے درمیان افراتفری پھیلا دیتا ہے جو کسی سابقہ اختلاف یا لڑائی کی وجہ سے نہیں ہوتی اور ہتھیار نہیں اُٹھایا جائے گا اور جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے گا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہوگا راستے میں گھات نہیں لگائی جائے گی جو شخص اس کے علاوہ صورت میں مارا جائے تو وہ شبہ عمد ہوگا اور اس کی دیت مغلظہ ہوگی اور ایسا کرنے والے شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

17200 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُوْلُ: الرَّجُلُ يُصَابُ فِي الرِّمِّيَّا فِي الْقِتَالِ بِالْعَصَا، اَوْ بِالسَّوْطِ، اَوِ الرَّامِي بِالْحِجَارَةِ يُودَى، وَلَا يُقْتَلُ بِهِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَا يُعْلَمُ مَنْ قَاتِلُهُ وَاَقُوْلُ: اَلَا تَرٰى اِلٰى قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهُذَلِيَّتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا اَنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهَا بِهَا وَوَدَاهَا وَجَنِينَهَا " اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو لڑائی کے دوران عصا یالاٹھی لگتی ہے یا پتھر مارا جاتا ہے' اور وہ مرجاتا ہے' تو ایسی صورت میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی قتل کرنے والے کو اس کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ اس کا قاتل کون ہے؟ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ نے یہ بات ملاحظہ نہیں کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو خواتین کے بارے میں کیا فیصلہ دیا تھا جن میں سے ایک عورت نے دوسری عورت کو لکڑی ماری تھی اور اس کو قتل کر دیا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو قتل نہیں کروایا تھا بلکہ آپ ﷺ نے اس عورت اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت دلوائی تھی۔

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

17201 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ لَعَلَّهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَبُوْ سَعِيدٍ سَقَطَ مِنْ كِتَابِي قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: عِنْدَ اَبِي كِتَابٌ فِيهِ ذِكْرٌ مِنَ الْعُقُوْلِ جَاءَ بِهِ الْوَحْيُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَا قَضٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَقْلٍ اَوْ صَدَقَةٍ فَاِنَّهُ جَاءَ بِهِ الْوَحْيُ قَالَ: فَفِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ الْعَمْدِ دِيَتُهُ دِيَةُ الْخَطَاِ الْحَجَرُ، وَالْعَصَا، وَالسَّوْطُ مَا لَمْ يَحْمِلْ سِلَاحًا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ میرے والد کے پاس ایک تحریر تھی جس میں دیت سے متعلق احکام تھے جس میں اس وحی کا تذکرہ تھا جو نبی اکرم ﷺ کی طرف آئی اس میں یہ تحریر تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے جب بھی دیت یا صدقے کے بارے میں فیصلہ دیا تو وہ وحی کے مطابق تھا راوی بیان کرتے ہیں: اس کتاب میں یہ تحریر تھا اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول تھی (کہ آپ نے یہ حکم دیا ہے) قتل عمد کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی جو پتھر یا عصا یا لاٹھی کے ذریعے قتل ہوگا جبکہ آدمی نے ہتھیار نہ اٹھایا ہو۔

17202 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَنْ قُتِلَ فِي قَتْلِ عِمِّيَّةٍ رَمْيَةً بِحَجَرٍ اَوْ عَصًا فَفِيهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص افراد تفری کے دوران پتھر یا عصا کے ذریعے مارا جائے تو اس میں دیت مغلظہ لازم ہوگی۔

17203 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا رَمْيًا بِحَجَرٍ اَوْ ضَرْبًا بِسَوْطٍ اَوْ بِعَصًا، فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ وَمَنْ قُتِلَ اعْتِبَاطًا فَهُوَ قَوَدٌ لَا يُحَالُ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ قَاتِلِهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ قَاتِلِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

❀❀ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص پتھر لگنے سے یا لاٹھی یا عصا لگنے سے مارا جائے تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی اور جس شخص کو گھات لگا کر مارا جائے تو اس پر قصاص لازم ہوگا اس کے اور اس کو قتل کرنے والے (مقتول کے ولی) کے درمیان حائل نہیں ہوا جائے گا جو شخص اس کے اور اس کے قاتل کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

17204 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ الضَّرْبَةُ بِالْعِظَامِ اَوْ بِالْحَجَرِ اَوِ السَّوْطِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے شبہ عمد یہ ہے کہ ہڈی کے ذریعے یا پتھر یا لاٹھی کے ذریعے ضرب لگائی جائے۔

17203-سنن أبي داؤد - كتاب الديات' باب فيمن قتل في عمياً بين قوم - حديث: 3996'سنن ابن ماجه - كتاب الديات' باب من حال بين ولي المقتول وبين القود أو الدية - حديث: 2631'السنن للنسائي - كتاب البيوع' باب من قتل بحجر أو سوط - حديث: 4732'السنن الكبرى للنسائي - قتل بحجر أو بسوط - حديث 6781'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره - حديث 2747'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص - باب إيجاب القصاص في العمد' حديث: 14800' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث: 10650

17205 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ الضَّرْبَةُ بِالْخَشَبَةِ الضَّخْمَةِ وَالْحَجَرِ الْعَظِيمِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے

''شبہ عمد یہ ہے کہ موٹی لکڑی یا بڑے پتھر کے ذریعے ضرب لگائی جائے''۔

17206 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْعَمْدُ مَا كَانَ بِسِلَاحٍ وَمَا كَانَ دُوْنَ حَدِيدَةٍ، فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ الْخَشَبَةُ، وَالْحَجَرُ وَالْعَصَا اَنْ يُرِيدَ شَيْئًا فَيُصِيبَ غَيْرَهُ، وَلَا يَكُوْنُ شِبْهُ الْعَمْدِ اِلَّا فِي النَّفْسِ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: قتل عمد یہ ہے کہ جب ہتھیار کے ذریعے قتل کیا جائے اور جو چیز لوہے کے علاوہ ہو وہ شبہ عمد شمار ہوگی جیسے لکڑی یا پتھر یا لاٹھی کہ آدمی نے اسے ایک جگہ مارنا چاہا تھا اور وہ دوسری جگہ لگ گیا (اور دوسرا شخص اس کے نتیجے میں مر گیا) اور شبہ عمد صرف جان کی صورت میں ہوتا ہے (زخموں کی صورت میں نہیں ہوتا)۔

بَابُ الْخَطَأِ

باب: قتل خطا کا بیان

17207 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْخَطَأُ اَنْ يَرْمِيَ اِنْسَانًا فَيُصِيبَ غَيْرَهُ اَوْ يَرْمِيَ شَيْئًا فَيُخْطِءَ بِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے قتل خطا یہ ہے کہ آدمی نے ایک شخص کو تیر مارا ہو اور وہ دوسرے کو لگ جائے یا کسی چیز کو مارا ہو اور وہ غلطی سے (کسی دوسرے کو لگ جائے)۔

17208 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْخَطَأُ اَنْ تُرِيدَ، شَيْئًا فَتُصِيبَ غَيْرَهُ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے قتل خطا یہ ہے کہ تم نے ایک چیز کا ارادہ کیا ہو اور وہ دوسرے کو لگ جائے۔

17209 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْخَطَأِ اَنْ يُرِيدَ، امْرَاً فَيُصِيبَ غَيْرَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے قتل خطا کے بارے میں یہ تحریر کیا تھا کہ آدمی ایک چیز کا ارادہ کرے اور وہ دوسرے کو لگ جائے۔

بَابُ شِبْهِ الْعَمْدِ

باب: شبہ عمد کا بیان

17210 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُغَلَّظُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ الدِّيَةُ وَلَا يُقْتَلُ بِهِ مَرَّتَيْنِ تَتْرَى،

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہوگی اور اس میں قتل نہیں کیا جائے گا یہ بات دو مختلف مواقع پر منقول ہے۔

17211 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ كَقَوْلِ عَطَاءٍ

❀❀ عبدالکریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

17212 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ، اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِنَّهَا تَحْتَ قَدَمِي الْيَوْمَ اِلَّا مَا كَانَتْ مِنْ سِدَانَةِ الْبَيْتِ وَسِقَايَةِ الْحَاجِّ اَلَا، وَاِنَّ مَا بَيْنَ الْعَمْدِ وَالْخَطَاِ الْقَتْلُ بِالسَّوْطِ وَالْحَجَرِ فِيهِمَا مِائَةُ بَعِيرٍ مِنْهَا اَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا اَوْلَادُهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کی سیڑھی پر موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے اپنے وعدے کو پورا کیا جس نے اپنے بندے کی مدد کی اس نے تنہا (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کر دیا خبردار زمانہ جاہلیت کا ہر معاملہ آج میرے قدموں کے نیچے ہے البتہ ان چیزوں کا معاملہ مختلف ہے' جس کا تعلق خانہ کعبہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے سے ہے خبردار جو قتل عمد اور خطا کے درمیان ہو یعنی لاٹھی یا پتھر کے ذریعے قتل کیا گیا ہو اس میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی جن میں سے چالیس ایسے ہوں گے کہ ان کے پیٹ میں ان کے بچے ہوں''۔

17213 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ السَّدُوسِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاثُرَةٍ تُعَدُّ وَتُدْعَى وَمَالٌ وَدَمٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ اِلَّا سِدَانَةَ الْبَيْتِ وَسِقَايَةَ الْحُجَّاجِ اَلَا، اِنَّ قَتِيلَ الْخَطَاِ قَتِيلُ السَّوْطِ

وَالْعَصَا قَالَ الْقَاسِمُ: مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا، قَالَ خَالِدٌ: وَقَالَ غَيْرُ الْقَاسِمِ: مِائَةٌ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا

❀❀ عقبہ بن اوس سدوسی نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' جس نے اپنے وعدے کو پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے تنہا (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کر دیا خبردار ہر وہ ترجیحی چیز جس کا شمار کیا جاتا ہے' اور جس کے حوالے سے بلایا جاتا ہے جو بھی مال اور جو بھی خون ہے وہ میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے البتہ خانہ کعبہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کا معاملہ مختلف ہے خبردار قتل خطا کا مقتول وہ شخص ہوگا جسے لاٹھی یا عصا کے ذریعے قتل کیا گیا ہو''۔

قاسم بیان کرتے ہیں: (اس کی دیت کے ایک سو اونٹوں میں) چالیس اونٹنیاں وہ ہوں گی جن کے پیٹ میں بچے موجود ہوں جبکہ قاسم کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں ایک سو اونٹ ہوں گے جن میں سے چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں گی جن کے پیٹ میں ان کے بچے ہوں۔

17214 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الدِّيَةُ الْكُبْرَى الَّتِيْ غَلَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فَتِيَّةً سَمِيْنَةً

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے بڑی دیت جسے نبی اکرم ﷺ نے مغلظہ قرار دیا ہے اس میں تیس حقہ تیس بنت لبون اور چالیس خلفہ ہوں گے جو جوان اور موٹے تازے ہوں۔

17215 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: وَشِبْهُ الْعَمْدِ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے شبہ عمد میں تیس حقہ تیس بنت لبون اور چالیس خلفہ ہوں گے۔

17216 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ عِنْدَ اَبِيْ وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ لِيْ: فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اصْطَلَحُوا فِي الْعَمْدِ فَهُوَ عَلٰى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ

❀❀ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس جو تحریر موجود تھی وہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول تھی جس میں یہ مذکور تھا کہ شبہ عمد (کی دیت کیا ہوگی؟) اس کے بعد معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت ہے' جس میں انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول اس تحریر میں یہ بھی ذکر تھا: جب قتل عمد کی صورت میں لوگ صلح کر لیں تو اس میں اس کے مطابق فیصلہ ہوگا جس کے بارے میں لوگوں

نے آپس میں صلح کی ہے۔

17217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَاَرْبَعُوْنَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شبہ عمد کی صورت میں تیس جذعہ تیس حقہ اور چالیس ایسے اونٹ ہوں گے جو ثنیہ سے لے کر بازل تک کے درمیان کے ہوں اور یہ سب خلفہ ہوں گے۔

17218 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ عَمْدًا، فَاِنَّهُ يُدْفَعُ اِلَى اَهْلِ الْقَتِيلِ، فَاِنْ شَاءُ وا قَتَلُوهُ، وَاِنْ شَاءُ وا اَخَذُوا الْعَقْلَ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً، فَذٰلِكَ عَقْلُ الْعَمْدِ اِذَا لَمْ يُقْتَلْ صَاحِبُهُ،

❀❀ عمرو بن شعیب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص عمد کے طور پر قتل کر دے اسے مقتول کے ورثاء کے حوالے کر دیا جائے گا اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو دیت کے ایک سو اونٹ وصول کر لیں گے جس میں تیس حقہ تیس جذعہ اور چالیس خلفہ ہوں گے یہ قتل عمد کی دیت ہوگی اس صورت میں جب قتل کرنے والے کو (قصاص میں) قتل نہ کیا جائے''۔

17219 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، وَالشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

17220 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، وَسُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ: فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ

❀❀ امام شعبی نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے شبہ عمد کی صورت میں تیس حقہ تیس جذعہ اور چالیس ایسے اونٹ ادا کیے جائیں گے جو ثنیہ سے لے کے بازل تک کی عمر کے ہوں اور یہ سب خلفہ ہوں گے۔

17221 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے چالیس خلفہ تیس حقہ اور تیس جذعہ ہوں گے۔

17222 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شبہ عمد کی صورت میں تینتیس حقہ تینتیس جذعہ اور چونتیس ایسے اونٹ ہوں گے جو عمر کے اعتبار سے ثنیہ سے لے کر بازل تک کی عمر کے ہوں گے اور وہ سب خلفہ ہوں گے۔

17223 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ،

❀❀ ابراہیم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے شبہ عمد میں پچیس حقہ پچیس جذعہ پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون ہوں گے۔

17224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17225 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُثْمَانَ، وَزَيْدًا، قَالَا: فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ اَرْبَعُوْنَ جَذَعَةً خَلِفَةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا وَثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ شبہ عمد کے بارے میں فرماتے ہیں: اس میں چالیس جزعہ ہوں گے' جو خلفہ سے لے کر بازل تک کی عمر کے ہوں گے اور تیس حقہ اور تیس بنت لبون ہوں گے۔

17226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اصْطَلَحُوا فِي الْعَمْدِ عَلٰى شَيْءٍ، فَهُوَ عَلٰى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ اَقَلُّوا اَوْ اَكْثَرُوا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے قتل عمد کی صورت میں جب دونوں فریق کسی چیز پر صلح کرلیں تو اس کے مطابق ادائیگی لازم ہوگی جس پر انہوں نے صلح کی ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔

بَابُ تَغْلِيظِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

باب: دیت مغلظہ میں گائے یا بکریوں کا حکم

17227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ تَغْلِيظِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ قَالَ: الرُّبُعُ وَالسُّدُسُ

❀❀ عمرو بن شعیب' گائے اور بکری کی مغلظہ میں فرماتے ہیں: وہ ایک چوتھائی یا چھٹا حصہ ہوگا۔

17228 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَغْلِيظُ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ قَالَ: مَا اَعْلَمُهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: گائے اور بکری میں مغلظہ کیا ہوگی انہوں نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

17229 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ، اَنَّ تَغْلِيظَ الْبَقَرِ، وَالْغَنَمِ السُّدُسُ، لَيْسَ فِيهَا ذَكَرٌ قَالَ: وَإِنَّهُ لَتُؤْخَذُ الثَّنِيَّةُ السَّمِينَةُ، قُلْتُ لِدَاوُدَ: اَثْبَتَ مَا تُخْبِرُنِي عَنْ سِنِي الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ؟ قَالَ: لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَلَا يَعْزِيهِ إِلٰى اَحَدٍ سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ: يَقُوْلُهُ النَّاسُ

❀❀ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: گائے اور بکری میں مغلظہ چھٹا حصہ ہوگا جس میں کوئی نر نہیں ہوگا انہوں نے فرمایا: موٹا تازہ ثنیہ وصول کرلیا جائے گا میں نے داؤد سے دریافت کیا: گائے اور بکری کی عمر کے بارے میں جو چیز آپ نے مجھے بتائی ہے کیا یہ مستند طور پر منقول ہے انہوں نے جواب دیا: ایسا ہی ہوتا آرہا ہے تاہم انہوں نے اس بات کی نسبت کسی متعین فرد کی طرف نہیں کی جس سے انہوں نے یہ بات سنی ہو انہوں نے صرف یہ کہا: لوگ یہ کہتے ہیں۔

بَابُ اَسْنَانِ دِيَةِ الْخَطَأِ

باب: خطا کے طور پر دانتوں (کونقصان پہنچانے) کی دیت

17230 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: "عَقْلُ الْخَطَأِ خَمْسَةُ اَخْمَاسٍ: عِشْرُوْنَ مِنْهَا بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَعِشْرُوْنَ ابْنَ لَبُوْنٍ"

❀❀ ابن شہاب فرماتے ہیں: خطا کی دیت پانچ صورتوں میں ہوگی ان میں سے بیس بنت لبون بیس بنت مخاض دس حقہ دس جذعہ اور بیس بنت لبون ہوں گے۔

17231 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَعَشْرٌ بَنُوْ لَبُوْنٍ ذُكُورٍ

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے تیس حقہ تیس بنت لبون تیس بنت مخاض اور دس بنولبون مذکر ہوں گے۔

17232 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: دِيَةُ الْخَطَأِ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَعِشْرُوْنَ بَنُوْ لَبُوْنٍ ذُكُورٌ،

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے قتل خطا کی دیت میں اونٹوں میں سے تیس حقہ تیس بنت لبون بیس بنت مخاض اور بیس بنولبون مذکر ہوں گے۔

17233 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: فِي الْكِتَابِ الَّذِي عِنْدَ اَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي دِيَةِ الْخَطَأِ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: وہ تحریر جو میرے والد کے پاس موجود تھی، جس میں نبی اکرم ﷺ کے

حوالے سے منقول روایات تھیں اس میں قتل خطا کی دیت کے بارے میں یہ ذکر تھا۔

اس کے بعد راوی نے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

17234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17235 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: " دِيَةُ الْخَطَأِ مِنَ الْإِبِلِ مِائَةٌ: خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ ابْنَ لَبُوْنٍ ذُكُورٌ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اونٹوں کی شکل میں قتل خطا کی دیت میں ایک سو اونٹ ہوں گے جن میں سے پچیس حقہ پچیس جذعہ پچیس بنت مخاض اور پچیس ابن لبون مذکر ہوں گے۔

17236 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: فِي الْخَطَأِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل خطا کی دیت میں پچیس حقہ پچیس جذعہ پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون ہوں گے۔

17237 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دِيَةُ الْمُسْلِمِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ اَرْبَاعٌ مِثْلُ قَوْلِ: عَلِيٍّ هٰذَا وَزَادَ، فَاِنْ لَمْ تُوجَدْ بِنْتُ الْمَخَاضِ جُعِلَ مَكَانَهَا بَنُو لَبُوْنٍ ذُكُورٌ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جو تحریر بھجوائی تھی اس میں یہ ذکر تھا کہ مسلمان کی دیت ایک سو اونٹ ہوں گے جو چار صورتوں میں ہوں گے اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند مذکور ہے تاہم اس میں یہ چیز زائد ہے کہ اگر بنت مخاض دستیاب نہ ہو تو اس کی جگہ بنت لبون مذکر شامل کر دیے جائیں گے۔

17238 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: فِي الْعَمْدِ اَخْمَاسًا عِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَعِشْرُوْنَ بَنَاتَ مَخَاضٍ، وَعِشْرُوْنَ ابْنَ مَخَاضٍ، وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل عمد کی صورت میں پانچ قسم کی ادائیگی ہوگی بیس حقہ بیس جذعہ بیس بنت مخاض بیس ابن مخاض اور بیس بنت لبون ہوں گے۔

17239 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، فِیْ دِیَةِ الْخَطَأ ثَلاثُوْنَ جَذَعَةً، وَثَلاثُوْنَ حِقَّةً، وَثَلاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَعَشْرٌ بَنُوْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٌ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے قتل خطا کی دیت میں تیس جذعہ تیس حقہ تیس بنت لبون اور دس بنولبون مذکر ہوں گے۔

بَابُ الدِّيَةِ مِنَ الْبَقَرِ

باب: گائے کی شکل میں دیت کی ادائیگی۔

17240 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الدِّيَةُ مِنَ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے گائے کی صورت میں دیت کی ادائیگی میں دوسو گائے ادا کی جائیں گی۔

17241 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: الدِّيَةُ مِنَ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَقَالَ قَتَادَةُ: تُؤْخَذُ الثَّنِيَّةُ فَصَاعِدًا

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے گائے کی شکل میں دیت کی ادائیگی کی صورت میں دوسو گائے ادا کی جائیں گی قتادہ فرماتے ہیں: ثنیہ یا اس سے بڑی عمر کی گائے وصول کی جائیں گی۔

17242 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ فَمِائَتَا بَقَرَةٍ قَالَ: وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ فَكُلُّ بَعِيرٍ بِبَقَرَتَيْنِ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے گائے کی صورت میں دیت ادا کرنی ہو تو دوسو گائے ادا کی جائیں گی۔

ابوبکر فرماتے ہیں: جس شخص کی دیت گائے کی شکل میں ہو تو ہر اونٹ دو گائے کے برابر شمار ہو گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گائے ادا کرنے والوں پر دوسو گائیں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17243 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْنَا اَنَّهَا مُسِنَّةٌ

❀❀ امام شعبی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے گائے والوں پر دوسو گائے کی ادائیگی لازم ہوگی سفیان بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ وہ گائے مسنہ ہوں گی۔

17244 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: مِائَتَا بَقَرَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: فِي الْخَطَأ الْجَذَعُ، وَالثَّنِيُّ، وَفِي الْمُغَلَّظَةِ خِيَارُ الْمَالِ

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے مکحول کا یہ قول نقل کیا ہے دوسو گائے لازم ہوں گی معمر بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے یہ بات بیان کی ہے قتل خطا کی صورت میں جذعی اور ثنی کی ادائیگی ہوگی اور مغلظہ کی صورت میں مال میں سے بہترین کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17245 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِيْ اَسْنَانِ الْبَقَرِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مِائَتَا بَقَرَةٍ مِائَةُ جَذَعَةٍ، وَمِائَةُ مُسِنَّةٍ

❀❀ امام شعبی گائے کی عمر کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے دوسو گائے کی ادائیگی لازم ہوگی ایک سو جذعہ اور ایک سو مسنہ ہوں گی۔

17246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ، اَنَّ اَسْنَانَ الْبَقَرِ، رُبُعٌ تَوَابِعُ، وَرُبُعٌ مَا اَعَانَتْ بِهِ الْعَشِيرَةُ مِنْ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ اَوْ ثَنِيٍّ، وَمَا بَقِيَ مِنْ وَسَطِ الْمَالِ قَالَ: يَقُوْلُهُ النَّاسُ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: - يَعْنِيْ مَا شِئْتَ مِنْ صَغِيْرَةٍ اَوْ كَبِيرَةٍ -

❀❀ داؤد بن ابوعاصم فرماتے ہیں: گائے کی عمروں میں چار قسمیں ہوں گی ایک چوتھائی توابع ہوگی ایک چوتھائی وہ ہوں گی؛ جس میں خاندان مدد کرے گا خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو یا ثنی ہو اور جو باقی ہوں گی وہ درمیانی قسم کے مال سے ہوں گی داؤد نے یہ بتایا: لوگ یہی کہتے ہیں۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: یعنی تم جو چاہو ادا کردو چھوٹی یا بڑی ادا کردو۔

بَابُ الدِّيَةِ مِنَ الشَّاءِ

باب: بکریوں کی شکل میں دیت کی ادائیگی

17247 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الدِّيَةُ مِنَ الشَّاءِ اَلْفَا شَاةٍ،

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے بکریوں کی صورت میں دیت کی ادائیگی میں دو ہزار بکریاں ادا کی جائیں گی۔

17248 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ مِثْلَهُ وَقَالَ قَتَادَةُ: تُؤْخَذُ الثَّنِيَّةُ فَصَاعِدًا، وَلَا تُؤْخَذُ عَوْرَاءُ وَلَا هَرِمَةٌ، وَلَا تَيْسٌ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے قتادہ فرماتے ہیں: ثنیہ یا اس سے بڑی عمر کی بکری وصول کی جائے گی اس میں کوئی کانی یا بوڑھی (بکری) یا نر (یعنی بکرا) وصول نہیں کیا جائے گا۔

17249 - حدیثِ نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ عَقْلُهُ مِنَ الشَّاةِ، فَاَلْفَا شَاةٍ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَنْ كَانَ عَقْلُهُ مِنَ الشَّاةِ، فَكُلُّ

بَعِيرٍ بِعِشْرِينَ شَاةً، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلَى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَا شَاةٍ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے بکریوں کی شکل میں دیت ادا کرنی ہو تو وہ دو ہزار بکریاں ادا کرے گا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: جس شخص نے بکریوں کی صورت میں دیت ادا کرنی ہو تو ایک اونٹ بیس بکریوں کے برابر قرار دیا جائے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عُمَرَ قَالَ: عَلَى اَهْلِ الشَّاةِ اَلْفَا شَاةٍ

❀❀ ابن ابولیلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17251 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَعْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، رَفَعَهُ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: يُؤْخَذُ الثَّنِيُّ، وَالْجَذَعُ كَمَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ يُؤْخَذُ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ

❀❀ عمرو بن شعیب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ثنی اور جذعہ کو وصول کیا جائے گا جس طرح اسے صدقہ میں وصول کیا جاتا ہے اسی طرح قتل خطا کی دیت میں وصول کیا جائے گا۔

17252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ، اَنَّ اَسْنَانَ دِيَةِ الْغَنَمِ رُبُعٌ مَا جَازَ الْوَادِي مِنْ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ، وَرُبُعٌ مَا اَعَانَتْ بِهِ الْعَشِيرَةُ مِنْ صَغِيرٍ، وَكَبِيرٍ، وَفَارِضٍ، وَمَا بَقِيَ مِنْ وَسَطِ الْمَالِ، لَيْسَ فِيهِ ذِكْرٌ قَالَ: لَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهُ وَيَقُوْلُهُ النَّاسُ

❀❀ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: بکریوں کی دیت میں چار قسمیں ہوں گی ایک چوتھائی وہ ہوں گی جو وادی کو عبور کرسکیں خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی ہوں۔ ایک چوتھائی وہ ہوں گی جن کے بارے میں خاندان مدد کرے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی اور فارض اور جو باقی بچیں گی وہ درمیانے مال میں سے ہوں گے ان میں کوئی نر جانور نہیں ہوگا

داؤد کہتے ہیں: وہ ہمیشہ یہی کہتے رہے ہیں: لوگوں نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

17253 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَقْلُ الدِّيَةِ فِي الشَّاةِ اَلْفَا شَاةٍ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بکریوں کی شکل میں دیت کی ادائیگی کی صورت میں دو ہزار بکریاں ادا کرنا ہوں گی۔

بَابُ كَيْفَ اَمْرُ الدِّيَةِ

باب: دیت کا معاملہ کیسے ہوگا؟

17254 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى

فِی النَّفْسِ بِالدِّيَةِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے جان کے معاملے میں دیت کا فیصلہ دیا ہے۔

17255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتِ الدِّيَةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَعِيرٍ لِكُلِّ بَعِيرٍ أُوقِيَةٌ، فَذٰلِكَ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ غَلَتِ الْإِبِلُ، وَرَخُصَتِ الْوَرِقُ، فَجَعَلَهَا عُمَرُ وُقِيَّةً وَنِصْفًا، ثُمَّ غَلَتِ الْإِبِلُ، وَرَخُصَتِ الْوَرِقُ أَيْضًا، فَجَعَلَهَا عُمَرُ أُوقِيَّتَيْنِ، فَذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ آلَافٍ، ثُمَّ لَمْ تَزَلِ الْإِبِلُ تَغْلُو، وَتَرْخُصُ الْوَرِقُ حَتّٰى جَعَلَهَا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ، وَمِنَ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ، وَمِنَ الشَّاةِ أَلْفَ شَاةٍ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دیت ایک سواونٹ کی شکل میں ہوتی تھی ہر ایک اونٹ کا ایک اوقیہ ہوتا تھا اور یوں یہ چار ہزار بن جاتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور اونٹوں کی قیمتیں بڑھ گئیں اور چاندی کی قیمت کم ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ڈیڑھ اوقیہ کے برابر ایک قرار دے دیا پھر اونٹوں کی قیمتیں اور زیادہ ہوگئیں اور چاندی کی قیمت اور کم ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دو اوقیہ کے برابر قرار دے دیا یوں یہ آٹھ ہزار (درہم) بن گئے اس کے بعد مسلسل اونٹوں کی قیمت بڑھتی رہی اور چاندی کی قیمت کم ہوتی رہے یہاں تک کہ یہ بارہ ہزار (درہم) یا ایک ہزار دینار ہوگئے اور گائے میں دوسو گائے اور بکریوں میں دو ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہے۔

17256 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتِ الدِّيَةُ مِنَ الْإِبِلِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهَا لَمَّا غَلَتِ الْإِبِلُ عِشْرِينَ وَمِائَةً لِكُلِّ بَعِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَإِنْ شَاءَ الْقَرَوِيُّ أَعْطَى مِائَةَ نَاقَةٍ أَوْ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ، أَوْ أَلْفَيْ شَاةٍ، وَلَمْ يُعْطِ ذَهَبًا قَالَ: إِنْ شَاءَ أَعْطَى إِبِلًا، وَلَمْ يُعْطِ ذَهَبًا هُوَ الْأَمْرُ الْأَوَّلُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے پہلے دیت اونٹوں کی شکل میں ہوتی تھی یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اونٹوں کی قیمت زیادہ ہوگئی تو انہوں نے ایک اونٹ کی قیمت ایک سوبیس (درہم) مقرر کی راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر بستی کا رہنے والا شخص چاہے تو وہ ایک سواونٹ یا دوسو گائے یا دوسو بکریاں دے سکتا ہے خواہ وہ سونا نہ بھی دے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو اونٹ ادا کردے اور سونا نہ دے یہ پہلا معاملہ ہوتا تھا۔

17257 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَفَيُعْطِي الْقَرَوِيُّ إِنْ شَاءَ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا؟ قَالَ: لَا لَا يَتَعَاقَلُ أَهْلُ الْقُرَى مِنَ الْمَاشِيَةِ غَيْرَ الْإِبِلِ يَقُولُ: هُوَ عَقْلُهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا شہر کا رہنے والا شخص اگر چاہے تو گائے یا بکریاں ادا کردے تو انہوں نے کہا: جی نہیں! شہر کے رہنے والے لوگ جانوروں میں سے اونٹ کے علاوہ اور کوئی ادائیگی نہیں کر سکتے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں شہری لوگ یہی دیت ادا کرتے تھے۔

17258 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: عَلَى اَهْلِ الْإِبِلِ الْإِبِلُ، وَعَلَى اَهْلِ الْبَقَرِ الْبَقَرُ، وَعَلَى اَهْلِ الشَّاةِ الشَّاةُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ بات کہی جاتی ہے اونٹ والوں پر اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی گائے والوں پر گائے کی ادائیگی لازم ہوگی اور بکریوں والوں پر بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: عَلَى اَهْلِ الْإِبِلِ الْإِبِلُ، وَعَلَى اَهْلِ الذَّهَبِ الذَّهَبُ، وَعَلَى اَهْلِ الْوَرِقِ الْوَرِقُ، وَعَلَى اَهْلِ الْغَنَمِ الْغَنَمُ، وَعَلَى اَهْلِ الْبَزِّ الْحُلَلُ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اونٹ والوں پر اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور سونے والوں پر سونے کی ادائیگی لازم ہوگی چاندی والوں پر چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی بکریوں والوں پر بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور کپڑے والوں پر کپڑے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنْ شَاءَ صَاحِبُ الْبَقَرِ اَوِ الشَّاةِ اَعْطَى الْإِبِلَ

❀❀ عبدالکریم نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے گائیوں یا بکریوں کا مالک اگر چاہے تو اونٹ ادا کرسکتا ہے۔

17261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مِائَةُ بَعِيرٍ اَوْ قِيمَةُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک سو اونٹ ہوں گے یا پھر ان کی قیمت کے برابر کوئی اور چیز ہوگی۔

17262 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيَةَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دیت میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

17263 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ قَضَى عَلَى اَهْلِ الْوَرِقِ عَشَرَةَ آلَافٍ، وَعَلَى الدَّنَانِيرِ اَلْفَ دِينَارٍ ، وَعَلَى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ، وَعَلَى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ " قَالَ: وَسَمِعْنَا اَنَّهَا سُنَّةٌ، وَعَلَى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَسَمِعْتُ اَنَّهَا سُنَّةٌ، وَعَلَى اَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ ابن ابولیلیٰ نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی والوں پر دس ہزار کی دینار والوں پر ایک ہزار کی کپڑے والوں پر دو سو کپڑوں کی گائے والوں پر دو سو گائیوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے یہی سنا ہے کہ یہی سنت ہے اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہے میں نے یہ سنا ہے کہ یہی سنت ہے اونٹ والوں پر

ایک سواونٹوں کی ادائیگی لازم ہے۔

17264 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضَى اَبُوْ بَكْرٍ مَكَانَ كُلِّ بَعِيرٍ بَقَرَتَيْنِ ،

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ کی جگہ دو گائیوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی۔

17265 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: دِيَةُ الْحِمْيَرِيِّ ثَلَاثُمِائَةِ حُلَّةٍ مِّنْ حُلَلِ الثَّلَاثِ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے حمیری کی دیت تین حلوں کے تین سو حلے ہوں گے۔

17267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً قَالَ: قُلْتُ: الْبَدَوِيُّ صَاحِبُ الْبَقَرِ وَالشَّاةِ اَلَهُ اَنْ يُعْطِيَ اِبِلًا اِنْ شَاءَ، وَاِنْ كَرِهَ الْمُتَبِعُ الْمَعْقُوْلَ لَهُ؟ قَالَ: هُوَ لَهُ حَقٌّ قَالَ: مَا نَرَى اِلَّا اَنَّهُ مَا شَاءَ الْمَعْقُوْلُ لَهُ هُوَ حَقُّهُ، لَهُ مَاشِيَةُ الْعَاقِلِ مَا كَانَتْ، لَا تُصْرَفُ اِلَى غَيْرِهَا اِنْ شَاءَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے میں نے کہا: دیہاتی شخص جو گائے یا بکریوں کا مالک ہوتا ہے کیا اسے اس بات کی اجازت ہوگی کہ اگر وہ چاہے تو اونٹ ادا کردے اگرچہ وہ شخص اس بات کو ناپسند کرتا ہو جسے دیت ادا کی جانی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا انہوں نے فرمایا: ہم یہی سمجھتے ہیں کہ جس شخص کو دیت ادا کی جانی ہے اس کا یہ حق نہیں ہے اس کا حق صرف یہ ہے کہ دیت ادا کرنے والے نے جو ادائیگی کی ہے وہ اسے قبول کرے یہ حق دیت ادا کرنے والے کے علاوہ اور کسی طرف نہیں جائے گا۔

17268 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيهِ ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِينَ اَهْلِ الْقَرْيَةِ ، اَوِ الْبَادِيَةِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اِبِلٌ ، فَعَلَى اَهْلِ الْوَرِقِ الْوَرِقُ ، وَعَلَى اَهْلِ الْبَقَرِ الْبَقَرُ ، وَعَلَى اَهْلِ الْغَنَمِ الْغَنَمُ ، وَعَلَى اَهْلِ الْبَزِّ الْبَزُّ قَالَ: يُعْطُونَ مِنْ اَيِّ صِنْفٍ كَانَ بِقِيمَةِ الْاِبِلِ مَا كَانَتْ ، اِنِ ارْتَفَعَتْ اَوِ انْخَفَضَتْ قِيمَتُهَا يَوْمَئِذٍ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تمام لوگوں پر خواہ وہ شہروں کے رہنے والے ہوں یا دیہاتوں کے رہنے والے ہوں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہے' جس شخص کے پاس اونٹ نہ ہوں' تو چاندی والوں پر چاندی کی گائیوں والوں پر گائے کی بکریوں والوں پر بکریوں کی اور کپڑے والوں کپڑے کی ادائیگی لازم ہوگی وہ فرماتے ہیں: اونٹ کی قیمت

کے حساب سے یہ لوگ جس بھی شکل میں چاہیں ادائیگی کردیں گے خواہ اس دن اونٹ کی قیمت زیادہ ہو یا کم ہو (اونٹوں کی قیمت کا ہی اعتبار ہوگا)۔

17269 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ اَهْلُ الطَّعَامِ الذُّرَةُ عَلَيْهِمْ طَعَامٌ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ بِذٰلِكَ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: قَالَ اَبُوْهُ: فَمَنِ اتَّقَى بِالْاِبِلِ مِنَ النَّاسِ، فَهُوَ حَقُّ الْمَعْقُوْلِ لَهُ الْاِبِلُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: اناج والے لوگ جن کے پاس گیہوں ہوتا ہے کیا ان پر اناج کی ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے جواب دیا: میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا ہے طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کے والد فرماتے ہیں: لوگوں میں سے جو شخص اونٹوں کے ذریعے بچنا چاہتا ہو تو یہ اس شخص کا حق ہے، جسے دیت ادا کی جارہی ہے۔

17270 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْمُ الْاِبِلَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ، وَيُقِيْمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ، فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ ثَمَنَهَا، وَاِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى عَلٰى نَحْوِ الثَّمَنِ مَا كَانَ

قَالَ: وَقَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِى الدِّيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى حِيْنَ كَثُرَ الْمَالُ، وَغَلَتِ الْاِبِلُ فَاَقَامَ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ سِتَّمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِمِائَةٍ

وَقَضٰى عُمَرُ فِى الدِّيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا، وَقَالَ: اِنِّىْ اَرَى الزَّمَانَ تَخْتَلِفُ فِيْهِ الدِّيَةُ، تَنْخَفِضُ فِيْهِ مِنْ قِيْمَةِ الْاِبِلِ، وَتَرْتَفِعُ فِيْهِ وَاَرَى الْمَالَ قَدْ كَثُرَ، وَاَنَا اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْحُكَّامَ بَعْدِىْ، وَاَنْ يُصَابَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ فَتَهْلَكَ دِيَتُهُ بِالْبَاطِلِ، وَاَنْ تَرْتَفِعَ دِيَتُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَتُحْمَلَ عَلٰى قَوْمٍ مُسْلِمِيْنَ، فَتَجْتَاحُهُمْ فَلَيْسَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى زِيَادَةٌ فِىْ تَغْلِيْظِ عَقْلٍ، وَلَا فِى الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلَا فِى الْحَرَمِ، وَلَا عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى فِيْهِ تَغْلِيْظٌ لَا يُزَادُ فِيْهِ عَلَى اثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا، وَعَقْلُ اَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ عَلٰى اَسْنَانِهَا، كَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَا شَاةٍ، وَلَوْ اُقِيْمَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اِلَّا عَقْلَهُمْ يَكُوْنُ ذَهَبًا وَوَرِقًا فَيُقَامُ عَلَيْهِمْ، وَلَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى فِى الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ عَقْلًا مُسَمًّى لَا زِيَادَةَ فِيْهِ لَاتَّبَعْنَا قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُقِيْمُهُ عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ "

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ شہر والوں پر اونٹوں کی قیمت کے حساب سے چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی کی ادائیگی لازم قرار دیتے تھے آپ اونٹوں کی قیمت کے حساب سے اس کا تعین کرتے تھے اگر اونٹوں کی قیمت زیادہ ہوتی تھی تو ادائیگی زیادہ کر دیتے تھے اور اگر کم ہوتی تھی تو اسی حساب سے اس میں ادائیگی کم کر دیتے تھے تو شہر والوں پر قیمت کے

حساب سے ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ جو بھی ہو وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ شہر والوں پر جب مال زیادہ ہو اور اونٹوں کی قیمت بڑھ چکی ہو تو اس حساب سے ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے ایک سو اونٹوں کو چھ سو دیناروں سے لے کے آٹھ سو دیناروں کے برابر قرار دیا تھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت کے بارے میں شہر والوں پر یہ ادائیگی لازم قرار دی تھی کہ وہ بارہ ہزار (درہم) ادا کریں گے وہ فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ مختلف زمانوں میں دیت مختلف رہی ہے کسی زمانے میں اونٹ کی قیمت کم ہو جاتی تھی کسی میں زیادہ ہو جاتی تھی اسی طرح میں نے مال کو دیکھا کہ وہ زیادہ ہو گیا تو مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہوا کہ میرے بعد فیصلہ کرنے میں کوئی زیادتی نہ ہو جائے اور کسی مسلمان شخص کو یہ نقصان پہنچے اور پھر اس کی دیت باطل ہو جائے' یا اس کی دیت ناحق طور پر زیادہ ہو جائے اور دوسرے مسلمانوں پر اس کی ادائیگی لازم ہو جائے جو ان کے لئے پریشانی کا باعث بن جائے شہر والوں پر دیت مغلظہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور نہ حرمت والے مہینے میں نہ حرم کی حدود میں نہ ہی شہر والوں پر دیت مغلظہ میں بارہ ہزار (درہم) سے زیادہ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ ویرانوں میں رہنے والوں پر دیت کی شکل میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی جو ان کی عمروں کے حساب سے ہوگی جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا ہے گائیوں والوں دو سو گائیوں کی ادائیگی لازم ہوگی بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر شہر والوں پر قیمت کا تعین کیا جائے اور دیت کی ادائیگی سونے یا چاندی کی شکل میں ہو' تو پھر اس کے لئے قیمت کا تعین کر دیا جائے گا اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہر والوں پر سونے یا چاندی کی شکل میں متعین طور پر دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دے دیتے تو پھر اس میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا تھا اور ہم نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی پیروی کرنی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کو اونٹوں کی قیمت کے حساب سے متعین کیا تھا۔

17271 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَرَضَ الدِّيَةَ مِنَ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ، وَمِنَ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سونے کی شکل میں ایک ہزار (دیناروں) اور چاندی کی شکل میں بارہ ہزار (درہموں) کو دیت کے طور پر مقرر کیا تھا۔

17272 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، شَاوَرَ السَّلَفَ حِينَ جَنَّدَ الْاَجْنَادَ، فَكَتَبَ اَنَّ عَلَى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَعَلَى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ، وَعَلَى اَهْلِ الشَّاةِ اَلْفَا شَاةٍ، وَعَلَى مَنْ نَسَجَ الْبَزَّ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ بِخَمْسِمِائَةِ حُلَّةٍ، اَوْ قِيمَةِ ذٰلِكَ مِمَّا سِوَى الْحُلَلِ، فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ اَصَابَهُ مِنَ الْاَعْرَابِ فَدِيَتُهُ مِنَ الْاِبِلِ لَا يُكَلَّفُ الْاَعْرَابِيُّ الذَّهَبَ، وَلَا الْوَرِقَ وَاِذَا اَصَابَهُ الْاَعْرَابِيُّ وَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِبِلًا فَعِدْلُهَا مِنَ الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَقَضٰى عُثْمَانُ فِي التَّغْلِيظِ الدِّيَةَ بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ تحریر تھا کہ حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ نے جب مختلف سمتوں میں لشکر روانہ کیے تو آپ نے بزرگوں سے مشورہ لیا اور یہ تحریر کیا کہ اونٹ والوں پر ایک سو اونٹوں کی اور گائیوں والوں پر دو سو گائیوں کی بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کی اور جو شخص یمن سے تعلق رکھتا ہو اور کپڑا بنانے کا کام کرتا ہو اس پر پانچ سو حلوں کی یا اس کے علاوہ حلوں میں سے ان کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر کوئی دیہاتی جرم کا مرتکب ہوتا ہے' تو اس کی دیت اونٹوں کی شکل میں ہوگی دیہاتی کو سونے یا چاندی کی ادائیگی کا پابند نہیں کیا جائے گا جب کوئی دیہاتی جرم کا مرتکب ہو اور وہ اونٹوں کی شکل میں ایک سو اونٹ دیت کے طور پر ادا کر دے تو ٹھیک ہے' اگر اسے اونٹ نہیں ملتے تو وہ پھر اس کے برابر دو ہزار بکریاں ادا کرے گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دیت مغلظہ میں چار ہزار درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17273 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَتَلَ مَوْلًى لِبَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَتِهِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَقَالَ: " وَهُوَ الَّذِي يَقُولُ: (وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْ فَضْلِهِ) (التوبة: 74) "

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: بنو عدی بن کعب کے ایک غلام نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت میں بارہ ہزار درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا راوی کہتے ہیں: یہ وہی ہیں جو یہ کہتے ہیں:

''انہیں صرف اس بات کا غصہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل کے تحت انہیں خوش حال کر دیا''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ

باب: دیت مغلظہ کا حکم

17274 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَيْسَ عَلَى اَهْلِ الْقُرَى تَغْلِيظٌ لِاَنَّ الذَّهَبَ عَلَيْهِمْ، وَالذَّهَبُ تَغْلِيظٌ،

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہے شہر والوں پر دیت مغلظہ نہیں ہوگی کیونکہ ان پر سونے کی ادائیگی لازم ہے' اور سونا بھی مغلظہ (گاڑھا یا زیادہ) ہوتا ہے۔

17275 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

17276 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تُغَلَّظُ الدِّيَةُ اِلَّا فِي اَسْنَانِ الْاِبِلِ لَا فِي الذَّهَبِ، وَلَا فِي الْوَرِقِ اِنَّمَا الذَّهَبُ، وَالْوَرِقُ تَغْلِيظٌ

❀❀ عکرمہ فرماتے ہیں: دیت مغلظہ صرف اونٹوں کی شکل میں ہوگی نہ سونے کی شکل میں ہوگی نہ چاندی کی شکل میں ہوگی کیونکہ سونے اور چاندی کی شکل میں اسے مزید سخت کر دیا جائے گا۔

17277 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضَى عُثْمَانُ فِي تَغْلِيظِ الدِّيَةِ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ

❀❀ عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دیت مغلظہ میں چار ہزار درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

بَابُ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ التَّغْلِيظُ

باب: کس صورت میں دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی؟

17278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، أَنَّهُ كَانَ يُغَلِّظُ فِي دِيَةِ الْجَارِ، وَالَّذِي يُقْتَلُ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں پڑوسی کی یا جس شخص کو حرمت والے مہینے میں قتل کیا گیا ہو اس کی دیت مغلظہ ہوگی۔

17279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَا: مَنْ قُتِلَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَمَنْ قُتِلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَمَنْ قُتِلَ فِي الْحَرَمِ فَالدِّيَةُ وَثُلُثُ الدِّيَةِ،

❀❀ زہری اور مجاہد فرماتے ہیں: جس شخص کو حرمت والے مہینے میں قتل کیا گیا ہو یا جسے احرام کی حالت میں قتل کیا گیا ہو یا جسے حرم کی حدود میں قتل کیا گیا ہو تو اس صورت میں ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ابن شہاب کے حوالے سے منقول ہے۔

17281 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ فِي الْحَرَمِ فَالدِّيَةُ وَثُلُثُ الدِّيَةِ، وَمَنْ قُتِلَ مُحْرِمًا فَالدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس شخص کو حرم کی حدود میں قتل کیا گیا ہو تو اس کی ایک مکمل دیت اور ایک ایک تہائی دیت ہوگی اور جس شخص کو احرام کی حالت میں قتل کیا گیا ہو اس کی دیت مغلظہ ہوگی۔

17282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَوْطَا رَجُلٌ امْرَاَةً فَرَسًا فِي الْمَوْسِمِ فَكَسَرَ ضِلْعًا مِنْ اَضْلَاعِهَا، فَمَاتَتْ، فَقَضَى عُثْمَانُ فِيهَا بِثَمَانِيَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ؛ لِاَنَّهَا كَانَتْ فِي الْحَرَمِ، جَعَلَهَا الدِّيَةَ وَثُلُثَ الدِّيَةِ

❀❀ ابن ابونجیح نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے حج کے موقع پر ایک شخص کے گھوڑے نے ایک عورت کو پاؤں تلے روند دیا جس سے اس کی پسلی ٹوٹ گئی اور اس کا انتقال ہو گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس میں آٹھ ہزار درہم کی ادائیگی لازم قرار دی' کیونکہ وہ عورت اس وقت حرم کی حدود میں تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ

دیا۔

17283 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ: بِمَكَّةَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم ابن عیینہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں مکہ میں ذوالقعدہ کے مہینے میں (یہ واقعہ پیش آیا تھا)۔

17284 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ جَارَهُ: فِيْهِ تَغْلِيظٌ زَعَمُوْا قُلْتُ: فَذَا رَحِمٌ؟ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ فِيْهِ تَغْلِيظًا قُلْتُ: فَابْنُ عَمَّةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ فِيْ كُلِّ ذِيْ رَحِمٍ تَغْلِيظٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں کہا تھا جو اپنے پڑوسی کو قتل کر دیتا ہے کہ اس میں دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی لوگوں کا یہی کہنا ہے میں نے دریافت کیا: کہ اگر وہ کسی سگے رشتے دار کو قتل کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس صورت میں بھی دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: اگر کوئی اپنی پھوپھی کے بیٹے کو قتل کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! ہر رشتے دار (کے قتل کی صورت) میں دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17285 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ لِيْ: تَغْلِيظٌ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَفِي الْحَرَمِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے مجھ سے فرمایا حرمت والے مہینے میں یا حرم کی حدود میں (قتل کرنے کی صورت میں) دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17286 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَسُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُسًا يَقُوْلُ: فِي الْحَرَمِ وَفِي الْجَارِ، وَفِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ تَغْلِيظٌ.

❀❀ عمرو بن دینار اور سلیمان احول بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے طاؤس کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے حرم کی حدود میں یا پڑوسی کو یا حرمت والے مہینے میں (قتل کرنے کی صورت میں) دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17287 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ: تَغْلِيظٌ فِيْ اَسْنَانِ الْاِبِلِ، وَلَا يُزَادُ فِي الدِّيَةِ شَيْءٌ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: یہ مغلظہ اونٹوں کی عمروں کے حساب سے ہوگی ویسے دیت مغلظہ میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

17288 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْجَارِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ تَغْلِيظٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہے پڑوسی کو یا حرمت والے مہینے میں (قتل کرنے کی صورت میں) دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17289 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ جَارًا لَّهُ فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَفِی الْحَرَمِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا اَدْرِی فَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ لَا يَقُوْلُ فِيهَا شَيْئًا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ سے سوال کیا یا کسی شخص نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنے پڑوسی کو حرمت والے مہینے میں اور حرم کی حدود میں قتل کر دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم (کہ اس کا حکم کیا ہوگا)۔

طاؤس کے صاحبزادے بھی اس بارے میں کچھ نہیں کہتے تھے۔

17290 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ قَتَلَ حَلَالٌ حَرَامًا غُلِّظَتْ دِيَتُهُ، وَاِنْ قَتَلَ حَرَامٌ حَلَالًا غُلِّظَ فِی دِيَتِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر احرام کے بغیر والا شخص احرام والے شخص کو قتل کر دیتا ہے' تو اس کی دیت مغلظہ ہوگی اور اگر احرام والا شخص احرام کے بغیر شخص کو قتل کر دیتا ہے' تو اس کی دیت مغلظہ ہوگی۔

17291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: فِی الْجِرَاحِ تَغْلِيظٌ فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے حرمت والے مہینے میں زخمی کرنے کی صورت میں دیت مغلظہ ہوگی۔

17292 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ قَالَ: فِی وَجْهِ الْمَرْاَةِ تَغْلِيظٌ وَاَنَّهُ قَالَ: فِی الشَّفَةِ السُّفْلٰی تَغْلِيظٌ فِيهَا مِنَ الرَّجُلِ، وَالْمَرْاَةِ وَكَانَ يَقُوْلُ: التَّغْلِيظُ لَيْسَ بِزِيَادَةٍ فِی عَدَدِ الْمَالِ، وَلٰكِنْ فِی تَفْضِيلِ الْاِبِلِ فَكُلُّ اثْنَيْنِ قَدْرُهُمَا سَوَاءٌ فَفَضَلَ اَحَدُهُمَا، فَاِنَّمَا هُوَ تَغْلِيظٌ، وَلَيْسَ بِزِيَادَةٍ فِی عَدَدِ الْمَالِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: عورت کے چہرے میں دیت مغلظہ ہوگی وہ یہ فرماتے ہیں: نیچے والے ہونٹ میں دیت مغلظہ ہوگی خواہ مرد کا ہو یا عورت کا ہو وہ یہ فرماتے ہیں: دیت مغلظہ مال کی تعداد میں زیادتی کا نام نہیں ہے بلکہ اونٹوں میں زیادہ بہتر اونٹوں کی ادائیگی کی شکل میں ہوگی ہر دو ایسی چیزیں جن کی مقدار برابر ہو لیکن ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہو' تو یہ چیز مغلظہ شمار ہوگی لیکن یہ مال کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا۔

17293 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَيْسَ عَلٰی اَهْلِ الْقُرٰی زِيَادَةٌ فِی تَغْلِيظِ عَقْلٍ، وَلَا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلَا فِی الْحَرَمِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب ﷜ نے فرمایا: شہر والوں پر دیت مغلظہ میں اضافہ لازم نہیں

ہوگا نہ ہی حرمت والے مہینے میں نہ ہی حرم کی حدود میں۔

17294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضَى، فِيمَنْ قُتِلَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ اَوْ فِي الْحَرَمِ اَوْ هُوَ مُحْرِمٌ بِالدِّيَةِ وَثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جو شخص حرمت والے مہینے میں یا حرم کی حدود میں یا احرام کی حالت میں قتل ہو جاتا ہے تو اس کو ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت ادا کی جائے گی۔

17295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اتَّفَقَا عَلَى اَنَّهُ لا تَغْلِيظَ فِي الْحَرَمِ، وَلَا فِي الْمُحْرِمِ، وَلَا فِي اَشْبَاهِ ذٰلِكَ "

❀❀ ابراہیم نخعی اور امام شعبی کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ حرم کی حدود یا احرام والے شخص یا اس طرح کی اور کسی صورت میں دیت مغلظہ نہیں ہوگی۔

17296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَعَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالُوا: مَنْ قُتِلَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فِدْيَةٌ وَثُلُثٌ قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ فَقَالَ: مَا اَعْرِفُ هٰذَا

❀❀ سعید بن میسّب' سلیمان بن یسار اور عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: جس شخص کو حرمت والے مہینے میں قتل کر دیا جائے تو اسے ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت ادا کرنی ہوگی قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حسن بصری کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

بَابُ مَا اُصِيبَ مِنَ الْمَالِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ

باب: جس شخص کے مال کو حرمت والے مہینے میں نقصان پہنچایا جائے

17297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا اُصِيبَ مِنْ مَوَاشِي النَّاسِ وَاَمْوَالِهِمْ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَاِنَّهُ يُزَادُ الثُّلُثُ هٰذَا فِي الْعَمْدِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر حرمت والے مہینے میں لوگوں کے مویشی یا اموال کو نقصان پہنچایا جائے تو جان بوجھ کر کرنے کی صورت میں ایک تہائی حصہ اضافی ادا کیا جائے گا۔

17298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، اَنَّ عُثْمَانَ، اَغْرَمَ فِي نَاقَةِ مُحْرِمٍ اَهْلَكَهَا رَجُلٌ، فَاَغْرَمَهُ الثُّلُثَ زِيَادَةً عَلَى ثَمَنِهَا

❀❀ زہری نے ابان بن عثمان کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک احرام والے شخص کی اونٹوں کو احرام والے شخص نے ہلاک کر دیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس اونٹنی کی قیمت کے علاوہ ایک تہائی

مزید ادائیگی جرمانے کے طور پر عائد کی۔

17299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: اُتِيَ عُثْمَانُ بِرَجُلٍ ضَمَّ اِلَيْهِ ضَالَّةَ رَجُلٍ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَاُصِيبَتْ عِنْدَهُ فَغَرِمَهَا، وَمِثْلَ ثُلُثِ ثَمَنِهَا

❀❀ ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس کے پاس ایک شخص کا گمشدہ جانور تھا یہ حرمت والے مہینے کی بات ہے اس شخص کے ہاں وہ جانور مر گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر اس کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا اور اس کی قیمت کا ایک تہائی حصہ مزید ادا کرنا لازم قرار دیا۔

17300 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعِكْرِمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الضَّالَّةِ الْمَكْتُوْمَةِ مِنَ الْاِبِلِ فَدِيَتُهَا مِثْلُهَا اِنْ اَدَّاهَا بَعْدَمَا يَكْتُمُهَا اَوْ وُجِدَتْ عِنْدَهُ، فَعَلَيْهِ قَرِيْنَتُهَا مِثْلُهَا

❀❀ طاؤس اور عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گمشدہ چھپایا گیا اونٹ اس کی دیت اس کی مثل ہوگی اگر آدمی اس کو چھپانے کے بعد اسے ادا کرتا ہے یا اس کے پاس سے وہ پایا جاتا ہے' تو اس پر اس کی مانند ادا کرنا لازم ہوگا''۔

17301 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ رَجَبٌ قَالَ: وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُعَظِّمُوْنَ الْاَشْهُرَ الْحُرُمَ لِاَنَّ الظُّلْمَ فِيْهَا اَحَدُّ قَالَ: " وَمَنْ قُتِلَ فِيْ شَهْرٍ حَلَالٍ اَوْ جُرِحَ لَمْ يُقْتَلْ فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ حَتّٰى يَجِيْءَ شَهْرٌ حَلَالٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ) (البقرة: 194) "

❀❀ زہری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا مہینہ رجب کا مہینہ ہے وہ بیان کرتے ہیں: مسلمان حرمت والے مہینوں کی تعظیم کرتے ہیں کیونکہ اس دوران ظلم کرنا زیادہ سخت ہے' جس شخص کو حرمت والے مہینے کے علاوہ میں قتل کیا گیا ہو یا زخمی کیا گیا ہو' تو مجرم کو حرمت والے مہینے میں قتل نہیں کیا جائے گا جب تک حرمت والے مہینے ختم نہیں ہو جاتے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے بدلے''۔

17302 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَجُلًا جُرِحَ فِيْ شَهْرٍ حَلَالٍ، فَاَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ اَمِيْرٌ اَنْ يُقَيِّدَهُ فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَهُوَ فِيْ طَائِفَةِ الدَّارِ لَا تُقِدْهُ حَتّٰى يَدْخُلَ شَهْرٌ حَلَالٌ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے مجھے یہ بات بتائی گئی کہ ایک شخص کو حلال مہینے میں زخمی کیا گیا تو عثمان بن محمد جو ان دنوں امیر تھے انہوں نے اسے حرمت والے مہینے میں قید کرنے کا ارادہ کیا تو عبید بن عمیر نے یہ کہا کہ تم اس کو بدلہ اس وقت تک نہ دلواؤ جب تک حلال مہینہ نہیں آ جاتا۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ وَسَرَقَ فِيْهِ

باب: جوشخص حرم کی حدود میں قتل کرے یا اس میں چوری کرے

17303 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ اَيْنَ يُقْتَلُ قَاتِلُهُ؟ قَالَ: حَيْثُ شَاءَ اَهْلُ الْمَقْتُولِ قَالَ: وَاِنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ لَمْ يُقْتَلْ فِي الْحَرَمِ وَكَذٰلِكَ اَشْهُرُ الْحُرُمِ مِثْلُ الْحَرَمِ فِيْ ذٰلِكَ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو حرم کی حدود میں قتل کر دیتا ہے تو اس قتل کرنے والے کو کہاں قتل کیا جائے گا انہوں نے فرمایا: مقتول کے ورثاء جہاں چاہیں انہوں نے فرمایا: اگر کوئی شخص حرم کی حدود میں قتل کرتا ہے تو اسے حرم کی حدود میں قتل نہیں کیا جائے گا اسی طرح اگر کوئی حرمت والے مہینوں میں قتل کرتا ہے تو اس بارے میں ان کا حکم بھی حرم کی مانند ہوگا۔

17304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

17305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ قُتِلَ فِي الْحَرَمِ، وَمَنْ قُتِلَ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَرَمِ اُخْرِجَ اِلَى الْحِلِّ فَيُقْتَلُ: قَالَ: تِلْكَ السُّنَّةُ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: جوشخص حرم کی حدود میں قتل کر دے اسے حرم کی حدود میں ہی قتل کیا جائے گا اور جوشخص حرم کی حدود سے باہر قتل کر کے حرم کی حدود میں داخل ہو جائے اسے حرم کی حدود سے باہر لے جا کر پھر قتل کیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: سنت یہی ہے۔

17306 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ قَتَلَ اَوْ سَرَقَ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ دَخَلَ الْحَرَمَ فَاِنَّهُ لَا يُجَالَسُ، وَلَا يُكَلَّمُ، وَلَا يُؤْوٰى وَيُنَاشَدُ حَتّٰى يَخْرُجَ فَيُقَامُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَتَلَ اَوْ سَرَقَ فَاُخِذَ فِي الْحِلِّ فَاُدْخِلَ الْحَرَمَ، فَاَرَادُوا اَنْ يُقِيْمُوْا عَلَيْهِ مَا اَصَابَ اُخْرِجَ مِنَ الْحَرَمِ اِلَى الْحِلِّ، وَاِنْ قُتِلَ فِي الْحَرَمِ اَوْ سَرَقَ اُقِيْمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جوشخص حرم کی حدود کے باہر قتل کرتا ہے یا چوری کرتا ہے اور پھر حرم کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھے گا اور اس کے ساتھ بات چیت نہیں کی جائے گی اسے پناہ نہیں دی جائے گی اس کے ساتھ گفتگو نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ وہ حرم کی حدود سے باہر چلا جائے تو اسے سزا دی جائے گی اور جوشخص قتل کرتا ہے یا چوری کرتا ہے اور اسے حرم کی حدود سے باہر پکڑ لیا جاتا ہے اور پھر حرم کی حدود میں داخل کیا جاتا ہے اور پھر لوگ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ اس کے جرم کی اسے سزا دیں تو اسے حرم کی حدود سے باہر لے جایا جائے گا لیکن اگر کوئی شخص حرم کی حدود کے اندر قتل کرتا ہے

یا چوری کرتا ہے تو حرم کے حدود میں ہی اس کو سزا دی جائے گی۔

17307 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَابْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِيمَنْ قَتَلَ فِي الْحِلِّ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَرَمِ قَالَ: لَا يُجَالَسُ وَلَا يُكَلَّمُ وَلَا يُبَايَعُ وَلَا يُؤْوَى قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَيُذَكَّرُ وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: يُؤْتَى اِلَيْهِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ، اتَّقِ اللّٰهَ فِي دَمِ فُلَانٍ اخْرُجْ مِنَ الْمَحَارِمِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص حرم کی حدود کے باہر قتل کرتا ہے اور پھر حرم کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ بیٹھا نہیں جائے گا بات چیت نہیں کی جائے گی خرید و فروخت نہیں کی جائے گی اسے پناہ نہیں دی جائے گی۔

طاؤس کے صاحبزادے کہتے ہیں اسے وعظ و نصیحت کی جائے گی جبکہ ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں اس کے پاس آ کر یہ کہا جائے گا اے فلاں تم اللہ تعالیٰ سے فلاں شخص کے قتل کے حوالے سے ڈرو اور حرم کی حدود سے باہر نکل جاؤ۔

17308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَمُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا قَتَلَ فِي الْحَرَمِ اَوْ اَصَابَ حَدًّا فِي الْحَرَمِ اُقِيمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ، وَاِذَا قَتَلَ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ ثُمَّ دَخَلَ الْحَرَمَ اَمِنَ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص حرم کی حدود میں قتل کر دے یا حرم کی حدود میں قابل حد جرم کا مرتکب ہو تو حرم کی حدود میں ہی اس کو سزا دی جائے گی لیکن جب اس نے حرم کی حدود سے باہر قتل کیا ہو اور پھر حرم میں داخل ہو جائے تو وہ امن میں آ جائے گا۔

17309 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي رَجُلٍ اَخَذَهُ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ اِلَى الْحِلِّ فَقَتَلَهُ فَقَالَ: اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ اِلَى الْحِلِّ فَقَتَلَهُ اَيْ يَقُولُ: اَدْخَلَهُ بِاَمَانٍ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اتَّهَمَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي بَعْضِ الْاَمْرِ، وَاَعَانَ عَلَيْهِ عَبْدَ الْمَلِكِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَتْلًا، فَلَمْ يَلْبَثْ بَعْدَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى قُتِلَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر تنقید کی جنہوں نے حرم سے باہر سے پکڑا تھا اور پھر حرم کی حدود میں لا کر پھر اسے حرم کی حدود سے باہر لے جا کر اسے قتل کیا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے اسے حرم کی حدود میں داخل کیا پھر حرم کی حدود سے باہر لے جا کر اسے قتل کر دیا ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ انہوں نے اس شخص کو امان کے ساتھ اندر داخل کیا اور پھر باہر نکال دیا وہ ایک شخص تھا جس پر ابن زبیر نے حکومتی معاملے کے حوالے سے الزام عائد کیا تھا اور اس شخص نے ابن زبیر کے خلاف عبدالملک کی مدد کی تھی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ رائے تھی کہ ایسے شخص کو قتل نہیں کیا جا سکتا اس کے کچھ ہی عرصے کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بھی شہید کر دیا گیا تھا۔

بَابُ الْمُوضِحَةِ

باب: موضحہ (زخم کا حکم)

17310 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: موضحہ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17312 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ اَوْ عَدْلِهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ اَوِ الْبَقَرِ اَوِ الشَّاءِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موضحہ زخم کے بارے میں پانچ اونٹوں یا ان کے برابر سونے یا چاندی یا گائے یا بکریوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17313 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات نقل کی ہے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''موضحہ میں (پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17314 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ "

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں موضحہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں موضحہ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17316 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِمْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

كَتَبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ فِيمَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ بِشَيْءٍ

❀❀ معمر اور ثوری نے اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے خط میں یہ لکھا تھا نبی اکرم ﷺ نے موضحہ سے چھوٹے زخم میں کسی ادائیگی کا فیصلہ نہیں دیا۔

17317 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلَى الْاَجْنَادِ، وَلَا نَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيمَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ بِشَيْءٍ قَالَ: وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلِهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، وَفِي مُوضِحَةِ الْمَرْاَةِ بِخَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلِهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف لشکروں کی طرف یہ خط لکھا تھا کہ ہمارے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے موضحہ سے چھوٹے کسی زخم کے بارے میں کسی ادائیگی کا فیصلہ نہیں دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے موضحہ میں پانچ اونٹوں یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور عورت کے موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17318 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: تُقَدَّرُ الْمُوضِحَةُ بِالْاِبْهَامِ، فَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ اُخِذَ بِحِسَابِ مَا زَادَ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موضحہ کا حساب انگوٹھے کے حساب سے لگایا جائے گا اس سے جو زیادہ ہوگا اسی حساب سے ادائیگی میں اضافہ ہوگا۔

17319 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ حُكُومَةٌ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے موضحہ سے کم زخم میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ فِيمَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ بِشَيْءٍ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے موضحہ سے کم میں کسی ادائیگی کا فیصلہ نہیں دیا۔

17321 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الدَّامِيَةِ بَعِيرٌ، وَفِي الْبَاضِعَةِ بَعِيرَانِ، وَفِي الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلَاثٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي السِّمْحَاقِ اَرْبَعٌ، وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ، وَفِي الْهَاشِمَةِ عَشْرٌ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَفِي الْمَامُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الرَّجُلِ يُضْرَبُ حَتّٰى يَذْهَبَ عَقْلُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً اَوْ يُضْرَبُ حَتّٰى يَغَنَّ، وَلَا يَفْهَمَ الدِّيَةُ كَامِلَةً اَوْ يَبَحَّ فَلَا يَفْهَمَ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَفِي جَفْنِ الْعَيْنِ رُبُعُ الدِّيَةِ، وَفِي حَلَمَةِ الثَّدْيِ رُبُعُ الدِّيَةِ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دامیہ (زخم) میں ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی باضعہ میں دو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی متلاحمہ میں تین اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی سمحاق میں چار اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی موضحہ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی ہاشمہ میں دس کی ادائیگی لازم ہوگی منقولہ میں پندرہ کی ادائیگی لازم ہوگی مامومہ میں ایک تہائی دیت (یعنی تینتیس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی) جب کسی شخص کو ضرب لگائی جائے اور اس کی عقل رخصت ہو جائے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی یا کسی شخص کو ضرب لگائی جائے یہاں تک کہ اس کی آواز خراب ہو جائے اور اس کی بات واضح نہ ہوتی ہو یا اس کی آواز یوں بیٹھ جائے کہ اس کا مفہوم سمجھ نہ آتا ہو تو پھر اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ آنکھ کے پپوٹے میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی چھاتی میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَوْضِعِ عَقْلِ الْمُوضِحَةِ

باب: موضحہ کی دیت کے مقام کا بیان

17322 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ فِي مُوضِحَةٍ، فَقَالَ: لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: صَدَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ، قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: فِي الْمُوضِحَةِ لَا يَعْقِلُهَا اَهْلُ الْقُرَى، وَيَعْقِلُهَا اَهْلُ الْبَادِيَةِ

❀❀ ابن ابوملیکہ دو آدمیوں کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے موضحہ زخم کے بارے میں اپنا مقدمہ عبداللہ بن خالد کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی راوی کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے فرمایا: عبداللہ بن خالد نے ٹھیک کہا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے موضحہ زخم کی دیت شہر والے ادا نہیں کریں گے ویرانے والے اس کی دیت ادا کریں گے۔

17323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُولُ: اِنَّمَا الْمُوضِحَةُ عَلَى اَهْلِ الْبَوَادِي قَالَ: وَاَمَّا عَلَى اَهْلِ الْقُرَى فَلَا قَالَ: قَدْ اَدْرَكْتُ وَمَا يَتَعَاقَلُهَا اَهْلُ الْقُرَى

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: موضحہ کی ادائیگی دیہی علاقوں والوں پر لازم ہوگی جہاں تک شہر والوں کا تعلق ہے ان پر لازم نہیں ہوگی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ صورت حال پائی ہے کہ شہروں کے رہنے والے لوگ اس کی دیت ادا نہیں کرتے ہیں۔

17324 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: جَاءَ عُمَيْرُ بْنُ خَالِدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ يَطْلُبُ مُوضِحَةً اُصِيبَ بِهَا حَسِبْتُ لَهُ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَعْقِلُهَا اَهْلُ الْقُرَى وَيَعْقِلُهَا اَهْلُ الْبَادِيَةِ

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: عمیر بن خالد جو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے موضحہ زخم کی دیت دلوانے کا مطالبہ کیا جو زخم انہیں لگا تھا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شہر کے رہنے والے لوگ اس کی دیت ادا نہیں کریں گے البتہ دیہات کے رہنے والے لوگ اس کی دیت ادا کریں گے۔

17325 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَامِرٍ الْغِفَارِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَبْطَلَ الْمُوضِحَةَ عَنْ اَهْلِ الْقُرٰى

❀❀ عامر غفاری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہر والوں پر موضحہ زخم کو کالعدم قرار دیا ہے۔

17326 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَبْطَلَهَا عَنْ اَهْلِ الْقُرٰى

❀❀ ابوسلمہ بن سفیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہر والوں سے اسے کالعدم قرار دیا ہے۔

17327 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُوضِحَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَادِيَةِ خَمْسٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا موضحہ میں دیہات کے رہنے والوں پر پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

17328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَنْ يَعْقِلُوا الْمُوضِحَةَ، وَجَعَلَ فِيهَا خَمْسِينَ دِيْنَارًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مختلف شہروں میں خط لکھا کہ وہ لوگ موضحہ کی دیت ادا کریں اور انہوں نے اس کی دیت پچاس دینار مقرر کی۔

بَابُ الْمُوضِحَةِ فِىْ غَيْرِ الرَّاْسِ

باب: سر کے علاوہ موضحہ زخم کا حکم

17329 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مُوضِحَةٌ فِىْ غَيْرِ الرَّاْسِ فِى الْوَجْهِ اَوْ فِى الْيَدِ اَيَعْقِلُهَا اَهْلُ الْبَادِيَةِ؟ قَالَ: اِىْ وَاللّٰهِ اَظُنُّهَا اِذَا اَوْضَحَتْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: موضحہ سر کے علاوہ چہرے پر یا ہاتھ پر ہو تو کیا اس میں بھی دیہات والے لوگ دیت ادا کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کی قسم! اس کے بارے میں میرا یہی گمان ہے جبکہ وہ واضح ہو۔

17330 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمُوضِحَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي جَسَدِ الْإِنْسَانِ لَيْسَتْ فِي رَأْسِهِ، فَقَضٰى اَنَّ كُلَّ عَظْمٍ كَانَ لَهُ نَذْرٌ مُسَمًّى اَنَّ فِي مُوضِحَتِهِ نِصْفَ عُشْرِ نَذْرِهَا مَا كَانَ، فَاِذَا كَانَتِ الْمُوضِحَةُ فِي الْيَدِ، فَهِيَ نِصْفُ عُشْرِ نَذْرِهَا مَا لَمْ تَكُنْ فِي الْاَصَابِعِ، فَاِذَا كَانَتْ فِي الْاَصَابِعِ مُوضِحَةٌ، فَهِيَ نِصْفُ عُشْرِهَا وَذٰلِكَ اَنَّ الْاَصَابِعَ يَفْتَرِقُ نَذْرُهَا، فَكَانَتْ كُلُّ اِصْبَعٍ عَشْرًا مِنَ الْاِبِلِ وَمَا كَانَ فَوْقَ الْاَصَابِعِ مِنَ الْكَفِّ فَنَذْرُهُ مِثْلُ نَذْرِ الذِّرَاعِ وَالْعَضُدِ، وَقَضٰى فِي الرِّجْلِ بِمِثْلِ مَا قَضٰى بِهِ فِي الْيَدِ مِنَ النَّذْرِ فِي اَصَابِعِهَا وَمُوضِحَتِهَا

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انسان کے جسم میں لگنے والے موضحہ زخم کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو سر کے علاوہ میں لگا ہو' تو اس میں ہر ہڈی کے لئے ایک متعین ادائیگی ہوگی اور ہر عضو کے مخصوص موضحہ زخم میں اس عضو کی مخصوص ادائیگی کا بیسواں حصہ لازم ہوگا جب ہاتھ میں موضحہ زخم ہوگا تو ہاتھ کی دیت کا بیسواں حصہ لازم ہوگا جبکہ وہ زخم انگلیوں تک نہ پہنچا ہو جب انگلیوں میں موضحہ زخم ہوگا تو وہ انگلیوں کا بیسواں حصہ ہوگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انگلیوں کی دیت الگ الگ ہوتی ہے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہوتی ہے لیکن جو انگلیوں سے اوپر ہتھیلی میں ہو' تو اس میں کلائی یا بازو کی دیت لازم ہوگی انہوں نے پاؤں کے بارے میں بھی اس کی مانند فیصلہ دیا ہے جو انہوں نے ہاتھ کے بارے میں فیصلہ دیا ہے کہ جس کا تعلق اس کی انگلیوں کی دیت اور اس کے موضحہ زخم کے بارے میں ہوگا۔

17331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَضٰى فِي مُوضِحَةِ الْاِصْبَعِ نِصْفَ عُشْرِ نَذْرِ تِلْكَ الْاِصْبَعِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگلی کے موضحہ زخم میں اس انگلی کی دیت کے بیسویں حصے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، يَذْكُرُ اَنَّ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّاْسِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فِي الْوَجْهِ عَيْبٌ، فَيُزَادُ فِي مُوضِحَةِ الْوَجْهِ بِقَدْرِ عَيْبِ الْوَجْهِ مَا بَيْنَهَا، وَبَيْنَ عَقْلِ نِصْفِ الْمُوضِحَةِ

❀❀ سلیمان بن یسار ذکر کرتے ہیں چہرے میں لگنے والا موضحہ زخم سر میں موضحہ زخم کی مانند ہوگا' البتہ اگر چہرے میں عیب موجود ہو' تو حکم مختلف ہوگا اور اس چہرے کے عیب کے حساب سے چہرے کے موضحہ زخم میں تعین کر لیا جائے گا جو اس کے اور موضحہ زخم کی نصف ادائیگی کے درمیان ہوگا۔

17333 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ يُحَدِّثُ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ تَكُونُ فِي الرَّاْسِ، وَالْحَاجِبِ، وَالْاَنْفِ سَوَاءٌ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ موضحہ زخم کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سر میں یا ابرو میں یا ناک میں لگا ہو کہ ان سب

کا حکم برابر ہے۔

17334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الْمُوضِحَةُ فِي جَسَدِ الْإِنْسَانِ، فَفِيهَا خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ دِينَارًا، وَإِذَا كَانَتْ فِي الْيَدِ فَمِثْلُ ذَلِكَ

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: جب موضحہ زخم انسان کے جسم میں لگا ہو تو اس میں پچیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب ہاتھ میں لگا ہو تو بھی اس کی مانند ہوگا۔

17335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: جِرَاحُ الرَّأْسِ وَالْوَجْهِ سَوَاءٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے سر اور چہرے کا زخم برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔

17336 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ فِي الْوَجْهِ، وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ

❀❀ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا ہے سر اور چہرے کا موضحہ زخم برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُمَا سَوَاءٌ قَالَ: وَلَا تَكُونُ فِي مُوضِحَةِ الْجَسَدِ اِنَّمَا تَكُونُ فِيهِ حُكُومَةٌ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں البتہ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ادائیگی جسم کے موضحہ زخم میں نہیں ہوگی کیونکہ اس میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الْمُوضِحَةِ فِي الْوَجْهِ ضِعْفُ مَا فِي مُوضِحَةِ الرَّأْسِ

❀❀ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: چہرے کا موضحہ زخم سر کے موضحہ زخم سے دگنا ہوگا۔

17339 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْجِرَاحِ الَّتِي لَمْ يَقْضِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، وَلَا اَبُو بَكْرٍ، فَقَضَى فِي الْمُوضِحَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي جَسَدِ الْإِنْسَانِ، وَلَيْسَ فِي الرَّأْسِ اَنَّ كُلَّ عَظْمٍ لَهُ نَذْرٌ مُسَمًّى فَفِي مُوضِحَتِهِ نِصْفُ عُشْرِ نَذْرِهِ مَا كَانَ، فَاِذَا كَانَتْ مُوضِحَةٌ فِي الْيَدِ فَنِصْفُ عُشْرِ نَذْرِهَا مَا لَمْ تَكُنْ فِي الْاَصَابِعِ، فَهِيَ نِصْفُ عُشْرِ نَذْرِ الْاِصْبَعِ، فَمَا كَانَ فَوْقَ الْاَصَابِعِ فِي الْكَفِّ فَنَذْرُهَا مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الذِّرَاعِ وَالْعَضُدِ وَفِي الرِّجْلِ مِثْلُ مَا فِي الْيَدِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان زخموں کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ نہیں دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی نہیں دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ موضحہ زخم جو انسان کے جسم میں

لگتا ہے اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ سر میں نہ ہو تو جس بھی ہڈی پر متعین دیت کی ادائیگی لازم ہوتی ہو اس ہڈی کے موضحہ زخم میں اس ہڈی کی دیت کا بیسواں حصہ لازم ہوگا خواہ وہ جو بھی ہو جب ہاتھ میں موضحہ زخم ہوگا تو ہاتھ کی دیت کا بیسواں حصہ ہوگا جبکہ وہ زخم انگلیوں تک نہ پہنچا ہوا گر وہ انگلیوں میں ہوگا تو پھر انگلیوں کی دیت کا بیسواں حصہ ہوگا اور جو انگلیوں سے اوپر ہتھیلیوں میں ہوگا تو وہ کلائی یا بازو کے موضحہ زخم کی مانند ہوگا اور پاؤں کا حکم بھی ہاتھ کی مانند ہے۔

بَابُ الْمُلْطَاةِ وَمَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ

باب: ملطاۃ اور جو زخم موضحہ سے کم ہو اس کا حکم

17340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ، اَنَّ عَلِيًّا، قَضٰى فِي السَّمْحَاقِ، وَهِيَ الْمُلْطَاةُ بِاَرْبَعٍ مِّنَ الْاِبِلِ

❀❀ جابر بن عبداللہ بن نجی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سمحاق' اس سے مراد ملطاۃ ہے' اس میں چار اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

17342 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الدَّامِيَةِ بَعِيرٌ، وَفِي الْبَاضِعَةِ بَعِيرَانِ، وَفِي الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلَاثٌ، وَفِي السَّمْحَاقِ اَرْبَعٌ، وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ،

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دامیہ میں ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی باضعہ میں دو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی متلاحمہ میں تین اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی سمحاق میں چار اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی موضحہ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا ذَكَرَهُ، عَنْ عَلِيٍّ،

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے معمر کہتے ہیں میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

17344 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، مِثْلَ قَوْلِ زَيْدٍ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْمُوضِحَةَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالملک کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ اس سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق منقول ہے تاہم اس میں انہوں نے موضحہ کا ذکر نہیں کیا۔

17345 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: اِنَّ الثَّوْرِيَّ اَخْبَرَنَا عَنْكَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ، قَضَيَا فِي الْمُلْطَاةِ بِنِصْفِ الْمُوضِحَةِ فَقَالَ لِي: قَدْ حَدَّثْتُهُ بِهِ فَقُلْتُ: فَحَدِّثْنِي بِهِ فَاَبَى وَقَالَ: الْعَمَلُ عِنْدَنَا عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ الرَّجُلُ عِنْدَنَا هُنَالِكَ يَعْنِي يَزِيدَ بْنَ قُسَيْطٍ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے کہا: سفیان ثوری نے آپ کے حوالے سے یزید بن قسیط کے حوالے سے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ملطاۃ کے بارے میں نصف موضحہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا تو امام مالک نے مجھے جواب دیا میں نے اسے یہ حدیث بیان کی تھی میں نے اسے کہا: پھر آپ مجھے بھی یہ بات بیان کردیں تو انہوں نے اس کا انکار کردیا اور بولے ہمارے ہاں اس پر عمل نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اس کا راوی ہمارے نزدیک کوئی مستند حیثیت رکھتا ہے امام مالک کی مراد یزید بن قسیط تھے۔

17346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الدَّامِيَةِ الْكُبْرٰى يَرَوْنَ اَنَّهَا الْمُتَلَاحِمَةُ ثَلَاثُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَفِي الْمُوضِحَةِ مِائَتَا دِرْهَمٍ، وَفِي الدَّامِيَةِ الصُّغْرٰى مِائَةُ دِرْهَمٍ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دامیہ کبریٰ کے بارے میں لوگوں کی یہ رائے ہے کہ یہ متلاحمہ ہے اس میں تین سو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی موضحہ میں دو سو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی دامیہ صغریٰ میں ایک سو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ اللَّطْمَةِ

باب: طمانچہ رسید کرنا

17347 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلًى لِسُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ يُحَدِّثُ يُخْبِرُ مَعْمَرَ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ، قَضٰى فِي الصَّكَّةِ، اِذَا احْمَرَّتْ اَوِ اخْضَرَّتْ اَوِ اسْوَدَّتْ بِسِتَّةِ دَنَانِيرَ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن حبیب کے غلام کو سنا کہ وہ معمر کو یہ بتا رہے تھے کہ سلیمان بن حبیب نے طمانچہ مارنے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اگلے کا (چہرہ) سرخ یا سبز یا سیاہ ہوجائے گا تو چھ دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْهَاشِمَةِ

باب: ہاشمہ (زخم) کا حکم

17348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ: فِي الْهَاشِمَةِ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ قبیصہ بن ذویب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہاشمہ زخم میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17349 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِيهَا عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ بَعْضُهُم: خَمْسَةٌ وَسَبْعُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اس میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی قتادہ بیان کرتے ہیں: بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ پچھتر دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17350 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي الْهَاشِمَةِ فِي الرَّأْسِ سَمِعْنَا اَنَّ فِيهَا اَلْفَ دِرْهَمٍ

❀❀ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے سر میں ہاشمہ زخم کے بارے میں ہم نے یہ سنا ہے کہ اس میں ایک ہزار درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْحَرْصَةِ

باب: ہرصہ (زخم) کا حکم

17351 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ فِي الْحَرْصَةِ، خَمْسَةً وَاَرْبَعِينَ دِرْهَمًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہرصہ زخم میں پنتالیس درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17352 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ: فِي الْحَرْصَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ بَيْنَ اللَّحْمِ وَالْجِلْدِ فِي الرَّأْسِ خَمْسُونَ دِرْهَمًا

❀❀ امام شعبی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے وہ ہرصہ زخم جو سر میں گوشت اور جلد کے درمیان لگتا ہے اس میں پچاس درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مُوضِحَةِ الْعَبْدِ وَسِنِّهِ

باب: غلام کے موضحہ زخم اور اس کے دانتوں کا حکم

17353 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِيْ مُوضِحَةِ الْعَبْدِ وَسِنِّهِ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهَا نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے غلام کے موضحہ زخم یا اس کے دانت میں سے ہر ایک میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

17354 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِيْ مُوضِحَةِ الْعَبْدِ نِصْفُ

عُشْرِ ثَمَنِهِ

❀❀ زکریا نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے غلام کے موضحہ زخم میں اس کی قیمت کے بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْمَأْمُوْمَةِ

باب: مامومہ (زخم کا حکم)

17355 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْمَأْمُوْمَةِ الثُّلُثُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے مامومہ میں ایک تہائی (دیت کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17356 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الْمَأْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے مامومہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17357 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

❀❀ عاصم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

17358 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَأْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مامومہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17359 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمَأْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَاِنْ خَبَلَتْ شِقَّهُ اَوْ غُشِيَ عَلَيْهِ مِنَ الرَّعْدِ اَوْ ذَهَبَ عَقْلُهُ فَفِيهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً "

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے مامومہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس کا ایک پہلو بے کار ہو جائے یا اس پر کپکپی طاری ہونے لگے یا اس کی عقل ختم ہو جائے تو اس پر مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17360 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا، كَانَ يَقُوْلُ: فِي ثَلَاثٍ مِنَ الْمَأْمُوْمَةِ الدِّيَةُ اِنْ خَبَلَتْ شِقَّهُ اَوْ ذَهَبَ عَقْلُهُ اَوْ غُشِيَ عَلَيْهِ مِنَ الرَّعْدِ

❀❀ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: ماتین قسم کے مامومہ زخموں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر آدمی کا ایک پہلو بیکار ہو جائے یا اس کی عقل رخصت ہو یا اس پر کپکپی طاری ہونے لگے (یعنی وہ رعشے کا مریض بن جائے)۔

17361 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: عِنْدَ اَبِي كِتَابٌ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَأْمُومَةِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس ایک تحریر موجود تھی جو نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول روایات کے بارے میں تھی اس میں یہ مذکور تھا کہ مامومہ زخم میں تینتیس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17362 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَسَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: إِذَا كَانَتِ الْمَأْمُومَةُ عَمْدًا فَفِيهَا ثُلُثَا الدِّيَةِ، وَإِذَا كَانَتْ خَطَأً فَفِيهَا ثُلُثَا الدِّيَةِ

❀❀ قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مامومہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب مامومہ زخم عمد کی صورت میں لگا ہو تو اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب وہ خطا کے طور پر لگا ہو تو پھر اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی (عربی عبارت میں اسی طرح تحریر ہے)۔

17363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: فِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ قَالَ: وَقَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ: وَقَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَأْمُومَةِ فِي الْجَسَدِ إِنْ أُصِيبَ السَّاقُ أَوِ الْفَخِذُ أَوِ الذِّرَاعُ أَوِ الْعَضُدُ حَتّٰى يَخْرُجَ مُخُّهَا، وَيَحِنَّ عَظْمُهَا فَلَا يَجْتَمِعُ، فِيهَا نِصْفُ مَأْمُومَةِ الرَّأْسِ سِتَّةَ عَشَرَ قَلُوصًا وَنِصْفٌ

❀❀ ابن جریج نے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے مامومہ زخم میں دیت کا ایک تہائی حصہ یعنی تینتیس اونٹ یا ان کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند فیصلہ دیا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جسم میں لگنے والے مامومہ زخم کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر یہ زخم پنڈلی یا زانوں یا کلائی پر یا بازو پر لگا ہو یہاں تک کہ گودا نکل آئے اور ہڈی ظاہر ہو جائے جو جڑ نہ سکتی ہو تو اس میں سر کے مامومہ زخم کا نصف لازم ہوگا یعنی سولہ مکمل اور نصف اونٹنیاں ادا کرنا لازم ہوگا۔

بَابُ الْمُنَقِّلَةِ

باب: منقلہ (زخم کا حکم)

17364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ

❀❀ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں منقلہ میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ

❀❀ قبیصہ بن ذویب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: منقلہ میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17366 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ: وَقَالَهُ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَيْضًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: منقلہ میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابوملیکہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

17367 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: فِي الْكِتَابِ الَّذِي عِنْدَ اَبِي وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس جو تحریر موجود تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات تھیں اس میں یہ مذکور تھا کہ منقلہ میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17368 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

17369 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْمَنْقُوْلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ، اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ، اَوِ الْوَرِقِ، اَوِ الشَّاءِ وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِي مَنْقُوْلَةِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: منقولہ میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی یا ان کے برابر سونے یا چاندی یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

مرد اور عورت کے منقولہ زخم کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند فیصلہ دیا ہے

بَابُ مُنَقِّلَةِ الْجَسَدِ

باب: جسم کے منقلہ زخم کا حکم

17370 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ مَا كَانَتْ مِنْ مَنْقُوْلٍ يُنْقَلُ عِظَامُهَا فِي الْعَضُدِ اَوِ الذِّرَاعِ اَوِ السَّاقِ اَوِ الْفَخِذِ، فَهِيَ نِصْفُ مَنْقُوْلَةِ الرَّاْسِ، سَبْعُ قَلَائِصَ وَنِصْفٌ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو بھی منقلہ زخم ہو جس میں ہڈی

منتقل ہو جائے خواہ بازو میں ہو یا پنڈلی میں ہو یا کلائی میں ہو یا زانوں میں ہو تو اس میں سر کے منقلہ زخم کی نصف ادائیگی لازم ہوگی یعنی ساڑھے سات اونٹنیاں ادا کرنا لازم ہوگا۔

17371 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عُمَرَ فِي مَنْقُولَةِ الْجَسَدِ نِصْفُ مَنْقُولَةِ الرَّأْسِ ، إِذَا كَانَ تُنْقَلُ عِظَامُهَا فِي الذِّرَاعِ أَوِ الْعَضُدِ أَوِ السَّاقِ أَوِ الْفَخِذِ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جسم کے منقولہ زخم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ سر کے منقولہ زخم کا نصف ہوگا جبکہ ہڈی منتقل ہو جائے خواہ وہ کلائی میں ہو یا بازو میں ہو یا پنڈلی میں ہو یا زانوں میں ہو۔

بَابُ حَلْقِ الرَّأْسِ وَنَتْفِ اللِّحْيَةِ

باب: سر کو مونڈنا یا داڑھی کے بال نوچ لینا

17372 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: حَلْقُ الرَّأْسِ أَلَهُ نَذْرٌ؟ قَالَ: لَمْ أَعْلَمْ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے دریافت کیا: سر کو مونڈنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے علم نہیں ہے۔

17373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ لَوْ نَتَفَ مِنْ لِحْيَتِكَ مَا يَكُونُ فِي ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ شُرَيْحٌ: تُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي اللِّحْيَةِ مَا بَقِيَ فَفِي الرَّأْسِ ، قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْنَا أَنَّ الرَّأْسَ إِذَا حُلِقَ فَلَمْ يُنْبِتْ أَوِ اللِّحْيَةُ فَفِي كُلٍّ مِنْهُمَا الدِّيَةُ

❀❀ ایوب سختیانی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے مجھ سے کہا: اگر کوئی شخص تمہاری داڑھی کے بال نوچ لیتا ہے تو اس میں کیا ادائیگی لازم ہوگی پھر محمد بن سیرین نے بتایا: قاضی شریح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ بال میزان میں رکھے جائیں گے اگر مجرم کی داڑھی کے بال اتنے زیادہ نہ ہو تو پھر سر میں سے اس کو مکمل کیا جائے گا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جب سر مونڈ دیا جائے اور پھر وہاں بال نہ اگیں یا داڑھی مونڈ دی جائے تو ان میں سے ہر ایک میں دیت لازم ہوگی۔

17374 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَفْرَغَ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ قِدْرًا فَذَهَبَ شَعْرُهُ ، فَذَهَبَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَضَى عَلَيْهِ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً "

❀❀ تمیم بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کے سر پر ہانڈی ڈال دی تو دوسرے کے بال رخصت ہو گئے وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

17375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي رَجُلٍ نَتَفَ مِنْ

لِحْيَةِ رَجُلٍ فَقَالَ: يُقْتَصُّ مِنْهُ بِالْمِيزَانِ فَمَا لَمْ يَفِ أُكْمِلَ مِنْ شَعْرِ الرَّأْسِ

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے کی داڑھی کے بال نوچ لیتا ہے وہ فرماتے ہیں: میزان میں اس سے قصاص دلوایا جائے گا اور اگر وہ پورا نہیں ہو گا تو سر کے بالوں سے اسے مکمل کروایا جائے گا۔

بَابُ الْجَبْهَةِ

باب: پیشانی کا حکم

17376 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ: سُفْيَانُ: سَمِعْنَا اَنَّ فِي الْجَبْهَةِ اِذَا كُسِرَتْ حُكْمٌ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جب پیشانی کو توڑ دیا جائے تو اس میں قاضی کی صوابدید پر فیصلہ ہو گا۔

17377 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فِي الْجَبْهَةِ اِذَا هُشِمَتْ، وَفِيهَا غَوْصٌ مِنْ دَاخِلٍ مِائَةٌ، وَخَمْسُونَ دِينَارًا فَاِنْ كَانَ بَيْنَ الْحَاجِبَيْنِ كُسِرَ شَانُ الْوَجْهِ وَلَمْ يُنْقَلْ مِنْهَا الْعِظَامُ فَرُبُعُ الدِّيَةِ، وَاِنْ كُسِرَ مَا بَيْنَ الْاُذُنَيْنِ يُصِيبُ مَاضِغَ اللَّحْيَيْنِ وَقَدْ اَدَّاهُ الشَّعْرُ فِيْ غَوْصٍ لَمْ يُصِبْهُ الْجُرْحُ، وَلَمْ يُنْقَلْ مِنْهُ عَظْمٌ فَفِيهِ مِائَةُ دِيْنَارٍ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ پیشانی کے بارے میں انہوں نے فرمایا: ہے کہ جب اسے توڑ دیا جائے اور اس میں زخم اندر کی طرف ہو تو اس میں ڈیڑھ سو دیناروں کی ادائیگی لازم ہو گی اور اگر دونوں ابروؤں کے درمیان توڑا گیا ہو تو اس کا حکم چہرے کی مانند ہو گا اور اس میں سے ہڈی منتقل نہ ہوئی ہو تو ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہو گی اور اگر دونوں کانوں کے درمیان کی جگہ توڑی گئی ہو اور زخم جبڑوں تک پہنچ گیا ہو اور گہرا ہو لیکن اس میں ہڈی منتقل نہ ہوئی ہو تو اس میں ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہو گی۔

بَابُ الْحَاجِبِ

باب: ابرو کا حکم

17378 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَاجِبُ يُشْتَرُ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِشَيْءٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ابرو میں دیت ادا کی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

17379 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ،

❀❀ سعید بن میب فرماتے ہیں: دونوں ابروؤں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک ابرو میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17380 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَزَادَ فَمَا ذَهَبَ مِنَ الْحَاجِبِ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن میب کے قول کی مانند نقل کیا ہے' اور یہ بات زائد نقل کی ہے ابرو کا جتنا نقصان ہوگا تو اسی حساب سے دیت لازم ہوگی۔

17381 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ قَالَ: وَقَالَ غَيْرُهُ: حُكُومَةُ عَدْلٍ

❀❀ سلیمان شیبانی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں ابروؤں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ دیگر حضرات کا یہ کہنا ہے کہ اس بارے میں عادل ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17382 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْحَاجِبِ، اِذَا اُصِيبَ حَتّٰى يَذْهَبَ شَعْرُهُ، فَقَضٰى فِيهِ مُوضِحَتَيْنِ عَشْرًا مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابرو کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اسے نقصان پہنچایا جائے یہاں تک کہ اس کے بال ختم ہو جائیں تو انہوں نے اس میں دو موضحہ کے بارے میں فیصلہ دیا تھا یعنی دس اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَاجِبِ يَتَحَصَّصُ شَعْرُهُ اَنَّ فِيهِ الرُّبُعَ، وَفِيمَا ذَهَبَ مِنْهُ بِالْحِسَابِ، فَاِنْ اُصِيبَ الْحَاجِبُ بِمَا يُوضِحُ، وَيُذْهِبُ شَعْرَهُ كَانَ نَذْرَ الْحَاجِبِ قَطُّ، وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُوضِحَةِ نَذْرٌ، فَاِنْ اُصِيبَ بِمَنْقُولَةٍ كَانَ نَذْرَ الْحَاجِبِ، وَالْمَنْقُولَةِ جَمِيعًا

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حوالے سے ان تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب ابرو کے بال اکھیڑ لیئے جائیں تو اس میں دیت کے ایک چوتھائی حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر ابرو کو نقصان پہنچایا گیا ہو' تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی اور اگر ابرو کو اس طرح کا نقصان پہنچایا گیا ہو جو موضحہ کے مطابق ہو جس میں اس کے بال رخصت ہو جائیں تو اس میں صرف ابرو کی دیت لازم ہوگی موضحہ زخم کی دیت لازم نہیں ہوگی اور اگر اسے منقولہ زخم لاحق ہوا ہو' تو اس میں بھی ابرو اور منقولہ زخم دونوں کی دیت لازم ہوگی۔

بَابُ شُفْرِ الْعَيْنِ

باب: آنکھ کی پلک کا حکم

17384 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: " اجْتَمَعَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي شُفْرِ الْعَيْنِ الْاَعْلَى، إِذَا نُتِفَ نِصْفُ دِيَةِ الْعَيْنِ، وَفِي شُفْرِ الْعَيْنِ الْاَسْفَلِ ثُلُثُ دِيَةِ الْعَيْنِ، وَقَالُوا: إِذَا ذَهَبَ جَفْنُ الْعَيْنِ فَاعْوَرَّتْ فَدِيَةُ الْعَيْنِ "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پلک کا مسئلہ پیش ہوا جب اسے اکھاڑ دیا جائے تو اس میں آنکھ کی دیت کا نصف حصہ ادا کرنا لازم ہوگا اور نیچے والی پلک میں آنکھ کی دیت کا ایک تہائی حصہ ادا کرنا لازم ہوگا ان حضرات نے فرمایا: کہ جب آنکھ کا ڈھیلا ختم ہو جائے اور آدمی کانا ہو جائے تو پوری آنکھ کی دیت لازم ہوگی۔

17385 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِي كُلِّ شُفْرٍ رُبُعُ دِيَةِ الْعَيْنِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: ہر پلک میں آنکھ کی دیت کا ایک چوتھائی حصہ لازم ہوگا۔

17386 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي جَفْنِ الْعَيْنِ رُبُعُ الدِّيَةِ

❀❀ قبیصہ بن ذؤیب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں آنکھ کی پپوٹے میں ایک چوتھائی دیت لازم ہوگی۔

بَابُ الْاُذُنِ

باب: کان کا حکم

17387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فِي الْاُذُنِ إِذَا اسْتُؤْصِلَتْ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: جب کان کو جڑ سے اکھاڑ لیا جائے تو اس میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت مجاہد کے حوالے سے منقول ہے۔

17389 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

قَالَ: فِي الْاُذُنِ اِذَا النِّصْفُ يَعْنِيْ نِصْفَ الدِّيَةِ قَالَ سُفْيَانُ: فَمَا اُصِيبَ مِنَ الْاُذُنِ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

❀❀ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں ایسی صورت میں کان میں نصف یعنی نصف دیت لازم ہوگی سفیان کہتے ہیں کان کو جو نقصان پہنچے گا وہ اسی حساب سے ہوگا۔

17390 - اقوال تابعین: اَطْنَهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْاُذُنِ اِذَا اسْتُؤْصِلَتْ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَاِذْ ذَهَبَ السَّمْعُ فَنِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے جب کان کو جڑ سے اکھاڑ لیا جائے تو اس میں نصف دیت لازم ہوگی اور جب سماعت رخصت ہو جائے تو نصف دیت لازم ہوگی۔

17391 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْاُذُنِ خَمْسَةَ عَشَرَ بَعِيرًا يُغَيِّبُهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہے کان میں پندرہ اونٹ ادا کرنا لازم ہوگا کیونکہ (اگر اس کو جڑ سے اکھاڑ بھی لیا گیا ہو) تو بال اور عمامہ اسے چھپا لیتے ہیں۔

17392 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَضَى فِي الْاُذُنِ اَبُوْ بَكْرٍ خَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الْاِبِلِ لَا يَضُرُّ سَمْعًا، وَلَا يُنْقِصُ قُوَّةً يُغَيِّبُهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کان کے بارے میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پندرہ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا جب کہ سماعت کو کوئی نقصان نہ ہوا ہو اور قوت میں کوئی کمی نہ آئی ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ بال اور عمامہ اس حصے کو چھپا لیں گے۔

17393 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: كُلُّ زَوْجَيْنِ فَفِيهِمَا الدِّيَةُ، وَكُلُّ وَاحِدٍ فَفِيهِ الدِّيَةُ

❀❀ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہے ہر جوڑے والے عضو میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر وہ عضو جو ایک ہو اس میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17394 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَضَى فِي الْاُذُنِ بِخَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الْاِبِلِ وَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ لَا يَضُرُّ سَمْعًا، وَلَا يُنْقِصُ قُوَّةً يُغَيِّبُهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کان کے بارے میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا' وہ فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے جبکہ سماعت کو کوئی نقصان نہ ہوا ہو اور قوت میں کوئی کمی نہ آئی ہو کیونکہ بال اور عمامہ اس حصے کو چھپا لیں گے۔

17395 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضَى فِي

الْاُذُنِ اِذَا اسْتُؤْصِلَتْ نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اسے جڑ سے اکھاڑ دیا گیا ہو تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17396 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعِكْرِمَةَ اَنَّ عُمَرَ قَضٰى بِهٖ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

❀❀ طاؤس اور عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا معمر بیان کرتے ہیں: لوگوں کا بھی اسی پر عمل ہے۔

17397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي الْاُذُنِ اِذَا اسْتُؤْصِلَتْ نِصْفُ الدِّيَةِ، فَمَا قُطِعَ مِنْهَا فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ يُقَدَّرُ بِالْقِرْطَاسِ قَالَ قَتَادَةُ: وَاِذَا ذَهَبَ السَّمْعُ فَنِصْفُ دِيَتِهَا قَالَ: وَقَضٰى فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ بِخَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب کان کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس کا کچھ حصہ کاٹا گیا ہو تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی اور اس کا اندازہ حجم کے حساب سے کر لیا جائے گا قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر آدمی کی سماعت رخصت ہو جائے تو پھر نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی ہے۔

17398 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا ذَهَبَ سَمْعُهَا وَلَمْ، تُقْطَعْ فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا، وَاِنْ قُطِعَتْ وَذَهَبَ سَمْعُهَا فَفِيْهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً اَلْفُ دِيْنَارٍ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب سماعت رخصت ہو جائے اور کان کاٹا نہ گیا ہو تو اس کی دیت مکمل ہوگی اور اگر کان بھی کاٹ لیا گیا ہو اور سماعت بھی رخصت ہو جائے تو پھر اس میں مکمل دیت یعنی ایک ہزار دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17399 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْاُذُنِ فَجَعَلَهَا مَنْقُوْلَةً قَالَ: لَا يَذْهَبُ سَمْعُهَا وَيَسْتُرُهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ وَقَضٰى عُمَرُ فِيْهَا بِنِصْفِ الدِّيَةِ اَوْ عَدْلِ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کان کے بارے میں فیصلہ دیتے ہوئے اسے منقولہ زخم کی مانند قرار دیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: تھا آدمی کی سماعت رخصت نہیں ہوئی بال اور عمامہ اس حصے کو ڈھانپ لیں گے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت حال میں نصف دیت یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17400 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا قُطِعَتِ الْاُذُنُ تَمَّ عَقْلُهَا قَالَ: وَقَضٰى فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ بِخَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کان کو کاٹ دیا گیا ہو تو کان کی دیت مکمل ہوگی وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17401 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ: فِيْ شَحْمَةِ الْاُذُنِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ مکحول نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کان کی لو میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ السَّمْعِ

باب: سماعت کا حکم

17402 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِيْ فِيْ ذَهَابِ السَّمْعِ شَيْءٌ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے سماعت رخصت ہو جانے کے بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

17403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُلَاثَةَ قُلْتُ: الرَّجُلُ يَدَّعِي اَنَّهُ اَصَمَّهُ مِنْ ضَرْبِهِ كَيْفَ يُعْلَمُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تُلْتَمَسُ غَفَلَاتُهُ فَاِنْ قُدِرَ عَلٰى شَيْءٍ، وَاِلَّا اسْتُحْلِفَ، ثُمَّ اُعْطِيَ فَاِنِ ادَّعٰى صَمَمًا فِيْ اِحْدٰى اُذُنَيْهِ دُوْنَ الْاُخْرٰى، فَاِنَّهُ يُحْشَى الَّتِيْ لَمْ تُصَمَّ وَتُلْتَمَسُ غَفَلَاتُهُ

❀❀ ابن جریج نے عمر نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے ابن علاثہ سے سوال کیا میں نے کہا: ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا بہرا پن اسے لگنے والی ضرب کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس بات کا پتہ کیسے چلے گا تو انہوں نے فرمایا: اس کی غفلتوں کو تلاش کیا جائے گا اگر کوئی چیز حاصل ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے حلف لے لیا جائے گا اور ادائیگی کر دی جائے گی اور اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ دو کانوں میں سے ایک سے بہرا ہو گیا ہے دوسرے سے نہیں ہوا تو پھر اس کی غفلت کو تلاش کی جائے گا (یعنی اس کا جھوٹ پکڑنے کی کوشش کی جائے گی)۔

17404 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَغَيْرِهٖ قَالَ: يُغْتَرُّ فَيُنْظَرُ اَيَسْمَعُ اَمْ لَا

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ اس کی آزمائش کی جائے گی اور اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ کیا وہ سن سکتا ہے یا نہیں سن سکتا؟

17405 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِيْ ذَهَابِ السَّمْعِ خَمْسُوْنَ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے سماعت رخصت ہونے کی صورت میں پچاس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17406 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ رَجُلًا جَاءَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: ضَرَبَنِي فُلَانٌ حَتّٰى صَمَّتْ اِحْدٰى اُذُنَيَّ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ نَعْلَمُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ادْعُ الْاَطِبَّاءَ فَدَعَاهُمْ فَشَمُّوهَا فَقَالُوا لِلصَّمَّاءِ: هٰذِهِ الصَّمَّاءُ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور بولا: فلاں شخص نے مجھے ضرب لگائی جس کے نتیجے میں میرا ایک کان بہرہ ہوگیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس سے دریافت کیا: ہمیں اس بات کا کیسے پتہ چلے گا اس نے کہا: آپ طبیبوں کو بلالیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں بلوایا انہوں نے اسے کچھ سونگھایا اور پھر بہرے کان کے بارے میں یہ کہا کہ یہ کان بہرا ہے۔

17407 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ لِعُمَرَ اَنْ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِي شَيْءٍ يُصَابُ بِهِ عَمَّمَ فَاهُ، وَمَنْخَرَيْهِ، فَاِنْ سَمِعَ صَرِيرًا فِي الْاُذُنِ حِينَ يُعَمَّمُ فَلَيْسَ بِهِ بَاْسٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے جس بات پر اتفاق کیا گیا تھا اس میں یہ بھی مذکور تھا کہ میں نے ایسی صورتحال کے بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے، جس میں آدمی کو ایسا زخم پہنچایا گیا ہو جو اس کے منہ اور نتھنوں پر اثر انداز ہوا ہو۔ اگر وہ اس کے نتیجے میں کان میں آواز سن سکتا ہے، تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْعَيْنِ

باب: آنکھ کا حکم

17408 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے لئے جو تحریر لکھوائی تھی اس میں یہ مذکور تھا کہ آنکھ (کی دیت میں) پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے آنکھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17410 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

17411 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: الْعَيْنَانِ سَوَاءٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دونوں آنکھیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

17412 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: فِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَفِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ فَمَا ذَهَبَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ قِيلَ لِمَعْمَرٍ: وَكَيْفَ يُعْلَمُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: يُغَمِّضُ عَيْنَهُ الَّتِي أُصِيبَتْ، ثُمَّ يَنْظُرُ بِالْأُخْرَى فَيَنْظُرُ أَيْنَ يَنْتَهِي بَصَرُهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ بِالَّتِي أُصِيبَتْ فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِهِ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں آنکھوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی ایک آنکھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جتنی بینائی رخصت ہوگی تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی معمر سے سوال کیا گیا اس بات کا پتہ کیسے چلے گا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جس آنکھ کو نقصان پہنچا ہے آدمی اسے بند کرے گا اور پھر دوسری آنکھ کے ذریعے دیکھے گا اور اس بات کا جائزہ لے گا کہ اس کی بینائی کہاں تک کام کرتی ہے پھر وہ اس آنکھ کے ذریعے دیکھے گا جسے نقصان پہنچایا گیا ہے تو جو کمی ہوگی وہ اسی حساب سے ہوگی۔

17413 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: فِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَذَهَبَ بَعْضُ بَصَرِهَا وَبَقِيَ بَعْضٌ قَالَ: بِحِسَابِ مَا ذَهَبَ يُمْسِكُ عَلَى الصَّحِيحَةِ وَيَنْظُرُ بِالْأُخْرَى، ثُمَّ يُمْسِكُ عَلَى الْأُخْرَى فَيَنْظُرُ بِالصَّحِيحَةِ فَيَحْسِبُ مَا ذَهَبَ مِنْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: آنکھ میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آدمی کی کچھ بینائی رخصت ہو جائے اور کچھ باقی رہ جائے تو انہوں نے فرمایا: جتنی بینائی رخصت ہوئی ہے اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی آدمی صحیح آنکھ بند کرے گا اور دوسری آنکھ کے ذریعے دیکھے گا پھر دوسری آنکھ کو بند کرے گا اور صحیح آنکھ کے ذریعے دیکھے گا تو جتنی بینائی رخصت ہوئی ہوگی اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

17414 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: لَطَمَ رَجُلٌ رَجُلًا اَوْ غَيْرَ اللَّطْمِ اِلَّا اَنَّهُ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَعَيْنُهُ قَائِمَةٌ، فَاَرَادُوا اَنْ يُقِيدُوهُ فَاَعْيَا عَلَيْهِمْ وَعَلَى النَّاسِ كَيْفَ يُقِيدُونَهُ، وَجَعَلُوا لَا يَدْرُونَ كَيْفَ يَصْنَعُونَ فَاَتَاهُمْ عَلِيٌّ فَاَمَرَ بِهِ فَجَعَلَ عَلَى وَجْهِهِ كُرْسُفًا، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ الشَّمْسَ، وَاَدْنَى مِنْ عَيْنِهِ مِرْآةً، فَالْتَمَعَ بَصَرُهُ وَعَيْنُهُ قَائِمَةٌ

❀❀ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کو طمانچہ رسید کیا یا کوئی اور چیز ماری تو دوسرے شخص کی بینائی رخصت ہوگئی لیکن اس کی آنکھ اپنی جگہ پر قائم تھی لوگوں نے اسے قصاص دلوانے کا ارادہ کیا لیکن انہیں سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس کا قصاص کیسے دلوائیں جب انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ اب انہیں کیا کرنا چاہیے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے آپ نے (نقصان پہنچانے والے شخص) کے بارے میں حکم دیا اس کے چہرے پر روئی لگائی گئی پھر اس کا رخ دھوپ کی طرف کیا گیا اور اس کی ایک آنکھ کے قریب آئینہ کر دیا گیا جس کے نتیجے میں اس کی بینائی رخصت ہوگئی لیکن اس کی آنکھ اپنی جگہ پر قائم تھی۔

17415 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: بَلَغَنِيْ قَالَ: اَحْسِبُهُ عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: يُغْمِضُ عَيْنَهُ الَّتِيْ اُصِيبَتْ، ثُمَّ يَنْظُرُ بِالْاُخْرٰى فَيَنْظُرُ اَيْنَ مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ، ثُمَّ يَنْظُرُ بِهٰذِهِ الَّتِيْ اُصِيبَتْ فَمَا نَقَصَ اَخَذَ بِحِسَابِهٖ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے جس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے آپ نے فرمایا: ہے آدمی کی جس آنکھ کو نقصان پہنچا ہو آدمی اس آنکھ کو بند کرے گا اور دوسری آنکھ کے ذریعے دیکھ کر اس بات کا جائزہ لے گا کہ اس کی بینائی کہاں تک کام کرتی ہے پھر وہ اس آنکھ کے ذریعے دیکھے گا جسے نقصان پہنچایا گیا ہے تو بینائی میں جو کمی ہوئی ہو گی اسی حساب سے وہ دیت وصول کرے گا۔

17416 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: ضَعُفَتْ عَيْنُهُ مِنْ كِبَرٍ فَاُصِيبَتْ قَالَ: نَذْرُهَا وَافٍ وَقَالَ: فِي الْمَرِيضِ "يُقْتَلُ: دِيَتُهٗ وَافِيَةٌ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَبْدُ الْكَرِيمِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کسی شخص کی بینائی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہوتی ہے اور پھر اس کی آنکھ کو نقصان پہنچا دیا جاتا ہے تو عطاء نے فرمایا: اس کی دیت مکمل ہو گی انہوں نے بیمار شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے اگر اسے قتل کر دیا جاتا ہے تو اس کی دیت مکمل ہو گی

عبدالکریم نے بھی اس کی مانند ارشاد فرمایا ہے:۔

17417 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ عِنْدَ اَبِيْ وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ تحریر جو میرے والد کے پاس موجود تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات تھیں۔ اُس میں یہ مذکور تھا کہ آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہو گی۔

17418 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الْعَقْلِ خَمْسُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ اَوِ الشَّاءِ اَوِ الْبَقَرِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس میں نصف دیت یعنی پچاس اونٹ یا اس کے برابر سونے یا چاندی یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہو گی۔

17419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، وَفِيْ عَيْنِ الْمَرْاَةِ نِصْفُ دِيَتِهَا اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے آنکھ میں نصف دیت یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہو گی عورت کی آنکھ میں اس کی نصف دیت لازم ہو گی یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہو گی۔

17420 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي رَجُلٍ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ، فَقَامَ إِلَيْهِ ابْنُ عَمِّهِ فَقَتَلَهُ فَقَامَ يَجْعَلُ عَقْلَ الْعَيْنِ فِي مَالِ الْمَقْتُوْلِ لِأَنَّهُ كَانَ عَمْدًا، وَيُقَادُ الْقَاتِلُ بِالَّذِي قَتَلَ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پھر اس کا چچازاد اٹھ کر اسے قتل کر دیتا ہے تو زہری نے یہ فرمایا کہ آنکھ کی دیت مقتول کے مال میں شامل کی جائے گی کیونکہ اس شخص نے جان بوجھ کر اسے نقصان پہنچایا ہے اور قاتل شخص سے قتل کرنے کا قصاص لیا جائے گا۔

17421 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، "فِي رَجُلٍ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ ثُمَّ عَمِيَ قَالَ: إِنْ كَانَ رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ فَقَضَى عَلَيْهِ بِالْقِصَاصِ غَرِمَهُ، وَإِنْ عَمِيَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ، وَكَذَلِكَ الْقَاتِلُ يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ بَعْدَمَا يُقْضَى عَلَيْهِ، يَغْرَمُ"

❀❀ ابن شبرمہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پھر وہ خود نابینا ہو جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر تو یہ معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوتا ہے اور وہ قصاص کا حکم دیتا ہے تو وہ اس پر جرمانہ عائد کرے گا اور اگر وہ اس کا فیصلہ دینے سے پہلے ہی نابینا ہو گیا تو پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اسی طرح قاتل کا حکم ہے کہ اگر وہ اپنے خلاف فیصلہ ہو جانے کے بعد مر جاتا ہے یا قتل ہو جاتا ہے تو یہی حکم ہوگا کہ وہ تاوان ادا کرے گا۔

17422 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ رَجُلًا فَقَأَ عَيْنَ نَفْسِهِ، فَقَضَى لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِعَقْلِهِ عَلَى عَاقِلَتِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے اپنی آنکھ پھوڑی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے خاندان پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

بَابُ عَيْنِ الْأَعْوَرِ

باب: کانے کی آنکھ کا حکم

17423 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُ الْأَعْوَرِ فُقِئَتْ عَيْنُ الَّذِي فَقَأَهَا، وَغَرِمَ أَيْضًا لِلْأَعْوَرِ خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ، وَإِذَا فُقِئَتْ عَيْنُ الْأَعْوَرِ خَطَأً فَلَهَا الدِّيَةُ أَلْفُ دِينَارٍ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کانے شخص کی آنکھ پھوڑ دی جائے تو جس شخص نے اس کی آنکھ پھوڑی ہے اس کی آنکھ پھوڑی جائے گی اور وہ شخص کانے کو پانچ سو دینار جرمانے کے طور پر بھی ادا کرے گا اور جب کانے شخص کی آنکھ کو خطا کے طور پر پھوڑ دیا گیا ہو تو پھر اسے مکمل دیت یعنی ایک ہزار دینار ملیں گے۔

17424 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ الْأَعْوَرَ تُفْقَأُ عَيْنُهُ فِيهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: لَمْ نَزَلْ نَسْمَعُهُ قَالَ: وَقَالَ ذَلِكَ رَبِيعَةُ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اگر کانے شخص کی آنکھ کو پھوڑ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم مسلسل یہی بات سنتے آرہے ہیں انہوں نے فرمایا: ربیعۃ الرائے نے بھی یہی بات کہی ہے۔

17425 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: إِذَا فَقَأَ الْأَعْوَرُ عَيْنَ رَجُلٍ صَحِيحٍ عَمْدًا أُغْرِمَ أَلْفَ دِينَارٍ، وَإِذَا فَقَأَهَا خَطَأً أُغْرِمَ خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب کانا شخص صحیح آدمی کی آنکھ جان بوجھ کر پھوڑ دے تو اس پر ایک ہزار دینار جرمانہ عائد کیا جائے گا اور جب اس نے خطا کے طور پر اس کی آنکھ پھوڑی ہو تو اس پر پانچ سو دینار جرمانے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17426 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ بِإِحْدَى عَيْنَيْهِ بَيَاضٌ فَأُصِيبَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ قَالَ: نَرَى أَنْ يُزَادَ فِي عَقْلِ عَيْنِهِ مَا نَقَصَ مِنَ الْأُخْرَى الَّتِي لَمْ تُصَبْ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے، جس کی ایک آنکھ میں سفیدی ہوتی ہے، اور پھر اس کی صحیح والی آنکھ کو نقصان پہنچا دیا جاتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی اس آنکھ کی دیت میں اضافہ کیا جائے گا جو دوسری آنکھ کے حوالے سے کمی ہوئی تھی جس کو نقصان نہیں پہنچایا گیا۔

17427 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ، قَضَيَا فِي عَيْنِ الْأَعْوَرِ بِالدِّيَةِ تَامَّةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات مجھے بیان کی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کانے شخص کی آنکھ کے بارے میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عِيَاضٍ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ اجْتَمَعَا عَلَى أَنَّ فِي عَيْنِ الْأَعْوَرِ الدِّيَةَ كَامِلَةً

❀❀ محمد بن ابوعیاض بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کانے شخص کی آنکھ (کو ضائع کرنے کی صورت میں) مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17429 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، أَنَّ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ صَاحِبَ حَرَسِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ " أَصَابَ سَوْطُهُ عَيْنَ أَعْوَرَ فَفَقَأَهَا قَالَ: فَأَعْطَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ "

❀❀ رجاء بن حیوۃ بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان کے ایک سپاہی کی لاٹھی ایک کانے شخص کی آنکھ کو لگی اور اس کانے شخص کی آنکھ ضائع ہوگئی تو عبدالملک نے اس شخص ایک ہزار دینار (یعنی مکمل دیت) ادا کی۔

17430 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِی الْعَيْنِ، اِذَا لَمْ يَبْقَ مِنْ بَصَرِهٖ غَيْرُهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَفِی عَيْنِ الْمَرْاَةِ، اِذَا لَمْ يَبْقَ مِنْ بَصَرِهَا غَيْرُهَا ثُمَّ اُصِيبَتْ، الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ جب آدمی کی بینائی بالکل ہی باقی نہ رہے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور عورت کی آنکھ کا حکم یہ ہے کہ جب اس کی بینائی بالکل ہی باقی نہ رہے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17431 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِی عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی مِجْلَزٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰی فِی عَيْنِ اَعْوَرَ، فُقِئَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً

❀❀ عبداللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کانے شخص کی آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اس کی صحیح آنکھ کو پھوڑ دیا گیا ہو تو مکمل دیت ادا کی جائے گی۔

17432 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِیٍّ، فِی رَجُلٍ اَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ عَمْدًا اِنْ شَاءَ اَخَذَ الدِّيَةَ كَامِلَةً، وَاِنْ شَاءَ فَقَاَ عَيْنًا وَاَخَذَ نِصْفَ الدِّيَةِ

❀❀ خلاص بن عمرو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کانا تھا اور اس کی صحیح آنکھ کو جان بوجھ کر پھوڑ دیا گیا تو اگر وہ شخص چاہے تو مکمل دیت وصول کرے اور اگر چاہے (تو نقصان پہنچانے والے کی) ایک آنکھ پھوڑ کر نصف دیت وصول کرلے۔

17433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، "فِی عَيْنِ الْاَعْوَرِ تُصَابُ قَالَ: نِصْفُ الدِّيَةِ"

❀❀ اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے کانے شخص کی آنکھ کو نقصان پہنچنے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، فِی عَيْنِ الْاَعْوَرِ تُصَابُ قَالَ: اَنَا اَدِی، قَتِيلَ اللّٰهِ فِيهَا النِّصْفُ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے کانے شخص کی آنکھ کو ضائع کرنے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں اللہ کے قتیل کو دیت ادا کروں گا اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17435 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِیِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْقِلٍ عَنِ الرَّجُلِ يَفْقَاُ عَيْنَ الْاَعْوَرِ، فَقَالَ: مَا اَنَا فَقَاْتُ، عَيْنَهُ الْاُخْرٰی، فِيهَا النِّصْفُ

❀❀ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن معقل سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کانے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کی دوسری آنکھ میں نے تو نہیں پھوڑی تھی اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17436 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ عَيْنِ الْاَعْوَرِ خَمْسُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ حکم بن عتیبہ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کانے شخص کی آنکھ میں پچاس اونٹوں (یعنی نصف دیت) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْاَعْوَرِ يُصِيْبُ عَيْنَ الْاِنْسَانِ

باب: جب کوئی کانا شخص کسی (تندرست شخص) کی آنکھ کو نقصان پہنچائے

17437 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْاَعْوَرُ يُصِيْبُ عَيْنَ اِنْسَانٍ عَمْدًا اَيُقَادُ مِنْهُ؟ قَالَ: مَا اَرٰى اَنْ يُقَادَ مِنْهُ، اَرٰى لَهُ الدِّيَةَ وَافِيَةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کانا شخص (تندرست) شخص کی آنکھ کو جان بوجھ کر نقصان پہنچاتا ہے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا انہوں نے فرمایا: میری یہ رائے نہیں ہے کہ اس سے قصاص لیا جائے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ مکمل دیت ادا کرے گا۔

17438 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ عِيَاضٍ، اَنَّ عُثْمَانَ، قَضٰى فِیْ رَجُلٍ اَعْوَرَ فَقَاَ عَيْنَ صَحِيْحٍ فَقَالَ: عَلَيْهِ دِيَةُ عَيْنِهِ، وَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ: ابْنُ الْمُسَيِّبِ: لَا يُسْتَقَادُ مِنَ الْاَعْوَرِ وَعَلَيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، اِذَا كَانَ عَمْدًا

❀❀ ابوعیاض بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک کانے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے ایک تندرست شخص کی آنکھ پھوڑ دی تھی انہوں نے فرمایا: تھا اس پر اس کی آنکھ کی دیت ادا کرنا لازم ہوگا اس پر قصاص دینا لازم نہیں ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: سعید بن میسب نے یہ بات بیان کی ہے کانے شخص سے قصاص نہیں لیا جائے گا اس پر مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ اس نے جان بوجھ کر (دوسرے شخص کی آنکھ کو) نقصان پہنچایا ہو۔

17439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: اِذَا فَقَاَ الْاَعْوَرُ عَيْنَ الصَّحِيْحِ عَمْدًا اُغْرِمَ اَلْفَ دِيْنَارٍ، وَاِذَا فَقَاَهَا خَطَاً غُرِّمَ خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب کانا شخص صحیح شخص کی آنکھ کو جان بوجھ کر پھوڑ دے تو اسے ایک ہزار دینار جرمانہ کیا جائے گا اور اگر وہ غلطی سے اسے پھوڑ دے تو پھر وہ پانچ سو دینار کی ادائیگی کرے گا۔

17440 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عِيَاضٍ، اَنَّ عُمَرَ،

وَعُثْمَانَ، اجْتَمَعَا عَلٰى اَنَّ الْاَعْوَرَ اِنْ فَقَاَ عَيْنَ آخَرَ فَعَلَيْهِ مِثْلُ دِيَةِ عَيْنِهِ وَذَكَرَ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اَقَامَ اللّٰهُ الْقِصَاصَ فِيْ كِتَابِهِ (الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ) (المائدة: 45)، وَقَدْ عَلِمَ هٰذَا فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا

❀❀ محمد بن ابوعیاض بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی کانا شخص دوسرے شخص کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر اس کی آنکھ کی دیت کی مانند لازم ہوگا انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں قصاص کا حکم دیا ہے:

''آنکھ کا بدلہ آنکھ''۔

تو جب وہ شخص یہ بات جانتا ہے تو اب اس پر قصاص لازم ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی بات بھولا نہیں ہے۔

بَابُ الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ

باب: جب آنکھ (کا ڈھیلا) اپنی جگہ قائم رہے (اور بینائی رخصت ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟)

17441 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ، اِذَا فُقِئَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ قَتَادَةَ قَالَ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ قَضٰى فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ، وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ الْعَوْرَاءِ وَالسِّنِّ السَّوْدَاءِ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ ثُلُثُ دِيَتِهَا،

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قائم رہ جانے والی آنکھ جبکہ اسے پھوڑا گیا ہو اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس کی ایک تہائی دیت ادا کی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے قتادہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شل ہو جانے والے ہاتھ یا قائم رہنے والی آنکھ (جس کی بینائی رخصت ہو چکی ہو) یا سیاہ ہو جانے والے دانت ان میں سے ہر ایک کے بارے میں اس عضو کی دیت کے ایک تہائی حصے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

17442 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

17443 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَضٰى فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ، اِذَا بُخِصَتْ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قائم رہ جانے والی آنکھ جبکہ اس کی بینائی رخصت ہو چکی ہو اس کے بارے میں ایک سو دینار کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

17444 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ لِلْعَيْنِ الْقَائِمَةِ الَّتِي لَا يُبْصِرُ بِهَا اِنْ ثُقِبَتْ اَوْ بُخِصَتْ كَانَ فِيهَا نِصْفُ نَذْرِ الْعَيْنِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ، وَاِنْ كَانَ قَدْ اَخَذَ فِيهَا نَذْرَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب آنکھ قائم ہواوراس کے ذریعے آدمی دیکھ نہ سکتا ہواگراس میں سوراخ کردیا جائے یااس کو پھوڑ دیا جائے تو اس میں آنکھ کی دیت کا نصف لازم ہوگا جو پچیس (اونٹ) ہیں اور اگرآدمی نے اس کی دیت پہلے بھی وصول کی ہوئی ہو (تو بھی یہی حکم ہوگا)۔

17445 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تُبْخَصُ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جواپنی جگہ موجود ہواوراس کونقصان پہنچایا جائے تو اس کی ایک تہائی دیت ادا کی جائے گی۔

17446 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تُبْخَصُ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ ابن شہاب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے قائم رہ جانے والی ایسی آنکھ جس کو پھوڑ دیا گیا ہو اس میں آنکھ کی ایک تہائی دیت لازم ہونے کی روایت نقل کی ہے۔

17447 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تُبْخَصُ عُشْرُ الدِّيَةِ مِائَةُ دِيْنَارٍ

❀❀ سلیمان بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے قائم رہ جانے والی ایسی آنکھ جس کو پھوڑ دیا گیا ہواس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس میں دیت کا دسواں حصہ یعنی ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17448 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيٰى، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تُبْخَصُ عُشْرُ الدِّيَةِ

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: قائم رہ جانے والی (یعنی موجود) آنکھ جس کو پھوڑ دیا گیا ہو اس میں دیت کا دسواں حصہ لازم ہوگا۔

17449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ، اِذَا خُسِفَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کانی آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ

جب وہ بجھ جائے تو اس میں اس کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17450 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ، إِذَا أُصِيبَتْ وَطُفِئَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ سالم نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قائم رہ جانے والی آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اس کو نقصان پہنچایا جائے اور بجھ جائے تو اس میں اس کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، فِي الْيَدِ الْعَثْمَاءِ، وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ، وَالتَّرْقُوَةِ، وَالضِّلَعِ، وَأَشْبَاهِهِ حُكْمٌ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے مفلوج ہو جانے والے ہاتھ قائم رہنے والی آنکھ گردن پسلی اور اس طرح کی دیگر صورتوں کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ قاضی کی صوابدید پر ہوگا۔

17452 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِنْ لُطِمَتِ الْعَيْنُ فَدَمَعَتْ مِنْ أَعْلَاهَا دُمُوعًا لَا تَرْقَأُ، فَإِنَّهَا ثُلُثَا دِيَةٍ، وَإِنْ كَانَتْ دَمْعَةً لَا يَجِفُّ دَمْعُهَا، وَهِيَ دُونَ الدَّمْعَةِ الْأُولٰى فَنِصْفُ دِيَةِ الْعَيْنِ، وَإِنْ كَانَتْ دَمْعَةً مِنَ الْجَفْنِ تَسْحَلُ أَحْيَانًا يَذْهَبُ فِيهَا بَصَرُهَا فَفِيهَا خَمْسُمِائَةِ دِينَارٍ، وَإِنْ كَانَتْ دَمْعَةً تَجِفُّ مَرَّةً، وَتَسْحَلُ أُخْرٰى تُؤْذِيهِ، وَتَضُرُّ بِبَصَرِهِ فَخُمُسُ دِيَةِ الْعَيْنِ، وَإِنْ كَانَتْ دَمْعَةً مِنْ أَسْفَلِ الْعَيْنِ فِيهَا شُفْرَةٌ، فَعَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ بات تحریر تھی کہ اگر آنکھ پر طمانچہ رسید کیا جائے اور اس کے اوپر والے حصے سے آنسو بہنا شروع ہو جو رُکے نہیں تو اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن اگر وہ ایسا آنسو ہو جو خشک نہیں ہوتا لیکن پہلے والے آنسو سے کم ہے تو اس میں آنکھ کی دیت کا نصف لازم ہوگا اور اگر وہ ایسا آنسو ہے جو پپوٹے سے نکلتا ہے اور کبھی رک جاتا ہے اور اس میں بینائی رخصت ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں پانچ سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ ایسا آنسو ہے جو کبھی خشک ہو جاتا ہے اور کبھی بہنے لگتا ہے اور آدمی کو اذیت دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں آدمی کی بینائی کو نقصان پہنچا ہے تو آنکھ کی دیت کا پانچواں حصہ لازم ہوگا اور اگر وہ ایسا آنسو ہے جو آنکھ کے نیچے والے حصے سے نکلتا ہے اور اس میں پلک ہے تو اس کی مانند میں ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ شَتَرِ الْعَيْنِ

باب: آنکھ کی پلک کا ڈھیلا ہونا (یا اس کے اُلٹے ہو جانے) کا حکم

17453 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلٰى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ أَنْ يَكْتُبُوا إِلَيْهِ بِعِلْمِ عُلَمَائِهِمْ قَالَ: وَمِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ

فِیْ شَتَرِ الْعَیْنِ ثُلُثُ الدِّیَةِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لشکروں کے امیروں کو خط لکھا کہ وہ اپنے ہاں کے علماء کے علم کے حوالے سے انہیں تحریریں بھجوائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو تمام فقہاء کا جس بات پر اتفاق تھا اس میں یہ بات شامل تھی: آنکھ کی پلک کے ڈھیلے ہو جانے میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ حِجَاجِ الْعَیْنِ

باب: آنکھ کے حجاج (آنکھ کے گرد موجود وہ مستدیر ہڈی جس پر ابرو موجود ہوتا ہے) کا حکم

17454 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، كَتَبَ اِلٰی اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ اَنْ یَّكْتُبُوْا اِلَیْهِ بِعِلْمِ عُلَمَائِهِمْ قَالَ: وَمِمَّا اجْتَمَعَ عَلَیْهِ فُقَهَاؤُهُمْ فِیْ حِجَاجِ الْعَیْنِ ثُلُثُ الدِّیَةِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لشکروں کے امیروں کو خط لکھا کہ وہ اپنے ہاں کے علماء کے علم کے حوالے سے انہیں تحریریں بھجوائیں راوی بیان کرتے ہیں: تو تمام فقہاء کا جس بات پر اتفاق تھا اس میں یہ بات شامل تھی کہ آنکھ کے حجاج میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْاَنْفِ

باب: ناک کا حکم

17455 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِی الْاَنْفِ یُسْتَاْصَلُ؟ قَالَ: الدِّیَةُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر ناک کو سرے سے کاٹ دیا جائے تو اس میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے جواب دیا: مکمل دیت کی۔

17456 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: فِی الْاَنْفِ الدِّیَةُ اِذَا اسْتُؤْصِلَ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ناک میں پوری دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جب اسے جڑ سے کاٹ دیا جائے۔

17457 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِیْهِ وَفِی الْاَنْفِ، اِذَا اُوْعِیَ جَدْعُهُ الدِّیَةُ كَامِلَةً مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو تحریر بھجوائی تھی جس میں یہ تحریر تھا کہ جب ناک کو کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت یعنی ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17458 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْاَنْفِ الدِّيَةَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ناک میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

17459 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِیْ رَوْثَةِ الْاَنْفِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: ناک کے سرے کے کنارے میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17460 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: فِي الرَّوْثَةِ الثُّلُثُ، فَاِذَا بَلَغَ الْمَارِنُ الْعَظْمَ فَالدِّيَةُ وَافِيَةً، فَاِنْ اُصِيبَتْ مِنَ الرَّوْثَةِ الْاَرْنَبَةُ اَوْ غَيْرُهَا مَا لَمْ يَبْلُغِ الْعَظْمَ فَبِحِسَابِ الرَّوْثَةِ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: ناک کے سرے کے کنارے میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب ناک کے سرے کے کنارے سے بانسے یا کسی اور مقام تک پہنچ جائے لیکن وہ ہڈی تک نہ پہنچا ہو تو اس میں ناک کے سرے کے کنارے کے حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

17461 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْاَنْفِ اِذَا جُدِعَ كُلُّهٗ بِالدِّيَةِ، وَاِذَا جُدِعَتْ رَوْثَتُهٗ فَالنِّصْفُ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ناک کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اسے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب اس کے سرے کے کنارے کو کاٹا جائے تو نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17462 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فِي الْاَنْفِ اِذَا اُوعِيَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً، فَمَا اُصِيبَ مِنَ الْاَنْفِ دُوْنَ ذٰلِكَ فَبِحِسَابِهٖ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ناک کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب اسے سرے سے کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس سے کم ناک کو جو نقصان پہنچایا جائے گا تو اسی حساب سے ادائیگی بھی لازم ہوگی۔

17463 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْفِ اِذَا جُدِعَ كُلُّهٗ بِالْعَقْلِ كَامِلًا، وَاِذَا جُدِعَتْ رَوْثَتُهٗ بِنِصْفِ الْعَقْلِ خَمْسِينَ مِنَ الْاِبِلِ،

اَوْ عَدْلِهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ اَوِ الْبَقَرِ اَوِ الشَّاءِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ناک کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اسے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب اس کے سرے کے کنارے کو کاٹ دیا جائے تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی یعنی پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی یا اس کے برابر سونے یا چاندی یا گائے یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17464 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: فِي الْكِتَابِ الَّذِي عِنْدَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْفِ اِذَا قُطِعَ الْمَارِنُ مِائَةٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: وہ تحریر جو ان حضرات کے پاس موجود تھی جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول تھی اس میں یہ ذکر تھا کہ جب ناک کو کاٹ دیا جائے تو اس میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17465 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فِي الْاَنْفِ اِذَا اُوعِيَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَمَا اُصِيبَ مِنَ الْاَنْفِ دُوْنَ ذٰلِكَ فَبِحِسَابِهِ اَوْ عَدْلِ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، وَفِي اَنْفِ الْمَرْاَةِ اِذَا اُوْعِيَتِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، فَمَا اُصِيبَ مِنَ الْاَنْفِ دُوْنَ ذٰلِكَ، فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب ناک کو سرے سے کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس سے کم ناک کو جو نقصان پہنچایا جائے گا تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی یا اس حساب سے سونے یا چاندی کی شکل میں ادائیگی لازم ہوگی اگر عورت کی ناک کو کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس سے کم جو نقصان پہنچایا جائے تو اس حساب سے سونے یا چاندی کی شکل میں ادائیگی لازم ہوگی۔

17466 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا ذَهَبَ مِنَ الْاَنْفِ فَبِحِسَابِهِ

❀❀ سفیان ثوری نے اپنے والد کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے ناک کو جتنا نقصان پہنچے تو اُسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ جَائِفَةِ الْاَنْفِ

باب: ناک کا جائفہ زخم

17467 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِلْاَنْفِ جَائِفَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ناک کے لئے بھی جائفہ زخم ہوتا ہے؟ انہوں نے

جواب دیا: جی ہاں!

17468 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ فِي جَائِفَةِ الْاَنْفِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، فَاِنْ نَفَذَتْ فَالثُّلُثَانِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: ناک کے جائفہ زخم میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ نفوذ کر جائے تو دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17469 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، فِي الْاَنْفِ اِذَا خُرِمَ مِائَةُ دِينَارٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُوْلُ: ثُلُثُ الدِّيَةِ يَقُوْلُ: هِيَ جَائِفَةٌ

❀❀ معمر نے عطاء خرسانی کے حوالے سے ناک کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب ناک کے نرم حصے کو کاٹ دیا جائے تو ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی وہ فرماتے ہیں: یہ جائفہ زخم شمار ہوگا۔

17470 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، اَنَّ عَبْدًا كَسَرَ اِحْدَى قَصَبَتَيْ اَنْفِ رَجُلٍ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْتُ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَيُّمَا عَظْمٍ كُسِرَ، ثُمَّ جُبِرَ كَمَا كَانَ فَفِيهِ حِقَّتَانِ فَرَاجَعَهُ ابْنُ سُرَاقَةَ قَالَ: اِنَّمَا كَسَرَ اِحْدَى الْقَصَبَتَيْنِ فَاَبٰى عُمَرُ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَ فِيهِ الْحِقَّتَيْنِ

❀❀ عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: ایک غلام نے ایک شخص کے ناک کے دو بانسوں میں سے ایک کو توڑ دیا یہ مقدمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے کہ جس بھی ہڈی کو توڑ دیا جائے اور پھر اسے جوڑا جائے جیسے وہ پہلے تھی ویسے جوڑ لیا جائے تو اس میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن سراقہ نے عثمان بن ابوسلیمان سے اس روایت کے بارے میں دوبارہ دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: ناک کے دو بانسوں میں سے ایک کو توڑ دیا گیا تھا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس پر دو حقہ کی ادائیگی لازم قرار دی تھی۔

17471 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: اِنْ كُسِرَ الْاَنْفُ كَسْرًا يَكُوْنُ شَيْنًا فَسُدُسُ دِيَتِهِ، وَاِنْ كَانَ فِي الْمَنْخَرَيْنِ مِنْهُمَا الشَّيْنُ، فَثُلُثُ دِيَةِ الْمَنْخَرَيْنِ، وَاِنْ كَانَ مَارِنُ الْاَنْفِ مَهْبُورًا هَبْرَةً فَلَهُ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَاِنْ كَانَ مَهْشُومًا مُلْتَطِيًا يَبَحُّ صَوْتُهُ كَالْعَيْنِ فَنِصْفُ الدِّيَةِ فَعَسَّهُ وَبَحَّهُ خَمْسُمِائَةِ دِينَارٍ، وَاِنْ كَانَ لَيْسَ فِيهِ عَيْبٌ، وَلَا غَشٌّ وَلَا رِيحٌ يُوجَدُ مِنْهُ فَلَهُ رُبْعُ الدِّيَةِ، فَاِنْ اُصِيبَتْ قَصَبَةُ الْاَنْفِ فَجَافَتْ وَفِيهِ شَيْنٌ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَجِدُ فِيهِ رِيحَ نَتْنٍ فَثُمْنُ الدِّيَةِ مِائَةٌ وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ دِينَارًا، وَاِنْ ضَرَبَ اَنْفَهُ فَبَرَاَ فِي غَيْرِ شَيْنٍ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَجِدُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَلَا رِيحَ نَتْنٍ فَلَهُ عُشْرُ الدِّيَةِ

مِائَةُ دِيْنَارٍ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا ہے کہ اگر ناک کو اس طرح توڑ دیا جائے کہ وہ عیب کا باعث ہو تو اس میں ایک دیت کا چھٹا حصہ لازم ہوگا اور اگر اس کے دونوں نتھنوں میں عیب آ جائے تو نتھوں کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا اگر ناک کا بانسہ ٹوٹ جائے تو اس میں دیت کے ایک تہائی حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ بالکل ساتھ لگ جائے یوں کہ اس کی آواز خراب ہو جائے تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر آدمی کی آواز بیٹھ گئی ہو اور خراب ہو گئی ہو' تو پانچ سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس میں کوئی عیب نہیں آتا کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی کوئی بو نہیں آتی تو اس میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ناک کے بانسے کو نقصان پہنچایا جائے اور وہ خراب ہو جائے اور اس میں عیب آ جائے تاہم وہ بدبو کو محسوس نہ کر سکتا ہو' تو دیت کا آٹھواں حصہ یعنی ایک سو پچیس دیناروں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر کسی شخص نے اس کے ناک پر مارا اور پھر وہ ناک ٹھیک ہوگئی اور اس میں ظاہری طور پر عیب باقی نہ رہا البتہ وہ خوشبو یا بدبو کو محسوس نہ کر سکتا ہو' تو پھر اسے دیت کا دسواں حصہ یعنی ایک سو دینار ملیں گے۔

17472 - اقوال تابعین: قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلًى لِسُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قَضٰى سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ فِي الْاَنْفِ اِذَا اُوثِيَ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ، وَاِذَا كُسِرَ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن حبیب کے غلام کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ سلیمان بن حبیب نے ناک کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اس کو زخمی کیا جائے تو اس میں دس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب اسے توڑ دیا جائے تو ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17473 - اقوال تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الْاَنْفِ اِذَا كُسِرَ حُكْمٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ناک کو جب توڑ دیا جائے تو اس بارے میں قاضی کی صوابدید پر فیصلہ ہوگا۔

بَابُ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی کا حکم

17474 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، فِي رَجُلٍ نَتَفَ مِنْ لِحْيَةِ آخَرَ قَالَ: يُقْتَصُّ مِنْهُ بِالْمِيزَانِ فَمَا لَمْ يَفِ اُكْمِلَ مِنْ شَعْرِ الرَّاْسِ،

❀❀ ابن سیرین ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کی داڑھی نوچ لیتا ہے انہوں نے فرمایا: اس شخص سے برابری کی بنیاد پر قصاص لیا جائے گا اور اگر اس شخص کے داڑھی کے بال تھوڑے ہوں' تو اس کے سر کے بال (اسی حساب سے نوچ لیے جائیں گے)۔

17475 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ الشَّفَتَيْنِ

باب: ہونٹوں کا حکم

17476 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الشَّفَتَانِ؟ قَالَ: خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ہونٹوں کا حکم کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: پچاس اونٹ۔

17477 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً قَالَ قَتَادَةُ: فَإِنْ قُطِعَتْ اِحْدَاهُمَا فَنِصْفُ الدِّيَةِ "

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے دونوں ہونٹوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کو کاٹ دیا جائے تو نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17478 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الشَّفَةِ السُّفْلٰى ثُلُثَا الدِّيَةِ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ زہری نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے نیچے والے ہونٹ میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اوپر والے ہونٹ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17479 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الشَّفَتَيْنِ هُمَا سَوَاءٌ، وَاِنَّمَا تَفْضُلُ السُّفْلٰى فِيْ اَسْنَانِ الْإِبِلِ وَقَالَ قَتَادَةُ: هُمَا سَوَاءٌ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے دونوں ہونٹوں کا حکم برابر ہے اونٹوں کی عمر میں نیچے والے ہونٹ کو فضیلت حاصل ہوتی ہے قتادہ بیان کرتے ہیں: دونوں ہونٹوں کا حکم برابر ہے۔

17480 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، فِي الشَّفَتَيْنِ خَمْسُونَ خَمْسُونَ، وَتَفْضُلُ السُّفْلٰى مِنَ الْعُلْيَا فِي الْمَرْاَةِ، وَالرَّجُلِ فِي التَّغْلِيظِ، وَلَا تَفْضُلُ بِزِيَادَةٍ فِي الْعَدَدِ وَلٰكِنْ فِيْ اَسْنَانِ الْإِبِلِ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے دونوں ہونٹوں میں پچپن کی ادائیگی لازم ہوگی عورت کے نیچے والے ہونٹ کو فضیلت حاصل ہوگی۔

دیت لازم ہونے کے حوالے سے عورت اور مرد کے نیچے والے ہونٹ کو فضیلت حاصل ہوگی لیکن یہ فضیلت تعداد میں اضافے کے حوالے سے نہیں ہوگی بلکہ اونٹوں کی عمر کے حساب سے ہوگی۔

17481 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ

عَاصِمٍ، اَنَّ مَرْوَانَ، قَضٰى فِي الشَّفَةِ الْعُلْيَا بِخَمْسٍ وَّاَرْبَعِينَ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الشَّفَةِ السُّفْلٰى بِخَمْسٍ وَخَمْسِينَ

❀❀ یعقوب بن عاصم بیان کرتے ہیں: مروان نے اوپر والے ہونٹ کے بارے میں پینتالیس اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور نیچے والے ہونٹ کے بارے میں پچپن اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي الشَّفَتَيْنِ بِالدِّيَةِ، مِائَةٍ مِّنَ الْإِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہونٹوں میں مکمل دیت یعنی ایک سو اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17483 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الشَّفَتَانِ سَوَاءٌ

❀❀ زکریا نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں ہونٹ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17484 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں ہونٹوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كَانَ يُقَالُ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ: اللِّسَانِ، وَالْاَنْفِ، وَشِبْهِ ذٰلِكَ، الدِّيَةُ، وَفِي الِاثْنَيْنِ الدِّيَةُ" قُلْتُ: الشَّفَتَيْنِ؟ قَالَ: لَعَلَّ ذٰلِكَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ انسان کا ہر وہ عضو جو ایک ہو جیسے زبان ناک یا اس کی مانند دیگر اعضاء ہیں ان میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو اعضاء دو ہوں ان میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: ہونٹوں کا حکم کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: یہی ہوگا۔

بَابُ الشَّارِبَيْنَ

باب: دونوں مونچھوں کا حکم

17486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ فِي الشَّارِبَيْنَ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ دِيْنَارٍ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ سِتُّوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: مونچھوں کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ان میں ایک سو بیس دیناروں کی ادائیگی لازم ہوگی اور دونوں میں سے ایک میں ساٹھ دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اجْتَمَعَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ مَنْ مَرَطَ شَارِبَ فِيهِ سِتُّوْنَ دِيْنَارًا، فَاِنْ مُرِطَا جَمِيعًا فَفِيهِمَا مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ جو شخص کسی دوسرے کی مونچھ کاٹ دیتا ہے تو اس میں ساٹھ دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر دونوں مونچھیں کاٹ دیتا ہے تو پھر اس میں ایک سو بیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْاَسْنَانِ

باب: دانتوں کا حکم

17488 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِيْهِ، وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو جو مکتوب بھجوایا تھا اس میں یہ بات تحریر تھی کہ دانت کی دیت پانچ اونٹ ہوگی۔

17489 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُسَاوِی بَيْنَ الْاَسْنَانِ فِی الْعَقْلِ

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ دیت کی ادائیگی کے حوالے سے وہ تمام دانتوں کو برابر کی حیثیت دیتے ہیں۔

17490 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِی السِّنِّ بِخَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ طَاوُسٌ: وَتَفْضُلُ كُلُّ سِنٍّ عَلَى الَّتِیْ تَلِيْهَا بِمَا يَرٰى اَهْلُ الرَّاْیِ وَالْمَشُوْرَةِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی ہے۔

طاؤس بیان کرتے ہیں: ہر دانت کو اپنے ساتھ والے پر فضیلت حاصل ہوگی اور اس بارے میں اہل رائے اور مشورہ دینے والے افراد کے مشورے کے مطابق فیصلہ دیا جائے گا۔

17491 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مِنْ اَيْنَ نَبْدَاُ؟ قَالَ: الثَّنِيَّتَانِ خَيْرُ الْاَسْنَانِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا: ہم کہاں سے آغاز کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: ثنیتان دانتوں میں سب سے بہتر ہیں۔

17492 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ

قَالَ: فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17493 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ عُمَرَ، كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ الْاَسْنَانَ سَوَاءٌ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَالْاَضْرَاسُ، وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے ہر دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اس بارے میں داڑھ اور دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي غَطَفَانَ، اَنَّ مَرْوَانَ، اَرْسَلَهُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا جَعَلَ فِي الضِّرْسِ؟ فَقَالَ: فِيهِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ قَالَ: فَرَدَّنِي اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اَتَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْاَضْرَاسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ اَنَّكَ لَا تَعْتَبِرُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْاَصَابِعِ، عَقْلُهَا سَوَاءٌ

❀❀ ابوغطفان بیان کرتے ہیں: مروان نے انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ ان سے یہ دریافت کریں کہ داڑھ میں کیا ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: اس میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی راوی کہتے ہیں: مروان نے دوبارہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور بولے کیا آپ سامنے والے دانتوں کو داڑھوں کی مانند قرار دیتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے قیاس ہی کرنا ہے تو اسے انگلیوں پر قیاس کرلو کہ ان سب کی دیت برابر ہوتی ہے۔

17496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلَى عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَفِي الضِّرْسِ جَمَلٌ

❀❀ زید بن اسلم نے مسلم بن جندب کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: داڑھ میں ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَعَلَ فِي كُلِّ ضِرْسٍ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہر داڑھ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی۔

17498 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْاَسْنَانُ؟ قَالَ: فِي الثَّنِيَّتَيْنِ، وَالرَّبَاعِيَّتَيْنِ، وَالنَّابَيْنِ خَمْسٌ خَمْسٌ، وَفِيمَا بَقِيَ بَعِيرَانِ بَعِيرَانِ، اَعْلَى الْفَمِ وَاَسْفَلُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَالْاَضْرَاسُ سَوَاءٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: دانتوں کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ثنایا رباعیہ اورناب دونوں طرف کے ان دانتوں میں پانچ پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس کے علاوہ تمام داڑھوں میں دو دو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اس بارے میں منہ کا اوپر والا حصہ اور نیچے والا حصہ برابر کی حیثیت رکھیں گے اور تمام داڑھیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

17499 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَصَابِعِ، وَالْاَسْنَانِ سَوَاءٌ

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ انگلیاں اور دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17500 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ، وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ،

❀❀ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں اور تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17501 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ بھی عطاء کے قول کی مانند فتویٰ دیتے ہیں۔

17502 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ، اَوِ الْوَرِقِ اَوِ الشَّاءِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی یا اس کے برابر سونے یا چاندی یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17503 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: خَالَفَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ عِنْدَ عَلْقَمَةَ فِي الْاَسْنَانِ فَقَالَ: فَضِّلْ مُعَاوِيَةُ الْاَضْرَاسَ عَلٰى غَيْرِهَا فَقُلْتُ: كَلَّا، وَلَوْ كَانَ مُفَضِّلًا لَفَضَّلَ الثَّنَايَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابوملیکہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ حارث بن عبداللہ نے علقمہ کے سامنے دانتوں

کے بارے میں میرے موقف کی مخالف کی اور یہ کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے داڑھوں کو دیگر دانتوں پر فضیلت دی ہے میں نے کہا: یہ نہیں ہوسکتا اگر فضیلت دی جانی ہو تو پھر سامنے کے دانتوں کو دی جائے گی۔

17504 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَفِي الْاَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تحریر میں یہ بات مذکور تھی: دانتوں میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17505 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: يُفَضَّلُ النَّابُ فِي اَعْلَى الْفَمِ، وَاَسْفَلِهِ عَلَى الْاَضْرَاسِ وَاَنَّهُ قَالَ: فِي الْاَضْرَاسِ صِغَارُ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے منہ کے اوپر والے حصے اور نیچے والے حصے میں اطراف کے دانتوں کو داڑھوں پر فضیلت حاصل ہوگی انہوں نے داڑھوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ یہ چھوٹے اونٹ ہیں۔

17506 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "اَسْنَانُ الْمَرْاَةِ تُصَابُ جَمِيعًا قَالَ: خَمْسُوْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر عورت کے تمام دانتوں کو نقصان پہنچا دیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17507 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فِيمَا اَقْبَلَ مِنَ الْفَمِ اَعْلَى الْفَمِ وَاَسْفَلِهِ بِخَمْسِ قَلَائِصَ، وَفِي الْاَضْرَاسِ بِبَعِيرٍ بَعِيرٍ، حَتّٰى اِذَا كَانَ مُعَاوِيَةُ، وَاُصِيبَتْ اَضْرَاسُهُ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِالْاَضْرَاسِ مِنْ عُمَرَ فَقَضَى فِيهَا بِخَمْسٍ خَمْسٍ، قَالَ سَعِيدٌ: وَلَوْ اُصِيبَ الْفَمُ كُلُّهُ فِي قَضَاءِ عُمَرَ لَنَقَصَتِ الدِّيَةُ وَلَوْ اُصِيبَ فِي قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ لَزَادَتْ، وَلَوْ كُنْتُ اَنَا لَجَعَلْتُ فِي الْاَضْرَاسِ بَعِيرَيْنِ بَعِيرَيْنِ فَذٰلِكَ الدِّيَةُ كَامِلَةً"

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ منہ کے اوپر والے یا نیچے والے حصے کے سامنے والے دانتوں میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور داڑھوں میں ایک ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور ان کی داڑھوں کو نقصان پہنچا تو انہوں نے فرمایا: میں داڑھوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم رکھتا ہوں' تو انہوں نے داڑھوں میں بھی پانچ پانچ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: اگر پورے منہ کو نقصان پہنچایا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے حساب سے دیت کم ہو جائے گی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے حساب سے دیت زیادہ ہو جائے گی اگر مجھے حق ہو تو میں داڑھوں میں دو دو اونٹوں

کی ادائیگی لازم قرار دوں گا اس صورت میں دیت مکمل ہو جائے گی۔

17508 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَزْهَرَ بْنِ مُحَارِبٍ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ اَصَابَ اَحَدُهُمَا ثَنِيَّةَ الْاٰخَرِ، وَاَصَابَ الْاٰخَرُ ضِرْسَهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: الثَّنِيَّةُ، وَجَمَالُهَا، وَالضِّرْسُ، وَمَنْفَعَتُهُ سِنًّا بِسِنٍّ قُرِنَا قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ غَيْرُهُ الثَّنِيَّةُ بِالثَّنِيَّةِ، وَالضِّرْسُ بِالضِّرْسِ "

❀❀ ازہر بن محارب بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے قاضی شریح کے سامنے مقدمہ پیش کیا ان میں سے ایک نے دوسرے کے ثنیہ دانتوں کو نقصان پہنچایا تھا اور دوسرے نے اس کی داڑھوں کو نقصان پہنچایا تھا تو قاضی شریح نے فیصلہ دیا کہ ثنیہ کے ساتھ ان کی خوبصورتی وابستہ ہے' اور داڑھوں کے ساتھ ان کا فائدہ وابستہ ہے (کہ ان کے ذریعے چپایا جاتا ہے) تو ہر دانت کو دوسرے دانت کا عوض قرار دیا جائے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے یہ کہا ہے ثنیہ' ثنیہ کے عوض میں ہوگا اور داڑھ' داڑھ کے عوض میں ہوگی۔

بَابُ صَدْعِ السِّنِّ

باب: دانتوں کو تکلیف پہنچانا

17509 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي السِّنِّ يُسْتَاْنَى بِهَا سَنَةً، فَاِنِ اسْوَدَّتْ فَفِيهَا الْعَقْلُ كَامِلًا، وَاِلَّا فَمَا اسْوَدَّ مِنْهَا فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ "

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دانت (کو تکلیف پہنچانے کی صورت میں) ایک سال انتظار کیا جائے گا اگر اس دوران وہ کالا ہو گیا تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی ورنہ جتنا کالا ہوگا اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

17510 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، مِثْلَهُ

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

17511 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُسْتَاْنَى بِهَا سَنَةً، فَاِنِ اسْوَدَّتْ فَفِيهَا دِيَتُهَا، وَاِلَّا فَفِيهَا الْحُكْمُ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کے لئے ایک سال کا انتظار کیا جائے گا اگر وہ سیاہ ہو گیا تو اس کی دیت لازم ہوگی ورنہ اس میں قاضی کی صوابدید کے مطابق ادائیگی لازم ہوگی۔

17512 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، فَاِنِ اسْوَدَّتْ فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا، فَاِنْ كُسِرَ مِنْهَا اِذَا لَمْ تَسْوَدَّ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ، وَفِي سِنِّ الْمَرْاَةِ مِثْلُ ذٰلِكَ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو مکتوب

تحریر کیا تھا اس میں یہ تحریر تھا دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی یا اس کے مطابق سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ سیاہ ہو جائے (اور ٹوٹا نہ ہو) تو بھی اس کی مکمل دیت لازم ہوگی اور اگر اس کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے لیکن دانت سیاہ نہ ہو تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی عورت کے دانت کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

17513 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي السِّنِّ يُسْتَأْنَى بِهَا، فَإِنِ اسْوَدَّتْ فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ سَنَةٍ تَمَّ عَقْلُهَا

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: دانت کے لئے انتظار کیا جائے گا اگر وہ ایک سال کا عرصہ گزرنے سے پہلے سیاہ ہو گیا تو اس کی مکمل دیت ادا کرنا لازم ہوگا۔

17514 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ قُصِمَتِ السِّنُّ، وَلَمْ تَسْوَدَّ فَعَلَى حِسَابِ مَا نَقَصَ مِنْهَا وَقَالَ قَتَادَةُ: مَا كَسَرَهُ مِنَ الثَّنِيَّةِ فَبِحِسَابِهِ

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: اگر دانت کو توڑ دیا جائے اور وہ سیاہ نہ ہو تو اس میں جو کمی ہوئی ہے اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی قتادہ فرماتے ہیں: ثنیہ میں سے جس کو آدمی توڑ دے گا تو اس حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

17515 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ سَقَطَتْ سِنٌّ أَوْ رَجَفَتْ أَوِ اسْوَدَّتْ فَسَوَاءٌ، قَدْ مَاتَتْ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: اگر دانت گر جائے یا ہلنے لگے یا سیاہ ہو جائے تو اس کا حکم برابر ہے وہ گویا ضائع ہو گیا۔

17516 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ عَلِيٍّ فِي السِّنِّ تُصَابُ قَالَ: إِنِ اسْوَدَّتْ فَنَذْرُهَا وَافٍ

❀❀ عبدالکریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر دانت کو نقصان پہنچایا جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی مکمل دیت ادا کی جائے گی۔

17517 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ: كَفَتْكَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ، قَضَى فِي السِّنِّ تُصَابُ فَتَسْوَدُّ بِنَذْرِهَا وَافِيًا

❀❀ داؤد بن ابو عاصم بیان کرتے ہیں: تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ خلیفہ عبدالملک نے دانت کو نقصان پہنچانے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17518 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، فِي السِّنِّ إِذَا اسْوَدَّتْ فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا

❀❀ ابن شہاب دانت کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17519 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ قَالَ:

"مِمَّا اجْتَمَعَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فَإِنْ أُصِيبَتِ السِّنُّ فَانْصَدَعَتْ، وَهِيَ بَيْضَاءُ صَحِيحَةٌ، وَلَمْ يَسْقُطْ مِنْهَا شَيْءٌ فَفِي صَدْعِهَا نِصْفُ دِيَتِهَا

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے جن چیزوں پر اتفاق ظاہر کیا گیا تھا ان میں یہ بات بھی تھی کہ اگر دانت کو نقصان پہنچایا جائے اور وہ ٹوٹے نہیں لیکن خراب ہو جائے وہ سفید اور بظاہر ٹھیک ہو اس میں سے کوئی بھی حصہ نہ ٹوٹا ہو تو اس کی تکلیف کی صورت میں اس کی نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَظُنُّهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي السِّنِّ تُصَابُ وَيَخْشَوْنَ أَنْ تَسْوَدَّ يُنْتَظَرُ بِهَا سَنَةً، فَإِنِ اسْوَدَّتْ فَفِيهَا نَذْرُهَا وَافِيًا، وَإِنْ لَمْ تَسْوَدَّ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَيَقُولُونَ: فَإِنِ اسْوَدَّتْ بَعْدَ سَنَةٍ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ"

❀❀ ابوسعید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب دانت کو نقصان پہنچے اور لوگوں کو یہ اندیشہ ہو وہ سیاہ ہو جائے گا تو اس کے لئے ایک سال انتظار کرے گا اگر وہ سیاہ ہو گیا تو اس میں دانت کی مکمل دیت ادا کرنا لازم ہوگا اور سیاہ نہ ہوا تو پھر اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی

عبدالکریم فرماتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر ایک سال گزرنے کے بعد وہ سیاہ ہوتا ہے تو پھر اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ السِّنِّ السَّوْدَاءِ

باب: سیاہ دانت کا حکم

17521 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا كُسِرَتْ وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ، وَالْيَدِ الشَّلَّاءِ بِثُلُثِ دِيَتِهَا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے سیاہ دانت کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب وہ ٹوٹ جائے یا آنکھ اپنی جگہ پر موجود ہو (لیکن بینائی رخصت ہو جائے) یا ہاتھ شل ہو جائے تو اس میں اس عضو کی ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17522 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ. مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند منقول ہے۔

17523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا

كُسِرَتْ حُكُومَةُ عَدْلٍ

❀❀ ابراہیمؒ سیاہ دانت کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ جب وہ ٹوٹ جائے تو اس بارے میں عادل ثالث کا فیصلہ معتبر ہو گا۔

17524 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي السِّنِّ إِذَا أُصِيبَتْ، فَإِنِ اسْوَدَّتْ فَفِيهَا عَقْلُهَا كَامِلًا، فَإِنْ أُصِيبَتِ الثَّانِيَةَ فَفِيهَا الْعَقْلُ أَيْضًا كَامِلًا

❀❀ سعید بن میبّب فرماتے ہیں: جب دانت کو نقصان پہنچے اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس میں دانت کی مکمل دیت ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر وہ دوبارہ اس (سیاہ) دانت کو نقصان پہنچایا جائے تو بھی اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17525 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السِّنُّ السَّوْدَاءُ تُطْرَحُ قَالَ: فِيهَا شَيْءٌ فِي جَمَالِهَا وَمَسَدُّهَا مَكَانَهَا، وَلَمْ يَبْلُغْهُ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ قُلْتُ لَهُ: فِيهَا شَيْءٌ وَإِنْ كَانَ صَاحِبُهَا قَدْ أَخَذَ بِنَذْرِهَا قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر سیاہ دانت کو توڑ دیا جائے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں موجود ہونے کی خوبصورتی پائی جاتی ہے اور وہ اپنی جگہ کو تو گھیر کے رکھتا ہے تاہم اس بارے میں ان تک کوئی روایت نہیں پہنچی تھی میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اس میں کوئی ادائیگی لازم ہوگی؟ اگر اس شخص نے اس کی دیت پہلے وصول کی ہوئی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

17526 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِنِ اسْوَدَّتِ السِّنُّ أَوْ رَجَفَتْ، ثُمَّ طُرِحَتْ فَنِصْفُ نَذْرِهَا، وَإِنْ كَانَ أَخَذَ فِيهَا نَذْرَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَذَكَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ رُبُعُ دِيَتِهَا

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: اگر دانت سیاہ ہو جائے یا ہلنے لگے یا اسے الگ کر دیا جائے تو اس میں دانت کی نصف دیت ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر آدمی پہلے اس دانت کی دیت وصول کر چکا تھا تو بھی یہی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر نے اپنی سند کے ساتھ مجاہد کے حوالے سے سیاہ دانت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی دیت کا چوتھائی حصہ لازم ہوگا۔

17527 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ، قَضَى فِي السِّنِّ تُصَابُ فَتَسْوَدُّ بِنَذْرِهَا وَافِيًا، فَإِنْ طُرِحَتْ بَعْدُ فَذَهَبَتْ أَنَّ فِيهَا نَذْرَهَا وَافِيًا

❀❀ داؤد بن ابو عاصم بیان کرتے ہیں: عبد الملک نے دانت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جس کو نقصان پہنچایا جائے اور وہ سیاہ ہو جائے تو اس میں دانت کی مکمل دیت ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر اس کے بعد اسے توڑ دیا جائے تو پھر بھی اس کی مکمل دیت ادا کرنا لازم ہوگا۔

17528 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَمَّنْ اَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ تُطْرَحُ ثُلُثُ دِيَتِهَا

❀❀ ابن شہاب نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ سیاہ دانت ٹوٹ جانے کے بارے میں انہوں نے دانت کی ایک تہائی دیت کی ادائیگی (کا حکم دیا تھا)۔

17529 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَضٰى فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ، اِذَا انْكَسَرَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا "

❀❀ عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ سیاہ دانت کے بارے میں انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ ٹوٹ جائے تو اس میں دانت کی ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ السِّنِّ الزَّائِدَةِ

باب: اضافی دانت کا حکم

17530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: الْحَجَّاجُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ ثُلُثُ السِّنِّ،

❀❀ مکحول نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے اضافی دانت میں دانت کی ایک تہائی دیت ادا کرنا لازم ہو گا۔

17531 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ السِّنِّ تَرْفُلُ

باب: دانتوں کا ہلنا

17532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَصَابَ سَنَّ رَجُلٍ وَهِيَ تَرْفُلُ قَالَ: فِيهَا خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دوسرے کے دانت کو نقصان پہنچاتا ہے اور وہ دانت ہلنے لگتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں پچیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17533 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، فِي رَجُلٍ اَصَابَ سَنَّ رَجُلٍ حَتّٰى سَالَتْ قَالَ: فِيهَا حُكْمٌ وَقَالَ: اِنِ اصْفَرَّتْ فَفِيهَا حُكْمٌ

❀❀ معمر ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے دانت کو نقصان پہنچاتا ہے یہاں تک کہ وہ لٹک جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس میں ثالث کی صوابدید پر فیصلہ ہوگا انہوں نے فرمایا: اگر وہ دانت زرد ہو جاتا ہے' تو بھی اس میں ثالث کی صوابدید کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

بَابُ اَسْنَانِ الصَّبِيِّ الَّذِىْ لَمْ يُثْغِرْ

باب: ایسے بچوں کے دانت کا حکم جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں

17534 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِيْ اَسْنَانِ الصَّبِيِّ الَّذِىْ لَمْ يُثْغِرْ " قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ غَيْرُهُ: حُكْمٌ

❀❀ امام شعبی بچے کے دانتوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں کہ ایسے بچے پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی دیگر حضرات نے فرمایا: ہے اس بارے میں ثالث کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

17535 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَعَلَ فِيْ اَسْنَانِ الصَّبِيِّ الَّذِىْ لَمْ يُثْغِرْ بَعِيرًا بَعِيرًا

❀❀ عمرو بن مالک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بچے کے دانتوں میں (ہر دانت) کے بارے میں ایک ایک اونٹ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17536 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ قَالَ: فِيهِ حُكْمٌ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: فِيهِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں دس دیناروں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17537 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ، اَنَّهُ جَعَلَ فِيْ اَسْنَانِ الصَّغِيرِ الَّذِىْ لَمْ يُثْغِرْ شَيْئًا لَا يَحْفَظُهُ

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس بچے کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں اس کے دانتوں کے بارے میں انہوں نے کوئی ادائیگی لازم قرار نہیں دی تھی۔

17538 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَكْحُولٌ اَنَّهُ قَالَ: فِيْ اَسْنَانِ الَّذِىْ لَمْ يُثْغِرْ فِيْ كُلِّ سِنٍّ قَلُوصٌ سَوَاءٌ كُلُّهَا

❀❀ مکحول فرماتے ہیں: وہ بچہ جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں اس کے ہر دانت کے عوض میں ایک اونٹنی کی ادائیگی لازم ہوگی اور تمام دانتوں کا حکم برابر ہوگا۔

17539 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

قَالَ: اِنْ اَصَابَ اَسْنَانَ غُلَامٍ لَمْ يُثْغِرْ قَالَ: يَنْتَظِرُ بِهِ الْحَوْلَ، فَاِنْ نَبَتَتْ، فَلَا دِيَةَ فِيهَا، وَلَا قَوَدَ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر آدمی ایسے بچے کے دانت توڑ دے جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں' تو وہ فرماتے ہیں: ایک سال تک انتظار کیا جائے گا اگر نئے دانت نکل آتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان میں نہ تو دیت لازم ہوگی اور نہ ہی قصاص لازم ہوگا۔

17540 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فِي صَبِيٍّ كَسَرَ سَنَّ صَبِيٍّ لَمْ يُثْغِرْ قَالَ: عَلَيْهِ غُرْمٌ بِقَدْرِ مَا يَرَى الْحَاكِمُ

❀❀ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے بچے کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے چھوٹے بچے کے دانت توڑ دیتا ہے' جس کے دودھ کے دانت ابھی نہیں ٹوٹے تھے تو ابن شہاب نے فرمایا: کہ ثالث اس بارے میں جو مناسب سمجھے گا اس حساب سے جرمانہ عائد ہو جائے گا۔

17541 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عُلَمَاءِ الْكُوفَةِ، فِي اَسْنَانِ الَّذِي لَمْ يُثْغِرْ فِي كُلِّ سَنٍّ بَعِيرٌ وَقَالَ غَيْرُهُ: خُمُسُ الدِّيَةِ فِي كُلِّ سَنٍّ

❀❀ معمر نے علماء کوفہ میں سے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جس بچے کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں اس کے ہر ایک دانت کے عوض میں ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ ہر دانت میں دیت کا پانچواں حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

بَابُ السِّنِّ تُنْزَعُ فَيُعِيدُهَا صَاحِبُهَا

باب: جب دانت کو توڑ دیا جائے اور پھر متعلقہ فرد اسے اپنی جگہ پر دوبارہ رکھ دے

17542 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ فِي السِّنِّ تُنْزَعُ قَوَدًا فَيُعِيدُهَا صَاحِبُهَا مَكَانَهَا فَتَثْبُتُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ سُفْيَانُ: يَقْلَعُهَا مَرَّةً اُخْرَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے ایسے دانت کے بارے میں فرمایا ہے' جسے قصاص میں توڑ دیا جاتا ہے' اور پھر اس دانت والا شخص اسے اس کی جگہ پر رکھ دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان فرماتے ہیں: اسے دوسری مرتبہ اکھاڑ لیا جائے گا۔

17543 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تُنْزَعُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الَّذِي لَا يَكُوْنُ الْقَوَدُ فِي نَزْعِ اَصْلِهِ كَهَيْئَةِ الْيَدِ تُكْسَرُ، فَيُقَادُ مِنْهَا فَتَبْرَاُ الَّتِي اُقِيدَ مِنْهَا، وَتَشَلُّ الَّتِي اُسْتَقِيدَ لَهَا،

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اسے الگ نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس کی اصل صورت حال یہ ہے کہ اصل میں اسے

اتارنا قصاص نہیں ہے اس کی مثال اس ہاتھ کی طرح ہوگی جسے توڑا جاتا ہے اور پھر اس کا قصاص لے لیا جاتا ہے تو جس شخص سے قصاص لیا گیا تھا اس کا ہاتھ ٹھیک ہو جاتا ہے اور جس کے لئے قصاص لیا گیا تھا اس کا ہاتھ شل رہتا ہے۔

17544 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ قَالَ: لَا تُنْزَعُ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً

❀❀ معمر نے عطاء خرسانی کے حوالے سے عطاء بن ابی رباح کے قول کی مانند نقل کیا ہے معمر بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات مجھ تک پہنچی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اسے صرف ایک مرتبہ ہی الگ کیا جائے گا۔

17545 - اقوال تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: "فِي الَّذِي يُصِيبُ ثَنِيَّةَ الرَّجُلِ فَتَذْهَبُ قَالَ: يُقْتَصُّ مِنْهُ وَلَا يَدَعُهُ يُعِيدُ ثَنِيَّتَهُ مَكَانَهَا قَالَ: يُذْهِبُهَا كَمَا ذَهَبَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَإِنْ أَصَابَ ثَنِيَّةَ رَجُلٍ فَنَبَتَتْ مَكَانَهَا كَانَ لِلَّذِي أُصِيبَتْ ثَنِيَّتُهُ أَنْ يَقْلَعَ ثَنِيَّتَهُ الْأُخْرَى

❀❀ سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے سامنے کے دانت توڑ دیتا ہے اور وہ ختم ہو جاتے ہیں اس سے قصاص لے لیا جاتا ہے اور پھر وہ اپنے سامنے کے دانت اس کی جگہ پر دوبارہ لگوا لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کے سامنے کے دانت توڑ دیے جائیں گے جس طرح اس نے دانت ضائع کیے تھے لیکن اگر کوئی شخص دوسرے کے سامنے کے دانتوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور اس کی جگہ نئے دانت اگ آتے ہیں تو جس شخص کے دانتوں کو نقصان پہنچایا گیا تھا تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ دوسرے شخص کے سامنے کے دانت اتار لے۔

17546 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْعُسْرَةِ قَالَ: وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي قَالَ: وَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ، فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ، فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضِمُهَا؟ كَأَنَّهَا فِي فَحْلٍ يَقْضِمُهَا

❀❀ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لینے کے لئے گیا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے یہ جنگ میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل اعتبار عمل ہے وہ بیان کرتے ہیں: میرا ایک مزدور تھا اس کی ایک شخص کے ساتھ لڑائی ہوگئی ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹا جس کے ہاتھ پر کاٹا گیا تھا اس نے کاٹنے والے کے منہ سے اپنا ہاتھ چھڑایا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا؟ کہ تا کہ تم اسے یوں کاٹتے جس طرح کوئی اونٹ چبا لیتا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَعَضُّ فَيَنْزِعُ يَدَهُ

باب: جب کوئی شخص دوسرے کو کاٹے اور دوسرا شخص اپنا ہاتھ کھینچ لے

17547 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ أَجِيرٌ لِيَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَاجْتَذَبَ الْآخَرُ يَدَهُ فَقَطَعَ ثَنِيَّتَيْهِ جَمِيعًا، فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ عَضِيضَ الْفَحْلِ، ثُمَّ يُرِيدُ الْعَقْلَ؟ فَأَبْطَلَهَا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کے ایک ملازم نے ایک شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اپنے بھائی کے ہاتھ پر یوں کاٹتا ہے' جس طرح اونٹ چباتا ہے' اور اس کی دیت بھی لینا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رائیگاں قرار دے دیا۔

17548 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: عَضَّ رَجُلٌ رَجُلًا فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ يَدَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ،

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹا تو دوسرے شخص کے (ہاتھ کھینچنے پر) اس کے دانت ٹوٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رائیگاں قرار دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ تم اپنے بھائی کے ہاتھ کو یوں چبالو جس طرح اونٹ چبالیتا ہے۔

17548-صحيح البخاري - كتاب الديات' باب إذا عض رجلا فوقعت ثناياه - حديث: 6512صحيح مسلم - كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات' باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه - حديث: 3254مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' باب بيان إبطال دية سن العاض يد صاحبه فتسقط أو تنكسر - حديث: 4956صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الرهن - ذكر إبطال القصاص في ثنية العاض يد أخيه إذا انقلعت بجذب' حديث: 6089سنن الدارمي - ومن كتاب الديات' باب فيمن عض يد رجل فانتزع المعضوض يده - حديث: 2337سنن ابن ماجه - كتاب الديات' باب من عض رجلا فنزع يده فندر ثناياه - حديث: 2653السنن للنسائي - كتاب البيوع' القود من العضة - حديث: 4704السنن الكبرى للنسائي - كتاب القسامة' القود من العضة - حديث: 6753شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب السير' باب ما ينهى عن قتله من النساء والولدان في دار الحرب - حديث: 3329السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة' جماع أبواب صفة السوط - باب ما يسقط القصاص من العمد' حديث: 16403مسند ابن الجعد - قتادة' حديث: 793البحر الزخار مسند البزار - أول حديث عمران بن حصين' حديث: 3039المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد العزيز - حديث: 4976المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - زرارة بن أوفى - حديث: 15345

17549 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِمْرَانَ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

17550 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِنْ شِئْتَ اَمْكَنْتَ يَدَكَ فَعَضَّهَا، ثُمَّ تَنْزِعُهَا وَاَبْطَلَ دِيَتَهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دو! وہ اس پر کاٹ لیتا ہے پھر تم بھی اسے کھینچ لینا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی دیت کو کالعدم قرار دیا۔

17551 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى ابْنُ اَبِى مُلَيْكَةَ، اَنَّ اِنْسَانًا اَتَى اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَعَضَّهُ اِنْسَانٌ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَنَدَرَتْ سِنُّهُ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: فُقِدَتْ يَمِينُهُ

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ایک شخص نے اس کو کاٹا تھا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کے دانت ٹوٹ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی یمین مفقود ہوگئی ہے۔

17552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِى الضُّحَى قَالَ: قَالَ شُرَيْحٌ: انْتَزِعْ يَدَكَ مِنْ فِى السَّبُعِ

❀❀ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ درندے کے منہ سے کھینچ لو۔

17553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِى رَجُلٍ عَضَّ رَجُلًا فَشَلَّتْ اِصْبَعُهُ قَالَ: يُقْتَصُّ صَاحِبُهُ، فَاِنْ شَلَّتْ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْقَوَدَ، وَاِنْ لَمْ تَشَلَّ غَرِمَ لَهُ صَاحِبُهُ دِيَةَ اِصْبَعِهِ الَّتِى شَلَّتْ، فَاِنْ شَلَّتْ يَدُ الَّذِى اسْتُقِيدَ مِنْهُ بِمَا اَصَابَ فَفِى ذٰلِكَ الْعَقْلُ، وَاِنْ بَلَغَ النَّفْسَ لِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِى اَمَرَ بِالْقَوَدِ، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْتَقِيدِ فِى فَرْضٍ اَصَابَهُ، اِلَّا الْعَقْلَ لَيْسَ عَلَيْهِ الْقَوَدُ، فَاِنْ كَانَ مِنْ يَسْتَقِيدُ عَدَا فَوْقَ حَدِّهِ فَعَدَاؤُهُ ذٰلِكَ قَوَدٌ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹتا ہے اور دوسرے شخص کی انگلیاں شل ہو جاتی ہیں زہری فرماتے ہیں: ایسا کرنے والے شخص سے قصاص لیا جائے گا اگر دوسرے کا ہاتھ بھی شل ہو جاتا ہے تو قصاص پورا لیا جائے گا اور اگر دوسرے کا ہاتھ شل نہیں ہوتا تو وہ متاثرہ فریق کو انگلی کی دیت دے گا جو شل ہوئی تھی اور اگر جس سے قصاص لیا جا رہا ہے اس کا ہاتھ شل ہو جاتا ہے تو پھر اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگرچہ وہ جان تک پہنچتی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قصاص کا حکم دیا ہے [illegible] جو قصاص لے رہا ہے اس پر [illegible] دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس پر قصاص دینا لازم نہیں ہوگا اگر قصاص لینے والا [illegible] تجاوز کر جاتا ہے [illegible]

بَابُ اللِّسَانِ

باب: زبان کا حکم

17554 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اللِّسَانُ يُقْطَعُ كُلُّهُ؟ قَالَ: الدِّيَةُ قُلْتُ: يُقْطَعُ مِنْهُ مَا يُذْهِبُ الْكَلَامَ، وَبَقِيَ مِنَ اللِّسَانِ؟ قَالَ: مَا اَرٰى اِلَّا اَنَّ فِيهِ الدِّيَةَ اِذْ ذَهَبَ الْكَلَامُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر زبان کو مکمل طور پر کاٹ دیا جائے؟ انہوں نے فرمایا: دیت لازم ہوگی میں نے کہا: اگر زبان کا اتنا حصہ کاٹ لیا جائے جس کی وجہ سے آدمی کلام نہ کر سکے لیکن زبان موجود ہو تو انہوں نے فرمایا: جب کلام کرنے کی صلاحیت ختم جائے تو میری رائے کے مطابق ایسی صورت میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17555 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، فَاِنْ قُطِعَتْ اَسَلَتُهُ فَبَيَّنَ بَعْضَ الْكَلَامِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ بَعْضًا، فَاِنَّهُ يُحْسَبُ بِالْحُرُوفِ اِنْ بَيَّنَ نِصْفَ الْحُرُوفِ فَنِصْفُ الدِّيَةِ، وَاِنْ بَيَّنَ الثُّلُثَيْنِ فَثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: زبان میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر زبان کے کنارے کو کاٹا جائے اور آدمی کا کچھ کلام واضح ہو اور کچھ کلام واضح نہ ہو تو پھر اس میں حروف کے حساب سے اعتبار کیا جائے گا اگر نصف حروف واضح ہوتے ہیں تو نصف دیت ہوگی اگر ایک تہائی حروف واضح ہوتے ہیں تو ایک تہائی دیت لازم ہوگی۔

17556 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنَّ اللِّسَانَ اِذَا اُصِيبَ مِنْهُ شَيْءٌ حُسِبَ عَلَى الْحُرُوفِ عَلٰى ثَمَانِيَةٍ وَعِشْرِينَ حَرْفًا قَالَ: وَقَالَ غَيْرُهُ: فِيْ ذٰلِكَ حُكْمٌ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جب زبان کو نقصان پہنچایا جائے تو اٹھائیس حروف کے حساب سے ادائیگی لازم ہوگی دیگر حضرات فرماتے ہیں: اس بارے میں ثالث کے قول کا اعتبار ہوگا۔

17557 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِيحٍ ، اَنَّ اللِّسَانَ اِذَا قُطِعَ مِنْهُ مَا يُذْهِبُ الْكَلَامَ اَنَّ فِيهِ الدِّيَةَ قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: هُوَ قَوْلُ النَّاسِ قَالَ: فَاِنْ ذَهَبَ بَعْضُ الْكَلَامِ، وَبَقِيَ بَعْضٌ فَبِحِسَابِ الْكَلَامِ وَالْكَلَامُ مِنْ ثَمَانِيَةٍ وَعِشْرِينَ حَرْفًا قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: لَا اَدْرِی

❀❀ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: جب زبان کو اتنا کاٹ دیا جائے کہ اس کے ذریعے کلام کرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی ابن جریج کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کی یہی رائے ہے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کلام کرنے کی کچھ صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور کچھ صلاحیت باقی رہ جاتی ہے تو کلام کا حساب ہوگا اور وہ کلام اٹھائیس حروف کے اعتبار سے ہوگا میں نے کہا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے

نہیں معلوم۔

17558 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْاَجْنَادِ مَا قُطِعَ مِنَ اللِّسَانِ، فَبَلَغَ اَنْ يَمْنَعَ الْكَلَامَ كُلَّهُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَمَا نَقَصَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَبِحِسَابِهِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لشکروں کی طرف جو مکتوب بھجوایا تھا اس میں یہ بات تحریر تھی کہ جب زبان کاٹ دی جائے اور اس کی صورت یہ ہو کہ آدمی مکمل طور پر کلام نہ کر سکے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر کلام کرنے کی صلاحیت میں کمی آجائے تو جتنی کمی ہوگی اسی حساب سے دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17559 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي اللِّسَانِ، اِذَا قُطِعَ بِالدِّيَةِ اِذَا نُزِعَ مِنْ اَصْلِهِ، وَاِذَا قُطِعَتْ اَسَلَتُهُ فَتَكَلَّمَ صَاحِبُهُ فَفِيْهِ نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زبان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اسے کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جب اسے سرے سے کاٹ دیا گیا ہو لیکن اگر اس کا کنارہ کاٹا گیا ہو اور زبان والا شخص کلام کر سکتا ہو تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17560 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي اللِّسَانِ اِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ تَامَّةً، وَمَا اُصِيبَ مِنَ اللِّسَانِ، فَبَلَغَ اَنْ يَمْنَعَ الْكَلَامَ فَفِيْهِ الدِّيَةُ تَامَّةً، وَفِي لِسَانِ الْمَرْاَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَقَصَّ هٰذِهِ الْقِصَّةَ كَامِلَةً كُلَّهَا

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب زبان کو جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر زبان کو اتنا نقصان پہنچایا جائے کہ اس کی وجہ سے آدمی کلام نہ کر سکے تو اس میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی عورت کی زبان میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی...... اس کے بعد راوی نے یہ پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

17561 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے زبان میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17562 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِي اللِّسَانِ اِذَا قُطِعَ الدِّيَةَ، فَاِنْ قُطِعَتْ اَسَلَتُهُ فَبَيَّنَ بَعْضَ الْكَلَامِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ بَعْضًا فَنِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ عکرمہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زبان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اسے کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس کا کنارہ کاٹا جائے اور آدمی بعض کلام واضح طور پر کر سکتا ہو اور بعض کلام واضح طور پر نہ

کرسکتا ہو تو پھر نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ لِلسَانِ الْاَعْجَمِ وَذِكْرِ الْخَصِيِّ

باب: گونگے شخص کی زبان اور خصی شخص کی شرم گاہ (کونقصان پہنچانے کا حکم)

17563 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي لِسَانِ الْاَعْجَمِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي ذَكَرِ الْخَصِيِّ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے گونگے شخص کی زبان کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اسی طرح خصی شخص کی شرم گاہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17564 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي لِسَانِ الْاَخْرَسِ يُسْتَاصَلُ بِثُلُثِ الدِّيَةِ قَالَ سُفْيَانُ: فِي لِسَانِ الْاَخْرَسِ، وَفِي ذَكَرِ الْخَصِيِّ حُكْمٌ عَدْلٌ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر گونگے شخص کی زبان کو جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی سفیان فرماتے ہیں: گونگے شخص کی زبان اور خصی شخص کی شرم گاہ کے بارے میں عادل ثالث کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

بَابُ الصَّعَرِ

باب: رخسار کے ٹیڑھے ہونے کا حکم

17565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِي الصَّعَرِ، اِذَا لَمْ يَلْتَفِتِ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ مکحول نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رخسار کے ٹیڑھے ہونے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر آدمی منہ گھمانے کے قابل نہ رہے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17566 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ الرَّجُلَ يُضْرَبُ فَيُصَعَّرُ اَنَّ فِيهِ نِصْفَ الدِّيَةِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ ایک شخص کی پٹائی کی گئی جس کے نتیجے میں اس کا رخسار ٹیڑھا ہو گیا تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم قرار دی گئی۔

17567 - اقوال تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الصَّعَرِ، اِذَا لَمْ يَلْتَفِتْ حُكْمٌ

❀❀ سفیان رخسار ٹیڑھا ہونے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی منہ کو نہ گھما سکتا ہو تو اس بارے میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17568 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: فِی الصَّعَرِ، اِذَا لَمْ يَلْتَفِتِ الرَّجُلُ اِلَّا مُنْحَرِفًا نِصْفُ الدِّيَةِ خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے رخسار کے ٹیڑھے ہونے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ جب آدمی منہ کو نہ گھما سکتا ہو تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی یعنی پانچ سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الصَّوْتِ وَالْحَنْجَرَةِ

باب: آواز اور نرخرے کا حکم

17569 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قُلْتُ: الضَّرْبَةُ تَذْهَبُ بِالصَّوْتِ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِیْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ سُفْيَانُ: فِی الصَّوْتِ اِذَا انْقَطَعَ حُكْمٌ

❀❀ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: ایسی ضرب جس کی وجہ سے آواز ختم ہو جائے (اس کا حکم کیا ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے

سفیان فرماتے ہیں: جب آواز بند ہو جائے تو پھر اس بارے میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17570 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِی الصَّوْتِ اِذَا انْقَطَعَ مِنْ ضَرْبَةٍ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جب ضرب لگانے کے نتیجے میں آواز بند ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17571 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّهُ قَالَ: فِی الْحَنْجَرَةِ اِذَا كُسِرَتْ، فَانْقَطَعَ الصَّوْتُ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: جب نرخرے کو توڑ دیا جائے اور آواز بند ہو جائے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17572 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِی الرَّجُلِ يُضْرَبُ حَتّٰى يَذْهَبَ عَقْلُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً، اَوْ يُضْرَبُ حَتّٰى يَغَنَّ، فَلَا يَفْهَمُ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں. جس کو ضرب لگائی جاتی ہے اور اس کی عقل رخصت ہو جاتی ہے' تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی یا اگر کسی کو ضرب لگائی جائے یہاں تک کہ اس کی آواز بند ہو جائے وہ

اپنی بات سمجھا نہ سکے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17573 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَدَاوُدَ بْنِ اَبِي عَاصِمٍ، فِي الصَّوْتِ اِذَا انْقَطَعَ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ ابن جریج نے عبدالکریم اور ابو عاصم کے حوالے سے آواز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ بند ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ اللَّحْيِ

باب: جبڑے کا حکم

17574 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي اللَّحْيِ، اِذَا انْكَسَرَ اَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا،

❀❀ امام شعبی' جبڑے کے بارے میں فرماتے ہیں: جب وہ ٹوٹ جائے تو اس میں چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17575 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

❀❀ امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

17576 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فِي فَقْمِي الْاِنْسَانِ قَالَ: يُثْنِي اِبْهَامَهُ، ثُمَّ يَجْعَلُ قَصَبَتَهَا السُّفْلَى، وَيَفْتَحُ فَاهُ فَيَجْعَلُهَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، فَمَا نَقَصَ مِنْ فَتْحِهِ فَاهُ مِنْ قَصَبَةِ اِبْهَامِهِ السُّفْلَى فَبِالْحِسَابِ

❀❀ سعید بن مسیب' آدمی کے جبڑوں کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے انگوٹھے کو موڑ کر اپنے نچلے جبڑے پر رکھے گا اور اپنا منہ کھولے گا اور پھر انگوٹھا دونوں جبڑوں کے درمیان رکھ دے گا تو منہ کھولنے میں جو کمی ہوئی ہے اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الذَّقَنِ

باب: ٹھوڑی کا حکم

17577 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الذَّقَنِ ثُلُثُ الدِّيَةِ قَالَ سُفْيَانُ: فِي الذَّقَنِ حُكْمٌ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: ٹھوڑی میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی سفیان ثوری کہتے ہیں ٹھوڑی میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ التَّرْقُوَةِ

باب: ہنسلی کی ہڈی کا حکم

17578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ: فِي التَّرْقُوَةِ جَمَلٌ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہنسلی کی ہڈی کے بارے میں ایک اونٹ کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

17579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ فِي التَّرْقُوَةِ: اُخْبِرْتُ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا، وَاِنْ كَانَ فِيْهَا عَثْمٌ فَاَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

❀❀ قتادہ ہنسلی کی ہڈی کے بارے میں بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ اس میں بیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس میں ناہمواری (یعنی وہ صحیح طرح سے جڑ نہ سکی ہو) ہو تو پھر چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی ان دونوں میں سے ہر ایک میں ایسا ہی ہوگا۔

17580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَهٗ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: اِنْ قُطِعَتِ التَّرْقُوَةُ، فَلَمْ يَعِشْ فَلَهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً، فَاِنْ عَاشَ فَفِيْهَا خَمْسُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِيْهِمَا جَمِيْعًا الدِّيَةُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: اگر ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے اور باقی نہ رہے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر آدمی بچ جائے تو پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی ان دونوں صورتوں میں دیت کی ادائیگی ہی لازم ہوگی۔

17581 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَامِرٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَا: اِنْ كُسِرَتْ فَاَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ عامر شعبی اور مجاہد فرماتے ہیں: اگر وہ ٹوٹ جائے تو چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ صَدْعِهَا اَرْبَعَةُ اَخْمَاسِ دِيَتِهَا، فَاِنْ نَقَصَتِ الْيَدُ مِنْ قَبْلِ كَسْرِ التَّرْقُوَةِ، فَبِقَدْرِ دِيَةِ الْيَدِ مَا نَقَصَ مِنَ الْيَدِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اس کو تکلیف پہنچانے کی صورت میں اس کی دیت کے پانچ حصوں میں سے چار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس ہڈی کے ٹوٹنے سے پہلے اس ہڈی میں کوئی کوتاہی تھی تو ہاتھ کی دیت کے حساب سے اندازہ لگایا جائے گا جتنی ہاتھ کی دیت کم ہوگی۔

17583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: فِي التَّرْقُوَةِ حُكْمٌ

❀❀ امام شعبی، مسروق کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ہنسلی کی ہڈی میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ ثَدْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب: مرد یا عورت کی چھاتی کا حکم

17584 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِيْ حَلَمَةِ ثَدْيِ الرَّجُلِ قَالَ: لَا اَدْرِي

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی کی چھاتی کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

17585 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فِيْ حَلَمَةِ الرَّجُلِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے آدمی کی چھاتی میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17586 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ فِيْ حَلَمَةِ الرَّجُلِ خَمْسِينَ دِيْنَارًا، وَفِيْ حَلَمَةِ الْمَرْاَةِ مِائَةَ دِيْنَارٌ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کی چھاتی میں پچاس دینار اور عورت کی چھاتی میں ایک سو دینار کی ادائیگی مقرر کی تھی۔

17587 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: حَكَمَ

❀❀ اسی کی مانند روایت عطاء خراسانی کے حوالے سے منقول ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضَى اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ ثَدْيِ الرَّجُلِ، اِذَا ذَهَبَتْ حَلَمَتُهُ بِخَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرد کی چھاتی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اس کے حلمہ (یعنی پستان کے سرے) رخصت ہو جائیں تو پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ ثَدْيِ الرَّجُلِ حُكْمٌ

❀❀ ابراہیم نخعی، مرد کی چھاتی کے بارے میں فرماتے ہیں: ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17590 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِيْ ثَدْيَيِ الْمَرْاَةِ الدِّيَةُ، وَفِيْ اَحَدِهِمَا النِّصْفُ

❀❀ سلیمان نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے عورت کی (دونوں) چھاتیوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17591 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ فِيْ ثَدْيَيِ الْمَرْاَةِ الدِّيَةُ، وَفِيْ اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ ابراہیم نخعی نے امام شعبی کے قول کی مانند نقل کیا ہے جو عورت کی دونوں چھاتیوں کے بارے میں ہے کہ اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17592 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ: فِيْ حَلَمَةِ الثَّدْيِ رُبُعُ الدِّيَةِ

❀❀ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چھاتی کے حلمہ (پستان کے سرے) میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17593 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ، قَضٰى فِيْ قِتَالِ غَسَّانَ، وَاَصَابُوا النِّسَاءَ، قَضٰى فِي الثَّدْيِ بِخَمْسِينَ قُلْتُ: لِدَاوُدَ الْحَلَمَةُ مِنْ ثَدْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ قَالَ: لَا اَدْرِيْ

❀❀ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: خلیفہ عبدالملک کے زمانے میں غسان کے ساتھ لڑائی میں جب لوگوں نے عورتوں کو نقصان پہنچایا تھا تو انہوں نے چھاتی پر پچاس کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا میں نے داؤد علیہ السلام سے دریافت کیا: مرد کی چھاتی کے حلمہ (یعنی پستان کے سرے) اور عورت کی چھاتی کے حلمہ (یعنی پستان کے سرے) دونوں کا یہی حکم ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

17594 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ بِعَشْرٍ مِنَ الْاِبِلِ، اِذَا لَمْ يُصِبْ اِلَّا حَلَمَةَ ثَدْيِهَا، فَاِذَا قُطِعَ مِنْ اَصْلِهِ فَخَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عورت کی چھاتی میں دس اونٹوں کی ادائیگی کا حکم دیا تھا جبکہ نقصان صرف چھاتی کے حلمہ (یعنی پستان کے سرے) کو پہنچا ہو لیکن جب اسے سرے سے کاٹ دیا گیا ہو تو اس میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الصُّلْبِ

باب: پشت کا حکم

17595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي الصُّلْبِ اِذَا كُسِرَ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے پشت کے بارے میں یہ نقل کیا ہے جب اسے توڑ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17596 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ "فِی الصُّلْبِ اِذَا كُسِرَ فَذَهَبَ مَاؤُهُ الدِّیَةُ كَامِلَةً وَاِنْ لَمْ یَذْهَبِ الْمَاءُ فَنِصْفُ الدِّیَةِ قَالَ: قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ مجاہد پشت کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ جب اسے توڑ دیا جائے اور آدمی کا پانی ختم ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازمی ہوگی اور اگر پانی ختم نہ ہو تو نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی وہ بیان کرتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہی فیصلہ دیا تھا۔

17597 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِی بَكْرٍ، اَوْ عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِذَا لَمْ یُولَدْ لَهٗ، فَالدِّیَةُ وَاِنْ وُلِدَ لَهٗ فَنِصْفُ الدِّیَةِ

❀❀ عکرمہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب آدمی کی بعد میں اولاد نہ ہو تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اولاد ہو جائے تو نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17598 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِی الصُّلْبِ یُكْسَرُ الدِّیَةُ قُلْتُ لَهٗ: فَكُسِرَ ثُمَّ كَانَ فِیهِ مَیْلٌ؟ قَالَ: فَلَا یُزَادُ عَلَى الدِّیَةِ، وَاِنِ انْجَبَرَ لَمْ یَنْقُصْ مِنْهَا

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: جب پشت کو توڑ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے ان سے دریافت کیا: اگر اسے توڑا جائے اور پھر اس میں ایک طرف جھکاؤ پایا جاتا ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: دیت کی ادائیگی سے زیادہ لازم نہیں ہوگی اور اگر وہ دوبارہ جڑ جائے تو پھر اس دیت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

17599 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْیَانَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی رَبِیعَةَ قَالَ: حَضَرْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَضٰى فِی رَجُلٍ كُسِرَ صُلْبُهٗ فَاحْدَوْدَبَ وَلَمْ یَقْعُدْ، وَهُوَ یَمْشِی، وَهُوَ مُحْدَوْدَبٌ قَالَ: فَمَشٰى فَقَضٰى لَهٗ بِثُلُثَیِ الدِّیَةِ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوربیعہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ دیا جس کی پشت توڑ دی گئی تھی تو وہ کبڑا ہو گیا تھا بیٹھ نہیں سکتا تھا جب وہ چلتا تھا تو جھک کر چلتا تھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کے حق میں دو تہائی دیت کا فیصلہ دیا تھا۔

17600 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، اَوْ عُمَرَ قَضٰى فِی الصُّلْبِ اِذَا لَمْ یُولَدْ لَهٗ بِالدِّیَةِ، فَاِنْ وُلِدَ لَهٗ فَنِصْفُ الدِّیَةِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پشت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر آدمی

کی کوئی اولاد نہ ہو تو پھر دیت لازم ہوگی اور اگر اولاد ہو سکتی ہو تو نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17601 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنْ كُسِرَ الصُّلْبُ فَجُبِرَ، وَانْقَطَعَ مَنِيُّهُ فَالدِّيَةُ وَافِيَةً، وَاِنْ لَمْ يَنْقَطِعْ مَنِيُّهُ، وَكَانَ فِي الظَّهْرِ مَيْلٌ فَجُرْحٌ يُرٰى فِيْهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر پشت کو توڑ کر پھر جوڑ دیا جائے اور آدمی کی منی منقطع ہو جائے تو مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر منی منقطع نہیں ہوتی اور پشت میں میلان (یعنی ایک طرف کو جھکاؤ) آ جاتا ہے' تو پھر اس کو ایک زخم شمار کیا جائے گا۔

17602 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِيعَةَ قَالَ: حَضَرْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَضٰى فِیْ رَجُلٍ كُسِرَ صُلْبُهُ فَاحْدَوْدَبَ، وَلَمْ يَقْعُدْ وَهُوَ يَمْشِیْ مُحْدَوْدَبًا بِثُلُثَیِ الدِّيَةِ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس کی پشت توڑ دی گئی تھی اور وہ کبڑا ہو گیا تھا اور وہ بیٹھ نہیں سکتا تھا' وہ کبڑا ہو کر چلتا تھا۔ انہوں نے اس کے حق میں دو تہائی دیت کا فیصلہ دیا تھا۔

17603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ اِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُمْسِكَ رِجْلَاهُ فَالدِّيَةُ وَافِيَةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا: اگر آدمی اپنی ٹانگیں روکنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو' تو پھر مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِیْ صُلْبِ الرَّجُلِ اِذَا كُسِرَ ثُمَّ جُبِرَ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً، اِذَا كَانَ لَا يَحْمِلُ لَهٗ وَبِنِصْفِ الدِّيَةِ، اِذَا كَانَ يَحْمِلُ لَهٗ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کی پشت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اسے توڑ دیا جائے اور پھر جوڑ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ اس کے لئے بوجھ اٹھانا ممکن نہ رہے' اور اگر اس کے لئے بوجھ اٹھانا ممکن ہو' تو پھر نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْفَقَارِ

باب: ریڑھ کی ہڈی کا حکم

17605 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَائِدَةَ، اَنَّهٗ قَالَ: فِی الْفَقَارِ

فِیْ كُلِّ فَقَارَةٍ اَحَدٌ، وَثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا، وَرُبُعُ دِيْنَارٍ

❀❀ زائدہ ریڑھ کی ہڈی کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ ہر ایک ہڈی میں اکتیس (مکمل دیناروں) اور ایک چوتھائی دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ زَيْدًا، قَضٰى فِیْ فَقَارِ الظُّهْرِ كُلِّهٖ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً، وَهِیَ اَلْفُ دِيْنَارٍ، وَهِیَ اثْنَتَانِ وَثَلَاثُوْنَ فَقَارَةً كُلُّ فَقَارَةٍ اَحَدٌ وَثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا، اِذَا كُسِرَتْ، ثُمَّ بَرَاَتْ عَلٰى غَيْرِ عَثْمٍ، فَاِنْ بَرَاَتْ عَلٰى عَثْمٍ فَفِیْ كَسْرِهَا اَحَدٌ وَثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا، وَرُبُعُ دِيْنَارٍ وَفِیْ عَثْمِهَا مَا فِيْهِ مِنَ الْحُكْمِ الْمُسْتَقْبَلِ سِوٰى ذٰلِكَ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ سُفْيَانُ: فِی الْفَقَارَةِ حُكْمٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ نے پشت کی ریڑھ کی ہڈی کے بارے میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور وہ ایک ہزار دینار ہے اور پشت میں بتیس ہڈیاں ہوتی ہیں تو اس اعتبار سے ہر ہڈی کے اکتیس دینار بنتے ہیں جب اسے توڑ دیا جائے پھر اگر وہ ناہمواری کے بغیر ٹھیک ہو جائے اگر تو وہ ناہمواری کے ساتھ ٹھیک ہوتی ہے تو اس کو توڑنے میں اکتیس دینار اور ایک چوتھائی دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس میں جو ناہمواری ہے اس میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا اور وہ اضافی ادائیگی ہوگی جو اس کے علاوہ ہوگی۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ریڑھ کی ہڈی میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ الضِّلْعِ

باب: پسلی کا حکم

17607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: فِی الضِّلْعِ جَمَلٌ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پسلی کے بارے میں ایک اونٹ کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

17608 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِی الضِّلْعِ اِذَا كُسِرَ بَعِيْرٌ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے جب پسلی کو توڑ دیا جائے تو ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17609 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِی الضِّلْعِ اِذَا كُسِرَتْ، ثُمَّ جُبِرَتْ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا، فَاِنْ كَانَ فِيْهَا عَثْمٌ فَاَرْبَعُوْنَ

❀❀ قتادہ نے پسلی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ جب اسے توڑ کر جوڑ دیا جائے تو بیس دینار کی ادائیگی لازم

ہوگی اگر اس میں ناہمواری ہو تو چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَضٰى فِي الضِّلَعِ بِبَعِيرٍ "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بن عمر بن عبدالعزیز نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے پسلی میں ایک اونٹ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: فِي الضِّلَعِ حُكْمٌ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے پسلی میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17612 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي ضِلَعِ الْمَرْاَةِ، اِذَا كُسِرَتْ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب عورت کی پسلی توڑ دی جائے تو اس میں دس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْجَائِفَةِ

باب: جائفہ زخم کا حکم

17613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: اِذَا كَانَتْ خَطَاً فَفِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: جب جائفہ زخم خطا کے طور پر ہو تو اس میں دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِي الْجَائِفَةِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ قَالَتْ: فَنَفَذَتْ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَ: فَلَعَلَّهُ اَنْ يَكُونَ فِيهَا حِينَئِذٍ الثُّلُثَانِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جائفہ میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: ایک تہائی (دیت کی) میں نے کہا: اگر وہ دوسری طرف سے نکل آتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ ایسی صورت میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہو۔

17615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْجَائِفَةِ الثُّلُثُ، فَاِنْ نَفَذَتْ فَالثُّلُثَانِ،

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جائفہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ دوسری طرف سے نکل آئے تو دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17616 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِيحٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ابن ابونجیح کے حوالے سے منقول ہے۔

17617 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِيحٍ، عَنْ اَبِی بَكْرٍ قَالَ: اِذَا نَفَذَتْ فَهِیَ جَائِفَتَانِ

❀❀ ابن ابونجیح نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب وہ دوسری طرف سے نکل آئے تو یہ دو جائفہ زخم شمار ہوں گے۔

17618 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَائِفَتَانِ فَفِيهِمَا ثُلُثَا الدِّيَةِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: دو جائفہ زخموں میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17619 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِی الْجَائِفَةِ بِثُلُثِ الدِّيَةِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائفہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17620 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِی الْجَائِفَةِ فِی الْجَنْبِ وَالْاَنْفِ الثُّلُثُ، فَاِنْ نَفَذَتْ فَفِيهَا ثُلُثَا الدِّيَةِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: پہلو یا ناف کے زخم میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ دوسری طرف سے نکل آئے تو اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: عِنْدَ اَبِی كِتَابٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِی الْجَائِفَةِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس ایک تحریر تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات کے بارے میں تھی جس میں یہ مذکور تھا کہ جائفہ میں تینتیس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17622 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: فِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جائفہ میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17623 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَوْ غَيْرِهِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ، قَضٰى فِی الْجَائِفَةِ الَّتِی نَفَذَتْ بِثُلُثَیِ الدِّيَةِ، اِذَا نَفَذَتِ الْخُصْيَتَيْنِ كِلَاهُمَا،

وَبَرِءَ صَاحِبُهَا قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَرٰی وَلَا تَكُوْنُ الْجَائِفَةُ اِلَّا فِی الْجَوْفِ سَمِعْنَا ذٰلِكَ

❀❀ عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیّب اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جائفہ زخم جو نفوذ کر جاتا ہے اس کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ زخم خصیوں تک پہنچ جاتا ہے اور اس زخم کا آدمی ٹھیک بھی ہو جاتا ہے تو سفیان کہتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جائفہ زخم صرف وہ ہوتا ہے جو پیٹ میں لگا ہوا ہو ہم نے یہی بات سنی ہے۔

17624 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِیْ كُلِّ نَافِذَةٍ فِیْ عُضْوٍ فِيهَا ثُلُثُ دِيَةِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: جب بھی ایسا زخم نفوذ کر کے کسی اور عضو تک پہنچ جائے تو اس عضو کی ایک تہائی دیت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی۔

17625 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: "سَمِعْتُ النَّاسَ، يَقُوْلُوْنَ: فِیْ جَائِفَةٍ مُمِخَّةٍ الثُّلُثُ"

❀❀ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ جائفہ زخم جس میں گودا ظاہر ہو جائے اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17626 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: رَاَيْتُ النَّاسَ يَجْعَلُوْنَ فِی الْجَائِفَةِ الْمُمِخَّةِ ثُلُثُ دِيَةِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے گودے کو ظاہر کرنے والے جائفہ زخم میں وہ لوگ اس عضو کی دیت کا ایک تہائی لازم قرار دیتے ہیں۔

17627 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا نَفَذَتْ فَفِيهَا الثُّلُثَانِ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب وہ نفوذ کر جائے تو پھر اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17628 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰی اَبُوْ بَكْرٍ فِی الْجَائِفَةِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِی الْجَوْفِ فَتَكُوْنُ نَافِذَةً بِثُلُثَیِ الدِّيَةِ وَقَالَ: هُمَا جَائِفَتَانِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جائفہ زخم کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جو پیٹ میں لگتا ہے اور وہ نفوس کر جاتا ہے کہ اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے فرمایا: تھا یہ دو جائفہ زخم شمار ہوں گے۔

17629 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: قَضٰی اَبُوْ بَكْرٍ فِی الْجَائِفَةِ، اِذَا نَفَذَتِ الْخُصْيَتَيْنِ فِی الْجَوْفِ مِنْ كُلِّ الشِّقَّيْنِ بِثُلُثَیِ الدِّيَةِ

❀❀ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جائفہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ نفوذ کر کے خصیوں تک پہنچ جاتا ہے تو پیٹ میں دونوں طرف سے اس میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17630 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْجَائِفَةِ إِذَا كَانَتْ فِي الْجَوْفِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ، أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ، أَوِ الْوَرِقِ، أَوِ الشَّاءِ،

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب جائفہ پیٹ میں ہو تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی یعنی تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونے یا چاندی یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17631 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ وَفِي الْجَائِفَةِ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُلُثُ دِيَتِهَا

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے عورت کے جائفہ زخم کے بارے میں عورت کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17632 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: قَضَى مُعَاوِيَةُ فِي كُلِّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ مُمَخَّةٍ ثُلُثَ دِيَةِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ ، فَإِنْ نَفَذَتْ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ فَثُلُثٌ وَعُشْرُ دِيَةِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ ، وَقَضَى فِي كُلِّ نَافِذَةٍ فِي الْجَوْفِ بِثُلُثِ الدِّيَةِ وَعُشْرِ الدِّيَةِ

❀❀ سلیمان بن حبیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کسی بھی عضو کے گودے تک نفوذ کرنے والے زخم کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اس عضو کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا اور اگر وہ زخم دوسری طرف سے نکل آتا ہے تو اس عضو کی دیت کا ایک تہائی حصہ اور دسواں حصہ لازم ہوگا پیٹ میں نفوذ کرنے والے ہر زخم کے بارے میں انہوں نے یہی فرمایا ہے کہ دیت کا ایک تہائی حصہ اور دیت کا دسواں حصہ لازم ہوں گے۔

بَابُ الذَّكَرِ

باب: مرد کی شرم گاہ کا حکم

17633 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّكَرِ بِالدِّيَةِ "

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی شرم گاہ میں پوری دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17634 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَضَى فِي الْحَشَفَةِ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً "

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے مرد کی شرم گاہ میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17635 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے مرد کی شرم گاہ میں مکمل دیت کی ادائیگی (کا حکم بیان کیا ہے)۔

17636 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: عِنْدَ اَبِيْ كِتَابٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَاِذَا قُطِعَ الذَّكَرُ فَفِيهِ مِائَةُ نَاقَةٍ قَدِ انْقَطَعَتْ شَهْوَتُهُ، وَذَهَبَ نَسْلُهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس ایک تحریر موجود تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول تھی اس میں یہ مذکور تھا کہ جب مرد کی شرم گاہ کو کاٹ دیا جائے تو اس میں ایک سو اونٹنیوں کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ اس کی شہوت بھی ختم ہوگئی ہے اور اس کی نسل بھی منقطع ہوگئی ہے۔

17637 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ، اِذَا اُصِيبَتْ قُلْتُ: فَاسْتُؤْصِلَ الذَّكَرُ قَالَ: الدِّيَةُ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتُؤْصِلَتِ الْحَشَفَةُ ثُمَّ اُصِيبَ شَيْءٌ مِمَّا بَقِيَ بَعْدُ قَالَ: جُرْحٌ يُرٰى فِيهِ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: مرد کی شرم گاہ میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جب اسے نقصان پہنچا دیا جائے میں نے دریافت کیا: کہ اگر مرد کی شرم گاہ کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے؟ انہوں نے فرمایا: مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر شرم گاہ کے کنارے کو کاٹ دیا جائے اور پھر جو حصہ بچے اس میں نقصان پہنچایا جائے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک زخم شمار ہوگا۔

17638 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي حَشَفَتِهِ وَحْدَهَا الدِّيَةُ

❀❀ مجاہد مرد کی شرم گاہ کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور شرم گاہ کے کنارے میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ ذَكَرِ الرَّجُلِ بِدِيَتِهِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرد کی شرم گاہ کے بارے میں مکمل دیت یعنی ایک سو اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17640 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ، فَمَا كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَبِحِسَابِهِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز، مرد کی شرم گاہ کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو کم نقصان ہوگا تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

17641 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِي ذَكَرِ الرَّجُلِ الَّذِي لَا يَاْتِي النِّسَاءَ؟ قَالَ: مِثْلُ مَا فِي ذَكَرِ الَّذِي يَاْتِي النِّسَاءَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ الْكَبِيرَ الَّذِي قَدِ انْقَطَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ اَلَيْسَ يُوْفِي نَذْرَهُ؟ قَالَ: بَلٰى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص عورت کے ساتھ صحبت نہ کر سکتا ہو اس کی شرم گاہ میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: اس کی مانند لازم ہوگی جو اس شخص کی شرم گاہ میں لازم ہوتی ہے جو عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے میں نے دریافت کیا: بڑی عمر کے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جس کی شہوت ختم ہو چکی ہو کیا اس میں بھی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

17642 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي ذَكَرِ الَّذِي لَا يَاْتِي النِّسَاءَ ثُلُثُ مَا فِي ذَكَرِ الَّذِي يَاْتِي النِّسَاءَ كَانَ يَقِيسُهُ بِالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ وَالسِّنِّ السَّوْدَاءِ قَالَ: وَكَذٰلِكَ فِي لِسَانِ الْاَخْرَسِ ثُلُثُ مَا فِي لِسَانِ الصَّحِيحِ

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص عورت کے ساتھ صحبت نہ کر سکتا ہو اس کی شرم گاہ میں اس شخص کی شرم گاہ کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا جو عورتوں کے ساتھ صحبت کر سکتا ہو وہ اس کو آنکھ پر قیاس کرتے ہیں جو اپنی جگہ پر موجود ہو (لیکن بینائی رخصت ہو چکی ہو) یا جو دانت (اپنی جگہ پر موجود ہو) لیکن وہ سیاہ ہو چکا ہو وہ فرماتے ہیں: گونگے شخص کی زبان کا بھی اسی کی مانند حکم ہے کہ صحیح شخص کی زبان کی دیت کا ایک تہائی لازم ہوگا۔

17643 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُوْلُ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ وَلِسَانِ الْاَخْرَسِ، وَذَكَرِ الْخَصِيِّ يُسْتَاْصَلُ بِثُلُثِ الدِّيَةِ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شل ہاتھ اور گونگے کی زبان کے بارے میں یہ فرمایا تھا اور خصی شخص کی شرم گاہ کے بارے میں فرمایا تھا جسے کاٹ دیا جاتا ہے کہ اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17644 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي ذَكَرِ الْخَصِيِّ حُكْمٌ

❀❀ سفیان ثوری خصی شخص کی شرم گاہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اس میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17645 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي ذَكَرِ الْخَصِيِّ حُكْمٌ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: خصی شخص کی شرم گاہ میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ الْبَيْضَتَيْنِ

باب: خصیوں کا حکم

17646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِي الْبَيْضَةِ النِّصْفُ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک خصیے میں نصف دیت لازم ہوگی۔

17647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: دونوں خصیوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْبَيْضَتَانِ؟ قَالَ: خَمْسُونَ خَمْسُونَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: دونوں خصیوں کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہر خصیے میں پچاس پچاس (اونٹوں کی ادائیگی) لازم ہوگی۔

17649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْبُيَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ، وَافِيَةً خَمْسُونَ خَمْسُونَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لَهُ: اَحَفِظْتَ الْبُيَيْضَتَيْنِ يَفْضُلُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: لَا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: دونوں خصیوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی یعنی پچاس پچاس اونٹوں کی ادائیگی ہوگی ابن جریج کہتے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا: آپ کو خصیوں کے بارے میں ایسی کوئی روایت یاد ہے' جس میں یہ ذکر ہو کہ دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

17650 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: الْاِنْثِيَانِ سَوَاءٌ،

❀❀ امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں خصیے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ،

❀❀ مجاہد کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

17652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

17653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي الْيُسْرَى مِنَ

الْبَيْضَتَيْنِ الثُّلُثَانِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: بائیں خصیے میں دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17654 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ حَكَمَ فِي الْبَيْضَةِ يُصَابُ جَانِبُهَا الْاَعْلٰى بِسُدُسٍ مِّنَ الدِّيَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے خصیوں کو اوپر کی طرف سے نقصان پہنچانے کی صورت میں دیت کے چھٹے حصے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

بَابُ الْمَثَانَةِ

باب: مثانہ کا بیان

17655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِي الْمَثَانَةِ اِذَا خُرِقَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب مثانے کو پھاڑ دیا جائے تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17656 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْمَثَانَةِ اِذَا خُرِقَتْ فَلَمْ تُمْسِكِ الْبَوْلَ ثُلُثُ الدِّيَةِ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: الدِّيَةُ وَافِيَةٌ وَقَالَهُ اَهْلُ الشَّامِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: کہ جب مثانے کو پھاڑ دیا جائے اور وہ پیشاب نہ روک سکے تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی

راوی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اہل شام بھی یہی بات کہتے ہیں۔

17657 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا لَمْ يُمْسِكِ الرَّجُلُ الْبَوْلَ فَالدِّيَةُ، وَالْمَرْاَةُ وَالرَّجُلُ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَقَالَ: فِي الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَمْسِكَ خَلَاءَهُ الدِّيَةُ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب آدمی پیشاب نہ روک سکتا ہو تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس کے بارے میں مرد اور عورت کا حکم برابر ہوگا وہ فرماتے ہیں: جو شخص پیشاب (یا پاخانہ) نہ روک سکتا ہو تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْمَقْعَدَةِ

باب: مقعد کا بیان

17658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُمْسِكَ

خَلاءَ هُ فَالدِّيَةُ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: جب یہ حالت ہو کہ آدمی پاخانے کو نہ روک سکے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17659 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ مِثْلَهُ

❀❀ سفیان ثوری کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

بَابُ الْإِلْيَتَيْنِ

باب: سرین کا بیان

17660 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْإِلْيَتَيْنِ إِذَا قُطِعَتَا حَتّٰى يَبْدُوَ الْعَظْمُ فَالدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِيْ اِحْدَاهُمَا النِّصْفُ

❀❀ عمرو بن شعیب سرین کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: کہ اگر انہیں کاٹ دیا جائے یہاں تک کہ ہڈی ظاہر ہو جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور ان دونوں میں سے ایک کو نقصان پہنچانے کی صورت میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17661 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَبْدَ الْكَرِيمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: فِي الْإِلْيَتَيْنِ إِذَا قُطِعَتَا حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَظْمَ الدِّيَةُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: جب سرین کو کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ ہڈی نظر آجائے تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17662 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي الْإِلْيَتَيْنِ الدِّيَةُ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سرین میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ قُبُلِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کی اگلی شرم گاہ کا حکم

17663 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِي قُبُلِ الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: مَا عَلِمْتُ فِيهِ شَيْئًا بِبِلَادِنَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت کی اگلی شرم گاہ میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے کہ ہمارے علاقے میں (اس بارے میں کوئی فتویٰ دیا گیا ہو)۔

17664 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: يُقْضٰى فِيْ شُفْرِ قُبُلِهَا، اِذَا اُوعِبَ حَتّٰى بَلَغَ الْعَظْمَ شَطْرَ دِيَتِهَا، وَبِدِيَتِهَا فِيْ شُفْرَيْهَا، اِذَا بَلَغَ الْعَظْمَ، وَاِنْ كَانَتْ عَاقِرًا لَّا تَحْمِلُ

❀❀ محمد بن حارث بن سفیان بیان کرتے ہیں: عورت کی اگلی شرم گاہ کے کنارے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ جب اسے یوں زخمی کیا جائے کہ وہ زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس میں اس کی دیت کا نصف لازم ہوگا اور اس کے دونوں کناروں میں اس کی دیت لازم ہوگی جب وہ ہڈی تک پہنچ جائے اور اگر عورت بانجھ ہو حاملہ نہ ہوسکتی ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

17665 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اجْتَمَعَ لِعُمَرَ فِيْ رَكَبِهَا اِذَا قُطِعَ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ يَمْنَعُ الْمَرْاَةَ اللَّذَّةَ مِنَ الْجِمَاعِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے اس بات پر اتفاق ظاہر کیا گیا تھا کہ جب عورت کی شرمگاہ کو کاٹ دیا جائے تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ یہ چیز عورت کے لئے صحبت کی لذت کو روک دے گی۔

بَابُ الْاِفْضَاءِ

باب: افضاء کا حکم

17666 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: فِيْ اِفْضَاءِ الْمَرْاَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا تَمْنَعُ اللَّذَّةَ وَالْجِمَاعَ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: عورت کی شرم گاہ کو کشادہ کرنے کی صورت میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ یہ چیز لذت اور جماع کو روک دیتی ہے۔

17667 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فِي الْمَرْاَةِ يُفْضِيْهَا زَوْجُهَا اِنْ حَبَسَتِ الْحَاجَتَيْنِ، وَالْوَلَدَ فَفِيْهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَاِنْ لَمْ يَحْبِسِ الْحَاجَتَيْنِ، وَالْوَلَدَ فَفِيْهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے بارے میں فرمایا ہے کہ جس کا شوہر اس کی شرم گاہ کو کشادہ کردیتا ہے کہ اگر اس کے نتیجے میں وہ پیشاب یا پاخانہ یا (بچے کی پیدائش کے وقت) بچے کو روک سکتی ہو تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ پیشاب یا پاخانہ یا بچے کی پیدائش کو نہیں روک سکتی تو پھر اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17668 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا غُلِبَتْ عَلٰى نَفْسِهَا فَاُفْضِيَتْ، اَوْ ذَهَبَ عُذْرَتُهَا بِثُلُثِ دِيَتِهَا، وَقَالَ: لَا حَدَّ عَلَيْهَا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کے بارے میں یہ فرمایا تھا کہ اگر اس پر غلبہ حاصل کر کے اس کی شرم گاہ کو کشادہ کر دیا جائے یا اس کے پردہ بکارت کو ختم کر دیا جائے تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ وہ فرماتے ہیں: اس صورت میں عورت پر حد جاری نہیں ہوگی (کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے)۔

17669 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَصِيبُ الْمَرْاَةَ فَيُفْضِيهَا قَالَ: ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ صحبت کر کے اس کی شرم گاہ کو کشادہ کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17670 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ رَجُلًا اسْتَكْرَهَ امْرَاَةً فَاَفْضَاهَا، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّ، وَاَغْرَمَهُ ثُلُثَ دِيَتِهَا

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عورت کے ساتھ زبردستی صحبت کر کے اس کی شرم گاہ کو کشادہ کر دیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مرد پر حد جاری کی اور اسے عورت کی دیت کے ایک تہائی حصے کا جرمانہ ادا کرنے کا پابند کیا۔

بَابُ الْعَفَلَةِ

باب: عفلہ کا حکم

17671 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اجْتَمَعَ لَهُ الْعُلَمَاءُ فِي خِلَافَتِهِ اَنَّ فِي الْعَفَلَةِ تَكُونُ مِنَ الضَّرْبَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةً مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا تَمْنَعُ اللَّذَّةَ وَالْجِمَاعَ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے علماء نے ان کے عہد خلافت میں جن چیزوں پر اتفاق کیا تھا ان میں ایک یہ چیز بھی تھی کہ جو عفلہ کسی ضرب کے نتیجے میں ہو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ یہ چیز لذت اور جماع کو روک دیتی ہے۔

بَابُ الْمَنكِبِ

باب: کندھے کا حکم

17672 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِي الْمَنْكِبِ، اِذَا كُسِرَ اَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا

❀❀ امام شعبی کندھے کے بارے میں فرماتے ہیں: جب اسے توڑ دیا جائے تو اس میں چالیس دینار کی ادائیگی لازم

ہوگی۔

17673 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ اجْتَمَعَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْمَنْكِبِ إِذَا كُسِرَ، ثُمَّ جُبِرَ فِي غَيْرِ عَثْمٍ أَرْبَعُونَ دِينَارًا "، قَالَ سُفْيَانُ: فِي الْمَنْكِبِ حُكْمٌ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے جن باتوں پر اتفاق ہوا تھا ان میں یہ بات بھی شامل تھی کہ جب کندھے کو توڑ دیا جائے اور پھر اسے جوڑ دیا جائے اگر اس میں ناہمواری نہ ہو تو چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی سفیان فرماتے ہیں: کندھے میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ الْفَتْقِ

باب: فتق کا حکم

17674 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: فِي الْفَتْقِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

❀❀ ابوعون نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ فتق کے بارے میں انہوں نے ایک تہائی دیت کا کہا ہے۔

بَابُ مَنْ قُطِعَتْ يَدُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب: جس شخص کا ہاتھ اللہ کی راہ میں کٹ جائے

17675 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ قُطِعَتْ يَدُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ قَطَعَ إِنْسَانٌ يَدَهُ الْأُخْرَى، غُرِمَ لَهُ دِيَتَيْنِ، فَإِنْ قُطِعَتْ يَدُهُ فِي حَدٍّ فَقَطَعَ إِنْسَانٌ يَدَهُ الْأُخْرَى، غُرِمَ لَهُ دِيَةَ الَّتِي قَطَعَ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کا ہاتھ اللہ کی راہ میں کاٹ دیا جائے پھر کوئی شخص اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دے تو وہ دونوں ہاتھوں کی دیت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا اور اگر کسی شخص کا ہاتھ حد میں کاٹا گیا ہو پھر کوئی شخص اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دے تو اسے اس ہاتھ کی دیت کا جرمانہ عائد کیا جائے گا جو اس نے کاٹا ہے۔

17676 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ مَقْطُوعٍ قُطِعَتْ يَدُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ: لَوْ أُعْطِيَ عَقْلَ يَدَيْنِ، رَأَيْتُ ذَلِكَ غَيْرَ بَعِيدٍ مِنَ السَّدَادِ، وَلَمْ أَسْمَعْ فِيهِ سُنَّةً

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو اور اس کے بعد اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے تو انہوں نے فرمایا: اگر اس شخص کو دونوں ہاتھوں کی دیت دی جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی بڑی چیز نہیں ہے ویسے میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

بَابُ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

باب: ہاتھ اور پاؤں کا حکم

17677 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْيَدِ تُسْتَاصَلُ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ، إِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْمَنْكِبِ، وَالرِّجْلُ مِثْلُهَا

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب ہاتھ کو جڑ سے اکھاڑ لیا جائے یعنی جب کندھے سے کاٹ دیا جائے تو اس میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی پاؤں کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

17678 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْيَدَيْنِ بِالدِّيَةِ، وَفِي الرِّجْلَيْنِ بِالدِّيَةِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں میں مکمل دیت کی ادائیگی کا اور دونوں پاؤں میں مکمل دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِيهِ، وَالْيَدُ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ، وَالرِّجْلُ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں آپ نے ان لوگوں کی طرف مکتوب بھجوایا تھا جس میں یہ بات تحریر تھی: ہاتھ میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور پاؤں میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17680 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ہاتھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور پاؤں میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17681 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، فِي الْيَدِ تُسْتَاصَلُ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ، قُلْتُ: مِنْ اَيْنَ؟ اَمِنَ الْمَنْكِبِ، اَمْ مِنَ الْكَفِّ؟ قَالَ: بَلْ مِنَ الْمَنْكِبِ

❀❀ عطاء ہاتھ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب اسے کاٹ دیا جائے تو پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: کہاں سے (کاٹ دیا جائے) کیا کندھے سے یا ہتھیلی سے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ کندھے سے۔

17682 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ اَبِي كِتَابٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس نبی اکرم ﷺ سے منقول احکام کے بارے میں جوتحریر موجود تھی اس میں یہ بات مذکور تھی: ہاتھ میں پچاس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی) اور پاؤں میں پچاس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْيَدِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ، خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ، اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ، اَوِ الْوَرِقِ، اَوِ الْبَقَرِ، اَوِ الشَّاءِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ہاتھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور پاؤں میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جو پچاس اونٹ ہوں گے یا اس کے برابر سونا یا چاندی یا گائے یا بکریاں ہوں گی۔

17684 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ، اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ہاتھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور پاؤں میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17685 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي الْيَدَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً، وَفِي الرِّجْلَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: اِنْ نَقَصَتْ رِجْلُهُ اِصْبَعًا فَخُمُسُ دِيَةِ الرِّجْلِ، وَاِنْ نَقَصَتْ اِصْبَعَيْنِ فَخُمُسَا دِيَةِ رِجْلِهِ، وَاِنْ نَقَصَتْ ثَلَاثَةَ اَصَابِعَ فَثَلَاثَةُ اَخْمَاسِ دِيَةِ رِجْلِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے دونوں ہاتھوں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور دونوں پاؤں میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' اگر پاؤں میں ایک انگلی کم ہو' تو پاؤں کی دیت کا پانچواں حصہ لازم ہوگا اگر دو انگلیاں کم ہو جائیں تو پاؤں کی دیت کے دو پانچویں حصے لازم ہوں گے اگر تین انگلیاں کم ہوں' تو پھر پاؤں کی دیت کے تین پانچویں حصے لازم ہوں گے۔

17686 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَوَاءٌ مِنْ اَيْنَ قُطِعَتِ الْيَدُ مِنَ الْمَنْكِبِ؟ اَوْ مِمَّا دُوْنَهُ اِلَى مَوْضِعِ السِّوَارِ؟ وَالرِّجْلُ كَذٰلِكَ مِنَ الْفَخِذِ اِلَى الْكَعْبِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ حکم برابر ہے کہ ہاتھ کو کہیں سے بھی کاٹا جائے خواہ کندھے سے کاٹا جائے' یا اس سے نیچے کسی جگہ سے کاٹا جائے جو وہاں تک ہو جہاں کنگن آتا ہے پاؤں کا حکم بھی اس کی مانند ہے کہ وہ زانوں سے لے کے تسمے تک شمار ہوگا۔

17687 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " اَرَاَيْتَ اِنْ قُطِعَتِ الْيَدُ مِنْ شَطْرِ

الذِّرَاعِ؟ قَالَ: خَمْسُونَ قُلْتُ: فَقُطِعَ شَيْءٌ مِمَّا بَقِي بَعْدُ؟ قَالَ: جُرْحٌ، لَا اَحْسِبُهُ اِلَّا ذٰلِكَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ مَضَتْ فِيْ ذٰلِكَ سُنَّةٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر نصف کلائی سے ہاتھ کو کاٹ دیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: پچاس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی) میں نے دریافت کیا: جو بچ گیا تھا اگر اس میں سے کسی حصے کو کاٹ دیا جاتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: یہ ایک زخم شمار ہوگا میں اسے صرف زخم ہی سمجھوں گا' البتہ اگر اس بارے میں سنت کا کوئی فیصلہ پہلے آچکا ہو تو معاملہ مختلف ہوگا۔

17688 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ فِي الْاَعْرَجِ: اِذَا لَمْ يَطَأْ بِهَا، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

❀❀ قتادہ' لنگڑے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ اگر وہ اس کے ذریعے چل نہیں سکتا تو اس کی دیت مکمل ہوگی اور اگر ویسے کوئی کمی آتی ہے' تو اس کمی کے حساب سے دیت لازم ہوگی۔

17689 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اِنْ قَطَعَ الْكَفَّ فَخَمْسُونَ مِنَ الْاِبِلِ، فَاِنْ قَطَعَ مَا بَقِي مِنَ الْيَدِ كُلِّهَا اِلَا الذِّرَاعَ، اَوْ قَطَعَ نِصْفَ الذِّرَاعِ، فَنِصْفُ نَذْرِ الْيَدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ، فَاِنْ كَانَتْ اِنَّمَا قُطِعَتْ مِنْ شَطْرِ ذِرَاعِهَا، اَوِ الذِّرَاعِ بَعْدَ الْكَفِّ، فَمُجَاهِدٌ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ فَنِصْفُ نَذْرِ الْيَدِ، فَاِنْ قَطَعَ مَا بَقِي بَعْدُ فَجُرْحٌ يُرٰى فِيْهِ، فَحَدَّثْتُ بِهِ عَطَاءً فَقَالَ: مَا كُنْتُ اَحْسِبُ اِلَّا اَنَّهُ جُرْحٌ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اگر آدمی دوسرے کی ہتھیلی کاٹ دیتا ہے' تو پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر کلائی کے علاوہ باقی پورا ہاتھ کاٹ دیتا ہے یا نصف کلائی سے کاٹ دیتا ہے' تو ہاتھ کی دیت کا نصف یعنی پچیس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر کلائی پہلے نصف کٹی ہوئی تھی یا ہتھیلی کٹی ہوئی تھی اس کے بعد کلائی بھی کاٹ دیتا ہے' تو مجاہد فرماتے ہیں: ہاتھ کی دیت کا نصف ہوگا اور اگر وہ باقی بچ جانے والے حصے کو بعد میں کاٹتا ہے' تو پھر وہ ایک زخم شمار ہوگا جس کے بارے میں ثالث کی صوابدید پر فیصلہ ہوگا راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ایک زخم شمار ہوگا۔

17690 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالُوْا: فِي الْيَدِ اِذَا شَلَّتْ دِيَتُهَا كَامِلَةً

❀❀ معمر' زہری' قتادہ اور عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ہاتھ کے بارے میں یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر وہ شل

ہو جائے تو اس کی دیت مکمل ہوگی۔

17691 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: إِذَا نَقَصَتِ الرِّجْلُ عَنْ صَاحِبَتِهَا، فَأَعْطِهِ بِحِسَابِ مَا نَقَصَتْ، أَوْ زَادَتْ عَلَى صَاحِبَتِهَا

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: جب ایک ٹانگ دوسری سے چھوٹی ہو جائے تو جتنی چھوٹی ہوئی ہے تم اسی حساب سے ادائیگی کرو گے یا دوسری جتنی زیادہ ہے اس حساب سے ادائیگی کرو گے۔

17692 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، فِي الْيَدِ وَالرِّجْلِ إِذَا نَقَصَتْ فَالْحِسَابُ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب ہاتھ یا پاؤں چھوٹے ہو جائیں تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْأَصَابِعِ

باب: انگلیوں کا بیان

17693 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ

❀❀ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں ہاتھ کی تمام انگلیوں میں دس دس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17694 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِيهِ وَفِي أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ، وَالرِّجْلَيْنِ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں جو مکتوب بھجوایا تھا اس میں یہ تحریر تھا: دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں میں سے ہر ایک انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17695 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ قَالَ: عِنْدَ أَبِي كِتَابٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول احکام پر مشتمل جو تحریر تھی اس میں یہ مذکور تھا: انگلیوں میں دس دس (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

17696 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ فِي كُلِّ اِصْبَعٍ لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُنَّ اَوْ قِيمَةُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ اَوِ الشَّاءِ " قَالَ: وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فِي كُلِّ اِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انگلیوں میں سے ہر ایک انگلی میں دس دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی ان میں کسی ایک کو نمایاں حیثیت حاصل نہیں ہوگی یا پھر دس اونٹوں کے برابر سونے یا چاندی یا بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے ہر انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي كُلِّ اِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ، اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، وَفِي كُلِّ قَصَبَةٍ قُطِعَتْ مِنْ قَصَبِ الْاَصَابِعِ، اَوْ شَلَّتْ ثُلُثُ عَقْلِ الْاِصْبَعِ وَفِي كُلِّ اِصْبَعٍ، قُطِعَتْ مِنْ اَصَابِعِ يَدِ الْمَرْاَةِ اَوْ رِجْلِهَا، اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ، وَفِي كُلِّ قَصَبَةٍ مِّنْ قَصَبِ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ ثُلُثُ عَقْلِ دِيَةِ الْاِصْبَعِ، اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ہر انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی اور انگلیوں کی پوروں میں سے کسی پور کو کاٹ دیا جائے' یا وہ شل ہو جائے تو پھر انگلی کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا اور مرد یا عورت کے ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں میں سے کسی کو کاٹ دیا جائے تو اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی اور عورت کی انگلیوں میں سے ہر ایک پور میں انگلی کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا یا اس کے برابر سونے یا چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17698 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ، جَعَلَ فِي الْاِبْهَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَفِي السَّبَّابَةِ عَشْرًا، وَفِي الْوُسْطَى عَشْرًا، وَفِي الْبِنْصَرِ تِسْعًا، وَفِي الْخِنْصَرِ سِتًّا، حَتّٰى وَجَدْنَا كِتَابًا عِنْدَ آلِ حَزْمٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الْاَصَابِعَ كُلَّهَا سَوَاءٌ فَاَخَذَ بِهِ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی شہادت کی انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی درمیانی انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی اس کے ساتھ والی انگلی میں نو اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی اور سب سے چھوٹی انگلی میں چھ اونٹوں کی ادائیگی لازم قرار دی تھی یہاں تک کہ ہم نے آل حزم کے پاس ایک مکتوب پایا جو نبی اکرم ﷺ سے منسوب تھا اس میں یہ ذکر تھا کہ تمام انگلیوں کی دیت برابر ہوگی تو ہم نے اس کے مطابق فتویٰ دینا شروع کیا۔

17699 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ابْنَ

مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَلْاَسْنَانُ سَوَاءٌ، وَالْاَصَابِعُ سَوَاءٌ، وَالْعَيْنَانُ سَوَاءٌ، وَالْيَدَانِ سَوَاءٌ، وَالرِّجْلَانِ سَوَاءٌ، وَالْاُنْثَيَانِ سَوَاءٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں دونوں آنکھیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں دونوں ہاتھ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں دونوں پاؤں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اور دونوں خصیے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17700 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ الْاَصَابِعَ سَوَاءٌ"

❀❀ قاضی شریح بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

17701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يَقُوْلُ: فِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ عَشْرٌ، وَفِيْ كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَالْاَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ

❀❀ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ہر انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی ہر دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی تمام انگلیاں اور تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

17702 - حدیث نبوی: قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

17703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى مَسْرُوْقٍ وَشُرَيْحٍ اَنَّهُمَا قَالَا: اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں مسروق اور قاضی شریح کے بارے میں یہ گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان میں دس دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: فِيْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنَ الْاَصَابِعِ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ اِلَّا الْاِبْهَامَ، فَاِنَّهَا مَفْصِلَانِ فِيْ كُلِّ مَفْصِلٍ النِّصْفُ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کی ہے انگلیوں کے ہر جوڑ میں ہاتھ کی انگلی کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا' البتہ انگوٹھے کا معاملہ مختلف ہے اس کے دو جوڑ ہوتے ہیں تو اس کے ہر جوڑ میں (ہاتھ کی انگلی کی دیت کا) نصف لازم ہوگا۔

17705 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: فِيْ كُلِّ اُنْمُلَةٍ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ قَالَ: وَفِيْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ عَنْ عُمَرَ: ثَلَاثُ قَلَائِصَ، وَثُلُثُ قَلُوْصٍ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ہر پور میں انگلی کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

عکرمہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تین اونٹنیاں اور ایک اونٹ کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17706 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْاَصَابِعِ بِقَضَاءٍ، ثُمَّ اُخْبِرَ بِكِتَابٍ كَتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاٰلِ حَزْمٍ فِيْ كُلِّ اُصْبُعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ، فَاَخَذَ بِهٖ، وَتَرَكَ اَمْرَهُ الْاَوَّلَ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگلیوں کے بارے میں پہلے ایک فیصلہ دیا پھر انہیں پتہ چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکتوب بھجوایا تھا جس میں یہ تحریر تھا کہ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہوں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اختیار کیا اور اپنے پہلے قول کو ترک کر دیا۔

17707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا قُطِعَتِ الْاِبْهَامُ، وَالَّتِيْ تَلِيْهَا فَفِيْهِ مَا نِصْفُ الدِّيَةِ، وَاِذَا قُطِعَتِ اِحْدَاهُمَا فَفِيْهِ اَعْشُرٌ مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے جب انگوٹھے کو کاٹ دیا جائے اور اس کے ساتھ والی انگلی کو کاٹ دیا جائے تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب ان دونوں میں سے کسی ایک کو کاٹا جائے تو اس میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: فِيْ كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلَى الْاَجْنَادِ فِيْ كُلِّ قَصَبَةٍ مِنْ قَصَبِ الْاَصَابِعِ، اِذَا قُطِعَتْ اَوْ شَلَّتْ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ، اِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْاِبْهَامِ، فَاِنَّمَا هِيَ قَصَبَتَانِ، فَفِيْ كُلِّ قَصَبَةٍ مِنَ الْاِبْهَامِ نِصْفُ دِيَتِهَا

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مختلف لشکروں کو جو مکتوب بھجوایا تھا اس میں یہ بات تحریر تھی کہ انگلیوں کے سرے میں نے ہر ایک میں جب اسے کاٹ دیا جائے یا وہ شل ہو جائے تو انگلی کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا البتہ انگوٹھے کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اس کے دو جوڑ ہوتے ہیں تو انگوٹھے کے ہر جوڑ میں اس کی دیت کا نصف حصہ لازم ہوگا۔

بَابُ الْيَدِ الشَّلَّاءِ

باب: شل ہاتھ کا حکم

17709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْاِصْبَعِ الشَّلَّاءِ، تُقْطَعُ شَيْءٌ لِجَمَالِهَا

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر شل انگلی کو کاٹ دیا جائے تو اس میں ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ اس کی خوبصورتی تو ہوتی ہے۔

17710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: فِی الْیَدِ الشَّلَّاءِ ثُلُثُ دِیَتِهَا

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے شل ہاتھ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17711 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰی فِی الْیَدِ الشَّلَّاءِ تُقْطَعُ بِثُلُثِ دِیَتِهَا، وَفِی الرِّجْلِ الشَّلَّاءِ بِثُلُثِ دِیَتِهَا

❀❀ سعید بن میّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شل ہاتھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر اسے کاٹ دیا جائے تو ہاتھ کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا اور شل پاؤں (کو کاٹنے کی صورت میں) اس کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17712 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَمَّنْ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ قَضٰی فِی الْیَدِ الشَّلَّاءِ تُقْطَعُ بِثُلُثِ دِیَتِهَا، وَفِی الرِّجْلِ الشَّلَّاءِ بِثُلُثِ دِیَتِهَا

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شل ہاتھ کو کاٹ دیے جانے کی صورت میں ہاتھ کی دیت کے ایک تہائی حصے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور شل پاؤں کے بارے میں پاؤں کی دیت کے ایک تہائی حصے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

17713 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، فِیْ رَجُلٍ اَشَلَّ قُطِعَتْ یَدُهُ الصَّحِیحَةُ قَالَ: یَغْرَمُ لَهُ دِیَةَ یَدَیْنِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا ایک ہاتھ شل ہے اس کا صحیح ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے تو مجرم دونوں ہاتھوں کی دیت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

17714 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَضٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِی الْیَدِ الشَّلَّاءِ، اِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِیَتِهَا،

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے شل ہاتھ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر اسے کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ سَعِیدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ، عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

17716 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ، فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ، وَالسِّنِّ السَّوْدَاءِ، وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ ثُلُثُ دِيَتِهَا

❀❀ سعید بن مسیّب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے شل ہاتھ' سیاہ دانت اور آنکھ میں موجود ڈھیلے (جبکہ بینائی رخصت ہو چکی ہو) کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس عضو کی دیت کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا۔

17717 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فِي الْعَيْنِ الَّتِي قَدْ ذَهَبَ ضَوْءُهَا، وَالسِّنِّ السَّوْدَاءِ، وَالْيَدِ الشَّلَّاءِ، وَذَكَرِ الْخَصِيِّ، وَلِسَانِ الْاَخْرَسِ حُكْمٌ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسی آنکھ کی بارے میں نقل کیا ہے' جس کی بینائی رخصت ہو چکی ہو یا جو دانت سیاہ ہو چکا ہو یا جو ہاتھ شل ہو (اگر اسے نقصان پہنچایا جائے) یا خصی شخص (کی شرمگاہ کو نقصان پہنچایا جائے) یا گونگے شخص کی زبان کاٹنے کی صورت میں (ان سب صورتوں میں) ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي الْاِصْبَعِ الشَّلَّاءِ تُقْطَعُ نِصْفُ دِيَتِهَا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے شل انگلی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر اسے کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت کا نصف لازم ہوگا۔

بَابُ الْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ

باب: اضافی انگلی کا حکم

17719 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ

❀❀ مکحول نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے اضافی انگلی میں انگلی کی دیت کا ایک تہائی لازم ہوگا۔

17720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، يَقُوْلُوْنَ: فِي الْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ، وَالسِّنِّ الزَّائِدَةِ تُقْطَعُ اَوْ تُطْرَحُ السِّنُّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَكَانُهَا قَدْ شَانَ فَيُرٰى فِيهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اہل علم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اضافی انگلی یا اضافی دانت کو اگر کاٹ دیا جائے' یا دانت کو اکھاڑ لیا جائے تو اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ کیونکہ وہ جگہ بدنما ہوگئی ہے اس لئے اس بارے میں مناسب سا جرمانہ کر دیا جائے گا۔

17721 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ، وَالْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ ثُلُثُ دِيَتِهَا قَالَ: وَقَالَ سُفْيَانُ: فِي الْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ حُكْمٌ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: اضافی دانت یا اضافی انگلی کے بارے میں مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ اس عضو کی دیت کا ایک

تہائی لازم ہوگا

سفیان بیان کرتے ہیں: اضافی انگلی کے بارے میں ثالث کے فیصلے کا اعتبار ہوگا۔

17722 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ اَشَلِّ الْاَصَابِعِ قُطِعَتْ يَدُهُ عَمْدًا قَالَ: يُودَى مَا فِيهَا مِنَ الصِّحَّةِ وَفِي الشَّلَلِ صُلْحٌ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کی انگلیاں شل ہوتی ہیں اور اس کا ہاتھ عمد کے طور پر کاٹ دیا جاتا ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: ہاتھ کا جو حصہ ٹھیک تھا اور جو حصہ شل تھا ان سب کے بارے میں باہمی رضامندی کے ساتھ دیت ادا کی جائے گی۔

بَابُ كَسْرِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

باب: ہاتھ یا پاؤں کو توڑ دینا

17723 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: فِي كَسْرِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ وَالتَّرْقُوَةِ، ثُمَّ تُجْبَرُ فَتَسْتَوِي فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ وَمَا بَلَغَنِي مَا هُوَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہاتھ' پاؤں یا ہنسلی کی ہڈی توڑنے کے بارے میں مجھے عطاء نے یہ کہا: اگر وہ جوڑی جائے اور ٹھیک جڑ جائے تو اس میں کیا ادائیگی لازم ہوگی؟ اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی۔

17724 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كُسِرَتِ الْيَدُ اَوِ الرِّجْلُ وَاِذَا كُسِرَتِ الذِّرَاعُ اَوِ الْفَخِذُ اَوِ الْعَضُدُ اَوِ السَّاقُ، ثُمَّ جُبِرَتْ فَاسْتَوَتْ فَفِي كُلِّ وَاحِدَةٍ عِشْرُونَ دِينَارًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّ قَتَادَةَ ذَكَرَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ قَتَادَةُ: "فَاِنْ كَانَ فِيهَا عَثْمٌ فَاَرْبَعُونَ دِينَارًا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب ہاتھ یا پاؤں یا کلائی یا زانوں یا بازو یا پنڈلی کو توڑ دیا جائے اور پھر اسے جوڑا جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے تو ان میں سے ہر ایک عضو میں بیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے قتادہ نے سلیمان بن یسار کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے قتادہ فرماتے ہیں: اگر اس میں ناہمواری ہو' تو پھر چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17725 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ: اِذَا جُبِرَتْ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ قَالَ: حِينَئِذٍ اَشُدُّهَا

❀❀ قاضی شریح فرماتے ہیں: جب اسے جوڑا جائے تو پھر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی وہ فرماتے ہیں: اس صورت میں' میں اسے باندھ دوں گا۔

17726 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ

عَلْقَمَةَ، اُتِيَ فِي رَجُلٍ كُسِرَتْ، فَقَالَ: كُنَّا نَقْضِيْ فِيْهِ بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ، حَتّٰى اَخْبَرَنِيْ عَاصِمُ بْنُ سُفْيَانَ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ بِخَمْسِ اَوَاقٍ فِي الْيَدِ، اَوِ الرِّجْلِ تُكْسَرُ، ثُمَّ تُجْبَرُ وَتَسْتَقِيْمُ، قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ: فَلَا يَكُوْنُ فِيْهِ عِوَجٌ وَلَا شَلَلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَضٰى ابْنُ عَلْقَمَةَ فِيْهِ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: نافع بن علقمہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس کا پاؤں توڑ دیا گیا تھا اس نے کہا: ہم نے اس میں پانچ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا لیکن پھر عاصم بن سفیان نے مجھے یہ بات بتائی کہ سفیان بن عبداللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ ہاتھ یا پاؤں کو توڑے جانے کی صورت میں پانچ اوقیہ کی ادائیگی لازم ہوگی پھر اس کو باندھا جائے اور وہ ٹھیک ہو جائے (تو یہ ادائیگی لازم ہوگی) میں نے عکرمہ سے دریافت کیا: یعنی اس کے بعد پھر اس میں کوئی ٹیڑھا پن یا شل ہونا نہ پایا جاتا ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو نافع بن علقمہ نے اس صورت میں دو سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

17727 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: فِي السَّاقِ اَوِ الذِّرَاعِ اِذَا انْكَسَرَتْ، ثُمَّ جُبِرَتْ فَاسْتَوَتْ فِيْ غَيْرِ عَثْمٍ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا، اَوْ حِقَّتَانِ

❀❀ عکرمہ بن خالد نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے پنڈلی یا بازو کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب وہ ٹوٹ جائیں اور پھر وہ جڑ جائیں اور کسی ناہمواری کے بغیر ٹھیک ہو جائیں تو اس میں بیس دینار یا دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17728 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بِشْرُ بْنُ عَاصِمٍ، اَنَّ غُلَامًا لَهُمْ كَانَ يُؤَاجِرُ فِيْ مَكَّةَ يَدَعُ بِذَوْدٍ عَنْ حَرْثٍ لَهُ، فَدَخَلَ صِبْيَانٌ فَسَعَى عَلَيْهِمْ فَضَرَبَ اَحَدَهُمْ فَدَقَّ عَضُدَهُ، ثُمَّ جُبِرَتْ، وَاسْتَوَتْ لَيْسَ فِيْهَا جَوْرٌ، وَلَا بَاْسٌ فَقَضٰى ابْنُ عَلْقَمَةَ فِيْهَا بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَامِرٌ بِكِتَابٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَرَدَّهُ نَافِعٌ اِلٰى مِائَتَيْ دِرْهَمٍ

❀❀ بشر بن عاصم بیان کرتے ہیں: ان کا ایک غلام مکہ میں مزدوری کیا کرتا تھا' وہ کھیت سے سامان لا کر رکھ دیتا تھا ایک مرتبہ کچھ بچے وہاں آئے وہ ان کے پیچھے دوڑا اور ان میں سے ایک کو مارا تو اس (بچے) کا بازو ٹوٹ گیا پھر اسے جوڑا گیا تو وہ ٹھیک ہو گیا اور اس میں کوئی خرابی نہیں رہی اور کوئی حرج نہیں رہا تو نافع بن علقمہ نے اس کے بارے میں پانچ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تو عامر نے انہیں خط لکھا (راوی کہتے ہیں:) مجھے نہیں معلوم کہ اس خط میں کیا تحریر تھا؟ تاہم نافع بن علقمہ نے جرمانہ دو سو درہم کر دیا۔

17729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ عُمَرَ، كَتَبَ اِلٰى سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ اَحَدِ الزَّنْدَيْنِ مِنَ الْيَدِ اِذَا انْجَبَرَ عَلٰى غَيْرِ عَثْمٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ

❀❀ عاصم بن سفیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سفیان بن عبداللہ کو خط لکھا کہ ہاتھ کی دو کلائیوں میں سے کوئی ایک اگر ٹوٹنے کے بعد مکمل طور پر صحیح جڑ جائے اس میں کوئی نہ ہمواری نہ ہو تو دو سو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17730 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: قَضٰى مَرْوَانُ فِیْ رَجُلٍ كَسَرَ رِجْلَ رَجُلٍ ثُمَّ جُبِرَتْ بِفَرِيضَتَيْنِ يَعْنِیْ قَلُوصَتَيْنِ

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: مروان نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جو دوسرے شخص کی ٹانگ توڑ دیتا ہے پھر اس کو جوڑا جاتا ہے تو وہ ٹھیک ہو جاتی ہے تو اس میں دو اونٹنیوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17731 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عُمَرَ، وَهُوَ عَامِلُهُ بِالطَّائِفِ يَسْتَشِيرُهُ فِیْ يَدِ رَجُلٍ كُسِرَتْ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اِنْ كَانَتْ جُبِرَتْ صَحِيحَةً، فَلَهُ حِقَّتَانِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: سفیان بن عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا وہ طائف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنر تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہاتھ کے بارے میں مشورہ لیا جسے توڑ دیا گیا ہو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ اگر وہ صحیح طریقے سے جڑ جاتا ہے، تو اس شخص کو حقہ ملیں گے۔

بَابُ كَسْرِ عَظْمِ الْمَيِّتِ

باب: مردے کی ہڈی کو توڑنے کا حکم

17732 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ، اَخِی يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَتْهُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمَيِّتِ مَيِّتًا كَمَثَلِ كَسْرِهٖ حَيًّا. يَعْنِیْ فِی الْاِثْمِ.

❀❀ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مردہ شخص کی ہڈی کو توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کے مترادف ہے''۔ راوی کہتے ہیں: یعنی گناہ ہونے کے اعتبار سے ایسا ہے۔

17732-صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في القبور - ذكر الإخبار عما يستحب للمرء من تحفظ أذى الموتى ولا سيما' حديث: 3224موطأ مالك - كتاب الجنائز' باب ما جاء في الاختفاء - حديث 563سنن أبي داؤد - كتاب الجنائز' باب في الحفار يجد العظم هل يتنكب ذلك المكان ؟ - حديث: 2808سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب في النهي عن كسر عظام الميت - حديث: 1611سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 2974السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب التكبير على الجنائز ومن أولى بإدخاله القبر - باب من كره أن يحفر له قبر غيره إذا كان يتوهم' حديث 6677

17733 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ الظُّفُرِ

باب: ناخن کا حکم

17734 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ فِي الظُّفُرِ شَيْئًا فَمَا اَدْرِي مَا هُوَ؟

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے ناخن کے بارے میں، میں نے ایک روایت سنی ہے لیکن مجھے نہیں سمجھ آئی کہ اس سے مراد کیا ہے۔

17735 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنِ اسْوَدَّتِ الظُّفُرُ، اَوِ اعْوَرَّتْ فَنَاقَةٌ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے، اگر ناخن سیاہ ہو جائے، یا خراب ہو جائے تو اس میں ایک اونٹنی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17736 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا يَبِسَتِ الظُّفُرُ فَفِيْهِ نَاقَةٌ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جب ناخن خشک ہو جائے تو اس میں ایک اونٹنی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17737 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ تَنْبُتْ فَنَاقَتَانِ، وَاِنْ نَبَتَتْ عَمَّا لَيْسَ لَهَا، وَبِيصٌ فَنَاقَةٌ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جب وہ دوبارہ نہ اُگے تو اس میں دو اونٹنیوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر دوبارہ اُگ آئے لیکن اس میں چمک نہ ہو، تو پھر اس میں ایک اونٹنی کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17738 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ نَبَتَتِ الظُّفُرُ فَبَعِيرٌ، وَاِنِ اعْوَرَّتْ فَبَعِيرَانِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے، اگر ناخن اگ آئے تو ایک اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر خراب ہو جائے تو دو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17739 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ

سُفْيَانَ، عَنْ اُذَيْنَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الظُّفُرِ: اِذَا طُرِحَتْ فَلَمْ تَنْبُتِ ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ فَابْنُ لَبُوْنٍ

❀❀ محمد بن حارث بن سفیان نے اذینہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ناخن کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: کہ جب اسے الگ کر دیا جائے اور پھر وہ دوبارہ نہ اگے تو اس میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ دستیاب نہ ہو تو ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17740 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ اُذَيْنَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: فِيْهِ فَرْشٌ مِنَ الْاِبِلِ - يَعْنِيْ صَغِيْرًا -

❀❀ عمرو بن دینار نے اذینہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس میں ایک چھوٹے اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17741 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى فِي الظُّفُرِ اِذَا اعْوَرَّ، وَفَسَدَ بِقَلُوْصٍ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ناخن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب وہ خراب اور فاسد ہو جائے تو ایک اونٹ ادا کیا جائے گا۔

17742 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الظُّفُرِ اِذَا اعْرَنْجَمَ، وَاِذَا فَسَدَ بِقَلُوْصٍ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ناخن کے بارے میں ایک اونٹ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا جب وہ خراب اور فاسد ہو جائے۔

17743 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّهُ اجْتَمَعَ لَهُ فِي الظُّفُرِ، اِذَا نُزِعَ فَعَرَّ، اَوْ سَقَطَ، اَوِ اسْوَدَّ الْعُشْرُ مِنْ دِيَةِ الْاِصْبَعِ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ان کے سامنے ناخن کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہوا کہ جب اس کو الگ کر دیا جائے اور وہ ٹوٹ جائے یا وہ سیاہ ہو جائے یا گر جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا دسواں حصہ یعنی دس دینار لازم ہوں گے۔

17744 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِي الظُّفُرِ: اِذَا اعْوَرَّ خُمُسُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ

❀❀ جابر بن زید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے ناخن کے بارے میں یہ فرمایا ہے جب وہ خراب ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا پانچواں حصہ لازم ہوگا۔

17745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الْحَجَّاجُ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الظُّفُرِ يُقْلَعُ اِنْ

خَرَجَ اَسْوَدَ، اَوْ لَمْ يَخْرُجْ فَفِيْهِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ، وَاِنْ خَرَجَ اَبْيَضَ فَفِيْهِ خَمْسَةُ دَنَانِيرَ "

❀❀ مکحول نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ناخن کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر اسے اکھاڑ لیا جائے اور پھر جو ناخن نکلے وہ سیاہ ہو یا دوبارہ ناخن نہ نکلے تو اس میں دس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر نکل آئے اور وہ سفید بھی ہو تو اس میں پانچ دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَتٰى يُعَاقِلُ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ

باب: مرد اور عورت کی دیت کب برابر ہوگی؟

17746 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: دِيَةُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ سَوَاءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّيَةِ، وَذٰلِكَ فِي الْجَائِفَةِ، فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَدِيَةُ الْمَرْاَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے مرد اور عورت کی دیت اس وقت تک برابر ہوگی جب تک وہ دیت کے ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچ جاتی اور وہ جائفہ کی صورت میں ہوگی جب وہ اس تک پہنچ جائے تو پھر عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہو جائے گی۔

17747 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: ثُلُثُ دِيَةِ الرَّجُلِ "

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے مرد کی دیت کے ایک تہائی حصے تک (مرد اور عورت دونوں کی دیت برابر رہے گی)۔

17748 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ عُمَرُ بِخَمْسٍ مِّنْ صَوَافِي الْاُمَرَاءِ، اَنَّ الْاَسْنَانَ سَوَاءٌ، وَالْاَصَابِعَ سَوَاءٌ، وَفِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا، وَعَنِ الرَّجُلِ يُسْاَلُ عَنْ وَلَدِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ فَاَصْدَقُ مَا يَكُوْنُ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَعَنْ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ، وَالنِّسَاءِ سَوَاءٌ، اِلَى الثُّلُثِ مِنْ دِيَةِ الرِّجَالِ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا جس میں پانچ واضح احکام تھے اور وہ یہ کہ تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی قیمت کے ایک چوتھائی حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس شخص سے مرنے کے وقت اس کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا جائے تو اس وقت جب وہ موت کے قریب ہو آدمی سب سے زیادہ سچ بولتا ہے نیز مردوں اور عورتوں کے زخموں کا حکم برابر ہوگا جبکہ وہ مردوں کی دیت کے ایک تہائی حصے تک پہنچتا ہو۔

17749 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ كَمْ فِي اِصْبَعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ قَالَ: قُلْتُ: فِي اِصْبَعَيْنِ؟ قَالَ: عِشْرُوْنَ قَالَ: قُلْتُ: فَثَلَاثٌ؟

قَالَ: ثَلَاثُونَ، قُلْتُ: فَارْبَعٌ؟ قَالَ: عِشْرُوْنَ قَالَ: قُلْتُ: حِينَ عَظُمَ جُرْحُهَا، وَاشْتَدَّتْ بَلِيَّتُهَا نَقَصَ عَقْلُهَا قَالَ: اَعِرَاقِيٌّ اَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ عَالِمٌ مُتَبَيِّنٌ اَوْ جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ قَالَ: السُّنَّةُ

❀❀ ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے سوال کیا عورت کی ایک انگلی کی دیت کتنی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: دس اونٹ میں نے دریافت کیا: دوانگلیوں کی دیت کتنی ہوگی انہوں نے جواب دیا: بیس اونٹ میں نے دریافت کیا: تین کی کتنی ہوگی انہوں نے جواب دیا: تیس اونٹ میں نے دریافت کیا: چار کی کتنی ہوگی انہوں نے جواب دیا: بیس اونٹ میں نے کہا: ایسی صورت میں تو اس کا زخم زیادہ ہو چکا ہے' اور اس کا نقصان شدید ہو چکا ہے' تو کیا ایسی صورت میں اس کی دیت کم ہو جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم عراق کے رہنے والے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں یا تو ایک عالم ہوں جو وضاحت چاہتا ہے یا جاہل شخص ہوں جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے انہوں نے فرمایا: سنت کا حکم یہی ہے (جو میں نے بیان کیا ہے)۔

17750 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، بِمِثْلِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: الْآنَ حِينَ عَظُمَتْ مُصِيبَتُهَا، وَاشْتَدَّ كَلْمُهَا نَقَصَ عَقْلُهَا قَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اِمَّا جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ، اَوْ عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ قَالَ: السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِي

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں میں نے کہا: اب تو اس کی مصیبت زیادہ ہوگئی ہے' اور اس کا زخم بڑھ گیا ہے کیا اس کی دیت کم ہو جائے گی؟ انہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے کہا: میں یا تو ناواقف شخص ہوں جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے یا عالم شخص ہوں جو مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! سنت (کا حکم یہی ہے)۔

17751 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: يُعَاقِلُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ، فِيمَا دُونَ ثُلُثِ دِيَتِهِ قَالَ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ يَنُصُّهُ اِلَى اَحَدٍ

❀❀ ربیعہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مرد کی دیت کے ایک تہائی حصے سے کم تک میں مرد اور عورت کی دیت برابر ہوگی ربیعہ نے یہ بات بیان کی میں نے سعید بن مسیّب کو کسی کی طرف منسوب کر کے یہ بات بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

17752 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: دِيَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ دِيَةِ الرَّجُلِ حَتَّى يَبْلُغَ الثُّلُثَ، فَاِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ كَانَ دِيَتُهَا، مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ، تَكُونُ دِيَتُهَا فِي الْجَائِفَةِ، وَالْمَامُومَةِ مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ

❀❀ ہشام بن عروہ' عروہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: عورت کی دیت مرد کی دیت کی مانند ہوگی جب تک وہ (مرد کی دیت کے) ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچتی جب وہ ایک تہائی حصے تک پہنچ جائے تو پھر عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہوگی جائفہ اور مامومہ زخم میں عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف کی مانند ہوگی۔

17753 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: اِنْ اُصِيْبَتْ اِصْبَعَانِ مِنْ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ جَمِيعًا فَفِيْهِمَا عِشْرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ، فَاِنْ اُصِيْبَتْ ثَلَاثٌ، فَفِيْهَا خَمْسَ عَشْرَةَ، فَاِنْ اُصِيْبَتْ اَرْبَعٌ جَمِيعًا فَفِيْهِنَّ عِشْرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ، فَاِنْ اُصِيْبَتْ اَصَابِعُهَا كُلُّهَا فَفِيْهَا النِّصْفُ دِيَتِهَا، وَعَقْلُ الرَّجُلِ، وَالْمَرْاَةِ سَوَاءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ، ثُمَّ يُفَرَّقُ عَقْلُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيُفَرَّقُ، فَيَكُوْنُ عَقْلُ الرَّجُلِ فِيْ دِيَتِهِ، وَعَقْلُ الْمَرْاَةِ فِيْ دِيَتِهَا

❀❀ عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے عورت کی تمام انگلیوں میں سے کسی بھی دو انگلیوں کو نقصان پہنچایا جائے تو ان میں بیس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر تین انگلیوں کو نقصان پہنچا جائے تو ان میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر چار انگلیوں کو نقصان پہنچایا جائے تو ان میں بیس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر تمام انگلیوں کو نقصان پہنچایا جائے تو ان میں عورت کی دیت کا نصف لازم ہوگا اور مرد اور عورت کی دیت برابر رہے گی جب تک وہ (مرد کی دیت کے) ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچ جاتی پھر اس مقام پر مرد اور عورت کی دیت کے درمیان فرق ہو جائے گا یہ الگ الگ ہو جائیں گی۔ مرد کی دیت اس کے حساب سے ہوگی اور عورت کی دیت اس کے حساب سے ہوگی۔

17754 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً حَتّٰى مَتٰى تُعَاقِلُ الْمَرْاَةُ الرَّجُلَ قَالَ: عَقْلُهَا سَوَاءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ دِيَتِهَا، فَمَا دُوْنَهُ فَاِذَا بَلَغَتْ جُرُوْحُهَا ثُلُثَ دِيَتِهَا، كَانَ فِيْ جِرَاحِهَا مِنْ جِرَاحِهِ النِّصْفُ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کس مقام تک مرد اور عورت کی دیت برابر ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: اس کی دیت اس وقت تک برابر ہوگی جب تک وہ (مرد کی) دیت کے ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچ جاتی یا اس سے کم نہیں رہتی جب اس کے زخم اس کی دیت کے ایک تہائی حصے تک پہنچ جائیں تو پھر عورت کا زخم مرد کے زخم (کی دیت کے حساب سے) نصف ہوگا۔

17755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ اَرْبَعٍ مِّنْ بَنَانِهَا تُصَابُ جَمِيعًا نَمِرَةً قَالَ: فِيْهَا عِشْرُوْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے عورت کی چار پوروں کو نقصان پہنچانے کے بارے میں دریافت کیا: جنہیں ایک ساتھ نقصان پہنچایا جاتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: اس میں بیس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17756 - حدیثِ نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَقْلُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ دِيَتِهَا، وَذٰلِكَ فِي الْمَنْقُوْلَةِ، فَمَا زَادَ عَلَى الْمَنْقُوْلَةِ، فَهُوَ نِصْفُ عَقْلِ الرَّجُلِ مَا كَانَ،

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کی دیت مرد کی دیت کی مانند ہوگی جب

تک وہ اس کی دیت کے ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچ جاتی اور یہ منقولہ زخم میں ہوگی منقولہ زخم سے جو زائد ہوگا تو اس میں مرد کی دیت کا نصف لازم ہوگا۔

17757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ عکرمہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

17758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَا: تُعَاقِلُ الْمَرْاَةُ الرَّجُلَ فِي جِرَاحِهَا اِلَى ثُلُثِ دِيَتِهَا،

❀❀ معمر نے قتادہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے عورت کے زخموں میں عورت کی دیت کے ایک تہائی حصے تک مرد اور عورت کی دیت برابر ہوگی۔

17759 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے منقول ہے۔

17760 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جِرَاحَاتُ الْمَرْاَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جِرَاحَاتِ الرَّجُلِ

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: يَسْتَوِيَانِ فِي السِّنِّ، وَالْمُوضِحَةِ، وَفِيمَا سِوَى ذٰلِكَ عَلَى النِّصْفِ، وَكَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ: اِلَى الثُّلُثِ

❀❀ ابراہیم نخعی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں عورت کے زخم مردوں کے زخموں کا نصف شمار ہوں گے۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دانت موضحہ زخم اور اس کے علاوہ زخموں میں یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھیں گے جب تک وہ نصف تک نہیں پہنچتے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تک وہ ایک تہائی تک نہیں پہنچتے (تب تک برابر ہوں گے)۔

17761 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: هُمَا سَوَاءٌ اِلَى خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: النِّصْفُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے پانچ اونٹوں تک مرد اور عورت برابر کی حیثیت رکھیں گے راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر صورت میں (عورت کی دیت مرد کی دیت کا) نصف ہوگی۔

17762 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مُوضِحَةُ الْمَرْاَةِ، وَسِنُّهَا، وَمُنَقِّلَتُهَا تَسْتَوِيَانِ اِلَى ثُلُثِ الْعَقْلِ

❀❀ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: عورت کا موضحہ زخم اس کا دانت اس کا منقلہ زخم ان سب صورتوں میں مرد اور عورت کی

دیت برابر رہے گی جب تک وہ دیت کے ایک تہائی حصے تک نہیں پہنچتی۔

17763 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِلٰى ثُلُثِ دِيَةِ الرَّجُلِ

❀❀ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے مرد کی دیت کے ایک تہائی حصے تک (مرد اور عورت دونوں کی دیت برابر شمار ہوگی)۔

بَابُ مِيْرَاثِ الدِّيَةِ

باب: دیت کی وراثت کا حکم

17764 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا اَرَى الدِّيَةَ اِلَّا لِلْعَصَبَةِ؟ لِاَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ، فَهَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَقَالَ: الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ - وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْاَعْرَابِ -: كَتَبَ اِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا، فَاَخَذَ بِذٰلِكَ عُمَرُ،

❀❀ زہری نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ دیت صرف عصبہ کو دی جائے گی کیونکہ وہی لوگ مرحوم کی طرف سے دیت ادا کرنے کے پابند ہوتے ہیں' کیا کسی شخص نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنی ہے؟ تو حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ نے کہا: (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیہاتیوں کا نگران مقرر کیا تھا (انہوں نے بتایا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خط لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں وارث قرار دوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو اختیار کرلیا۔

17765 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْهِ، وَقَالَ: خَطَاً

❀❀ سعید بن مسیّب کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ انہوں نے یہ کہا کہ وہ قتل خطا کے طور پر قتل ہوئے تھے۔

17766 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْاَةُ يَعْقِلُهَا عَصَبَتُهَا، وَلَا يَرِثُونَ اِلَّا مَا فَضَلَ مِنْ وَرَثَتِهَا، وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا، وَالْمَرْاَةُ تَرِثُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا، وَعَقْلِهِ، وَيَرِثُ مِنْ مَالِهَا وَعَقْلِهَا، مَا لَمْ يَقْتُلْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيْرَاثٌ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عورت کے عصبہ رشتے دار اس کی دیت ادا کریں گے لیکن وہ وارث صرف اس چیز کے ہوں گے جو عورت کے ورثاء میں سے مال بچ جائے گا وہی لوگ عورت کے قاتل کو قتل کریں گے اور عورت اپنے شوہر کے مال میں اور اس کی دیت میں وارث بنے گی اور شوہر عورت کے مال میں اور اس کی دیت میں وارث بنے گا بشرطیکہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کو قتل نہ کیا ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ قاتل کو میراث نہیں ملتی۔

17767 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْاَةُ يَعْقِلُهَا عَصَبَتُهَا، وَيَرِثُهَا بَنُوهَا

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کی دیت اس کے عصبہ رشتے دار ادا کریں گے اور اس کے بیٹے اس کے وارث بنیں گے۔

17768 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَقْلُ عَلَى الْعَصَبَةِ، وَالدِّيَةُ عَلَى الْمِيرَاثِ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جرمانے کی ادائیگی عصبہ پر لازم ہوگی اور دیت کی ادائیگی وراثت میں تقسیم ہوگی''۔

17769 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْعَقْلُ كَهَيْئَةِ الْمِيرَاثِ قُلْتُ لَهُ: وَيَرِثُ مِنْهُ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے دیت وراثت کی مانند ہوگی میں نے دریافت کیا: کیا میت کے ماں کی طرف سے شریک بھائی اس کے وارث بنیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

17770 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْاِخْوَةَ، مِنَ الْاُمِّ مِنَ الدِّيَةِ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کو دیت میں وارث قرار نہیں دیتے ہیں۔

17771 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: انا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: قَالَ عَلِيٌّ: قَدْ ظَلَمَ الْاِخْوَةَ مِنَ الْاُمِّ مَنْ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ مِنَ الدِّيَةِ مِيرَاثًا

❀❀ عبداللہ بن محمد بن علی بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص ماں کی طرف سے شریک بھائیوں پر ظلم کا مرتکب ہوتا ہے جو انہیں دیت میں وارث قرار نہیں دیتا۔

17772 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى عَامِلِهِ فِي امْرَاَةٍ قُتِلَ

زَوْجُهَا عَمْدًا، اَوْ رَجُلٍ قُتِلَتِ امْرَاَتُهُ عَمْدًا، اِنِ اصْطَلَحُوا عَلَى الدِّيَةِ فَوَرِّثْهُ مِنْ دِيَةِ امْرَاَتِهِ النِّصْفَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهَا وَلَدٌ فَوَرِّثْهُ الرُّبُعَ وَوَرِّثْهَا مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا الرُّبُعَ، فَاِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَالثُّمُنُ، فَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَقْتُلُوا قَتَلُوا، وَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَعْفُوا عَفَوْا قَالَ: وَاَخْبَرَنِىْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ بِهِ اِلَيْهِمْ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل کار کو خط لکھا جو ایک عورت کے بارے میں تھا جس کے شوہر کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیا گیا تھا یا وہ کسی مرد کے بارے میں تھا جس کی بیوی کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیا گیا تھا (تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا) کہ اگر وہ لوگ دیت پر صلح کر لیتے ہیں تو تم اس شخص کو اس کی بیوی کی دیت کے نصف حصے کا وارث قرار دینا البتہ اگر عورت کی اولاد موجود ہو' تو پھر تم اس کو چوتھائی حصے کا وارث قرار دینا اور تم عورت کو اس کے شوہر کی دیت میں سے ایک چوتھائی حصے کا وارث قرار دینا اور اگر مرد کی اولاد موجود ہو' تو آٹھویں حصے کا وارث قرار دینا اگر وہ قاتل کو قتل کرنا چاہیں تو اسے قتل کر دیں اگر وہ درگزر کرنا چاہیں تو درگزر کر دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی طرف اس کی مانند خط لکھا تھا۔

17773 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: وَيَقْضِى اَنَّ الْوُرَّاثَ اَجْمَعِينَ يَرِثُونَ مِنَ الْعَقْلِ مِثْلَ مَا يَرِثُونَ مِنَ الْمِيرَاثِ، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَسَمِعْتُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ يَاْثِرُونَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَ امْرَاَةً مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا، وَرَجُلًا مِنْ دِيَةِ امْرَاَتِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ تمام ورثاء دیت میں سے اس کی مانند وارث بنیں گے جس طرح وہ وراثت میں وارث بنتے ہیں طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اہل مدینہ کو یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اس کے شوہر کی دیت میں وارث قرار دیا تھا اور مرد کو اس کی بیوی کی دیت میں وارث قرار دیا تھا۔

17774 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنْ قُتِلَتِ امْرَاَةٌ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَثَارُوْنَ بِهَا، وَيَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا، وَالْمَرْاَةُ تَرِثُ زَوْجَهَا مِنْ مَالِهِ، وَعَقْلِهِ، وَيَرِثُهَا مِنْ مَالِهَا، وَعَقْلِهَا، مَا لَمْ يَقْتُلْ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَقْلُ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلٰى قِسْمَةِ فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ لِلْعَصَبَةِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر عورت قتل ہو جاتی ہے' تو اس کی دیت اس کے ورثاء کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہی لوگ اس کے خون کے بدلے کا مطالبہ کریں گے اور اس کے قاتل کو قتل کریں گے' اور عورت اپنے شوہر کے مال میں سے اور اس کی دیت میں اس کی وارث ہوگی اور مرد عورت کے مال میں سے اور اس کی دیت میں سے اس کا وارث ہوگا بشرطیکہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کو قتل نہ کیا ہو۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دیت وراثت ہے جو مقتول کے ورثاء کے درمیان ان کے فرض حصوں کے حساب سے تقسیم ہوگی اور جو بچ جائے گا وہ عصبہ کو ملے گا۔

17775 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَعْقِلُ عَنِ الْمَرْاَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا، وَلَا يَرِثُوْنَ مِنْهَا اِلَّا مَا فَضَلَ مِنْ وَرَثَتِهَا

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کی طرف سے جرمانہ اس کے عصبہ رشتے دار ادا کریں گے خواہ وہ جو بھی ہوں لیکن وہ اس عورت کے وارث نہیں بنیں گے وہ صرف اس چیز کے وارث بنیں گے جو ورثاء کے حصے کے بعد اضافی بچ جائے گی''۔

بَابٌ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِيْرَاثٌ

باب: قاتل کو وراثت نہیں ملے گی

17776 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ عَمْدًا لَّا يَرِثُ مِنْ دِيَتِهِ، وَلَا مِنْ مَالِهِ شَيْئًا، وَاِنْ قَتَلَهُ خَطَأً فَاِنَّهُ يَرِثُ مِنَ الْمَالِ، وَلَا يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ایک شخص اپنے بیٹے کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے' تو وہ اس کی دیت میں وارث نہیں بنے گا اور نہ ہی اس کے مال میں سے کسی چیز کا وارث بنے گا لیکن اگر وہ اپنے بیٹے کو خطاء کے طور پر قتل کرتا ہے' تو پھر وہ مال میں سے اس کا وارث بن جائے گا لیکن دیت میں وارث پھر بھی نہیں بنے گا۔

17777 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَا: مَنْ قَتَلَ رَجُلًا خَطَأً فَاِنَّهُ يَرِثُ مِنْ مَالِهِ، وَلَا يَرِثُ مِنْ دِيَتِهِ، فَاِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا لَّمْ يَرِثْ مِنْ مَالِهِ، وَلَا مِنْ دِيَتِهِ

❀❀ سعید بن مسیب اور مجاہد فرماتے ہیں: جو شخص کسی کو قتل خطاء کے طور پر قتل کر دے تو وہ اس کے مال میں وارث بنے گا لیکن وہ اس کی دیت میں وارث نہیں بنے گا اور اگر وہ دوسرے کو عمد کے طور پر قتل کر دے تو وہ نہ اس کے مال میں وارث بنے گا اور نہ ہی اس کی دیت میں وارث بنے گا۔

17778 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مُدْلِجٍ قَتَلَ ابْنَهُ، فَلَمْ يُقِدْهُ مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَاَغْرَمَهُ دِيَتَهُ، وَلَمْ يُوَرِّثْهُ مِنْهُ وَوَرَّثَهُ اُمَّهُ، وَاَخَاهُ لِاَبِيْهِ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: بنو مدلج سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے قصاص نہیں دلوایا انہوں نے اس پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا تاہم انہوں نے اسے اس کے بیٹے کا وارث قرار نہیں دیا انہوں نے اس مرحوم کی ماں کو اس کا وارث قرار دیا اس کے باپ کی طرف سے شریک بھائی کو وارث قرار دیا۔

17779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، وَعَنْ قَتَادَةَ، قَالَا: اسْمُ الرَّجُلِ الَّذِیْ قَتَلَ عَرْفَجَةَ فَقَالَ عُمَرُ: لَا اُقِيدُ بِهِ مِنْهُ فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ قَتَلَهُ وَاِنَّهُ لَاَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ بَصَرِهِ، وَلٰكِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ عَصَبِيَّةٌ فَقَتَلَهُ، وَهُوَ لَا يُرِيدُ قَتْلَهُ فَاَمَرَ بِجَمِيعِ مَالِهِ، ثُمَّ غَلَّظَ عَلَيْهِ الْعَقْلَ قَالُوا: فَمَنْ يَرِثُهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: فِیْ عَرْفَجَةَ التُّرَابُ فَوَرَّثَهُ اُمَّهُ وَاَخَاهُ

❀❀ ابوقلابہ اور قتادہ بیان کرتے ہیں: جس شخص نے قتل کیا تھا اس کا نام عرفجہ تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے اس مقتول کا قصاص نہیں دلواؤں گا تو حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین اس نے اسے قتل کیا ہے حالانکہ وہ (مقتول) اس کے نزدیک اس کی بینائی سے زیادہ محبوب ہوگا لیکن کیونکہ اس کے اندر عصبیت پائی جاتی تھی اس لئے اس نے اسے قتل کر دیا حالانکہ یہ اسے قتل نہیں کرنا چاہتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سارے مال کے بارے میں حکم دیا اور پھر اس پر دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم قرار دی لوگوں نے عرض کی: اے امیر المومنین اس کا وارث کون ہوگا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرفجہ کے منہ میں تو مٹی ہوگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقتول کی ماں اور اس کے بھائی کو اس کا وارث قرار دیا۔

17780 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَذَكَرَ اَنَّ قَتَادَةَ الْمُدْلِجِیَّ، كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَجَاءَتْ بِرَجُلَيْنِ فَبَلَغَا، ثُمَّ تَزَوَّجَا، فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ: لَا اَرْضٰى حَتّٰى تَاْمُرَهَا بِسَرْحِ الْغَنَمِ فَاَمَرَهَا، فَقَالَ ابْنُهَا: نَحْنُ نَكْفِیْ مَا كَلَّفْتَ اُمَّنَا، فَلَمْ تُسَرِّحْ اُمُّهُمَا فَاَمَرَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ تَفْعَلْ، وَسَرَّحَ ابْنُهَا فَغَضِبَ وَاَخَذَ السَّيْفَ وَاَصَابَ سَاقَ ابْنِهِ، فَنَزَفَ فَمَاتَ، فَجَاءَ سُرَاقَةُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِیْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: " وَافِنِیْ بِقُدَيْدٍ بِعِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ، فَاِنِّیْ نَازِلٌ عَلَيْكُمْ، فَاَخَذَ اَرْبَعِينَ خَلِفَةً ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَثَلَاثِينَ حِقَّةً ثُمَّ قَالَ لِاَخِی: هِیَ لَكَ، وَلَيْسَ لِاَبِيكَ مِنْهَا شَیْءٌ، وَذَكَرُوا اَنَّهُمْ عَذَرُوا قَتَادَةَ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالُوا: لَمْ يَتَعَمَّدْهُ اِنَّمَا اَرَادَ الْحَذَبَ فَاَخْطَاَتْهُ، فَغَلَّظَ عُمَرُ دِيَتَهُ فَجَعَلَهَا شِبْهَ الْعَمْدِ "

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: قتادہ مدلجی کی ایک کنیز تھی وہ دو آدمیوں (یعنی اپنے بیٹوں) کو ساتھ لے کے آئی وہ دونوں بالغ ہوگئے ان دونوں کی شادی ہوگئی قتادہ کی بیوی نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تم اس کنیز کو بکریوں کی دیکھ بھال کا حکم نہیں دیتے قتادہ نے اس کنیز کو اس کا حکم دے دیا تو اس کنیز کے بیٹے نے کہا: آپ نے ہماری والدہ کو جس کام کا پابند کیا ہے اس کی جگہ ہم وہ کام کرلیں گے لیکن ان کی ماں کو ہی اس کام کا پابند کیا گیا قتادہ نے دوسری مرتبہ اس عورت کو حکم دیا اس نے پھر ایسا نہیں کیا بلکہ اس عورت کے بیٹے نے یہ کام کیا تو قتادہ غصے میں آ گئے انہوں نے تلوار لے کر اس کے بیٹے کی پنڈلی پر ماری اس میں سے خون نکلنے لگا جو نہیں رکا اور لڑکا مر گیا سراقہ اس معاملہ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے کہا: قدید کے مقام پر میرے ایک سو بیس اونٹ ہیں اب میں آپ لوگوں کے ہاں آ گیا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چالیس خلفہ وصول کیے جو ثنیہ سے لے کر بازل کی عمر کے تھے تین جذعہ وصول کیے اور تیس حقہ وصول کیے پھر انہوں نے میرے بھائی سے فرمایا یہ تمہارے ہوئے تمہارے باپ کو ان میں سے کچھ نہیں ملے گا راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے

قتادہ کو معذور قرار دیتے ہوئے یہ کہا کہ انہوں نے جان بوجھ کر اسے قتل نہیں کیا انہوں نے ''حدب'' پر مارنے کا ارادہ کیا تھا لیکن نشانہ خطا ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم قرار دی اور انہوں نے اسے شبہ عمد کے مترادف قرار دیا۔

17781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: فِي حَدِيثِ قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے قاتل کو (مقتول کی وراثت میں سے) کچھ نہیں ملے گا۔

17782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ، اَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ يُدْعَى قَتَادَةَ حَذَفَ ابْنَهُ بِسَيْفٍ فَاَصَابَ سَاقَيْهِ، فَنُزِيَ مِنْهُ فَمَاتَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ سُرَاقَةُ: لَئِنْ كُنْتَ وَالِيًا لَتَقْبَلَنَّ عَلَيْنَا، وَاِنْ كَانَ غَيْرُكَ فَاَمَرْنَا اِلَيْهِ قَالَ: فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْاَمْرَ، فَقَالَ عُمَرُ: اعْدُدْ لِي بِقُدَيْدٍ عِشْرِينَ وَمِائَةً، فَلَمَّا جَاءَهُ اَخَذَ مِنْهَا ثَلَاثِينَ حِقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَاَرْبَعِينَ خَلِفَةً، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ اَخُ الْمَقْتُولِ؟ خُذْهَا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں یہ بتایا: ان کے قبیلے کے ایک فرد جس کا نام قتادہ تھا اس نے اپنے بیٹے کو تلوار ماری جس کی وجہ سے اس کا خون بہنے لگا اور وہ بیٹا مر گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا سراقہ نے ان سے کہا: اگر آپ حکمران ہیں تو آپ ہماری طرف رخ کریں اور اگر آپ کی بجائے کوئی اور اس معاملے کا نگران ہے' تو آپ ہمیں اس کی طرف بھیج دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف رخ کیا انہوں نے دوبارہ صورت حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے لئے قدید کے مقام پر ایک سو بیس اونٹ تیار کرو جب وہ ان کو لے کے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے تیس حقے تیس جذعہ اور چالیس خلفہ وصول کیے پھر دریافت کیا: مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ (انہوں نے اس سے فرمایا) تم انہیں وصول کرلو پھر انہوں نے یہ بات بتائی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قاتل کو وراثت میں حصہ نہیں ملتا۔

17783 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے قاتل کو وراثت نہیں ملتی۔

17784 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ اَخَاهُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُوَرِّثْهُ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّمَا قَتَلْتُهُ خَطَأً قَالَ: لَوْ قَتَلْتَهُ عَمْدًا اَقَدْنَاكَ بِهِ،

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ایک شخص نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (قاتل) کو وارث قرار نہیں دیا اس شخص نے کہا: اے امیر المومنین میں نے غلطی سے اسے قتل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے جان بوجھ کے اسے قتل کیا ہوتا تو ہم تم سے قصاص دلواتے۔

17785 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيْرَاثٌ وَذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قاتل کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا انہوں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

17786 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ الْمَقْتُوْلِ شَيْئًا

❀❀ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے قاتل، مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

17787 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَاِنَّهُ لَا يَرِثُهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهُ، وَاِنْ كَانَ وَالِدَهُ اَوْ وَلَدَهُ، قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيْرَاثٌ، وَقَضٰى اَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

❀❀ عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں جو شخص کسی کو قتل کر دے وہ اس مقتول کا وارث نہیں بنے گا خواہ اس کے علاوہ اس مقتول کا کوئی اور وارث نہ ہو اور اگر وہ مقتول کا والد یا بیٹا ہو (تو بھی یہی حکم ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ قاتل کو وراثت میں حصہ نہیں ملتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

17788 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الَّذِيْ يَقْتُلُ ابْنَهُ عَمْدًا قَالَ: لَا يَرِثُ مِنْ دِيَتِهِ، وَلَا مِنْ مَالِهِ

❀❀ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے بیٹے کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: وہ شخص اس کی دیت میں وارث نہیں بنے گا اور اس کے مال میں بھی وارث نہیں بنے گا۔

17789 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ الْمَقْتُوْلِ شَيْئًا، وَاِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا اَوْ قَتَلَهُ خَطَاً

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قاتل مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں بنتا خواہ اس نے قتلِ عمد کے طور پر اسے قتل کیا ہو یا قتلِ خطا کے طور پر قتل کیا ہو۔

17790 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ

الدِّيَةِ، وَلَا مِنَ الْمَالِ عَمْدًا، كَانَ اَمْ خَطَأً،

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: قاتل دیت میں وارث نہیں بنتا اور مال میں وارث نہیں بنتا خواہ قتل عمد ہو یا قتل خطا ہو۔

17791 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَا يَرِثُ عَلٰى حَالٍ،

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ وہ کسی بھی حالت میں وارث نہیں بنے گا۔

17792 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

17793 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِیْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْقَاتِلُ وَاِنْ كَانَ خَطَأً لَا يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ، وَلَا مِنَ الْمَالِ شَيْئًا

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے قتل خواہ قتل خطا ہو پھر بھی قاتل نہ دیت کا وارث بنے گا اور نہ مال میں سے کسی چیز کا وارث بنے گا۔

17794 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: اَوَّلُ مَا قُضِيَ اَنْ لَا يَرِثَ الْقَاتِلُ فِیْ صَاحِبِ بَنِیْ اِسْرَائِيلَ

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کا یہ قول نقل کیا ہے بنی اسرائیل کے ایک شخص کے بارے میں سب سے پہلے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ قاتل وارث نہیں بنے گا۔

17795 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: فِیْ حَدِيثِهِ فَلَمْ يُوَرَّثْ مِنْهُ، وَلَا نَعْلَمُ قَاتِلًا وَرِثَ بَعْدَهُ

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کا یہ قول نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ اس شخص کو مقتول کا وارث قرار نہیں دیا گیا اور ہمارے علم کے مطابق اس کے بعد کبھی بھی کوئی قاتل وارث نہیں بنا۔

17796 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، اَوْ غَيْرِهِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا رَمٰى اُمَّهُ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، فَقَضٰى عَلَيْهِ بِالدِّيَةِ، وَلَمْ يُوَرِّثْهُ مِنْهَا شَيْئًا، وَقَالَ: نَصِيبُكَ مِنْ مِيرَاثِهَا الْجَمْرُ اَوْ قَالَ: الْحَجَرُ

❀❀ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے اپنی ماں کو پتھر مار کے اسے قتل کر دیا یہ مقدمہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر دیت کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا البتہ انہوں نے اس شخص کو اس عورت کا وارث قرار نہیں دیا آپ نے فرمایا: اس عورت کی وارثت میں سے تمہارا حصہ انگارے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پتھر ہیں (یا محرومی ہے)۔

17797 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَاَقْتُلَنَّهُ قَالَ:

لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ حَضْرَتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيدُ الْاَبَ مِنَ ابْنِهِ، وَلَا يُقِيدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی ہے گئی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسے شخص کو قتل کروادوں گا تو انہوں نے کہا: آپ کو یہ حق نہیں ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے سے باپ کا قصاص دلوایا تھا لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں دلوایا تھا۔

17798 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَاِنَّهُ لَا يَرِثُهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهُ، وَاِنْ كَانَ وَالِدَهُ اَوْ وَلَدَهُ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی کو قتل کردے تو وہ اس کا وارث نہیں بنے گا اگرچہ اس کے علاوہ مقتول کا کوئی اور وارث نہ ہو خواہ مقتول باپ یا بیٹا ہی کیوں نہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: کہ قاتل کو کچھ نہیں ملے گا۔

17799 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سَاَلْنَا عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ مَنْ هُوَ لَهُ وَارِثٌ خَطَاً؟ هَلْ يَرِثُ مِنْ دِيَتِهِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ يَجُوزُ، قَتَلَ الرَّجُلُ مَنْ يَكْرَهُ مِنْ اَهْلِهِ

❀❀ ہشام بن عروہ نے عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ہم نے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ایسے شخص کو خطاء کے طور پر قتل کردیتا ہے' جس کا اس نے وارث بننا تھا کیا وہ مقتول کی دیت میں سے کسی چیز کا وارث بنے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو آدمی اپنے اہل خانہ میں سے جس کو ناپسند کرتا ہوتا اسے قتل کردیتا (اور اس کی دیت کا وارث بن جاتا)۔

17800 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَتَلَ اَبَاهُ اَوْ اَخَاهُ قَالَ: كَانَ سَلَفُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يُغَلِّظُونَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ اتَّهَمَتْهُمُ الْاَئِمَّةُ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے باپ یا بھائی کو قتل کردیتا ہے وہ فرماتے ہیں: اس امت کے اسلاف کا یہ معمول ہے کہ وہ ایسی صورت میں دیت مغلظہ کو لازم قرار دیتے ہیں اور ائمہ ان لوگوں پر تہمت عائد کرتے ہیں۔

17801 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ، اَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ قَتَلَ ابْنَهُ عَمْدًا قَالَ: الدِّيَةُ فِي مَالِهِ خَاصَّةً لَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ شَيْءٌ، فَاِنْ كَانَ خَطَاً فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے بیٹے کو جان بوجھ کر قتل کردیتا ہے وہ فرماتے ہیں: دیت اس شخص کے مال میں سے ادا کی جائے گی اس کے عاقلہ پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی لیکن قتل اگر خطاء کے طور پر ہوا ہو تو پھر عاقلہ پر ادائیگی لازم ہوگی۔

17802 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ جُذَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: عَدِيٌّ اَنَّهُ رَمَى امْرَاَةً لَهُ بِحَجَرٍ، فَمَاتَتْ فَتَبِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكٍ فَقَصَّ عَلَيْهِ اَمْرَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْقِلُهَا، وَلَا تَرِثُهَا

❀❀ عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے جذام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو سنا کہ ان کے قبیلے کا ایک شخص جس کا نام عدی تھا اس نے اپنی بیوی کو پتھر مارا تو وہ بیوی فوت ہوگئی وہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تبوک گیا اور آپ ﷺ کے سامنے صورت حال ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی دیت ادا کرو گے لیکن تم اس کے وارث نہیں بنو گے۔

بَابُ عُقُوبَةِ الْقَاتِلِ

باب: قاتل کی سزا

17803 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: فِي الَّذِي يَقْتُلُ عَمْدًا، ثُمَّ الَّذِي يَقَعُ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ، يُجْلَدُ مِائَةً قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: فِي الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا، وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ

❀❀ عباس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر قتل کرتا ہے' اور پھر جس شخص پر قصاص واقع ہو جاتا ہے اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں میں نے کہا: وہ کیسے انہوں نے فرمایا: یہ اس صورت میں ہوگا جب کوئی آزاد شخص کسی غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دے یا اس کی مانند صورتوں میں ہوگا۔

17804 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ الَّذِي يَقْتُلُ عَبْدًا يُسْجَنُ، وَيُضْرَبُ مِائَةً

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے سنا کہ جو شخص غلام کو قتل کر دے اسے قید کر دیا جائے گا اور ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

17805 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: ضَرَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُرًّا، قَتَلَ عَبْدًا مِائَةً، وَنَفَاهُ عَامًا

❀❀ عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی پٹائی کروائی تھی اسے ایک سو کوڑے لگوائے تھے جس نے اپنے غلام کو قتل کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قاتل کو ایک سال کے لئے جلاوطن بھی کر دیا تھا۔

17806 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اِنْ قَتَلَ حُرٌّ عَبْدًا عَمْدًا، عُوقِبَ بِجَلْدٍ وَجِيعٍ وَسِجْنٍ وَعِتْقِ رَقَبَةٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، وَاِنْ قَتَلَهُ خَطَاً اُمِرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، وَلَمْ تَكُنْ عَلَيْهِ عُقُوبَةٌ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اگر کوئی آزاد شخص کسی غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اسے سزا میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور قید کیا جائے گا اور غلام آزاد کرنا لازم ہوگا اگر اس کے پاس اس کی گنجائش نہ ہو تو وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے گا اگر اس نے غلام کو قتل خطاء کے طور پر قتل کیا ہو تو اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے البتہ ایسے شخص کو سزا نہیں دی جائے گی۔

17807 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا قَوَدَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ، وَلَكِنِ الْعُقُوبَةَ، وَالنَّكَالَ، وَغُرْمَ مَا اَصَابَ، وَيُعْتِقُ رَقَبَةً وَقَضٰى بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: آزاد شخص اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہوگا البتہ سزا ہوگی رسوائی ہوگی اور اس میں جس جرم کا ارتکاب کیا ہے اس کا جرمانہ ہوگا اور وہ غلام بھی آزاد کرے گا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ دیا ہے۔

17808 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَحْمِلُ الْعَاقِلَةُ الِاعْتِرَافَ

❀❀ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے خاندان اعتراف (کے نتیجے میں لازم ہونے والے جرمانے) کا وزن نہیں اٹھائے گا۔

17809 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَضٰى اَنَّ الْعَاقِلَةَ، لَا تَحْمِلُ الِاعْتِرَافَ، وَلَا الصُّلْحَ اِلَّا اَنْ يَشَاءُوا "

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ خاندان اعتراف کا وزن نہیں اٹھائے گا اور نہ ہی صلح کا اٹھائے گا' البتہ اگر وہ چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔

17810 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: الدِّيَةُ عَلَى الْاَوْلِيَاءِ فِيْ كُلِّ جَرِيرَةٍ جَرَّهَا

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے آدمی جس بھی جرم کا مرتکب ہوگا اس میں دیت کی ادائیگی اولیاء پر لازم ہوگی۔

17811 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: " اَرْبَعَةٌ لَيْسَ فِيهِنَّ عَقْلٌ عَلَى الْعَاقِلَةِ، هِيَ فِيْ خَاصَّةِ مَالِهٖ: الْعَمْدُ، وَالِاعْتِرَافُ، وَالصُّلْحُ، وَالْمَمْلُوكُ "

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: چار صورتیں ایسی ہیں جن میں دیت کی ادائیگی خاندان پر لازم نہیں ہوتی یہ آدمی کے اپنے مال میں سے ادا کیے جائیں گی قتل عمد' اعتراف' صلح اور غلام کو قتل کرنا۔

17812 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْعَمْدُ وَشِبْهُ الْعَمْدِ، وَالِاعْتِرَافُ، وَالصُّلْحُ لَا تَحْمِلُهُ عَنْهُ الْعَاقِلَةُ، هُوَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ اِلَّا اَنْ تُعِينَهُ الْعَاقِلَةُ، وَعَلَيْهِمْ اَنْ يُعِينُوهُ كَمَا بَلَغَنَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيْ كِتَابِهِ الَّذِيْ كَتَبَهُ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ: لَا يَتْرُكُونَ مُفْرَحًا اَنْ يُعِينُوهُ فِيْ

فَكَاكٍ، اَوْ عَقْلٍ قَالَ: وَالْمُفْرَحُ كُلُّ مَا لَا تَحْمِلُهُ الْعَاقِلَةُ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: عمد، شبہ عمد، اعتراف، صلح ان سب میں ادائیگی خاندان پر لازم نہیں ہوگی یہ آدمی کے اپنے مال میں سے ادا کرنا اس پر لازم ہوگا' البتہ اگر خاندان اس کی مدد کردے تو معاملہ مختلف ہے' اور ان خاندان والوں پر یہ لازم ہے کہ وہ اس کی مدد کریں جیسا کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تھا کہ آپ ﷺ نے اپنے اس مکتوب میں یہ فرمایا تھا جو آپ نے قریش اور انصار کے درمیان تحریر کروایا تھا کہ وہ لوگ ان کو نہیں چھوڑیں گے وہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں ان کی مدد کریں گے یا دیت کی ادائیگی میں ان کی مدد کریں گے۔

راوی کہتے ہیں: لفظ مفرہ کا مطلب وہ شخص ہوتا ہے' جس کے جرمانے کی ادائیگی خاندان پر لازم نہیں ہوتی۔

17813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَخْذِلُوهُ، عِنْدَ شَيْءٍ اَصَابَهُ - يَعْنِيْ فِي الصُّلْحِ -

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کو اس بات حق حاصل نہیں ہے کہ اس شخص کو رسوا ہونے کے لئے چھوڑ دیں اس صورت میں جب اس نے جرم کا ارتکاب کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ اگر صلح ہو رہی ہو' تو پھر اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑیں گے۔

17814 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ عَلَى الرَّجُلِ فِيْ مَالِهٖ دُوْنَ الْعَاقِلَةِ قَالَ سُفْيَانُ: وَاَصْحَابُنَا يَرَوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: شبہ عمد کی ادائیگی آدمی پر اس کے مال میں لازم ہوگی خاندان پر لازم نہیں ہوگی سفیان کہتے ہیں ہمارے اصحاب کا یہ موقف ہے کہ ایسی صورت میں ادائیگی خاندان پر لازم ہوگی۔

17815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ مَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ، وَلَا تَعْقِلُ الْعَمْدَ، وَلَا الصُّلْحَ، وَلَا الِاعْتِرَافَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: موضحہ سے چھوٹے زخم میں خاندان دیت ادا نہیں کرے گا اور نہ ہی قتل عمد کی دیت ادا کرے گا نہ ہی صلح کی اور نہ ہی اعتراف کی۔

17816 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كُلُّ جِرَاحَةٍ لَا يُقَادُ مِنْهَا فَهِيَ مِنْ مَالِ الْمُصِيبِ اِذَا كَانَ عَمْدًا وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: ہر وہ زخم جس کا قصاص نہ لیا جاسکتا ہو' تو اس کا جرمانہ نقصان پہنچانے والے کے مال میں سے ادا کیا جائے گا جبکہ اس نے عمداً ایسا کیا ہو ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

17817 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ سُفْيَانُ: مَا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ فَهُوَ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَ، وَالْمُوضِحَةُ فَمَا فَوْقَهَا عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالْمُوضِحَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ سفیان فرماتے ہیں: موضحہ سے چھوٹے زخم کی ادائیگی نقصان پہنچانے والے پر لازم ہوگی موضحہ اور اس سے اوپر والے زخموں کی ادائیگی خاندان پر لازم ہوگی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ موضحہ کی ادائیگی خاندان پر لازم ہوگی۔

17818 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ معمرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الثُّلُثُ فَمَا دُوْنَهُ فِيْ خَاصَّةِ مَالِهِ، وَمَا زَادَ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے (دیت سے) ایک تہائی یا اس سے کم کی ادائیگی مجرم کے اپنے مال میں سے ہوگی اور جو اس سے زیادہ ہوگا اس کی ادائیگی خاندان پر ہوگی۔

17819 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ قَالَ: وَقَالَ لِي: ذٰلِكَ ابْنُ اَيْمَنَ، وَلَا اَشُكُّ اَنَّهُ قَالَ: وَمَا لَمْ يَبْلُغِ الثُّلُثَ، فَعَلٰى قَوْمِ الرَّجُلِ خَاصَّةً

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے جب وہ (جرمانہ یا دیت) ایک تہائی تک پہنچ جائے تو یہ خاندان پر لازم ہوگی انہوں نے فرمایا: جب وہ ایک تہائی تک نہ پہنچے تو وہ آدمی کی مخصوص قوم پر لازم ہوگی۔

17820 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنَّهُمْ مُجْتَمِعُوْنَ، اَوْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ: كِدْنَا اَنْ نَجْتَمِعَ اَنَّ مَا دُوْنَ الثُّلُثِ فِيْ مَالِهِ خَاصَّةً. قَالَ سُفْيَانُ فِيْ جِنَايَةِ الصَّبِيِّ: مَا كَانَ مِنْ مَالٍ فَهُوَ فِيْ مَالِهِ، وَمَا كَانَ مِنْ جِرَاحٍ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى فِيْ صَبِيٍّ: افْتَضَّ صَبِيَّةً هُوَ فِيْ مَالِ الصَّبِيِّ

❀❀ عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے یا شاید امام عبدالرزاق نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: قریب ہے کہ ہمارا اس بات پر اتفاق ہو جائے کہ ایک تہائی سے کم جرمانہ آدمی کے اپنے مال میں سے ادا کیا جائے گا

سفیان ثوری بچے جرم کے ارتکاب کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: مال کی صورت میں جو بھی ادائیگی ہے (یعنی اس نے جو کسی کے مال کا جو نقصان کیا تھا) تو وہ بچے کے مال میں سے ادا کیا جائے گا اور جو زخم کی صورت میں ہو اس کی ادائیگی خاندان پر ہوگی۔

ابن ابولیلیٰ بچے کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ اگر وہ کسی بچی کے ساتھ زنا کر لے تو اس کی ادائیگی بچے کے مال میں سے ہوگی۔

17821 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدًا خَطَاً فَهُوَ عَلٰى عَاقِلَتِهِ، وَاِنْ قَتَلَ دَابَّةً خَطَاً فَهُوَ عَلٰى عَاقِلَتِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى: لَا نَحْمِلُهُ الْعَاقِلَةُ هُوَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ؛ لِاَنَّهُ مَالٌ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی غلام کو خطاء کے طور پر قتل کر دے تو اس کی ادائیگی اس کے خاندان پر ہوگی اگر وہ کسی کے جانور کو خطا کے طور پر مار دے تو اس کی ادائیگی اس کے خاندان پر ہوگی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار اور سلیمان بن موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے یہ ادائیگی خاندان پر لازم نہیں ہوگی یہ آدمی کے اپنے مال میں سے ادائیگی کی جائے گی کیونکہ (جس چیز کو اس نے نقصان پہنچایا ہے) وہ بھی ایک مال ہے۔

17822 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ بَعْضِ عُلَمَاءِ اَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: الْمُوضِحَةُ فَمَا فَوْقَهَا عَلَى الْعَاقِلَةِ، اِذَا كَانَ خَطَأً

❀❀ معمر نے بعض علماء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے موضحہ اور اس سے اوپر والے زخم کی ادائیگی خاندان پر ہوگی جبکہ وہ زخم خطا کے طور پر پہنچایا گیا ہو۔

17823 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ عَمْدًا فَيَرْضَى مِنْهُ بِالدِّيَةِ قَالَ: لَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ اِلَّا اَنْ يَشَاءُوا قَالَ: وَالِاعْتِرَافُ كَذٰلِكَ قَالَ: وَقَضَى بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے اور دوسرے فریق (کاوارث) دیت پر راضی ہوجاتا ہے تو سلیمان بن موسیٰ نے فرمایا: خاندان اس کی ادائیگی نہیں کرے گا البتہ اگر وہ چاہیں (تو قاتل کی مدد کر سکتے ہیں) وہ فرماتے ہیں: اعتراف کا حکم بھی اسی طرح ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

17824 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ اَوْ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْهُ قَالَ: الثُّلُثُ فَمَا دُونَهُ فِي خَاصَّةِ مَالِهِ

❀❀ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: (مکمل دیت کے) ایک تہائی حصے یا اس سے کم کی ادائیگی آدمی کے اپنے مال میں سے کی جائے گی۔

17825 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الثُّلُثُ فَمَا دُونَهُ مِنْ خَاصَّةِ مَالِهِ، وَمَا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ فَعَلَى اَهْلِ الدِّيوَانِ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: ایک تہائی حصے یا اس سے کم کی ادائیگی آدمی کے اپنے مال میں سے کی جائے گی اور جو ادائیگی اس سے زیادہ ہو وہ اہل دیوان میں سے کی جائے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ نَفْسَهُ

باب: جب کوئی شخص خود کو نقصان پہنچائے

17826 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ نَفْسَهُ، قَالَا: عُمَرُ يَدٌ مِنْ اَيْدِي الْمُسْلِمِينَ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو شخص کو خود کو نقصان پہنچائے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) وہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ ہے۔

17827 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَجُلًا فَقَا عَيْنَ نَفْسِهٖ، خَطَأً فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِدِيَتِهَا عَلٰى عَاقِلَتِهٖ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے غلطی سے اپنی آنکھ پھوڑ لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی دیت ادا کی جائے گی اور اس کی ادائیگی اس کے خاندان پر لازم ہوگی۔

17828 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَاجِزٌ يَرْجُزُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَنَزَلَ ابْنُهٗ بَعْدَمَا مَاتَ، فَقَالَ: اَرْجُزُ بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: انْظُرْ مَاذَا تَقُولُ: قَالَ: اَقُولُ:

تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ:

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ:

فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ... اِذَا يَقُوْلُوا اكْفُرُوا اَبَيْنَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: اَبِيْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَهَا قَالَ: رَحِمَهُ اللّٰهُ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ يَاْبَى النَّاسُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ مَخَافَةَ، اَنْ يَكُوْنَ قَتَلَ نَفْسَهٗ، فَقَالَ: " كَلَّا بَلْ مَاتَ مُجَاهِدًا لَهٗ اَجْرَانِ اثْنَانِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: كَانَ ضَرَبَ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِسَيْفِهٖ فَاَصَابَ نَفْسَهٗ بِسَيْفِهٖ فَمَاتَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رجز پڑھا کرتا تھا اس کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے سامنے رجز پڑھوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس بات کا دھیان رکھنا کہ تم کیا پڑھتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ پڑھتا ہوں:

''اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم نے ہدایت حاصل نہیں کرنی تھی''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے (اس نے اگلا مصرعہ سنایا)

''نہ ہی ہم نے صدقہ کرنا تھا اور نہ ہی ہم نے نماز ادا کرنی تھی''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے (اس نے اگلا مصرعہ پڑھا:)

''پس تو ہم پر سکینت نازل فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھنا جب ہم (دشمن کا) سامنا کریں گے مشرکین نے ہمارے خلاف سرکشی

کی ہے جب وہ یہ کہتے ہیں کہ تم لوگ کفر کرو تو ہم ان کی یہ بات نہیں مانتے“

تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ اشعار کس کے ہیں؟ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد کے ہیں انہوں نے یہ اشعار کہے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں نے ان کی نماز جنازہ ادانہیں کی لوگوں کو یہ اندیشہ تھا کہ شاید انہوں نے خودکشی کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ مجاہد ہونے کے عالم میں مرا ہے اور اسے دگنا اجر ملے گا

زہری بیان کرتے ہیں: ان صاحب نے ایک مشرک پر اپنی تلوار کے ذریعے حملہ کیا تھا تو ان کی تلوار خود انہیں ہی لگ گئی تھی جس کے نتیجے میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ، ثُمَّ يَفِرُّ فِي الْأَرْضِ فَيُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ

باب: ایک شخص قتل کر کے فرار ہو کے کسی اور جگہ چلا جاتا ہے اور وہاں مارا جاتا ہے یا مر جاتا ہے

17829 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ فَرَّ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ، وَتَرَكَ مَالًا قَالَ: " لَيْسَ لَهُمْ إِلَّا الْقَوَدُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی اور شخص کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے پھر فرار ہو جاتا ہے اور پھر پکڑے جانے سے پہلے مرجاتا ہے اور مال چھوڑ کر جاتا ہے تو حسن بصری نے فرمایا: ان لوگوں (یعنی مقتول کے ورثاء) کو صرف قصاص کا اختیار ہوگا۔

17830 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَمْدًا فَفَرَّ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ، وَتَرَكَ مَالًا فَدِيَتُهُ فِي مَالِهِ دِيَةُ الْمَقْتُوْلِ "، قِيلَ لَهُ: فَسُجِنَ الْقَاتِلُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ: قَدْ قَتَلُوهُ حَبَسُوهُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى مَاتَ، وَأَقُوْلُ أَنَا: إِنْ حَبَسُوهُ لِأَنْ يَتَثَبَّتُوا فِي شَأْنِهِ فَلَمْ يَتَثَبَّتُوا، ثُمَّ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ بَعْدَمَا مَاتَ أَنَّهُ قُتِلَ، كَانَتْ دِيَةُ الْمَقْتُوْلِ فِي مَالِهِ، وَإِنْ حَبَسُوهُ، وَقَدْ تَثَبَّتُوا أَنَّهُ الْقَاتِلُ حَتّٰى مَاتَ فَلَا حَقَّ لِلْمَقْتُوْلِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دے اور پھر فرار ہو جائے اور پکڑا نہ جائے یہاں تک کہ مرجائے اور مال چھوڑ کر جائے تو مقتول کی دیت اس کے مال میں سے ادا کی جائے گی ان سے کہا گیا: اگر قاتل کو قید کر دیا جائے اور قید میں اس کا انتقال ہو جائے تو انہوں نے فرمایا: لوگوں نے اسے قتل کر ہی دیا ہے لوگوں نے اسے قید میں بند کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

میں یہ کہتا ہوں کہ اگر لوگوں نے اسے اس لئے قید کیا تھا تا کہ اس کے معاملے کی تحقیق کریں اور لوگوں کی تحقیق مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اس کے مرنے کے بعد ثبوت سامنے آیا کہ اسے قتل کیا گیا تھا تو پھر مقتول کی دیت اس کے مال میں سے ادا کی جائے گی خواہ

لوگوں نے اسے روک کے کیوں نہ رکھا ہوا ہوا اور جب انہوں نے یہ تحقیق کر لی کہ یہی شخص قاتل ہے یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا تو پھر مقتول کا حق نہیں رہے گا۔

17831 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ، اِذَا قَتَلَ اَحَدًا اَمِنْ مَالِهٖ يَعْقِلُ عَنْهُ، اَوْ تَعْقِلُ عَنْهُ الْعَشِيرَةُ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ عَمْدٍ فَلَا تَعْقِلُهُ الْعَشِيرَةُ، اِلَّا اَنْ يَشَاءُ وا

❀❀ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی کو قتل کر دیتا ہے' تو کیا اس شخص کے مال میں سے دیت ادا کی جائے گی یا اس کا خاندان اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جب قتل عمد ہو' تو پھر خاندان دیت ادا نہیں کرے گا' البتہ اگر وہ چاہیں تو ایسا کر بھی سکتے ہیں۔

17832 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: " كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ قَوَدٌ عَقْلُهُ فِي مَالِ الْمُصِيبِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَعَلٰى عَاقِلَةِ الْمُصِيبِ اِنْ قَطَعَ يَمِينَهُ عَمْدًا، وَكَانَتْ يَمِينُ الْقَاطِعِ قَدْ قُطِعَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَعَقْلُهَا فِي مَالِ الْقَاطِعِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَعَلٰى عَاقِلَتِهٖ، وَاِنْ كَانَتْ لَهُ يَدٌ يُسْرٰى لَمْ يُقَدْ مِنْهَا، وَالْعَقْلُ كَذٰلِكَ فِي الْاَعْضَاءِ كُلِّهَا وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ابْنُ شِهَابٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہر وہ صورت جس میں قصاص نہ ہو اس میں دیت کی ادائیگی نقصان پہنچانے والے شخص کے مال میں سے کی جائے گی اگر اس شخص کا مال نہ ہو' تو نقصان پہنچانے والے کے خاندان پر اس کی ادائیگی لازم ہو گی اگر کوئی شخص دوسرے شخص کا ہاتھ جان بوجھ کر کاٹ دیتا ہے' اور ہاتھ کاٹنے والے دایاں ہاتھ اس سے پہلے ہی کٹا ہوا ہوتا ہے' تو پھر دیت کی ادائیگی ہاتھ کاٹنے والے کے مال میں سے کی جائے گی اور اگر اس کے پاس مال موجود نہ ہوا تو ادائیگی اس کے خاندان پر لازم ہو گی اور اگر اس کا بایاں ہاتھ موجود ہو' تو پھر اس سے قصاص وصول نہیں کیا جائے گا دیگر تمام اعضاء میں دیت کا حکم بھی اس کی مانند ہے ابن شہاب نے بھی اس کی مانند بات کہی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ خَطَاً، وَالْعَبْدِ يَقْتُلُ ابْنَهُ حُرًّا

باب: جو شخص اپنے بیٹے کو خطا کے طور پر قتل کر دے یا جو غلام اپنے بیٹے کو قتل کر دے اور وہ بیٹا آزاد ہو

17833 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ خَطَاً قَالَ: يَغْرَمُ دِيَتَهُ عَاقِلَتُهُ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے بیٹے کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اس کی عاقلہ اس کی دیت ادا کرے گی جبکہ ثبوت فراہم ہو جائیں۔

17834 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ:

فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَالْعَبْدُ يَقْتُلُ ابْنَهُ حُرًّا؟ قَالَ: لَا بُدَّ اَنْ يُودَى

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے زہری کے قول کی مانند نقل کیا ہے ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی غلام اپنے بیٹے کو قتل کر دے جو آزاد ہو' تو انہوں نے فرمایا: یہ ضروری ہے کہ اس کی دیت ادا کی جائے۔

17835 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ فَقَاَ عَيْنَ ابْنِهِ خَطَأً اَوْ كَسَرَ يَدَهُ خَطَأً قَالَ: اِنْ قَامَتْ بَيِّنَةٌ عَلٰى ذٰلِكَ كَانَ عَقْلُهُ عَلٰى عَاقِلَتِهِ، وَاِنْ لَمْ تَقُمْ بَيِّنَةٌ فَلَا شَيْءَ لَهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ خَاصَّةِ مَالِهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو خطا کے طور پر اپنے بیٹے کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے یا اس کا ہاتھ توڑ دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر اس بارے میں ثبوت فراہم ہو جاتے ہیں تو اس کی دیت کی ادائیگی اس کی عاقلہ پر لازم ہوگی اور اگر ثبوت فراہم نہیں ہوتے تو پھر اسے کچھ نہیں ملے گا' البتہ اس کے اپنے مال میں سے ادائیگی کی جائے گی۔

17836 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَا يُقَادُ الِابْنُ مِنْ اَبِيْهِ، وَتُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے بیٹے کا قصاص باپ سے نہیں لیا جائے گا' البتہ عورت کا قصاص اس کے شوہر سے لیا جائے گا۔

17837 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يُصِيبُ نَفْسَهُ بِالْجُرْحِ خَطَأً قَالَ: يَعْقِلُهُ عَاقِلَتُهُ، يُقَالُ: يَدٌ مِنْ اَيْدِي الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ اَخْبَرَنِي بَيْنَا رَجُلٌ يَسِيرُ عَلٰى دَابَّتِهِ ضَرَبَهَا، فَرَجَعَتْ ثَمَرَةُ سَوْطِهِ فَفَقَاَتْ عَيْنَهُ، فَكَتَبَ فِيهِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، اَنَّهُ اَصَابَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلْيُودَ، قَالَ عُمَرُ: يَدٌ مِنْ اَيْدِي الْمُسْلِمِينَ قَالَ: وَاَمَّا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ فَقَالَ: ضَرَبَ رَجُلٌ دَابَّتَهُ بِعَصًا فَرَجَعَتْ عَلٰى عَيْنِهِ، ثُمَّ حَدَّثَ نَحْوَ هٰذَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص غلطی سے خود کو زخمی کر لیتا ہے انہوں نے فرمایا: اس کی عاقلہ اس کی دیت ادا کرے گی یہ بات کہی جاتی ہے وہ مسلمانوں کا ایک فرد ہے پھر انہوں نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ ایک شخص اپنی سواری پر جا رہا تھا اس نے سواری کو مارا تو اس کی چھڑی کا پھل واپس آ کر اس کی آنکھ میں لگا اور اس کی آنکھ ضائع ہوگئی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ثبوت فراہم ہو جاتا ہے کہ اس نے خطا کے طور پر خود کو نقصان پہنچایا ہے' تو پھر دیت ادا کی جائے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مسلمانوں کا ایک فرد ہے۔

جہاں تک عمرو بن شعیب کا تعلق ہے' تو انہوں نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں ایک شخص نے اپنی سواری کو عصا مارا تو وہ واپس آ کر اس کی آنکھ میں لگ گیا پھر انہوں نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَمْدًا، ثُمَّ يَقْتُلُ خَطَأً

باب: ایک شخص پہلے عمد کے طور پر قتل کرتا ہے اور پھر خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے

17838 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا خَطَأً، ثُمَّ قَتَلَ آخَرَ عَمْدًا قَالَ: يُقْتَلُ، ثُمَّ تَكُونُ دِيَةُ الْخَطَأِ عَلَى عَاقِلَتِهِ، وَإِنْ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ قَتَلَ آخَرَ، خَطَأً فَكَذَلِكَ، قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ: مَا كُنْتُ لِأُخَيِّبَ أَهْلَ الْأَوَّلِ مِنَ الدِّيَةِ، إِذَا فَاتَهُمُ الْقَوَدُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الزُّهْرِيُّ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے شخص کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے پھر ایک اور شخص کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: اسے (قتل عمد کے بدلے میں) قتل کر دیا جائے گا اور پھر قتل خطا کی دیت کی ادائیگی اس کی عاقلہ پر لازم ہوگی اور اگر کوئی شخص پہلے کسی شخص کو عمد کے طور پر قتل کرتا ہے اور بعد میں کسی اور کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو بھی یہی حکم ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں میں پہلے والے لوگوں کو دیت کے حوالے سے رسوا نہیں کروں گا جبکہ ان کا قصاص رہ گیا ہو معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

17839 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ حُبِسَ فِي الْحَبْسِ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَتَلَهُ خَطَأً قَالَ: تَكُونُ الدِّيَةُ عَلَى الَّذِي قَتَلَهُ لِأَوْلِيَاءِ الرَّجُلِ، الَّذِي قَتَلَ عَمْدًا حِينَ سَبَقَهُمُ الْقَوَدُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کو عمد کے طور پر قتل کرتا ہے پھر اسے قیدی کے طور پر رکھا جاتا ہے اسی دوران ایک شخص اس کے پاس آتا ہے تو وہ اسے خطاء کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: دیت کی ادائیگی آدمی کے اولیاء کو ادا کی جائے گی اور یہ اس شخص پر لازم ہوگی جس نے اسے قتل کیا ہے جس نے اسے عمد کے طور پر قتل کیا تھا کیونکہ قصاص پہلے اس کے ذمے لازم ہو چکا ہے۔

17840 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: إِنْ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا خَطَأً، ثُمَّ قَتَلَ آخَرَ عَمْدًا، فَلْيُودَ الْخَطَأُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ ثَبَتَ عَقْلُهُ قَبْلَ الْعَمْدِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے کو خطا کے طور پر قتل کر دے پھر وہ کسی اور کو عمد کے طور پر قتل کر دے تو قتل خطا والے کو دیت ادا کی جائے گی اس کی وجہ یہ ہے کہ قتل عمد کا ارتکاب ہونے سے پہلے ہی اس دیت کی ادائیگی ثابت ہو چکی تھی۔

17841 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، فَجَاءَ الْآخَرُ فَقَتَلَ الْقَاتِلَ عَمْدًا قَالَ: لِأَهْلِ الْقَتِيلِ الَّذِي قَتَلَ عَلَى قَاتِلِهِمُ الدِّيَةُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا جو کسی کو عمد کے طور پر قتل کرتا ہے پھر ایک اور شخص آتا ہے اور قاتل کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: قاتل نے جس شخص کو قتل کیا تھا اس کے ورثاء کو دیت لینے کا حق حاصل ہوگا۔

17842 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنْ قَتَلَ عَمْدًا، ثُمَّ قَتَلَ هُوَ خَطَأً فَلَهُمَا الدِّيَةُ، اِذَا فَاتَهُمُ الْقَوَدُ الْاَوَّلُ، وَكَذٰلِكَ قَالَ قَتَادَةُ: عَنْ عَطَاءٍ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے اگر وہ عمد کے طور پر قتل کرتا ہے اور پھر وہ خطا کے طور پر قتل کرتا ہے تو ان دونوں کو دیت لینے کا حق ہوگا اگر پہلے والوں کا قصاص رہ جاتا ہے قتادہ نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

17843 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقَوَدُ، فَلَا شَيْءَ لَهُمْ اِنَّمَا دِيَتُهُ لِوَرَثَةِ الَّذِيْ قَتَلَ خَطَأً وَهُوَ قَوْلُ: قَتَادَةَ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے ان لوگوں کو قصاص کا حق ہوگا ان کو اور کوئی چیز نہیں ملے گی کیونکہ اس کی دیت تو اس کے ورثاء کو ملے گی جس کو قتل خطا کے طور پر قتل کیا تھا قتادہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

17844 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ قَتَلَ آخَرَ خَطَأً قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ، وَتَكُوْنُ الدِّيَةُ لِلْاَوَّلِيْنَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اسْتَقَادُوْا مِنْ صَاحِبِهِمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا قَوَدَ، وَلَا دِيَةَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کو عمد کے طور پر قتل کرتا ہے پھر کسی اور کو خطا کے طور پر قتل کرتا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا اور دیت ان لوگوں پر لازم ہوگی جنہوں نے ان کے مطلوبہ فرد سے قصاص لے لیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: نہ قصاص ہوگا اور نہ ہی دیت ہوگی۔

17845 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَتَلَهُ خَطَأً قَالَ: تَكُوْنُ الدِّيَةُ لِاَهْلِ الْاَوَّلِ

❀❀ قتادہ نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے پھر ایک اور شخص آتا ہے اور وہ اسے خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: دیت پہلے والوں کو ملے گی۔

17846 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ عَمْدًا، ثُمَّ قَتَلَ خَطَأً قَالَ: لَا يُوْدَى مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اَغْلَقَ دِيَتَهُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو عمد کے طور پر قتل کرتا ہے پھر خطا کے طور پر قتل کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا: دیت ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ اس نے اپنی دیت کو بند کر دیا ہے۔

17847 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَ الْقَاتِلَ قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ الَّذِيْ قَتَلَهُ، وَيَبْطُلُ دَمُ الْاَوَّلِ، اِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقَوَدُ فَفَاتَهُمْ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کو قتل کرتا ہے پھر ایک اور شخص آتا ہے جو قاتل کو بھی قتل کردیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جس نے اسے قتل کیا تھا اس کے بدلے میں اسے قتل کردیا جائے گا اور پہلے والے کا خون رائیگاں جائے گا کیونکہ پہلے والے کے ورثاء کو قصاص کا اختیار تھا اور اس کی صورت اب باقی نہیں رہی ہے۔

بَابُ مَنِ اسْتَقَادَ بِغَيْرِ اَمْرِ السُّلْطَانِ

باب: جو شخص حاکم وقت (کے فیصلے کے) بغیر قصاص لے

17848 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَلَقِيَهُ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ فَقَتَلَهُ، وَلَمْ يُبْلِغْهُ السُّلْطَانَ، اَوْ قَالَ: الْإِمَامَ قَالَ: عَلَيْهِ الْعُقُوْبَةُ وَلَا يُقْتَلُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کو قتل کرتا ہے پھر مقتول کا ولی اسے ملتا ہے اور اسے قتل کردیتا ہے یہ مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہی نہیں ہوتا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو زہری نے فرمایا: اس (مقتول کے ولی کو) سزا دی جائے گی تاہم اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

17849 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ سَرَقَ فَعَدَا عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَطَعَ يَدَهُ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ الَّذِيْ عَدَا عَلَيْهِ، وَتُقْطَعُ رِجْلُ السَّارِقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: عَلَى الَّذِيْ قَطَعَ السَّارِقَ الدِّيَةُ، وَلَيْسَ عَلَى السَّارِقِ غَيْرُ مَا صُنِعَ بِهِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلَى: فِيْ رَجُلٍ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ فَجَاءَ اَبُو الْمَقْطُوْعِ، فَقَطَعَ يَدَ الْقَاطِعِ قَالَ: يُقْطَعُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو چوری کرتا ہے تو ایک شخص اس پر حملہ کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیتا ہے قتادہ نے فرمایا: جس شخص نے اس پر حملہ کر کے اس کا ہاتھ کاٹا تھا اس کا ہاتھ (قصاص کے طور پر) کاٹ دیا جائے گا اور چور کا پاؤں (چوری کی سزا کے طور پر) کاٹا جائے گا

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے چور کا ہاتھ کاٹا تھا اس پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور چور کو اس کے علاوہ اور کوئی سزا نہیں دی جائے گی

ابن ابولیلیٰ ایسے شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو کسی کا ہاتھ کاٹ دیتا ہے اور پھر اس ہاتھ کاٹے ہوئے شخص کا باپ آتا ہے اور ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ کاٹ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: (اس باپ کے) ہاتھ کو کاٹ دیا جائے گا۔

17850 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا قُطِعَ السَّارِقُ، وَقُتِلَ الزَّانِيْ قَبْلَ اَنْ يُبْلِغَهُ السُّلْطَانَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ، وَلَيْسَ عَلَى السَّارِقِ وَالزَّانِيْ غَيْرُ ذٰلِكَ، لِاَنَّ الَّذِيْ عَلَيْهِمَا قَدْ اُخِذَ مِنْهُمَا، وَاِذَا قُتِلَ

الْمُرْتَدُّ قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَهُ اِلَى السُّلْطَانِ فَلَيْسَ عَلٰى قَاتِلِهٖ شَیْءٌ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے یا زنا کرنے والے کو قتل کر دیا جائے اس سے پہلے کہ اس کا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوتا (تو ایسی صورت میں قصاص لازم ہوگا) لیکن چور یا زانی کو اس کے علاوہ اور کوئی سزا نہیں ملے گی کیونکہ ان پر جو سزا لاگو ہوتی تھی وہ انہیں دے دی گئی ہے اور جب مرتد شخص کا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش کرنے سے پہلے اسے قتل کر دیا جائے تو اس کے قاتل پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

17851 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِیْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا وَلَهُ اَخَوَانِ فَعَفَا اَحَدُهُمَا، ثُمَّ قَتَلَهُ الْاٰخَرُ قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَهُ اِلَى الْاِمَامِ قَالَ: هُوَ خَطَأٌ عَلَيْهِ الدِّيَةُ يُؤْخَذُ مِنْهُ نِصْفُ الدِّيَةِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کو قتل کر دیتا ہے مقتول کے دو بھائی ہوتے ہیں ان میں سے ایک معاف کر دیتا ہے اور معاملہ حاکم وقت کے پاس جانے سے پہلے دوسرا بھائی قاتل کو قتل کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ قتل خطا شمار ہوگا اس پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس سے نصف دیت وصول کر لی جائے گی۔

بَابُ مَنْ يَعْقِلُ جَرِيرَةَ الْمَوْلٰى

باب: غلام کے جرم کا تاوان کون ادا کرے گا؟

17852 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَى الْقَوْمُ اَنْ يَعْقِلُوا عَنْ مَوْلَاهُمْ اَيَكُوْنُ مَوْلٰى مَنْ عَقَلَ عَنْهُ؟ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: اِمَّا اَنْ يَعْقِلُوا عَنْهُ، وَاِمَّا اَنْ نُعَاقِلَ عَنْهُ، وَهُوَ مَوْلَانَا "، قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ اَبٰى اَهْلُهُ اَنْ يَعْقِلُوا عَنْهُ، وَاَبَى النَّاسُ اَنْ يَعْقِلُوا عَنْهُ فَهُوَ مَوْلَى الْمُصَابِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لوگ اپنے غلام کے جرمانے کو ادا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں تو پھر اس کی طرف سے جرمانہ کون ادا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تھا یا تو وہ لوگ اس کا جرمانہ ادا کریں گے ورنہ ہم اس کی طرف سے جرمانہ ادا کر دیں گے اور وہ ہمارا (یعنی ریاست کا) غلام شمار ہوگا

عطاء فرماتے ہیں: اگر اس کے مالکان جرمانہ ادا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور لوگ بھی اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں تو جس شخص کو نقصان پہنچایا گیا تھا' وہ اس کا غلام شمار ہوگا۔

17853 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُ مَا اَصَابَ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ عَقْلٍ، كَانَ عَلَيْهِ فِیْ شَیْءٍ اِنْ اَصَابَهُ فَهُوَ عَقْلٌ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ، اِنْ شَاءُوا، وَاِنْ اَبَوْا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَخْذِلُوهُ عِنْدَ شَیْءٍ اَصَابَهُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا مسلمانوں میں سے جو بھی شخص قابل دیت ادائیگی جرم کا ارتکاب کرے تو اس جرمانے کی ادائیگی اس کی عاقلہ پر لازم ہوگی اگر وہ چاہیں تو ادا کر دیں اور اگر وہ انکار کریں

تو انہیں اس بات کا حق نہیں ہوگا کہ اس کو جو مصیبت لاحق ہوئی ہے اس میں وہ اسے رسوائی کا شکار کریں۔

17854 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: الدِّيَةُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ فِي كُلِّ جَرِيرَةٍ جَرَّهَا "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے غلام جس بھی جرم کا ارتکاب کرے گا اس کی دیت کی ادائیگی اس کے اولیاء پر لازم ہوگی۔

17855 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَبَتِ الْعَاقِلَةُ أَنْ يَعْقِلُوا عَنْ مَوْلَاهُمْ جُبِرُوا عَلَى ذَلِكَ "

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب عاقلہ اپنے غلام کی طرف سے دیت ادا کرنے سے انکار کر دے تو انہیں اس بات پر مجبور کیا جائے گا۔ (کہ وہ اس کی طرف سے دیت ادا کریں)

17856 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّ الْمَوَالِيَ لَا تَحْمِلُ أَنْسَابُهَا مَعَاقِلَهَا، وَلَكِنَّهُ عَلَى مَوَالِيهِمْ وَعَاقِلَتِهِمْ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ بات تحریر کی تھی غلاموں کے جرمانے کی ادائیگی ان کی عاقلہ پر لازم نہیں ہوگی بلکہ ان کے آقاؤں پر اور ان کے آقاؤں کی عاقلہ پر لازم ہوگی۔

بَابُ فِي كَمْ تُؤْخَذُ الدِّيَةُ؟

باب: کتنے عرصے میں دیت وصول کی جائے گی؟

17857 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَعَلَ الدِّيَةَ الْكَامِلَةَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ، وَجَعَلَ نِصْفَ الدِّيَةِ فِي سَنَتَيْنِ، وَمَا دُونَ النِّصْفِ فِي سَنَةٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَجَعَلَ عُمَرُ: الثُّلُثَيْنِ فِي سَنَتَيْنِ

❀❀ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ مقرر کیا تھا کہ مکمل دیت کی ادائیگی تین سال میں لازم ہوگی اور نصف دیت کی ادائیگی دو سال میں کرنی ہوگی اور نصف سے کم دیت کی ادائیگی ایک سال میں کرنی ہوگی

- ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو تہائی دیت کی ادائیگی دو سالوں میں مقرر کی تھی۔

17858 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عُمَرَ، جَعَلَ الدِّيَةَ فِي الْأَعْطِيَةِ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ وَالنِّصْفَ، وَالثُّلُثَيْنِ فِي سَنَتَيْنِ، وَالثُّلُثَ فِي سَنَةٍ، وَمَا دُونَ الثُّلُثِ فَهُوَ مِنْ عَامِهِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت کی ادائیگی کے بارے میں یہ کہا تھا کہ تنخواہوں میں سے تین سال میں اسے ادا کیا جائے گا نصف یا دو تہائی دیت کی ادائیگی دو سال میں کی جائے گی ایک تہائی دیت ایک سال میں ادا کی جائے

گی اور جو ایک تہائی سے کم ہوگی وہ اسی سال میں ادا کی جائے گی (جس میں جرم کا ارتکاب ہوا تھا)۔

17859 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُوْلًا يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: الدِّيَةُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا عَلٰى اَهْلِ الدَّرَاهِمِ، وَعَلٰى اَهْلِ الدَّنَانِيْرِ اَلْفُ دِيْنَارٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَا شَاةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ، وَقَضٰى بِالدِّيَةِ الثُّلُثَيْنِ فِيْ سَنَتَيْنِ، وَالنِّصْفَ فِيْ سَنَتَيْنِ، وَالثُّلُثَ فِيْ سَنَةٍ، وَمَا كَانَ اَقَلَّ مِنَ الثُّلُثِ فَهُوَ فِيْ عَامِهٖ ذٰلِكَ

❀❀ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: انہوں نے مکحول کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے درہم کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر بارہ ہزار درہم دیت کے طور پر ادا کرنا لازم ہوں گے دینار کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر ایک ہزار دیناروں کی ادائیگی لازم ہوگی اونٹوں والوں پر ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی گائے والوں پر دو سو گائیوں کی ادائیگی لازم ہوگی بکری والوں پر دو سو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی کپڑے والوں پر دو سو حلوں کی ادائیگی لازم ہوگی

دیت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا دو تہائی دیت دو سال میں ادا کی جائے گی نصف دیت دو سال میں ادا کی جائے گی ایک تہائی دیت ایک سال میں ادا کی جائے گی اور جو ایک تہائی سے کم ہوگی وہ اسی سال میں ادا کی جائے گی۔

17860 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ، اَوْ غَيْرِهٖ عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ ثُلُثُ الدِّيَةِ فَفِيْ سَنَةٍ، وَاِذَا كَانَ ثُلُثَا الدِّيَةِ اَوْ نِصْفُ الدِّيَةِ فَفِيْ سَنَتَيْنِ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب ایک تہائی دیت ہو تو وہ ایک سال میں ادا کی جائے گی جب دو تہائی دیت ہو یا نصف دیت ہو تو وہ دو سال میں ادا کی جائے گی۔

17861 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: تُؤْخَذُ الدِّيَةُ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ

❀❀ معمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے دیت تین سال میں وصول کی جائے گی (شاید یہاں عبداللہ بن عمر سے مراد کوئی اور راوی ہے صحابی رسول مراد نہیں ہیں)۔

بَابُ جِنَايَةِ الْاَعْمٰى

باب: نابینا شخص کے جرم کا حکم

17862 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرًا يَقُوْلُ: قَضٰى عُثْمَانُ اَيُّمَا رَجُلٍ جَالَسَ اَعْمٰى فَاَصَابَهٗ بِشَيْءٍ فَهُوَ هَدَرٌ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے جعفر نامی راوی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ

فیصلہ دیا تھا کہ جو شخص کسی نابینا کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو اور نابینا اسے کوئی نقصان پہنچا دے تو وہ نقصان رائیگاں جائے گا۔

بَابُ غُرْمِ الْقَائِدِ

باب: جانور کو پکڑ کر چلنے والے کا جرمانہ

17863 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَغْرَمُ الْقَائِدُ عَنْ يَدِهَا، وَلَا يَغْرَمُ عَنْ رِجْلِهَا قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَكَانَتِ الدَّابَّةُ عَارِمَةً فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا اِنْسَانًا، وَهِيَ تُقَادُ قَالَ: يَغْرَمُ الْقَائِدُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے جانور اپنے ہاتھ کے ذریعے جو نقصان پہنچائے گا اس کا جرمانہ اس کو پکڑ کر چلنے والا ادا کرے گا لیکن وہ اپنی ٹانگوں کے ذریعے جو نقصان پہنچائے گا وہ اس کا جرمانہ ادا نہیں کرے گا ابن جریج کہتے ہیں میں نے ان سے کہا: اگر کوئی جانور سرکش ہو جائے اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کسی شخص کو مار دے تو کیا اس کا بدلہ دلوایا جائے؟ گا انہوں نے فرمایا: اس کو ساتھ لے کر چلنے والا جرمانہ ادا کرے گا۔

17864 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السَّائِقُ يَغْرَمُ عَنِ الْيَدِ، وَالرِّجْلِ قَالَ: زَعَمُوْا اَنَّهُ يَغْرَمُ عَنِ الْيَدِ، فَرَادَدْتُهُ، فَقَالَ: يَقُوْلُ: الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جانور کو ہانک کر لے جانے والا ہاتھ یا پاؤں کے نقصان کا جرمانہ ادا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ وہ ہاتھ کا نقصان ادا کرے گا میں نے دوبارہ ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں راستے کا اعتبار ہوگا راستے کا اعتبار ہوگا۔

17865 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَغْرَمُ الْقَائِدُ مَا اَوْطَاَ بِيَدٍ اَوْ رِجْلٍ، فَاِذَا نَفَحَتْ لَمْ يُغْرَمْ قَالَ: وَالرَّاكِبُ كَذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَكْفَحَ بِالْعِنَانِ فَتَنْفَحَ فَيُغْرَمَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جانور اپنے ہاتھ یا پاؤں کے ذریعے جس چیز کو روند دے گا اسے ساتھ لے کر چلنے والا اس کا جرمانہ ادا کرے گا اور جب وہ جانور کھر کے کنارے کے ذریعے مارے تو پھر اس کا جرمانہ ادا نہیں کیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: سوار کا حکم بھی اسی طرح ہے البتہ اگر سوار نے لگام کھینچ کر اسے روک لیا ہو اور پھر بھی وہ کھر کے کنارے کے ذریعے مارے تو جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

17866 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي الرَّدِيفَيْنِ قَالَ: اِذَا اَصَابَتْ دَابَّتُهُمَا اَحَدًا غُرِمَا جَمِيعًا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اگر جانور پر دو آدمی سوار ہوں اور ان دونوں کا جانور کسی کو نقصان پہنچا دے تو وہ دونوں جرمانہ ادا کریں گے۔

17867 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَضْمَنُ

الرَّادِفُ مَعَ صَاحِبِهِ،

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: پیچھے بیٹھنے والا شخص بھی اپنے ساتھی کے ہمراہ جرمانہ ادا کرے گا۔

17868 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

❀❀ ابن سیرین کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

17869 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّاكِبُ اَتُرَاهُ كَهَيْئَةِ الْقَائِدِ فِي الْغُرْمِ عَنْ يَدِهَا قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سوار شخص کے بارے میں آپ کیا یہ رائے رکھتے ہیں کہ جرمانے کی ادائیگی کے حوالے سے وہ جانور کو ساتھ لے کر چلنے والے کی مانند ہے؟ جبکہ جانور نے ہاتھ کے ذریعے نقصان پہنچایا ہو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

17870 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: يَضْمَنُ الْقَائِدُ وَالسَّائِقُ وَالرَّاكِبُ، وَلَا يَضْمَنُ الدَّابَّةَ اِذَا عَاقَبَتْ قُلْتُ: وَمَا عَاقَبَتْ؟ قَالَ: اِذَا ضَرَبَهَا رَجُلٌ فَاَصَابَتْهُ

❀❀ قاضی شریح فرماتے ہیں: ساتھ لے کر چلنے والا ہانک کر لے جانے والا اور سوار شخص یہ جانور کا جرمانہ ادا نہیں کریں گے جب اس نے عقاب کیا ہو میں نے دریافت کیا: اس کے عقاب کرنے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ کسی آدمی نے اسے مارا ہو اور اس جانور نے اسے نقصان پہنچا دیا ہو۔

17871 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ قَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: نَخَسَ رَجُلٌ دَابَّةً عَلَيْهَا رَجُلٌ فَنَفَحَتْ اِنْسَانًا فَجَرَحَتْهُ، فَاَتَوْا سَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ، فَقَالَ: يَغْرَمُ الرَّاكِبُ فَاَتَوْا ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: "يَغْرَمُ النَّاخِسُ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے جانور کو ہشکارا اس جانور پر ایک شخص سوار تھا اس نے اس شخص کو مار کر زخمی کر دیا وہ لوگ سلمان بن ربیعہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: سوار شخص جرمانہ ادا کرے گا وہ لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: جانور کو ڈرانے والا جرمانہ ادا کرے گا۔

17872 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: رَكِبَتْ جَارِيَةٌ جَارِيَةً فَنَخَسَتْ بِهَا اُخْرَى، فَوَقَعَتْ، فَمَاتَتْ، فَضَمَّنَ عَلَى النَّاخِسَةِ وَالْمَنْخُوسَةِ

❀❀ ابن مجاہد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک لڑکی دوسری لڑکی پر چڑھ گئی تو دوسری بھڑک اٹھی تو اوپر والی نیچے گر گئی اور مر گئی تو انہوں نے بھڑکنے والی اور بھڑکانے والی (دونوں) پر تاوان کی ادائیگی لازم قرار دی۔

17873 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالسَّائِبَةُ جُبَارٌ، وَفِي الرَّاكِزَةِ الْخُمُسُ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ،۔

يَعْنِي رِجْلَ الدَّابَّةِ - وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ

❀❀ حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کان میں گر کر مرنے والا رائیگاں جائے گا کنویں میں گر کر مرنے والا رائیگاں جائے گا سائبہ جانور رائیگاں جائے گا راکزہ (خزانے) میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی اور پاؤں رائیگاں جائے گا اس سے مراد یہ ہے کہ جانور کے پاؤں مارنے (کے نتیجے میں مرنے والا رائیگاں جائے گا)

لفظ جبار سے مراد رائیگاں جانا ہے۔

17874 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي فَرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: الرِّجْلُ جُبَارٌ

❀❀ ابوفروہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے (جانور کا) پاؤں مارنا رائیگاں جائے گا)۔

17875 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا نَفَحَتْ اِنْسَانًا فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَتَفْسِيرُهُ عِنْدَنَا اِذَا كَانَ يَسِيرًا، وَقَالَ: غَيْرُ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ وَضَمِنَ مَا اَصَابَتْ بِيَدِهَا

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے جب جانور کسی انسان کو کھر کے کنارے کے ذریعے مارے تو پھر اس پر جرمانہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی سفیان کہتے ہیں اس کی وضاحت ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جبکہ وہ معمولی ہو سفیان کے علاوہ دیگر حضرات نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب جانور نے اپنے ہاتھ کے ذریعے نقصان پہنچایا ہو تو آدمی جرمانہ ادا کرے گا۔

17876 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَائِدٍ وَرَاكِبٍ اَوْطَآ اِنْسَانًا قَالَ: يَغْرَمُ الْقَائِدُ وَالرَّاكِبُ، فَاِنْ كَانَ الرَّاكِبُ اَعْمَى لَا يُبْصِرُ، اَوْ مَرِيضًا لَّا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَصْرِفَ دَابَّتَهُ، عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي اَرْهَقَهُ بِهِ الْقَائِدُ، فَنَرَى اَنَّ الْغُرْمَ عَلَى الْقَائِدِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب جانور کسی انسان کو پیروں تلے روند دے تو اسے ساتھ لے کر جانے والا یا اس پر سوار شخص جرمانہ ادا کریں گے لیکن اگر سوار شخص نابینا تھا جو دیکھ نہیں سکتا تھا یا بیمار تھا جو جانور کو موڑ نہیں سکتا تھا اور جانور کو ساتھ لے جانے والے نے اسے مشتعل کیا ہو تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی صورت میں جرمانہ ساتھ لے کر جانے والے پر لازم ہوگا۔

17877 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي اِنْسَانٍ كَانَ رَاكِبًا مَعَ رُمْحٍ فَاَصَابَ الرُّمْحُ اِنْسَانًا قَالَ: يَضْمَنُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو سوار ہوتا ہے اور اس کے پاس نیزہ ہوتا ہے اور اس کا نیزہ کسی انسان کو لگ جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

17878 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَادَ الدَّوَابَّ فَتَبِعَتْهَا دَوَابُّ فَأَصَابَتْ إِنْسَانًا قَالَ: يَضْمَنُ وَإِنِ انْفَلَتَتْ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی جانور کو لے کر جا رہا ہوتا ہے اور اس کے پیچھے کچھ اور جانور بھی آ جاتے ہیں پھر وہ جانور کسی انسان کو نقصان پہنچا دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ ضمان ادا کرے گا لیکن اگر وہ جانور کھسک کر چلا گیا تھا تو پھر اس پر ضمان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

17879 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّةٍ تَتْبَعُهَا فَلُوٌّ فَأَصَابَ الْفَلُوُّ إِنْسَانًا قَالَ: يَضْمَنُ، قَالَ سُفْيَانُ: إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فَلَا ضَمَانَ عَلَى صَاحِبِهَا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی اپنی سواری پر نکلے اور اس کے پیچھے اور جانور آ جائے اور جانور کا بچہ کسی انسان کو نقصان پہنچا دے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ جرمانہ ادا کرے گا سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ جانور کھسک کر چلا جائے تو پھر جانور والے شخص پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

17880 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: لَا أَعْلَمُ الزُّهْرِيَّ إِلَّا قَالَ: إِذَا كَانَ طَارِدًا أَوْ رَاكِبًا، فَأَصَابَتِ الدَّابَّةُ بِيَدِهَا، أَوْ رِجْلِهَا غُرِمَ، فَإِنْ كَانَ قَائِدًا فَلَا غُرْمَ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق زہری نے یہ کہا ہے کہ جب وہ ہانک رہا ہو یا سوار ہو اور پھر جانور اپنے ہاتھ کے ذریعے یا پاؤں کے ذریعے نقصان پہنچائے تو جرمانے کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن آدمی اسے ساتھ لے کر جا رہا ہو تو پھر جرمانہ لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ الَّذِي يَأْمُرُ عَبْدَهُ فَيَقْتُلُ رَجُلًا

باب: جو شخص اپنے غلام کو حکم دے اور وہ غلام کسی کو قتل کر دے

17881 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ أَمَرَ عَبْدَهُ أَنْ يَقْتُلَ رَجُلًا قَالَ: عَلَى الْآمِرِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: يُقْتَلُ الْحُرُّ الْآمِرُ، وَلَا يُقْتَلُ الْعَبْدُ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَرْسَلَ بِهَدِيَّةٍ مَعَ عَبْدِهِ إِلَى رَجُلٍ مَنْ أَهْدَاهَا؟، قُلْتُ: فَأَمَرَ أَجِيرَهُ قَالَ: أُرَى أَجِيرَهُ مِثْلَ عَبْدِهِ، قُلْتُ: فَأَمَرَ رَجُلًا حُرًّا، أَوْ عَبْدًا لَا يَمْلِكُهُ، وَلَيْسَا بِأَجِيرَيْنِ قَالَ: عَلَى الْمَأْمُورِ إِذَا لَمْ يَمْلِكْهُمَا، أَوْ يَكُونَا أَجِيرَيْنِ، قَالَ عَطَاءٌ بَعْدُ: إِنْ أَمَرَ حُرًّا قُتِلَ الْمَأْمُورُ الْحُرُّ، وَلَمْ يَبْلُغْهُ فِي عَبْدِ غَيْرِهِ، وَلَا فِي الْأَجِيرِ شَيْءٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے غلام کو حکم دیتا ہے کہ وہ کسی کو قتل کر دے تو انہوں نے فرمایا: حکم دینے والے پر سزا لاگو ہوگی میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حکم دینے والے

آزاد شخص کو قتل کر دیا جائے گا غلام کو قتل نہیں کیا جائے گا اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کے ہمراہ کوئی تحفہ کسی کو بھجواتا ہے' تو وہ تحفہ دینے والا کون ہو گا؟ میں نے کہا: اگر کوئی شخص اپنے ملازم کو اس بات کا حکم دیتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملازم بھی غلام کی مانند ہو گا میں نے کہا: اگر کوئی شخص کسی آزاد شخص کو یا کسی ایسے غلام کو جس کا وہ مالک نہ ہوا سے یہ حکم دیتا ہے' تو وہ دونوں ملازم شمار نہیں ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: اگر آدمی ان کا مالک نہیں ہے' تو پھر سزا اس شخص کو دی جائے گی جس کو حکم دیا گیا تھا یا اگر وہ دونوں ملازم ہوں اس کے بعد عطاء نے یہ کہا کہ اگر اس نے کسی آزاد شخص کو حکم دیا تھا تو جس آزاد شخص کو حکم دیا گیا تھا اسے قتل کیا جائے گا کسی اور کے غلام کے بارے میں ان تک کوئی روایت نہیں پہنچی اور ملازم کے بارے میں بھی ان تک کوئی روایت نہیں پہنچی۔

17882 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ اَمَرَ رَجُلًا حُرًّا فَقَتَلَ رَجُلًا قَالَ: يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَلَيْسَ عَلَى الْاٰمِرِ شَيْءٌ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی آزاد شخص کو یہ حکم دے اور دوسرا شخص کسی اور کو قتل کر دے تو انہوں نے فرمایا: قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا حکم دینے والے پر کوئی سزا لاگو نہیں ہو گی۔

17883 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: لَوْ اَمَرَ رَجُلٌ عَبْدًا لَّهٗ فَقَتَلَ رَجُلًا لَمْ يُقْتَلِ الْاٰمِرُ، وَلٰكِنَّهٗ يَدِيهِ، وَيُعَاقَبُ، وَيُحْبَسُ، فَاِنْ اَمَرَ رَجُلًا حُرًّا، فَاِنَّ الْحُرَّ اِنْ شَاءَ اَطَاعَهٗ، وَاِنْ شَاءَ لَا، فَلَا يُقْتَلُ الْاٰمِرُ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنے غلام کو حکم دے اور وہ کسی شخص کو قتل کر دے تو حکم دینے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا' البتہ اسے سزا دی جائے گی اور قید رکھا جائے گا لیکن اگر اس نے کسی آزاد شخص کو حکم دیا ہو' تو اب آزاد شخص کی مرضی ہے وہ چاہے' تو اس کی بات مان لے اور اگر چاہے' تو نہ مانے ایسی صورت میں حکم دینے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

17884 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اَمَرَ عَبْدَهٗ فَقَتَلَ رَجُلًا قَالَ: يُقْتَلُ الْعَبْدُ وَيُعَاقَبُ السَّيِّدُ

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو غلام کو حکم دیتا ہے' اور وہ غلام کسی کو قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: غلام کو قتل کر دیا جائے گا اور آقا کو سزا دی جائے گی۔

17885 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اَمَرَ عَبْدَهٗ فَقَتَلَ رَجُلًا قَالَ: يُقْتَلُ الْعَبْدُ وَلَيْسَ عَلَى السَّيِّدِ شَيْءٌ قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَرٰى اَنَّ عَلَى السَّيِّدِ تَعْزِيرَهٗ

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کو حکم دیتا ہے' اور وہ کسی شخص کو قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: غلام کو قتل کر دیا جائے گا اور آقا پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی سفیان کہتے ہیں ہم یہ رائے رکھتے ہیں کہ آقا کو سزا دی جائے گی۔

17886 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الَّذِي يَقُوْلُ لِعَبْدِ الرَّجُلِ: اقْتُلْ مَوْلَاكَ فَقَتَلَ قَالَ: " لَيْسَ عَلَيْهِ غُرْمٌ، وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنْ شَيْءٍ، وَلَكِنَّهُ يُعَزَّرُ الْاٰمِرُ فَإِذَا قَالَ لِعَبْدِ: غَيْرِهِ اقْتُلْ فُلَانًا فَقَتَلَهُ، قُتِلَ الْعَبْدُ، وَيُغَرَّمُ الْاٰمِرُ لِسَيِّدِ الْعَبْدِ ثَمَنَهُ "

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی اور کے غلام کو یہ کہتا ہے کہ تم اپنے آقا کو قتل کردو اور وہ غلام اس کو قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس پر جرمانے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور وہ اسے کسی چیز میں سے بھی نہیں نکال سکے گا تاہم حکم دینے والے کو سزا دی جائے گی البتہ اگر اس نے کسی اور کے غلام سے یہ کہا کہ تم فلاں کو قتل کردو اور اس نے اسے قتل کر دیا تو پھر غلام کو قتل کیا جائے گا اور حکم دینے والا شخص غلام کے آقا کو اس کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

17887 - اقوال تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: " فِي الَّذِي يَقُوْلُ لِعَبْدِ رَجُلٍ اقْتُلْ فُلَانًا خَطَأً فَقَتَلَهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْاٰمِرِ شَيْءٌ "

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے غلام کو یہ کہتا ہے کہ تم فلاں کو خطا کے طور پر قتل کردو اور وہ اسے قتل کر دیتا ہے' تو سفیان فرماتے ہیں: حکم دینے والے پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

17888 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ يَأْمُرُ عَبْدَهُ يَقْتُلُ رَجُلًا قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: يُقْتَلُ الْحُرُّ الْاٰمِرُ، وَلَا يُقْتَلُ الْعَبْدُ، اَرَاَيْتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْقَائِلُ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَرْسَلَ بِهَدِيَّةٍ، مَعَ عَبْدِهِ اِلٰى رَجُلٍ مَنْ اَهْدَاهَا؟

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے غلام کو حکم دیتا ہے' اور وہ کسی کو قتل کر دیتا ہے عطاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے حکم دینے والے آزاد شخص کو قتل کر دیا جائے گا غلام کو قتل نہیں کیا جائے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کے ہمراہ کوئی تحفہ بھیجتا ہے' تو اس تحفے کو بھیجنے والا کون ہوگا؟

17889 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَمَرَ رَجُلًا لَّا يَمْلِكُهُ قَدْ بَلَغَ اَنْ يُجْرِيَ لَهُ فَرَسًا، فَمَاتَ حِيْنَ جَرْيِهِ ذٰلِكَ قَالَ: زَعَمُوْا اَنَّهُ عَلَى الْاٰمِرِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کسی دوسرے شخص کو حکم دیتا ہے' جس دوسرے شخص کا وہ مالک نہیں ہے کہ وہ اس کے گھوڑے کو لے کے آئے اور جب وہ گھوڑا چلتا ہے' تو مر جاتا ہے (یا کسی کا نقصان کر دیتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ایسی صورت میں ادائیگی حکم دینے والے پر لازم ہوگی۔

17890 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيْفَةَ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ غُلَامًا بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهِ، فَاَجْرَى لَهُ فَرَسًا فَمَاتَ قَالَ: يَضْمَنُ

❀❀ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا

گیا: جو کسی غلام کے مالکان کی اجازت کے بغیر کوئی غلام حاصل کر لیتا ہے اور اس کو گھڑ دوڑ میں شامل کرتا ہے پھر وہ مرجاتا ہے انہوں نے فرمایا: وہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

17891 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ اَمَرَ صَبِيًّا اَنْ يَقْتُلَ رَجُلًا قَالَ: يَكُوْنُ عَقْلُهُ فِيْ مَالِ الصَّبِيِّ، وَيَغْرَمُ لَهُ الَّذِيْ اَمَرَهُ مِثْلَ عَقْلِهِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی بچے کو حکم دیتا ہے کہ وہ کسی شخص کو قتل کر دے تو سفیان فرماتے ہیں: اس شخص کی دیت بچے کے مال میں سے ہوگی اور اس دیت جتنی رقم حکم دینے والا شخص اسے (یعنی بچے کو) جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

بَابُ الَّذِيْ يُمْسِكُ الرَّجُلَ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقْتُلُهُ

باب: جو شخص کسی کو پکڑ کے رکھے اور دوسرا شخص اسے قتل کر دے

17892 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَيُصْبَرُ الصَّابِرُ

❀❀ اسماعیل بن امیہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہے قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑ کے رکھنے والے کو باندھ دیا جائے گا۔

17893 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَمْسَكَ رَجُلًا حَتّٰى قَتَلَهُ آخَرُ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَيُحْبَسُ الْمُمْسِكُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى يَمُوتَ، قُلْتُ: اِنْ بَلَغَا مِنْهُ شَيْئًا دُوْنَ نَفْسِهِ قَالَ: يُقَادُ مِنَ السَّاطِي، وَيُعَاقَبُ الْمُمْسِكُ، قُلْتُ: فَاِنْ قَتَلَهُ قَتْلًا؟ قَالَ: فَلَا يُقْتَلُ الْمُمْسِكُ اَيْضًا قَالَ: لَمْ يُمْسِكْهُ، وَلَمْ يَدُلَّ، وَلٰكِنَّهُ مَشٰى مَعَ الْقَاتِلِ، وَتَكَلَّمَ، وَمَنَعَهُ مِنْ ضَرْبٍ اُرِيدَ بِهِ قَالَ: لَا يُقْتَلُ - يَعْنِي السَّاطِيَّ الَّذِيْ يَسْطُو بِيَدِهٖ فَيَضْرِبُ حَتّٰى يَقْتُلَ -

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے شخص کو پکڑ کے رکھتا ہے یہاں تک کہ ایک اور شخص اسے قتل کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑ کر رکھنے والے کو موت تک قید خانے میں رکھا جائے گا میں نے دریافت کیا: اگر وہ قتل کرنے کی بجائے اسے نقصان پہنچاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: مارنے والے سے قصاص لیا جائے گا اور پکڑنے والے کو سزا دی جائے گی میں نے دریافت کیا: اگر وہ اسے قتل کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: تو پکڑنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا انہوں نے فرمایا: اس نے اسے پکڑا نہیں ہے اور اس کی رہنمائی نہیں کی بلکہ وہ قاتل کے ساتھ چل کے گیا تھا اس کے ساتھ بات چیت کی تھی اور اس کو ضرب سے منع کیا تھا جو وہ کرنا چاہتا تھا تو انہوں نے فرمایا: اس صورت میں انہیں قتل نہیں کیا جائے گا ان کی مراد وہ شخص تھا جو اپنا ہاتھ بلند کر کے ضرب لگاتا ہے

تا کہ قتل کردے۔

17894 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَضٰى عَلِيٌّ اَنْ يُقْتَلَ الْقَاتِلُ، وَيُحْبَسَ الْحَابِسُ لِلْمَوْتِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنے والے کو مرتے دم تک قید رکھا جائے گا۔

17895 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، خَبَرًا اَثْبَتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْبَسُ الصَّابِرُ لِلْمَوْتِ كَمَا حَبَسَ وَيُقْتَلُ الْقَاتِلُ

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے کہ پکڑ کر رکھنے والے کو مرتے دم تک قید میں رکھا جائے گا جس طرح اس نے پکڑ کے رکھا تھا اور قاتل کو قتل کر دیا جائے گا۔

بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا اَوْ حُرًّا

باب: جو شخص کسی غلام یا آزاد شخص سے مدد لے (اور اس غلام یا آزاد شخص کو کوئی نقصان پہنچے)

17896 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا اسْتَعَانَ رَجُلًا حُرًّا قَدْ عَقِلَ فِيْ عَوْنٍ، فَمَاتَ لَمْ يَغْرَمْهُ، وَعَمْرٌو قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا وَقْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَنْ يَعْقِلَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: جو شخص کسی آزاد شخص سے مدد لے تو وہ مدد کا جرمانہ بھی ادا کرے گا لیکن اگر وہ انتقال کر جاتا ہے تو وہ اس کا جرمانہ ادا نہیں کرے گا عمرو کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا: اس کا وقت کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ اس کو عقل ہو (یعنی وہ بالغ ہو چکا ہو)۔

17897 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا اَوْ صَبِيًّا بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهٖ فَقَدْ ضَمِنَهُ،

❀❀ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص کسی غلام یا بچے کے اہل خانہ کی اجازت کے بغیر اس سے مدد لے تو وہ اس کا جرمانہ بھی ادا کرے گا۔

17898 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

17899 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِيْ رَجُلٍ اَمَرَ صَبِيَّيْنِ اَنْ يَصْطَرِعَا فَجَرَحَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ: تَكُوْنُ دِيَةُ الْمَجْرُوْحِ عَلَى الْجَارِحِ، وَيَغْرَمُ لَهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَمَرَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے حماد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دو بچوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ کشتی کریں پھر ان

دونوں میں سے ایک دوسرے کو زخمی کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: زخمی ہونے والے کی دیت زخمی کرنے والے پر لازم ہوگی اور جس شخص نے انہیں حکم دیا تھا' وہ اس کی مانند رقم اسے جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

17900 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنِ اسْتَعَانَ مَمْلُوكًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ ضَمِنَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص کسی غلام کے آقاؤں کی اجازت کے بغیر اس سے مدد لے وہ تاوان ادا کرے گا۔

17901 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ اَبُو حَنِيفَةَ: عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، " مَنِ اسْتَعَانَ مَمْلُوكًا بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهِ ضَمِنَ قَالَ: وَالصَّبِيُّ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ "

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص کسی غلام کے آقاؤں کی اجازت کے بغیر اس سے مدد حاصل کرے وہ ضمان ادا کرے گا بچے کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

17902 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَعَانَ قَوْمًا عَلَى هَدْمِ حَائِطٍ فَتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِيهِ؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الَّذِي اسْتَعَانَهُمْ شَيْءٌ، وَهُوَ عَلَى اَصْحَابِهِ الَّذِينَ نَجَوْا مِنَ الْحَائِطِ لَمْ يُعِينُوا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی عمارت کو گرانے کے لئے کچھ لوگوں سے مدد حاصل کرتا ہے' اور پھر ان لوگوں میں سے کوئی ایک اس کے ملبے تلے آ کے مر جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: جس شخص نے ان سے مدد مانگی تھی اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوگا یہ دیت اس کے ساتھیوں پر لاگو ہوگی جو اس دیوار سے اسے بچا سکتے تھے لیکن انہوں نے اس کی مدد نہیں کی۔

بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ حُرًّا، اَوْ عَبْدًا فِي عَمَلِهِ فَعَنَتَ

باب: جو شخص کسی آزاد یا غلام کو کام کرنے کے لئے مزدور رکھے اور پھر اسے کوئی نقصان ہو

17903 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ. اسْتَأْجَرْتُ غُلَامًا فِي عَمَلٍ قَدْ عَلِمَ اَهْلُهُ اَنَّهُ يَعْمَلُهُ فَقَتَلَهُ ذَلِكَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: يَغْرَمُ قُلْتُ لَهُ: فَخَلَّوْهُ يَكْسِبُ، وَيَعْمَلُ فَاسْتَأْجَرْتُهُ فَقَتَلَهُ عَمَلُهُ ذَلِكَ؟ قَالَ: لَا يَغْرَمُ قُلْتُ: خَادِمُ قَوْمٍ لَمْ يَأْذَنُوا لَهُ بِعَمَلٍ، فَاسْتَأْجَرْتُهُ فِي عَمَلٍ بِغَيْرِ اَمْرِهِمْ؟ قَالَ: يَغْرَمُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں کسی غلام کو کام کرنے کے لئے مزدور رکھتا ہوں اس کے مالکان یہ بات جانتے ہیں کہ وہ یہ کام کرنے لگا ہے' اور پھر اس کام کرنے کی وجہ سے وہ شخص مر جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: وہ جرمانہ ادا کرے گا میں نے ان سے کہا: اس کے مالکان اسے چھوڑ بھی سکتے تھے کہ وہ کوئی اور کمائی کر لیتا یا کوئی اور کام کر لیتا میں نے اس کو مزدور رکھا تھا تو اس کے کام نے اسے مار دیا انہوں نے فرمایا: وہ جرمانہ ادا نہیں کرے گا میں نے کہا: کسی ایسی قوم کا خادم جسے ان

لوگوں نے کام کرنے کی اجازت نہیں دی تھی میں ان لوگوں کی اجازت کے بغیر اسے کام کرنے کے لئے مزدور رکھ لیتا ہوں انہوں نے فرمایا: اس کا جرمانہ ادا کیا جائے گا۔

17904 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ عُمَّالًا فِي حَفْرِ رَكِيَّةٍ، اَوْ هَدْمِ حَائِطٍ فَوَقَعَ الْحَائِطُ عَلَيْهِمْ فَمَاتَ بَعْضُهُمْ، قَالَا: لَيْسَ عَلَى الَّذِي اسْتَأْجَرَهُمْ ضَمَانٌ، وَلَكِنْ يَعْقِلُ الْحَيُّ مِنْهُمُ الْمَيِّتَ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کنویں کو کھودنے کے لئے یا عمارت کو گرانے کے لئے کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے پھر وہ عمارت کچھ لوگوں پر گر جاتی ہے اور ان میں سے کوئی ایک مر جاتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جس شخص نے انہیں مزدور رکھا تھا اس پر ضمان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی بلکہ میت کا تعلق جس خاندان سے ہے وہ لوگ دیت ادا کریں گے۔

17905 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي بَعْضُ مَنْ اُخِذَ عَنْهُ: لَوْ اَنَّ رَجُلَيْنِ حَفَرَا بِاَصْلِ جِدَارٍ فَخَرَّ عَلَيْهِمَا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا، كَانَتِ الدِّيَةُ شَطْرَيْنِ بَيْنَهُمَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے ایک ایسے شخص نے یہ بات بتائی جس سے علم حاصل کیا جاتا ہے کہ اگر دو آدمی کسی دیوار کی بنیاد کھود رہے ہوں اور وہ دیوار ان پر گر جائے اور ان میں سے ایک مر جائے تو دیت ان دونوں افراد کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی۔

17906 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ عُمَّالًا، يَعْمَلُوْنَ لَهُ فَرَفَعُوا حَجَرًا، فَعَجَزُوا عَنْهُ، فَسَقَطَ الْحَجَرُ عَلَى بَعْضِهِمْ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الَّذِي اسْتَأْجَرَهُمْ غُرْمٌ، اِنَّمَا الْغُرْمُ عَلَى مَنْ اَعْنَتَ، فَاِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ اَعْنَتَ بَعْضًا فَعَلَيْهِ مَا اَصَابَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے وہ لوگ اس کے لئے کام کاج کرتے ہیں وہ لوگ ایک پتھر اٹھاتے ہیں اور اسے اٹھانے سے عاجز آجاتے ہیں پھر وہ پتھر ان میں سے کسی ایک پر گر جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جس شخص نے انہیں مزدور رکھا تھا اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوگا جرمانہ اس شخص پر عائد ہوگا جس نے اسے دشواری کا شکار کیا ہو اگر ان میں سے کسی ایک نے دوسرے کو دشواری کا شکار کیا ہو تو اس کا جرمانہ اس شخص پر عائد ہوگا۔

17907 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَهْدِمُوْنَ لَهُ جِدَارًا فَسَقَطَ نَاحِيَةٌ مِنَ الْجِدَارِ، فَقَتَلَ بَعْضًا، وَجَرَحَ بَعْضًا قَالَ: يُعْطُوْنَ دِيَةَ قَتْلَاهُمْ، وَيَغْرَمُوْنَ جِرَاحَ مَنْ جُرِحَ مِنْهُمْ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کچھ لوگوں کو اس کام کے لئے مزدور رکھتا ہے کہ وہ اس کے لئے دیوار گرا دیں تو دیوار کا ایک کونہ گرتا ہے اور ان میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے اور کوئی زخمی ہو جاتا ہے تو زہری نے فرمایا: وہ لوگ اپنے مقتولین کی دیت دیں گے اور زخمی ہونے والوں کا جرمانہ ادا کریں گے۔

بَابُ نِدَاءِ الصَّبِيِّ عَلَى الْجِدَارِ

باب: دیوار پر موجود بچے کو پکارنا

17908 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَادَى صَبِيًّا عَلَى جِدَارٍ اَنِ اسْتَأْخِرْ فَخَرَّ فَمَاتَ قَالَ: يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ: يَغْرَمُهُ قَالَ: يُفْزِعُهُ، قُلْتُ: فَنَادَى كَبِيرًا؟ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا مِثْلَهُ، رَادَدْتُهُ فَكَانَ يَرَى اَنْ يَغْرَمَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص دیوار پر موجود بچے کو پکارتا ہے کہ تم نیچے آجاؤ اور وہ بچہ نیچے گر کر مر جاتا ہے انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ شخص اس کو جرمانہ ادا کرے گا آپ نے فرمایا تھا: اس شخص نے اسے خوف زدہ کیا ہے میں نے کہا: اگر اس نے کسی بڑے کو (اسی طرح پکارا ہو) انہوں نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی مانند حکم ہوگا میں نے دوبارہ ان سے یہی بات دریافت کیا' تو وہ اس بات کے قائل تھے کہ وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

بَابُ الْعَبْدِ يَقْتُلُ فَيُعْتِقُهُ مَوْلَاهُ

باب: جب کوئی غلام قتل کردے اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کردے

17909 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ قَتَلَ رَجُلًا فَاَعْتَقَ الْعَبْدَ سَيِّدُهُ قَالَ: عَلَى السَّيِّدِ الدِّيَةُ قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: وَغَيْرُهُ، الثَّمَنُ ثَمَنُ الْعَبْدِ قَالَ: وَيَقُوْلُوْنَ: اِنْ عَلِمَ فَالدِّيَةُ، وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ فَالْقِيمَةُ

❀❀ امام شعبی رحمہ اللہ ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی شخص کو قتل کر دیتا ہے پھر اس غلام کو اس کا آقا آزاد کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: دیت کی ادائیگی آقا پر لازم ہوگی وہ بیان کرتے ہیں: حکم اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ قیمت غلام کی قیمت ہوگی وہ فرماتے ہیں: علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر اسے علم تھا تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر علم نہیں تھا تو پھر قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الرَّجُلِ لَا يُدَفَّفُ عَلَيْهِ

باب: جو شخص (قصاص کے دوران) نہ مرے

17910 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْلَى، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ يَعْلَى، يُخْبِرُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى يَعْلَى، فَقَالَ: قَاتِلُ اَخِي، فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ يَعْلَى، فَجَدَعَهُ بِالسَّيْفِ، حَتَّى رَاَى اَنَّهُ قَدْ قَتَلَهُ وَبِهِ رَمَقٌ فَاَخَذَهُ اَهْلُهُ، فَدَاوَوْهُ حَتَّى بَرَاَ فَجَاءَ يَعْلَى، فَقَالَ: قَاتِلُ اَخِي، فَقَالَ: اَوَ لَيْسَ قَدْ دَفَعْتُهُ اِلَيْكَ فَاَخْبَرَهُ خَبَرَهُ فَدَعَاهُ يَعْلَى، فَاِذَا بِهِ قَدْ سَلَكَ فَحُشِيَتْ جُرُوحُهُ فَوَجَدَ فِيهِ الدِّيَةَ، فَقَالَ لَهُ يَعْلَى: اِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ اِلَيْهِ

دِيَتَهُ، واقْتُلْهُ، وَإِلَّا فَدَعْهُ، فَلَحِقَ بِعُمَرَ فَاسْتَادَى عَلَى يَعْلَى فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى، أَنْ أَقْدِمَ عَلَيَّ فَقَدَمَ عَلَيْهِ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَاسْتَشَارَ عُمَرُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِمَا قَضَى بِهِ يَعْلَى، فَاتَّفَقَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ عَلَى قَضَاءِ يَعْلَى أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ الدِّيَةَ، وَيَقْتُلَهُ، أَوْ يَدَعَهُ فَلَا يَقْتُلَهُ، وَقَالَ عُمَرُ لِيَعْلَى: إِنَّكَ لَقَاضٍ، ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عَمَلِهِ

❀❀ یحییٰ بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: انہوں نے یعلیٰ کو ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک شخص یعلیٰ کے پاس آیا اور بولا: یہ میرے بھائی کا قاتل ہے۔ یعلیٰ نے اسے اس کے حوالے کر دیا اس نے اسے تلوار کے ذریعے مارا یہاں تک کہ وہ یہ سمجھا کہ دوسرا شخص مر گیا ہے لیکن دوسرے شخص میں زندگی کی رمق باقی تھی اس کے اہل خانہ اسے اٹھا کے لے گئے انہوں نے اس کا علاج کیا تو وہ شخص ٹھیک ہو گیا پہلا شخص پھر یعلیٰ کے پاس آیا اور بولا: میرے بھائی کا قاتل؟ یعلیٰ نے کہا: کیا میں نے اسے تمہارے سپرد نہیں کر دیا تھا؟ اس نے پوری صورت حال یعلیٰ کو بتائی یعلیٰ نے اس شخص کو بلایا تو اس کا یہ حال تھا کہ وہ خود چلتا ہوا آیا اور اس کے زخم بھر چکے تھے لیکن زخم ایسے تھے کہ ان میں دیت کی ادائیگی لازم ہوتی تھی یعلیٰ نے اس سے کہا: کہ اگر تم چاہو تو تم اس کی دیت اسے ادا کر دو اور پھر اسے قتل کر دو ورنہ اسے چھوڑ دو وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور یعلیٰ کے خلاف مقدمہ پیش کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ کو خط لکھا کہ تم میرے پاس آؤ وہ ان کے پاس آئے اور انہیں ساری صورت حال بتائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی مشورہ دیا جو یعلیٰ نے فیصلہ دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے یعلیٰ کے فیصلے کے مطابق ہوئی کہ وہ آدمی دوسرے شخص کو دیت ادا کر کے اسے قتل کر دے یا پھر اسے ایسے ہی چھوڑ دے اور قتل نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ سے کہا: تم واقعی قاضی ہو پھر انہوں نے اسے اپنے کام پر برقرار رکھا۔

17911 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ هَذَا الْقَاتِلَ أَدِيْنَهُ أَهْلُهُ، فَبَرَأَ، فَجَاءُ وا بِهِ يَعْلَى، فَذَكَرَ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَقْتُلَ لَهُمُ الثَّانِيَةَ "

❀❀ عکرمہ بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: ایک قاتل کے اہل خانہ نے (قصاص کے دوران شدید زخمی ہو جانے کے بعد) اس کی دیکھ بھال کی تو وہ ٹھیک ہو گیا وہ لوگ اسے لے کر یعلیٰ کے پاس آئے ...... اس کے بعد راوی نے پوری بات ذکر کی ہے، جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ لوگ دوبارہ اسے قتل کریں۔

17912 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الَّذِي لَا يُدَفَّفُ عَلَيْهِ فَيَبْرَأُ؟ قَالَ: يُقْتَلُ وَلَا يَغْرَمُ جِرَاحَةً

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان فرماتے ہیں: جس شخص پر موت واقع نہ ہو وہ تندرست ہو جائے تو اسے دوبارہ قتل کیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: اس کے زخم کا جرمانہ ادا نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ عَلَى امْرَاَتِهِ رَجُلًا

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی شخص کو پائے

17913 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَجِدُ عَلَى امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ اَيُهْدَرُ؟ قَالَ: مَا مِنْ اَمْرٍ اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کے پاس ایک شخص کو پاتا ہے اور اسے قتل کر دیتا ہے تو کیا (مقتول کا) خون رائیگاں جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! اس کے لئے ثبوت کی فراہمی ضروری ہے۔

17914 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ اَنْ يَكُونَ عُمَرُ اَهْدَرَ دَمَهُ اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ "

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس بات کا انکار کیا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے خون کو رائیگاں قرار دیا تھا البتہ ثبوت کا معاملہ مختلف ہے۔

17915 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يُدْعَى جُبَيْرًا، وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، اَوْ قَتَلَهُمَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَقَتَلَهُ، وَاِنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَشْكَلَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فِيهِ، فَكَتَبَ اِلَى اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنْ يَسْاَلَ لَهُ عَلِيًّا عَنْ ذٰلِكَ، فَسَاَلَ عَلِيًّا؟ فَقَالَ: مَا هٰذَا بِبِلَادِنَا؟ لَتُخْبِرَنِّي، فَقَالَ: اِنَّهُ كَتَبَ اِلَيَّ اَنْ اَسْاَلَكَ عَنْهُ فَقَالَ: اَنَا اَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ يُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ،

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام جبیر تھا اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا تو اسے قتل کر دیا راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں ان دونوں کو قتل کر دیا سفیان ثوری نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں اس نے اسے قتل کر دیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے اس بارے میں فیصلہ کرنا مشکل ہوا تو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ ان کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کریں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے علاقے میں ایسا نہیں ہوا ہو گا تم مجھے اصل صورت حال بتاؤ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا ہے تاکہ میں آپ سے اس بارے میں دریافت کروں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں عظیم ابوالحسن ہوں جب تک وہ چار گواہ پیش نہیں کرتا۔

17916 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

سعید بن مسیب کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

17917 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَجِدُ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَاَيُّ بَيِّنَةٍ اَبْيَنُ مِنَ السَّيْفِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰى مَا يَقُوْلُ: سَيِّدُكُمْ قَالُوْا: لَا تَلُمْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ غَيُوْرٌ، وَاللّٰهِ مَا تَزَوَّجَ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا بِكْرًا، وَلَا طَلَّقَ امْرَاَةً قَطُّ، فَاسْتَطَاعَ اَحَدٌ مِنَّا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اس نے عرض کی: ایک شخص اپنی بیوی کے پاس ایک اور شخص کو پاتا ہے اور اسے قتل کر دیتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ثبوت کی فراہمی ضروری ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تلوار سے واضح ثبوت اور کون سا ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ سن رہے ہو؟ تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ انہیں ملامت نہ کریں یہ مزاج کے تیز آدمی ہیں اللہ کی قسم! انہوں نے صرف کنواری خاتون کے ساتھ ہی شادی کی اور کبھی کسی خاتون کو طلاق نہیں دی کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص اس کے ساتھ شادی کر سکتا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف گواہی کو قبول کرتا ہے۔

17918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي الرَّجُلِ يَجِدُ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفٰى بِالسَّيْفِ شَا يُرِيْدُ اَنْ يَقُوْلَ: شَاهِدًا فَلَمْ يُتِمَّ الْكَلَامَ حَتّٰى قَالَ: "اِذًا يَتَتَابَعُ فِيْهِ السَّكْرَانُ وَالْغَيْرَانُ"

❀❀ کثیر بن زیاد نے حسن کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی کے ہمراہ ایک شخص کو پاتا ہے انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گواہ ہونے کے لئے تلوار کافی ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) متن میں لفظ شاہد ہے لیکن ان کی بات مکمل نقل نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: اگر ایسا ہونے لگے تو نشے کا شکار شخص اور مزاج کے تیز لوگ (اپنی بیویوں کو) قتل کرنے لگیں گے۔

17919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَحْسِبُهٗ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اسْتَضَافَ رَجُلٌ نَاسًا مِنْ هُذَيْلٍ، فَاَرْسَلُوْا جَارِيَةً لَهُمْ تَحْتَطِبُ، فَاَعْجَبَتِ الضَّيْفَ فَتَبِعَهَا، فَاَرَادَهَا عَلٰى نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ فَعَارَكَهَا سَاعَةً فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ انْفِلَاتَةً، فَرَمَتْهُ بِحَجَرٍ، فَفَضَّتْ كَبِدَهٗ فَمَاتَ، ثُمَّ جَاءَتْ اِلٰى اَهْلِهَا، فَاَخْبَرَتْهُمْ فَذَهَبَ اَهْلُهَا اِلٰى عُمَرَ، فَاَخْبَرُوْهُ، فَاَرْسَلَ عُمَرُ، فَوَجَدَ آثَارَهُمَا، فَقَالَ عُمَرُ: قَتِيْلُ اللّٰهِ لَا يُوْدٰى اَبَدًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ قَضَتِ الْقُضَاةُ بَعْدُ بِاَنْ يُوْدٰى

❀❀ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرایا ان لوگوں نے اپنی کنیز کو بھیجا جو لکڑیاں اکٹھی کیا کرتی تھی مہمان کو وہ کنیز اچھی لگی وہ اس کے پیچھے گیا اس نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا چاہی تو کنیز نے انکار کر دیا مہمان نے زبردستی اس پر قابو پانا چاہا تو کنیز نے خود کو اس سے چھڑوایا اور اسے پتھر مارا تو اس مہمان کا کلیجہ پھٹ گیا اور وہ مر گیا پھر وہ کنیز اپنے مالکان کے پاس آئی اور انہیں صورت حال بتائی اس کے مالکان حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں صورت حال بتائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر ان دونوں کے آثار دریافت کیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کی وجہ سے قتل ہونے والے شخص کی دیت کبھی ادا نہیں کی جائے گی زہری فرماتے ہیں: اس کے بعد قاضی یہی فیصلہ دیتے آ رہے ہیں کہ ایسے شخص کی دیت ادا کی جائے گی۔

17920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدٍ، يُحَدِّثُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَاَقُوْلُ اَنَا وَصَاحِبُ الْعِرَاقِ:

وَاَشْعَثُ غَرَّهُ الْاِسْلَامُ مِنِّي ... لَهَوْتُ بِعِرْسِهِ لَيْلَ التِّمَامِ

اَبِيتُ عَلٰى تَرَائِبِهَا وَيَطْوِى ... عَلٰى حَمْرَاءَ قَابِلَةِ الْحِزَامِ

كَاَنَّ مُجَامِعَ الرَّبَلَاتِ مِنْهَا ... فِئَامٌ يَنْهَضُونَ اِلٰى فِئَامِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے میں یہ کہتا ہوں اور عراق والے شخص نے یہ کہا ہے:

''اور اشعث' اسلام نے اسے میرے حوالے سے غلط فہمی کا شکار کر دیا' میں اس کی شادی پر ساری رات لہو ولعب میں مبتلا رہا' میں نے مٹی پر رات بسر کی اور وہ عمدہ اونٹنی پر سوار رہا' جس طرح مختلف قسم کے گروہ اُٹھ کر دوسرے گروہوں کی طرف جاتے ہیں''۔

17921 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ هَانِءِ بْنِ حِزَامٍ، اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا، فَقَتَلَهُمَا، فَكَتَبَ عُمَرُ بِكِتَابٍ فِي الْعَلَانِيَةِ اَنْ اَقِيدُوهُ، وَكِتَابًا فِي السِّرِّ اَنْ اَعْطُوهُ الدِّيَةَ"

❀❀ ہانی بن حزام بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا تو ان دونوں کو قتل کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں خط لکھا جس میں علانیہ طور پر تو یہ لکھا گیا کہ اس کا قصاص دلوایا جائے اور پوشیدہ طور پر ایک مکتوب بھجوایا جس میں یہ لکھا تھا کہ اسے دیت دے دی جائے۔

17922 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي رَجُلٌ، عَنْ مَكْحُولٍ بِبَعْضِهِ قَالَ: وَجَدَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ مَطْوِيًّا فِي حَصِيرٍ، فَطَرَقَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَغَرَّبَهُ سَنَةً

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: خزاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے شام ہو جانے کے بعد اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنے گھر میں پایا جو چٹائی میں لپٹا ہوا تھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو بلوایا اور اسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اسے ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا۔

17923 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ، اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ فِي بَيْتِهِ رَجُلًا بَعْدَ الْعَتَمَةِ مُلَفَّفًا فِي حَصِيرٍ فَضَرَبَهُ عُمَرُ مِائَةً

❀❀ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک شخص نے شام ہو جانے کے بعد ایک

شخص کو اپنے گھر میں چٹائی میں لپٹا ہوا پایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک سو کوڑے لگوائے۔

17924 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ جُنْدُبٌ: اَخَذَ شَابًّا مِنْ شَبَابِ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ سَبْرَةُ فِىْ بَيْتِهِ، فَضَرَبَهُ ضَرْبَةً شَدِيْدَةً، وَاَوْثَقَهُ، وَرَضَّ اُنْثَيَيْهِ بِفِهْرٍ، فَذَهَبَ قَوْمُهُ اِلَى سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ عَامِلٌ عَلَيْهِمْ لِعُمَرَ، فَاَبْطَلَ كُلَّ شَىْءٍ اُصِيْبَ بِهِ سَبْرَةُ، فَانْطَلَقَ قَوْمُهُ، فَاَتَوْا عُمَرَ بِضَجْنَانَ، فَقَالَ سَبْرَةُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ جُنْدُبًا اَخَذَنِىْ عِنْدَ ابْنَةِ عَمَّتِىْ اَسَاَلُهَا الْعِشَاءَ؟ فَفَعَلَ بِىْ كَذَا وَكَذَا فَاَبْطَلَ ذٰلِكَ سُفْيَانُ، فَقَالَ عُمَرُ لِسُفْيَانَ: سَلْ عَنْ هٰذَا فَاِنْ كَانَ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَاجْلِدْهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام جندب تھا اس نے اپنی قوم کے ایک نوجوان جس کا نام سبرہ تھا اسے اپنے گھر میں پایا تو اسے مارا اور باندھ دیا اس نے فہر کے ذریعے اس کے خصیے کچل دیئے اس کی قوم کے افراد سفیان بن عبداللہ کے پاس گئے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان لوگوں کے مقرر کردہ گورنر تھے تو سبرہ کو ہونے والے ہر نقصان کو انہوں نے کالعدم قرار دیا ان کی قوم کے افراد ضجنان کے مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سبرہ نے کہا: اے امیر المومنین جندب نے مجھے میری چچازاد کے پاس پایا جس سے میں نے کھانا مانگا تھا پھر اس نے میرے ساتھ یہ یہ کردیا تو سفیان نے اس کو کالعدم قرار دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سفیان سے کہا: تم اس سے اس بارے میں تحقیق کرواگر تو یہ شام کے بعد پایا گیا تھا تو پھر اسے ایک سو کوڑے لگاؤ۔

17925 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ اَبِىْ جَعْفَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جُنْدُبٍ، اَنَّهُ اَخَذَ فِىْ بَيْتِهِ رَجُلًا فَرَضَّ اُنْثَيَيْهِ فَاَهْدَرَهُ عُمَرُ قَالَ: وَاَخْبَرَنِىْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ فِىْ بَيْتِهِ رَجُلًا فَدَقَّ كُلَّ فَقَارِ ظَهْرِهِ، فَاَهْدَرَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

❀❀ سلیمان بن یسار نے جندب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنے گھر میں ایک شخص کو پایا تو اس کے خصیے کاٹ دیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رائیگاں قرار دیا۔

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے گھر میں ایک اور شخص کو پایا تو اس کی پشت کی ہر ہڈی توڑ دی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے رائیگاں قرار دیا۔

بَابُ مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ مَمْلُوْكِهِ

باب: آدمی اپنے غلام (یا کنیز) کو کس حد تک مار پیٹ سکتا ہے

17926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ حَيَّانُ الْعَبْدِىُّ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ شَجَّ عَبْدًا لَهُ وَكَسَرَهُ قَالَ: لِيَكْسُهُ ثَوْبًا، اَوْ لِيُطْعِمْهُ شَيْئًا، فَقَالَ حَيَّانُ: هٰكَذَا اَخْبَرَنِىْ جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

حَيَّانُ: فَفَقَأَ عَيْنَهُ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُعْتِقَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حیان عبدی نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنے غلام کو زخمی کرتا ہے اوراس کی (کوئی ہڈی وغیرہ توڑ دیتا ہے) تو عطاء نے فرمایا: اسے چاہیے کہ غلام کو کپڑا پہننے کے لئے دے یا کوئی چیز کھانے کے لئے دے حیان بیان کرتے ہیں: کہ جابر بن یزید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے حیان نے دریافت کیا: کہ اگر وہ غلام کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے؟ تو عطاء نے فرمایا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ وہ آدمی اس غلام کو آزاد کردے۔

17927 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ مَثَّلَ بِعَبْدٍ لَهُ عَتَقَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص اپنے غلام کا مثلہ کرتا ہے اسے اس غلام کو آزاد کردینا چاہیے (یا وہ غلام آزاد ہو جائے گا)۔

17928 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَشْعَلَ رَجُلٌ فِي جَوْفِ عَبْدِهِ نَارًا، فَقَامَ الْعَبْدُ فَزِعًا، حَتّٰى اَتٰى بِئْرًا، فَاَلْقَى نَفْسَهُ فِيهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى عُمَرَ فَاَعْتَقَهُ، فَاُتِيَ عُمَرُ بِسَبْيٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ عَبْدًا، قَالَ الْحَسَنُ: كَانُوْا يُعَاقِبُوْنَ، وَيُعْقِبُوْنَ - يَعْنِيْ لَمَّا اَعْتَقَهُ - اَعْقَبَهُ عُمَرُ مَكَانَهُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کے پیٹ پر آگ کا شعلہ لگایا وہ غلام گھبرا کر اٹھا اور کنویں کے پاس آیا اور کنویں میں چھلانگ لگادی اگلے دن وہ شخص (یعنی غلام کا مالک) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوراس نے اپنے غلام کو آزاد کردیا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قیدی لائے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک غلام عطا کیا۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: پہلے لوگوں کو سزا دی جاتی تھی تو انہیں بدلہ بھی دیا جاتا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ جب اس شخص نے اپنے غلام کو آزاد قرار دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی جگہ اسے ایک اور غلام دے دیا۔

17929 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا كَوٰى غُلَامًا لَّهُ بِالنَّارِ، فَاَعْتَقَهُ عُمَرُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو آگ کے ذریعے داغا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آزاد کروادیا۔

17930 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: وَقَعَ سُفْيَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْاَسْوَدِ عَلٰى اَمَةٍ لَهُ فَاَقْعَدَهَا عَلٰى مِقْلًى، فَاحْتَرَقَ عَجُزُهَا، فَاَعْتَقَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَوْجَعَهُ ضَرْبًا

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: سفیان بن اسود نے اپنی کنیز کو سزا دی انہوں نے اسے آگ پر بٹھایا تو اس کی سرین جل گئی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو آزاد قرار دیا اور سفیان بن اسود کی پٹائی کروائی۔

17931 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، عَنْ

عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَقْعَدَ جَارِيَةً لَهُ عَلَى النَّارِ فَاَعْتَقَهَا عُمَرُ "

❀❀ عبدالملک بن ابوسلیمان نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے اپنی کنیز کو آگ پر بٹھادیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو آزاد کردیا۔

17932 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ زِنْبَاعًا اَبَا رَوْحِ بْنَ زِنْبَاعٍ، وَجَدَ غُلَامًا لَهُ مَعَ جَارِيَةٍ، فَقَطَعَ ذَكَرَهُ وَجَدَّعَ اَنْفَهُ، فَاَتَى الْعَبْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ: فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: اذْهَبْ فَاَنْتَ حُرٌّ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَنَا مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيَّ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زنباع ابوروح بن زنباع نے اپنے غلام کو اپنی کنیز کے ساتھ پایا تو غلام کی شرم گاہ کاٹ دی اور اس کا ناک کاٹ دیا وہ غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوروح زنباع سے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: اس غلام نے یہ یہ کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غلام سے) فرمایا تم جاؤ! تم آزاد ہو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: محمد بن عبیداللہ عزرمی نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے۔

17933 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَهُوَ يَضْرِبُ خَادِمَهُ فَنَادَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اعْلَمْ اَبَا مَسْعُودٍ فَلَمَّا سَمِعَهُ اَلْقَى السَّوْطَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا قَالَ: وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُمَثِّلَ الرَّجُلُ بِعَبْدِهِ فَيُعْوِرَ، اَوْ يَجْدَعَ، وَقَالَ: اَشْبِعُوهُمْ وَلَا تُجَوِّعُوهُمْ، وَاكْسُوهُمْ وَلَا تُعَرُّوهُمْ، وَلَا تُكْثِرُوا ضَرْبَهُمْ فَاِنَّكُمْ مَسْئُولُونَ عَنْهُمْ، وَلَا تَفْدَحُوهُمْ بِالْعَمَلِ، فَمَنْ كَرِهَ عَبْدَهُ فَلْيَبِعْهُ، وَلَا يَجْعَلْ رِزْقَ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنَاءً

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو اپنے خادم کی پٹائی کررہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکار کر فرمایا: اے ابومسعود تم یہ بات جان لو جب انہوں نے یہ بات سنی تو انہوں نے اپنی لاٹھی رکھ دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم اس پر جتنی قدرت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے غلام کا اس طرح سے مثلہ کرے کہ وہ کانا ہوجائے یا اس کی ناک کٹ جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہے تم ان (غلاموں) کو سیر ہو کے کھلاؤ تم انہیں بھوکا نہ رکھو تم انہیں مناسب لباس فراہم کرو تم انہیں نامناسب لباس میں نہ رکھو اور تم انہیں زیادہ نہ مارو کیونکہ تم سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے

گا اور تم انہیں بوجھل نہ کرو جس شخص کو اپنا غلام اچھا نہ لگے وہ اسے فروخت کر دے لیکن وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے رزق کو مصیبت نہ بنائے۔

17934 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَهٍ اَطَّتِ السَّمَاءُ قَالَ: وَاُخْبِرْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِي السَّمَاءِ مَوْضِعُ كَفٍّ، اَوْ قَالَ شِبْرٍ: اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَاَحْسِنُوْا اِلَى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَطْعِمُوهُمْ، مِمَّا تَاْكُلُونَ، وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا لَا يُطِيقُوْنَ، فَاِنْ جَاءُ وا بِشَيْءٍ مِّنْ اَخْلَاقِهِمْ يُخَالِفُ شَيْئًا مِنْ اَخْلَاقِكُمْ، فَوَلُّوا شَرَّهُمْ غَيْرَكُمْ، وَلَا تُعَذِّبُوا عِبَادَ اللّٰهِ

❀❀ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار آسمان چرچراتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: کہ آسمان کو اس بات کا حق ہے کہ وہ چرچرائے' کیونکہ آسمان میں ایک ہتھیلی بھر جگہ بھی ایسی نہیں ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بالشت بھر جگہ بھی ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ اس پر کوئی فرشتہ سجدے کی حالت میں پڑا ہوا ہے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو جو تم کھاتے ہو اس میں سے انہیں کھلاؤ جو تم پہنتے ہو اس میں سے انہیں پہناؤ اور انہیں کسی ایسی چیز کا پابند نہ کرو جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے اور اگر وہ اپنے اخلاق کے اعتبار سے کسی ایسی حرکت کے مرتکب ہوں جو تمہارے اخلاق کے برخلاف ہو' تو تم ان کی برائی کو اپنے علاوہ کسی اور کی طرف پھیر دو لیکن اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دو۔

17935 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَرِقَّاءَ كُمْ، اَرِقَّاءَ كُمْ، اَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَاْكُلُونَ، وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، وَاِنْ جَاءُ وا بِذَنْبٍ لَا تُرِيدُوْنَ، اَنْ تَغْفِرُوهُ، فَبِيعُوا عِبَادَ اللّٰهِ، وَلَا تُعَذِّبُوا عِبَادَ اللّٰهِ وَلَا تُعَذِّبُوهُمْ

❀❀ عبدالرحمٰن بن یزید اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارے غلام تمہارے غلام (ان کا خیال رکھنا) جو تم کھاؤ اس میں سے انہیں کھلانا جو تم پہنو اس میں سے انہیں پہنانا اگر وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کریں جنہیں تم معاف نہ کر سکتے ہو' تو اللہ کے بندوں کو فروخت کر دینا لیکن اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دینا تم لوگ انہیں عذاب نہ دینا۔

17936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَدَعَا بِعَبْدٍ لَهُ فَاَعْتَقَهُ، فَقَالَ: مَا لِي مِنْ اَجْرِهِ مَا يَزِنُ هٰذَا، اَوْ يُسَاوِي هٰذَا، وَاَخَذَ شَيْئًا بِيَدِهِ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ ضَرَبَ عَبْدًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَاْتِهِ، اَوْ لَطَمَهُ فَكَفَّارَتُهُ اَنْ يُعْتِقَهُ

❀❀ زاذان بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے غلام کو بلا کر اسے

آزاد کر دیا پھر وہ بولے مجھے اس کو آزاد کرنے کا اتنا اجر بھی نہیں ملے گا جتنا اس چیز کا وزن ہے یا اس کے برابر بھی نہیں ملے گا انہوں نے اپنے ہاتھ میں کوئی چیز (یا تنکا وغیرہ) پکڑ کر یہ بات ارشاد فرمائی (پھر انہوں نے بتایا) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بلا وجہ اپنے غلام کی پٹائی کرے یا اسے طمانچہ رسید کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے''۔

17937 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ سَبْعَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَنَا خَادِمٌ لَيْسَ لَنَا غَيْرُهَا فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقُوهَا فَقُلْنَا: لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَخْدِمُكُمْ حَتّٰى تَسْتَغْنُوا عَنْهَا، ثُمَّ خَلُّوا سَبِيلَهَا

❀❀ حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم بنو مقرن، ہم سات بھائی تھے یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے ہمارا ایک خادم (یعنی کنیز) تھا ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی خادم نہیں تھا ہم میں سے کسی ایک نے اسے طمانچہ رسید کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے آزاد کر دو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی خادم نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری خدمت کرتی رہے گی جب تک تم اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتے پھر تم اسے چھوڑ دینا (یعنی آزاد کر دینا)۔

بَابُ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَالْخَدَمِ

باب: بیویوں یا خادموں کا مارنا

17938 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَضْرِبُ النِّسَاءَ وَالْخَدَمَ ".

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خواتین اور خادموں کی پٹائی کر دیا کرتے تھے۔

17939 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

17940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: سُئِلَ نَافِعٌ هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضْرِبُ رَقِيقَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيُعْتِقُ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ كَذَا وَكَذَا

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں: نافع سے سوال کیا گیا کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے غلاموں کی پٹائی کر دیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے ایک ہی گھڑی میں اتنے اتنے خادموں کو آزاد بھی کیا ہے۔

17941 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ الزُّبَيْرَ، كَانَ يَضْرِبُ نِسَاءَهُ حَتّٰى

يَكْسِرَ عَلٰى اِحْدَاهُنَّ اَعْوَادَ الْمِشْجَبِ

❀❀ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنی خواتین (یعنی بیویوں) کی پٹائی کر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے خواتین (کی پٹائی کرتے ہوئے) کھونٹی کی لکڑیاں توڑ دی تھیں۔

17942 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا لَّهُ، وَلَا امْرَاَةً، وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ، اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَا خُيِّرَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ، اِلَّا كَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ اَيْسَرُهُمَا، حَتّٰى يَكُوْنَ اِثْمًا، فَاِذَا كَانَ اِثْمًا، كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ الْاِثْمِ، وَلَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهٖ مِنْ شَيْءٍ يُؤْتٰى اِلَيْهِ حَتّٰى يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَكُوْنَ هُوَ يَنْتَقِمُ لِلّٰهِ

❀❀ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی خاتون کو یا کسی اہلیہ کو کبھی نہیں مارا آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کبھی کسی کو نہیں مارا البتہ جہاد کے دوران (دشمن کو مارنے کا معاملہ مختلف ہے) جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو معاملات کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ وہ ہوتا تھا جو زیادہ آسان ہو بشرطیکہ وہ کوئی گناہ کا کام نہ ہو اگر وہ کوئی گناہ کا کام ہوتا تھا تو آپ گناہ سے سب سے زیادہ دور رہنے والے تھے آپ نے اپنی ذات کے ساتھ ہونے والی کسی زیادتی کا کبھی انتقام نہیں لیا البتہ جب اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال کیا گیا تو آپ اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیتے تھے۔

17943 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا يَسْتَحْيِيْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَضْرِبَ امْرَاَتَهٗ كَمَا يَضْرِبُ الْعَبْدَ يَضْرِبُهَا اَوَّلَ النَّهَارِ، ثُمَّ يُضَاجِعُهَا آخِرَهٗ اَمَا يَسْتَحْيِيْ،

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کیا کسی شخص کو اس بات پر شرم نہیں آتی کہ وہ اپنی بیوی کی یوں پٹائی کرتا ہے جس طرح غلام کی کرتا ہے وہ دن کے آغاز میں بیوی کی پٹائی کرتا ہے اور اس کے آخری حصے میں پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتا ہے کیا اسے شرم نہیں آتی۔

17944 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

17945 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ قَالَ: فَذَئِرَ النِّسَاءُ، وَسَاءَتْ اَخْلَاقُهُنَّ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَئِرَ النِّسَاءُ، وَسَاءَتْ اَخْلَاقُهُنَّ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ مُنْذُ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِهِنَّ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاضْرِبُوْهُنَّ فَضَرَبَ

النَّاسُ نِسَاءَ هُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاَتَى نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْتَكِيْنَ الضَّرْبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اَصْبَحَ: لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ سَبْعُوْنَ امْرَاَةً، كُلُّهُنَّ يَشْتَكِيْنَ الضَّرْبَ، وَايْمُ اللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ اُولٰئِكَ خِيَارَكُمْ

❀❀ ایاس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی کنیزوں کو نہ مارو! راوی بیان کرتے ہیں: تو خواتین بے باک ہوگئیں اور اپنے شوہروں کے ساتھ ان کے رویے خراب ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! خواتین بے باک ہوگئیں ہیں اور اپنے شوہروں کے ساتھ ان کے رویے خراب ہو گئے ہیں جب سے آپ نے انہیں مارنے سے منع کیا ہے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی پٹائی کر دیا کرو تو لوگوں نے اپنی بیویوں کی پٹائی کرنی شروع کی بہت سی خواتین (نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات) کے پاس آئیں اور انہوں نے شکایت کی کہ ان کی پٹائی ہوئی ہے اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس گزشتہ رات ستر خواتین آئیں تھیں اور سب نے پٹائی کی شکایت کی تھی اللہ کی قسم! تم ان لوگوں کو اپنے میں سے بہتر نہیں پاؤ گے (جو اپنی بیویوں کی پٹائی کرتے ہیں)۔

17946 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ، لَا وَاللّٰهِ مَا سَبَّنِيْ سَبَّةً قَطُّ، وَلَا قَالَ لِي: اُفٍّ قَطُّ، وَلَا قَالَ لِي: لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ لِمَ فَعَلْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَفْعَلْهُ اَلَّا فَعَلْتَهُ "

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دس سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی ہے اللہ کی قسم! آپ نے کبھی بھی مجھے برا نہیں کہا کبھی آپ نے مجھے اُف نہیں کہا میں نے جو کام کیا تھا کبھی اس کے بارے میں آپ نے مجھے یہ نہیں کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اور میں نے جو کام نہیں کیا تھا اس کے بارے میں کبھی یہ نہیں کہا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کیا؟

17947 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: " خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ، لِمَ صَنَعْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ اَلَا صَنَعْتَهُ، وَلَا لَامَنِيْ فَاِنْ لَامَنِيْ بَعْضُ اَهْلِهِ قَالَ: دَعُهُ مَا قُدِّرَ فَهُوَ كَائِنٌ، اَوْ مَا قُضِيَ فَهُوَ كَائِنٌ

17945-صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدى - ذكر الزجر عن ضرب النساء إلا عند الحاجة إلى أدبهن ضربا' حديث: 4250المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب النكاح' أما حديث سالم - حديث: 2696سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في النهي عن ضرب النساء - حديث: 2189سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب في ضرب النساء - حديث: 1847سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب ضرب النساء - حديث: 1981السنن الكبرى للنسائي - كتاب عشرة النساء ' ضرب الرجل زوجته - حديث: 8888السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسم والنشوز' باب ما جاء في ضربها - حديث: 13820مسند الشافعي - ومن كتاب الخلع والنشوز' حديث: 1179مسند الحميدي - حديث إياس بن عبد الله بن أبي ذباب رضي الله عنه' حديث: 846المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه إياس' إياس بن عبد الله بن أبي ذباب - حديث: 783

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے اللہ کی قسم! میں نے جو کام کیا آپ نے مجھے کبھی اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہیں کیا تھا اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کیا؟ آپ نے کبھی مجھے ملامت نہیں کی اگر آپ کی ازواج میں سے کوئی مجھے ملامت کرتی تو آپ فرماتے اسے رہنے دو جو نصیب میں تھا' وہ ہو کر رہے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: جو طے ہوا تھا' وہ ہو کر رہے گا)۔

17948 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ ضَرْبِ الْخَدَمِ؟ فَقَالَ: كَانُوْا يَضْرِبُوْنَهُمْ وَلَا يَلْعَنُوْنَهُمْ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے خادموں کی پٹائی کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: پہلے لوگ ان کی پٹائی کر دیا کرتے تھے البتہ ان پر لعنت نہیں کرتے تھے۔

17949 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ، تُدَخِّنُ مَنْخِرَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَا يَسِمَنَّ اَحَدٌ الْوَجْهَ، وَلَا يَضْرِبَنَّ اَحَدٌ الْوَجْهَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک گدھے کے پاس سے ہوا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا اور اس کے نتھنوں میں سے دھواں نکل رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایسا کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے کوئی شخص چہرے پر داغ ہرگز نہ لگائے اور کوئی شخص کسی کے چہرے پر ہرگز نہ مارے۔

17950 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا ضَرَبْتُمْ، فَاتَّقُوا الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ وَجْهَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم مارو تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

17951 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص لڑے تو چہرے پر (ضرب لگانے سے) اجتناب کرے۔

17952 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ يَحْيَى الْبَجَلِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، وَلَا يَقُوْلَنَّ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، وَوَجْهَ مَنْ اَشْبَهَ وَجْهَكَ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ"

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے اور یہ ہرگز نہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

17953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ يَنْهَى عَنِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ: لِلرَّجُلِ قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا: انہوں نے ایک شخص کو منع کیا جو دوسرے شخص کو یہ کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے۔

17954 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِيبٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: لَا يَضْرِبُ رَجُلٌ عَبْدًا لَّهُ ظُلْمًا اِلَّا اُقِيدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھی شخص اپنے غلام کو ظلم کے طور پر مارے گا تو قیامت کے دن اس سے قصاص دلوایا جائے گا۔

17955 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَاَيْتُ عِنْدَ الزُّهْرِيِّ غُلَامًا لَّهُ بَرْبَرِيًّا مُقَيَّدًا بِالْحَدِيدِ "

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کے ہاں ان کے ایک بربر غلام کو دیکھا جسے لوہے کے ذریعے باندھا گیا تھا۔

17956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يَقُوْلُ: اَشَدُّ النَّاسِ عَلَى الرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَمْلُوكُهُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن آدمی کے لئے سب سے زیادہ سخت اس کے غلام ہوں گے۔

17957 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَضْرِبُ غُلَامًا لَّهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اِذْ بَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعُوذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَلْقَى مَا فِیْ يَدِهٖ وَخَلَّى عَنِ الْعَبْدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُعَاذَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِهٖ مِنِّی قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَهُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَوَاقَعَ وَجْهَكَ سَفْعَ النَّارِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنے غلام کی پٹائی کر رہا تھا اور غلام یہ کہہ رہا تھا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اسی دوران اس غلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بولا میں اللہ کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں' تو اس کے آقا نے اپنے ہاتھ میں موجود (چھڑی یا کوڑے) کو رکھ دیا اور غلام کو چھوڑ دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پناہ مانگنے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے نام پر پناہ دی جائے راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہارا چہرہ جہنم کے الاؤ میں جاتا۔

17958 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: مَرَّ اَبُوْ ذَرٍّ عَلٰى رَجُلٍ يَضْرِبُ غُلَامًا لَهُ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ ذَرٍّ: اِنِّي لَاَعْلَمُ مَا اَنْتَ قَائِلٌ لِرَبِّكَ، وَمَا هُوَ قَائِلٌ لَكَ، تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، فَيَقُوْلُ: اَكُنْتَ تَغْفِرُ، فَتَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي فَيَقُوْلُ: اَكُنْتَ تَرْحَمُ

❀❀ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنے غلام کی پٹائی کر رہا تھا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا میں یہ جانتا ہوں کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیا عرض کرو گے اور وہ تمہیں کیا کہے گا تم یہ کہو گے: اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے تو پروردگار فرمائے گا کیا تم نے معاف کیا تھا؟ تم کہو گے اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر! تو وہ فرمائے گا کیا تم نے رحم کیا تھا؟

17959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَضْرِبُ غُلَامًا لِي، اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ وَرَائِي، اعْلَمْ اَبَا مَسْعُودٍ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُودٍ، ثَلَاثًا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اَضْرِبَ مَمْلُوكًا لِي اَبَدًا

❀❀ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے غلام کی پٹائی کر رہا تھا اسی دوران میں نے اپنے پیچھے آواز سنی: اے ابومسعود! تم جان لو۔ اے ابومسعود! تم جان لو۔ یہ تین مرتبہ کہا گیا میں نے مڑ کر دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تم اس پر رکھتے ہو (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے یہ حلف اٹھایا کہ میں کبھی اپنے غلام کی پٹائی نہیں کروں گا۔

17960 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ: مَا ضَرَبْتُ غُلَامًا لِي قَطُّ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: امام شعبی نے مجھ سے فرمایا میں نے کبھی اپنے غلام کی پٹائی نہیں کی۔

17961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: "اِذَا سَمِعْتَنِي اَقُوْلُ: لِغُلَامِي اَخْزَاكَ اللّٰهُ فَهُوَ حُرٌّ"

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب تم مجھے اپنے غلام کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے تو وہ غلام آزاد شمار ہو گا۔

17962 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: لَا تَجْمَعُوا عَلَى الْخَدَمِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

❀❀ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ تم خادموں پر رات اور دن کو جمع نہ کرو (یعنی مسلسل ان سے خدمت نہ لیتے رہو)۔

17963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّقُوْا السَّوْطَ حَيْثُ يَرَاهَا اَهْلُ الْبَيْتِ

❀❀ داؤد بن علی اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوڑے کو ایسی جگہ لٹکاؤ جہاں گھر میں رہنے والے سب افراد اسے دیکھ سکیں (یعنی ان پر رعب طاری رہے)۔

17964 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّي لَاَكْرَهُ اَنْ اَرَى الرَّجُلَ نَايِرًا، فَرِبَصَ رَقَبَةً قَائِمًا عَلٰى مَرَسِهِ يَضْرِبُهَا

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی شخص کو ایسی حالت میں پاؤں کہ اس کی گردن کی رگیں پھولی ہوئی ہوں اور وہ اپنی بیوی کے پاس کھڑا اس کی پٹائی کر رہا ہو۔*

17965 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَرَاَيْتُ اَبَا ذَرٍّ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ، وَعَلٰى غُلَامِهِ اُخْتُهَا، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ لَوْ جَمَعْتَ هَاتَيْنِ فَكَانَتْ حُلَّةً، فَقَالَ: سَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ اِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِي، وَكَانَتْ اُمُّهُ اَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْذِرَهُ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ فِيكَ جَاهِلِيَّةً قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَعَلٰى سِنِّي هٰذِهِ مِنَ الْكِبَرِ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ اِنَّهُمْ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً لَكُمْ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ ثِيَابِهِ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ فَعَلَ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ

❀❀ معرور بن سوید بیان کرتے ہیں: ''ربذہ'' کے مقام پر میرا گزر ہوا تو میں نے وہاں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے جسم پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ویسی ہی چادر تھی میں نے کہا: اے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ! اگر آپ ان دونوں چادروں کو جمع کر لیتے تو یہ حلہ بن جاتا انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں ایک مرتبہ میری ایک ساتھی کے ساتھ لڑائی ہوگئی جس کی ماں ایک عجمی خاتون تھی میں نے اس کی ماں کی شان میں گستاخی کی میرا ساتھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ کو میری شکایت لگائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارے اندر جاہلیت پائی جاتی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرا یہ عمل تکبر کی علامت ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک ایسے شخص ہو کہ تمہارے اندر جاہلیت پائی

*نوٹ: مصنف عبدالرزاق کے مطبوعہ نسخے میں اس روایت میں جو الفاظ تحریر ہوئے ہیں وہ مہمل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دارالکتب العلمیہ' بیروت سے شائع ہونے والے اس کتاب کے نسخے کے محقق نے حاشیے میں یہ صراحت کی ہے کہ اصل قلمی نسخے میں اسی طرح تحریر ہے۔ یعنی ان کے نزدیک بھی اس کا مفہوم واضح نہیں تھا۔ ہم نے اس روایت کے مفہوم کی وضاحت کے لئے ''دارالتاصیل'' سے شائع ہونے والے نسخے کی طرف رجوع کیا' تو اس کے محقق نے حاشیے میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ مصنف عبدالرزاق کے مطبوعہ نسخے میں موجود عبارت مہمل ہے' اور انہوں نے اس کے الفاظ کی تصحیح ''کنز العمال'' کے حوالے سے کی ہے' جس کے مصنف نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' تو ہم نے انہی الفاظ کا ترجمہ اوپر تحریر کر دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو مصنف عبدالرزاق مطبوعہ دارالتاصیل جلد: 8 صفحہ 112)

جاتی ہے (یہ غلام) تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان نوجوانوں کو تمہارے ماتحت کیا ہے تو جس شخص کا بھائی اس کا ماتحت بن جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھلائے اور اپنے لباس میں سے اسے پہنائے اور اسے کسی ایسے کام کا پابند نہ کرے جو اسے مغلوب کردے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کام کے بارے میں اس کی مدد بھی کرے۔

17966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، كَانَ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ بُرْدُ قُطْنٍ، وَشَمْلَةٌ، وَلَهُ غُنَيْمَةٌ، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدُ قُطْنٍ، وَشَمْلَةٌ، فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَاْكُلُونَ، وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا لَا يُطِيقُونَ، فَاِنْ فَعَلْتُمْ فَاَعِينُوهُمْ، وَاِنْ كَرِهْتُمُوهُمْ فَبِيعُوهُ، وَاسْتَبْدِلُوهُمْ، وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقًا اَمْثَالَكُمْ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نماز ادا کررہے تھے ان کے جسم پر اونی چادر اور لپیٹنے والی چادر تھی اور ان کے غلام کے جسم پر بھی اونی چادر اور لپیٹنے والی چادر تھی ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان (غلاموں) کو اس میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اس میں سے پہننے کے لئے دو جو تم پہنتے ہو اور انہیں اس کام کا پابند نہ کرو جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے اگر تم ایسا کرتے ہوئے تو ان کی مدد کرو اگر تم انہیں ناپسند کرو تو انہیں فروخت کردو اور ان کی جگہ (دوسرے غلام) حاصل کرلو لیکن اپنے جیسی مخلوق کو عذاب نہ دو''۔

17967 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَجْلَانَ اَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ، وَكِسْوَتُهُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيقُ

❀❀ عجلان ابومحمد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے آپ نے فرمایا:

''غلام کو کھانا اور لباس فراہم کیا جائے گا اور تم اسے صرف کسی ایسے ہی کام کا پابند کرو گے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو''۔

17968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا ضَرَبَ مَمْلُوكَهُ فَوْقَ اَرْبَعِينَ سَوْطًا، فَاِنَّهُ عَدَا "

❀❀ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات سنی ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو چالیس سے زیادہ کوڑے مارتا ہے وہ اس زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔

17969 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُقَيِّدُ غُلَامَهُ بِالْقَيْدِ الْخَفِيفِ "

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلام کو ہلکی سی بیڑی

میں قید کیا تھا۔

بَابُ قَذْفِ الرَّجُلِ مَمْلُوكَهُ

باب: آدمی کا اپنے غلام پر زنا کا الزام لگانا

17970 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ امْرَاَةً قَذَفَتْ وَلِيدَةً فَقَالَتْ لَهَا: يَا زَانِيَةُ " اَوْ رَجُلٌ قَذَفَ اَمَتَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اَرَاَيْتَهَا تَزْنِي؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُجْلَدَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِيْنَ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے اپنے کنیز پر زنا کا الزام لگایا اور اس سے کہا: اے زانیہ یا شاید ایک شخص نے اپنی کنیز پر زنا کا الزام لگایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تمہیں اس کے حوالے سے اسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔

17971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: مَنْ قَذَفَ اَمَتَهُ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِيْنَ سَوْطًا بِسَوْطٍ مِّنْ حَدِيدٍ

❀❀ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص اپنی کنیز پر زنا کا الزام لگاتا ہے قیامت کے دن اسے لوہے کے بنے ہوئے اسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔

17972 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ امْرَاَةً قَذَفَتْ وَلِيدَتَهَا، فَقَالَتْ: يَا زَانِيَةُ، اَوْ رَجُلٌ قَذَفَ اَمَتَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اَرَاَيْتَهَا تَزْنِي؟ قَالَ: لَا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُجْلَدَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِيْنَ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنی کنیز پر زنا کا الزام لگایا اور کہا اے زانیہ یا شاید ایک شخص نے اپنی کنیز پر زنا کا الزام لگایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم نے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے اس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تمہیں اس کی وجہ سے اسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تُقْتَلُ بِالرَّجُلِ

باب: عورت کو مرد کے عوض میں قتل کیا جانا

17973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " وَالْمَرْاَةُ تُقْتَلُ بِالرَّجُلِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا

فَضْلٌ، وَعَمْرٌو

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے عورت کو مرد کے عوض میں قتل کیا جائے گا ان کے درمیان کوئی فضیلت نہیں ہے عمرو نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

17974 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا فِي الْاَدَبِ يَقُوْلُ: لَوْ ضَرَبَهَا فَشَجَّهَا، وَلَكِنْ اِنِ اعْتَدَى عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا كَانَ الْقَوَدُ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: عورت کو تربیت کے حوالے سے اس کے شوہر سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا وہ فرماتے ہیں: اگر مرد عورت کی پٹائی کرے اور اسے زخمی کردے (تو بھی قصاص نہیں دلوایا جائے گا) لیکن وہ اگر اس کے خلاف زیادتی کرتے ہوئے اسے قتل کردے تو پھر قصاص دلوایا جائے گا۔

17975 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَتَلَ رَجُلًا بِامْرَاَةٍ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے عوض میں ایک مرد کو قتل کروادیا تھا۔

17976 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَتُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسًا فَمَا فَوْقَهَا مِنَ الْجِرَاحِ، فَاِنِ اصْطَلَحُوا عَلَى الْعَقْلِ اَدَّى فِي عَقْلِ الْمَرْاَةِ فِي دِيَتِهَا، فَمَا زَادَ فِي الصُّلْحِ فِي دِيَتِهَا، فَلَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءُوا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت کو مرد سے قصاص دلوایا جائے گا جو ہر عمد میں ہوگا جس میں جانی نقصان کیا گیا ہو یا جو زخم پہنچایا گیا ہو تو پھر وہ لوگ دیت میں جس پر صلح کرلیں گے تو آدمی عورت کی دیت ادا کردے گا خواہ وہ رقم عورت کی دیت سے اضافی ہو لیکن اس پر صلح ہوچکی ہو تو ایسی صورت میں عاقلہ پر اس میں سے کچھ بھی لازم نہیں ہوگا' البتہ اگر وہ چاہیں (تو آدمی کی مدد کرسکتے ہیں)۔

17977 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قِصَاصٌ، اِلَّا فِي النَّفْسِ وَلَا بَيْنَ الْاَحْرَارِ وَالْعَبِيدِ قِصَاصٌ اِلَّا فِي النَّفْسِ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مرد اور عورت کے درمیان قصاص نہیں ہوگا صرف جان کی صورت میں ایسا ہوسکتا ہے اسی طرح آزاد افراد اور غلاموں کے درمیان قصاص نہیں ہوگا' البتہ جان کے معاملے میں ہوگا۔

17978 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ الْقِصَاصَ، بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ فِي الْعَمْدِ حَتّٰى فِي النَّفْسِ "، قَالَ سُفْيَانُ: الْقِصَاصُ فِي النَّفْسِ، وَمَا دُوْنَهَا بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ فِي قَوْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

❀❀ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا کہ قصاص مرد اور عورت کے درمیان قتل عمد کی

صورت میں ہوگا جو جان کے حوالے سے ہو

سفیان فرماتے ہیں: قصاص جان کے بارے میں بھی ہوگا اور اس سے کم میں بھی ہوگا جو مرد اور عورت کے درمیان ہوگا ایک روایت کے مطابق حضرت عمر بن عبدالعزیز اسی بات کے قائل ہیں۔

17979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا كَانَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ، فَفِيْهِ الْقِصَاصُ مِنْ جِرَاحَاتٍ، اَوْ قَتْلِ النَّفْسِ، اَوْ غَيْرِهَا اِذَا كَانَ عَمْدًا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرد اور عورت کے درمیان جو (مقدمہ ہوتا ہے) اس میں قصاص دیا جائے گا خواہ وہ زخم سے تعلق رکھتا ہو یا جان کو قتل کرنے کے حوالے سے ہو یا اس کے علاوہ ہو جبکہ عمد کے طور پر ایسا کیا گیا ہو۔

17980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ بَيْنَهُمَا سِتَّةَ آلَافٍ "

❀❀ مجاہد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان دونوں کے درمیان چھ ہزار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

17981 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْقِصَاصُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْعَمْدِ قَالَ: وَقَالَهُ جَابِرٌ: عَنِ الشَّعْبِيِّ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: عمد کی صورت میں مردوں اور عورتوں کے درمیان قصاص ہوگا جابر نے یہی روایت امام شعبی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

17982 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قِصَاصٌ، اِلَّا فِي النَّفْسِ، وَلَا بَيْنَ الْاَحْرَارِ وَالْعَبِيدِ قِصَاصٌ، اِلَّا فِي النَّفْسِ

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے مردوں اور عورتوں کے درمیان قصاص نہیں ہوگا صرف جان کے معاملے میں ہوگا آزاد افراد اور غلاموں کے درمیان قصاص نہیں ہوگا البتہ صرف جان کے معاملے میں ہوگا۔

بَابُ الْجُرُوحِ قِصَاصٌ

باب: زخموں کا قصاص ہوگا

17983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ، وَلَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَضْرِبَهُ، وَلَا يَسْجِنَهُ، اِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ، وَمَا كَانَ اللّٰهُ نَسِيًّا لَوْ شَاءَ لَاَمَرَ بِالضَّرْبِ وَالسِّجْنِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے زخموں کا قصاص ہوگا حاکم وقت کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ پٹائی کرے یا اس کو قید کردے کیونکہ قصاص لینے کا حکم ہے اللہ تعالیٰ کوئی چیز بھولا نہیں ہے اگر وہ چاہتا تو پٹائی کرنے کا یا قید کرنے کا بھی حکم دے دیتا۔

17984 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، قَالَا: اِنْ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا، وَجَرَحَ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ جُرْحًا، قُتِلَ الْقَاتِلُ، وَوَدَى اَهْلُ الْمَقْتُوْلِ مَا جَرَحَ بِالْقَاتِلِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء اور ابن ابوملیکہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے کو قتل کر دے اور مقتول نے قاتل کو زخمی کیا ہو تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور مقتول کے ورثاء اس زخم کی دیت ادا کریں گے جو قاتل کو لاحق ہوا تھا۔

بَابُ الْاِنْتِظَارِ بِالْقَوَدِ اَنْ يَبْرَاَ

باب: قصاص لیتے ہوئے اس بات کا انتظار کرنا (کہ زخمی شخص) تندرست ہو جائے

17985 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَنْتَظِرُ بِالْقَوَدِ اَنْ يَبْرَاَ صَاحِبُهُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے قصاص لیتے ہوئے اس بات کا انتظار کیا جائے گا کہ متعلقہ (یعنی متاثرہ) فرد تندرست ہو جائے۔

17986 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ، اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِىْ رِجْلِهِ، فَجَاءَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَقِدْنِىْ قَالَ: لَا حَتّٰى تَبْرَاَ قَالَ: اَقِدْنِىْ فَاَقَادَهُ ثُمَّ عَرَجَ فَجَاءَ الْمُسْتَقِيْدُ، فَقَالَ: حَقِّىْ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شَىْءَ لَكَ،

❀❀ محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کی ٹانگ پر ہڈی مار کے اسے زخمی کر دیا۔ دوسرا شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا مجھے قصاص دلوائیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم تندرست نہیں ہو جاتے اس نے کہا: آپ مجھے قصاص دلوائیے نبی اکرم ﷺ نے اسے قصاص دلوا دیا پھر وہ شخص مستقل لنگڑا ہو گیا پھر وہ شخص آیا اور بولا آپ میرا حق دلوائیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

17987 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن طلحہ سے منقول ہے۔

17988 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْعَدَكَ اللّٰهُ اَنْتَ عَجَّلْتَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا تھا۔

17989 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ رَجُلًا وَجَا رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي فَخِذِهِ فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَبَ اِلَيْهِ اَنْ يُقِيدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتّٰى تَبْرَاَ فَاَبَى اِلَّا اَنْ يُقِيدَهُ فَاَقَادَهُ، فَاَفْلَتَ، فَشُلَّتْ رِجْلُهُ بَعْدُ، فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اَرَى لَكَ شَيْئًا قَدْ اَخَذْتَ حَقَّكَ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کے زانوں پر ہڈی مار کر اسے زخمی کر دیا وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے مطالبہ کیا کہ آپ اسے قصاص دلوائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتے (اس وقت تک قصاص نہیں دلوایا جائے گا) اس شخص نے یہ بات نہیں مانی اور اصرار کیا کہ اسے قصاص دلوایا جائے نبی اکرم ﷺ نے اسے قصاص دلوا دیا تو اس کے بعد وہ مستقل طور پر شل (یعنی مفلوج) ہو گیا وہ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب تمہیں کچھ نہیں ملے گا تم نے اپنا حق وصول کر لیا ہے۔

17990 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ وَهْبٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلَى طَرِيفِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ قَاضِيًا بِالشَّامِ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ ضَرَبَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ بِالسَّيْفِ، فَجَاءَتِ الْاَنْصَارُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: الْقَوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَنْتَظِرُونَ، فَاِنْ بَرَاَ صَاحِبُكُمْ تَقْتَصُّوا، وَاِنْ يَمُتْ نُقِدْكُمْ فَعُوفِيَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: قَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّ هَوَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَفْوِ، قَالَ: فَعَفَوْا عَنْهُ فَاَعْطَاهُ صَفْوَانُ جَارِيَةً فَهِيَ اُمُّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ

❀❀ یزید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے طریف بن ربیعہ کی طرف خط لکھا تھا جو شام کے قاضی تھے اس خط میں یہ لکھا کہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو تلوار ماری' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے قصاص دلوایا جائے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ انتظار کرو اگر تمہارا ساتھی تندرست ہو گیا تو تم قصاص لے لینا اور اگر وہ مر گیا تو ہم تمہیں قصاص دلوا دیں گے حضرت حسان رضی اللہ عنہ بعد میں ٹھیک ہو گئے تو انصار نے کہا: آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی یہ خواہش ہے کہ ایسی صورت میں معاف کر دیا جائے تو ان لوگوں نے مجرم کو معاف کر دیا حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ایک کنیز دی جو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کی والدہ بنی تھیں۔

17991 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ طَعَنَ آخَرَ بِقَرْنٍ فِي رِجْلِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَقِدْنِي، فَقَالَ: حَتّٰى تَبْرَاَ جِرَاحُكَ فَاَبَى الرَّجُلُ اِلَّا اَنْ يَسْتَقِيدَ فَاَقَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَّ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ، وَعَرَجَ الْمُسْتَقِيدُ، فَقَالَ: عَرِجْتُ وَبَرَاَ صَاحِبِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ آمُرْكَ اَنْ لَا تَسْتَقِيدَ حَتّٰى تَبْرَاَ جِرَاحُكَ فَعَصَيْتَنِي، فَاَبْعَدَكَ اللّٰهُ وَبَطَلَ عَرَجُكَ، ثُمَّ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِهِ جُرْحٌ بَعْدَ الرَّجُلِ

الَّذِیْ عَرَجَ اَنْ لَا یَسْتَقِیْدَ حَتّٰی یَبْرَاَ جُرْحُ صَاحِبِهٖ؟ " فَالْجِرَاحُ عَلٰی مَا بَلَغَ حِیْنَ یَبْرَاُ، فَمَا كَانَ مِنْ شَلَلٍ، اَوْ عَرَجٍ، فَلَا قَوَدَ فِیْهِ وَهُوَ عَقْلٌ، وَمَنِ اسْتَقَادَ جُرْحًا فَاُصِیْبَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ، فَعَقْلُ مَا فَضَلَ عَلٰی دِیَتِهٖ عَلٰی جُرْحِ صَاحِبِهٖ لَهٗ،

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے دوسرے شخص کی ٹانگ پر ہڈی مار کر اسے زخمی کر دیا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے قصاص دلوائیے آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے تمہارا زخم ٹھیک ہو جائے لیکن وہ شخص نہیں مانا اور قصاص لینے پر اصرار کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے قصاص دلوا دیا' بعد میں جس شخص سے قصاص دلوایا گیا تھا' وہ تندرست ہو گیا اور جس نے قصاص لیا تھا' وہ لنگڑا ہو گیا اس نے کہا: میں لنگڑا ہو گیا ہوں اور دوسرا شخص ٹھیک ہو گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ تم قصاص نہ لو جب تک تمہارا زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا تم نے میری نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دور کر دیا اور تمہارا لنگڑا پن رائیگاں گیا پھر اس واقعہ کے بعد یعنی جس میں آدمی لنگڑا ہو گیا تھا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جس شخص کو زخم لاحق ہوتا ہے' تو اس کا قصاص اس وقت تک نہ دلوایا جائے جب تک زخمی شخص تندرست نہیں ہو جاتا جب وہ شخص تندرست ہو جائے گا تو اس وقت زخم کے حساب سے قصاص دلوایا جائے گا اور اگر اس کا عضو شل ہو جاتا ہے یا وہ لنگڑا ہو جاتا ہے' تو پھر قصاص نہیں دلوایا جائے گا بلکہ اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو شخص زخم کا قصاص لیتا ہے' اور جس سے قصاص لیا گیا تھا اسے اضافی نقصان ہو جاتا ہے' تو پھر اس اضافی نقصان کے جرمانے کی ادائیگی دوسرے فریق پر لازم ہوگی۔

17992 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، سَمِعْتُ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ: اَخْبَرَنِیْهِ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ

❀❀ اسی کی مانند روایت عمرو بن شعیب کے حوالے سے منقول ہے۔

17993 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ: طَعَنَ رَجُلٌ رَجُلًا بِقَرْنٍ، فَجَاءَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَقِدْنِیْ، فَقَالَ: دَعْهُ، حَتّٰی تَبْرَاَ فَاَعَادَهَا عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ، اَوْ ثَلَاثًا، وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: دَعْهُ حَتّٰی تَبْرَاَ فَاَقَادَهٗ بِهٖ، ثُمَّ عَرَجَ الْمُسْتَقِیْدُ فَجَاءَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَرَاَ صَاحِبِیْ وَعَرِجْتُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ آمُرْكَ اَنْ لَا تَسْتَقِیْدَ حَتّٰی تَبْرَاَ جِرَاحُكَ فَالْجِرَاحُ عَلٰی مَا بَلَغَ، وَمَا كَانَ مِنْ شَلَلٍ اَوْ عَرَجٍ فَلَا قَوَدَ فِیْهِ، وَهُوَ عَقْلٌ، وَمَنِ اسْتَقَادَ جُرْحًا فَاُصِیْبَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ، فَعَقْلُ مَا نَقَصَ مِنْ جُرْحِ صَاحِبِهٖ لَهٗ، وَقَضٰی اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو ہڈی مار کر زخمی کر دیا دوسرا شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا مجھے قصاص دلوائیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتے اس نے دو یا شاید تین مرتبہ اپنی بات دہرائی نبی اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے: اسے رہنے دو جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتے پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے قصاص دلوا دیا قصاص لینے والا شخص بعد میں لنگڑا ہو گیا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میرا مقابل فریق تو ٹھیک ہو گیا ہے'

اور میں لنگڑا ہو گیا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ تم قصاص نہ لو جب تک تمہارا زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا پھر زخم جس حد تک بھی جاتا اسی کا حساب کیا جاتا اگر شل ہو جاتا یا لنگڑا پن ہو جاتا تو اس میں قصاص نہ ہوتا اس میں دیت ہوتی جو شخص کسی زخم کا قصاص لے اور جس سے قصاص لیا جا رہا ہے اسے زیادہ نقصان ہو جائے تو اس کی دیت کی ادائیگی (قصاص لینے والے) پر لازم ہوگی۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

17994 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اسْتَقَادَ مِنْ رَجُلٍ قَبْلَ اَنْ يَبْرَاَ صَاحِبُهُ، ثُمَّ مَاتَ الْمُسْتَقِيدُ مِنَ الَّذِي اَصَابَهُ قَالَ: اَرَى اَنْ يُودَى فَضْلُ عَقْلِ الْمُسْتَقِيدِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص دوسرے شخص سے قصاص لیتا ہے اس سے پہلے کہ دوسرا شخص تندرست ہوتا پھر وہ شخص فوت ہو جاتا ہے جو قصاص لینے والا تھا جسے دوسرے شخص نے نقصان پہنچایا تھا تو عطاء نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ قصاص لینے والے کی دیت کی بقیہ رقم دیت کے طور پر ادا کی جائے گی۔

17995 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَسْتَقِيدُ مِنَ الرَّجُلِ فَيَمُوتُ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ قَالَ: اَرَى اَنْ يُوْدَى قَالَ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اَظُنُّ اَنَّهُ سَيُودَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے شخص سے قصاص لیتا ہے اور جس سے قصاص لیا جا رہا ہے وہ فوت ہو جاتا ہے انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی دیت ادا کی جائے گی عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی دیت ادا کی جائے گی۔

17996 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اسْتَقَادَ مِنْ آخَرَ، ثُمَّ مَاتَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ غَرِمَ دِيَتَهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے سے قصاص لے اور جس سے قصاص لیا جا رہا ہے وہ اس کی وجہ سے انتقال کر جائے تو وہ (یعنی پہلا شخص) اس کی دیت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

17997 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: السُّنَّةُ اَنْ يُودَى

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے کہ اس کی دیت ادا کی جائے گی۔

17998 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ اَشَلَّ اِصْبَعَ رَجُلٍ قَالَ: يَسْتَقِيدُ مِنْهُ فَاِنْ شَلَّتْ اِصْبَعُهُ وَاِلَّا غَرِمَ لَهُ الدِّيَةَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی شخص کی انگلی کو شل کر دیتا ہے دوسرا شخص اس سے قصاص لیتا ہے تو پہلے شخص کی انگلی شل ہو جاتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اس کو دیت ادا کرے گا۔

17999 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، اَوْ غَيْرِهِ اَنَا اَشُكُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ جَرَحَ رَجُلًا فَاقْتَصَّ مِنْهُ، ثُمَّ هَلَكَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ قَالَ: عَقْلُهُ عَلَى الَّذِي اسْتَقَادَهُ مِنْهُ، وَيَطْرَحُ

عَلَيْهِ دِيَةَ جُرْحِهِ مِنْ ذٰلِكَ، فَمَا فَضَلَ مِنْ عَقْلِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کسی کو زخمی کرتا ہے اس سے قصاص لیا جاتا ہے، تو وہ شخص ہلاک ہو جاتا ہے، جس سے قصاص لیا جا رہا تھا تو امام شعبی نے فرمایا: اس کی دیت اس شخص پر لازم ہوگی جس نے اس سے قصاص لیا تھا اور اس دیت میں سے اس زخم کی دیت الگ کر لی جائے گی جو باقی بچے گا اس کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی۔

18000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ فِي الَّذِي يُسْتَقَادُ مِنْهُ، ثُمَّ يَمُوتُ قَالَ: يَغْرَمُ دِيَتَهُ لِاَنَّ النَّفْسَ خَطَأٌ

❀❀ ابن شبرمہ نے حارث عکلی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جس سے قصاص لیا جا رہا تھا اگر وہ مر جائے تو (قصاص لینے والا) اس کی دیت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا کیونکہ یہ قتل خطا شمار ہوگا۔

18001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ مَاتَ فِي قِصَاصٍ، فَلَا دِيَةَ لَهُ

❀❀ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص قصاص لیتے ہوئے مر جائے تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

18002 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَتْلُهُ حَقٌّ. يَعْنِي اَنْ لَا دِيَةَ.

❀❀ سعید بن مسیب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے اس کا قتل حق شمار ہوگا ان کی مراد یہ تھی کہ اس کی دیت نہیں ہوگی۔

18003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ يَرْوِيهِ عَنْ بَعْضِهِمْ يَقُولُ: لَا يَغْرَمُهُ اِنَّمَا هُوَ لَحَدٌّ اَتَى عَلَى اَجَلِهِ

❀❀ قتادہ نے بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس کا تاوان ادا نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ ایک سزا تھی اور وہ شخص اپنی موت آپ مرا ہے۔

18004 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَا يُودَى قَتْلُهُ حَقٌّ

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی دیت ادا نہیں کی جائے گی اس کا قتل حق ہے۔

18005 - آثارِ صحابہ: قَالَ قَتَادَةُ: وَاَخْبَرَنِي رَجُلٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَتَلَهُ كِتَابُ اللّٰهِ

❀❀ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی کتاب (کے فیصلے) نے اسے قتل کروایا ہے۔

18006 - [illegible] صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، قَالَا: لَا يَغْرَمُهُ، اَوْ قَالَ

اَحَدُهُمَا: قَتْلُهُ حَقٌّ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: قَتَلَهُ كِتَابُ اللّٰهِ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اس کا تاوان ادا نہیں کرے گا یا شاید ان دونوں میں سے کسی ایک نے کہا: ہے کہ اس کا قتل حق ہے اور دوسرے صاحب نے کہا: ہے اللہ کی کتاب (کے فیصلے) نے اسے قتل کروایا ہے۔

18007 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا كُنْتُ لِاُقِيْمَ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ، فَاَجِدَ فِیْ نَفْسِی اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَلَوْ مَاتَ، وَدَيْتُهُ، وَذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ

❀❀ عمیر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں کسی پر حد جاری کروں اور اس وجہ سے وہ مرجائے تو مجھے اس حوالے سے پریشانی نہیں ہوگی' البتہ شراب پینے والے کا معاملہ مختلف ہے' اگر وہ مرجاتا ہے' تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی باقاعدہ سزا مقرر نہیں کی تھی۔

18008 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: عَلَى الَّذِیْ اقْتَصَّ مِنْهُ دِيَتُهُ غَيْرَ اَنَّهُ يُطْرَحُ عَنْهُ دِيَةُ جُرْحِهِ

❀❀ ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے' جس شخص نے اس سے قصاص لیا تھا اس پر اس کی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی البتہ اس کے زخم کی دیت اس میں سے منہا کرلی جائے گی۔

18009 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ، اَنَّ عَلِيًّا، وَعُمَرَ اجْتَمَعَا عَلٰى اَنَّهُ مَنْ مَاتَ فِی الْقِصَاصِ فَلَا حَقَّ لَهُ كِتَابُ اللّٰهِ، قَتَلَهُ قُلْتُ لَهُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: اَظُنُّهُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيَّ

❀❀ ابن جریج نے محمد نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص قصاص کے دوران مرجائے اس کو (دیت کا) حق نہیں ہوگا کیونکہ اللہ کی کتاب (کے فیصلے) نے اسے قتل کروایا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے محمد نامی راوی سے مراد عبیداللہ عرزمی ہیں۔

بَابُ مَنْ اَفْزَعَهُ السُّلْطَانُ

باب: حاکم وقت جس شخص کو خوف زدہ کرے

18010 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى امْرَاَةٍ مُغَيَّبَةٍ كَانَ يُدْخَلُ عَلَيْهَا، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا، فَقِيْلَ لَهَا: اَجِيْبِیْ عُمَرَ، فَقَالَتْ: يَا وَيْلَهَا مَا لَهَا، وَلِعُمَرَ قَالَ: فَبَيْنَا هِیَ فِی الطَّرِيْقِ فَزِعَتْ فَضَرَبَهَا الطَّلْقُ فَدَخَلَتْ دَارًا، فَاَلْقَتْ وَلَدَهَا، فَصَاحَ الصَّبِيُّ صَيْحَتَيْنِ، ثُمَّ مَاتَ. فَاسْتَشَارَ عُمَرُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ عَلَيْهِ بَعْضُهُمْ، اَنْ لَيْسَ

عَلَيْكَ شَيْءٌ، اِنَّمَا اَنْتَ وَالٍ وَمُؤَدِّبٌ قَالَ: وَصَمَتَ عَلِيٌّ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: اِنْ كَانُوْا قَالُوْا: بِرَاْيِهِمْ فَقَدْ اَخْطَاَ رَاْيُهُمْ، وَاِنْ كَانُوْا قَالُوْا: فِيْ هَوَاكَ فَلَمْ يَنْصَحُوا لَكَ، اَرٰى اَنَّ دِيَتَهٗ عَلَيْكَ فَاِنَّكَ اَنْتَ اَفْزَعْتَهَا، وَاَلْقَتْ وَلَدَهَا فِيْ سَبَبِكَ قَالَ: فَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَقْسِمَ عَقْلَهٗ عَلٰى قُرَيْشٍ، يَعْنِيْ يَاْخُذُ عَقْلَهٗ مِنْ قُرَيْشٍ لِاَنَّهٗ خَطَاٌ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کو بلوایا جس کا شوہر موجود نہیں تھا اور اس کے ہاں لوگ بکثرت آتے جاتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں تشویش ہوئی انہوں نے اس عورت کو بھجوایا اس عورت سے کہا گیا: تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اس نے کہا: میرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا واسطہ ہے پھر وہ عورت (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف) جارہی تھی وہ پریشانی کا شکار ہوئی اسے دردزہ شروع ہوئی وہ ایک گھر میں داخل ہوئی اور بچے کو جنم دے دیا اس کے بچے نے دومرتبہ چیخ ماری اور پھر فوت ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مشورہ کیا تو بعض حضرات نے انہیں یہ مشورہ دیا آپ پر کوئی چیز لازم نہیں ہے آپ نگران ہیں اور ادب سکھانے والے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دوران خاموش رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے کہا: اگر تو ان حضرات نے یہ بات اپنی رائے کی بنیاد پر کہی ہے تو یہ رائے ٹھیک نہیں ہے' اور اگر یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کی خواہش کے مطابق مشورہ دیں گے تو انہوں نے آپ کی خیرخواہی نہیں کرنی تھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بچے کی دیت آپ پر لازم ہوگی کیونکہ آپ نے اس عورت کو خوف زدہ کیا تھا اور آپ کی وجہ سے اس عورت نے بچے کو جنم دے دیا راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس بچے کی دیت (کی ادائیگی) قریش میں تقسیم کریں راوی کی مراد یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اس کی دیت قریش سے وصول کریں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عاقلہ ہے کیونکہ یہ قتل خطا تھا۔

18011 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ بِمَشُوْرَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ وَاِسْقَاطِهَا وَاَمْرِهٖ اِيَّاهُ اَنْ يَضْرِبَ الدِّيَةَ عَلٰى قُرَيْشٍ

❀❀ اعمش نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے اس عورت نے بچے کو پیدا کیا (اور وہ بچہ مرگیا) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ وہ اس کی دیت کی ادائیگی قریش پر لازم کریں۔

بَابُ مَا لَا يُسْتَقَادُ

باب: کس سے قصاص نہیں لیا جائے گا؟

18012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُقَادُ مِنَ الْمَاْمُوْمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْنَا اَحَدًا اَقَادَ مِنْهَا قَبْلَ ابْنِ الزُّبَيْرِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مامومہ زخم کا قصاص لیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے پہلے اور کسی کے بارے میں ہم نے یہ روایت نہیں سنی کہ اُس نے اِس زخم کا قصاص دلوایا ہو۔

18013 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ، أَقَادَ مِنَ الْمَأْمُومَةِ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مامومہ زخم کا قصاص دلوایا تھا۔

18014 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: كَسَرَ رَجُلٌ فَخِذَ رَجُلٍ فَسَأَلْتُ بِالْمَدِينَةِ، فَأَمَرَنِي أَكْثَرُ مَنْ سَأَلْتُ بِالْقَوَدِ فَأَقَدْتُ مِنْهُ

❀❀ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کا زانوں توڑ دیا میں نے مدینہ منورہ میں لوگوں سے دریافت کیا' تو جن لوگوں سے میں نے دریافت کیا: ان میں سے اکثر نے مجھے یہی حکم دیا کہ قصاص لیا جائے تو میں نے اس شخص کو قصاص دلوایا۔

18015 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُقَادُ مِنَ الْمَنْقُولَةِ، وَالْجَائِفَةِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے منقولہ اور جائفہ کا قصاص نہیں دلوایا جائے گا۔

18016 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " فَاللَّحْيُ يُكْسَرُ، وَالصُّلْبُ وَالْيَدُ وَالْأَنْفُ قَالَ: لَا يُقَادُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر جبڑا توڑ دیا جاتا ہے یا پشت یا ناک یا ہاتھ (توڑ دیا جاتا ہے) تو عطاء نے فرمایا: ان سب کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

18017 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ إِذَا أَقَدْتَ مِنْهُ جَاءَ مِثْلَ الَّذِي أَصَابَ سَوَاءً فَأَقِدْ مِنْهُ، وَكُلُّ شَيْءٍ لَا يُسْتَطَاعُ أَنْ يَأْتِيَ مِثْلَهُ، فَلَا تُقِدْ مِنْهُ، قُلْتُ: فَالْعَيْنُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالسِّنُّ " فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرٍو، قَوْلَ عَطَاءٍ قَالَ: نَعَمْ، مَا قَالَ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے ہر وہ صورت حال جس میں تم بالکل درست طریقے سے برابر کا قصاص لے سکو تو اس میں قصاص دلوادو لیکن ہر وہ صورت جس میں اس طرح قصاص دلوانا ممکن نہ ہو' تو تم اس میں قصاص نہ دلواؤ میں نے دریافت کیا: آنکھ کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: دانت کا بھی یہی حکم ہوگا۔

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار کے سامنے عطاء کا قول نقل کیا تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! جو انہوں نے کہا: ہے (وہ درست ہے)۔

18018 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا قَوَدَ فِي الْجَائِفَةِ وَلَا الْمَأْمُومَةِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے جائفہ اور مامومہ زخم کا قصاص نہیں ہوگا۔

18019 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: لَا قَوَدَ فِي الْمَأْمُومَةِ

❀❀ ابن شہاب فرماتے ہیں: مامومہ زخم میں قصاص نہیں ہوگا۔

18020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا قِصَاصَ فِي الْهَاشِمَةِ، وَلَا الْمُنَقِّلَةِ، وَلَا الْجَائِفَةِ، وَلَا الْمَأْمُومَةِ، وَلَا الْيَدِ الشَّلَّاءِ، وَلَا الرِّجْلِ الشَّلَّاءِ، وَفِي ذٰلِكَ الدِّيَةُ

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: ہاشمہ، منقلہ، جائفہ، مامومہ، شل ہاتھ اور شل پاؤں (ان سب صورتوں میں) قصاص نہیں ہوگا ان سب میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18021 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا قَوَدَ فِي الشَّلَلِ، وَلَا فِي الْعَرَجِ، وَلَا فِي الْكَسْرِ وَفِيهِ الْعَقْلُ،

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شل ہونے لنگڑے ہونے ٹوٹ جانے میں قصاص لاگو نہیں ہوگا اس میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18022 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ عمرو بن شعیب نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالشَّعْبِيِّ، أَنَّهُمَا قَالَا: لَا قِصَاصَ فِي عَظْمٍ مَا خَلَا الرَّأْسَ

❀❀ حسن بصری اور امام شعبی فرماتے ہیں: سر کے علاوہ کسی ہڈی میں قصاص نہیں ہوگا۔

18024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعِظَامِ قِصَاصٌ،

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: ہڈیوں میں قصاص نہیں ہوگا۔

18025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ حکم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ جلوازا لِشُرَيْحٍ ضَرَبَ إِنْسَانًا بِالسَّوْطِ، فَأَقَادَ مِنْهُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَأَصْحَابُنَا يَقُولُونَ: لَا قَوَدَ فِي اللَّطْمَةِ، وَلَا فِي أَشْبَاهِهَا، وَلَا فِي السَّوْطِ، وَالْعَصَا، وَفِي ذٰلِكَ حُكْمٌ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: قاضی شریح کے جلواز نے ایک شخص کو لاٹھی ماری تو قاضی شریح نے اس سے قصاص دلوایا سفیان کہتے ہیں ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں چانٹا مارنے یا اس طرح کی دیگر صورتوں میں یا کوڑا یا لاٹھی مارنے کی صورتوں میں قصاص نہیں ہوگا ایسی صورت میں ثالث کی صوابدید کے مطابق (جرمانہ عائد کیا جائے گا)۔

18027 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: لَا قَوَدَ فِي الْمُنَقِّلَةِ، وَالْجَائِفَةِ، وَالْمَأْمُومَةِ، وَلَا قَوَدَ فِي كَسْرِ عَظْمٍ

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: منقلہ، جائفہ، مامومہ زخم میں قصاص نہیں ہوگا اور ہڈی توڑنے میں قصاص نہیں ہوگا۔

18028 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: لَا يُقْتَصُّ مِنَ اللَّطْمَةِ، وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى: لَا قَوَدَ فِيهَا

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: چانٹا مارنے کا قصاص نہیں لیا جائے گا ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: اس کا قصاص نہیں ہوگا۔

18029 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا قِصَاصَ فِي اللَّطْمَةِ، وَلَا الْوَكْزَةِ

❀❀ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: چانٹا مارنے یا مکا مارنے میں قصاص نہیں ہوگا۔

18030 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: لَطَمَ عَمُّ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَجُلًا مِنَّا فَجَاءَ عَمُّهُ اِلٰى خَالِدٍ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لِوُجُوهِكُمْ فَضْلًا عَلٰى وُجُوهِنَا، اِلَّا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ خَالِدٌ: اقْتَصَّ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ اَخِيهِ: الْطُمْ وَاشْدُدْ فَلَمَّا رَفَعَ يَدَهُ قَالَ: دَعْهَا لِلّٰهِ

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے چچا نے ہم میں سے ایک شخص کو طمانچہ مار دیا پھر ان کے چچا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے اے قریش کے گروہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے چہروں کو ہمارے چہروں پر فضیلت عطا نہیں کی ہے البتہ اس فضیلت کا معاملہ مختلف ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عطا کی ہے' تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم قصاص لے لو تو اس شخص نے اپنے بھتیجے سے کہا: تم طمانچہ مارو اور زور سے مارنا جب اس شخص نے ہاتھ بلند کیا تو اس نے کہا: اس کو اللہ کے لئے چھوڑ دو۔

18031 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ مَوْلًى لِسُلَيْمَانَ يَقُولُ: يُخْبِرُ مَعْمَرًا: اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ قَضٰى فِي الصَّكَّةِ، اِنِ احْمَرَّتْ اَوِ اسْوَدَّتْ اَوِ اخْضَرَّتْ بِسِتَّةِ دَنَانِيرَ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان کے آزاد کردہ غلام کو معمر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن حبیب نے طمانچہ مارنے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر (دوسرے شخص کا دانت یا چہرہ) سرخ یا سیاہ یا سبز ہو جاتا ہے' تو چھ دینار ادا کرنا لازم ہوں گے۔

بَابُ الْقَوَدِ مِنَ السُّلْطَانِ

باب: حاکم وقت (یا سرکاری اہلکار) سے قصاص لینا

18032 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ اَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ، فَاَتَوُا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا قَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا قَالَ: فَلَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ، وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ اَتَوْنِي يُرِيدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: لَا، فَهَمَّ الْمُهَاجِرُوْنَ بِهِمْ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُفُّوا فَكَفُّوا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ، وَقَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا زکوٰۃ کی ادائیگی کے حوالے سے ایک شخص کے ساتھ ان کا جھگڑا ہوگیا حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور اسے زخمی کر دیا وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے یارسول اللہ! قصاص دلوایئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اتنی اتنی رقم لے لو وہ اس سے راضی نہیں ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اتنی اتنی رقم لے لو وہ اس سے بھی راضی نہیں ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اتنی اتنی رقم لے لو تو وہ راضی ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں سے خطاب کروں گا اور تمہاری رضامندی کے بارے میں انہیں بتادوں گا ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دینا شروع کیا اور ارشاد فرمایا: لیث قبیلے کے لوگ میرے پاس آئے یہ لوگ قصاص لینا چاہ رہے تھے میں نے انہیں اتنی اتنی رقم کی پیش کش کی تو یہ لوگ راضی ہو گئے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے دریافت کیا:) کیا تم لوگ راضی ہو گئے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مہاجرین نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ تم لوگ رک جاؤ وہ لوگ رک گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بلوا کر مزید کی پیشکش کی اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو گئے ہو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

18033 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمٍ عَلٰى غَنَائِمِ حُنَيْنٍ، فَبَلَغَ اَبَا جَهْمٍ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اَوِ الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ، غَلَّ مِنَ الْغَنَائِمِ، فَضَرَبَهُ اَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ مَنْقُوْلَةً، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ الْقَوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَرَبَكَ عَلٰى ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهُ لَا قَوَدَ لَكَ، لَكَ مِائَةُ شَاةٍ، فَلَمْ يَرْضَ قَالَ: فَلَكَ مِائَتَا شَاةٍ فَلَمْ يَرْضَ قَالَ: فَلَكَ ثَلَاثُمِائَةٍ لَا اَزِيدُكَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: فَرَضِيَ الرَّجُلُ قَالَ: وَعِلْمِي اَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ اَيْضًا

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کو غزوۂ حنین کے مال غنیمت کے سلسلے میں بھیجا تو حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ مالک بن برصاء یا شاید حارث بن برصاء نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اس کی پٹائی کی اور اسے منقولہ زخم لگا دیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے قصاص کا مطالبہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے جرم کی وجہ سے پٹائی کی ہے جس کا تم نے ارتکاب کیا ہے تمہیں قصاص نہیں ملے گا تم ایک سو بکریاں لے لو وہ اس سے راضی نہیں ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو سو بکریاں لے لو وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین سو لے لو میں اس سے زیادہ نہیں دوں گا راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تو وہ شخص راضی ہو گیا۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے یہ روایت عروہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

18034 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: خَرَجَ سَاعٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مَعَهُ اَبُوْ جُنْدُبِ بْنُ الْبَرْصَاءِ، وَاَبُوْ جَهْمِ بْنُ غَانِمٍ فَافْتَخَرَ اَبُوْ جُنْدُبِ بْنُ الْبَرْصَاءِ، سَلَفًا ابْنِ قَيْسٍ، فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ جَهْمٍ فَاَمَّهُ بِلَحْيَيْ بَعِيرٍ، فَلَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدُبًا وَاَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَاِنِّي ذَاكِرٌ عَلَى الْمِنْبَرِ رِضَاكُمْ، فَاِذَا ذَكَرْتُهُ فَقُوْلُوْا: نَعَمْ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ رِضَاهُمْ قَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوْا: لَا، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَمْ تَزْعُمُوْا اَنَّكُمْ قَدْ رَضِيتُمْ فَهَلَّا اسْتَزَدْتُمُوْنِي؟ ثُمَّ زَادَهُمْ، فَقَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَاِنِّي قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَاكِرٌ رِضَاكُمْ فَاِذَا سَاَلْتُكُمْ اَرَضِيتُمْ فَقُوْلُوْا: نَعَمْ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رِضَاهُمْ، وَقَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، وَلَمْ يُقِدْ مِنْهُ

❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک اہل کار زکوٰۃ کی وصولی کے لئے نکلا اس کے ساتھ حضرت ابوجندب بن برصاء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجہم بن غانم رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابوجندب بن برصاء رضی اللہ عنہ نے ابن قیس کے اسلاف پر فخر کیا تو ابوجہم رضی اللہ عنہ ان کی طرف بڑھے اور اونٹ کی ہڈی مار کر انہیں زخمی کر دیا جب وہ لوگ مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے جندب اور ان کے ساتھیوں کو راضی کرنا چاہا (اور انہیں کچھ ادائیگی کی پیش کش کی) پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ راضی ہو گئے ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر تمہاری رضامندی کا ذکر کر دوں گا جب میں اس کا ذکر کروں گا تو تم لوگ کہنا کہ ٹھیک ہے نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ان کی رضامندی کا ذکر کیا اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے آ گئے اور ان سے فرمایا کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم لوگ راضی ہو گئے ہو تم نے اس وقت مجھ سے مزید مانگ لینا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں مزید کی پیشکش کی اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو گئے ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر کھڑا ہو کر تمہاری رضامندی کا ذکر کروں گا جب میں تم سے دریافت کروں کہ کیا تم لوگ راضی ہو گئے ہو تو تم کہنا جی ہاں! نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ان کی رضامندی کا ذکر کیا اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو گئے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب سے قصاص نہیں دلوایا۔

18035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سُلَيْمَانَ، اَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ ضَرَبَ رَجُلًا فَاَقَادَهُ مِنْهُ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُقِيْدُ مِنْ عُمَّالِكَ قَالَ: نَعَمْ

قَالَ: اِذًا لَّا نَعْمَلُ لَکَ قَالَ: وَاِنْ لَمْ تَعْمَلُوا قَالَ: اَوْ تُرْضِيَهِ قَالَ: اَوْ اَرْضِيهِ "

❀❀ مغیرہ بن سلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک اہل کار نے ایک شخص کو مارا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے قصاص دلوایا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین کیا آپ اپنے اہل کاروں سے قصاص دلوائیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم آپ کے لئے کام نہیں کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواہ تم لوگ میرے لئے کام نہ کرو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یا تم لوگ اسے راضی کر دو (ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے)۔

18036 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: ظُهُوْرُ الْمُسْلِمِيْنَ حِمَى اللّٰهُ لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ، اِلَّا اَنْ يُخْرِجَهَا حَدٌّ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطِهِ قَائِمًا يُقِيدُ مِنْ نَفْسِهِ

❀❀ حبیب بن صہبان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مسلمانوں کی پشتیں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں اور یہ کسی بھی شخص کے لئے حلال نہیں ہیں البتہ اگر کوئی حد انہیں باہر نکال دے تو معاملہ مختلف ہے

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے خود دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے تھے اور ان کی بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی اور وہ اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دلوا رہے تھے۔

بَابُ قَوَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دلوانا

18037 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنْزِلِهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ، فَقَالَ: حَاجَتِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْنِيْ فَسَتُدْرِكُ حَاجَتَكَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالرَّجُلُ يَاْبَى فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَيْهِ السَّوْطَ فَضَرَبَهُ، وَقَالَ: دَعْنِيْ سَتُدْرِكُ حَاجَتَكَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَلَدْتُهُ آنِفًا؟ قَالَ: فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، وَقَالُوا: مَنْ هٰذَا الَّذِيْ جَلَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَجَاءَ الرَّجُلُ مِنْ آخِرِ الصُّفُوفِ، فَقَالَ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْنُ فَاقْتَصَّ، فَرَمَى اِلَيْهِ بِالسَّوْطِ قَالَ: بَلْ اَعْفُو قَالَ: اَوْ تَعْفُو؟ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَفَوْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنًا، فَلَا يُعْطِيهِ مَظْلَمَتَهُ فِي الدُّنْيَا اِلَّا انْتَقَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتَذْكُرُ لَيْلَةَ كُنْتُ اَقُوْدُ بِكَ الرَّاحِلَةَ، فَاِذَا قُدْتُهَا اَبْطَاَتْ، وَاِذَا سُقْتُهَا اعْتَرَضَتْ، وَاَنْتَ نَاعِسٌ عَلَيْهَا فَخَفَقْتُ رَاْسَكَ بِالْمِخْفَقَةِ،

وَقُلْتُ: اِيَّاكَ، اِيَّاكَ وَالْقَوْمَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاسْتَقِدْ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: بَلْ اَعْفُو قَالَ: بَلِ اسْتَقِدْ مِنِّي اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ: فَضَرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ، رَاَيْتُهُ يَتَضَوَّرُ مِنْهَا

❀❀ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے باہر تشریف لائے آپ کا ارادہ نماز پڑھانے کا تھا اسی دوران ایک شخص نے آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور بولا یارسول اللہ! مجھے کام ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے چھوڑ دو تھوڑی دیر بعد تمہاری ضرورت پوری ہو جائے گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی بات فرمائی لیکن اس شخص نے یہ بات نہیں مانی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی اٹھا کر اس شخص کو ماردی اور فرمایا: تم مجھے چھوڑ دو تمہاری ضرورت تھوڑی دیر بعد پوری ہو جائے گی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہ شخص کہاں ہے، جسے میں نے تھوڑی دیر پہلے مارا تھا؟ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے انہوں نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے؟ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا تھا آخری صفوں میں سے ایک شخص آگے آیا اور بولا میں اللہ کے غضب اور اللہ کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ اور بدلہ لے لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی اس کی طرف بڑھا دی اس نے عرض کی: میں درگزر کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم درگزر کرتے ہو؟ اس نے عرض کی: میں نے درگزر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب کوئی مومن کسی مومن پر ظلم کرے اور دنیا میں اس زیادتی کا بدلہ اسے نہ دے تو قیامت کے دن اس شخص کی طرف سے اللہ تعالیٰ اس بندے سے انتقام لے گا راوی کہتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی کیا آپ کو وہ رات یاد ہے جب میں آپ کی سواری کو لے کر چل رہا تھا جب میں نے اسے چلانا چاہا تو اس نے چلنے میں تاخیر کی جب میں نے اسے ہانکنا چاہا تو وہ پھیل گئی آپ اس وقت اس پر اونگھ رہے تھے تو میں نے درّے کے ذریعے آپ کو مارا تھا اور یہ کہا تھا: لوگوں کا دھیان کریں' تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھ سے بدلہ لے لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں معاف کرتا ہوں انہوں نے عرض کی: آپ مجھ سے بدلہ لیں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی کے ذریعے ایک ضرب انہیں لگائی میں نے انہیں دیکھا کہ وہ پیٹ کو مل رہے تھے۔

18038 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَجُلًا مُخْتَضِبًا بِصُفْرَةٍ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرِيدَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُطَّ وَرْسٌ قَالَ: فَطَعَنَ بِالْجَرِيدَةِ فِي بَطْنِ الرَّجُلِ، وَقَالَ: اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا قَالَ: فَاَثَّرَ فِي بَطْنِهِ، وَمَا اَدْمَاهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَلْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّاسُ: اَمِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتَصُّ؟ فَقَالَ: مَا بَشْرَةُ اَحَدٍ فَضَّلَ اللّٰهُ عَلَى بَشْرَتِي قَالَ: فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتَصَّ فَقَبَّلَ الرَّجُلُ بَطْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اَدَعُهَا لَكَ تَشْفَعُ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس نے زرد رنگ کا خضاب

لگایا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ورس کو کھرچ دو نبی اکرم ﷺ نے اس چھڑی کے ذریعے اس شخص کو چھویا اور فرمایا کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا اس کا نشان اس شخص کے پیٹ پر لگ گیا اس میں سے خون نہیں نکلا اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! بدلہ دیں لوگوں نے کہا: کیا تم اللہ کے رسول سے بدلہ لینا چاہ رہے ہو؟ تو اس نے کہا: کسی کی جلد کو اللہ تعالیٰ نے میری جلد پر فضیلت نہیں دی ہے راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا تم بدلہ لے لو تو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پیٹ کو بوسہ دیا اور بولا میں اسے آپ کے لئے چھوڑ رہا ہوں تاکہ اس کے بدلے آپ قیامت کے دن میری شفاعت کریں۔

18039 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: سَوَادَةُ بْنُ عَمْرٍو يَتَخَلَّقُ كَانَهُ عُرْجُونٌ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَآهُ يَعَضُّ لَهُ قَالَ: فَجَاءَ يَوْمًا وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَاَهْوَى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ كَانَ فِي يَدِهِ فَجَرَحَهُ "، فَقَالَ: الْقِصَاصُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَعْطَاهُ الْعُودَ وَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَانِ قَالَ: فَجَعَلَ يَرْفَعُهُمَا قَالَ: فَنَهَرَهُ النَّاسُ قَالَ: فَكَشَفَ عَنْهُ حَتّٰى انْتَهَى اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي جَرَحَهُ فَرَمَى بِالْقَضِيبِ، وَعَلِقَ يُقَبِّلُهُ، وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَلْ اَدَعُهَا لَكَ تَشْفَعُ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام سوادہ بن عمرو تھا' وہ خلوق لگایا کرتا تھا اور چھڑی محسوس ہوتا تھا نبی اکرم ﷺ جب اسے دیکھتے تھے تو اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے تھے ایک دن وہ آیا تو اس نے خلوق لگائی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے چھڑی جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں موجود تھی اس کی طرف بڑھائی اور اسے زخمی کر دیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا بدلہ دیں نبی اکرم ﷺ نے وہ چھڑی اسے دے دی نبی اکرم ﷺ نے دو قمیصیں پہنی ہوئی تھیں آپ انہیں اٹھانے لگے لوگوں نے اس شخص کو ڈانٹا لیکن نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیص ہٹادی اور اس جگہ کو نمایاں کیا جہاں آپ نے اسے مارا تھا تو اس نے چھڑی کو ایک طرف رکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ چمٹ کر آپ ﷺ کا بوسہ لینے لگا اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس کو آپ کے لئے چھوڑ رہا ہوں تاکہ آپ اس کے بدلے میں قیامت کے دن میری شفاعت کریں۔

18040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَادِي عَلٰى بَعْضِ عُمَّالِهِ، فَاَرَادَ اَنْ يُقِيدَهُ، فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: اِذَنْ لَا يَعْمَلُ لَكَ قَالَ: وَاِنْ اَنَا لَا اُقِيدُهُ؟ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْقَوَدَ مِنْ نَفْسِهِ، قَالَ عَمْرٌو: فَهَلَّا غَيْرَ ذٰلِكَ تُرْضِيهِ قَالَ: اَوْ اُرْضِيهِ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کسی اہل کار کے حوالے سے انہیں بدلہ دلوانے کی درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بدلہ دلوانے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ایسی صورت میں وہ شخص آپ کے لئے کام نہیں کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس

شخص کو کیوں بدلہ نہ دلواؤں جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دینے کا موقع دیا تھا تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے اس کے علاوہ کسی اور ذریعے سے اس کو راضی کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس شخص کو اس کے علاوہ کسی اور ذریعے سے راضی کر دیتا ہوں۔

18041 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَاَخْبَرُوهُ بِالَّذِي كَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ: وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اَقَلَّ مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ اِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ قَالَ: قَدْ فَعَلُوهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو مارا تو انصاری نے پکارا اے انصار (میری مدد کے لئے آؤ) مہاجر نے بھی کہا اے مہاجرین (میری مدد کے لئے آؤ) نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا: یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح کی پکار ہے؟ آپ کو صورت حال کے بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس چیز کو چھوڑ دو! یہ بدبودار چیز ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اس وقت مہاجرین کی تعداد انصار سے کم تھی اس کے بعد مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تھی جب عبداللہ بن اُبی کو اس واقعہ کے بارے میں پتہ چلا تو اس نے کہا: کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں سے عزت دار لوگ کم تر لوگوں کو باہر نکال دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو! ورنہ لوگ یہ باتیں کریں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

18042 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَادَ مِنْ نَفْسِهِ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقَادَ رَجُلًا مِنْ نَفْسِهِ، وَاَنَّ عُمَرَ اَقَادَ سَعْدًا مِنْ نَفْسِهِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دلوایا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دلوایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ دلوایا تھا۔

18043 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: اَسْنَدَهُ لِي فَنَسِيتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا عَاصِبًا رَاْسَهُ بِعِصَابَةٍ حَمْرَاءَ مُتَّكِئًا، اَوْ قَالَ: مُعْتَمِدًا عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَقَالَ اَحْمَدُ اِلَيْكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَقَدْ دَنَا مِنِّي حُقُوقٌ، مِنْ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ، فَمَنْ شَتَمْتُ لَهُ عِرْضًا فَهٰذَا عِرْضِي، فَلْيَسْتَقِدْ مِنْهُ، وَمَنْ ضَرَبْتُ لَهُ ظَهْرًا فَهٰذَا ظَهْرِي فَلْيَسْتَقِدْ مِنْهُ، وَمَنْ اَخَذْتُ لَهُ مَالًا فَهٰذَا مَالِي فَلْيَاْخُذْ مِنْهُ، وَلَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّي اَتَخَوَّفُ الشَّحْنَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا، وَاِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ طَبِيعَتِي، وَلَا مِنْ خُلُقِي، وَاِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ مَنْ اَخَذَ حَقًّا اِنْ كَانَ لَهُ، اَوْ حَلَّلَنِي فَلَقِيتُ رَبِّي، وَاَنَا طَيِّبُ النَّفْسِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَنَا اَسْاَلُكَ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ؟ قَالَ: اَسْلَفْتُكُمْ يَوْمَ كَذَا، وَكَذَا فَاَمَرَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ اَنْ يَقْضِيَهَا اِيَّاهُ"

❀❀ حفص بن میسرہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے ایک دن نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اپنے سر پر سرخ پٹی باندھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ اکٹھے ہو جائیں جب لوگ اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ منبر پر چڑھے ۔آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تمہارے درمیان رہتے ہوئے بہت سے حقوق میرے قریب ہو چکے ہوں گے جس شخص کی عزت پر میں نے حملہ کیا ہو تو میری یہ عزت موجود ہے وہ بدلہ لے لے جس شخص کی پشت پر میں نے مارا ہو تو میری پشت موجود ہے وہ بدلہ لے لے جس شخص کا مال میں نے لے لیا ہو تو میرا مال موجود ہے وہ اس میں سے حاصل کر لے اور کوئی بھی شخص یہ ہرگز یہ نہ سوچے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کسی ناراضگی کا اندیشہ ہے کیونکہ یہ چیز میری طبیعت یا میرے مزاج کا حصہ ہے (کہ میں ناراض نہیں ہوؤں گا) اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہوگا کہ جو حق وصول کر لے اگر اس کا کوئی حق ہو یا پھر وہ مجھے حلال کر دے (یعنی وہ حق معاف کر دے) تاکہ میں جب اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں تو میں بے فکر ہوؤں ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بولے میں نے آپ سے تین درہم لینے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس بنیاد پر؟ اس نے کہا: میں نے فلاں فلاں دن آپ کو وہ ادھار کے طور پر دیے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ یہ رقم اس شخص کو ادا کر دیں۔

بَابُ الطَّبِيبِ

باب: طبیب کا حکم

18044 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيهِ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا مُتَطَبِّبٍ لَمْ يَكُنْ بِالطِّبِّ مَعْرُوفًا، يَتَطَبَّبُ عَلَى اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، بِحَدِيدَةِ النماس المثاله، فَاَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُونَهَا فَعَلَيْهِ دِيَةُ مَا اَصَابَ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ بات تحریر تھی ہم تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: علاج معالجہ کرنے والا جو شخص طب کے حوالے سے معروف نہ ہو اور پھر وہ کسی شخص کا علاج کرتے ہوئے اس پر لوہے کے اوزار استعمال کرے اور پھر کسی کا جانی یا اس سے کم نقصان کردے تو اس نے نقصان کیا ہوگا اس کے مطابق دیت کی ادائیگی اس شخص پر لازم ہوگی۔

18045 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِیْ مَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ضَمَّنَ رَجُلًا كَانَ يَخْتِنُ الصِّبْيَانَ، فَقَطَعَ مِنْ ذَكَرِ الصَّبِيِّ فَضَمَّنَهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ اَيُّوْبَ يَقُوْلُ: كَانَتِ امْرَاَةٌ تَخْفِضُ النِّسَاءَ فَاَعْنَقَتْ جَارِيَةً فَضَمَّنَهَا عُمَرُ

❀❀ ابوملیح بن اسامہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جرمانے کی ادائیگی کا پابند کیا تھا جو بچوں کے ختنے کرتا تھا اور اس نے ایک بچے کی شرم گاہ کو کاٹ دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر جرمانہ عائد کیا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کے علاوہ ایک اور راوی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک عورت لڑکیوں کے ختنے کیا کرتی تھی اس نے ایک لڑکی کو زیادہ چیرہ لگا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر جرمانہ عائد کیا تھا۔

18046 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: " فِي الطَّبِيبِ اِنْ لَمْ يُشْهِدْ عَلٰى مَا يُعَالِجُ، فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ يَقُوْلُ: يَضْمَنُ "

❀❀ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر طبیب کے بارے میں یہ ثبوت فراہم نہ ہوسکے جو وہ علاج معالجہ کرتا ہے (وہ اس کا ماہر بھی ہے) تو پھر آدمی اپنے آپ کو ہی ملامت کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ طبیب جرمانہ ادا کرے گا۔

18047 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ النَّاسَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَطِبَّاءِ الْبَيَاطِرَةِ، وَالْمُتَطَبِّبِينَ مَنْ عَالَجَ مِنْكُمْ اِنْسَانًا، اَوْ دَابَّةً فَلْيَاْخُذْ لِنَفْسِهِ الْبَرَاءَةَ، فَاِنَّهُ كَانَ عَالَجَ شَيْئًا، وَلَمْ يَاْخُذْ لِنَفْسِهِ الْبَرَاءَةَ فَعَطِبَ فَهُوَ ضَامِنٌ

❀❀ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے علم طب کے ماہرین اور علاج معالجہ کرنے والے افراد! تم میں سے جو شخص کسی انسان یا جانور کا علاج کرے تو اپنے لئے ذمہ نہ ہونے کا طے کرلے اگر کوئی شخص کسی کا علاج کرے اور اپنی ذات کے لئے بری الذمہ ہونا طے نہ کرے اور پھر متعلقہ مریض مرجائے تو وہ شخص جرمانہ ادا کرے گا۔

18048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَنْعَلَ دَابَّةً فَعَنِتَتْ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ يَفْعَلُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا تَكَلَّفَ لَيْسَ ذٰلِكَ عَمَلَهُ فَقَدْ ضَمِنَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی

جانور کے کھر لگاتا ہے' اور اس جانور کے کھر کو خراب کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ شخص یہ کام کرتا ہے' تو پھر اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہوگا اور اگر وہ خواہ مخواہ یہ کام کر رہا تھا اس کا یہ پیشہ نہیں ہے' تو پھر وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

18049 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فِي الطَّبِيبِ اِنْ عَمِلَ بِيَدِهٖ عَمَلًا فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَتَعَدّٰى

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے طبیب اگر اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتا ہے' تو پھر اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوگا' البتہ اگر وہ حد سے تجاوز کرے تو معاملہ مختلف ہوگا۔

18050 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُدَاوِى ضَمَانٌ، قَالَ يُوْنُسُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَلَا عَلَى الْحَجَّامِ ضَمَانٌ "

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: دوا دارو کرنے والے پر جرمانہ لازم نہیں ہوگا۔

یونس نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ پچھنے لگانے والے پر بھی جرمانہ لاگو نہیں ہوگا۔

18051 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: لَيْسَ عَلٰى مُدَاوٍ وَلَا بَيْطَارٍ، وَلَا حَجَّامٍ ضَمَانٌ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ، فَعَقَرَهُ كَلْبُهُمْ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِمْ، وَاِنْ دَخَلَ بِاِذْنِهِمْ ضَمِنُوا، وَمَنِ اطَّلَعَ فِىْ دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا شَىْءَ عَلَيْهِمْ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: دوا دینے والا یا جانوروں کا معالج یا پچھنے لگانے والے پر جرمانہ لاگو نہیں ہوگا' جب کوئی شخص کسی قوم کے علاقے میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہوا اور ان لوگوں کے کتے اسے زخمی کر دیں تو ان لوگوں پر جرمانہ لاگو نہیں ہوگا لیکن اگر وہ ان کی اجازت کے ساتھ ان کے علاقے میں داخل ہوا تھا تو پھر وہ لوگ جرمانہ ادا کریں گے اور جو کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکے اور وہ لوگ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو ان لوگوں پر کوئی جرمانہ لازم نہیں ہوگا۔

18052 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الطَّبِيبُ يَبُطُّ الْجُرْحَ فَيَمُوتُ فِىْ يَدِهٖ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ عَقْلٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک طبیب زخم کو چیرہ لگاتا ہے (اور اس کے نتیجے میں) وہ شخص مر جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس پر دیت کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی عمرو بن دینار بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

18053 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: مَنْ عَاقَبَ عُقُوبَةً فِىْ غَيْرِ اِسْرَافٍ فَلَا دِيَةَ عَلَيْهِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی زیادتی کے بغیر کوئی سزا دے تو اس پر دیت کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

بَابٌ لَا قَوَدَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ

باب: آزاد شخص اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہوگا

18054 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُقَادُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ قَالَ: وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا يَقْتَصُّ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: غلام کو آزاد شخص سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: غلام آزاد شخص سے قصاص نہیں لے گا۔

18055 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: عَبْدٌ يَشُجُّ الْحُرَّ أَوْ يَفْقَأُ عَيْنَهُ قَالَ: لَا يَسْتَقِيدُ حُرٌّ مِنْ عَبْدٍ وَقَالَ ذٰلِكَ مُجَاهِدٌ: وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے کہا: ایک غلام ایک آزاد شخص کو زخمی کر دیتا ہے یا اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: آزاد شخص غلام سے قصاص نہیں لے گا مجاہد اور سلیمان بن موسیٰ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

18056 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا يَسْتَقِيدُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ، وَلٰكِنْ يَعْقِلُهُ إِنْ قَتَلَهُ أَوْ جَرَحَهُ، وَعَقْلُ الْمَمْلُوكِ فِي ثَمَنِهِ مِثْلُ عَقْلِ الْحُرِّ فِي دِيَتِهِ

❀❀ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: غلام' آزاد شخص سے قصاص نہیں لے گا لیکن اگر وہ اسے قتل کر دیتا ہے یا زخمی کر دیتا ہے' تو اس کی دیت ادا کرے گا اور غلام کا جرمانہ اس کی قیمت میں سے ادا کیا جائے گا جو آزاد شخص کی دیت جتنا ہوگا۔

18057 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الزُّهْرِيُّ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: آزاد شخص اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہوگا معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے بھی یہی بات کہی ہے۔

18058 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَوْ صَكَّ حُرٌّ عَبْدًا، أَوْ عَبْدٌ حُرًّا أُرْضِيَ بَيْنَهُمَا بِصُلْحٍ، وَلَا قِصَاصَ بَيْنَهُمَا

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: اگر آزاد شخص غلام کو مکا مارے یا غلام آزاد شخص کو مارے تو صلح کے ذریعے ان دونوں کے درمیان راضی نامہ کروا دیا جائے گا' البتہ ان کے درمیان قصاص نہیں ہوگا۔

18059 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: لَا يُقَادُ الْعَبْدُ، وَلَا الذِّمِّيُّ مِنَ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ،

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: آزاد مسلمان شخص سے کسی غلام یا ذمی کو قصاص نہیں دلوایا جائے گا۔

18060 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

❀❀ امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

18061 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْاَحْرَارِ، وَالْعَبِيدِ قِصَاصٌ اِلَّا فِي النَّفْسِ

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے آزاد افراد اور غلاموں کے درمیان قصاص صرف جان کے بارے میں ہوگا۔

18062 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يُقَادُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ، وَتُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسًا، فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے غلام کو آزاد شخص سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا عورت کو مرد سے قصاص دلوایا جائے گا جو ہر عمد کی صورت میں ہوگا جو جان تک پہنچتا ہو یا اس سے کم کسی زخم کی شکل میں ہو۔

بَابُ الْقَوَدِ مِمَّنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ

باب: ایسے شخص سے قصاص دلوانا' جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو

18063 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ كَانَ بَيْنَ نَاسٍ مِنْ اَهْلِهِ وَبَيْنَ السَّهْمِيِّينَ اَنْ اَصَابَ غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ سِنَّ رَجُلٍ فَاَبَى، اِلَّا اَنْ يُقَادَ مِنْهُ، فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ عُثْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ يَلِي الْمَدِينَةَ فَكَتَبَ اَنْ لَا يُقَادَ مِنْهُ

❀❀ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنے خاندان کے افراد اور بنوسہم کے درمیان موجود تھے ایک لڑکا جو ابھی بالغ نہیں ہوا تھا اس نے ایک شخص کے دانتوں کو نقصان پہنچا دیا تو اس شخص نے اصرار کیا کہ اسے قصاص دلوایا جائے عثمان بن ربیعہ نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا جو ان دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا کہ اس (بچے سے) قصاص نہیں دلوایا جائے گا۔

18064 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ لَا قَوَدَ، وَلَا قِصَاصَ فِي جِرَاحٍ، وَلَا قَتْلَ، وَلَا حَدَّ، وَلَا نَكَالَ عَلَى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا لَهُ فِي الْاِسْلَامِ وَمَا عَلَيْهِ "

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ تحریر تھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے قصاص یا زخم کا قصاص یا قتل یا حد یا سزا ایسے (بچے) پر لازم نہیں ہوگی جو بالغ نہ ہوا ہو اس وقت تک جب تک اسے یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اسلام میں اس کے حقوق کیا ہیں اور اس کے فرائض کیا ہیں۔

18065 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الصَّبِيِّ ضَرَبَ رَجُلًا بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَطَلَبَ الصَّبِيَّ فَامْتَنَعَ بِسَيْفِهِ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ عَمْدَ الصَّبِيِّ خَطَأٌ، وَمَنْ قَتَلَ صَبِيًّا لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ أَقَدْنَاهُ بِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ يُعْجِبْنِي مَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ مَعْمَرٌ: اجْعَلْ عَلَى قَاتِلِهِ دِيَةً لِأَهْلِ الصَّبِيِّ، وَعَلَى عَاقِلَةِ الصَّبِيِّ دِيَةً لِأَهْلِ الْمَقْتُولِ

❀❀ زہری ایسے بچے کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو تلوار مار کر اسے قتل کر دیتا ہے ایک شخص بچے کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنی تلوار کے ذریعے بچنا چاہتا ہے تو اسی دوران ایک شخص اس بچے کو قتل کر دیتا ہے تو زہری نے فرمایا: سنت طریقہ یہ ہے کہ بچے کا قتل عمد قتل خطا شمار ہوگا اور جو شخص کسی ایسے شخص کو قتل کر دے جو بالغ نہ ہوا ہو ہم اس بچے کا قصاص دلوائیں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری کا قول مجھے پسند نہیں ہے معمر کہتے ہیں آپ بچے کے قاتل پر دیت کی ادائیگی لازم کریں گے جو بچے کے گھر والوں کو ملے گی اور بچے کے خاندان والوں پر بھی دیت کی ادائیگی لازم کریں گے جو پہلے مقتول کے گھر والوں کو ملے گی۔

18066 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: عَمْدُ الصَّبِيِّ خَطَأٌ،

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے بچے کا عمد، خطا شمار ہوگا۔

18067 - اقوال تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: لَا تُقَامُ الْحُدُودُ إِلَّا عَلَى مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ جَاءَتْ بِهِ الْأَحَادِيثُ

❀❀ سفیان فرماتے ہیں: حدود صرف اس شخص پر قائم ہوں گی جو بالغ ہو چکا ہو اس بارے میں حدیث منقول ہے۔

18068 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ عَمْدَ الصَّبِيِّ خَطَأٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے سنت جاری ہو چکی ہے کہ بچے کا عمد، خطا شمار ہوگا۔

بَابُ النَّفَرِ يَقْتُلُونَ الرَّجُلَ

باب: جب کچھ لوگ کسی شخص کو (مل کر) قتل کر دیں

18069 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ سِتَّةَ رِجَالٍ وَامْرَأَةً قَتَلُوا رَجُلًا بِصَنْعَاءَ، فَكَتَبَ فِيهِمْ يَعْلَى إِلَى عُمَرَ، فَكَتَبَ فِيهِمْ عُمَرُ أَنِ اقْتُلْهُمْ جَمِيعًا، فَلَوْ قَتَلَهُ أَهْلُ صَنْعَاءَ جَمِيعًا قَتَلْتُهُمْ

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: صنعاء میں چھ مردوں اور ایک عورت نے مل کر ایک شخص کو قتل کر دیا (وہاں کے

گورنر) یعلی نے ان لوگوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ تحریر کیا کہ تم ان سب کو قتل کروادو اگر صنعاء کے رہنے والے تمام افراد نے اس شخص کو قتل کیا ہوتا تو میں ان سب کو قتل کروا دیتا۔

18070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ، اَنَّ حَىَّ بْنَ يَعْلٰى، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ يَعْلٰى، يُخْبِرُ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ فِىْ رَجُلٍ وَامْرَاَةٍ قَتَلَا رَجُلًا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْتُلْهُمَا فَلَوِ اشْتَرَكَ فِىْ دَمِهٖ اَهْلُ صَنْعَاءَ جَمِيعًا قَتَلْتُهُمْ

❀❀ حی بن یعلی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یعلی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو ایک مرد اور ایک عورت کے بارے میں تھا ان دونوں نے ایک مرد کو قتل کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا کہ تم ان دونوں کو قتل کر دو اگر اس (مقتول) کے خون میں صنعاء کے رہنے والے تمام افراد شریک ہوتے تو میں ان سب افراد کو قتل کروا دیتا۔

18071 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِى النَّفَرِ يَقْتُلُونَ الرَّجُلَ جَمِيعًا يُقْتَلُونَ بِهٖ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر کچھ لوگ مل کر ایک شخص کو قتل کر دیں تو ان سب کو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا۔

18072 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُقْتَلُ الرَّجُلَانِ بِالرَّجُلِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے ایک شخص کے بدلے میں دو آدمیوں کو قتل کر دیا جائے گا (یعنی اگر وہ دونوں اس کے قاتل ہوں)۔

18073 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، " اَقَادَ الرَّجُلَ بِثَلَاثَةٍ مِّنْ صَنْعَاءَ، وَقَالَ: لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ قَتَلْتُهُمْ "، قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ مَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَلَّا يُقْتَلَ اِلَّا وَاحِدٌ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صنعاء کے رہنے والے تین آدمیوں کو ایک شخص کے بدلے میں قتل کروا دیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا تھا: صنعاء کے رہنے والے تمام افراد اگر اس کے قتل کے جرم میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کروا دیتا

زہری بیان کرتے ہیں: اس کے بعد یہی سنت جاری ہوئی کہ (مقتول کے بدلے میں) صرف ایک شخص کو قتل کیا جائے گا۔

18074 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ: قَتَلَ عُمَرُ سَبْعَةً بِوَاحِدٍ بِصَنْعَاءَ

❀❀ ایوب نے ابوقلابہ کا یہ قول نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صنعاء میں ایک شخص کے بدلے میں سات افراد کو قتل

کروایا تھا۔

18075 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: رُفِعَ إِلَى عُمَرَ سَبْعَةُ نَفَرٍ قَتَلُوا رَجُلًا بِصَنْعَاءَ قَالَ: فَقَتَلَهُمْ بِهِ وَقَالَ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ قَتَلْتُهُمْ بِهِ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَبِهِ نَأْخُذُ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے سات افراد کا معاملہ پیش کیا گیا جنہوں نے صنعاء میں ایک شخص کو قتل کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بدلے میں ان سب کو قتل کروادیا اور فرمایا اگر صنعاء کے رہنے والے سب لوگ اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں اس کے بدلے میں ان سب کو قتل کروادیتا۔

منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے سفیان کہتے ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

18076 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ بِالْيَمَنِ لَهَا سِتَّةُ أَخِلَّاءَ فَقَالَتْ: لَا تَسْتَطِيعُونَ ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تَقْتُلُوا ابْنَ بَعْلِهَا، فَقَالُوا: أَمْسِكِيهِ لَنَا عِنْدَكِ، فَأَمْسَكَتْهُ فَقَتَلُوهُ عِنْدَهَا، وَأَلْقَوْهُ فِي بِئْرٍ، فَدَلَّ عَلَيْهِ الذِّبَّانُ فَاسْتَخْرَجُوهُ، فَاعْتَرَفُوا بِقَتْلِهِ، فَكَتَبَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ بِشَأْنِهِمْ هَكَذَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنِ اقْتُلْهُمُ الْمَرْأَةَ وَإِيَّاهُمْ فَلَوْ قَتَلَهُ أَهْلُ صَنْعَاءَ أَجْمَعُونَ قَتَلْتُهُمْ بِهِ

❀❀ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: یمن میں ایک عورت تھی جس کے چھ دوست تھے اس عورت نے کہا: تم اس وقت تک میرے قریب نہیں آسکتے جب تک تم میرے شوہر کے بیٹے کو قتل نہیں کردیتے ان لوگوں نے کہا: تم اس کو ہمارے لئے اپنے ہاں روک کے رکھنا اس عورت نے اس لڑکے کو اپنے ہاں روک کے رکھا تو ان چھ افراد نے اس لڑکے کو اس عورت کے ہاں قتل کرکے اس کی لاش کنویں میں ڈال دی مکھیوں نے اس کے بارے میں رہنمائی کی لوگوں نے اس کی لاش کو نکالا تو ان لوگوں نے اس قتل کا اعتراف کرلیا یعلی بن امیہ نے ان لوگوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان سب کو یعنی عورت کو اور چھ افراد کو قتل کروادو اگر صنعاء کے رہنے والے سب لوگ اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو اس کے بدلے میں قتل کروادیتا۔

18077 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ حَيَّ بْنَ يَعْلَى، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ يَعْلَى يُخْبِرُ بِهَذَا الْخَبَرِ، قَالَ: اسْمُ الْمَقْتُولِ أَصِيلٌ، وَأَلْقَوْهُ فِي بِئْرٍ بِغُمْدَانَ فَدَلَّ عَلَيْهِ الذِّبَّانُ الْأَخْضَرُ، فَطَافَتِ امْرَأَةُ أَبِيهِ عَلَى حِمَارٍ بِصَنْعَاءَ أَيَّامًا، تَقُولُ: اللّٰهُمَّ لَا تُخْفِي عَلَى مَنْ قَتَلَ أَصِيلًا، قَالَ عُمَرُ: إِنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: كَانَ لَهَا خَلِيلٌ وَاحِدٌ فَقَتَلَهُ، هُوَ وَامْرَأَةُ أَبِيهِ، فَقَالَ حَيٌّ: سَمِعْتُ يَعْلَى يَقُولُ: كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنِ اقْتُلْهُمْ فَلَوِ اشْتَرَكَ فِي دَمِهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ أَجْمَعُونَ قَتَلْتُهُمْ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ. وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ

يَشُكُّ فِيهَا حَتّٰى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ نَفَرًا اشْتَرَكُوا فِي سَرِقَةِ جَزُورٍ فَاَخَذَ هٰذَا عُضْوًا، وَهٰذَا عُضْوًا اَكُنْتَ قَاطِعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَذٰلِكَ حِينَ اسْتَمْدَحَ لَهُ الرَّاْيُ

❀❀ حی بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: انہوں نے یعلیٰ کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ مقتول کا نام اصیل تھا ان لوگوں نے اسے غمدان کے کنویں میں ڈال دیا تھا سبز مکھیوں نے اس کے بارے میں رہنمائی کی اس لڑکے کے باپ کی بیوی صنعاء میں کچھ دن تک گدھے پر سوار ہو کر گھومتی رہی اور یہ کہتی رہی اے اللہ تو اس کو پوشیدہ نہ رکھنا جس نے اصیل کو قتل کیا ہے۔

یعلی نامی راوی کہتے ہیں: اس عورت کا ایک دوست تھا جس نے اس لڑکے کو قتل کیا تھا اس آدمی نے اور اس لڑکے کے باپ کی بیوی نے اسے قتل کیا تھا حی بن یعلی کہتے ہیں میں نے یعلی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا کہ تم ان سب کو قتل کروا دو اگر اس مقتول کے خون میں صنعاء کے رہنے والے سب لوگ شریک ہوتے تو میں ان سب لوگوں کو قتل کروا دیتا۔

ابن جریج نامی راوی بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نامی راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس صورت حال کے بارے میں شک ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے امیر المومنین اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کچھ لوگ مل جل کر اونٹ کا گوشت چوری کر لیتے ہیں ایک شخص ایک عضو حاصل کر لیتا ہے دوسرا شخص دوسرا عضو حاصل کر لیتا ہے' تو کیا آپ ان کے ہاتھ کٹوائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کی تعریف کی۔

18078 - آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ بِمِثْلِ خَبَرِ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَلِيٍّ

❀ ابن جریج نے اس کی مانند روایت عبدالکریم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے۔

18079 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ جَبَلٍ، عَمَّنْ شَهِدَ ذٰلِكَ قَالَ: كَانَتِ امْرَاَةٌ بِصَنْعَاءَ لَهَا رَبِيبٌ فَغَابَ زَوْجُهَا، وَكَانَ رَبِيبُهَا عِنْدَهَا، وَكَانَ لَهَا خَلِيلٌ، فَقَالَتْ: اِنَّ هٰذَا الْغُلَامَ فَاضِحُنَا، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهِ؟ فَتَمَالَوْا عَلَيْهِ وَهُمْ سَبْعَةٌ مَعَ الْمَرْاَةِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ تَمَالَوْا عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي غَيْرَ اَنَّ اَحَدَهُمْ قَدْ اُعْطِيَ شَفْرَةً قَالَ: فَقَتَلُوهُ وَاَلْقَوْهُ فِي بِئْرٍ بِغَمْدَانَ قَالَ: تُفُقِّدَ الْغُلَامُ قَالَ: فَخَرَجَتِ امْرَاَةُ اَبِيهِ تَطُوفُ عَلَى حِمَارٍ، وَهِيَ الَّتِي قَتَلَتْهُ مَعَ الْقَوْمِ، وَهِيَ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ لَا تُخْفِي دَمَ اَصِيلٍ قَالَ. وَخَطَبَ يَعْلَى النَّاسَ، فَقَالَ: انْظُرُوا هَلْ تُحِسُّونَ هٰذَا الْغُلَامَ اَوْ يُذْكَرُ لَكُمْ قَالَ: فَيَمُرُّ رَجُلٌ بِبِئْرِ غَمْدَانَ بَعْدَ اَيَّامٍ، فَاِذَا هُوَ بِذُبَابٍ اَخْضَرَ يَطْلُعُ مَرَّةً مِنَ الْبِئْرِ، وَيَهْبِطُ اُخْرَى، فَاَشْرَفَ عَلَى الْبِئْرِ فَوَجَدَ رِيحًا اَنْكَرَهَا، فَاَتَى يَعْلَى، فَقَالَ: مَا اَظُنُّ اِلَّا اَنِّي قَدْ قَدَرْتُ لَكُمْ عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ: وَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ قَالَ: فَخَرَجَ يَعْلَى حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْبِئْرِ وَالنَّاسُ مَعَهُ قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِي قَتَلَهُ - صَدِيقُ الْمَرْاَةِ -: دَلُّونِي بِحَبْلٍ قَالَ: فَدَلَّوْهُ فَاَخَذَ الْغُلَامَ فَغَيَّبَهُ فِي سَرَبٍ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ قَالَ: ارْفَعُونِي فَرَفَعُوهُ، فَقَالَ: لَمْ اَقْدِرْ عَلَى شَيْءٍ، فَقَالَ الْقَوْمُ: الْاٰنَ الرِّيحُ مِنْهَا اَشَدُّ مِنْ حِينَ جِئْنَا، فَقَالَ رَجُلٌ آخَرُ: دَلُّونِي فَلَمَّا اَرَادُوا اَنْ يُدَلُّوهُ اَخَذَتِ الْاٰخَرَ رِعْدَةٌ فَاسْتَوْثَقُوا مِنْهُ، وَدَلَّوْا صَاحِبَهُمْ

فَلَمَّا هَبَطَ فِيهَا اسْتَخْرَجَهُ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجَ، فَاعْتَرَفَ الرَّجُلُ خَلِيلُ الْمَرْأَةِ، وَاعْتَرَفَتِ الْمَرْأَةُ، وَاعْتَرَفُوا كُلُّهُمْ، فَكَتَبَ يَعْلَى إِلَى عُمَرَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ اَنِ اقْتُلْهُمْ، فَلَوْ تَمَالَأَ بِهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ قَتَلْتُهُمْ قَالَ: فَقَتَلَ السَّبْعَةَ

❀❀ زیاد بن جبل نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے صنعاء میں ایک عورت تھی جس کے ساتھ اس کا ایک سوتیلا بیٹا رہتا تھا اس عورت کا شوہر کہیں گیا ہوا تھا اس عورت کا سوتیلا بیٹا اس کے ہاں رہتا تھا اس عورت کا ایک دوست بھی تھا اس عورت نے کہا: یہ لڑکا ہمیں رسوائی کا شکار کر دے گا تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ تم اس کے ساتھ کیا کر سکتے ہو' تو ان لوگوں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا وہ سات افراد تھے جو اس عورت کے ساتھ تھے اس نے دریافت کیا: تم لوگ اس کے ساتھ کیا کرو گے اس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم تاہم یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کو چھری دی جائے گی پھر ان سب نے اس لڑکے کو قتل کر کے غمدان کے کنویں میں ڈال دیا جب اس بچے کی گمشدگی کا واقعہ مشہور ہوا تو اس کے باپ کی بیوی (یعنی اس کی سوتیلی ماں) گدھے پر چکر لگاتے ہوئے گزری' یہ وہی عورت تھی جس نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اسے قتل کیا تھا' وہ یہ کہہ رہی تھی اے اللہ تو اصیل کے خون کو پوشیدہ نہ رکھنا یعلیٰ اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے انہوں نے فرمایا: تم لوگ اس بات کی تحقیق کرو کہ تمہیں اس لڑکے کے بارے میں کچھ پتہ چلتا ہے یا تمہارے سامنے اس کا ذکر ہوتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا گزر کچھ دن بعد غمدان کے کنویں کے پاس سے ہوا تو وہاں سبز رنگ کی مکھی موجود تھی ایک مکھی کنویں سے باہر آتی تھی' تو دوسری اندر چلی جاتی تھی اس شخص نے کنویں میں جھانک کر دیکھا تو اسے وہاں سے ناپسندیدہ بو محسوس ہوئی وہ یعلیٰ کے پاس آیا اور بولا میرا یہ خیال ہے کہ میں آپ لوگوں کی رہنمائی اس لڑکے کی طرف کر دوں گا پھر اس نے پوری بات بتائی تو یعلیٰ وہاں سے نکلے اور کنویں کے پاس آ گئے اور ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے جس شخص نے اس لڑکے کو قتل کیا تھا یعنی جو اس عورت کا دوست تھا اس نے کہا: آپ مجھے کسی رسی کی مدد سے نیچے اتاریں لوگوں نے اسے رسی دی وہ اس رسی کی مدد سے کنویں کے اندر اترا پھر وہ بولا تم لوگ مجھے اوپر بلند کرو لوگوں نے اسے اوپر بلند کیا تو اس نے کہا: میں کوئی چیز نہیں پا سکا لوگوں نے کہا: لیکن اس وقت تو ہمیں پہلے سے زیادہ بو محسوس ہونا شروع ہو گئی ہے جب ہم آئے تھے پھر ان میں سے ایک اور شخص نے کہا: تم لوگ مجھے لٹکاؤ' جب ان لوگوں نے اسے لٹکانے کا ارادہ کیا تو ایک شخص پر کپکپی طاری ہو گئی لوگوں نے اس سے تحقیق حال کی تو اس نے پوری صورت حال بتا دی تو ایک شخص نیچے اترا اور لڑکے کی لاش نکال کر باہر لے آیا عورت کے دوست نے بھی اعتراف کر لیا عورت نے بھی اعتراف کر لیا ان سب لوگوں نے بھی اعتراف کر لیا یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ تم ان سب کو قتل کروا دو اگر صنعاء کے رہنے والے تمام افراد اس کے قتل میں شریک ہوئے ہوتے تو میں نے ان سب کو قتل کروا دینا تھا راوی کہتے تو یعلیٰ نے ان سات افراد کو قتل کر دیا۔

18080 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي النَّفَرِ يَقْتُلُونَ الرَّجُلَ قَالَ: يَقْتُلُ اَوْلِيَاؤُهُ مَنْ شَاءُوا، وَيَعْفُونَ عَمَّنْ شَاءُوا، وَيَأْخُذُونَ الدِّيَةَ مِمَّنْ شَاءُوا،

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کچھ لوگ مل کر کسی کو قتل کر دیں تو مقتول کے ورثاء جسے چاہیں اسے قتل کروا دیں اور جس

سے چاہیں اس سے دیت وصول کر لیں۔

18081 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18082 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ اَنَّ مِائَةً، قَتَلُوا رَجُلًا قُتِلُوا بِهِ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر ایک سو افراد نے ایک شخص کو قتل کیا ہو' تو اس کے بدلے میں ان سب کو قتل کر دیا جائے گا۔

18083 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُقْتَلُ رَجُلَانِ بِرَجُلٍ، وَلَا تُقْطَعُ يَدَانِ بِيَدٍ، قَالَ سُفْيَانُ: فِيْ قَوْمٍ قَطَعُوا رَجُلًا قَالَ: لَا يُقَادُ مِنْهُمْ، وَتَكُوْنُ الدِّيَةُ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے ایک شخص کے بدلے میں دو افراد کو قتل نہیں کیا جائے گا اور ایک ہاتھ کے بدلے میں دو ہاتھوں کو نہیں کاٹا جائے گا سفیان کہتے ہیں جب کچھ لوگ مل کر کسی شخص کا ہاتھ کاٹ دیں تو ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا' البتہ ان سب پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18084 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَتَلَ النَّفَرُ اَحَدًا، اخْتَارُوا اَيَّهُمْ شَاءُوا قَالَ: وَقَالَهُ غَيْرُهُ اَيْضًا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے جب کچھ لوگ مل کر ایک شخص کو قتل کر دیں تو (مقتول کے ورثاء) جس کو چاہیں گے اختیار کر لیں گے راوی کہتے ہیں: ان کے علاوہ کسی اور نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

18085 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: " كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا يَقْتُلَانِ مِنْهُمْ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، وَمَا عَلِمْتُ اَحَدًا قَتَلَهُمْ جَمِيعًا، اِلَّا مَا قَالُوا: فِيْ عُمَرَ "

❀❀ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور خلیفہ عبدالملک (ایسی صورت حال میں) ان افراد میں سے صرف کسی ایک شخص کو ہی قتل کرواتے تھے میرے علم کے مطابق کسی نے بھی ان سب افراد کو قتل نہیں کروایا (جو مقتول کے قتل میں شریک تھے) البتہ اس روایت کا معاملہ مختلف ہے جو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

18086 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ ثَلَاثَةً: اَيُقْتَلُ بِهِمْ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: نَعَمْ، وَقَالَهُ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو تین افراد کو قتل کر دیتا ہے کہ کیا ان سب کے عوض میں اسے قتل کر دیا جائے گا؟ معمر نے جواب دیا: جی ہاں! حسن بصری اور قتادہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

18087 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ قَتَلَ رَجُلَيْنِ حُرَّيْنِ قَالَ: هُوَ

بِهِمَا قَطُّ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دو آزاد افراد کو قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ ان دونوں کے مقابلے میں قتل کر دیا جائے گا۔

18088 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، فِي رَجُلَيْنِ قَتَلا رَجُلًا قَالَ: هُمَا بِهِ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ کے حوالے سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے جو ایک شخص کو قتل کر دیتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں: ان دونوں کو اس شخص کے عوض میں قتل کر دیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُمْسِكُ الرَّجُلَ فَيَقْتُلُهُ الْاٰخَرُ

باب: جب کوئی شخص' کسی کو پکڑ کے رکھے اور دوسرا شخص اسے قتل کر دے

18089 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا وَحَبَسَهُ آخَرُ قَالَ: يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَيُحْبَسُ الْاٰخَرُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى يَمُوتَ،

❀❀ امام شعبی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو ایک شخص کو قتل کرتا ہے' اور دوسرے شخص نے اس مقتول کو پکڑ کے رکھا ہوتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور دوسرے شخص کو قید کر دیا جائے گا اور مرتے دم تک قید رکھا جائے گا۔

18090 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَضٰى بِمِثْلِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند فیصلہ دیا ہے۔

18091 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَمْسَكَ رَجُلًا لِآخَرَ حَتّٰى قَتَلَهُ قَالَ: ذَكَرُوا اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ: يُمْسَكُ الْمُمْسِكُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى يَمُوتَ، وَيُقْتَلُ الْاٰخَرُ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ بَلَغَ مِنْهُ شَيْئًا دُونَ نَفْسِهِ اَيُمْسَكُ الْمُمْسِكُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى يَمُوتَ؟ قَالَ: لَا يُقَادُ مِنَ السَّاطِي وَيُعَاقَبُ الْمُمْسِكُ، وَلَا يُقَادُ مِنْهُ، قُلْتُ: فَاِنْ قَتَلَهُ قَتْلًا؟ قَالَ: فَلَا اَرَى اَنْ يُقْتَلَ الْمُمْسِكُ اَيْضًا قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لَمْ يُمْسِكْهُ، وَلَمْ يَدُلَّ عَلَيْهِ، وَلٰكِنَّهُ مَشٰى مَعَ الْقَاتِلِ فَذَهَبَ، وَتَكَلَّمَ، وَمَنَعَهُ مِنْ ضَرْبِ اُرِيدَ بِهِ؟ قَالَ: لَا يُقْتَلُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کسی دوسرے شخص کو کسی تیسرے شخص کے لئے پکڑ کے رکھتا ہے تاکہ وہ تیسرا اس دوسرے کو قتل کر دے تو انہوں نے بتایا لوگوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: پکڑ کر رکھنے والے شخص کو مرتے دم تک قید رکھا جائے گا اور دوسرے (یعنی قاتل کو) قتل کر دیا جائے گا۔

میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ قتل نہیں کرتے بلکہ اسے نقصان پہنچاتے ہیں تو کیا پکڑ کے رکھنے والے کو پھر بھی مرتے

دم تک قید رکھا جائے گا انہوں نے فرمایا: جی نہیں! مارنے والے سے قصاص دلوایا جائے گا اور پکڑ کے رکھنے والے کو سزا دی جائے گی اس سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا میں نے دریافت کیا: اگر وہ اس کو قتل کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: پھر بھی میں یہ نہیں سمجھتا کہ پکڑ کے رکھنے والے شخص کو قتل کر دیا جائے میں نے ان سے دریافت کیا: اگر وہ شخص اسے پکڑ کے نہیں رکھتا اور قتل کے بارے میں اس کی رہنمائی بھی نہیں کرتا لیکن قاتل کے ساتھ چل کر جاتا ہے بات چیت کرتا ہے اور اس کو اس کی مراد سے منع بھی کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

18092 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: اُخْبِرْتُ خَبَرًا، قَدْ سَمِعْتُهُ وَاُثْبِتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْبَسُ الصَّابِرُ لِلْمَوْتِ كَمَا حَبَسَ، وَيُقْتَلُ الْقَاتِلُ

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے میں نے یہ روایت سنی بھی ہے اور اسے مستند بھی سمجھا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پکڑ کے رکھنے والے کو مرتے دم تک قید رکھا جائے گا جس طرح اس نے پکڑ کے رکھا تھا اور قاتل کو قتل کر دیا جائے گا۔

18093 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْمٍ اجْتَمَعُوا عَلٰى رَجُلٍ فَاَمْسَكَهُ بَعْضُهُمْ، وَفَقَاَ عَيْنَهُ بَعْضُهُمْ قَالَ: تُفْقَاُ عَيْنُ الَّذِي فَقَاَ عَيْنَهُ، وَيُعَاقَبُ الْاٰخَرُوْنَ عُقُوبَةً مُوجِعَةً مُنَكِّلَةً، فَاِنْ اَحَبَّ الدِّيَةَ فَهِيَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا

❀❀ زہری ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو مل کر پکڑ لیتے ہیں ان میں سے کوئی ایک اس شخص کو پکڑ لیتا ہے اور کوئی ایک اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جس شخص نے اس کی آنکھ پھوڑی تھی اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے گی اور باقی سب لوگوں کو تکلیف دینے والی اور رسوا کرنے والی سزا دی جائے گی اگر وہ شخص دیت لینا چاہے تو یہ دیت ان سب پر لازم ہوگی۔

18094 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي النَّفَرِ يَقْتُلُونَ الرَّجُلَ خَطَاً قَالَ: عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ كَفَّارَةٌ،

❀❀ حسن بصری ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مل جل کر کسی شخص کو خطا کے طور پر قتل کر دیتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں: ان میں سے ہر ایک پر کفارہ لازم ہوگا۔

18095 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ.

❀❀ سفیان ثوری نے یونس کے حوالے سے حسن بصری سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18096 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

18097 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی سے اس کی مانند منقول ہے۔

18098 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ قَالَ: عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ كَفَّارَةٌ،

❀❀ ابن شبرمہ نے حارث عکلی کا یہ بیان نقل کیا ہے ان میں سے ہر ایک پر کفارہ لازم ہوگا۔

18099 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے عکرمہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18100 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ، وَالصَّلْتُ، اَنَّ رَجُلًا بِالْبَصْرَةِ رَاٰى اِنْسَانًا فَظَنَّ اَنَّهُ كَلْبٌ فَرَجَمَهُ فَقَتَلَهُ، فَاِذَا هُوَ اِنْسَانٌ فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهُ، فَجَاءَ عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَتَلَهُ فَسَجَنَهُ، وَكَتَبَ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَكَتَبَ عُمَرُ: اِنَّكَ بِئْسَ مَا صَنَعْتَ حِيْنَ سَجَنْتَ، وَقَدْ جَاءَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ، فَاَخْبَرَكَ اَنَّهُ قَاتَلَهُ فَخَلِّ سَبِيْلَهُ، وَاجْعَلْ دِيَتَهُ عَلَى الْعَشِيْرَةِ وَزَعَمَ الصَّلْتُ، اَنَّهُمَا مِنَ الْاَسَدِ، الْقَاتِلَ وَالْمَقْتُوْلَ، وَاَنَّ الْمَقْتُوْلَ كَانَ عَاسًّا يَعُسُّ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: محمد بن نسیر اور صلت نے مجھے یہ بات بتائی ہے بصرہ میں ایک شخص نے ایک انسان کو دیکھا وہ یہ سمجھا کہ شاید یہ کتا ہے اس نے اسے پتھر مار کر اسے قتل کر دیا بعد میں پتہ چلا کہ یہ تو انسان ہے اب لوگوں کو یہ پتہ نہیں چلا کہ اس کو قتل کس نے کیا ہے عدی بن ارطاۃ آئے تو اس شخص نے انہیں بتایا: اس نے اسے قتل کیا ہے عدی نے اس شخص کو قید کر دیا اور اس کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا کہ جب تم نے اسے قید کیا تھا تو تم نے ایک غلط کام کیا ہے وہ بذات خود آیا تھا اور اس نے تمہیں یہ بتایا تھا کہ اس نے مقتول کو قتل کیا ہے تم اس کو چھوڑ دیتے اور مقتول کی دیت قاتل کے خاندان پر عائد کر دیتے۔

صلت نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: وہ دونوں افراد یعنی قاتل اور مقتول بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے اور مقتول ایک چوکیدار تھا۔

بَابُ دُعَاءِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کو بلانے کا حکم

18101 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَصْحَابِنَا يَذْكُرُ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ، اُسْتُشِيْرَ فِىْ رَجُلٍ دَعَا امْرَاَتَهُ اِلٰى اَنْ تَقْعُدَ عَلٰى ذَكَرِهِ، فَفَتَقَتْهُ، فَقَضٰى عَلَيْهِ الدِّيَةَ بَيْنَهُمَا بِشَطْرَيْنِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بعض اصحاب کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے حارث بن ابو ربیعہ سے ایسے شخص کے بارے میں مشورہ لیا گیا جو اپنی بیوی کو بلاتا ہے تاکہ وہ (عورت) اس کی شرم گاہ پر بیٹھ جائے تو اس کے نتیجے میں عورت

کی شرم گاہ کونقصان پہنچتا ہے تو حارث نے یہ فیصلہ دیا کہ مرد پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جوان دونوں کے درمیان دوحصوں میں تقسیم ہوگی۔

18102 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلَهُ ابْنُ اَشْوَعَ عَنْ رَجُلٍ اَبْرَكَ امْرَاَتَهُ فَجَامَعَهَا وَكَسَرَ ثَنِيَّتَهَا؟ قَالَ الشَّعْبِيُّ: يَغْرَمُ

❀❀ عیسیٰ بن ابوعزہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے ابن اشوع نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جوعورت کواوندھا کر کے اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور اس کے سامنے کے دانت توڑ دیتا ہے تو امام شعبی نے فرمایا: وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

18103 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ جَارِيَةً فَدَخَلَ عَلَيْهَا سِرًّا مِنْ اَهْلِهَا، فَاَفْزَعَهَا فَمَاتَتْ قَالَ: عَلَيْهِ دِيَتُهَا بِوُقُوعِهِ عَلَيْهَا، قَبْلَ اَنْ تُطِيقَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کنیز کے ساتھ (یا کم سن لڑکی کے ساتھ) شادی کرتا ہے وہ لڑکی کے گھر والوں سے چھپ کر اس کے پاس جاتا ہے اور اسے ڈراتا ہے تو وہ لڑکی فوت ہو جاتی ہے انہوں نے فرمایا: اس مرد پر اس لڑکی کی دیت لازم ہوگی کیونکہ اس نے لڑکی کے اس قابل ہونے سے پہلے اس کے ساتھ صحبت کر لی۔

بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ الْحُرِّ عَبْدًا وَالْعَبْدِ حُرًّا

باب: آزاد شخص کا غلام کوقتل کرنا یا غلام کا آزاد شخص کوقتل کرنا

18104 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: اِنْ قَتَلَ حُرٌّ وَعَبْدٌ حُرًّا خَطَاً فَدِيَتُهُ مِنْ حِسَابِ ثَمَنِ الْعَبْدِ، وَحِصَّةِ الْحُرِّ فِي دِيَتِهِ

❀❀ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے مکحول کا یہ قول نقل کیا ہے اگر کوئی آزاد شخص کسی غلام شخص کو خطا کے طور پر قتل کر دے تو اس کی دیت غلام کی قیمت سے حساب کے ہوگی اور آزاد شخص کا حصہ اس کی دیت میں ہوگا۔

18105 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حُرٌّ وَعَبْدٌ قَتَلَا حُرًّا عَمْدًا قَالَ: الْحُرُّ يُقْتَلُ بِهِ، وَالْعَبْدُ لِاَهْلِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک آزاد اور ایک غلام ایک شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: آزاد شخص کو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا اور غلام مقتول کے ورثاء کو مل جائے گا۔

18106 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي حُرٍّ وَعَبْدٍ قَتَلَا رَجُلًا عَمْدًا قَالَ: يُقْتَلَانِ بِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: يُقْتَلَانِ بِهِ اِذَا كَانَ عَمْدًا، فَاِنْ كَانَ خَطَاً اُخِذَ الْعَبْدُ بِرُمَّتِهِ، وَعَلَى الْحُرِّ

نِصْفُ الدِّيَةِ، اِلَّا اَنْ يَسَامُوْا اِلَى الْعَبْدِ اَنْ يَفْدُوْهُ

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر ایک آزاد شخص اور ایک غلام کسی کو عمد کے طور پر قتل کر دیتے ہیں تو ان دونوں کو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا سفیان بیان کرتے ہیں: جب قتل عمد ہو تو پھر ان دونوں کو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا لیکن جب قتل خطا ہو تو غلام کو اس کے بدلے میں حاصل کر لیا جائے گا اور آزاد شخص پر نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی البتہ اگر مقتول کے ورثاء چاہیں تو غلام پر بھی فدیے کے ادائیگی لازم کر سکتے ہیں۔

18107 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِى حُرٍّ وَعَبْدٍ قَتَلَا حُرًّا قَالَ: الدِّيَةُ عَلَى الْحُرِّ، اِلَّا مَا بَلَغَ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَالَ: وَقَالَ غَيْرُ مُجَاهِدٍ: هُوَ بَيْنَهُمَا شَطْرَيْنِ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں: جب کوئی غلام اور آزاد شخص کسی آزاد شخص کو قتل کر دیں تو دیت کی ادائیگی آزاد شخص پر لازم ہوگی البتہ اس رقم کا معاملہ مختلف ہے جو غلام کی قیمت تک پہنچتی ہو مجاہد کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ وہ دیت ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی۔

18108 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ شَاءُ وا قَتَلُوا الْحُرَّ، وَاسْتَرَقُّوا الْعَبْدَ، وَاِنْ شَاءُ وا قَتَلُوهُمَا جَمِيعًا، وَاِنْ شَاءُ وا عَفَوْا عَنْ وَاحِدٍ، وَقَتَلُوا الْاٰخَرَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے اگر وہ لوگ چاہیں تو آزاد شخص کو قتل کر دیں اور غلام کو اپنی غلامی میں لے لیں اور اگر چاہیں تو ان دونوں کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو ایک کو معاف کر دیں اور دوسرے کو قتل کر دیں۔

18109 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِى حُرٍّ قَتَلَهُ حُرٌّ وَعَبْدٌ قَالَ: يُقْتَلُ الْحُرُّ، وَاِنْ شَاءَ اَهْلُ الْقَتِيلِ قَتَلُوا الْعَبْدَ، وَاِنْ شَاءُ وا اسْتَخْدَمُوهُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے آزاد شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جسے ایک آزاد شخص اور ایک غلام قتل کر دیتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں: آزاد شخص کو قتل کر دیا جائے گا اگر مقتول کے ورثاء چاہیں تو غلام کو بھی قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اسے اپنا غلام بنالیں۔

18110 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى اَبُوْ فَرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ نَاسًا كَانُوْا يَسُوقُوْنَ ظَهْرًا فِى فَجٍّ مِنْ فِجَاجِ مَكَّةَ، فَاَصَابَ الظَّهْرُ رَجُلَيْنِ عَبْدًا، وَحُرًّا فَقَضٰى عَبْدُ الْمَلِكِ بِدِيَتِهِ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ ثَمَنُ الْعَبْدِ، وَالْحُرِّ عَلٰى ثَمَنِ الْعَبْدِ، وَدِيَةِ الْحُرِّ "

❀❀ ابوفروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کچھ لوگ مکہ کے راستے میں ایک جانور کو ہانک کر لے جا رہے تھے تو اس جانور نے دو آدمیوں کو مار دیا ایک غلام تھا اور ایک آزاد شخص تھا تو خلیفہ عبدالملک نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی دیت ان کے درمیان حصوں کے اعتبار سے تقسیم ہوگی جو غلام کی قیمت ہوگی اور آزاد شخص کی دیت ہوگی۔

18111 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا خَطَأً قَالَ: اِنْ شَاءَ اَهْلُ الْعَبْدِ، اَسْلَمُوْا الْعَبْدَ بِجَرِیرَتِهٖ، وَاِنْ شَاءُ وا فَدَوْهُ بِدِیَةِ الْحُرِّ

❀❀ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی آزاد شخص کو خطا کے طور پر قتل کردیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں: اگر غلام کے مالکان چاہیں تو اس کے جرم کے عوض میں اس غلام کو (مقتول کے ورثاء کے) سپرد کردیں اور اگر چاہیں تو آزاد شخص کی دیت غلام کے فدیے کے طور پر ادا کردیں۔

18112 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ، قَالَ قَتَادَةُ: وَاِنْ كَانَ عَمْدًا فَاَهْلُ الْمَقْتُوْلِ، اَحَقُّ بِالْعَبْدِ اِنْ شَاءُ وا قَتَلُوهُ، وَاِنْ شَاءُ وا اسْتَرَقُّوهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر وہ عمد کے طور پر ہوگا تو مقتول کے ورثاء غلام کے زیادہ حق دار ہوں گے اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کردیں اور اگر چاہیں تو اسے اپنا غلام بنالیں۔

18113 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ قَالَ: اِنْ شَاءَ سَیِّدُهٗ فَدَاهُ بِثَمَنِ الْعَبْدِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا تھا اگر اس غلام کا آقا چاہے تو غلام کی قیمت فدیے کے طور پر ادا کردے۔

18114 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْعَبِیدُ سُنَّتُهُمْ سُنَّةُ الْاَحْرَارِ فِی الْقَوَدِ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے غلاموں کے بارے میں قصاص کے حوالے سے آزاد لوگوں کی مانند طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

18115 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَبْدٌ قَتَلَ حُرًّا عَمْدًا قَالَ: فَالْعَبْدُ لَهُمْ، قُلْتُ: فَاَرَادَ سَیِّدُ الْعَبْدِ اَنْ یُعْطِیَ الدِّیَةَ، وَیَفْدِیَ عَبْدَهٗ، وَاَبَى اَهْلُ الْحُرِّ اِلَّا الْعَبْدَ قَالَ: هُمْ اَحَقُّ بِهٖ هُوَ لَهُمْ اَبَى اِلَّا ذٰلِكَ، قُلْتُ: فَاِنْ اَرَادُوا بَعْدُ اَنْ یُسَلِّمَ اِلَیْهِمْ قَتْلَهٗ؟ قَالَ: یَقْتُلُونَهٗ اِنْ شَاءُ وا، فَقُلْتُ: یُقْتَلُ عَبْدٌ بِحُرٍّ؟ قَالَ: یُكْرَهُ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام آزاد شخص کو عمد کے طور پر قتل کردیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ غلام مقتول کی ملکیت میں آجائے گا میں نے کہا: اگر غلام کا مالک یہ ارادہ کرتا ہے کہ دیت ادا کردے اور اپنے غلام کا فدیہ ادا کردے اور آزاد (مقتول) کے ورثاء نہیں مانتے وہ غلام کو لینے پر اصرار کرتے ہیں تو عطاء نے فرمایا: وہ لوگ اس غلام کے زیادہ حق دار ہوں گے انہیں اس بات کا حق ہوگا کہ وہ اس غلام کو دینے سے انکار کردیں میں نے کہا: اگر وہ غلام ان کے حوالے کردیتا ہے اور پھر مقتول کے ورثاء غلام کو قتل کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو عطاء نے فرمایا: اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کرسکتے ہیں میں نے

کہا: کیا کسی غلام کوایک آزاد شخص کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا انہوں نے فرمایا: اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

18116 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " عَبْدٌ فَقَأَ عَيْنَ حُرٍّ، أَفَتَسْتَحِبُّ أَنْ يَسْتَقِيدَهُ؟ قَالَ: لَا "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام ایک آزاد شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے' تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے قصاص لیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

18117 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جِنَايَةُ الْعَبْدِ فِي رَقَبَتِهِ، إِنْ شَاءَ مَوَالِيهِ أَسْلَمُوهُ بِجِنَايَتِهِ، وَإِنْ شَاءُوا غَرِمُوا عَنْهُ

❀❀ طارق نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے غلام کا جرم اس کی گردن میں ہوگا اگر اس کے موالی چاہیں گے تو اس کے جرم کے عوض میں اسے (متعلقہ افراد کے) سپرد کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو اس کی طرف سے جرمانہ ادا کر دیں گے۔

18118 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فِي مَمْلُوكٍ قَتَلَ رَجُلًا قَالَ: إِنْ شَاءَ أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ اسْتَرَقُّوا الْعَبْدَ قَالَ: وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَيْسَ لَهُمْ إِلَّا الْقَوَدُ، أَوِ الْعَفْوُ، وَبِهِ يَأْخُذُ سُفْيَانُ بِقَوْلِ إِبْرَاهِيمَ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کوئی غلام کسی شخص کو قتل کر دے تو اگر مقتول کے ورثاء چاہیں تو غلام کو اپنا غلام بنا لیں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: انہیں صرف قصاص لینے کا حق ہوگا یا معاف کرنے کا اختیار ہوگا
سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے امام شعبی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

18119 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ، يَسْأَلُ عَنْ عَبْدٍ أَبَقَ، فَقَتَلَ رَجُلًا خَطَأً، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُدْفَعُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ، وَإِنْ شَاءُوا عَفَوْا عَنْهُ، فَإِنْ عَفَوْا عَنْهُ، فَهُوَ لِسَادَتِهِ الْأَوَّلِينَ، لَيْسَ لِأَهْلِ الْمَقْتُولِ أَنْ يَسْتَرِقُّوهُ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا ان سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو مفرور ہو جاتا ہے پھر وہ کسی شخص کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے اس غلام کو مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیا جائے گا اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر وہ چاہیں گے تو معاف کر دیں گے اگر وہ لوگ اس غلام کو معاف کر دیتے ہیں تو وہ غلام اپنے پہلے آقاؤں کے پاس چلا جائے گا مقتول کے ورثاء کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اسے اپنا غلام بنا لیں۔

18120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِنْ شَاءُوا اسْتَرَقُّوهُ

❀❀ امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر وہ لوگ چاہیں تو اسے اپنا غلام بھی بنا سکتے ہیں۔

18121 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبِيدٌ: قَتَلُوا حُرًّا عَمْدًا اَسُنَّتُهُمْ سُنَّةُ الْاَحْرَارِ يَقْتُلُونَ الْحُرَّ عَمْدًا؟ قَالَ: مَا اَرَى اِلَّا اَنَّهُمْ لِاَهْلِهِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمْ مَالٌ، لَيْسُوا كَهَيْئَةِ الْاَحْرَارِ قَتَلُوا حُرًّا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ غلام ایک آزاد شخص کو عمد کے طور پر قتل کر دیتے ہیں تو کیا ان کے ساتھ آزاد لوگوں والا طریقہ اختیار کیا جائے گا جو کسی آزاد شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ (غلام) اس (مقتول) کے ورثاء کو مل جائیں گے کیونکہ یہ مال کی حیثیت رکھتے ہیں یہ غلام ان آزاد افراد کی مانند نہیں ہوں گے جنہوں نے کسی آزاد شخص کو قتل کیا ہو۔

18122 - اقوال تابعین: قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ وَقَالَ لِي: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا اَرَى الْعَبِيدَ يَقْتُلُونَ الْحُرَّ عَمْدًا، اِلَّا كَاَمْرِ الْاَحْرَارِ يَقْتُلُونَ الْحُرَّ عَمْدًا لَهُمْ اَحَدُهُمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب کچھ غلام مل کر ایک آزاد شخص کو قتل کر دیں تو ان کا معاملہ آزاد لوگوں کی مانند ہوگا جنہوں نے کسی آزاد شخص کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو ان میں سے کوئی ایک ان لوگوں کو مل جائے گا۔

بَابُ الْحُرِّ يَقْتُلُ الْحُرَّ وَالْعَبْدَ

باب: جب کوئی آزاد شخص' کسی آزاد شخص اور غلام کو قتل کر دے

18123 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حُرٌّ قَتَلَ حُرًّا، وَعَبْدًا خَطَأً قَالَ: دِيَةُ الْحُرِّ، وَدِيَةُ الْعَبْدِ، قُلْتُ: فَعَمْدًا قَالَ: " يُقْتَلُ بِالْحُرِّ، وَيَغْرَمُ الْعَبْدَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مَضَتِ السُّنَّةُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ، وَلَوْ قَتَلَ حُرَّيْنِ كَانَ قَطُّ قَالَ: قُلْتُ: فَكَيْفَ يُقْتَلُ بِالْحُرِّ وَيَغْرَمُ اَهْلُ الْحُرِّ ثَمَنَ الْمَمْلُوكِ؟ وَلَا اَعْلَمُ هٰذَا اِلَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنْ يُقْتَلَ بِالْحُرِّ، وَيَغْرَمَ ثَمَنَ الْمَمْلُوكِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جو آزاد ہے' وہ آزاد شخص اور ایک غلام کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: آزاد شخص کی دیت ادا کی جائے گی اور غلام کی بھی دیت ادا کی جائے گی میں نے کہا: اگر چہ اس نے قتل عمد کیا ہو؟ انہوں نے فرمایا: پھر آزاد شخص کو قتل کر دیا جائے گا اور غلام کا وہ جرمانہ ادا کرے گا' البتہ اگر سنت کا حکم اس کے علاوہ ہو' تو معاملہ مختلف ہے خواہ اس نے دو آزاد افراد کو قتل کیا ہو میں نے کہا: یہ کیسے ہوگا کہ آزاد شخص کے عوض میں اسے قتل کر دیا جائے اور آزاد شخص کے اہل خانہ غلام کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کریں میرے علم کے مطابق تو یہ بات صرف عمرو بن شعیب سے منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: مجھے تو صرف یہ علم ہے کہ آزاد شخص کے عوض میں اسے قتل کیا جائے گا اور غلام کی قیمت وہ

جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

18124 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي حُرٍّ قَتَلَ حُرًّا وَعَبْدًا عَمْدًا، يُقْتَلُ بِالْحُرِّ، وَيَغْرَمُ ثَمَنَ الْعَبْدِ فِي مَالِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب کوئی آزاد شخص کسی آزاد شخص اور کسی غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دے تو اسے آزاد شخص کے عوض میں قتل کر دیا جائے گا اور اس کے مال میں سے غلام کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کی جائے گی۔

بَابُ الْعَبْدِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ اَحَدُهُمَا، وَيُقْتَلُ الْاٰخَرُ

باب: جب کوئی غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو اور ان دونوں میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دے اور دوسرا قتل ہو جائے

18125 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَعْتَقَهُ اَحَدُهُمَا، وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ قَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحُرِّ يَغْرَمُ الْمُعْتِقُ، لِلَّذِي قَتَلَ نِصْفَ دِيَتِهِ، وَتَكُوْنُ دِيَتُهُ عَلَى الْقَاتِلِ لِوَرَثَتِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: هُوَ عَبْدٌ حَتّٰى يُعْتِقَهُ كُلُّهُمْ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے ان دونوں میں سے ایک اسے آزاد کر دیتا ہے اور دوسرا اسے قتل کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ غلام آزاد شخص کی مانند قرار پائے گا آزاد کرنے والا شخص جرمانہ اس شخص کو ادا کرے گا جس نے قتل کیا ہے اور وہ جرمانہ اس کی نصف دیت کا ہو گا اور پھر اس غلام کی دیت اس قاتل پر عائد ہو گی جو اس کے ورثاء کو ملے گی

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بیان کی ہے وہ اس وقت تک غلام شمار ہو گا جب تک مکمل طور پر آزاد نہیں ہو جاتا۔

بَابُ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ يَقْتُلَانِ

باب: کمسن بچے اور بڑی عمر کے فرد کا قتل کرنا

18126 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ وَصَبِيٍّ قَتَلَا رَجُلًا عَمْدًا قَالَ: يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَتَكُوْنُ الدِّيَةُ عَلٰى اَهْلِ الصَّبِيِّ، اِنَّ عَمْدَ الصَّبِيِّ خَطَاٌ، قَالَ الْحَسَنُ: دِيَةٌ وَلَا قَتْلٌ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور ایک بچہ مل کر ایک شخص کو عمد کے طور پر قتل کر دیتے ہیں تو قتادہ نے فرمایا: (بڑی عمر کے) قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور بچے کے گھر والوں پر دیت کی ادائیگی لازم ہو گی کیونکہ بچے کا عمد بھی خطا شمار ہوتا ہے حسن کہتے ہیں ایسی صورت میں (صرف) دیت کی ادائیگی لازم ہو گی (قاتل کو) قتل نہیں کیا جائے گا۔

18127 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ: لَا يُقْتَلُ بِهِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَا

يَدْرِى لَعَلَّ الصَّبِىَّ، هُوَ الَّذِىْ قَتَلَهُ كَمَا لَوْ اَرْسَلْنَا كَلْبًا مُعَلَّمًا عَلٰى صَيْدٍ، فَعَرَضَ لِلصَّيْدِ مَعَ هٰذَا الْكَلْبِ كَلْبٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ، فَاجْتَمَعَا فِىْ قَتْلِهِ لَمْ يُؤْكَلْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بہت سے حضرات نے یہ بات بیان کی ہے اس کے عوض میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ ہوسکتا ہے کہ بچے کی ضرب کی وجہ سے وہ شخص قتل ہوا ہو جس طرح اگر ہم کسی تربیت یافتہ کتے کو کسی شکار کے پاس بھیجتے ہیں اور اس کتے کے ہمراہ ایک غیر تربیت یافتہ کتا بھی اس شکار تک پہنچ جاتا ہے' اور دونوں اسے مارنے میں اکٹھے ہوتے ہیں تو اس شکار کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

18128 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِىْ كَبِيرٍ وَصَغِيْرٍ، قَتَلَا رَجُلًا قَالَ: " لَا يُقْتَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا لِاَنَّهُ لَا يَدْرِى اَيُّهُمَا الَّذِىْ اَجَازَ عَلَيْهِ، وَعَلَيْهِمَا الدِّيَةُ حِصَّةُ الصَّغِيْرِ عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَحِصَّةُ الْاٰخَرِ فِىْ مَالِهِ، وَقَالَهُ اِبْرَاهِيمُ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر ایک بڑی عمر کا شخص اور ایک بچہ مل کر ایک شخص کو قتل کر دیتے ہیں تو ان دونوں میں سے کسی ایک کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ کس کے وار کی وجہ سے مقتول مرا ہے البتہ ان دونوں پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی بچے کے حصے کی ادائیگی اس کی عاقلہ پر لازم ہوگی اور دوسرے شخص کی دیت کی ادائیگی اس کے اپنے مال میں سے کی جائے گی ابراہیم نے یہی بات بیان کی ہے۔

18129 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَقَالَ هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، اِذَا دَخَلَ عَمْدٌ فِىْ خَطَاٍ، كَانَتِ الدِّيَةُ

❀❀ ہشام نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب عمد' خطا میں داخل ہو جائے تو پھر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا

باب: جب کوئی آزاد شخص کسی غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دے

18130 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ فَرَاجَعُوهُ قَالَ: قَضَى اللّٰهُ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ

❀❀ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے ہم اسے قتل کر دیں گے جو اس کے اعضا کاٹ دے ہم اس کے اعضا کاٹ دیں گے لوگوں نے دوبارہ آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جان کا بدلہ جان ہے۔

18131 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ

رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدًا عَمْدًا قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ فَعَاوَدْتُهُ، فَقَالَ: لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْيَمَنِ لَقَتَلْتُهُمْ

❀❀ سہیل بن ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کے عوض میں اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا میں نے دوبارہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تمام اہل یمن اس غلام کو قتل کرنے پر اکٹھے ہو جائیں تو میں ان سب کو قتل کروادوں گا۔

18132 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ، وَعَلِيَّ بْنَ اَبِىْ كَثِيرٍ اَرْسَلَاهُ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمَا فَاَخْبَرْتُهُمَا، قَالَا: وَهِمْتَ فَارْجِعْ فَاسْاَلْهُ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يُقْتَلُ بِهِ يَا ابْنَ اَخِى لَوْ كَانُوْا مِائَةً لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ

❀❀ سہیل بن ابوصالح بیان کرتے ہیں: زید بن اسلم اور علی بن ابوکثیر نے انہیں سعید بن مسیب کے پاس بھیجا تا کہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کریں تو سعید نے فرمایا: اس شخص کو اس کے عوض میں قتل کر دیا جائے گا میں ان دونوں حضرات کے پاس واپس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو ان دونوں حضرات نے کہا: تمہیں بات سمجھنے میں وہم ہوا ہے تم واپس جا کر ان سے مسئلہ دریافت کرو میں دوبارہ ان کے پاس آیا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے انہیں بتایا انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس غلام شخص کو اس آزاد شخص کے عوض میں قتل کر دیا جائے گا اگر ایک سو افراد نے اس غلام کو قتل کیا ہوتا تو میں اس کے بدلے میں ان سب کو قتل کروا دیتا۔

18133 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ

❀❀ سہیل بن ابوصالح نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (آزاد شخص کو) اس (غلام) کے عوض میں قتل کروادیا جائے گا۔

18134 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَوْ اَحَدِهِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنَا ابْنُ سَمْعَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهِ: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ قَالَ: فَاَخْبَرَنِى ابْنُ سَمْعَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَتَبَ ذٰلِكَ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيلَ، فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنَا، وَلَهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے ان پر یہ لازم کیا تھا کہ جان کا بدلہ جان ہے''

سعید بن مسیب فرماتے ہیں: یہ بات اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر لازم کی تھی تو یہ آیت ہمارے لئے بھی ہے' اور ان کے لئے بھی ہے۔

18135 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ اِذَا كَانَ

عَمْدًا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: إِنْ قَتَلَ عَبْدَهُ اَوْ عَبْدَ غَيْرِهِ قُتِلَ بِهِ، وَهُوَ قَوْلُنَا

❀❀ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب وہ (قتل) عمد کے طور پر ہو تو اس کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دے یا کسی اور کے غلام کو قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا (امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہمارا بھی یہی قول ہے۔

18136 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا قَوَدَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ، وَلَكِنِ الْعُقُوبَةَ، وَالنَّكَالَ وَغُرْمَ مَا اَصَابَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے آزاد شخص اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہوگا بلکہ سزا رسوائی اور اس چیز کا جرمانہ ہوگا جس جرم کا ارتکاب اس نے کیا ہے۔

18137 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ عَمْدًا قَالَ: يُعَاقَبُ عُقُوبَةً مُوجِعَةً وَيُسْجَنُ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: اس شخص کو تکلیف دینے والی سزا دی جائے گی اور قید کر دیا جائے گا۔

18138 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَ نَفْسِهِ قَالَ: لَا يُقْتَلُ بِهِ

❀❀ یونس نے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے غلام کو قتل کر دیتا ہے حسن بصری فرماتے ہیں: اس کے بدلے میں اس شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

18139 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ رُوَيْمَانَ الشَّامِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَا يَقْتُلَانِ الرَّجُلَ بِعَبْدِهِ، كَانَا يَضْرِبَانِهِ مِائَةً، وَيُسْجِنَانِهِ سَنَةً، وَيُحْرِمَانِهِ سَهْمَهُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ سَنَةً، اِذَا قَتَلَهُ عَمْدًا قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ مِثْلَهُ قَالَ: وَيُؤْمَرُ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی شخص کو اس کے غلام کے بدلے میں قتل نہیں کرتے تھے وہ ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگاتے تھے اور ایک سال کے لئے قید کر دیتے تھے اور ایک سال کے لئے اسے مسلمانوں کے ساتھ اس کے حصے (یعنی سرکاری وظیفے سے) محروم کر دیتے تھے جبکہ اس نے غلام کو عمد کے طور پر قتل کیا ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالکریم ابوامیہ کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں انہوں نے فرمایا: ایسے

شخص کو غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

18140 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا يُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْمَمْلُوكِ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے غلام کے عوض میں مسلمان سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

18141 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: اَلْعَبْدُ بِالْعَبْدِ قَالَ: اَرٰى اَنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ، وَيُقْتَلُ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: غلام کے بدلے میں غلام کو قتل کیا جائے گا انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ غلام کے بدلے میں آزاد شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا' البتہ غلام کے بدلے میں غلام کو قتل کر دیا جائے گا۔

بَابُ جِرَاحَاتِ الْعَبْدِ

باب: غلام کے زخموں کا حکم

18142 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: جِرَاحَاتُ الْعَبِيْدِ فِىْ اَثْمَانِهِمْ، بِقَدْرِ جِرَاحَاتِ الْاَحْرَارِ فِىْ دِيَتِهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: " وَاِنَّ رِجَالًا مِنَ الْعُلَمَاءِ لَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الْعَبِيْدَ وَالْاِمَاءَ سِلْعَةٌ مِنَ السِّلَعِ فَيُنْظَرُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ اَثْمَانِهِمْ "

❀❀ زہری نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے غلاموں کے زخم ان کی قیمتوں کے حساب سے ہوں گے اور آزاد افراد کے زخم ان کی دیت کے حساب سے ہوں گے

زہری فرماتے ہیں: علماء میں سے کچھ حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ غلام اور کنیزیں ایک سامان ہوتے ہیں تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا (کہ زخم لگنے کی وجہ سے) ان کی قیمت میں کتنی کمی ہوئی ہے؟

18143 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: دِيَةُ اُمِّ الْوَلَدِ وَاِنْ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا، دِيَةُ اُمَّتِهِ حَتّٰى يَمُوْتَ سَيِّدُهَا

❀❀ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: ام ولد کی دیت ہوگی اگر اس نے اپنے آقا کے بچے کو جنم دیا ہو جو اس بچے کی ماں کی دیت ہوگی جب تک اس عورت کا آقا مر نہیں جاتا۔

18144 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: جِرَاحَاتُ الْعَبِيْدِ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ خَطَاٌ، فَاِذَا كَانَ النَّفْسَ اُقِيْدَ مِنْهُ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جان کے علاوہ میں غلاموں کو لگنے والے زخم خطا شمار ہوں گے لیکن جب جان کا معاملہ ہو تو پھر اس سے قصاص دلوایا جائے گا۔

18145 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْقَوَدُ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ وَقَالَا: سُنَّةُ الْعَبِيدِ كَسُنَّةِ الْاَحْرَارِ فِي الْقَوَدِ

❀❀ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: ہر صورت میں قصاص ہوگا یہ دونوں فرماتے ہیں: قصاص لینے کے اعتبار سے غلام کے بارے میں بھی وہی طریقہ کار ہوگا جو آزاد افراد کا ہوتا ہے۔

18146 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ عَبْدَيْنِ قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ: لَا يَتَفَاضَلَانِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا خَيْرًا مِنْ صَاحِبِهِ

❀❀ سفیان ثوری دو ایسے غلاموں کے بارے میں فرماتے ہیں: جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: ان دونوں کو باہمی کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوگی اگرچہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے زیادہ بہتر ہو۔

18147 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ عَبْدٍ قَتَلَ عَبْدًا عَمْدًا: الْمَقْتُوْلُ خَيْرٌ مِنَ الْقَاتِلِ قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ

❀❀ معمر، قتادہ کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کسی غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے، تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر مقتول، قاتل سے بہتر ہو، تو بھی اس کے عوض میں اسے قتل کر دیا جائے گا۔

18148 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ عَبْدٍ ثَمَنُهُ اَلْفُ دِيْنَارٍ، فَقَاَ عَيْنَ عَبْدٍ ثَمَنُهُ اَلْفُ دِيْنَارٍ قَالَ: اِنْ كَانَ فَقَاَ عَيْنَهُ عَمْدًا، فَالْقَوَدُ وَاِنْ كَانَ خَطَاً، فَالدِّيَةُ، وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ فُقِئَتْ عَيْنُهُ لَزِمَهُ ثَمَنُهُ، لَيْسَ عَلٰى اَهْلِهِ اِلَّا ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے، جس کی قیمت ایک ہزار دینار ہوتی ہے، اور وہ کسی ایسے غلام کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے، جس کی قیمت ایک ہزار دینار ہوتی ہے، تو زہری فرماتے ہیں: اگر تو اس نے عمد کے طور پر اس کی آنکھ پھوڑی تھی تو پھر قصاص ہوگا اگر خطا کے طور پر پھوڑی تھی تو پھر دیت ہوگی اور اگر وہ غلام زیادہ بہتر تھا جس کی آنکھ پھوڑی گئی تو پھر اس کی قیمت کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی اس کے مالکان کو صرف اسی بات کا حق حاصل ہوگا۔

18149 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اِذَا جُرِحَ الْمَمْلُوْكُ بِالْحُرِّ، يُعْقَلُ جُرْحُ الْحُرِّ فِيْ ثَمَنِ الْمَمْلُوْكِ، فَاِنْ شَاءَ اَهْلُ الْمَمْلُوْكِ فَدَوْهُ بِعَقْلِ جُرْحِ الْحُرِّ، وَاِنْ شَاءُ وا اَسْلَمُوا، وَاِنْ بَلَغَتْ نَفْسَ الْحُرِّ

❀❀ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: جب آزاد شخص کے بدلے میں غلام کو زخمی کیا جائے تو پھر آزاد شخص کے زخم کی دیت غلام کی قیمت میں سے منہا کی جائے گی اگر غلام کے مالکان چاہیں گے تو آزاد شخص کے زخم کی دیت اس کے فدیے کے طور پر ادا کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو اس غلام کو اس کے حوالے کر دیں گے خواہ وہ جرم آزاد شخص کی جان تک پہنچتا ہو۔

18150 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَعَقْلُ الْعَبْدِ فِیْ ثَمَنِهِ، مِثْلُ عَقْلِ الْحُرِّ فِیْ دِیَتِهِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام کی دیت اس کی قیمت میں سے ہوگی جس طرح آزاد شخص کا جرمانہ اس کی دیت میں ہوگا۔

18151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِیْ اَرْبَعَةِ اَعْبُدٍ، قَتَلُوا عَبْدًا عَمْدًا، قَالَ: اِنْ شَاءَ سَیِّدُ الْعَبْدِ قَتَلَهُمْ، وَاِنْ شَاءَ اسْتَخْدَمَهُمْ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے چار غلاموں کے بارے میں نقل کیا ہے جوایک غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اگر اس (مقتول) غلام کا آقا چاہے تو ان سب کو قتل کر دے گا اور اگر چاہے گا تو ان سب کو اپنی غلامی میں لے لے گا۔

18152 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ فِیْ عَبْدٍ یُقْطَعُ رِجْلُهُ قَالَ: نِصْفُ ثَمَنِهِ

❀❀ زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جس کا پاؤں کاٹ دیا جاتا ہے تو وہ فرماتے ہیں: اس کی قیمت کا نصف ادا کرنا لازم ہوگا۔

18153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ غُلَامَ رَجُلٍ، فَجَدَعَ اَنْفَهُ، اَوْ اُذُنَهُ، اَوْ اَشَلَّ یَدَهُ دَفَعَ اِلَیْهِ، وَغَرِمَ لِصَاحِبِهِ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے غلام کو مارتا ہے یا اس کی ناک کاٹ دیتا ہے یا کان کاٹ دیتا ہے یا اس کے ہاتھ کو شل کر دیتا ہے تو دوسرا شخص وہ غلام اس کے حوالے کر دے گا اور نقصان پہنچانے والا شخص اس کی طرح کا ایک غلام جرمانے کے طور پر اسے ادا کرے گا۔

18154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَبْدٌ قَتَلَ عَبْدًا خَطَأً، الْقَاتِلُ شَرٌّ مِنَ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنْ شَاءَ اَهْلُ الْقَاتِلِ اَسْلَمُوْا عَبْدَهُمْ، اَوْ غَرِمُوْا ثَمَنَ الْمَقْتُوْلِ، اَیُّ ذٰلِكَ شَاءُوْا، فَاِنْ كَانَ الْقَاتِلُ خَیْرًا مِنَ الْمَقْتُوْلِ، فَكَذٰلِكَ اَیْضًا لَّهُمْ، - اَیُّ ذٰلِكَ شَاءُوْا -

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام دوسرے غلام کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے اور قاتل مقتول سے زیادہ برا ہو؟ انہوں نے فرمایا: اگر قاتل کے مالکان چاہیں تو اپنے غلام کو (مقتول کے مالک) کے حوالے کر دیں یا پھر (قاتل کے مالکان) مقتول کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کر دیں وہ جو چاہیں گے ویسا ہو جائے گا اور اگر قاتل مقتول سے زیادہ بہتر ہو تو بھی یہی ہوگا انہیں اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ جس صورت کو چاہیں اختیار کر لیں۔

18155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِیْ عَبْدٍ قَتَلَ عَبْدًا خَطَأً قَالَ: اِنْ شَاءَ اَهْلُ الْقَاتِلِ فَدَوْا عَبْدَهُمْ بِثَمَنِ الْعَبْدِ الَّذِیْ قُتِلَ، وَاِنْ شَاءُوْا اَسْلَمُوْهُ بِجَرِیْرَتِهِ، وَاِنْ كَانَ خَیْرًا مِنْهُ فَكَذٰلِكَ

❀❀ قتادہ ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی غلام کو خطا کے طور پر قتل کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر قاتل کے مالکان چاہیں گے تو اپنے غلام کے فدیے میں اس غلام کی قیمت ادا کر دیں گے جسے قتل کیا گیا تھا اور اگر وہ چاہیں تو اس غلام کو اس کے جرم کے بدلے میں (مقتول کے مالکان کے) حوالے کر دیں اگر وہ اس سے زیادہ بہتر ہو تو بھی یہی حکم ہوگا۔

18156 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْعَبْدُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا الْمَقْتُوْلُ خَيْرٌ مِنَ الْقَاتِلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لِاَهْلِ الْمَقْتُوْلِ اِلَّا قَاتِلُ عَبْدِهِمْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: اِنْ شَاءُ وا قَتَلُوْهُ وَاِنْ شَاءُ وا اسْتَرَقُّوْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام دوسرے غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو کیا مقتول، قاتل سے بہتر ہوگا انہوں نے فرمایا: مقتول کے مالکان کو صرف اپنے غلام کے قاتل کا حق ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو اسے اپنا غلام بنالیں گے۔

18157 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: فَاِنْ كَانَ الْقَاتِلُ خَيْرًا مِنَ الْمَقْتُوْلِ، لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِلَّا قِيمَةُ الْمَقْتُوْلِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر قاتل مقتول سے بہتر ہو' تو بھی ان لوگوں کو صرف مقتول کی قیمت کا حق ہو گا۔

18158 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ) (البقرة: 178) قَالَ: الْعَبْدُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا، فَهُوَ بِهِ، فَاِنْ كَانَ الْقَاتِلُ اَفْضَلَ، لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِلَّا قِيمَةُ الْمَقْتُوْلِ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟

''آزاد شخص کو آزاد کے بدلے میں اور غلام کو غلام کے بدلے میں''

عطاء نے فرمایا: اگر کوئی غلام کسی غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو وہ اس کے بدلے میں قتل ہوگا اگر چہ قاتل زیادہ فضیلت رکھتا ہو مقتول کے مالکان کو صرف مقتول کی قیمت کا حق ہوگا۔

18159 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

❀❀ عمرو بن دینار کے حوالے سے عطاء کے قول کی مانند منقول ہے۔

18160 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِمَ لَا يَكُوْنُ بِهِ، وَالْحُرُّ بِالْحُرِّ؟ قَالَ: لِاَنَّ الْحُرَّيْنِ دِيَتُهُمَا سَوَاءٌ، وَالْعَبْدَانِ مَالٌ فَقِيمَةُ الْمُصَابِ قُلْتُ: فَاِنْ شَجَّهُ الْحُرُّ اَوْ فَقَاَ عَيْنَهُ قَالَ: فَقِيمَتُهُ كَمَا اَفْسَدَهُ، وَلَا يُقَادُ مِنْهُ فَاَخْبَرْتُهُ بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاَبَى اِلَّا قَوْلَهُ هٰذَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ ایسا کیوں نہیں ہوگا؟ جبکہ ارشاد ہے: آزاد شخص کو آزاد کے بدلے میں انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ دو آزاد افراد کی دیت برابر ہوتی ہے اور دو غلام مال ہوتے ہیں تو اس بارے میں مقتول کی قیمت معتبر ہوگی میں نے کہا: اگر آزاد شخص اسے زخمی کر دیتا ہے یا اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کی اس قیمت کا حساب لگایا جائے گا جو خرابی کی وجہ سے ہوئی ہے البتہ آزاد شخص سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا۔

میں نے انہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب کے (درج ذیل) بارے میں بتایا تو انہوں نے اسے تسلیم نہیں کیا اور اسی بات پر اصرار کیا۔

18161 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ: بَيْنَ الْعَبْدَيْنِ قِصَاصٌ فِي الْعَمْدِ فِي اَنْفُسِهِمَا، فَمَا دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا تھا کہ دو غلاموں کے درمیان عمد کی صورت میں قصاص ہوگا جو ان کی جان کے حوالے سے ہوگا اس کے علاوہ جو زخم ہیں ان میں بھی یہی ہوگا۔

18162 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ بِذٰلِكَ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے منقول ہے۔

18163 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الْعَبْدُ يُصِيبُ الْعَبْدَ نَفْسَهُ فَمَا دُوْنَهَا، اَقِصَاصٌ وَاِنْ تَفَاضَلَا؟ قَالَ: لَا

❀❀ عمرو بن دینار کے بارے میں ابن جریج نقل کرتے ہیں میں نے ان سے کہا: ایک غلام دوسرے غلام کو جان سے مار دیتا ہے یا اس کے علاوہ اسے نقصان پہنچاتا ہے تو اگر وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابلے میں کم یا زیادہ ہوں تو کیا قصاص لیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

18164 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اِنْ قَتَلَ عَبْدٌ عَبْدًا عَمْدًا، وَالْقَاتِلُ ذُو مَالٍ، فَالْمَالُ لِسَيِّدِهِ، وَرَقَبَتُهُ بِمَا اَصَابَ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے اگر کوئی غلام دوسرے غلام کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے اور قاتل مال دار ہوتا ہے تو اس کا مال اس کے آقا کو مل جائے گا اور اس کی گردن اس کے جرم کا معاوضہ بن جائے گی۔

18165 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اِذَا عَمَدَ الْمَمْلُوكُ قُتِلَ الْمَمْلُوكُ، اَوْ جُرِحَ بِهِ فَهُوَ قَوَدٌ

❀❀ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: جب کوئی غلام عمد کے طور پر (قتل کر دے) تو اس غلام کو قتل کر دیا جائے گا اور اگر وہ زخمی کر دے تو پھر اس سے قصاص لیا جائے گا۔

18166 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَيُقَادُ الْمَمْلُوكُ مِنَ الْمَمْلُوكِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ، فَمَا دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْجِرَاحِ، فَاِنِ اصْطَلَحُوا عَلَى الْعَقْلِ، فَقِيمَةُ الْمَقْتُوْلِ عَلٰى اَهْلِ الْقَاتِلِ اَوِ الْجَارِحِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے غلام سے دوسرے غلام کا قصاص لیا جائے گا جو ہر عمد کی صورت میں ہوگا جو جان تک پہنچتا ہو یا اس کے علاوہ کوئی زخم ہو اور اگر وہ دیت پر صلح کر لیتے ہیں تو پھر مقتول کی قیمت قاتل کے مالکان پر یا زخمی کرنے والے کے مالکان پر لازم ہوگی۔

18167 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكَيْنِ قِصَاصٌ اِلَّا فِي النَّفْسِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: دو غلاموں کے درمیان قصاص صرف جان کے حوالے سے ہو سکتا ہے (یعنی زخموں میں نہیں ہوگا)۔

18168 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: سَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا كَانَ مِنْ جِرَاحَاتِ الْعَبْدِ دُوْنَ النَّفْسِ، فَعَلٰى مِثْلِ مَنْزِلَةِ دِيَةِ الْحُرِّ فِي يَدِهِ نِصْفُ ثَمَنِهِ، وَفِي رِجْلِهِ نِصْفُ ثَمَنِهِ، وَفِي مُوضِحَتِهِ، وَسِنِّهِ نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ، وَفِي اِصْبَعِهِ عُشْرُ ثَمَنِهِ، فَاِذَا اُصِيبَ مِنْ اَعْضَائِهِ، عُضْوٌ لَيْسَ فِيهِ مِثْلُهُ، جُدِعَ اَنْفُهُ، اَوْ قُطِعَ ذَكَرُهُ، اَوْ قُطِعَ لِسَانُهُ، كَانَ فِيهِ ثَمَنُهُ كَامِلًا، وَاَخَذَهُ الَّذِي اَصَابَهُ كَانَ لَهُ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے: جان کے علاوہ کسی غلام نے جو نقصان کیا ہو تو اس کا حکم آزاد شخص کی دیت کی مانند ہوگا ہاتھ کو نقصان پہنچانے کی صورت میں قیمت کا نصف ہوگا پاؤں کو نقصان پہنچانے کی صورت میں اس کی قیمت کا نصف ہوگا موضحہ زخم یا دانت توڑنے کی صورت میں قیمت کے دسویں حصے کا نصف ہوگا انگلی میں قیمت کا دسواں حصہ ہوگا جب کسی اور عضو کو نقصان پہنچایا گیا ہو اور وہ ایسا عضو ہو کہ اس جیسا دوسرا نہ ہو جیسے ناک کو کاٹ دیا گیا ہو یا شرم گاہ کو کاٹ دیا گیا ہو یا زبان کو کاٹ دیا گیا ہو تو اس میں مکمل قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی اور (زخمی غلام کا مالک) اس شخص کو حاصل کرلے گا جس نے نقصان پہنچایا ہے اور وہ غلام اس کی ملکیت ہوگا۔

بَابُ دِيَةِ الْمَمْلُوكِ

باب: غلام کی دیت

18169 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: دِيَةُ الْمَمْلُوكِ ثَمَنُهُ، فَاِنْ زَادَ عَلَى الْحُرِّ، رُدَّ اِلٰى دِيَةِ الْحُرِّ، لَا يُزَادُ الْعَبْدُ عَلٰى دِيَةِ الْحُرِّ قَالَ: وَاِنْ كَانَ الْعَبْدُ الْمُصَابُ مَالًا لَمْ يُحْسَبْ مَعَ رَقَبَتِهِ فِي ثَمَنِهِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے غلام کی دیت اس کی قیمت ہوگی اگر وہ آزاد شخص کی دیت سے زیادہ ہو رہی ہو'

تو پھراسے آزاد شخص کی دیت کی طرف لوٹا دیا جائے گا غلام کو آزاد شخص کی دیت سے زیادہ نہیں دیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: جس غلام کو نقصان پہنچایا گیا تھا اگر اس کے پاس مال موجود تھا تو اس کی قیمت میں اس کی ذات کے ساتھ اس مال کو شمار نہیں کیا جائے گا۔

18170 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَرَادَ سَادَةُ الْقَاتِلِ، اَنْ يَفْدُوا عَبْدَهُمْ بِثَمَنِ الْمَقْتُولِ، فَاَبَى سَادَةُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَفْدُوهُ، لَيْسَ لَهُمْ اِلَّا قَاتِلُ عَبْدِهِمْ، فَاِنْ شَاءُ وا قَتَلُوا، وَاِنْ شَاءُ وا اسْتَرَقُّوا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ قاتل کے مالکان اگر اس غلام کا فدیہ دیتے ہوئے مقتول کی قیمت ادا کرنا چاہیں اور مقتول کے مالکان اسے قبول نہ کریں؟ تو عطاء نے فرمایا: ان لوگوں کو فدیہ دینے کا حق نہیں ہوگا مقتول کے مالکان کو اپنے غلام کے قاتل کا حق ہوگا اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو اسے اپنا غلام بنالیں گے۔

18171 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولُ فِي الْعَبْدِ يُصَابُ قَالَ: قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ قَالَ: فَنَحْنُ عَلَى اَنَّهُ مَا اُصِيبَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لِسَيِّدِهِ مِنْ حِسَابِ ثَمَنِهِ قُلْتُ: فَاِنْ اُصِيبَتْ عَيْنَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا اَوْ ذَكَرُهُ؟ قَالَ: فَنَذَرُهُ ذٰلِكَ لِسَيِّدِهِ وَالْعَبْدُ مَعَهُ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو ایسے غلام کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جسے نقصان پہنچایا جاتا ہے (یا قتل کیا جاتا ہے) وہ فرماتے ہیں: اس کی اس دن کی قیمت کا اعتبار ہوگا جس دن اسے قتل کیا گیا تھا۔

وہ فرماتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں کہ جب اسے نقصان پہنچایا گیا تو وہ اپنی قیمت کے حساب سے اس کے آقا کو مل جائے گا میں نے کہا: اگر اس کی آنکھوں کو یا آنکھوں میں سے کسی ایک کو یا اس کی شرم گاہ کو نقصان پہنچایا گیا ہو؟ انہوں نے فرمایا: تو پھر اس کی دیت اس کے آقا کو ملے گی اور وہ غلام بھی اس کے ساتھ ملے گا۔

18172 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: لَا يُبْلَغُ بِالْعَبْدِ دِيَةُ الْحُرِّ وَقَالَا: لَا يُجْلَدُ قَاذِفُ اُمِّ الْوَلَدِ

❀❀ ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: غلام (کا معاوضہ) آزاد شخص کی دیت تک نہیں پہنچے گا یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ام ولد پر زنا کا الزام لگانے والے پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

18173 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: لَا يُجَاوَزُ بِهِ دِيَةَ الْحُرِّ

❀❀ معمر نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے (غلام کے معاوضے میں) آزاد شخص کی دیت سے تجاوز نہیں کیا جائے گا۔

18174 - اقوال تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: دِيَةُ الْمَمْلُوكِ ثَمَنُهُ مَا بَلَغَ، وَاِنْ زَادَ عَلَى دِيَةِ الْحُرِّ

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے غلام کی دیت اس کی قیمت ہوگی خواہ وہ جتنی بھی ہو خواہ وہ آزاد شخص کی

دیت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

18175 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: ثَمَنُهُ مَا بَلَغَ اِنَّمَا هُوَ مَالٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی قیمت (اس کی دیت شمار ہوگی) خواہ وہ کتنی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ وہ ایک مال ہے۔

18176 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَشُرَيْحٍ: ثَمَنُهُ وَاِنْ خَلَّفَ دِيَةَ الْحُرِّ

❀❀ عبدالکریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی قیمت (اس کی دیت شمار ہوگی) اگرچہ وہ آزاد شخص کی دیت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

بَابُ الْقَوَدِ فِيْ مَوْضِعِهٖ

باب: مخصوص جگہ پر قصاص لینا

18177 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ لَيْسَتْ لَهٗ يَمِيْنٌ قَطَعَ يَسَارَ رَجُلٍ قَالَ: عَلَيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً دِيَةُ يَدَيْنِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کا دایاں ہاتھ نہیں ہوتا اور وہ کسی اور شخص کا بایاں ہاتھ کاٹ دیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اس شخص پر مکمل دیت کی یعنی دونوں ہاتھوں کی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس شخص سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

18178 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَخَذَ سَارِقًا لِيَقْطَعَ يَمِيْنَهٗ، فَقُطِعَتْ شِمَالُهٗ، فَقَدْ اُقِيْمَ عَلَيْهِ لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر کوئی شخص چور کو پکڑتا ہے تاکہ اس کا دایاں ہاتھ کاٹے اور پھر اس کا بایاں ہاتھ کٹ جاتا ہے' تو اس پر سزا جاری ہوگئی اس چور کو مزید سزا نہیں دی جائے گی۔

18179 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِيْ يُقْتَصُّ مِنْهُ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَيُقَدِّمُ شِمَالَهٗ، قَالَ: تُقْطَعُ يَمِيْنُهٗ اَيْضًا

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس سے دائیں ہاتھ میں قصاص لیا جانا ہو' اور پھر وہ بائیں ہاتھ کو آگے کر دے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس کے دائیں ہاتھ کو ہی کاٹ دیا جائے گا۔

18180 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ، اَخْبَرَهٗ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَابْنُ الْمُسَيِّبِ عَلٰى اَنَّ رَجُلًا اِنْ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ، فَاقْتَصَّ رَجُلٌ مِنْهُ فَقَطَعَ يَدَ الْقَاطِعِ يَسَارَهٗ

فَاِنَّ الْيُسْرٰى تُطْلَبُ، وَتُقْطَعُ الْيُمْنٰى، وَقَالَا: الْقَوَدُ فِي مَوْضِعِهِ، وَاِنْ قَطَعَ الْيُسْرٰى خَطَأً، كَانَ عَقْلُهَا عَلٰى مَنْ قَطَعَهَا، وَقُطِعَتِ الْيُمْنٰى بِالْيُمْنٰى

❀❀ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد اور سعید بن مسیّب کا اس بارے میں اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ دے اور دوسرا شخص اس سے قصاص لیتے ہوئے ہاتھ کاٹنے والے کا بایاں ہاتھ کاٹ دے تو بائیں ہاتھ کا مطالبہ کیا جائے گا اور بایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: قصاص مخصوص مقام پر ہوتا ہے خواہ اس نے بائیں ہاتھ کو غلطی سے کاٹ دیا ہو تو اس کی دیت کاٹنے والے پر لازم ہوگی دائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے بدلے میں کاٹا جائے گا۔

18181 - اقوال تابعین: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، بِمِثْلِهِ

❀❀ اسی کی مانند روایت سعید بن مسیّب کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ يُسْتَانٰى بِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اِذَا كَانَ صَغِيْرًا

باب: مقتول کے ولی کا انتظار کیا جائے گا اگر وہ چھوٹا ہو

18182 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي رَجُلٍ قُتِلَ وَلَهُ وَلَدٌ صَغِيْرٌ، فَكَتَبَ اَنْ يُسْتَانٰى بِالصَّغِيْرِ حَتّٰى يَبْلُغَ قَالَ سُفْيَانُ: فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَاِنْ شَاءَ عَفَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ وَابْنُ اَبِي لَيْلٰى، وَابْنُ شُبْرُمَةَ قَدِ اسْتَانَيَا بِهِ

❀❀ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے شخص کے بارے میں خط لکھا جو قتل ہو جاتا ہے اور اس کا بیٹا کمسن ہوتا ہے انہوں نے خط میں لکھا کہ بچے کے بالغ ہونے تک انتظار کیا جائے گا سفیان کہتے ہیں اگر وہ بچہ (بڑا ہو کر) چاہے گا تو قصاص لے لے گا اور اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم اسی بات کے قائل ہیں ابن ابولیلیٰ اور ابن شبرمہ بھی اس کے بڑے ہونے کا انتظار کرنے کا کہتے ہیں۔

بَابُ مَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَطْرَافِهِ، مَا يَكُوْنُ فِيْهِ دِيَتَانِ اَوْ ثَلَاثٌ

باب: جس شخص کے اطراف کو نقصان پہنچایا جائے' یا جس میں دو دیتیں یا تین دیتیں لاگو ہو رہی ہوں؟

18183 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ، قَالَ: لَقِيْتُ شَيْخًا فِي زَمَانِ الْجَمَاجِمِ، فَحَلَّيْتُهُ، وَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ لِي: ذٰلِكَ اَبُو الْمُهَلَّبِ عَمُّ اَبِي قِلَابَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: رَمٰى رَجُلٌ رَجُلًا بِحَجَرٍ، فِي رَاْسِهِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ سَمْعُهُ، وَعَقْلُهُ، وَلِسَانُهُ، وَذَكَرُهُ فَقَضٰى فِيْهَا عُمَرُ بِاَرْبَعِ دِيَاتٍ وَهُوَ حَيٌّ

❀❀ عوف اعرابی بیان کرتے ہیں: جماجم کے زمانے میں میری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی میں ان کے ساتھ خلوت میں تھا میں نے ان کے بارے میں دریافت کیا' تو مجھے بتایا گیا کہ یہ ابومہلب ہیں جو ابوقلابہ کے چچا ہیں میں نے ان صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے دوسرے شخص کے سر پر پتھر مارا تو دوسرے شخص کی بینائی' عقل' زبان اور شرم گاہ ضائع ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں چار دیتوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا حالانکہ وہ (متاثرہ) شخص ابھی زندہ تھا۔

18184 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا اُصِيبَ الرَّجُلُ خَطَأً، فَاُصِيبَتْ عَيْنَاهُ، وَاَنْفُهُ، فَدِيَتَانِ، وَاِنْ قُطِعَتْ اُنْثَيَاهُ، وَذَكَرُهُ فَذٰلِكَ دِيَتَانِ، وَكَذٰلِكَ فِي اَشْبَاهِ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب کسی شخص کو خطا کے طور پر نقصان پہنچایا جائے' یا اس کی آنکھیں اور ناک ضائع ہو جائے تو اس میں دو دیتوں کی ادائیگی ہوگی یا اس کے خصیے اور شرم گاہ ضائع ہو جائیں تو اس میں دو دیتوں کی ادائیگی لازم ہوگی اس کی مانند دیگر صورتوں میں بھی اس کی مانند حکم ہوگا۔

18185 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ اُصِيبَ مِنْ اَطْرَافِهِ، مَا نَذْرُهُ اَكْثَرَ مِنْ دِيَتِهِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ فِيهِ بِشَيْءٍ وَاِنِّي لَاَظُنُّهُ سَيُعْطَى بِكُلِّ مَا اُصِيبَ مِنْهُ، وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ دِيَتِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کے اطراف کو نقصان پہنچایا جاتا ہے' اور اس کا جرمانہ اس کی دیت سے زیادہ ہو جاتا ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی ہے تاہم میرا اس کے بارے میں یہ گمان ہے کہ جو اس کو نقصان پہنچا ہے اس میں سے ہر ایک کا معاوضہ دیا جائے گا اگرچہ وہ اس کی دیت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

18186 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ فَقَاَ عَيْنَ صَاحِبِهِ، وَقَطَعَ اَنْفَهُ وَاُذُنَهُ؟ قَالَ: يُحْسَبُ ذٰلِكَ كُلُّهُ لَهُ

❀❀ ابن شہاب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے' اور کان اور ناک کاٹ دیتا ہے' تو ابن شہاب کہتے ہیں ان سب کے حساب سے اس پر جرمانے کے ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْعَفْوِ

باب: معاف کر دینا

18187 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا، فَجَاءَ اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ، وَقَدْ عَفَا اَحَدُهُمْ، فَقَالَ عُمَرُ لِابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ اِلَى جَنْبِهِ: مَا تَقُولُ؟ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:

اَقُوْلُ: اِنَّهُ قَدْ اُحْرِزَ مِنَ الْقَتْلِ قَالَ: فَضَرَبَ عَلٰى كَتِفِهٖ ثُمَّ قَالَ: كُنَيْفٌ مُلِءَ عِلْمًا

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا جس نے دوسرے شخص کو قتل کیا تھا مقتول کے اولیاء آئے ان میں سے کسی ایک نے معاف کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: جوان کے پہلو میں موجود تھے کہ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے قتل سے محفوظ کر دیا گیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا یہ ایک برتن ہے جو علم سے بھرا ہوا ہے۔

18188 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا، فَاَرَادَ اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ قَتْلَهُ، فَقَالَتْ اُخْتُ الْمَقْتُوْلِ: وَهِيَ امْرَاَةُ الْقَاتِلِ: قَدْ عَفَوْتُ عَنْ حِصَّتِيْ مِنْ زَوْجِيْ، فَقَالَ عُمَرُ: عُتِقَ الرَّجُلُ مِنَ الْقَتْلِ

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش ہوا جس نے ایک شخص کو قتل کیا تھا مقتول کے اولیاء نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو مقتول کی بہن جو قاتل کی بیوی تھی اس نے کہا: میں اپنے حصے کے حساب سے اپنے شوہر کو معاف کرتی ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو قتل سے بچا لیا گیا ہے۔

18189 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَالْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَا: عَفْوُ كُلِّ ذِيْ سَهْمٍ جَائِزٌ

❀❀ ابراہیم نخعی اور عطاء فرماتے ہیں: ہر حصے دار کا معاف کرنا جائز ہوگا۔

18190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، اَنَّ امْرَاَةً قُتِلَ زَوْجُهَا وَلَهُ اِخْوَةٌ، فَعَفَا بَعْضُهُمْ فَاَمَرَ عُمَرُ لِسَائِرِهِمْ بِالدِّيَةِ

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کا شوہر قتل ہو گیا اس مرحوم کے بھائی بھی تھے ان میں سے کسی ایک نے معاف کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باقی سب کو دیت کی ادائیگی کا حکم دیا۔

18191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلَيْنِ عَمْدًا، فَعَفَا اَهْلُ اَحَدِهِمَا، وَلَمْ يَعْفُ الْاٰخَرُوْنَ؟ قَالَ: لَمْ يُقْتَلْ، وَلٰكِنَّهُ يُعْطِي الَّذِيْنَ لَمْ يَعْفُ شَطْرَ الدِّيَةِ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دو افراد کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے ان میں سے ایک کے ورثاء معاف کر دیتے ہیں اور دوسرے کے ورثاء معاف نہیں کرتے تو عطاء نے فرمایا: اسے قتل نہیں کیا جائے گا جن لوگوں نے معاف نہیں کیا وہ ان کو نصف دیت ادا کر دے گا۔

18192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

❀❀ عبدالکریم نے حسن بصری سے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

18193 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَأَلْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَمْدًا فَيَعْفُو اَحَدٌ مِنْ بَنِي الْمَقْتُوْلِ، وَيَاْبَى الْاٰخَرُ؟ قَالَ: يُعْطَى الَّذِيْ لَمْ يَعْفُ شَطْرَ الدِّيَةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طلحہ سے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے پھر مقتول کے بیٹوں میں سے کوئی ایک معاف کر دیتا ہے اور باقی معاف کرنے سے انکار کر دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: جس نے معاف نہیں کیا اسے نصف دیت ادا کر دی جائے گی۔

18194 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا عَفَا اَحَدُ الْاَوْلِيَاءِ، فَاِنَّهَا تَكُوْنُ دِيَةً، وَتَسْقُطُ عَنِ الْقَاتِلِ بِقَدْرِ حِصَّةِ هٰذَا الَّذِيْ عَفَا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب اولیاء میں سے کوئی ایک معاف کر دے تو اب دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور قاتل سے معاف کرنے والے شخص کے حصے کے مطابق ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

18195 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَكَتَبَ بِهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَيْضًا قَالَ: اِذَا عَفَا اَحَدُهُمْ فَالدِّيَةُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں یہی تحریر کروایا تھا کہ جب کوئی ان میں سے معاف کر دیتا ہے تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18196 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَلَا يَمْنَعُ سُلْطَانٌ وَلِيَّ الدَّمِ، اَنْ يَعْفُوَ اِنْ شَاءَ، اَوْ يَاْخُذَ الْعَقْلَ اِذَا اصْطَلَحُوا، وَلَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَقْتُلَ اِنْ اَبَى اِلَّا الْقَتْلَ، بَعْدَ اَنْ يَحِقَّ لَهُ الْقَتْلُ فِي الْعَمْدِ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے سلطان خون کے حق دار کو منع نہیں کرے گا اگر وہ چاہے تو معاف کر دے اگر وہ چاہے تو دیت وصول کر لے اگر ان کی صلح ہو جاتی ہے اور اگر وہ قتل کرنے پر اصرار کرتا ہے تو پھر اسے قتل کرنے سے بھی منع نہیں کرے گا اس کے بعد کہ قتل عمد کی صورت میں قاتل کو قتل کرنا ثابت ہو چکا ہو۔

18197 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: الْعَفْوُ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ، لَيْسَ لِلْمَرْاَةِ عَفْوٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے معاف کرنے کا حق (مقتول کے) اولیاء کو ہوگا عورت کو معاف کرنے کا حق نہیں ہوگا۔

18198 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَا عَفْوَ لِلنِّسَاءِ فِي الْقَوَدِ، فَاِذَا كَانَتِ الدِّيَةُ فَلَهَا نَصِيبُهَا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے قصاص میں عورتوں کو معاف کرنے کا حق نہیں ہوگا اگر دیت ہوگی تو پھر عورت کو اس

کا حصہ مل جائے گا۔

18199 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: كَانَ لَا يَرٰى لِلْمَرْاَةِ عَفْوًا فِیْ حَدٍّ، وَلَا قَتْلٍ، وَلٰكِنْ عَفْوُهَا فِی الدِّيَةِ، وَالْقِصَاصِ

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ حد اور قتل میں عورت کے لئے معاف کرنے کے حق کو تسلیم نہیں کرتے البتہ دیت اور قصاص میں عورت معاف کرسکتی ہے۔

بَابُ الْقَتْلِ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ

باب: دیت وصول کر لینے کے بعد قتل کرنا

18200 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ يُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا اُعَافِیْ اَحَدًا قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں ایسے شخص کو معاف نہیں کروں گا جو دیت وصول کرنے کے بعد (قاتل کو) قتل کر دیتا ہے۔

18201 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِی الَّذِیْ يَعْفُو اَوْ يَاْخُذُ الدِّيَةَ، ثُمَّ يَقْتُلُ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ اَلِيْمٌ) (البقرة: 178) قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ بَعْدَمَا يَاْخُذُ الدِّيَةَ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو معاف کر دیتا ہے اور دیت وصول کرتا ہے اور پھر (قاتل کو) قتل بھی کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس کے بعد بھی زیادتی کا مرتکب ہو تو اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا''

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی دیت وصول کرنے کے بعد (قاتل کو) قتل کر دے۔

18202 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِیْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا، وَلَهُ اَخَوَانِ، فَعَفَا اَحَدُهُمَا، ثُمَّ قَتَلَهُ الْاٰخَرُ، قَبْلَ اَنْ يُرْفَعَ اِلَى الْاِمَامِ؟ قَالَ: هُوَ خَطَاٌ عَلَيْهِ الدِّيَةُ يُؤْخَذُ مِنْهُ النِّصْفُ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک شخص کو قتل کر دیتا ہے اس مقتول کے دو بھائی ہوتے ہیں جن میں سے ایک معاف کر دیتا ہے پھر دوسرا قاتل کو قتل کر دیتا ہے اس سے پہلے کہ یہ معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوتا تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ قتل خطا شمار ہوگا اور اس شخص پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس سے نصف دیت وصول کر لی جائے گی۔

18203 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنِ الثَّبْتِ غَيْرَ اَنَّهُ اَسْنَدَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْجَبَ بِقَسَمٍ اَوْ غَيْرِهٖ اَنْ لَا يُعْفٰى عَنِ الرَّجُلِ عَفَا عَنِ الدَّمِ، ثُمَّ اَخَذَ

الدِّيَةَ، ثُمَّ غَدَا فَقَتَلَ

❀❀ اسماعیل بن امیہ نے ایک مستند راوی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ جب کسی شخص کو قتل کے مقدمے میں قتل کر دیا جائے' یا دیت وصول کر لی جائے اور پھر قاتل کو قتل کر دیا جائے تو آپ نے قسم کے ساتھ یا اس کے بغیر (اس شخص کے حق میں جہنم کے) واجب ہونے کی بات کی تھی۔

18204 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: " وَالِاعْتِدَاءُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ اَنَّ الرَّجُلَ يَاْخُذُ الْعَقْلَ، اَوْ يَقْتَصُّ، اَوْ يَقْضِي السُّلْطَانُ فِيمَا بَيْنَ الْجَارِحِ وَالْمَجْرُوحِ، اَوْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ، بَعْدَ اَنْ يَسْتَوْعِبَ حَقَّهُ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَقَدِ اعْتَدَى، وَالْحُكْمُ فِيهِ اِلَى السُّلْطَانِ، بِالَّذِي يَرٰى فِيهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ، وَلَوْ عُفِيَ عَنْهُ، لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنْ طَلَبَةِ الْحَقِّ، اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ بَعْدَ اعْتِدَائِهِ، اِلَّا بِاِذْنِ السُّلْطَانِ، وَعَلٰى تِلْكَ الْمَنْزِلَةِ، كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ هٰذَا النَّحْوِ، فَاِنَّهُ بَلَغَنَا اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِي اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ (فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ) (النساء: 59) الْاٰيَةَ، وَمَا كَانَ مِنْ جُرْحٍ فَوْقَ الْاَدْنٰى، وَدُوْنَ الْاَقْصٰى، فَهُوَ يُرٰى فِيهِ بِحِسَابِ الدِّيَةِ"

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس حد سے تجاوز کا ذکر کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی دیت وصول کر لے یا قصاص لے لے یا زخمی کرنے والے اور زخمی ہونے والے کے معاملے میں حاکم وقت فیصلہ دیدے اور پھر ان میں سے کوئی ایک زیادتی کرے اس کے بعد کہ وہ اپنا حق مکمل وصول کر چکا ہو جو شخص ایسا کرے گا تو وہ زیادتی کا مرتکب ہوگا اور اس بارے میں فیصلہ حاکم وقت کی طرف جائے گا وہ اس بارے میں جو سزا مناسب سمجھے گا وہ تجویز کرے گا اور اگر اس کو معاف کر دیا جاتا ہے' تو حق کے طلبگاروں میں سے اس بات کا حق نہیں ہوگا کہ اس کی سرکشی کے بعد اس سے درگزر کرے البتہ حاکم وقت کی اجازت کا معاملہ مختلف ہے اس طرح کی ہر صورت حال اس کی مانند شمار ہوگی کیونکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ وہ معاملہ ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ہے:

''اگر تمہارے درمیان کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو جاتا ہے' تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو''

تو جو زخم ہو خواہ وہ زیادہ ہو یا کم ہو اس میں بھی دیت کے حساب سے فیصلہ دیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَّبِعُ دَمَهُ اَوْ يَتَصَدَّقُ

باب: جو شخص اپنے خون کی پیروی کرے یا صدقہ کر دے

18205 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: اِنْ وَهَبَ الَّذِي يُقْتَلُ خَطَاً دِيَتَهُ لِلَّذِي قَتَلَهُ، فَاِنَّمَا لَهُ مِنْهَا ثُلُثُهَا، اِنَّمَا هُوَ مَالٌ يُوصِي بِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' جس شخص کو خطا کے طور پر قتل کیا گیا ہو اگر اس

نے اپنی دیت کو اس شخص کے لئے ہبہ کیا ہو جو اسے قتل کرے تو اسے اس دیت میں سے ایک تہائی حصے کا حق ہوگا یہ ایسا مال شمار ہوگا جس کے بارے میں اس نے وصیت کی ہے۔

18206 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِدَمِهِ، وَقُتِلَ خَطَأً، فَالثُّلُثُ مِنْ ذٰلِكَ جَائِزٌ، إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا جو شخص اپنے خون کو صدقہ کر دے اور پھر وہ قتل خطا کے طور پر قتل ہو جائے تو اس میں سے ایک تہائی حصہ جائز ہوگا جبکہ اس شخص کا اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو۔

18207 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِدَمِهِ، وَكَانَ قُتِلَ عَمْدًا، فَهُوَ جَائِزٌ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے خون کو صدقہ کر دے اور اسے عمد کے طور پر قتل کر دیا جائے تو پھر یہ جائز ہے۔

18208 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا كَانَ عَمْدًا فَهُوَ جَائِزٌ، وَلَيْسَ مِنَ الثُّلُثِ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: جب قتل عمد کے طور پر ہو تو یہ جائز ہوگا اور پھر یہ ایک تہائی حصے میں سے نہیں ہوگا۔

18209 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: إِذَا أُصِيبَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِنَفْسِهِ، فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ: فَقُلْنَا: ثُلُثُهُ؟ قَالَ: بَلْ كُلُّهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص پر حملہ ہوا اور وہ اپنی جان کو صدقہ کر چکا ہو تو یہ جائز ہوگا راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اس کا ایک تہائی حصہ؟ انہوں نے کہا: جی نہیں! بلکہ مکمل (دیت)۔

18210 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الدَّمُ مَا بِيعَ مِنْهُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ كَثُرَ

❀❀ ابو معشر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے خون میں سے جس چیز کو فروخت کر دیا گیا ہو تو یہ جائز ہوگا خواہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

18211 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَتَلَ عَمْدًا، فَاصْطَلَحُوا عَلَى ثَلَاثِ دِيَاتٍ؟ قَالَ: جَائِزٌ إِنَّمَا اشْتَرَوْا بِهِ صَاحِبَهُمْ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص عمد کے طور پر قتل کرتا ہے اور پھر مقتول کے ورثاء تین دیتوں پر صلح کرتے ہیں تو قتادہ فرماتے ہیں: یہ جائز ہوگا ان لوگوں نے اس کے ذریعے اپنے ساتھی کو خرید لیا ہوگا (یا اس کا سودا کر لیا ہوگا)۔

18212 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا بِيعَ بِهِ

الدَّمِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ كَثُرَ

❀❀ ابومعشر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے' جس چیز کے عوض میں خون (یعنی قتل کے مقدمے) کا سودا کیا گیا ہو وہ جائز شمار ہوگی' خواہ وہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔

18213 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: إِذَا أَوْصَى أَنْ يَعْفُوا عَنْهُ، كَانَ الثُّلُثُ لِلْعَاقِلَةِ، وَغَرِمَ الثُّلُثَيْنِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر آدمی نے یہ وصیت کی ہو کہ اس کے ورثاء اس کی طرف سے معاف کردیں تو پھر ایک تہائی عاقلہ کے لئے ہوگا اور وہ دو تہائی جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

بَابُ الَّذِي يَأْتِي الْحُدُودَ ثُمَّ يُقْتَلُ

باب: جو شخص حدود کا مرتکب ہو اور پھر قتل ہو جائے

18214 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنْ سَرَقَ رَجُلٌ، أَوْ شَرِبَ خَمْرًا، ثُمَّ قُتِلَ، فَهُوَ الْقَتْلُ لَا يُزَادُ عَلَى ذَلِكَ، لَا يُقْطَعُ، وَلَا يُحَدُّ،

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص چوری کرلے یا شراب پی لے اور پھر قتل ہو جائے تو یہ قتل ہی کافی ہوگا مزید کوئی سزا نہیں دی جائے گی نہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا نہ حد جاری کی جائے گی۔

18215 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ مَحَا مَا لِلنَّاسِ وَغَيَّرَهُ

❀❀ ابن شہاب کے حوالے سے عطاء کے قول کی مانند منقول ہے جو کچھ بھی لوگوں کا تھا یہ قتل اس کو مٹادے گا اور اسے متغیر کردے گا۔

18216 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَى الرَّجُلِ حُدُودٌ فِيهَا الْقَتْلُ، فَإِنَّ الْقَتْلَ يَكْفِيهِ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر آدمی پر مختلف سزائیں اکٹھی ہو جائیں جن میں سے ایک قتل بھی ہو' تو یہ قتل ہی (باقی تمام سزاؤں کے لئے) کفایت کر جائے گا۔

18217 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: إِذَا جَاءَ الْقَتْلُ، مَحَا كُلَّ شَيْءٍ لِلنَّاسِ، وَغَيَّرَهُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي رَجُلٌ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ.

❀❀ حماد فرماتے ہیں: جب قتل آجائے گا تو لوگوں کے تمام حقوق کو مٹادے گا اور انہیں متغیر کردے گا سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18218 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ اَبِى بَكْرٍ،

❀❀ ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیّب کے حوالے سے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

18219 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے سعید بن مسیّب سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18220 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: اِذَا جَاءَ الْقَتْلُ مُحِىَ كُلُّ شَيْءٍ

❀❀ ابن جریج نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب قتل آجائے تو ہر چیز کو مٹا دیا جائے گا۔

18221 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: اِذَا جَاءَ الْقَتْلُ مَحَا كُلَّ شَيْءٍ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب قتل آجائے تو وہ ہر چیز کو مٹا دے گا۔

18222 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِى مُلَيْكَةَ، قَالَ: يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ثُمَّ يُقْتَلُ،

❀❀ ابن ابوملیکہ فرماتے ہیں: (اس طرح کی صورت حال میں) اس شخص پر پہلے حد جاری کی جائے گی اور پھر اسے قتل کیا جائے گا۔

18223 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ مِثْلَهُ

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ ابن ابوملیکہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

18224 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِى رَجُلٍ سَرَقَ وَشَرِبَ خَمْرًا ثُمَّ قَتَلَ: تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ، ثُمَّ يُقْتَلُ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو چوری کرتا ہے شراب پیتا ہے پھر قتل کر دیتا ہے (تو قتادہ فرماتے ہیں:) اس پر حدود قائم کی جائیں گی اور اسے (قتل کے بدلے میں) قتل کیا جائے گا۔

18225 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِى رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، ثُمَّ قَذَفَ رَجُلًا، قَالَ: يُجْلَدُ، ثُمَّ يُقْتَلُ، وَاِنْ قَذَفَهُ اَحَدٌ جُلِدَ لَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاِنْ سَرَقَ ثُمَّ قَتَلَ؟ قَالَ: يُعْفَى عَنْهُ مِنَ السَّرِقَةِ، وَيُقْتَلُ، وَاِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ حُدُودٌ، وَقَتَلَ دُرِئَتْ عَنْهُ الْحُدُودُ كُلُّهَا، اِلَّا الْقَذْفَ، فَاِنَّهُ يُقَامُ عَلَيْهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی شخص کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے پھر وہ ایک شخص پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اسے پہلے کوڑے لگائے جائیں گے اور پھر قتل کیا جائے گا اور اگر کوئی شخص اس پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو اس الزام لگانے والے کو کوڑے لگائے جائیں گے زہری بیان کرتے ہیں: اگر اس نے چوری کی ہو اور پھر قتل کر دیا ہو تو اسے چوری کی سزا نہیں دی جائے گی اور اسے قتل کر دیا جائے گا جب اس پر حدود اکٹھی ہو جائیں اور اس نے قتل بھی کر دیا ہو تو حدود اس سے پرے کر دی جائیں گی البتہ زنا کا الزام لگانے کی حد کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اس کی سزا اسے دی جائے گی۔

18226 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِذَا وَجَبَ عَلَى الرَّجُلِ الْقَتْلُ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ حُدُودٌ، لَمْ تُقَمْ عَلَيْهِ الْحُدُودُ، اِلَّا الْفِرْيَةَ، فَاِنَّهُ يُحَدُّ ثُمَّ يُقْتَلُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص پر قتل کیا جانا واجب ہو جائے اور اس پر حدود بھی واجب ہو چکی ہوں تو اس پر حدود قائم نہیں ہوں گی صرف زنا کا الزام لگانے کی سزا اسے دی جائے گی پہلے یہ سزا دی جائے گی پھر اس کے بعد اسے قتل کیا جائے گا۔

18227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا اجْتَمَعَتْ عَلٰى رَجُلٍ حُدُودٌ، ثُمَّ قُتِلَ، فَمَا كَانَ لِلنَّاسِ فَاُقِدَ مِنْهُ، وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَدَعْهُ الْقَتْلُ يَمْحُو ذٰلِكَ كُلَّهُ وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص پر حدود (کی سزائیں) اکٹھی ہو جائیں اور پھر اس کو قتل کی سزا بھی مل جائے تو جو لوگوں کے حقوق تھے ان کا تم اس سے بدلہ دلواؤ گے اور جو اللہ تعالیٰ کا حق تھا اسے تم چھوڑ دو گے کیونکہ قتل اس طرح کے تمام حقوق کو مٹا دے گا امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُمَثِّلُ بِالرَّجُلِ ثُمَّ يَقْتُلُهُ

باب: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا مثلہ کرے اور پھر اسے قتل کر دے

18228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الرَّجُلُ يُمَثِّلُ بِالرَّجُلِ ثُمَّ يَقْتُلُهُ؟ قَالَ: يُمَثَّلُ بِهِ كَمَا مَثَّلَ بِهِ ثُمَّ يُقْتَلُ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ: الْقَتْلُ يَمْحُو ذٰلِكَ وَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص دوسرے شخص کا مثلہ کر کے اسے قتل کر دیتا ہے تو اس کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: اس کا مثلہ کیا جائے گا جس طرح اس نے مثلہ کیا تھا اور پھر اسے قتل کیا جائے گا۔

سفیان اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ قتل مثلہ کو مٹا دے گا اور یہ قول ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

18229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، اَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا، فَجَدَعَ اَنْفَهُ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاَعْطٰى وَلِيَّهُ عُمَرُ فَجَدَعَ اَنْفَهُ، ثُمَّ قَتَلَهُ

❀❀ عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو مارا اس کی ناک کاٹ دی اس کا مقدمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پیش ہوا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس شخص کو مقتول کے ولی کے سپرد کر دیا اس ولی نے اس کی ناک کاٹی اور پھر اسے قتل کیا۔

18230 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ بِالْحَدِيدِ اَوْ بِالشَّيْءِ؟ قَالَ: الْقَوَدُ يَمْحُو ذٰلِكَ بِالسَّيْفِ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ كَذٰلِكَ اَخْبَرَ بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے شخص کو لوہے یا کسی اور چیز کے ذریعے قتل کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا: تلوار کے ذریعے قصاص اس چیز کو مٹا دے گا۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

18231 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: اَخَذَ زِيَادٌ دِهْقَانًا يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْمِسْكِيْنِ فَمَثَّلَ بِهِ قَالَ: فَقَالَ عَلْقَمَةُ: كَانَ يُقَالُ: لَيْسَ اَحَدٌ اَحْسَنَ قِتْلَةً مِنَ الْمُسْلِمِ، كُنَّا نُنْهٰى عَنْ هَوْشَاتِ السُّوقِ وَهَوْشَاتِ اللَّيْلِ - يَعْنِي هَوْشَاتٍ اِذَا كَانَ قِتَالٌ، اَوْ جَمَاعَاتٌ فِي قِتَالٍ

❀❀ ابراہیم نخعی نے علقمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے زیاد نے ایک دہقان کو پکڑا جسے ابن مسکین کہا جاتا تھا اور اس کا مثلہ کر دیا تو علقمہ نے کہا: یہ بات کہی جاتی ہے مسلمان سے زیادہ اچھے طریقے سے سلوک (یا قتل) اور کوئی نہیں کرتا ہمیں بازاروں کے شور شرابے اور رات کے شور شرابے سے منع کیا گیا ہے ان کی مراد یہ تھی کہ رات کے وقت جو قتل و غارت گری کی جاتی ہے یا رات کے وقت جو اکٹھے ہو کر (قتل و غارت گری کی جاتی ہے)۔

18232 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّ اَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِيْمَانِ

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل کرنے میں سب سے زیادہ احتیاط کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

18233 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا، ثُمَّ اَلْقَاهَا فِي قَلِيْبٍ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ، فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ يُرْجَمَ، حَتّٰى يَمُوْتَ، فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کے زیور کی وجہ سے اس لڑکی کو قتل کر کے اس کی لاش کو ایک گڑھے میں ڈال دیا اس شخص نے اس لڑکی کا سر پتھر کے ذریعے کچلا تھا اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے سنگسار کیا جائے جب تک وہ مر نہیں

جاتا تو اسے سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

بَابُ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی

18234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسْجِدِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔

18235 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّهُ يُنْهَى عَنْ اَنْ يُصْبَرَ فِي الْمَسْجِدِ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کسی شخص کو مسجد میں (سزا کے طور پر) باندھا جائے۔

18236 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى اَنْ يُقَادَ بِالْجُرُوْحِ فِي الْمَسْجِدِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں زخموں کا قصاص لینے سے منع کیا ہے۔

18237 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يُقَادُ الرَّجُلُ مِنَ ابْنِهِ فِي الْقَتْلِ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: قتل کے بارے میں آدمی سے اس کے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

18238 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ فِي شَيْءٍ فَقَالَ: اَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاضْرِبَاهُ

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو کسی مقدمے میں لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے مسجد سے باہر لے جا کے اس کی پٹائی کرو۔

18239 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ جَلَدَ يَهُوْدِيًّا حَدًّا فِي الْمَسْجِدِ

❀❀ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ انہوں نے مسجد میں ایک یہودی کو حد کے کوڑے لگوائے۔

18240 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سُئِلَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَحُرْمَةً

❀❀ ابوضحیٰ، مسروق کے بارے میں نقل کرتے ہیں ان سے مسجد میں پٹائی کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: مسجد کا احترام ہوتا ہے۔

18241 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلَيْهِ: لَا تَقْضِ فِي الْمَسْجِدِ، فَاِنَّهُ تَاْتِيكَ الْحَائِضُ، وَالْمُشْرِكُ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط لکھا کہ تم مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کے درمیان فیصلے نہ کرنا کیونکہ تمہارے پاس (مقدمات کے سلسلے میں) حیض والی عورتیں اور مشرک لوگوں نے بھی آنا ہوگا۔

بَابُ هَلْ يَضْمَنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنِتَ فِي مَنْزِلِهٖ؟

باب: آدمی کے گھر میں اگر کسی کو نقصان پہنچے تو کیا آدمی اس کا جرمانہ ادا کرے گا؟

18242 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَخَلَ بَيْتَ رَجُلٍ، وَفِي الْبَيْتِ سِكِّينٌ، فَوَطِءَ عَلَيْهَا فَعَقَرَتْهُ، قَالَ: لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الْبَيْتِ شَيْءٌ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کے گھر میں داخل ہوتا ہے اس گھر میں چھری موجود ہوتی ہے وہ شخص اس چھری پر پاؤں دے دیتا ہے تو اس کا پاؤں زخمی ہو جاتا ہے تو زہری نے فرمایا: گھر کے مالک شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

18243 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُصُّ شَارِبَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَفْزَعَهُ فَضَرَطَ فَقَالَ: "اَمَا اِنَّا لَمْ نُرِدْ هٰذَا، وَلٰكِنَّا سَنَعْقِلُهَا لَكَ، فَاَعْطَاهُ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا - قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ - وَشَاةً اَوْ عَنَاقًا"

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مونچھیں ٹھیک کر رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا تو اس کی ہوا خارج ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا یہ مقصد نہیں تھا ہم تمہیں (اس خوف زدہ کرنے کا) بدلہ دیں گے راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ایک بکری یا ایک بکری کا بچہ دیا۔

18244 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُثْمَانَ قَضٰى فِي الَّذِي يُضْرَبُ، حَتّٰى يُحْدِثَ بِثُلُثِ الدِّيَةِ قَالَ سُفْيَانُ: وَلَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے جس کی پٹائی کی جاتی ہے یہاں تک کہ اسے حدث لاحق ہو جاتا ہے تو اسے ایک تہائی دیت دی جائے گی سفیان کہتے ہیں عاقلہ پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

18245 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، اَنَّ

رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا، حَتّٰى سَلَحَ، فَخَاصَمَهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ هَلْ كَانَ فِيْ هٰذَا سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ؟ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَخْبِرْهُ اَنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ فَاَغْرَمَهُ عُثْمَانُ اَرْبَعِينَ قَلُوصًا

❀❀ عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو مارا یہاں تک کہ دوسرے شخص کا پاخانہ خطا ہو گیا' وہ اپنا مقدمہ لے کر حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سعید بن مسیب کو پیغام بھیج کر اس مسئلے کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا اس بارے میں پہلے سے کوئی فیصلہ موجود ہے' تو سعید بن مسیب نے فرمایا: انہیں بتادینا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایسی صورت حال پیش آئی تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چالیس اونٹنیوں کا جرمانہ عائد کیا تھا۔

18246 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ مَرْوَانَ قَضٰى فِيْ ذٰلِكَ بِثُلُثِ الدِّيَةِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے مروان نے ایسی صورت حال میں ایک تہائی دیت کا فیصلہ دیا ہے۔

18247 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ رَبِّهِ، يَقُوْلُ: رَجُلٌ يُدْعَى ابْنُ الْعُقَابِ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ يَهْجُو بَنِيْ عَبْسٍ فَاخْتَصَمَ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْسٍ اِلٰى - شَكَّ عَبْدُ رَبِّهِ فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ - قَالَ عَبْدُ رَبِّهِ: قَالَ الْعَبْسِيُّ: اَمَا اِنِّيْ قَدْ ضَرَبْتُهُ حَتّٰى سَلَحَ، قَالَ ابْنُ الْعُقَابِ: قَدْ وَاللّٰهِ فَعَلَ وَلٰكِنْ لَيْسَتْ لِيْ بَيِّنَةٌ، وَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ مِنْ ذِكْرِهٖ، فَاَمَّا اِذْ اَقَرَّ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ فَخُذْ بِحَقِّيْ، فَسَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: فِيْهِ اَرْبَعُوْنَ فَرِيضَةً - يَعْنِيْ قَلُوصًا -

❀❀ عبدربہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام ابن عقاب تھا جس کا تعلق بنوعامر سے تھا' وہ بنوعبس کی ہجو کیا کرتا تھا ایک مرتبہ اس کا اور بنوعبس سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا مقدمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پیش ہوا تو عبسی شخص نے کہا: میں نے اسے مارا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ خطا ہو گیا' تو ابن عقاب نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے ایسا کیا تھا لیکن کیونکہ میرے پاس ثبوت نہیں ہے' اور مجھے اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے شرم آ گئی لیکن اب جب اس نے اپنی ذات کے حوالے سے اقرار کر لیا ہے' تو اب آپ میرا حق دلوائیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سعید بن مسیب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں چالیس اونٹنیوں کی ادائیگی لازم ہو گی۔

18248 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، اَنَّ عَبْدَ الْحَكَمِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ الْعُقَابِ اسْتَعْدَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ - قَالَ: وَاَنَا فِي الدَّارِ - عَلٰى رَجُلٍ ضَرَبَهُ، وَوَطِئَهُ حَتّٰى سَلَحَ، فَرَاٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الدَّارِ فَدَعَاهُ فَسَاَلَهُ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ عِلْمًا، فَاَرْسَلَ حَرَسِيًّا، اِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَرَجَعَ اِلٰى عُمَرَ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجْنَا سَاَلْنَا مَا الَّذِيْ رَجَعَ اِلَيْهِ ابْنُ الْمُسَيِّبِ؟ قَالَ: قَضٰى عُثْمَانُ فِيْ رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلًا وَوَطِئَهُ

حَتّٰی سَلَحَ بِاَرْبَعِینَ فَرِیضَةً قَالَ ابْنُ الْمُسَیِّبِ: وَرَاَیْتُ تِلْكَ الْاِبِلَ الَّتِیْ قَضٰی بِهَا عُثْمَانُ مُعَلَّمَةً بِحَلْقَةٍ فِیْهَا خَطٌّ

❀❀ عبدالحکم بن عبداللہ بن ابوفروہ بیان کرتے ہیں: ابن عقاب نامی شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بدلے کا مطالبہ کیا میں اس وقت اس گھر میں موجود تھا ایک شخص نے اسے مارا تھا اور پاؤں کے ذریعے روندا تھا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ خارج ہوگیا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سلیمان بن یسار کی طرف دیکھا جو اس گھر میں موجود تھے انہوں نے سلیمان بن یسار کو بلا کر ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو انہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے سپاہی کو سعید بن مسیّب کے پاس بھیجا وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس جو چیز واپس لے کے آیا مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا تھی جب ہم وہاں سے نکلے تو ہم نے دریافت کیا: کہ سعید بن مسیّب نے کیا جواب بھیجا تھا تو انہوں نے بتایا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت حال کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے دوسرے کو مارا اور اسے پاؤں تلے روندا تو اس شخص کا پاخانہ نکل گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چالیس اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: میں نے وہ اونٹ دیکھے ہیں جن کی ادئیگی کا فیصلہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دیا تھا ان کی مخصوص نشانی ایک حلقہ تھا جس میں لکیر لگی ہوئی تھی۔

بَابُ الَّذِیْ یَقْتُلُ عَمْدًا وَعَلَیْهِ دَیْنٌ

باب: جو شخص قتل عمد کا مرتکب ہو اور اس کے ذمے قرض بھی ہو

18249 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ فِیْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا، وَعَلَیْهِ دَیْنٌ، فَقَالَ الْغُرَمَاءُ: نَحْنُ نَاْخُذُ الدِّیَةَ، وَقَالَ الْوَرَثَةُ: نَحْنُ نَقْتُلُ؟ قَالَ: اِنْ اَحَبَّ الْوَرَثَةُ اَنْ یَقْتُلُوْا قَتَلُوا، وَاِنْ اَخَذَ الْوَرَثَةُ فَلِلْغُرَمَاءِ دَیْنُهُمْ فِی الدِّیَةِ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے' اور اس (مقتول) شخص کے ذمہ قرض بھی ہوتا ہے قرض خواہ یہ کہتے ہیں کہ دیت ہم وصول کریں گے ورثاء کہتے ہیں کہ ہم (قاتل کو) قتل کریں گے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر ورثاء قاتل کو قتل کرنا چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر ورثاء دیت لینا چاہیں تو دیت میں سے قرض خواہوں کو ان کا قرض ادا کیا جائے گا۔

بَابُ مِلْءِ كَفٍّ مِنْ دَمٍ

باب: مٹھی بھر خون کا حکم

18250 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلَيْهِ فِيْ اِمَارَةِ الْمُصْعَبِ فَقَالَ: اِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ وَلَغُوا فِيْ دِمَائِهِمْ، وَتَحَانَقُوْا عَلَى الدُّنْيَا، وَتَطَاوَلُوا فِي الْبُنْيَانِ، وَاِنِّي اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اِلَّا يَسِيْرٌ، حَتّٰى يَكُوْنَ الْجَمَلُ الضَّابِطُ، وَالْحُمْلَانُ، وَالْقَتَبُ اَحَبَّ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنَ الدَّسْكَرَةِ الْعَظِيمَةِ، تَعْلَمُوْنَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَحُولَنَّ بَيْنَ اَحَدِكُمْ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ يَرَى بَابَهَا مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، اَهْرَاقَهُ بِغَيْرِ حِلِّهِ، اَلَا مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ

❀❀ حسن نے جندب بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے مصعب بن زبیر کے عہد گورنری میں میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو خون میں لت پت ہو چکے ہیں اور دنیا کے حوالے سے ایک دوسرے پر غضبناک ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارتیں بنا رہے ہیں اللہ کی قسم! دنیا تمہارے پاس تھوڑی سی آئے گی یہاں تک کہ ایک اونٹ اور اس کا پالان تمہارے نزدیک بڑے گاؤں سے زیادہ پسندیدہ ہو گا تم لوگ یہ بات جانتے ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تم میں سے کسی ایک شخص اور جنت کے درمیان رکاوٹ حائل نہ ہو جائے یوں کہ وہ شخص جنت کے دروازے پر مٹھی بھر خون دیکھے گا جو کسی مسلمان کا ہو گا جسے اس نے ناحق طور پر بہایا ہو گا خبردار جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کے حوالے سے کسی چیز کے بارے میں تم سے حساب نہ لے"۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

باب: قسامت کا بیان

18251 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بَشِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ مَخْزُومٍ: "وَكَانَ حَكَمَ قُرَيْشٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ حَكَمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالْقَسَامَةِ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ آخَرَ، بِمِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَكَانَ عَقْلَ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ الْغَنَمُ، قَالَ: وَاَوَّلُ مَنْ فَدَى عَبْدُ الْمُطَّلِبِ كَانَ نَذَرَ اِنْ وُّفِيَ لَهُ عَشْرُ ذُكُورٍ مِّنْ صُلْبِهِ، لَيَنْحَرَنَّ اَحَدَهُمْ، فَتَوَافَوْا، فَفَدَاهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ"

❀❀ بشیر بن عبدالحارث بیان کرتے ہیں: وہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے ثالث ہوتے تھے زمانہ جاہلیت میں انہوں نے سب سے پہلا ثالثی کا جو فیصلہ کیا تھا' وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں تھا جس نے دوسرے شخص کو قتل کیا تھا تو انہوں نے ایک سو اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا زمانہ جاہلیت میں دیت بکریوں کی شکل میں ادا کی جاتی تھی راوی بیان کرتے ہیں: فدیے کے طور پر سب سے پہلے جناب عبدالمطلب نے اونٹ دیے تھے انہوں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر ان کے ہاں دس بیٹے ہوئے تو وہ ان میں سے ایک کو قربان کریں گے جب ایسا ہوا تو انہوں نے اپنے صاحبزادے (یعنی حضرت عبداللہ) کے فدیے کے طور پر ایک سو اونٹ دیے تھے۔

18252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَقَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي وُجِدَ مَقْتُولًا فِي جُبِّ الْيَهُودِ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّ يَهُودَ قَتَلُوا صَاحِبَنَا، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَهُودَ وَبَدَأَ بِهِمْ: أَيَحْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ؟ قَالُوا: لَا، فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ: هَلْ تَحْلِفُونَ؟ فَقَالُوا: أَنَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةً عَلَى الْيَهُودِ لِأَنَّهُ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ

❀❀ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: قسامت زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتی تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری کے معاملے میں اسے برقرار رکھا جسے یہودیوں کے ایک گڑھے میں مقتول پایا گیا تھا انصار نے کہا: یہودیوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں سے آغاز کرتے ہوئے ان سے فرمایا کیا تم میں سے پچاس لوگ حلف اٹھائیں گے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے انصار سے دریافت کیا: کیا تم لوگ حلف اٹھاؤ گے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم ایسی بات پر حلف اٹھائیں جہاں ہم موجود ہی نہیں تھے تو نبی اکرم ﷺ نے (مقتول کی) دیت کی ادائیگی یہودیوں پر لازم قرار دی' کیونکہ مقتول ان لوگوں کے درمیان پایا گیا تھا۔

18253 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: أَوَّلُ مَنِ اسْتَحْلَفَ بِالْقَسَامَةِ، - زَعَمُوا - عُمَرُ فِي الدَّمِ خَمْسِينَ يَمِينًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ قسامت کے حوالے سے سب سے پہلے جس نے حلف لیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے ایک قتل کے مقدمے میں پچاس لوگوں سے حلف لیا تھا۔

18254 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْقَسَامَةِ فِي الدَّمِ قَالَ: كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَرَّهَا عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ فِيهَا أَنْ تَكُونَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ، وَعَلَى أَوْلِيَائِهِ، يَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسُونَ رَجُلًا، إِذَا لَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ يُؤْخَذُ بِهَا، فَإِنْ نَكَلَ مِنْهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ، رُدَّتْ قَسَامَتُهُمْ، وَوَلِيُّهَا الْمُدَّعُونَ يَحْلِفُونَ بِمِثْلِ ذَلِكَ، فَإِنْ حَلَفَ مِنْهُمْ خَمْسُونَ، اسْتَحَقُّوا، وَإِنْ نَقَصَتْ قَسَامَتُهُمْ، أَوِ ارْتَدَّ مِنْهُمْ أَحَدٌ لَمْ يُعْطَوُا الدَّمَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے قتل کے مقدمے میں قسامت کے بارے میں مجھے بتایا ہے کہ قسامت زمانہ جاہلیت میں بھی ہوا کرتی تھی ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کے حوالے

سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے اسی طرح برقرار رکھا جس طرح یہ زمانہ جاہلیت میں ہوتی تھی نبی اکرم ﷺ نے قسامت کے حوالے سے انصار کے ایک مقتول کے بارے میں فیصلہ دیا تھا انصار نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اسے یہودیوں نے قتل کیا ہے ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اس مسئلے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی سنت یہ ہے کہ جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اس پر اور اس کے اولیاء پر یہ بات لازم ہوگی کہ ان میں سے پچاس افراد یہ حلف اٹھائیں جبکہ کوئی ایسا ثبوت نہ ہو جس کی بنیاد پر ان کی گرفت ہو سکے اگر ان پچاس افراد میں سے کوئی ایک انکار کر دیتا ہے تو ان کی قسامت مسترد ہو جائے گی اور پھر دعویٰ کرنے والے لوگ اس کی مانند حلف اٹھائیں گے اگر ان میں سے پچاس افراد حلف اٹھا لیتے ہیں تو وہ (دیت کے) مستحق ہو جائیں گے اور اگر ان کی قسامت کم ہوئی یا ان میں سے کوئی ایک پھر گیا تو پھر انہیں خون (کی دیت) نہیں دی جائے گی۔

18255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْفَضْلُ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ: "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِيَهُوْدَ فَاَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوْا، فَرَدَّ الْقَسَامَةَ عَلَى الْاَنْصَارِ فَاَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوا: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقْلَ عَلٰى يَهُوْدَ"

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں سے آغاز کیا تو انہوں نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا نبی اکرم ﷺ نے قسامت کو انصار کی طرف لوٹایا تو انہوں نے بھی حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

18256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَصْحَابِهِمْ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: بَدَاَ بِالْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ، ثُمَّ ضَمَّنَهُمُ الْعَقْلَ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مدعیٰ علیہم سے آغاز کیا تھا اور پھر انہیں دیت کی ادائیگی کا جرمانہ کیا تھا۔

18257 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِالْاَنْصَارِ قَالَ: اسْتَحْلِفُوْا فَاَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوْا، فَقَالَ لِلْاَنْصَارِ: اَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ؟ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: وَمَا يُبَالِي الْيَهُوْدُ اَنْ يَحْلِفُوْا فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار سے آغاز کیا اور فرمایا تم لوگ حلف اٹھاؤ انہوں نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا نبی اکرم ﷺ نے انصار سے دریافت کیا' تو پھر کیا یہودی حلف اٹھائیں گے انصار نے کہا: یہودی حلف اٹھانے کے حوالے سے اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے (کہ وہ جھوٹا حلف اٹھا رہے ہیں) راوی کہتے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے ایک سو اونٹ دیت کے طور پر ادا کیے۔

18258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ هٰذَا الْقَتِيلَ كَانَ بِخَيْبَرَ وَاَنَّهُ ابْنُ سَهْلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَاَنَّهُ اَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، فَجَاءَ هُوَ وَمُحَيِّصَةُ، وَحُوَيِّصَةُ، ابْنَا مَسْعُوْدٍ وَهُمَا ابْنَا عَمِّ ابْنَيْ سَهْلٍ فَجَاءُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

بْنُ سَهْلٍ قَبْلَ مُحَيِّصَةَ، وَحُوَيِّصَةَ لِاَنَّهُ اَخُوهُ، وَكَانَ اَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ كَبِّرْ - اَیْ يَتَكَلَّمُ الْاَكْبَرُ - قَالَ: وَقَالَ مَالِكٌ: اِنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا اِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَفَرَّ مُحَيِّصَةُ، فَاَتَى هُوَ وَاَخُوهُ حُوَيِّصَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ لِمَكَانِهِ مِنْ اَخِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرَا شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا، وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ، اَوْ صَاحِبَكُمْ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ قَالَ: فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ،

❀❀ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: وہ مقتول خیبر میں مقتول پایا گیا تھا' وہ ابن سہل تھا جس کا تعلق انصار سے تھا اور وہ عبدالرحمٰن بن سہل کا بھائی تھا عبدالرحمٰن بن سہل محیصہ بن مسعود اور حویصہ بن مسعود جو سہل کے دونوں بیٹوں کے چچازاد تھے یہ تینوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے محیصہ اور حویصہ سے پہلے عبدالرحمٰن بن سہل نے بات شروع کرنا چاہی کیونکہ وہی مقتول کے بھائی بھی تھے لیکن وہ باقی دونوں صاحبان کے مقابلے میں کم عمر تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو! پہلے بڑے کو موقع دو یعنی پہلے بڑا بات کرے

امام مالک بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر تشریف لے گئے وہاں یہ حضرات اپنے اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے وہاں عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا حضرت محیصہ وہاں سے فرار ہو کر آ گئے پھر وہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے (مقتول) بھائی کے ساتھ تعلق کی وجہ سے عبدالرحمٰن بات کا آغاز کرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو پہلے بڑے کو موقع دو تو حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ نے گفتگو کی اور حضرت عبداللہ بن سہل کے معاملے کا ذکر کیا نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا کیا تم لوگ پچاس افراد حلف اٹھا کر تم اپنے قاتل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے ساتھی کے حق دار بن جاؤ گے؟ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو وہاں موجود ہی نہیں تھے اور حاضر ہی نہیں تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی پچاس قسمیں اٹھا کر تم سے لاتعلقی کا اظہار کر دیں گے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کافروں کی قسموں کو کیسے قبول کریں؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کی۔

18259 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

18260 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ قُتِلَ بِخَيْبَرَ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَانَتْ فِيْهِ الْقَسَامَةُ فِي الْاِسْلَامِ، خَرَجَ وَهُوَ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَاجَتِهِمَا، فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ، فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ، فَانْطَلَقَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اَخُو الْمَقْتُوْلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَنْ يَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهِ مِنْ اَخِيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَبِّرِ الْاَكْبَرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، وَحُوَيِّصَةُ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ مَقْتُوْلًا فِيْ قَلِيْبٍ مِّنْ قُلُبِ خَيْبَرَ وَلَا نَدْرِيْ مَنْ قَتَلَهُ، وَنَحْنُ نَظُنُّ اَنَّهُ يَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ عَلٰى خَمْسِيْنَ رَجُلًا اَنَّ يَهُوْدَ قَتَلَهُ فَتَسْتَحِقُّوْنَ بِذَاكَ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ عَلٰى اَمْرٍ كَانَ عَنَّا غَائِبًا لَّمْ نَحْضُرْهُ، فَلَمَّا نَكَلُوْا قَالَ: فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ فَتُبْرِئُكُمْ خَمْسُوْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ عَلٰى خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اَنَّهُمْ بَرَاءٌ مِنْ قَتْلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ نَرْضٰى بِاَيْمَانِ يَهُوْدَ وَهُمْ كُفَّارٌ فَعَقَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاَخْبَرَنِيْ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ الْاَنْصَارِيُّ: لَقَدْ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْعَقْلَ الَّذِيْ وَدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَرَكَضَتْنِيْ مِنْهَا فَرِيْضَةٌ

❀❀ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے انصار کے کچھ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن سہل انصاری کو خیبر میں قتل کر دیا گیا یہ وہ پہلے فرد ہیں کہ زمانہ اسلام میں جن کے حوالے سے قسامت کا فیصلہ آیا وہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر گئے وہاں وہ دونوں اپنے اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا حضرت محیصہ (مدینہ منورہ) آ گئے وہ ان کے بھائی حضرت حویصہ اور مقتول کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے مرحوم بھائی کے ساتھ تعلق کے حوالے سے عبدالرحمٰن نے بات شروع کرنا چاہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑی عمر کے فرد کو پہلے بات کرنے دو تو حضرت محیصہ اور حضرت حویصہ نے بات چیت شروع کی ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے عبداللہ بن سہل کو خیبر کے ایک گڑھے میں مقتول پایا ہے ہمیں نہیں معلوم کہ اسے کس نے قتل کیا ہے لیکن ہمارا یہ اندازہ ہے کہ یہودیوں نے ہی یہ کام کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پچاس افراد اس بات کی گواہی دے دیں گے کہ یہودیوں نے اسے قتل کیا ہے اور اس طرح تم اس کے (قتل کے جرمانے یا دیت) کے مستحق بن جاؤ گے ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کسی ایسے معاملے کے بارے میں کیسے گواہی دے سکتے ہیں جس میں ہم موجود ہی نہیں تھے اور وہاں حاضر ہی نہیں تھے جب ان لوگوں نے اس کا انکار کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودی تمہارے خلاف پچاس افراد قسم اٹھائیں گے اور تم سے لاتعلقی کا اظہار کر دیں گے کہ وہ تمہارے ساتھی کے قتل سے لاتعلق ہیں ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم یہودیوں کی قسم سے کیسے راضی ہوں گے جبکہ وہ کافر ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے انہیں دیت کے ایک سو اونٹ ادا کیے۔

حضرت سہل بن ابوحثمہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیت کے وہ اونٹ دیکھے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کی دیت کے طور پر ادا کیے تھے ان میں سے ایک اونٹ نے مجھے ٹانگ بھی ماری تھی۔

18261 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: " اَنَّ الْقَسَامَةَ، فِي الدَّمِ لَمْ تَزَلْ عَلٰى خَمْسِينَ رَجُلًا فَاِنْ نَقَصَتْ قَسَامَتُهُمْ اَوْ نَكَلَ مِنْهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ رُدَّتْ قَسَامَتُهُمْ حَتّٰى حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَاتَّهَمَتْ بَنُوْ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مُصْعَبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيَّ، وَمُعَاذَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ التَّيْمِيَّ، وَعُقْبَةَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ابْنَ شَعُوبٍ اللَّيْثِيَّ، بِقَتْلِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ هَبَّارٍ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ اِذْ حَجَّ وَلَمْ يُقِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بَيِّنَةً اِلَّا بِالتُّهْمَةِ فَقَضٰى مُعَاوِيَةُ بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَوْلِيَائِهِمْ فَاَبَوْا بَنُوْ زُهْرَةَ، وَبَنُوْ تَمِيمٍ، وَبَنُوْ اللَّيْثِ، اَنْ يَحْلِفُوْا عَنْهُمْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِبَنِيْ اَسَدٍ: احْلِفُوا. فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: نَحْنُ نَحْلِفُ عَلَى الثَّلَاثَةِ جَمِيعًا فَنَسْتَحِقُّ فَاَبٰى مُعَاوِيَةُ وَقَالَ: اَقْسِمُوْا عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ فَاَبَى ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَّا اَنْ يُقْسِمُوْا عَلَى الثَّلَاثَةِ فَاَبٰى مُعَاوِيَةُ اَنْ يُقْسِمُوْا اِلَّا عَلٰى وَاحِدٍ فَقَضٰى مُعَاوِيَةُ بِالْقَسَامَةِ فَرَدَّهَا عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ ادَّعٰى عَلَيْهِمْ فَحَلَفُوْا خَمْسِينَ يَمِينًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَبَرِئُوا فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا قَصُرَتِ الْقَسَامَةُ ثُمَّ ادَّعٰى فِيْ اِمَارَةِ مَرْوَانَ عَطَاءُ بْنُ يَعْقُوبَ مَوْلٰى سِبَاعٍ قَتْلَ اَخِيهِ رَبِيعَةَ عَلَى ابْنِ بَلْسَانَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَكَانُوْا خُلَعًا فُسَّاقًا فَاَبٰى اَوْلِيَاؤُهُمْ اَنْ يَحْلِفُوْا عَنْهُمْ وَلَمْ يَرَهُمْ مَرْوَانُ رِضًى فَيُحَلِّفَهُمْ كَمَا اَحْلَفَ مُعَاوِيَةُ فَاسْتَحْلَفَ مَرْوَانُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سِبَاعٍ، وَابْنَيْهِ مُحَمَّدًا وَعَطَاءَ ابْنَيْ يَعْقُوبَ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسِينَ يَمِينًا مَرْدُودَةً عَلَيْهِمْ ثُمَّ دَفَعَ اِلَيْهِمُ ابْنَ بَلْسَانَةَ وَصَاحِبَيْهِ فَقَتَلُوهُمْ وَقَضٰى عَبْدُ الْمَلِكِ بِمِثْلِ قَضَاءِ مَرْوَانَ ثُمَّ رَدَّتِ الْقَسَامَةَ اِلَى الْاَمْرِ الْاَوَّلِ " قَالَ: وَكَانَ مَعْمَرٌ يُحَدِّثُ قَبْلَ ذٰلِكَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: نَحْنُ نَحْلِفُ فَنَسْتَحِقُّ عَلَيْهِمْ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ وَقَالَ اَقْسِمُوْا عَلٰى وَاحِدٍ فَاَبٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَاَبٰى مُعَاوِيَةُ فَرَدَّدَ مُعَاوِيَةُ الْاَيْمَانَ فَكَانَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا يَخْتَصِرُهُ اخْتِصَارًا وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: قتل کے مقدمے میں قسامت شروع سے پچاس افراد سے متعلق رہی اگر ان لوگوں کی قسامت میں کمی ہوتی یا ان میں سے کوئی ایک شخص انکار کر دیتا تو ان کی قسامت کو مسترد کر دیا جاتا تھا یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لائے تو بنو اسد بن عبدالعزیٰ نے مصعب بن عبدالرحمٰن زہری اور معاذ بن عبداللہ بن معمر تیمی اور عقبہ بن معاویہ بن شعوب لیثی پر اسماعیل بن ہبار کے قتل کا الزام لگایا اور اپنا مقدمہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا جو حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکے تھے صرف الزام تھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے وہ اور ان کے اولیاء قسامت کریں گے بنو زہرہ بنو تمیم اور بنو لیث کے افراد نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا کہ ان حضرات کی طرف سے قسم اٹھائیں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بنو اسد سے کہا: تم لوگ حلف اٹھالو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم تینوں (الزام یافتہ افراد) کے خلاف حلف اٹھائیں گے اور بدلے کے مستحق ہو جائیں گے لیکن حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ بات تسلیم نہیں کی انہوں نے یہ فرمایا کہ تم ایک شخص کے خلاف قسم اٹھالو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اصرار کیا کہ وہ لوگ تین افراد کے خلاف ہی قسم اٹھائیں گے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اصرار تھا کہ وہ لوگ ایک شخص کے خلاف قسم اٹھائیں پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قسامت کا فیصلہ دیا اور یہ قسامت ان تین افراد کے خلاف ہوئی جن کے خلاف ان لوگوں نے دعویٰ کیا تھا ان لوگوں نے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان پچاس افراد نے قسمیں اٹھائیں اور وہ بری ہو گئے تو یہ وہ پہلی قسامت تھی جس میں کمی کی گئی اس کے بعد مروان کے عہد حکومت میں عطاء بن یعقوب جو سباع سے نسبت ولاء رکھتا تھا اس نے یہ دعویٰ کیا کہ اس کے بھائی ربیعہ کو ابن بلسانہ اور اس کے دو ساتھیوں نے قتل کیا ہے یہ تین افراد وہ تھے جنہیں ان کے قبیلے سے نکالا جا چکا تھا اور ان کا کردار ٹھیک نہیں تھا ان تینوں کے اولیاء نے ان کی طرف سے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا مروان نے بھی یہ بات دیکھی کہ یہ تینوں افراد پسندیدہ نہیں ہیں تو مروان نے ان سے حلف لیا جس طرح حضرت معاویہ نے حلف لیا تھا مروان نے عبداللہ بن سباع اور اس کے دو ساتھیوں محمد اور عطاء جو یعقوب کے بیٹے ہیں ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس حلف لیا جو پچیس قسمیں تھیں جو ان کے خلاف جانی تھیں' پھر مروان نے ابن بلسانہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کو ان حضرات کے حوالے کر دیا تو ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا اس کے بعد خلیفہ عبدالملک نے مروان کے فیصلے کی مانند ایک فیصلہ دیا تھا اس کے بعد قسامت کا پہلے والا طریقہ ہی رائج ہو گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پہلے معمر یہ روایت زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب سے نقل کرتے تھے جس میں یہ ذکر کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ ہم حلف اٹھا کر ان کے خلاف حق دار ہو جائیں گے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی بات نہیں مانی اور یہ کہا کہ تم کسی ایک شخص کے خلاف قسم اٹھاؤ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اپنے موقف پر جمے رہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قسموں کو بار بار کروایا۔

زہری پہلے یہ روایت اسی طرح اختصار کے ساتھ نقل کرتے تھے

یہی روایت ابن جریج کے حوالے سے ابن شہاب سے اس کی مانند منقول ہے۔

18262 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَنَا مَنْ، يَقُوْلُ وَلَهٗ يَقُوْلُ الشَّاعِرُ وَهُوَ يُحَرِّضُ قَوْمَهٗ:

وَلَا اُجِيْبُ بِلَيْلٍ دَاعِيًا اَبَدًا ـ اَخْشَى الْغُرُوْرَ كَمَا غُرَّ ابْنُ هَبَّارِ

كُوْنُوْا بَنِيْ اَسَدٍ حُمَّالَ مَكْرُمَةٍ ـ لَا تَقْبَلُوا الدَّهْرَ دُوْنَ الْقَتْلِ بِالثَّارِ

بَاتُوْا يَجُرُّوْنَهٗ بِالْاَرْضِ مُنْعَفِرًا ـ بِئْسَ الْهَدِيَّةُ لِابْنِ الْعَمِّ وَالْجَارِ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک شاعر اپنی قوم کو ترغیب دیتے ہوئے یہ شعر کہتا ہے

''میں رات کے وقت کسی بھی بلانے والے کو کبھی جواب نہیں دوں گا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اسی طرح دھوکہ ہو جائے گا جس طرح ابن ہبار کے ساتھ دھوکہ ہوا تھا تم لوگ بنو اسد بن جاؤ جو ہجرت کو اٹھانے والے ہیں اور تم بدلہ

لیتے ہوئے قتل سے کم کو قبول نہ کرنا ان لوگوں نے ایسی حالت میں رات بسر کی کہ وہ اسے مٹی میں ملا کر گھسیٹ رہے تھے تو چچازاد اور پڑوسی کے لئے یہ برا تحفہ ہے''۔

18263 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: إِذَا وُجِدَ الْمَقْتُولُ بِفِنَاءِ قَوْمٍ، قَدْ أَظَلَّتْ عَلَيْهِ الْبُيُوتُ، ثُمَّ حَلَفُوا غَرِمُوا الدِّيَةَ، وَإِنْ حَلَفَ الْآخَرُونَ، وَنَكَلُوا، اسْتَحَقُّوا الدَّمَ، وَإِنْ نَكَلَ الْفَرِيقَانِ فَالدِّيَةُ، لِأَنَّهُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کسی قوم کے احاطے میں کوئی مقتول پایا جائے اور اس جگہ پر ان لوگوں کے گھروں کا سایہ آتا ہو اور پھر وہ لوگ حلف اٹھالیں تو وہ لوگ دیت کا جرمانہ ادا کریں گے اگر دوسرے لوگ حلف اٹھالیں اور یہ لوگ انکار کردیں تو پھر وہ خون کے مستحق بن جائیں گے اگر دونوں فریق ہی انکار کردیں تو پھر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ مقتول ان لوگوں کے درمیان پایا گیا ہے۔

18264 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَوْ وُجِدَ رَجُلٌ مَقْتُولًا فِي عَرَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ، لَيْسَ بِقُرْبِ قَرْيَةٍ، وَلَا يُدَّعَى قَتْلُهُ عَلَى أَحَدٍ، لَمْ يَكُنْ فِيهِ دِيَةٌ، وَإِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي قَرْيَةٍ، فِي أَقْصَاهَا أَوْ أَدْنَاهَا، فَهُوَ عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر کسی بے آب و گیاہ جگہ پر کوئی شخص مقتول پایا جاتا ہے' اور وہاں قریب کوئی بستی نہیں ہے' اور کسی شخص کے خلاف اس کے قتل کا دعویٰ بھی نہیں کیا جاتا تو پھر اس میں دیت کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی لیکن جب کوئی مقتول کسی بستی میں پایا جاتا ہے خواہ وہ کنارے پر پایا جائے' یا درمیان میں کہیں پایا جائے تو دیت کی ادائیگی بستی والوں پر لازم ہوگی۔

18265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْأَيْمَانِ أَنْ يَحْلِفَ الْأَوْلِيَاءُ، فَالْأَوْلِيَاءُ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ عَدَدُ عَصَبَتِهِ يَبْلُغُ الْخَمْسِينَ، رُدَّتِ الْأَيْمَانُ عَلَيْهِمْ، بَالِغًا مَا بَلَغُوا

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ تحریر تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے قسموں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اولیاء درجہ بدرجہ حلف اٹھائیں گے اور جب آدمی کے عصبہ رشتے داروں میں اتنی تعداد نہ ہو جو پچاس تک پہنچتی ہو' تو دیگر اولیاء کی طرف قسمیں لوٹائی جائیں گی۔

18266 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، وَسُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ قَتِيلًا وُجِدَ بَيْنَ وَادِعَةَ وَشَاكِرٍ فَأَمَرَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يَقِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوَجَدُوهُ إِلَى وَادِعَةَ أَقْرَبَ فَأَحْلَفَهُمْ عُمَرُ خَمْسِينَ يَمِينًا، كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، مَا قَتَلْتُ، وَلَا عَلِمْتُ قَاتِلًا، ثُمَّ أَغْرَمَهُمُ الدِّيَةَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْأَزْمَعِ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا أَيْمَانُنَا دَفَعَتْ عَنْ أَمْوَالِنَا

وَلَا اَمْوَالُنَا دَفَعَتْ عَنْ اَيْمَانِنَا، فَقَالَ عُمَرُ: كَذٰلِكَ الْحَقُّ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: وادعہ اور شاکر نامی جگہ کے درمیان ایک شخص مقتول پایا گیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ دونوں آبادیوں کی پیمائش کریں تو لوگوں نے اسے وادعہ نامی جگہ کے زیادہ قریب پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کے لوگوں سے پچاس افراد سے حلف لیا ان میں سے ہر ایک شخص نے یہ حلف اٹھایا کہ نہ تو میں نے اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی مجھے قاتل کا علم ہے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

سفیان ثوری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں حارث بن ازمع بیان کرتے ہیں: انہوں نے کہا: اے امیر المومنین ہمارا قسمیں اٹھانا ہمارے مال کو نہیں بچا سکا اور ہمارے مال ہمیں قسمیں اٹھانے سے نہیں بچا سکے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق اسی طرح ہے۔

18267 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، نَحْوَ هٰذَا اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اَدْخَلَهُمُ الْحَطِيْمَ، ثُمَّ اَخْرَجَهُمْ رَجُلًا رَجُلًا، فَاسْتَحْلَفَهُمْ

❀❀ امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حطیم میں داخل کروایا اور پھر ایک ایک کر کے انہیں باہر نکالتے رہے اور ان سے حلف لیتے رہے۔

18268 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْقَتِيْلِ يُوْجَدُ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ، قَالَ: يُؤْخَذُ اَقْرَبُهُمَا اِلَيْهِ

❀❀ امام شعبی ایسے مقتول کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو بستیوں کے درمیان مقتول پایا جاتا ہے تو جس بستی کے وہ زیادہ قریب ہوگا ان لوگوں سے (قسامت لی جائے گی)۔

18269 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَبْسُ الْاِمَامِ بَعْدَ اِقَامَةِ الْحَدِّ ظُلْمٌ، قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: اَيُّمَا قَتِيْلٍ وُجِدَ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ، فَدِيَتُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، لِكَيْلَا يُطَلَّ دَمٌ، فِي الْاِسْلَامِ، وَاَيُّمَا قَتِيْلٍ وُجِدَ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ، فَهُوَ عَلٰى اَسَفِهِمَا - يَعْنِيْ اَقْرَبُهُمَا -

❀❀ محمد بن قیس نے ابوجعفر کا یہ بیان نقل کیا ہے حاکم وقت کا حد کی سزا دینے کے بعد قید کرنا ظلم ہے وہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھی مقتول کسی بے آب و گیاہ جگہ پر پایا جائے تو اس کی دیت بیت المال میں سے ادا کی جائے گی تاکہ اسلام میں کسی کا خون رائیگاں نہ جائے اور جو مقتول دو بستیوں کے درمیان پایا جائے تو وہ ان میں شمار ہوگا جو زیادہ قریب ہوگی۔

18270 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: شَهِدْتُهُ يُحَلِّفُ رَهْطًا خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مَا قَتَلْتُ، وَلَا عَلِمْتُ قَاتِلًا، قَالَ: وَيَقُوْلُ شُرَيْحٌ: لَا اُؤَثِّمُهُمْ، وَاَنَا اَعْلَمُ،

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں ان کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے پچاس

افراد سے یہ حلف لیا کہ نہ تو میں نے اس شخص کو قتل کیا ہے اور نہ ہی مجھے قاتل کا علم ہے راوی کہتے ہیں: قاضی شریح فرمارہے تھے میں علم رکھنے کے باوجود انہیں گنہ گار نہیں کروں گا۔

18271 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، مِثْلَهُ

❀❀ قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

18272 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: الْقَسَامَةُ فِي الدَّمِ اَعَلَى الْعِلْمِ اَمْ عَلَى الْبَيِّنَةِ؟ قَالَ: بَلْ عَلَى الْبَيِّنَةِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب سے دریافت کیا: قتل کے بارے میں قسامت کیا علم کے حوالے سے ہوگی یا ثبوت کی بنیاد پر ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ ثبوت کی بنیاد پر ہوگی۔

18273 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِنْ نَقَصَتْ قَسَامَةُ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، رُدَّتْ قَالَ: " كَذٰلِكَ كَانَتِ الْقَسَامَةُ يَقُوْلُ: رُدَّتْ لَمْ تُكَرَّرْ عَلَيْهِمُ الْاَيْمَانُ "

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر ان میں سے ایک شخص کی قسامت کم ہو' تو اسے واپس کردیا جائے گا وہ بیان کرتے ہیں: قسامت اسی طرح ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں: اسے واپس کردیا جائے گا ان لوگوں سے قسموں میں تکرار نہیں کی جائے گی۔

18274 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ: قَضٰى فِيْ بَنِيْ جُنْدُعٍ بِالْقَسَامَةِ، فَنَكَلَ الْفَرِيقَانِ، فَقَضٰى بِنِصْفِ الدِّيَةِ قَالَ مَعْمَرٌ: " وَاِنَّمَا تَجِبُ الدِّيَةُ، اِذَا تَلِفَ فِيْ مَكَانِهِ فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ، فَاَمَّا اِذَا عَاشَ بَعْدَ الضَّرْبِ، فَيَكُوْنُ ضَمِينًا مِنْهُ، حَتّٰى يَمُوتَ، فَاِنَّ الْقَسَامَةَ تَكُوْنُ حِينَئِذٍ، فَيَحْلِفُ الْمُدَّعُوْنَ: لَمَاتَ مِنْ ضَرْبِهِ اِيَّاهُ، فَاِنْ حَلَفُوْا، اسْتَحَقُّوا الدِّيَةَ، وَاِنْ نَكَلُوا، حَلَفَ مِنَ الْاٰخَرِيْنَ خَمْسُونَ، مَا مِنْ ضَرْبِهِ اِيَّاهُ مَاتَ، ثُمَّ تَكُوْنُ دِيَةُ ذٰلِكَ الْجُرْحِ، وَاِنْ نَكَلَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ، غَرِمُوْا نِصْفَ الدِّيَةِ "

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: مروان بن حکم نے بنوجندع کے بارے میں قسامت کا فیصلہ دیا تو دونوں فریقوں نے انکار کردیا تو مروان نے نصف دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا معمر فرماتے ہیں: دیت اس وقت واجب ہوگی جب وہ اس جگہ پر مرا ہو اور شبہ عمد کی صورت پائی جاتی ہو لیکن اگر آدمی ضرب لگنے کے بعد زندہ رہے' اور اس کے کچھ عرصے بعد فوت ہو' تو پھر اس صورت میں قسامت ہوگی اور دعویٰ کرنے والے اس بات کا حلف اٹھائیں گے کہ اس کا انتقال اسی ضرب کی وجہ سے ہوا ہے جو اسے لگائی گئی تھی اگر وہ حلف اٹھالیں گے تو دیت کے مستحق ہوجائیں گے اگر وہ انکار کردیں گے تو دوسرے فریق کے پچاس افراد حلف اٹھائیں گے کہ وہ اس ضرب کی وجہ سے نہیں مرا ہے' اور پھر اس زخم کی دیت لاگو ہوگی جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے' اگر وہ انکار کردیتے ہیں تو وہ نصف دیت جرمانے کے طور پر ادا کریں گے۔

18275 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: ضَرَبَ رَجُلٌ رَجُلًا

بِعَصًا، فَعَاشَ يَوْمًا وَقَالَ: ضَرَبَنِي فُلَانٌ، فَمَاتَ، فَاَتَى قَوْمُهُ عَبْدَ الْمَلِكِ يَسْاَلُونَهُ الْقَوَدَ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُقْسِمُوْا عَلَيْهِ، فَحَلَفَ مِنْهُمْ سِتَّةُ رَهْطٍ، خَمْسِينَ يَمِينًا، يُرَدِّدُ الْاَيْمَانَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَيْهِمْ قَوَدًا بِصَاحِبِهِمْ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کو عصا کے ذریعے مارا دوسرا شخص ایک دن زندہ رہا اس نے یہ بتا دیا کہ فلاں نے مجھے مارا ہے پھر اس کا انتقال ہو گیا اس کی قوم کے افراد عبدالملک کے پاس آئے اور اس سے قصاص کا مطالبہ کیا تو عبدالملک نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس ضرب لگانے والے کے خلاف قسم اٹھائیں ان میں سے چھ افراد نے پچاس قسمیں اٹھائیں عبدالملک ان سے بار بار قسمیں لیتا رہا پھران کے ساتھی کے قصاص کے بدلے میں ضرب لگانے والے کو اس نے ان لوگوں کے حوالے کر دیا۔

18276 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَعَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَادَ بِالْقَسَامَةِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَاَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَكَيْفَ تَجْتَرِئُونَ عَلَيْهَا؟ فَسَكَتَ قَالَ: فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِمَالِكٍ فَقَالَ: لَا نَضَعُ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخَتْلِ لَوِ ابْتُلِيَ بِهَا اَقَادَ بِهَا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عبیداللہ بن عمر سے دریافت کیا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قسامت میں قصاص دلوایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دلوایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دلوایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: پھر آپ ایسا کرنے کی کیوں جرأت کرتے ہیں تو وہ خاموش ہو گئے معمر بیان کرتے ہیں: یہی بات میں نے امام مالک سے کہی تو انہوں نے فرمایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے حکم کو نظرانداز نہیں کریں گے اگر وہ اس آزمائش میں مبتلا ہوگا تو وہ اس کا قصاص دے گا۔

18277 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: عَجَبًا مِنَ الْقَسَامَةِ، يَاْتِي الرَّجُلُ يَسْاَلُ عَنِ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ، لَا يَعْرِفُ الْقَاتِلَ وَلَا الْمَقْتُولَ، ثُمَّ يُقْسِمُ، قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ، فِي قَتِيلِ خَيْبَرَ، وَلَوْ عَلِمَ اَنْ يَجْتَرِءَ النَّاسُ عَلَيْهَا، لَمَا قَضٰى بِهَا

❀❀ یونس بن یوسف بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے کہا: قسامت پر حیرت ہوتی ہے ایک شخص آتا ہے اس سے قاتل اور مقتول کے بارے میں پوچھا جائے تو اسے نہ قاتل کا پتہ ہوگا اور نہ مقتول کا پتہ ہوگا اور وہ پھر بھی وہ قسم اٹھا رہا ہے تو سعید بن مسیب نے فرمایا: خیبر کے ایک مقتول کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے قسامت کا فیصلہ دیا تھا اگر آپ کو یہ اندازہ ہوتا کہ لوگ اس حوالے سے جرأت کا اظہار کریں گے تو آپ اس کے مطابق فیصلہ نہ دیتے۔

18278 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَوْلًى لِاَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلٰى اَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ: نَشَدْتُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا قِلَابَةَ لَا تُشَمِّتْ بِنَا الْمُنَافِقِينَ، قَالَ:

فَتَحَدَّثُوا حَتّٰى ذَكَرُوا الْقَسَامَةَ، فَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هٰؤُلَاءِ اَشْرَافُ اَهْلِ الشَّامِ عِنْدَكَ، وَوُجُوْهُهُمْ، اَرَاَيْتَ لَوْ شَهِدُوا اَنَّ فُلَانًا سَرَقَ بِاَرْضِ كَذَا وَكَذَا اَكُنْتَ قَاطِعَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَوْ شَهِدُوا اَنَّهُ شَرِبَ خَمْرًا بِاَرْضِ كَذَا وَكَذَا، وَهُمْ عِنْدَكَ هَاهُنَا، اَكُنْتَ حَادَّهُ لِقَوْلِهِمْ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَمَا بَالُهُمْ اِذَا شَهِدُوا اَنَّهُ قَتَلَهُ بِاَرْضِ كَذَا وَكَذَا وَهُمْ عِنْدَكَ اَقَدْتَهُ؟ قَالَ: فَكَتَبَ عُمَرُ فِي الْقَسَامَةِ: اِنْ اَقَامُوْا شَاهِدَىْ عَدْلٍ اَنَّ فُلَانًا قَدْ قَتَلَهُ، فَاَقِدْهُ، وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ وَاحِدٍ مِنَ الْخَمْسِيْنَ الَّذِيْنَ حَلَفُوا

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ کے غلام نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز' ابوقلابہ کے پاس آئے جو اس وقت بیمار تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے ابوقلابہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ ہمیں منافقین کے ہاتھوں رسوانہ کروائیں راوی کہتے ہیں: پھر ان لوگوں کے درمیان بات چیت ہوتی رہی یہاں تک کہ ان لوگوں نے قسامت کا بھی ذکر کیا تو ابوقلابہ نے کہا: اے امیر المومنین یہ آپ کے ساتھ شام کے معززین اور ان کے نمایاں افراد موجود ہیں اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر یہ لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ فلاں شخص نے فلاں فلاں زمین پر چوری کی تھی تو کیا آپ اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا: جی نہیں! ابوقلابہ نے کہا: اگر یہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اس شخص نے فلاں فلاں سرزمین پر شراب پی ہے' اور یہ لوگ اس وقت یہاں آپ کے پاس موجود تھے تو کیا ان لوگوں کی بات کی بنیاد پر آپ اس شخص پر حد جاری کر دیں گے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا: جی نہیں! تو ابوقلابہ نے کہا: پھر ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ اگر یہ اس بات کی گواہی دے دیتے ہیں کہ اس شخص نے فلاں کو فلاں فلاں سرزمین پر قتل کیا تھا اور یہ لوگ اس وقت آپ کے پاس موجود تھے تو کیا آپ اس کو قصاص دلوائیں گے راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے قسامت کے بارے میں خط لکھا کہ اگر دو عادل گواہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ فلاں نے فلاں کو قتل کیا ہے' تو پھر تم اسے قصاص دلوانا لیکن حلف اٹھانے والے پچاس افراد میں سے کسی کی گواہی کو قبول نہیں کیا جائے گا (یعنی اس کی بنیاد پر کسی کو قتل نہیں کیا جائے گا)۔

18279 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: دَعَانِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: اِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَدَعَ الْقَسَامَةَ، يَاْتِيْ رَجُلٌ مِنْ اَرْضِ كَذَا وَكَذَا، وَآخَرُ مِنْ اَرْضِ كَذَا وَكَذَا، فَيَحْلِفُوْنَ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، قَضٰى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ، وَاِنَّكَ اِنْ تَتْرُكْهَا، اَوْشَكَ رَجُلٌ اَنْ يُقْتَلَ عِنْدَ بَابِكَ، فَيُطَلَّ دَمُهُ، فَاِنَّ لِلنَّاسِ فِي الْقَسَامَةِ حَيَاةً

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوایا اور فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ قسامت کو ترک کر دوں ایک شخص فلاں علاقے سے آتا ہے دوسرا شخص فلاں علاقے سے آتا ہے' اور پھر وہ حلف اٹھانے لگ جاتے ہیں زہری بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ کو اس بات کا حق نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے قسامت کے مطابق فیصلہ دیا ہے' اور آپ ﷺ کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے' اگر آپ اسے ترک کر دیتے ہیں تو عنقریب ایسا ہو گا کہ ایک شخص آپ کے دروازے پر قتل ہو گا اور اس کا خون رائیگاں جائے گا قسامت میں لوگوں کے لئے زندگی ہے۔

18280 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ اتُّهِمَ بِقَتْلِهِ اَخَوَانِ، فَخَافَ اَبُوهُمَا اَنْ يُقْتَلَا، فَقَالَ اَبُوهُمَا : اَنَا قَتَلْتُ صَاحِبَكُمْ، وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الْاَخَوَيْنِ، اَنَا قَتَلْتُهُ، وَبَرَّاَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: نَرٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ، فَيَحْلِفُوْا قَسَامَةً عَلٰى اَحَدِهِمْ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جس کے قتل کا الزام دو بھائیوں پر لگتا ہے ان دونوں بھائیوں کے باپ کو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں وہ دونوں مارے نہ جائیں تو ان کا باپ یہ کہتا ہے کہ تمہارے ساتھی کو میں نے قتل کیا ہے دونوں بھائیوں میں سے ہر ایک بھائی یہ کہتا ہے کہ اسے میں نے قتل کیا ہے یوں وہ ایک دوسرے کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں تو زہری فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی صورت حال میں مقتول کے اولیاء کا اعتبار ہوگا وہ ان میں سے کسی ایک کے خلاف قسامت کے طور پر حلف اٹھالیں گے۔

18281 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَتَبَ اِلَيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ يَسْاَلُهُ عَنْ رَجُلٍ وُجِدَ مَقْتُوْلًا فِي دَارِ قَوْمٍ، فَقَالُوا: طَرَقَنَا، لِيَسْرِقَنَا، وَقَالَ اَوْلِيَاؤُهُ: كَذَبُوا بَلْ دَعَوْهُ اِلٰى مَنْزِلِهِمْ، ثُمَّ قَتَلُوْهُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَكَتَبَ اِلَيْهِ: يَحْلِفُ مِنْ اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ، خَمْسُوْنَ، اَنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ، مَا جَاءَ لِيَسْرِقَهُمْ، وَمَا دَعَوْهُ اِلَّا دُعَاءً، ثُمَّ قَتَلُوْهُ، فَاِنْ حَلَفُوْا، اُعْطُوا الْقَوَدَ، وَاِنْ نَكَلُوا، حَلَفَ مِنْ اُولٰئِكَ خَمْسُوْنَ بِاللّٰهِ، لَطَرَقَنَا، لِيَسْرِقَنَا، ثُمَّ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَدْ قَضٰى بِذٰلِكَ عُثْمَانُ فِي ابْنِ بَامِرَةَ المعامى اَبٰى قَوْمُهُ اَنْ يَحْلِفُوْا، فَاَغْرَمَهُمُ الدِّيَةَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے سلیمان بن ہشام نے اسے خط لکھ کر ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی قوم کے علاقے میں مقتول پایا جاتا ہے وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ رات کے وقت ہمارے ہاں آیا تھا تا کہ ہمارے ہاں چوری کرے اور مقتول کے اولیاء یہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں ان لوگوں نے اپنے علاقے میں اس شخص کو بلایا تھا اور پھر اسے قتل کر دیا تھا زہری بیان کرتے ہیں: انہوں نے سلیمان بن ہشام کو خط لکھا کہ مقتول کے پچاس اولیاء اس بات کا حلف اٹھائیں گے کہ وہ لوگ (جن کے ہاں وہ مقتول پایا گیا ہے) جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ مقتول ان لوگوں کے ہاں چوری کرنے کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ ان لوگوں نے اسے بلا کر اسے قتل کیا ہے اگر مقتول کے اولیاء یہ حلف اٹھالیتے ہیں تو تم انہیں قصاص دلوا دینا اور اگر وہ انکار کر دیتے ہیں تو اس علاقے کے پچاس افراد اللہ کے نام پر حلف اٹھائیں گے کہ یہ رات کے وقت ہمارے ہاں چوری کرنے کے لئے آیا تھا اور پھر ان لوگوں پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابن بامرہ معامی کے بارے میں اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا جس کی قوم کے افراد نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تھا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر دیت کا جرمانہ عائد کیا تھا۔

18282 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِي قَوْمٍ بِهِ اَثَرٌ، كَانَ عَقْلُهُ عَلَيْهِمْ، وَاِذَا لَمْ يَكُنْ بِهِ اَثَرٌ، لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَاقِلَةِ شَيْءٌ، اِلَّا اَنْ تَقُوْمَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا مِمَّا اجْتَمِعَ

عَلَيْهِ عِنْدَنَا

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کسی قوم میں کوئی مقتول پایا جائے جس پر قتل کا نشان موجود ہو تو اس کی دیت کی ادائیگی ان لوگوں پر لازم ہوگی اور اگر کوئی نشان نہ ہو تو پھر عاقلہ پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی البتہ اگر کسی شخص کے خلاف ثبوت فراہم ہو جاتا ہے تو معاملہ مختلف ہے سفیان بیان کرتے ہیں: یہ وہ چیز ہے جس پر ہمارے نزدیک اتفاق پایا جاتا ہے۔

18283 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: "إِنْ قُتِلَ رَجُلٌ بِحِذَاءِ قَوْمٍ، أَوْ بِعَرَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَوُجِدَ عِنْدَهُ أَثَرٌ، وَكَانَتْ عِنْدَهُ شُبْهَةٌ أَوْ لَطْخَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَفِ قَسَامَةُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ، أَوْ نَكَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، أَوْ لَمْ يَفِ قَسَامَةُ الْمُدَّعِينَ أَوْ نَكَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ قُتِلَ بِحِذَائِهِمْ، وَمِنْ أَجْلِ الشُّبْهَةِ، فَإِنْ لَمْ يُقْتَلْ بِحِذَاءِ قَوْمٍ، وَلَمْ يُوجَدْ عِنْدَهُ أَثَرٌ، وَلَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ شُبْهَةٌ، وَلَمْ يَفِ قَسَامَةُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ أَوْ نَكَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، أَوْ لَمْ يَفِ قَسَامَةُ الْمُدَّعِينَ، أَوْ نَكَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَقَدْ بَطَلَ الدَّمُ وَهَلَكَ، قَالَ: كَذَلِكَ الْأَمْرُ الْأَوَّلُ، فَأَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ الْيَوْمَ فَتُرَدَّدُ الْأَيْمَانُ"

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی قوم (کے علاقے) کے مدمقابل یا بے آب و گیاہ جگہ پر قتل ہو جاتا ہے اور اس کے پاس کوئی نشان پایا جاتا ہے یا اس کے پاس شبہ والی کوئی بات ہوتی ہے یا اشارہ ہوتا ہے تو اگر جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے ان کی قسامت مکمل نہیں ہوتی یا ان میں سے کوئی ایک شخص انکار کر دیتا ہے یا دعویٰ کرنے والوں کی قسامت مکمل نہیں ہوتی یا ان میں سے کوئی شخص انکار کر دیتا ہے تو ان لوگوں پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ وہ شخص ان لوگوں کے علاقے کے پاس قتل ہوا ہے اور شبہ بھی پایا جا رہا ہے اور اگر وہ کسی قوم کے علاقے کے مدمقابل قتل نہ ہوا ہو اور اس کے پاس کوئی نشان بھی نہ پایا گیا ہو اور اس کے پاس کوئی شبہ بھی نہ ہو اور جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے ان کی قسامت بھی مکمل نہ ہو یا ان میں سے کوئی شخص انکار کر دے یا دعویٰ کرنے والوں کی قسامت مکمل نہ ہو یا ان میں سے کوئی شخص انکار کر دے تو مقتول کا خون رائیگاں جائے گا اور وہ ہلاک شمار ہوگا وہ فرماتے ہیں: پہلے والا معاملہ اسی طرح ہے جہاں تک آج کل لوگوں کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں قسموں کو بار بار لیا جائے گا (اور تعداد پوری کر لی جائے گی)۔

18284 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي قَوْمٍ، فَشَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى أَحَدٍ قَتَلَهُ، وَإِلَّا أَقْسَمُوا خَمْسِينَ يَمِينًا، وَغَرِمُوا الدِّيَةَ قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ فِي الْقَسَامَةِ

❀❀ فضیل نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب کسی قوم میں کوئی مقتول پایا جائے اور وہ کسی شخص کے خلاف گواہی دے دیں کہ اس نے اسے قتل کیا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس قوم کے پچاس افراد قسمیں اٹھائیں گے اور دیت کا جرمانہ ادا کریں گے سفیان بیان کرتے ہیں: قسامت کے بارے میں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

18285 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا لَمْ يُكْمِلُوا خَمْسِينَ،

رُدِّدَتِ الْأَيْمَانُ عَلَيْهِمْ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب ان کی تعداد مکمل پچاس نہ ہو' تو ان سے بار بار قسمیں لی جائیں گی (اور پچاس قسموں کی تعداد پوری کی جائے گی)۔

18286 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الْقَسَامَةُ تُوجِبُ الْعَقْلَ، وَلَا تُشِيطُ الدَّمَ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسامت دیت کو واجب کرتی ہے' اور یہ قتل کے لئے سامنے نہیں لاتی ہے (یعنی اس کی بنیاد پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' قصاص لازم نہیں ہوسکتا)۔

18287 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا عُمَرَ بِمِنًى فَقَالَا: اِنَّ ابْنَ عَمٍّ لَنَا نَحْنُ اِلَيْهِ شَرَعٌ قُتِلَ، فَقَالَ عُمَرُ: شَاهِدَا عَدْلٍ عَلٰى اَحَدٍ قَتَلَهُ نُقِدْكُمْ مِنْهُ، وَاِلَّا حَلَفَ مَنْ يُدَارِيكُمْ مَا قَتَلُوا، فَاِنْ نَكَلُوا، حَلَفْتُمْ خَمْسِينَ يَمِينًا، ثُمَّ لَكُمُ الدِّيَةُ، اِنَّ الْقَسَامَةَ تُوجِبُ الْعَقْلَ، وَلَا تُشِيطُ الدَّمَ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: منیٰ میں دو افراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے بتایا ہمارا ایک چچازاد قتل ہوگیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا دو عادل گواہ ہیں جو اس شخص کے خلاف گواہی دیں کہ اس نے اسے قتل کیا ہے' تو ہم اس شخص سے تم لوگوں کو قصاص دلوا دیں گے ورنہ تم لوگ جس کے خلاف کہہ رہے ہو وہ حلف اٹھالیں گے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا اگر وہ انکار کردیں گے تو تم پچاس قسمیں اٹھانا تمہیں دیت مل جائے گی کیونکہ قسامت دیت کو واجب کرتی ہے قتل کے لئے پیش نہیں کرتی۔

18288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، وَغَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: يَسْتَحِقُّونَ بِالْقَسَامَةِ الدِّيَةَ، وَلَا يَسْتَحِقُّونَ بِهَا الدَّمَ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ لوگ قسامت کے ذریعے دیت کے مستحق بن جائیں گے اور قسامت کے ذریعے خون کے مستحق نہیں بنیں گے۔

18289 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا قَسَامَةَ اِلَّا اَنْ تَقُومَ بَيِّنَةٌ، يَعْنِي يَقُولُ لَا يُقْتَلُ بِالْقَسَامَةِ، وَلَا يَبْطُلُ دَمُ مُسْلِمٍ

❀❀ عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں قسامت صرف اس وقت ہوگی جب ثبوت موجود ہو ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ قسامت کی بنیاد پر کسی کو قتل نہیں کیا جائے گا اور مسلمان کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

18290 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا: فِي الْقَتِيلِ يُوجَدُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ دِيَارٍ اَنَّ

اَلْاَيْمَانَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِم، فَاِنْ نَكَلُوا، حَلَفَ الْمُدَّعُوْنَ واسْتَحَقُّوا، فَاِنْ نَكَلَ الفَرِيقَانِ جَمِيعًا، كَانَتِ الدِّيَةُ نِصْفَيْنِ، نِصْفٌ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ، وَنِصْفٌ يُبْطِلُهُ اَهْلُ الدَّعْوَى، اِذْ كَرِهُوا اَنْ يَسْتَحِقُّوا بِاَيْمَانِهِمْ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ تحریر تھا ہم تک جو روایت پہنچی ہے اس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک مقتول جو کسی علاقے کے درمیان میں پایا گیا تھا تو جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے ان پر قسم اٹھانا لازم ہوگا اگر وہ انکار کردیتے ہیں تو دعویٰ کرنے والے قسم اٹھا کر مستحق بن جائیں گے اگر دونوں فریق انکار کردیتے ہیں تو دیت دو حصوں میں تقسیم ہوگی نصف دیت کی ادائیگی ان لوگوں پر لازم ہوگی جن کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اور نصف دیت کو وہ لوگ باطل کردیں گے جو دعویٰ کرنے والے ہیں جب وہ اس بات کو ناپسند کریں کہ اپنے قسموں کے ذریعے مستحق بن جائیں۔

18291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ وُجِدَ مَقْتُولًا فِي بَيْتِهِ قَالَ: يَضْمَنُ عَاقِلَتُهُ دِيَتَهُ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے گھر میں مقتول پایا جاتا ہے اس کی عاقلہ اس کی دیت ادا کرے گی۔

18292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ، فَادَّعَى اَوْلِيَاؤُهُ قَتْلَهُ، عَلَى رَجُلَيْنِ كَانَا مَعَهُ، فَاخْتَصَمُوا اِلَى شُرَيْحٍ وَقَالُوا: هٰذَانِ اللَّذَانِ قَتَلَا صَاحِبَنَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: شَاهِدَا عَدْلٍ اَنَّهُمَا قَتَلَا صَاحِبَكُمْ، فَلَمْ يَجِدُوا اَحَدًا يَشْهَدُ لَهُمْ، فَخَلَّى شُرَيْحٌ سَبِيلَ الرَّجُلَيْنِ، فَاَتَوْا عَلِيًّا فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا شُرَيْحُ، لَوْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاهِدَا عَدْلٍ لَمْ يُقْتَلْ، فَخَلَا بِهِمَا، فَلَمْ يَزَلْ يَرْفُقُ بِهِمَا، وَيَسْاَلُهُمَا، حَتّٰى اعْتَرَفَا فَقَتَلَهُمَا فَقَالَ عَلِيٌّ:

اَوْرَدَهَا سَعْدٌ، وَسَعْدٌ مُشْتَمِلٌ ··· اَهْوَنُ السَّعْيِ السَّرِيعُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص قتل ہوگیا اس کے اولیاء نے اس کے قتل کا دعویٰ دو آدمیوں کے خلاف کردیا جو دونوں اس کے ساتھ تھے وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے ان لوگوں نے کہا: کہ ان دو افراد نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے قاضی شریح نے کہا: دو عادل گواہ پیش کرو کہ جو یہ بتائیں کہ ان دونوں نے تمہارے ساتھی کو قتل کیا ہے لیکن ان لوگوں کو کوئی شخص نہیں ملا جو ان کے حق میں گواہی دیتا تو قاضی شریح نے ان دو آدمیوں کو چھوڑ دیا وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں پورا واقعہ سنایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے شریح! تمہاری ماں تمہیں روئے اگر اس مقتول کے پاس دو عادل گواہ موجود ہوتے تو اس نے قتل ہی نہیں ہونا تھا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں ملزمان کو تخلیے میں لے گئے ان کے ساتھ نرمی سے بات چیت کرتے رہے ان سے دریافت کرتے رہے یہاں تک کہ ان دونوں نے (اپنے جرم کا) اعتراف کرلیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو قتل کروادیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس پر سعد وارد ہوا ہے اور سعد نے چادر اوڑھی ہوئی ہے اور دوڑنے میں سب سے ہلکا تیزی سے چلنے والا ہے''۔

18293 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ اَنَّ قَتِيلًا وُجِدَ فِيْ قَوْمٍ، فَادَّعَى اَوْلِيَاؤُهُ عَلٰى قَوْمٍ آخَرِيْنَ، فَاَتَوْا شُرَيْحًا فَاَبْرَاَ الْحَيَّ الَّذِيْ وُجِدَ فِيْهِمْ مَقْتُوْلًا ، وَسَاَلَ اَوْلِيَاءَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْاٰخَرِيْنَ الَّذِيْنَ ادَّعَوْا عَلَيْهِمْ

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک قوم میں ایک مقتول پایا گیا اس مقتول کے اولیاء نے دوسری قوم کے خلاف دعویٰ کر دیا وہ لوگ قاضی شریح کے پاس آئے تو قاضی شریح نے اس قبیلے کو بری الذمہ قرار دیا جن کے درمیان مقتول پایا گیا اور انہوں نے مقتول کے اولیاء سے دریافت کیا: کہ وہ دوسری قوم کے خلاف ثبوت فراہم کریں جن کے خلاف ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے۔

18294 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِيْ رَجُلٍ آجَرَ دَارَهُ سَاكِنًا، فَوُجِدَ فِي الدَّارِ قَتِيلٌ، فَقَالَ: ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى: هُوَ عَلَى السَّاكِنِ، وَاَخَذَهُ مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ اِنَّهُ قَالَ: كَانُوْا عُمَّالًا يَعْمَلُوْنَ مَكَانًا، فَوُجِدَ فِيْهِمْ قَتِيلٌ فِيْ دَارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَوْلِيَاءِ الدَّمِ: اَتُقْسِمُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا؟ قَالُوْا: وَكَيْفَ نُقْسِمُ وَلَمْ نَرَ قَالَ: فَتُقْسِمُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا: وَكَيْفَ تُقْسِمُ يَهُوْدُ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ؟ فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ " قَالَ سُفْيَانُ: " وَنَحْنُ نَقُوْلُ: هُوَ عَلٰى اَصْحَابِ الْاَصْلِ - يَعْنِيْ اَصْحَابَ الدَّارِ - "

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنا گھر کسی کو رہنے کے لئے کرائے پر دے دیتا ہے' اور پھر گھر میں کوئی شخص مقتول پایا جاتا ہے' تو ابن ابولیلیٰ کہتے ہیں اس کا ذمہ اس شخص پر ہوگا جو وہاں رہ رہا ہے انہوں نے یہ حکم خیبر والوں سے حاصل کیا انہوں نے یہ کہا کہ وہ لوگ کسی جگہ پر کام کاج کر رہے تھے وہاں اس علاقے میں ایک شخص مقتول پایا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے اولیاء سے کہا: تھا کہ کیا تم لوگ پچاس قسمیں اٹھالو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم قسم کیسے اٹھائیں گے ہم نے (قتل ہوتے ہوئے) دیکھا ہی نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی تمہارے مقابلے میں قسم اٹھالیں گے انہوں نے کہا: یہودی کیسے قسم اٹھا سکتے ہیں جبکہ وہ لوگ مشرک ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے صدقے کے اونٹوں میں سے خود اس مقتول کی دیت ادا کی تھی۔

سفیان یہ کہتے ہیں ہم اس بات کے قائل ہیں کہ یہ قتل گھر کے مالک کے ذمہ ہوگا۔

18295 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، قَالَ: اُتِيَ شُرَيْحٌ: فِيْ رَجُلٍ وُجِدَ مَيِّتًا عَلٰى دُكَّانٍ بِبَابِ قَوْمٍ لَيْسَ فِيْهِ اَثَرٌ، فَاسْتَحْلَفَ اَهْلَ الْبَيْتِ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش ہوا جو کسی کے دروازے کے باہر موجود چبوترے پر مردہ پایا گیا تھا اس میں کوئی نشان موجود نہیں تھا تو قاضی شریح نے گھر والوں سے حلف لے لیا تھا (کہ وہ اس قتل سے واقف نہیں ہیں)۔

18296 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاعِدٍ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اِذَا وُجِدَ بَدَنُ الْقَتِيلِ فِيْ دَارٍ اَوْ مَكَانٍ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَعُقِلَ، وَاِذَا وُجِدَ رَاْسٌ اَوْ رِجْلٌ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعْقَلْ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کسی محلے یا جگہ میں کسی مقتول کا جسم پایا جائے تو اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی اور اس کی دیت بھی ادا کی جائے گی اور اگر کسی مقتول کا صرف سر یا ٹانگ پائی جائے تو نہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور نہ ہی اس کی دیت دی جائے گی۔

بَابُ قَسَامَةِ الْخَطَإِ

باب: قتل خطا کی قسامت

18297 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَوْطَاَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَرَسًا، فَقَطَعَ اِصْبَعًا مِنْ اَصَابِعِ رِجْلِهِ، فَنَزَى حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْجُهَنِيِّينَ: اَتَحْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ لَهُوَ اَصَابَهُ، وَلَمَاتَ مِنْهَا؟ فَاَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوْا، فَاسْتَحْلَفَ مِنَ الْاٰخَرِيْنَ خَمْسِينَ فَاَبَوْا اَنْ يَحْلِفُوْا، فَجَعَلَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِصْفَ الدِّيَةِ،

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے بنو سعد بن لیث سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے جہینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنے گھوڑے کے ذریعے روند دیا تو جہینہ قبیلے کے شخص کی ٹانگ کی انگلی کٹ گئی اس میں سے خون نکلنا شروع ہوا یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جہینہ قبیلے کے افراد سے کہا: کیا تم لوگوں میں سے پچاس افراد یہ حلف اٹھائیں گے کہ اسے یہ زخم لاحق ہوا تھا اور اس کی وجہ سے وہ مرا ہے' تو ان لوگوں نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسرے فریق کے پچاس افراد سے حلف لیا تو انہوں نے بھی حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصف دیت کی ادائیگی لازم قرار دی۔

18298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، نَحْوَهُ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْتَرِيحُ اِلٰى هٰذِهِ، حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَقْضِيْ بِهَا فِي الشَّيْءِ، الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ بَعِيدٌ مِنْهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا وَقَضٰى يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِيْ ابْنِ نُوحٍ، وَتَمِيمِ بْنِ مِهْرَانَ، وَهِشَامٌ فِيْ ابْنِ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهُذَلِيِّ لَمَّا مَاتَ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَا اصْطَرَعَا

❀❀ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز اس سے رجوع کیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ایک معاملے کے بارے میں اس کے مطابق فیصلہ دے دیا تھا جس کے بارے میں ان کی یہ رائے تھی کہ یہ معاملہ اس سے دور ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں ابن نوح' تمیم بن مہران اور ہشام کے بارے میں یزید بن عبدالملک نے یہی فیصلہ دیا تھا جو سعد بن سعید ہذلی کے بیٹے کے بارے میں تھا' جب اس کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ دونوں افراد لڑ رہے تھے۔

18299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ اَمَةً عَضَّتْ اِصْبَعًا لِمَوْلًى لِبَنِيْ اَبِيْ زَيْدٍ فَمَاتَ، وَاعْتَرَفَتِ الْجَارِيَةُ بِعَضِّهَا اِيَّاهُ، فَقَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاَنْ يَحْلِفَ بَنُو

اَبِیْ زَیْدٍ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا، یُرَدِّدُ عَلَیْهِمْ، لَمَاتَ مِنْ عَضَّتِهَا ثُمَّ الْاَمَةُ لَهُمْ، وَاِلَّا فَلَا حَقَّ لَهُمْ، فَاَبَوْا اَنْ یَحْلِفُوا

❀❀ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: ابوزید کے بیٹوں میں سے کسی کے غلام کی ایک انگلی ایک کنیز نے چبادی وہ غلام مرگیا اس کنیز نے یہ اعتراف کرلیا کہ اس نے اس شخص کی انگلی کو چبایا تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ دیا کہ ابوزید کے بیٹے یہ حلف اٹھائیں گے وہ پچاس مرتبہ قسم اٹھائیں گے اور بار بار قسم اٹھائیں گے کہ اس کنیز کے کاٹنے کی وجہ سے اس مرحوم کا انتقال ہوا ہے (اگر وہ ایسا کرلیں گے) تو یہ کنیز انہیں مل جائے گی ورنہ ان لوگوں کا کوئی حق نہیں ہوگا تو ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کردیا تھا۔

18300 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ تَمِیمِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: احْتَمَلَ رَجُلٌ رَجُلًا، فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ، فَجَعَلَ یَجَؤُهُ بِمِرْفَقِهِ، وَیَضْرِبُهُ، حَتّٰی مَاتَ، فَاخْتُصِرَ فِیهِ، اِلٰی شُرَیْحٍ فَقَالَ: اَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ قَتَلَهُ

❀❀ تمیم بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو اٹھا کر زمین پر مارا اور کہنی اسے چبھونے لگا اور اسے مارتا رہا یہاں تک کہ دوسرا شخص مرگیا جب یہ مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اس نے اس شخص کو قتل کیا ہے۔

18301 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَغَیْرِهِ قَالَ: اِذَا ضَرَبَهُ، فَلَمْ یَزَلْ مَرِیضًا، حَتّٰی یَمُوتَ قُتِلَ بِهِ

❀❀ سفیان ثوری نے حماد اور دیگر حضرات کا یہ قول نقل کیا ہے جب ایک شخص دوسرے کی پٹائی کرے اور دوسرا مسلسل بیمار رہے یہاں تک کہ مرجائے تو اس شخص کو اس کے بدلے میں قتل کردیا جائے گا۔

18302 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، عَنْ مَجْنُوْنٍ دَفَعَ غُلَامًا لَهُ، فَاَصَابَ مِنْهُ شَیْئًا، اَوْ قَتَلَهُ قَالَ: لَا یَبْطُلُ دَمُهُ قَالَ عَطَاءٌ: اَتٰی حَجَرٌ عَائِرٌ فِیْ اِمَارَةِ مَرْوَانَ، فَاَصَابَ ابْنَ نِسْطَاسٍ عَمَّ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا یَعْلَمُ مَنْ صَاحِبُهُ، فَقَتَلَهُ، فَضَرَبَ مَرْوَانُ دِیَتَهُ عَلَی النَّاسِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے ایسے پاگل کے بارے میں دریافت کیا: جسے کوئی شخص اپنا غلام دیتا ہے اور وہ اس غلام کو کوئی نقصان پہنچا دیتا ہے یا اسے قتل کردیتا ہے تو عطاء نے فرمایا: مقتول کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

عطاء نے بتایا حجر گھومتا پھرتا ہوا مروان کے عہد حکومت میں آیا اور اس نے عامر بن عبدالرحمٰن کے چچا ابن نسطاس کو نقصان پہنچایا یہ پتہ نہیں تھا کہ اس کا ساتھی کون ہے (یا اس کا آقا کون ہے) اس نے اسے ماردیا تو مروان نے اس کی دیت لوگوں پر لازم قرار دی۔

18303 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیهِ، قَالَ: کَانَتْ اُمُّ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیدٍ عِنْدَ الْجُلَاسِ بْنِ سُوَیْدٍ فَقَالَ الْجُلَاسُ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوكَ: اِنْ کَانَ مَا یَقُوْلُ مُحَمَّدٌ حَقًّا فَلَنَحْنُ شَرٌّ مِنَ

الْحِمِيرِ، فَسَمِعَهَا عُمَيْرٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَخْشَى اِنْ لَمْ اَرْفَعْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْزِلَ الْقُرْآنُ فِيهِ، وَاَنْ اُخْلَطَ بِخَطِيئَتِهِ، وَلَنِعْمَ الْاَبُ هُوَ لِي، فَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَدَعَا الْجُلَاسَ فَعَرَفَهُ وَهُمْ يَتَرَحَّلُونَ فَتَحَالَفَا، فَجَاءَ الْوَحْيُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتُوا فَلَمْ يَتَحَرَّكْ اَحَدٌ، وَكَذٰلِكَ كَانُوا يَفْعَلُونَ لَا يَتَحَرَّكُونَ اِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ، فَرُفِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: (يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ) (التوبة: 74)- حَتّٰى - (فَاِنْ يَتُوبُوا) (التوبة: 74)

فَقَالَ الْجُلَاسُ: اسْتَتِبْ لِي رَبِّي، فَاِنِّي اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ وَاَشْهَدُ لَقَدْ صَدَقَ (وَمَا نَقَمُوا اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ) (التوبة: 74)، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَ مَوْلًى لِلْجُلَاسِ قُتِلَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَبَى بَنُو عَمْرٍو اَنْ يَعْقِلُوهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَقْلَهُ عَلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ عُرْوَةُ: " فَمَا زَالَ عُمَيْرٌ مِنْهَا بِعَلْيَاءَ حَتّٰى مَاتَ - يَعْنِي كَثُرَ مَالُهُ وَارْتَفَعَ عَلَى النَّاسِ اَيْ: بِالْمَالِ فَهُوَ التَّعَلِّي " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: فَمَا سَمِعَ عُمَيْرٌ مِنَ الْجُلَاسِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ بَعْدَهَا

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عمیر بن سعید کی والدہ جلاس بن سوید کے پاس موجود تھی (یا اس کی بیوی تھی) غزوۂ تبوک کے موقع پر جلاس نے یہ کہا حضرت محمد جو کہتے ہیں اگر وہ حق ہو تو پھر ہم حمیر سے بھی زیادہ برے حال میں ہیں، عمیر نے یہ بات سن لی انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں نے یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش نہ کیا اور پھر اس کے بارے میں قرآن نازل ہوگیا تو اس شخص کے گناہ میں میں بھی شریک ہو جاؤں گا ویسے میرے حق میں وہ ایک اچھا باپ ہے عمیر نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتادی نبی اکرم ﷺ نے جلاس کو بلوایا اور اس سے اس بارے میں دریافت کیا: لوگ اس وقت روانگی کی تیاری کر چکے تھے ان دونوں نے حلف اٹھایا اسی دوران نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی لوگ خاموش ہوگئے اور کسی نے حرکت نہیں کی ان لوگوں کا معاملہ اسی طرح تھا کہ جب وحی نازل ہوتی تھی تو وہ ایسا ہی کرتے تھے یعنی حرکت نہیں کرتے تھے جب نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"وہ لوگ اللہ کے نام کا حلف اٹھاتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات نہیں کی حالانکہ انہوں نے کفر والی بات کہی ہے"۔

یہ آیت یہاں تک ہے: "اگر وہ توبہ کرلیں"۔

تو جلاس نے کہا: آپ میرے پروردگار سے میرے لئے توبہ قبول کرنے کا کہیں کیونکہ میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس نے سچ کہا تھا اور ان لوگوں کو غصہ صرف اس بات کا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان لوگوں کو غنی کر دیا ہے"۔

عروہ بیان کرتے ہیں: جلاس نامی ان صاحب کا ایک غلام تھا' وہ بنو عمرو بن عوف کے علاقے میں قتل ہوگیا بنو عمرو بن عوف نے اس کی دیت دینے سے انکار کر دیا جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اس غلام کی دیت کی ادائیگی بنو عمرو بن عوف پر لازم قرار دی۔

عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمیر رضی اللہ عنہ اس کے بعد مسلسل اچھی حالت میں رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا مال زیادہ تھا اور وہ لوگوں میں نمایاں حیثیت کے مالک تھے یعنی مال کے اعتبار سے وہ نمایاں حیثیت کے مالک تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن سیرین کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کے بعد عمیر نے جلاس سے کبھی کوئی ایسی بات نہیں سنی جو انہیں ناپسندیدہ لگی ہو۔

18304 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ: وَفَتْ اُذُنُكَ يَا عُمَيْرُ وَصَدَّقَكَ رَبُّكَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب قرآن کا حکم نازل ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے کان پکڑے اور فرمایا: اے عمیر تمہارے کانوں نے ٹھیک کام کیا اور تمہارے پروردگار نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

18305 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّمَا اَهْلِ مَعْمَعَةٍ تَفَرَّقُوا عَنْ قَتْلٍ، اَوْ جُرْحٍ فَاَدَّاهُ جُرْحُهُ ذٰلِكَ اِلَى الْمَوْتِ، فَادَّعَى الْمَجْرُوحُ عَلٰى بَعْضِ الَّذِينَ ضَرَبُوا دُوْنَ بَعْضٍ، وَشَهِدَ بِذٰلِكَ اَهْلُ الْمَعْمَعَةِ مَنْ لَا يُعْلَمُ عَلَيْهِ بُغْيَةٌ، وَلَا يُتَّهَمُ بِعَدَاوَةٍ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ، فَاِنَّ اَهْلَ الْقَتِيلِ، يَدْرَءُ وْنَ بِالْاَيْمَانِ، مِنْ اَجْلِ مَا كَانَ لَهُمْ مِنْ وَرْبِ الْمَارَّةِ، فَيَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا: بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَنَّ فُلَانًا هُوَ قَتَلَ صَاحِبَنَا، وَمَا مَاتَ اِلَّا مِنْ ضَرْبِهِ"

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ بات تحریر تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: جس بھی لڑائی (یا جنگ) کے لوگ کسی قتل یا زخم سے متفرق ہوں اور اس زخم کے نتیجے میں اس شخص کی موت واقع ہو جائے اور زخمی ہونے والے شخص نے ان میں سے بعض لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا ہو جنہوں نے مارا تھا اور بعض کے خلاف دعویٰ نہ کیا ہو اور لڑائی کے لوگ اس بات کی گواہی دے دیں ایسا شخص گواہی دے جس کے بارے میں کسی سرکشی کا علم نہ ہو اور کسی دشمنی کا الزام نہ ہو جو پہلے سے اس شخص اور مدعی علیہ کے درمیان ہو تو پھر مقتول کے ورثاء قسم کی بنیاد پر اسے پرے کریں گے کیونکہ انہیں فریب کاری کا حق نہیں ہے وہ لوگ پچاس قسمیں اٹھائیں گے اس اللہ کے نام کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے کہ فلاں شخص نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے اور ہمارا ساتھی اس کی ضرب لگانے سے ہی مرا ہے۔

بَابُ الْخَلِيْعِ

باب: جب کسی شخص سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا گیا ہو

18306 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: خَلَعَ قَوْمٌ هُذَلِيُّونَ سَارِقًا مِنْهُمْ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ، قَالُوا: قَدْ خَلَعْنَاهُ، فَمَنْ وَجَدَهُ، يَسْرِقُ فَدَمُهُ هَدَرٌ، فَوَجَدَتْهُ رُفْقَةٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ،

يَسْرِقُهُمْ فَقَتَلُوهُ فَجَاءَ قَوْمُهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَحَلَفُوا بِاللّٰهِ مَا خَلَعْنَاهُ، وَلَقَدْ كَذَبَ النَّاسُ عَلَيْنَا، فَاَحْلَفَهُمْ عُمَرُ خَمْسِينَ يَمِينًا، ثُمَّ اَخَذَ عُمَرُ بِيَدِ رَجُلٍ مِّنَ الرُّفْقَةِ، ثُمَّ قَالَ: اَقْرِنُوا هٰذَا اِلٰى اَحَدِكُمْ، حَتّٰى تُؤَتُوا بِدِيَةِ صَاحِبِكُمْ فَفَعَلُوا، فَانْطَلَقُوا، حَتّٰى اِذَا دَنَوْا مِنْ اَرْضِهِمْ، اَصَابَهُمْ مَطَرٌ شَدِيدٌ، فَاسْتَتَرُوا بِجَبَلٍ طَوِيلٍ، وَقَدْ اَمْسَوْا، فَلَمَّا نَزَلُوا كُلُّهُمْ، انْقَضَّ الْجَبَلُ عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يَنْجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، وَلَا مِنْ رِكَابِهِمْ، اِلَّا التَّرِيكُ، وَصَاحِبُهُ، فَكَانَ يُحَدِّثُ بِمَا لَقِيَ قَوْمُهُ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے کے افراد نے اپنے میں سے ایک چور کو الگ کر دیا جو حاجیوں کا سامان چوری کیا کرتا تھا ان لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم لوگ اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں جو شخص اس کو پائے کہ یہ چوری کر رہا ہے' تو اس کا خون رائیگاں جائے گا یمن کے کچھ سواروں نے اس شخص کو پکڑ لیا وہ ان کا سامان چوری کر رہا تھا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا مقتول کی قوم کے افراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے اللہ کے نام کا حلف اٹھایا کہ ہم نے اس سے لاتعلقی کا اظہار نہیں کیا لوگوں نے ہماری طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پچاس قسمیں لیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یمن کے سواروں میں سے ایک شخص کا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا اس کو اپنے میں سے کسی کے ساتھ رکھ لو' جب تک تم اپنے متعلقہ فرد کی دیت ادا نہیں کرتے' ان لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ لوگ چلے گئے یہاں تک کہ جب وہ لوگ اپنے علاقے کے قریب پہنچے تو شدید بارش نے انہیں آلیا وہ ایک بڑے پہاڑ کی آڑ میں آنے لگے شام ہونے لگی تھی وہ سب اس پہاڑ کے اندر چلے گئے تو پہاڑ ان پر گر گیا ان لوگوں میں سے اور ان کی سواریوں میں سے کوئی بھی نہیں بچا صرف تریک اور اس کا ایک ساتھی بچے تھے جو ان لوگوں کو پیش آنے والے حادثے کے بارے میں بتایا کرتے تھے۔

بَابُ قَسَامَةِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کی قسامت کا حکم

18307 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَحْلَفَ امْرَاَةً خَمْسِينَ يَمِينًا، ثُمَّ جَعَلَهَا دِيَةً

❀❀ ابوزناد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے پچاس قسمیں لی تھیں اور پھر اس کے لئے دیت کی ادائیگی مقرر کر دی تھی۔

18308 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: اسْتَحْلَفَ امْرَاَةً خَمْسِينَ يَمِينًا، عَلٰى مَوْلًى لَهَا اُصِيبَ

❀❀ ابوزناد نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے پچاس قسمیں لی تھیں جو اس کے غلام کے بارے میں تھیں جو قتل کر دیا گیا تھا۔

18309 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ قَسَامَةٌ قَالَ: وَبِهِ نَأْخُذُ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: خواتین اور بچوں پر قسامت لازم نہیں ہوتی۔ وہ (یعنی امام عبدالرزاق) فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ قَسَامَةِ الْعَبِيدِ

باب: غلاموں کی قسامت کا حکم

18310 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْعَبِيدِ قَسَامَةٌ وَبِهِ نَأْخُذُ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: غلاموں پر قسامت لازم نہیں ہوتی (امام عبدالرزاق کہتے ہیں) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

18311 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي عَبْدٍ ضَرَبَهُ كَبِيرٌ لَهُ جَزَّارٌ، بِنَعْلٍ أَوْ غَيْرِهَا، فَمَكَثَ أَيَّامًا مَرِيضًا، ثُمَّ مَاتَ، فَكَتَبَ أَنْ: أَحْلِفْ أَوْلِيَاءَهُ، أَنَّهُ لَمَاتَ مِنْ ضَرْبِ كَبِيرِهِ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: خَمْسِينَ يَمِينًا، ثُمَّ أَغْرِمْهُ ثَمَنَهُ فَإِنْ أَبَوْا أَقْسِمْ أَوْلِيَاءَ الْكَبِيرِ الضَّارِبِ فَإِنْ أَبَوْا، فَأَغْرِمْهُمْ نِصْفَ ثَمَنِ الْعَبْدِ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک غلام کے بارے میں خط لکھا جسے بڑی عمر کے آدمی نے مارا تھا اس نے اسے جوتوں کے ذریعے یا کسی اور چیز کے ذریعے مارا تھا' وہ غلام کچھ دن بیمار رہا پھر فوت ہو گیا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا کہ تم اس کے اولیاء سے یہ حلف لو کہ وہ اس بڑی عمر کے شخص کے مارنے کی وجہ سے مرا ہے راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ انہوں نے کہا: تھا کہ پچاس قسمیں لو اور پھر اس شخص پر اس غلام کی قیمت کا جرمانہ عائد کرو اگر غلام کے اولیاء انکار کر دیتے ہیں تو بڑی عمر کے جس شخص نے اس کو مارا ہے اس کے اولیاء سے قسم لو اگر وہ بھی انکار کر دیتے ہیں تو ان لوگوں پر غلام کی نصف قیمت کا جرمانہ عائد کرو۔

18312 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَيْسَ فِي الْعَبِيدِ قَسَامَةٌ، إِنَّمَا هِيَ أَثْمَانٌ، كَهَيْئَةِ الْحَقِّ يُدَّعَى قَالَ: وَأَقُوْلُ أَنَا: قَضَى هِشَامٌ فِي عَبْدِ أَيُّوْبَ مَوْلَى نَافِعٍ بِخَمْسِينَ يَمِينًا عَلَى أَيُّوْبَ فَحَلَفَ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب فرماتے ہیں: غلاموں میں قسامت نہیں ہوگی کیونکہ وہ ایک چیز کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی مثال حق کی طرح ہے' جس کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں ہشام نے نافع کے غلام ایوب کے غلام کے بارے میں ایوب پر پچاس قسمیں کو اٹھانے کا فیصلہ دیا تھا۔ انہوں نے وہ قسمیں اٹھا کر ان کی دیت حاصل

کر لی تھی۔

18313 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ فِي الْعَبِيدِ وَالْغِلْمَانِ يُصِيبُ اَحَدُهُمْ لَا بَيِّنَةَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا هُمْ، فَيَشْهَدُوْنَ لَاَصَابَهُ فُلَانٌ، قَالَ: "لَا اُجِيزُ شَهَادَتَهُمْ، وَلٰكِنِّي جَاعِلٌ عَقْلَهُمْ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، قَدْ كَانَ يُقَالُ: اِذَا اَصَابَ رَاعٍ فِي رِعَاءٍ فَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے غلاموں اور بچے کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو نقصان پہنچتا ہے' تو اس پر ثبوت صرف دو لوگ ہی ہوں گے جو اس بات کی گواہی دیں گے کہ فلاں شخص نے اس کو نقصان پہنچایا ہے

عطاء فرماتے ہیں میں ان لوگوں کی گواہی کو درست قرار نہیں دوں گا' البتہ میں ان سب پر ان کی دیت کو لازم قرار دوں گا یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب چرانے کے دوران چرواہے کو نقصان ہو' تو اس کی دیت کی ادائیگی ان لوگوں لازم ہوگی۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي زِحَامٍ

باب: جو شخص ہجوم میں مارا جائے

18314 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَنْ قُتِلَ فِي زِحَامٍ، فَاِنَّ دِيَتَهُ عَلَى النَّاسِ، عَلٰى مَنْ حَضَرَ ذٰلِكَ، فِي جُمُعَةٍ اَوْ غَيْرِهَا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص ہجوم میں مارا جائے اس کی دیت ان لوگوں پر لازم ہوگی جو بھی وہاں موجود تھا خواہ یہ جمعے کا واقعہ ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔

18315 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى مَنْ قُتِلَ يَوْمَ فِطْرٍ، اَوْ يَوْمَ اَضْحٰى، فَاِنَّ دِيَتَهُ عَلَى النَّاسِ جَمَاعَةً، لِاَنَّهُ لَا يُدْرٰى مَنْ قَتَلَهُ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر کوئی شخص عیدالفطر کے دن یا عیدالاضحیٰ کے دن (ہجوم میں آکر) مارا جاتا ہے اس کی دیت اُن سب لوگوں پر لازم ہے کیونکہ یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے۔

18316 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَذْكُورٍ الْهَمْدَانِيِّ، اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الزِّحَامِ فَجَعَلَ عَلِيٌّ دِيَتَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ یزید بن مذکور ہمدانی بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں ہجوم میں مارا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی دیت بیت المال سے ادا کی۔

18317 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي

الْكَعْبَةِ فَسَاَلَ عُمَرُ عَلِيًّا فَقَالَ: مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ ابراہیم نخعی نے اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص خانہ کعبہ میں مارا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: بیت المال میں سے (اس کی دیت ادا کی جائے گی)۔

18318 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ امْرَاَةً مَرَّتْ بِقَوْمٍ، فَاسْتَسْقَتْهُمْ، فَلَمْ يَسْقُوهَا، فَمَاتَتْ عَطَشًا، فَجَعَلَ عُمَرُ دِيَتَهَا عَلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ: فِي رَجُلٍ اَجَازَ شَهَادَةَ عَبْدٍ وَحُرٍّ عَلَى رَجُلٍ، وَقَطَعَهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ عمرو نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک خاتون کچھ لوگوں کے پاس سے گزری اس نے ان لوگوں سے پینے کے لئے پانی مانگا ان لوگوں نے اسے پینے کے لئے پانی نہیں دیا تو اس خاتون کا پیاس کی وجہ سے انتقال ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی دیت ان لوگوں پر لازم قرار دی۔

سفیان فرماتے ہیں: جو شخص ایک غلام اور ایک آزاد شخص کی گواہی ایک شخص کے خلاف درست قرار دیتا ہے' اور انہوں نے بیت المال میں سے دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ ثُمَّ يَرْجِعُ

باب: جو شخص حلف اٹھائے اور پھر رجوع کرلے

18319 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عِكْرِمَةَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ فِي خَمْسِينَ رَجُلًا فِي قَسَامَةٍ عَلَى دَمٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَحَلَفَ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ، فَجَاءَ يُرِيدُ التَّوْبَةَ، فَاَفْتَاهُ عِكْرِمَةُ: اَنْ يَتُوبَ اِلَى اللّٰهِ، وَاَنْ يُؤَدِّيَ حِصَّتَهُ مِنَ الْعَقْلِ، فَيُؤَدِّيَهُ اِلَى اَهْلِ الْقَتِيلِ، وَيُعْتِقَ رَقَبَةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے عکرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی قتل کے مقدمے میں قسامت میں پچاس افراد میں شامل ہو کر حلف اٹھالیتا ہے پھر وہ شخص آتا ہے' اور علم نہ ہونے کا حلف اٹھالیتا ہے اس کا مقصد توبہ کرنا ہوتا ہے' تو عکرمہ نے اس کو یہ فتویٰ دیا کہ اب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے گا اور دیت میں سے اپنا حصہ ادا کرے گا وہ اس حصے کو مقتول کے ورثاء کو ادا کرے گا اور پھر ایک غلام آزاد کردے گا۔

18320 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي اَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَا، فَرُجِمَ، ثُمَّ رَجَعَ اَحَدُهُمْ، قَالَ: عَلَيْهِ رُبُعُ الدِّيَةِ، وَيُعْتِقُ رَقَبَةً

❀❀ معمر نے مطر کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر چار افراد کسی شخص کے خلاف زنا کے بارے میں گواہی دے دیں اور اس شخص کو سنگسار کر دیا جائے اور پھر ان گواہوں میں سے کوئی ایک رجوع کرلے تو عکرمہ فرماتے ہیں: اس پر دیت کی ایک چوتھائی لازم ہوگی اور وہ ایک غلام آزاد کرے گا۔

بَابُ الْمُقْتَتِلَانِ وَالَّذِيْ يَقَعُ عَلَى الْآخَرِ اَوْ يَضْرِبُه

باب: دولڑنے والے افراد یا جب کوئی شخص دوسرے پر گر جائے یا جب کوئی شخص دوسرے کو مارے (اور دوسرا مر جائے تو کیا حکم ہوگا؟)

18321 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ يُوْسُفَ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: اقْتَتَلَ رَجُلَانِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: ذَهَبَ يَضْرِبُنِیْ - لِصَاحِبِهٖ - فَانْدَقَّتْ اِحْدٰى قَصَبَتَیْ يَدِهٖ، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: قَالَ عُثْمَانُ: اِذَا اقْتَتَلَ الْمُقْتَتِلَانِ فَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنْ جِرَاحٍ، فَهُوَ قِصَاصٌ قَالَ سُفْيَانُ فِی الرَّجُلَيْنِ يَصْطَرِعَانِ: فَيَجْرَحُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ، قَالَ: يَضْمَنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان لڑائی ہوگئی ان میں سے ایک کا یہ کہنا تھا کہ اس نے مجھے مارا جس کے نتیجے میں اس کے ہاتھ کا ایک جوڑ ٹوٹ گیا تو سعید بن مسیب نے یہ فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا جب دو آدمی لڑ رہے ہوں تو ان کے درمیان جو زخم ہوگا تو اس کا قصاص دیا جائے گا۔

سفیان دو ایسے افراد کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جو ایک دوسرے کو زخمی کر دیں تو وہ فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو جرمانہ ادا کرے گا۔

18322 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَمَّنْ جَعَلَ عَلَى الْمُصْطَرِعَيْنِ نِصْفَ عَقْلِهٖ، فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: نَرَى الْعَقْلَ تَامًّا عَلَى الْبَاقِیْ مِنْهُمَا، وَتِلْكَ السُّنَّةُ فِيْمَا اَدْرَكْنَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو لڑنے والے دو افراد پر نصف دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیتا ہے تو ابن شہاب نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان دونوں میں سے جو بچ جائے گا اس پر مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی ہم نے جو سنت پائی ہے وہ یہی ہے۔

18323 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِیْ قَوْمٍ اقْتَتَلُوْا، وَهُمْ جِيْرَانٌ، فَوُجِدَ بَيْنَهُمْ قَتِيْلٌ، قَالَ: اِنْ قَامَتْ بَيِّنَةٌ عَلٰى رَجُلٍ قَتَلَهٗ اُقِيْدَ مِنْهُ، وَاِنْ لَّمْ تَقُمْ بَيِّنَةٌ، فَالسُّنَّةُ قَدْ مَضَتْ بِاَنْ يُّعْقَلَ مَنْ قُتِلَ فِیْ قِتَالِ عِمِّيَّةٍ، اَوْ جُرِحَ اِذَا لَمْ يُعْلَمْ مَنْ قَتَلَهٗ اَوْ جَرَحَهٗ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو آپس میں لڑ پڑتے ہیں اور وہ پڑوسی ہوتے ہیں پھر ان کے درمیان ایک شخص مقتول پایا جاتا ہے تو زہری نے فرمایا: کہ اگر تو کسی شخص کے خلاف یہ ثبوت فراہم ہو جاتا ہے کہ اس نے اسے قتل کیا ہے تو اس شخص سے اسے قصاص دلوایا جائے گا اور اگر ثبوت فراہم نہیں ہوتا تو سنت یہ ہے کہ جو شخص عمومی لڑائی میں مارا جائے یا زخمی ہو جائے اس کی دیت ادا کی جائے گی جبکہ یہ پتہ نہ چل سکے کہ اسے کس نے قتل کیا ہے یا اسے کس نے زخمی کیا ہے۔

18324 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ رَجُلًا صُرِعَ عَلٰى

رَجُلٍ مِّنْ فَوْقِ بَيْتٍ، فَمَاتَ الْاَعْلٰى فَقَالَ شُرَيْحٌ: لَا اُضَمِّنُ الْاَرْضَ، فَلَمْ يُضَمِّنِ الْاَسْفَلَ لِلْاَعْلٰى، وَكَانَ يُضَمِّنُ الْاَعْلٰى لِلْاَسْفَلِ

❀❀ قاضی شریح کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو گھر کے اوپر سے نیچے پھینکا پھر اوپر والا شخص مرگیا تو قاضی شریح نے فرمایا: میں زمین کو جرمانہ نہیں کروں گا اور نہ ہی نیچے والے کو اوپر والے کے لئے جرمانہ کروں گا' البتہ اوپر والے کو نیچے والے کے لئے وہ جرمانہ کردیتے تھے۔

18325 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ ضَمَّنَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِصَاحِبِهِ

❀❀ اشعث نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے دونوں میں سے ہر ایک فریق کو دوسرے کو جرمانہ ادا کرنے کا کہا تھا۔

18326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: اَيُّهُمَا مَاتَ، فَدِيَتُهُ عَلَى الْاٰخَرِ، فَضَمَّنَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ: وَاِنْ تَعَلَّقَ رَجُلٌ بِرَجُلٍ فَاَيُّهُمَا مَاتَ، فَدِيَتُهُ عَلَى الْبَاقِي

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ان دونوں میں سے جو مر جائے گا اس کی دیت دوسرے پر لازم ہوگی اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا ضامن ہوگا وہ فرماتے ہیں: اگر ایک شخص دوسرے کے ساتھ چمٹ جائے ان دونوں میں سے جو مرے گا تو اس کی دیت باقی بچنے والے پر لازم ہوگی۔

18327 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: دَلِّ حَبْلًا حَتّٰى اَرْقٰى فِيهِ فَدَلّٰى حَبْلًا فَانْقَطَعَ وَهُوَ يَمُدُّهُ قَالَ: عَلَيْهِ الدِّيَةُ

❀❀ ابن شبرمہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے تم مجھے کسی رسی کے بارے میں بتاؤ تاکہ میں اس کے ذریعے اوپر چڑھ جاؤں پھر وہ اس رسی کے ذریعے اوپر چڑھنا شروع کرتا ہے' اور وہ رسی ٹوٹ جاتی ہے حالانکہ دوسرا شخص اسے کھینچ رہا تھا تو ابن شبرمہ نے فرمایا: اس شخص پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18328 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّ رَجُلَيْنِ صَدَمَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَضَمَّنَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ - يَعْنِي الدِّيَةَ -

❀❀ حکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو مارا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کا ضامن قرار دیا یعنی دیت کے حوالے سے ایسا کیا۔

18329 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى عَلِيٍّ اَنَّهُ قَضٰى فِي قَوْمٍ اقْتَتَلُوا فَقَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَقَضٰى بِعَقْلِ الَّذِينَ قُتِلُوا، عَلَى الَّذِينَ جُرِحُوا، وَطَرَحَ عَنْهُمْ مِنَ الْعَقْلِ بِقَدْرِ جِرَاحِهِمْ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے کچھ لوگوں کے بارے میں فیصلہ دیا جب ان لوگوں کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی اور ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا تو جو لوگ قتل ہو گئے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی دیت ادا کرنے کا فیصلہ دیا ان لوگوں پر جو زخمی ہوئے تھے اور دیت میں ان کے زخموں کی مقدار کے حساب سے ادائیگی کو معاف کر دیا تھا۔

18330 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْمٍ شَرِبُوا، فَسَكِرُوا، فَقَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: نَرَى أَنَّ السُّكْرَ لَا يُبْطِلُ شَيْئًا مِنَ الْقَوَدِ، يُقْتَلُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، وَيُقْتَصُّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے لوگوں کے بارے میں نقل کیا ہے جو شراب پی کر نشے میں آجاتے ہیں اور پھر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے' تو زہری نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نشے کی وجہ سے قصاص کا حکم کالعدم نہیں ہوتا ان میں سے ایک کو دوسرے کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا ان میں سے ایک کو دوسرے سے قصاص دلوایا جائے گا۔

بَابُ الْقَوْمِ يَمْتَقِلُونَ فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ

باب: جب کچھ لوگ ایک دوسرے کو غوطہ دیں' پھر ان میں سے کوئی ایک مر جائے

18331 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: قَضَى هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ فِي قَوْمٍ كَانُوا فِي مَاءٍ، فَتَمَاقَلُوا فَمَاتَ بَيْنَهُمْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فِي الْمَاءِ، فَشَهِدَ اثْنَانِ عَلَى ثَلَاثَةٍ، وَشَهِدَ ثَلَاثَةٌ عَلَى اثْنَيْنِ، فَقَضَى بِدِيَتِهِ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: ہشام بن ہبیرہ نے کچھ افراد کے بارے میں فیصلہ دیا جو پانی میں موجود تھے اور وہ ایک دوسرے کو غوطے دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک شخص پانی میں مر گیا دو آدمیوں نے تین کے خلاف گواہی دی اور تین نے دو کے خلاف گواہی دی تو ہشام بن ہبیرہ نے ان سب پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

بَابُ الشُّبْهَةِ عَلَى الْجَرْحِ

باب: زخم کے بارے میں شبہ کا حکم

18332 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: قَضَى فِي الشُّبْهَةِ مِنَ الضَّرْبِ، بِشَهَادَةِ الْعَبْدِ وَالنِّسَاءِ، وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ، أَنْ يُسْتَحْلَفَ الْمُدَّعِي، ثُمَّ يَسْتَقِيدَ وَابْنُ الْمُسَيِّبِ كَانَ يَقُولُ: لَا وَلَكِنْ يُحَلَّفُ، ثُمَّ الْعَقْلُ وَأَقُولُ: قَوْلُ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَقْرَبُ إِلَى قَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّمِ، يُحَلَّفُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ، ثُمَّ ضَمِّنُوا الْعَقْلَ، وَنَجَوْا مِنَ الدَّمِ

❀❀ ابوبکر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ضرب میں شبہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس میں غلام یا خواتین یا اس طرح کے لوگوں کی گواہی قبول ہوگی دعویٰ کرنے والے سے حلف لیا جائے گا اور پھر اسے بدلہ دلوا دیا جائے

گا سعید بن میسب فرماتے ہیں: تاہم اس سے حلف لیا جائے گا اور پھر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

میں یہ کہتا ہوں کہ سعید بن مسیب کا قول نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے زیادہ قریب ہے جو قتل کے بارے میں تھا کہ مدعیٰ علیہ سے حلف لیا جائے گا اور پھر ان پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا جائے گا اور وہ خون سے نجات پالیں گے۔

بَابُ نَذْرِ الْجَنِيْنِ

باب: پیٹ میں موجود بچے کا جرمانہ

18333 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى خَالِدُ الدِّمَشْقِيُّ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ قَضٰى فِى الْجَنِيْنِ اِذَا امَّلَصَ عَلَقَةً بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا، فَاِذَا كَانَ مُضْغَةً، فَاَرْبَعِيْنَ، فَاِذَا كَانَ عِظَامًا، فَسِتِّيْنَ، فَاِذَا كَانَ الْعَظْمُ قَدْ كُسِىَ لَحْمًا فَثَمَانِيْنَ، فَاِنْ تَمَّ خَلْقُهُ وَنَبَتَ شَعْرُهُ فَمِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ: وَبَلَغَنِىْ اَنَّ عَلِيًّا قَضٰى بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ خالد دمشقی بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر اسے ضائع کر دیا جائے تو اگر تو وہ جمے ہوئے خون کی شکل میں تھا تو اس میں بیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں تھا تو چالیس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ہڈیاں بن چکی تھیں تو ساٹھ دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ہڈیوں پر گوشت آچکا تھا تو اسّی دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اگر اس کی تخلیق مکمل ہو چکی تھی اور بال اگ چکے تھے تو ایک سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند فیصلہ دیا ہے۔

18334 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتٰى يَجِبُ نَذْرُ الْجَنِيْنِ؟ قَالَ: مَا لَمْ يَكُنْ مُضْغَةً اَظُنُّ قُلْتُ لَهُ: اِنْ خُلِقَ وَلَمْ يَتِمَّ، اَوَاجِبٌ نَذْرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بچے کا جرمانہ کب واجب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا: جبکہ وہ گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں نہ ہو راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے میں نے ان سے کہا: تھا اگر وہ تخلیق ہو چکا ہو اور مکمل نہ ہوا تو کیا اس کا جرمانہ واجب ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

18335 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا كَانَ مُضْغَةً، فَثُلُثَىْ غُرَّةٍ، فَاِنْ كَانَ عَلَقَةً، فَثُلُثٌ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب وہ گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں ہو تو جرمانے کا دو تہائی حصہ ادا کیا جائے گا اور اگر وہ جمے ہوئے خون کی شکل میں ہو تو ایک تہائی حصہ ادا کیا جائے گا۔

18336 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِذَا كَانَ سَقْطًا بَيِّنًا، فَفِيْهِ غُرَّةٌ، اِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ، فَاِنِ اسْتَهَلَّ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهُ، فَاِنْ كَانَ ذَكَرًا، فَاَلْفُ دِيْنَارٍ، وَاِنْ كَانَ اُنْثٰى، فَخَمْسُ مِائَةِ دِيْنَارٍ قَالَ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ اَيْضًا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب بچہ مردہ پیدا ہو تو اس میں جرمانے کی ادائیگی لازم ہوگی بشرطیکہ وہ رویا نہ ہوا گر وہ چیخ کر رو یا ہو تو اس کی مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ لڑکا تھا تو ایک ہزار دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اگر لڑکی تھی تو پانچ سو دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

18337 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَتَادَةَ ، قَالَا : قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے جرمانے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا جو ایک غلام یا ایک کنیز ہوگی۔

18338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَصَابَتْ بَطْنَهَا ، فَقَتَلَتْهَا ، فَاَسْقَطَتْ جَنِينًا ، فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَقْلِهَا عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ ، وَفِي جَنِينِهَا غُرَّةً عَبْدًا ، اَوْ اَمَةً فَقَالَ قَائِلٌ : كَيْفَ يُعْقَلُ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ ، وَلَا نَطَقَ ، وَلَا اسْتَهَلَّ ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا زَعَمَ اَبُو هُرَيْرَةَ : هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو عورتوں کی لڑائی ہوگئی ان میں سے ایک عورت نے دوسری کو پتھر مارا جو دوسری عورت کے پیٹ پر لگا وہ عورت بھی مرگئی اور اس کے پیٹ میں موجود بچہ بھی مرگیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ مقتول عورت کی دیت قاتل عورت کی عاقلہ پر لازم ہوگی اور اس عورت کے پیٹ میں موجود بچے کا جرمانہ ادا کیا جائے گا جو غلام یا کنیز ہوگا اس پر کسی نے کہا: کہ اس کا جرمانہ کیسے ادا کیا جائے گا جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں کچھ بولا نہیں وہ چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کاہنوں کا بھائی ہے (یعنی ان کی طرح کا مقفع و مسجع کلام کرتا ہے)۔

18339 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيهِ ، قَالَ : اسْتَشَارَ عُمَرُ فِي امْرَاَةٍ ضَرَبَتْ اُخْرٰى بِعَمُودٍ ، فَاَرَادَ اَنْ يُقِيدَهَا ، ثُمَّ سَاَلَ هَلْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ قَضَاءٌ؟ فَقِيلَ لَهُ : كَانَتَا امْرَاَتَانِ تَحْتَ حَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا ، فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ فِي الْمَرْاَةِ ، وَفِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ قَالَ : وَكَبَّرَ ، قَالَ : وَاَخَذَ عُمَرُ بِذٰلِكَ وَقَالَ : لَوْ لَمْ اَسْمَعْ بِهٰذَا لَقُلْتُ فِيهِ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، كَيْفَ اَعْقِلُ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ ، وَلَا نَطَقَ ، وَلَا اسْتَهَلَّ؟ ، وَمِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون

کے بارے میں مشورہ لیا جس نے دوسری کو لکڑی کے ذریعے مارا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ اس کو قصاص دلوائیں پھر انہوں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں کوئی فیصلہ ہے؟ تو بتایا گیا کہ دو عورتیں حضرت حمل بن مالک بن نابغہ کی بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو ضرب لگا کر قتل کر دیا اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی مار دیا تو خاتون کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کا فیصلہ دیا اور پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں جرمانے کے طور پر ایک غلام یا کنیز یا گھوڑے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کے مطابق فیصلہ دیا انہوں نے فرمایا: اگر میں نے یہ روایت نہ سنی ہوتی تو میں اس بارے میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ دیتا (روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں ایسے فرد کی دیت کیسے ادا کروں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں پیا نہیں کچھ بولا نہیں چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے۔

18340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: " الْغُرَّةُ: عَبْدٌ، اَوْ اَمَةٌ، اَوْ فَرَسٌ " قُلْتُ: هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے غرہ سے مراد غلام یا کنیز یا گھوڑا ہے میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ والے واقعہ میں موجود ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

18341 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ عُبَادَةُ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: اِذَا وَقَعَ الْجَنِيْنُ حَيًّا، تَمَّ عَقْلُهُ، اسْتَهَلَّ، اَوْ لَمْ يَسْتَهِلَّ وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَلَوْ عَطَسَ، كَانَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ الِاسْتِهْلَالِ

❀❀ مکحول نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب پیٹ میں موجود بچہ زندہ پیدا ہو تو اس کی دیت مکمل ہوگی خواہ وہ چیخ کر رویا ہو یا چیخ کر نہ رویا ہو۔

معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ ضروری ہے کہ وہ چیخ کر رویا ہو اور اگر اس نے چھینک ماری ہو تو میرے نزدیک یہ بھی چیخ کر رونے کے حکم میں ہوگی۔

18342 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَضَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلٰى زَوْجِ الْمَرْاَتَيْنِ، فَاَخْبَرَهُ، اِنَّمَا ضَرَبَتْ اِحْدَى امْرَاَتَيْهِ الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ الْبَيْتِ، فَقَتَلَتْهَا، وَذَا بَطْنِهَا، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيَتِهَا، وَغُرَّةٍ فِيْ جَنِيْنِهَا فَكَبَّرَ عُمَرُ وَقَالَ: اِنْ كِدْنَا اَنْ نَقْضِيَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا بِرَاْيِنَا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے اس مسئلے کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے ان دونوں خواتین کے شوہر کو بلوایا ان صاحب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی کہ ان کی دو بیویوں میں سے ایک نے دوسرے کو گھر کی لکڑی مار کر اسے قتل کر دیا اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی قتل

کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے عورت کی دیت کا اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کے حوالے سے جرمانے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور فرمایا: اس طرح کی صورت حال میں ہم اپنی رائے کے مطابق ایسا فیصلہ نہیں دے سکتے تھے۔

18343 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اُذَكِّرُ اللّٰهَ امْرَاً سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، كُنْتُ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ - يَعْنِي ضَرَّتَيْنِ - فَجَرَحَتْ اَوْ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِالْمِسْطَحِ، عَمُوْدِ ظُلَّتِهَا. فَقَتَلَتْهَا، وَقَتَلَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ عُمَرُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ لَمْ نَسْمَعْ بِمِثْلِ هٰذَا قَضَيْنَا بِغَيْرِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ کو پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہو تو حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے اے امیر المومنین میری دو بیویاں تھیں یعنی وہ دونوں سوکنیں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری اور اسے قتل کر دیا اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی قتل کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے (پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں) غلام یا کنیز جرمانے کے طور پر ادا کرنے کا فیصلہ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! اگر ہم نے یہ روایت نہ سنی ہوتی تو ہم اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ دیتے۔

18344 - حدیث نبوی: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ، اَوْ اَمَةٍ، اَوْ فَرَسٍ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس (یعنی پیٹ میں موجود بچے) کے بارے میں غلام یا کنیز یا گھوڑے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

18345 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: اَلْغُرَّةُ عَبْدٌ، اَوْ اَمَةٌ، اَوْ مِائَةُ شَاةٍ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ مَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ: عَشْرٌ وَمِائَةٌ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: غرہ سے مراد غلام یا کنیز یا ایک سو بکریاں ہیں۔

ایوب نے ابوملیح بن اسامہ کے حوالے سے نقل کیا ہے ایک سو دس بکریاں ہیں۔

18346 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ كَانَتَا عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ هُذَيْلٍ وَكَانَتْ اِحْدَاهُمَا حُبْلٰى فَضَرَبَتْهَا ضَرَّتُهَا بِمِخْبَطٍ، فَاَسْقَطَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غُرَّةٌ عَبْدٌ، اَوْ اَمَةٌ فِيْ سِقْطِهَا وَقَالَ ابْنُ عَمِّ الضَّارِبَةِ يُقَالُ لَهٗ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ: لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسَجْعًا اَوْ قَالَ: سَجْعًا سَائِرَ الْيَوْمِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے دوخواتین ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی بیویاں تھیں ان میں سے ایک حاملہ تھی اس کی سوکن نے اسے لکڑی ماری تو اس کے پیٹ میں موجود بچہ ضائع ہو گیا اس عورت کا شوہر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو صورت حال کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردہ پیدا ہونے والے بچے میں جرمانے کے طور پر ایک غلام یا کنیز ادا کی جائے گی تو ضرب لگانے والی عورت کے چچازاد جس کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا اس نے کہا: اس بچے نے نہ کچھ پیا نہ کچھ کھایا نہ وہ چیخ کررویا اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ مسجع کلام ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا یہ ہمیشہ مسجع کلام کرتا ہے۔

18347 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْاَةِ الَّتِيْ ضَرَبَتْ صَاحِبَتَهَا، فَقَتَلَتْهَا، وَمَا فِيْ بَطْنِهَا، بِدِيَتِهَا عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَفِيْ جَنِيْنِهَا، غُرَّةً عَبْدًا، اَوْ اَمَةً

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس نے دوسری عورت کو مارا تھا اور اس کو اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا تھا کہ عورت کی دیت عاقلہ پر لازم ہوگی اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کے بدلے میں ایک غلام یا کنیز ادا کیے جائیں گے۔

18348 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يَقُوْلُ: لَوْ خَرَجَ تَامًّا، مَا وَرَّثْتُهُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

❀❀ سعید بن ابوعروبہ بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' اگر بچہ مکمل پیدا ہو' تو میں اس کی وراثت کا حکم جاری نہیں کروں گا جب تک وہ چیخ کر نہیں روتا۔

18349 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ وَلِيْدَةً فَقَالَ الْهُذَلِيُّ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ: كَيْفَ اَغْرَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں ایک غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا جس شخص کے خلاف یہ فیصلہ ہوا تھا اس ہذلی شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس کا جرمانہ کیسے ادا کروں جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں وہ بولا نہیں چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

18350 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: جَعَلَ عَقْلَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مقتولہ عورت کی دیت کی ادائیگی عاقلہ پرلازم قرار دی تھی۔

18351 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: ضَرَبَتْ ضَرَّةٌ ضَرَّةً لَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا: فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيَتِهَا عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ، وَلِمَا فِيْ بَطْنِهَا غُرَّةً، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتُغَرِّمُنِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ، فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسَجْعًا كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمے کی لکڑی مار کر قتل کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے قاتلہ کے عصبہ پر اس عورت کی دیت کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا اور اس عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے بدلے میں غرہ کا فیصلہ دیا تو دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اس کا جرمانہ کر رہے ہیں جس نے کچھ کھایا نہیں پیا نہیں وہ چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون رائیگاں جاتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا دیہاتیوں کی طرح مسجع (کلام کر رہے ہو)۔

18352 - اقوال تابعین: قَالَ وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ، يَذْكُرُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الْغُرَّةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے غرہ (غلام یا کنیز) کی ادائیگی بھی (مجرم عورت) کی عاقلہ پر لازم ہوگی۔

18353 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّهُ حَدَّثَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، حَدِيثًا عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِيْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاْتِ بِاَحَدٍ يَعْلَمُ ذٰلِكَ: فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ

❀❀ ہشام بن عروہ نے عروہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب عورت کا بچہ ضائع ہو جائے تو اس کے بارے میں انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے اس میں غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر آپ سچے ہیں تو کوئی ایسا شخص لے کے آئیں جو اس بات کو جانتا ہو تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس صورت حال میں غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے۔

18354 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِينٍ قُتِلَ فِيْ بَطْنِ الْمَرْاَةِ، بِغُرَّةٍ فِي الذَّكَرِ غُلَامٌ، وَفِي الْاُنْثَى بِجَارِيَةٍ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پیٹ میں موجود اس بچے کے بارے میں جو عورت کے پیٹ میں مارا گیا تھا غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ لڑکا ہوا تو غلام ادا کیا جائے گا اور لڑکی ہوئی تو کنیز ادا کی جائے گی۔

18355 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِیْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی امْرَاَةٍ قُتِلَتْ وَهِیَ حَامِلٌ بِدِيَتِهَا، وَبِعَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فِیْ جَنِينِهَا

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خط میں یہ تحریر تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا جو قتل ہوگئی تھی اور حاملہ بھی تھی کہ اس عورت کی دیت ادا کی جائے گی اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کے عوض میں غلام یا کنیز ادا کیے جائیں گے۔

18356 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اسْمَ الْهُذَلِیِّ الَّذِیْ قَتَلَتْ اِحْدٰى امْرَاَتَيْهِ الْاُخْرٰى: فَقَضٰى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ فِی الْجَنِينِ، وَبِدِيَةٍ فِی الْمَرْاَةِ اسْمُهُ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ مِنْ بَنِیْ كَثِيرِ بْنِ خُنَاسَةَ بْنِ غَافِلَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ طَابِخَةَ بْنِ لِحْيَانَ بْنِ هُذَيْلٍ، وَاسْمُ الْمَرْاَةِ الْقَاتِلَةِ اُمُّ عَفِيفٍ ابْنَةُ مَسْرُوحٍ مِنْ بَنِیْ سَعْدِ بْنِ هُذَيْلٍ، وَاَخُوهَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْرُوحٍ وَالْمَقْتُولَةُ مُلَيْكَةُ بِنْتُ عُوَيْمِرٍ مِنْ بَنِیْ لِحْيَانَ بْنِ هُذَيْلٍ وَاَخُوهَا عَمْرُو بْنُ عُوَيْمِرٍ فَقَالَ: الْعَلَاءُ بْنُ مَسْرُوحٍ: لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هٰذَا بَاطِلٌ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُوَيْمِرٍ: اِنَّ اسا ذَكَرٌ فَقَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ ذَكَرٍ، اَوْ اُنْثٰى، اَوْ فَرَسٍ اَوْ مِائَةِ شَاةٍ، اَوْ عَشْرٍ مِنَ الْاِبِلِ هٰذَا كُلُّهُ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جس کی دو بیویوں میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا تھا اور پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں پیٹ میں موجود بچے کے حوالے سے غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور عورت کی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا ان صاحب کا نام حضرت حمل بن مالک بن نابغہ تھا ان کا تعلق بنو کثیر بن خنسہ بن غافلہ بن کعب بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل سے تھا قتل کرنے والی عورت کا نام ام عفیف تھا جو مسروح کی صاحبزادی تھیں جن کا تعلق بنو سعد بن ہذیل سے تھا اور اس خاتون کے بھائی کا نام علاء بن مسروح تھا مقتولہ خاتون کا نام ملیکہ بنت عویمر تھا اس کا تعلق بنولحیان بن ہذیل سے تھا اس کے بھائی کا نام عمرو بن عویمر تھا علاء بن مسروح نے یہ کہا تھا اس بچے نے نہ کچھ کھایا نہ کچھ بولا نہ کچھ پیا نہ چیخ کر رویا تو اس طرح کا خون رائیگاں جاتا ہے تو عمرو بن عویمر نے کہا: (یہاں مطبوعہ عربی نسخے میں تین مہمل الفاظ لکھے ہوئے ہیں اور حاشیہ نگار نے صرف یہ تحریر کیا ہے: ''اصل میں اسی طرح ہے'') تو نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کے بارے میں غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا خواہ وہ غلام ہو یا کنیز ہو یا گھوڑا ہو یا ایک سو بکریاں ہوں یا دس اونٹ ہوں یہ تمام باتیں عکرمہ سے منقول ہیں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں۔

18357 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قِيمَةُ الْغُرَّةِ خَمْسُونَ دِيْنَارًا،

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے غرہ کی قیمت پچاس دینار ہوگی۔

18358 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18359 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَلَا يَرِثُ الْجَنِينُ، وَلَا يَتِمُّ عَقْلُهُ، حَتَّى يَسْتَهِلَّ، فَإِنْ عَطَسَ، فَهُوَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ الِاسْتِهْلَالِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جنین (پیٹ میں موجود بچہ) وارث نہیں بنے گا اس کی دیت بھی مکمل نہیں بنے گی جب تک وہ چیخ کر نہیں روتا اگر وہ چھینک بھی لے تو یہ میرے نزدیک (پیدائش کے وقت) چیخ کر رونے کے حکم میں ہوگا۔

بَابُ مَا عَلَى مَنْ قَتَلَ مَنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ

باب: جو شخص کسی ایسے بچے کو قتل کردے جو پیدائش کے وقت چیخ کر نہ رویا ہو

18360 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا عَلَى مَنْ قَتَلَ مَنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ؟ فَقَالَ: أَرَى أَنْ يُعْتِقَ أَوْ يَصُومَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص کسی ایسے بچے کو قتل کردے جو چیخ کر نہ رویا ہو تو اس پر کیا لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ غلام آزاد کرے گا یا روزے رکھے گا۔

18361 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ فَأَسْقَطَتْ، قَالَ: يَغْرَمُ غُرَّةً، وَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ، وَلَا يَرِثُ مِنْ تِلْكَ الْغُرَّةِ، هِيَ لِوَارِثِ الصَّبِيِّ غَيْرِهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی کو مارتا ہے اور اس کا بچہ ضائع ہو جاتا ہے تو زہری نے فرمایا کہ وہ جرمانے کے طور پر غرہ ادا کرے گا اور اس پر غلام کی آزادی بھی لازم ہوگی اور وہ اس غرہ کا وارث نہیں بنے گا وہ ان ورثاء کو ملیں گے جو اس کے علاوہ ہوں گے۔

18362 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: مَسَحَتِ امْرَأَةٌ بَطْنَ امْرَأَةٍ حَامِلٍ، فَأَسْقَطَتْ جَنِينًا، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ فَأَمَرَهَا أَنْ تُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ - يَعْنِي الَّتِي مَسَحَتْ -

❀❀ عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ایک عورت نے دوسری عورت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو اس کے پیٹ میں موجود بچہ ضائع ہوگیا یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے اس عورت کو یہ حکم دیا کہ وہ ایک کفارے میں ایک غلام آزاد کرے، راوی کی مراد وہ عورت ہے، جس نے ہاتھ پھیرا تھا۔

18363 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي الْمَرْأَةِ تَشْرَبُ الدَّوَاءَ، أَوْ

تَسْتَدْخِلُ الشَّیْءَ، فَیَسْقُطُ وَلَدُهَا، قَالَ: تُکَفِّرُ عَنْهَا غُرَّةٌ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے جوکوئی دوا پیتی ہے یا کوئی چیز اندر داخل کرتی ہے' اوراس کے نتیجے میں اس کا بچہ ضائع ہوجاتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس کے کفارے میں ایک غرہ (یعنی غلام یا کنیز) ادا کرے گی۔

بَابُ جَنِیْنِ الْاَمَةِ

باب: کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کا حکم

18364 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: جَنِیْنُ الْاَمَةِ فِیْ ثَمَنِ اُمِّهِ بِقَدْرِ جَنِیْنِ الْحُرَّةِ فِیْ دِیَةِ اُمِّهِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کا جرمانہ اس کی ماں کی قیمت کے حوالے سے اس حساب سے ہوگا جو آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچے کا معاوضہ اس کی ماں کی دیت کے حوالے سے ہوتا ہے۔

18365 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِیْ جَنِیْنِ الْاَمَةِ، اِذَا کَانَ حَیًّا فَثَمَنُهُ، وَاِنْ کَانَ مَیِّتًا، فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِ اُمِّهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر وہ زندہ پیدا ہوا تو اس کی قیمت کا اعتبار ہوگا اور اگر وہ مردہ پیدا ہوا تو اس کی ماں کی قیمت کے بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18366 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُغِیْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ فِیْ جَنِیْنِ الْاَمَةِ نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِ اُمِّهِ قَالَ سُفْیَانُ: وَقَوْلُنَا: اِنْ خَرَجَ حَیًّا، فَفِیْهِ ثَمَنُهُ، وَاِنْ خَرَجَ مَیِّتًا، فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِ اُمِّهِ لَوْ کَانَ حَیًّا

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے کنیز کے پیٹ کے میں موجود بچے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی ماں کی قیمت کا بیسواں حصہ ادا کرنا لازم ہوگا سفیان کہتے ہیں ہمارا یہ قول ہے کہ اگر وہ زندہ پیدا ہوا تو اس میں بچے کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ مردہ پیدا ہوا تو اس کی ماں کی قیمت کا بیسواں حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

18367 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، فِیْ رَجُلٍ اَعْتَقَ جَنِیْنَ وَلِیْدَتِهِ، ثُمَّ قُتِلَتِ الْوَلِیْدَةُ، قَالَ: تُعْقَلُ الْوَلِیْدَةُ، وَیُعْقَلُ جَنِیْنُهَا عَبْدًا، اِنَّمَا کَانَ تَمَامُ عِتْقِهِ اَنْ یُوْلَدَ، وَیَسْتَهِلَّ صَارِخًا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کو آزاد کر دیتا ہے پھر وہ کنیز قتل ہوجاتی ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اس کنیز کی دیت ادا کی جائے گی اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت کے طور پر ایک غلام آزاد کیا جائے گا کیونکہ اس بچے کی مکمل آزادی اس وقت ہونی تھی جب وہ پیدا ہوتا اور پیدا ہوتے وقت چیخ کر روتا۔

18368 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: فِي جَنِينِ الْاَمَةِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ،

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن میتب کا یہ قول نقل کیا ہے کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں دس دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18369 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيل بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، مِثْلَهُ

❀❀ ابن شہاب نے سعید بن میتب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18370 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ فِي جَنِينِ الْاَمَةِ: قِيمَتُهُ بِقَدْرِهِ لَوْ كَانَ حَيًّا مِنْ دِيَةِ جَنِينِ الْحُرَّةِ

❀❀ معمر نے بعض اہل کوفہ کے حوالے سے کنیز کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر وہ زندہ پیدا ہو تو پھر اس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا جو آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کے حساب سے ہوگا۔

18371 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْرُ قِيمَةِ اُمِّهِ، كَمَا فِي جَنِينِ الْحُرَّةِ، مِنْ قَدْرِ دِيَتِهَا حَيًّا وَاَقُولُ: فَلَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ بِالْاُمِّ، وَلَمْ يُقَدَّرْ بِالْاَبِ، وَقَالَ زِيَادُ بْنُ شَيْخٍ: قَدْرُ جَنِينِ الْحُرَّةِ مِنْ دِيَتِهِ، لَوْ كَانَ حَيًّا، فَقُتِلَ، كَانَ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا، فَقُتِلَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ، فَفِيهِ غُرَّةٌ، فَهٰذَا مِنْ قَدْرِ دِيَتِهِ قَالَ: وَجَنِينُ الْاَمَةِ لَوْ خَرَجَ، فَقُتِلَ، كَانَ ثَمَنُهُ خَمْسِينَ دِينَارًا، وَنَحْوَ ذٰلِكَ، فَقُتِلَ جَنِينًا، فَفِيهِ مِنْ قَدْرِ ذٰلِكَ، وَلَوْ قِيلَ مِنْ قَدْرِ اُمِّهِ، كَانَ قِيمَتُهُ، اَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهِ، لَوْ خَرَجَ فَقُتِلَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: کہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی ماں کی قیمت کا حساب کیا جائے گا جس طرح آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچے کا حکم ہوتا ہے کہ اس میں آزاد عورت کی دیت کا حساب کیا جاتا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ اس بارے میں نہ تو ماں کا اعتبار کیا جائے گا اور نہ ہی باپ کا اعتبار کیا جائے گا زیاد بن شیخ کہتے ہیں آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچے کا حساب اس کی دیت کے حساب سے کیا جائے گا کہ اگر وہ زندہ ہوتا تو (کتنی دیت لازم ہوتی) اگر وہ زندہ ہونے کے عالم میں قتل ہوتا تو اس میں بارہ ہزار کی ادائیگی لازم ہوتی جب وہ اپنے ماں کے پیٹ میں قتل ہوا ہے تو اس میں غرہ کی ادائیگی لازم ہوئی ہے تو اس میں اس کی دیت کا حساب کرلیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: اگر کنیز کے پیٹ میں موجود بچہ پیدا ہوتا ہے اور پھر قتل ہوتا ہے تو اس کی قیمت پچاس دینار یا اس کی مانند ہوگی تو اگر وہ ماں کے پیٹ کے اندر قتل ہو جاتا ہے تو اس میں اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی اگر یہ کہا جائے کہ اس کی ماں کی قیمت کا حساب رکھا جائے گا تو پھر اس کی قیمت سے زیادہ ہو جائے گی اس وقت کہ جب وہ پیدا ہونے کے بعد قتل ہوتا۔

بَابُ الْعَجْمَاءِ

باب: جانور کے مارنے کا حکم

18372 - اقوال تابعین: أخبرنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: الْفَحْلُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: جانور کا مارنا رائیگاں جائے گا معدن (میں گر کر مرنے والا) رائیگاں جائے گا کنویں (میں گر کر مرنے والا) رائیگاں جائے گا۔

18373 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جَرْحُهُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جانور کا مارا رائیگاں جائے گا کنویں میں مرنے والا رائیگاں جائے گا معدن میں گرنا رائیگاں جائے گا اور رکاز میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18374 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَصَالِحٍ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، زَعَمُوا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى اَنَّ الْعَجْمَاءَ جُبَارٌ، وَالْبِئْرَ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنَ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ قَالَ: وَكَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُضَمِّنُونَ الْحَيَّ، مَا اَصَابَتْ بَهَائِمُهُمْ، وَآبَارُهُمْ، وَمَعَادِنُهُمْ، فَلَمَّا ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ذٰلِكَ الَّذِي قَالَ مِنَ الْقَضَاءِ

❀❀ یعقوب بن عتبہ، صالح اور اسماعیل بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے جانور کا مارنا رائیگاں جائے گا کنویں میں مرنا رائیگاں جائے گا کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا اور رکاز میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت کے لوگ قبیلے کو جرمانہ کیا کرتے تھے جب ان کا جانور یا ان کے کنویں یا ان کی معدنیات کے ذریعے کسی کو جانی نقصان پہنچتا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں وہ فیصلہ دیا جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

18375 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيهِ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلَيْنِ رَمَضَ اَحَدُهُمَا مَعْدِنٌ، وَقَتَلَتِ الْآخَرَ بَهِيمَةٌ، قَالَ: مَا قَتَلَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَمَا قَتَلَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْجُبَارُ: فِي كَلَامِ اَهْلِ تِهَامَةَ الْهَدَرُ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس میں یہ تحریر تھا ہم تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے بارے میں فرمایا تھا جن میں سے ایک معدن میں گر کر مر گیا تھا اور دوسرے

کو جانور نے مار دیا تھا کہ جس کو معدن قتل کر دے اس کا خون رائیگاں جائے گا جسے جانور قتل کر دے اس کا خون رائیگاں جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: اہل تہامہ کے محاورے میں لفظ جبار کا مطلب رائیگاں جانا ہے۔

18376 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالسَّائِمَةُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ - يَعْنِي رِجْلَ الدَّابَّةِ هَدَرٌ -

❀❀ ہذیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: معدن رائیگاں جائے گا سائمہ جائے گا رکاز میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی (جانور کا) ٹانگ مارنا رائیگاں جائے گا اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی جانور ٹانگ مار دے تو وہ رائیگاں جائے گا۔

18377 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَهُ فَحْلٌ فَقَتَلَهُ الرَّجُلُ قَالَ: يَغْرَمُهُ الرَّجُلُ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ بِجُرْحِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَمَنْ اَصَابَ الْعَجْمَاءَ بِشَيْءٍ غَرِمَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر کسی شخص پر کوئی جانور حملہ کرنے لگے اور وہ شخص اس جانور کو قتل کر دے تو وہ شخص اس کا جرمانہ ادا کرے گا

معمر بیان کرتے میں نے زہری سے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے بتایا اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جانور کا مارنا رائیگاں جائے گا جو اس نے زخمی کر کے کسی کو مارا ہو زہری فرماتے ہیں: جو شخص جانور کو کوئی نقصان پہنچائے گا وہ اس کا جرمانہ ادا کرے گا۔

18378 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ اَبِي الْمُهَزِّمِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: يَغْرَمُ اِنْ اَصَابَ الْعَجْمَاءَ

❀❀ معمر نے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے ابومہزم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر کوئی شخص جانور کو نقصان پہنچائے گا تو وہ اس کا جرمانہ ادا کرے گا۔

18379 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، قَالَ: عَدَا فَحْلٌ عَلٰى رَجُلٍ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِاَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ: اُغَرِّمُهُ بَهِيْمَةً لَا تَعْقِلُ وَقَالَ عَلِيٌّ نَحْوَ ذٰلِكَ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: ایک جانور نے ایک شخص پر حملہ کیا اس شخص نے اسے تلوار مار کر قتل کر دیا یہ معاملہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے ایسے جانور کا جرمانہ کروں گا جو عقل نہیں رکھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند بات ارشاد فرمائی ہے۔

18380 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَنْ اَصَابَ الْعَجْمَاءَ غَرِمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص جانور کو نقصان پہنچائے گا وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

18381 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَشْيَاخٍ، لَهُمْ اَنَّ غُلَامًا دَخَلَ دَارَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَضَرَبَتْهُ نَاقَةٌ لِزَيْدٍ، فَقَتَلَتْهُ فَعَمَدَ اَوْلِيَاءُ الْغُلَامِ فَعَقَرُوهَا، فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَبْطَلَ دَمَ الْغُلَامِ وأغْرَمَ الْاَبَ ثَمَنَ النَّاقَةِ

❀❀ اسود بن قیس نے اپنے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک لڑکا زید بن صوحان کے گھر میں داخل ہوا تو زید کی اونٹنی نے اسے پاؤں مار کر اسے قتل کر دیا اس لڑکے کے اولیاء آئے اور انہوں نے اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں ان لوگوں نے اپنا مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لڑکے کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کے باپ پر اونٹنی کی قیمت کی ادائیگی کا جرمانہ عائد کیا۔

18382 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ بَعِيرًا نَدَّ فَاَصَابَ رَجُلًا، فَقَتَلَهُ فَعَقَرَهُ اَوْلِيَاءُ الْقَتِيلِ، فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى شُرَيْحٍ فَاَبْطَلَ دَمَ الْقَتِيلِ، وَاَغْرَمَهُمْ ثَمَنَ الْبَعِيرِ

❀❀ سفیان ثوری' مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے یہ بات نقل کرتے ہیں ایک اونٹ سرکش ہو گیا اس نے ایک شخص پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا مقتول کے اولیاء نے اس اونٹ کی ٹانگیں کاٹ دیں وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس گئے تو قاضی شریح نے مقتول کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کے اولیاء پر اونٹ کی قیمت کا جرمانہ عائد کیا۔

18383 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: خَبَطَتْ نَجِيبَةٌ صَبِيًّا فَقَتَلَتْهُ، فَجَاءَ اَهْلُ الصَّبِيِّ، فَقَتَلُوا النَّجِيبَةَ، فَاَغْرَمَهُمْ شُرَيْحٌ ثَمَنَ النَّجِيبَةِ، وَاَبْطَلَ دَمَ الصَّبِيِّ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک اونٹنی نے ایک بچے کو زور سے مار کر قتل کر دیا' اس بچے کے ورثاء آئے اور انہوں نے اس کو مار دیا تو قاضی شریح نے اس اونٹنی کی قیمت کا جرمانہ ان لوگوں پر عائد کیا اور بچے کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔

18384 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَمْ اَمْتَنِعْ مِنَ الْفَحْلِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِقَتْلِهِ، كَيْفَ اَغْرَمُهُ؟ قَالَ: قَدْ قَالُوا ذٰلِكَ، وَمَا اَظُنُّ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَضَتْ فِيْهِ سُنَّةٌ قَالَ زَمْعَةُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رَجُلٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِ دَابَّةٌ قَالَ: اِذَا كَانَ عَلَيْهَا رَاكِبٌ اَوْ مُمْسِكٌ، فَاَصَابَتْ اِنْسَانًا، فَقَدْ ضَمِنَ، وَاِنْ رَبَطَهَا فِيْ نَاحِيَةِ الدَّارِ ، فَاَصَابَتْ اِنْسَانًا، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَتْ تَسِيْرُ، فَنَفَحَتْ، فَاَصَابَتْ اِنْسَانًا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا اگر کسی جانور سے میرے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو صرف یہ صورت ہو کہ میں اسے مار دوں گا تو بچوں گا تو پھر میں اس کا جرمانہ کس بنیاد پر ادا کروں؟ عطاء نے فرمایا: لوگوں نے یہی بات بیان کی ہے' اور میرا یہ خیال ہے کہ اس بارے میں سنت کا حکم جاری ہو چکا ہے۔

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ایسے شخص پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: جب کسی گھر میں کوئی جانور موجود ہو اور اس جانور پر کوئی شخص سوار ہو یا کسی نے اس کی لگام کو پکڑا ہوا ہو اور پھر وہ جانور کسی انسان کو نقصان پہنچادے تو وہ شخص اس کا ضامن ہوگا لیکن اگر کسی شخص نے گھر کے کونے میں جانور کو باندھا ہوا تھا اور پھر اس جانور نے کسی کو نقصان پہنچا دیا تو پھر اس پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا اگر وہ جانور چل رہا تھا اور بدک گیا اور پھر اس نے کسی انسان کو نقصان پہنچا دیا تو بھی اس کے مالک پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

18385 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِنْ نَفَحَتْ اِنْسَانًا، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، وَيَضْمَنُ مَا اَصَابَتْ بِيَدِهَا قَالَ: وَتَفْسِيْرُهُ عِنْدَنَا اِذَا كَانَتْ تَسِيْرُ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے' اگر جانور انسان کو نقصان پہنچادے تو (جانور کے مالک) پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا جرمانہ تب عائد ہوگا جب جانور نے اپنے ہاتھ کے ذریعے نقصان کیا ہو

راوی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہوگی کہ یہ حکم اس وقت ہے جب جانور چل رہا ہو۔

18386 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اِذَا رَبَطَ رَجُلٌ دَابَّتَهُ فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ، ضَمِنَ مَا اَصَابَتْ، وَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے مسلمانوں کے راستے میں اپنے جانور کو باندھ دیا ہو اور پھر وہ جانور کسی کو نقصان پہنچادے تو آدمی اس کا ضامن ہوگا اور جرمانے کی ادائیگی عاقلہ پر لازم ہوگی۔

18387 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ جَمَحَ بِهِ فَرَسُهُ، فَقَتَلَ اِنْسَانًا قَالَ: ضَمِنَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي رَمَى بِسَهْمِهِ طَيْرًا، فَاَصَابَ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ فِي دَابَّةٍ ضَرَبَتْ بِرِجْلِهَا، ثُمَّ تَخَبَّطَتْ بِيَدِهَا نِصْفُ الدِّيَةِ لِاَنَّ الرِّجْلَ لَيْسَ فِيهَا ضَمَانٌ، وَالْيَدُ تُضْمَنُ، فَلَا نَدْرِي اَبِيَدٍ قَتَلَتْهُ، اَمْ بِرِجْلٍ ذَكَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کا گھوڑا بے قابو ہو جاتا ہے' اور وہ کسی انسان کو قتل کر دیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ شخص اس کا جرمانہ ادا کرے گا اس کا حکم اس شخص کی مانند ہوگا جو کسی پرندے کو تیر مارتا ہے' اور وہ تیر کسی انسان کو لگ جاتا ہے' اور وہ انسان مر جاتا ہے

راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی ایسے جانور کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنا پاؤں مارتا ہے' اور پھر اپنے ہاتھ کے ذریعے زور سے مارتا ہے' تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ پاؤں کے ذریعے مارنے میں جرمانہ عائد نہیں ہوتا اور ہاتھ کے ذریعے مارنے پر جرمانہ عائد ہوتا ہے' تو ہمیں نہیں پتہ کہ ہاتھ کے ذریعے مارنے کی وجہ سے وہ شخص مرا ہے یا پاؤں لگنے کی وجہ سے مرا ہے یہ بات محمد بن جابر نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے نقل کی ہے۔

بَابُ الْمَجْنُوْنِ وَالصَّبِيِّ وَالسَّكْرَانِ

باب: پاگل، بچے اور نشے کا شکار شخص کا حکم

18388 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي السَّكْرَانِ، يَقْتُلُ أَوْ يَسْرِقُ قَالَ: تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ كُلُّهَا

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے نشے کا شکار شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر وہ قتل کر دیتا ہے یا چوری کرتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اس پر تمام حدود جاری ہوں گی۔

18389 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: إِذَا كَانَ الْمَجْنُونُ يَعْقِلُ أَحْيَانًا، وَيُجَنُّ أَحْيَانًا، فَمَا أَصَابَ فِي إِفَاقَتِهِ، أَوْ قَذَفَ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَمَا أَصَابَ وَهُوَ يُخْنَقُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کسی مجنوں کو کبھی افاقہ ہو جاتا ہو اور کبھی اس پر جنون طاری ہو جاتا ہو تو افاقے کے دوران وہ جو نقصان پہنچائے گا یا زنا کا الزام لگائے گا اس کے حوالے سے اسے سزا دی جائے گی اور جنون کے دورے کے دوران جو نقصان وہ پہنچائے گا تو اس پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

18390 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا كَانَ مِنْهُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ جَازَ عَلَيْهِ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: افاقہ کی حالت میں مجنوں سے جو جرم سرزد ہوگا اس پر جرمانہ ہوگا۔

18391 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ عَمْدَ الصَّبِيِّ، وَالْمَجْنُونِ خَطَأٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ أَيْضًا

❀❀ زہری فرماتے ہیں: سنت جاری ہو چکی ہے کہ بچے یا پاگل کا عمد، خطا شمار ہوگا معمر کہتے ہیں قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

18392 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: إِذَا كَانَ الْمَجْنُونُ لَا يَعْقِلُ، فَقَتَلَ إِنْسَانًا، فَالدِّيَةُ، لِأَنَّ عَمْدَهُ خَطَأٌ، وَإِنْ كَانَ يَعْقِلُ فَالْقَوَدُ

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب مجنوں شخص کو کبھی افاقہ نہ ہوتا ہو اور اس دوران وہ کسی کو قتل کر دے تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی کیونکہ اس کا عمد ہی خطا شمار ہوگا اور اگر کبھی اسے عقل آ جاتی ہو (اور عقل ہونے کے دوران وہ کسی کو قتل کر دے) تو قصاص لیا جائے گا۔

18393 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ فِي الْمَجْنُونِ الَّذِي يَرْمِي النَّاسَ، وَيَعْنَتُ بِهِمْ، إِذَا خَلَّوْا سَبِيلَهُ، وَأَرْسَلُوهُ: غَرِمُوا مَا جَرَّ، وَإِذَا أَوْثَقُوهُ، وَرَبَطُوهُ، فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِمْ

❀❀ عبدالکریم' مجنوں شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: لوگوں کو پتھر مارتا ہے' اور انہیں نقصان پہنچاتا ہے جب اس کے گھر والوں نے اسے چھوڑا ہوا ہو' تو پھر وہ جو نقصان پہنچائے گا گھر والے اس کا جرمانہ ادا کریں گے لیکن جب گھر والوں نے اسے باندھا ہوا ہو اور بند کر کے رکھا ہو (پھر اگر وہ کسی کو نقصان پہنچا دے) تو گھر والوں پر جرمانہ لازم نہیں ہوگا۔

18394 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: عَمْدُ الصَّبِيِّ وَالْمَجْنُوْنِ خَطَأٌ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بچے اور مجنوں کا عمد بھی خطا شمار ہوگا۔

بَابُ الْجُدُرِ الْمَائِلِ وَالطَّرِيْقِ

باب: جھکی ہوئی دیوار یا راستے کا حکم

18395 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْجُدُرِ اِذَا كَانَ مَائِلًا، قَالَ: اِذَا شَهِدُوا عَلَيْهِ ضَمِنَ،

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے دیوار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اگر وہ جھکی ہوئی ہو (اور پھر اس کے نیچے کوئی شخص آ کر مر جائے) تو وہ فرماتے ہیں: جب لوگ اس کے خلاف گواہی دے دیں گے تو وہ شخص جرمانہ ادا کرے گا۔

18396 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ شُرَيْحٍ "فَاِنْ بَاعَ صَاحِبُ الدَّارِ دَارَهُ، فَلَيْسَ عَلَى الْمُشْتَرِي ضَمَانٌ، اِلَّا اَنْ يَشْهَدُوا عَلَيْهِ، فَاِنْ شَهِدُوا عَلَى الْمُشْتَرِي، ثُمَّ قَالَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ: قَدْ اَقَلْتُكَ، فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُقِيلَهُ لِاَنَّ اِشْهَادَهُ عَلَيْهِ، كَانَ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً، وَلَيْسَ عَلَى الْبَائِعِ شَيْءٌ فِي مِلْكِ غَيْرِهِ؛ لِاَنَّهَا صَارَتْ فِي مِلْكِ غَيْرِهِ"

❀❀ ابراہیم نخعی کے حوالے سے قاضی شریح کے قول کے مانند منقول ہے' اگر گھر کا مالک اپنا گھر فروخت کر دیتا ہے' تو پھر خریدار پر ضمان عائد نہیں ہوگا' البتہ اگر لوگ اس کے خلاف گواہی دے دیں تو حکم مختلف ہوگا اور اگر خریدار کے خلاف گواہی دے دیں اور پھر جس کے خلاف گواہی دی گئی تھی وہ شخص یہ کہے کہ میں نے تمہارے ساتھ اقالہ کر لیا تھا تو اب اسے اقالہ کرنے کی اجازت نہیں ہوگی کیونکہ اب گواہی اس کے خلاف قائم ہو چکی ہے' اور یہ چیز مسلمانوں کے لئے عمومی ہوگی اس میں فروخت کرنے والے پر کچھ لازم نہیں ہوگا جو کسی اور کی ملکیت کے حوالے سے ہو کیونکہ اب وہ عمارت دوسرے شخص کی ملکیت میں جا چکی ہے۔

18397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْجُدُرِ اِذَا كَانَ مَائِلًا، اَنْ يُشْهِدَ عَلَى صَاحِبِهِ، فَوَقَعَ عَلَى اِنْسَانٍ فَقَتَلَهُ، قَالَ: يَضْمَنُ صَاحِبُ الْجُدُرِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے دیواروں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ جھکی ہوئی ہوں' تو آدمی اپنے ساتھی پر گواہ بنا لے پھر اگر وہ کسی انسان پر گر کر اسے مار دیں تو قتادہ فرماتے ہیں: دیوار کا مالک اس کا جرمانہ ادا کرے گا۔

18398 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: ضَمَّنَ شُرَيْحُ الْبَادِيَ وَظِلَالَ اَهْلِ السُّوقِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي مِلْكِهِمْ، وَضَمَّنَ الْعَمُودَ

❀❀ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے اس شخص کو ضامن قرار دیا تھا جس کی چیز باہر نکلی ہوئی تھی یا جو چیز بازار والے سائے کے لئے لگاتے ہیں (اور اس سے کسی کو نقصان پہنچتا ہے) جبکہ وہ چیز ان لوگوں کی ملکیت میں نہ ہو انہوں نے لکڑی کا بھی ضمان مقرر کیا تھا۔

18399 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْمُرُ بِالْمَثَاعِبِ وَالْكُنُفِ تُقْطَعُ عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ پرنالوں اور بیت الخلا کے بارے میں یہ حکم دیتے تھے کہ انہیں مسلمانوں کے راستے سے ہٹا دیا جائے۔

18400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا، اَوْ عَرَضَ عُودًا، فَاَصَابَ اِنْسَانًا، ضَمِنَ

❀❀ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کوئی کنواں کھودے یا کوئی لکڑی باہر نکال لے اور اس سے کسی انسان کو نقصان ہو تو وہ شخص ضمان ادا کرے گا۔

18401 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِشُرَيْحٍ مِيزَابٌ اِلَّا فِي دَارِهِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: قاضی شریح کا پرنالہ ان کے گھر کے اندر ہی تھا۔

18402 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ، اِذَا نَضَحَ الْمَاءَ فِي الطَّرِيقِ، فَزَلَّ فِيهِ اِنْسَانٌ مِنْ اَهْلِ الْاَسْوَاقِ، وَغَيْرِهِمْ اِذَا كَانَ فِي غَيْرِ مِلْكِهِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: وہ رنگ ریز کو ضامن قرار دیتے تھے جب وہ راستے میں پانی چھڑک دے اور بازار والوں میں سے اور بازار والوں کے علاوہ میں سے کوئی شخص اس پانی کی وجہ سے پھسل جائے جبکہ اس نے یہ پانی اپنی ملکیت والی زمین کے علاوہ کہیں اور گرایا ہو۔

18403 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: كَانَ اِبْرَاهِيمُ يُضَمِّنُ الْخَشَبَةَ الْخَارِجَةَ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی باہر کی طرف نکلی ہوئی لکڑی کی وجہ سے ضمان مقرر کرتے تھے۔

18404 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَفَرَ بِئْرًا فَوَقَعَ فِيهَا بَغْلٌ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ فَخَاصَمُوهُ اِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ: يَا اَبَا اُمَيَّةَ اَعَلَى الْبِئْرِ ضَمَانٌ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے عمرو بن حارث نے ایک کنواں کھودا ایک خچر اس میں گر گیا وہ کنواں راستے میں تھا' وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے تو عمرو بن حارث نے کہا: اے ابوامیہ کیا کنویں پر ضمان کی ادائیگی لازم ہوتی ہے قاضی شریح نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن عمرو بن حارث پر لازم ہوگی۔

18405 - اقوال تابعین: أخبرنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَشْعَثَ، اَنَّ رَجُلَيْنِ حَفَرَا بَالُوعَةً بِنَاحِيَةِ اَبْوَابِهِمَا، فَمَرَّ رَجُلٌ وَمَعَهُ بَغْلٌ لَهُ، فَوَقَعَ يَدُ الْبَغْلِ فِي الْبَالُوعَةِ، فَانْكَسَرَ يَدُهُ، فَجَاءَ اَهْلُ الدَّارَيْنِ، فَاَشْهَدَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى شُرَيْحٍ فَاَرْسَلَ لَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا شُرَيْحُ: اِنِّي رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَاِنَّ هٰذَيْنِ عَيْنَانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: مَا كُنْتُ اَظُنُّ الْبِئْرَ تَضْمَنُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: بَلٰى اِذَا حَفَرْتَهَا فِي غَيْرِ سَمَائِكَ قَالَ: فَقَامَا اِلَى نَاحِيَةِ الدَّارِ، فَعَدَّا لَهُ ثَمَنَ الْبَغْلِ اسْمُ الرَّجُلَيْنِ الْحَارِثُ بْنُ نَوْفَلٍ وَالْحَارِثُ بْنُ ضِرَارٍ

❀❀ اشعث بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے اپنے دروازوں کے کناروں پر گندی نالی (یا گڑھا) کھودلیا ایک شخص وہاں سے گزرا اس شخص کے ساتھ خچر اس کا بھی تھا خچر کا ایک ہاتھ اس نالیمیں گر گیا اور اس کا وہ ہاتھ ٹوٹ گیا دونوں گھر والے آئے اور انہوں نے ان کے خلاف گواہی دی پھر وہ شخص قاضی شریح کے پاس گیا قاضی شریح نے ان دونوں گھر والوں کو بلالیا اس شخص نے کہا: اے قاضی شریح میں غریب آدمی ہوں اور یہ دونوں متعلقہ افراد ہیں تو ان دونوں میں سے ایک نے کہا: کہ میں کنویں کے بارے میں یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کی وجہ سے جرمانہ عائد ہوگا تو قاضی شریح نے کہا: جی ہاں! لیکن جب تم نے اسے اپنی زمین کے علاوہ کھود دیا ہو (تو جرمانہ عائد ہوگا) راوی کہتے ہیں: پھر وہ دونوں اٹھ کر اپنے گھر کے کنارے کی طرف گئے اور اس شخص کو خچر کی قیمت ادا کی ان دونوں کے نام حارث بن نوفل اور حارث بن ضرار تھے۔

18406 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا وَضَعْتَ نَعْلَيْكَ اَوْ خُفَّيْكَ فِي مَسْجِدٍ، فَعَثَرَ بِهِ رَجُلٌ فَعُنِتَ قَالَ: تَضْمَنُهُ قَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الطَّرِيقِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم اپنا جوتا یا اپنے موزے مسجد میں رکھو اور اس کی وجہ سے کوئی شخص پھسل جائے اور اس کی وجہ سے کوئی نقصان پہنچے تو تم اس کا ضمان ادا کرو گے وہ فرماتے ہیں: ان کا حکم راستے کی مانند ہے۔

18407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخْرَجَ مِنْ حَدِّهِ شَيْئًا، فَاَصَابَ اِنْسَانًا فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی حدود سے کوئی چیز باہر نکالے اور وہ چیز کسی انسان کو نقصان پہنچائے تو وہ شخص اس کا ضامن ہوگا۔

18408 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ قَضٰى بِذٰلِكَ اَيْضًا

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے بھی یہی فیصلہ دیا ہے۔

18409 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَنْ حَفَرَ فِي غَيْرِ بِنَائِهِ، اَوْ بَنَى فِي غَيْرِ سَمَائِهِ، فَقَدْ ضَمِنَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی جگہ کے باہر کھدائی کردے یا اپنی جگہ سے باہر کوئی چیز بنائے (اور اس کی وجہ سے کسی کو نقصان ہو) تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

18410 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي قَوْمٍ حَفَرُوا بِئْرًا فِي بَادِيَةٍ، فَمَرَّ بِهَا قَوْمٌ لَيْلًا، فَسَقَطَ بَعْضُهُمْ فِي الْبِئْرِ، قَالَ: لَا نَرَى عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَاسَ ذٰلِكَ بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ویرانے میں کنواں کھود دیتے ہیں رات کے وقت وہاں سے کچھ لوگ گزرتے ہیں اور ان میں سے کوئی شخص کنویں میں گر جاتا ہے' تو زہری نے فرمایا: کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کھودنے والے پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے پر قیاس کیا جو معدنیات کے کنویں کے بارے میں تھا۔

بَابُ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ

باب: باؤلے کتے کا حکم

18411 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ قَالَ: يَضْمَنُ اَهْلُهُ مَا اَصَابَ

❀❀ قتادہ باؤلے کتے کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ جو نقصان کرے گا اس کے مالکان اس کا جرمانہ ادا کریں گے۔

18412 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: يَضْمَنُوْنَ مَا اَصَابَ فِي غَيْرِ دَارِهِمْ

❀❀ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے ان لوگوں کے گھر سے باہر وہ کتا جو نقصان کرے گا وہ لوگ اس کا جرمانہ ادا کریں گے۔

بَابُ عَقْلِ الْكَلْبِ

باب: کتے کا جرمانہ

18413 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ هُذَيْلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: فِي الْكَلْبِ الصَّائِدِ اِذَا قُتِلَ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا، وَفِي الْكَلْبِ الَّذِي يَمْنَعُ الزَّرْعَ وَالدَّارَ اِذَا قُتِلَ شَاةٌ، وَفِي الْكَلْبِ الَّذِي يَنْبَحُ وَلَا يَمْنَعُ زَرْعًا وَلَا دَارًا، اِنْ طَلَبَهُ صَاحِبُهُ فَفَرَقٌ مِنْ تُرَابٍ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَجِدُ هٰذَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ

❀❀ حارث بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انہیں بتایا: اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے شکاری کتے کو جب مار دیا جائے تو اس کا معاوضہ چالیس درہم ہوگا کھیت کی حفاظت

والے کتے کویا گھر کی حفاظت والے کتے کو اگر مار دیا جائے تو اس کا جرمانہ ایک بکری ہوگی وہ کتا جو صرف بھونکتا ہے وہ نہ کھیت کی حفاظت کے لئے ہے اور نہ گھر کی حفاظت کے لئے ہے' اگر اس کا مالک اس کا معاوضہ طلب کرتا ہے' تو اسے مٹی کا ایک برتن دے دیا جائے گا اللہ قسم ہم یہ حکم اللہ کی کتاب میں پاتے ہیں۔

18414 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: فِي الْكَلْبِ الصَّائِدِ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے شکاری کتے کا معاوضہ چالیس درہم ہوگا۔

18415 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ جستاسَ ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَاَلَهُ رَجُلٌ: مَا عَقْلُ كَلْبِ الصَّيْدِ؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا قَالَ: فَمَا عَقْلُ كَلْبِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: شَاةٌ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ: فَمَا عَقْلُ كَلْبِ الزَّرْعِ؟ قَالَ: فَرَقٌ مِنَ الزَّرْعِ قَالَ: فَمَا عَقْلُ كَلْبِ الدَّارِ؟ قَالَ: فَرَقٌ مِنْ تُرَابٍ حَقٌّ عَلَى الْقَاتِلِ اَنْ يُؤَدِّيَهُ، وَحَقٌّ عَلٰى صَاحِبِهِ اَنْ يَقْبَلَهُ، وَهُوَ يُنْقِصُ مِنَ الْاَجْرِ

❀❀ اسماعیل بن جستاس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص نے ان سے سوال کیا شکاری کتے کا جرمانہ کیا ہوگا انہوں نے جواب دیا: چالیس درہم اس نے دریافت کیا: بکریوں کے رکھوالے کتے کا جرمانہ کیا ہوگا انہوں نے جواب دیا: ایک بکری اس نے دریافت کیا: کھیت کے نگران کتے کا جرمانہ کیا ہوگا انہوں نے جواب دیا: پیداوار کا ایک فرق (یعنی مخصوص برتن) اس نے دریافت کیا: گھر کے کتے کا جرمانہ کیا ہوگا انہوں نے جواب دیا: مٹی کا ایک برتن (یعنی مخصوص برتن) کتے کو مارنے والے پر یہ بات لازم ہے کہ وہ یہ ادائیگی کرے اور کتے کے مالک پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس کو قبول کرے (کیونکہ وہ کتا) اجر میں کمی کردے گا۔

18416 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ: "بَلَغَنِيْ فِي الْكَلْبِ الصَّائِدِ، اِذَا قُتِلَ، قَالَ: يَغْرَمُ لِصَاحِبِهِ مِثْلَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: شکاری کتے کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اسے مار دیا جائے تو مارنے والا شخص اس کی مانند کتا جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

بَابُ عَيْنِ الدَّابَّةِ

باب: جانور کی آنکھ کا حکم

18417 - اقوالِ تابعین: أخبرنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَضٰى شُرَيْحٌ فِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ، اِذَا فُقِئَتْ بِرُبُعِ ثَمَنِهَا، اِذَا كَانَ صَاحِبُهَا قَدْ رَضِيَ ثَمَنَهَا، وَاِنْ شَاءَ شَرَوَاهَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰی بِذٰلِكَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے جانور کی آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اس کی آنکھ کو پھوڑ دیا جائے تو اس کی قیمت کے چوتھائی حصے کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ جانور کا مالک اس کی قیمت سے راضی ہو اور اگر وہ چاہے تو جانور کی مثل حاصل کر لے۔ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا۔

18418 - آثارِ صحابہ: أخبرنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ عُمَرَ: كَتَبَ اِلَيْهِ فِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح نے جانور کی آنکھ کے بارے میں انہیں خط میں لکھا تھا کہ جانور کی قیمت کا چوتھائی حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

18419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ رَجُلًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا

❀❀ عمرو بن دینار نے ایک شخص کے حوالے سے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جانور کی آنکھ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس کی قیمت کا ایک چوتھائی حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

18420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَيْنُ الدَّابَّةِ؟ قَالَ: الرُّبُعُ زَعَمُوا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جانور کی آنکھ (کا جرمانہ کیا ہوگا) انہوں نے جواب دیا: لوگوں کا یہ کہنا ہے (اس کی قیمت کا) چوتھائی حصہ ہوگا۔

18421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: فِيْ عَيْنِهَا الرُّبُعُ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جانور کی آنکھ کے بارے میں (اس کی قیمت کے) چوتھائی حصے (کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا ہے)۔

18422 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَنَا مَنْ يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ: قَضٰی فِی الْفَرَسِ تُصَابُ عَيْنُهُ بِنِصْفِ ثَمَنِهِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اگر اس کی آنکھ کو نقصان پہنچا دیا گیا ہو تو اس کی نصف قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ: قَضٰی فِيْ عَيْنِ جَمَلٍ اُصِيْبَ بِنِصْفِ ثَمَنِهِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ بَعْدُ فَقَالَ: مَا اُرَاهُ نَقَصَ مِنْ قُوَّتِهِ، وَلَا مِنْ هِدَايَتِهِ شَيْءٌ، فَقَضٰی فِيْهِ بِرُبُعِ ثَمَنِهِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی آنکھ جس کو نقصان پہنچایا گیا ہو اس میں اونٹ کی قیمت کے

نصف حصے کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا پھر اس کے بعد انہوں نے اس معاملے کا جائزہ لیا تو فرمایا اس کے بارے میں میری یہ رائے کہ اس کی وجہ سے اونٹ کی قوت میں کوئی کمی نہیں آئی یا اس کے چلنے میں کوئی کمی نہیں آئی تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت کے چوتھائی حصے کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا۔

بَابُ جَرِيْرَةِ السَّائِبَةِ

باب: سائبہ غلام کے جرم کا حکم

18424 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: زَعَمَ لِيْ عَطَاءٌ اَنَّ سَائِبَةً مِنْ سُيَّبِ مَكَّةَ اَصَابَتْ اِنْسَانًا فَجَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: لَيْسَ لَكَ شَيْءٌ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ شَجَجْتُهُ؟ قَالَ: اِذَنْ آخُذُ لَهُ مِنْكَ حَقَّهُ قَالَ: اَفَلَا تَاْخُذُ لِيْ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هُوَ اِذَنْ الْاَرْقَمُ، قَالَ: اِنْ تَتْرُكُوْنِيْ اَلْقَمْ، وَاِنْ تَقْتُلُوْنِيْ اَنْقِمْ قَالَ عُمَرُ: فَهُوَ الْاَرْقَمُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا: مکۃ المکرمہ میں سائبہ کے طور پر آزاد کیے جانے والے غلاموں میں سے ایک غلام نے ایک شخص کو نقصان پہنچایا وہ شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کچھ نہیں ملے گا اس شخص نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں نے اس غلام کو زخمی کیا ہوتا تو کیا ہوتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی صورت میں میں نے تم سے اس کا حق وصول کرنا تھا اس نے کہا: پھر آپ اس سے میرا حق کیوں نہیں وصول کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے نہیں ہوسکتا اس شخص نے کہا: ایسی صورت میں تو وہ سانپ کی طرح ہو گا کہ جو یہ کہے گا اگر تم نے مجھ چھوڑ دیا تو میں تجھے چبالوں گا اور اگر تم نے مجھے مار دیا تو میں انتقام لوں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ (سائبہ غلام) سانپ ہی ہوگا۔

18425 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ سَائِبَةً، اَعْتَقَهُ بَعْضُ الْحَاجِّ كَانَ يَلْعَبُ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَائِذٍ فَقَتَلَ السَّائِبَةُ، الْعَائِذِيَّ، فَجَاءَ اَبُوْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَطْلُبُ بِدَمِ ابْنِهِ فَاَبٰى عُمَرُ اَنْ يَدِيَهُ قَالَ: لَيْسَ لَهُ مَالٌ فَقَالَ الْعَائِذِيُّ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّيْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ عُمَرُ: اِذًا تُخْرِجُوْنَ دِيَتَهُ قَالَ فَهُوَ اِذًا كَالْاَرْقَمِ اِنْ يُتْرَكْ يَلْقَمْ، وَاِنْ يُقْتَلْ يَنْقِمْ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: کسی حاجی نے اپنے غلام کو سائبہ کے طور پر آزاد کر دیا وہ غلام بنو عائذ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ساتھ کھیل رہا تھا پھر اس سائبہ غلام نے اس عائذی کو قتل کر دیا مقتول کا باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے بیٹے کے خون کا مطالبہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیت دینے سے انکار کر دیا انہوں نے فرمایا: اس سائبہ غلام کے پاس کوئی مال نہیں ہے عائذی نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم لوگ اس کی دیت ادا کرو گے اس شخص نے کہا: ایسی صورت میں تو وہ سانپ کی طرح ہو گیا کہ

اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو وہ چبالے گا اور اگر مار دیا جائے تو انتقام لے گا۔

18426 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِي السَّائِبَةِ: يَعْقِلُ عَنْهُ الْمُسْلِمُوْنَ، وَيَرِثُهُ الْمُسْلِمُوْنَ، لَيْسَ مَوَالِيهِ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے سائبہ غلام کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ مسلمان اس کی طرف سے جرمانہ ادا کریں گے اور مسلمان ہی اس کے وارث بنیں گے اس کو آزاد کرنے والوں کا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہو گا۔

18427 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كُلُّ عَتِيقٍ سَائِبَةٍ، يَعْقِلُ عَنْهُ مَوْلَاهُ، وَيَرِثُهُ مَوْلَاهُ "

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: سائبہ کے طور پر آزاد ہونے والے ہر غلام کو آزاد کرنے والا آقا اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرے گا اور اس کو آزاد کرنے والا آقا ہی اس کا وارث بنے گا۔

18428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ اَنَّ عُرْوَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ، اَنَّهُ سَاَلَ عَلِيًّا عَنْ سَائِبَةٍ قَتَلَ رَجُلًا عَمْدًا قَالَ: يُقْتَلُ بِهِ، وَاِنْ قَتَلَ خَطَاً، نُظِرَ هَلْ عَاقَدَ اَحَدًا؟ فَاِنْ كَانَ عَاقَدَ، اُخِذَ اَهْلُ عَقْدِهِ، وَاِنْ لَمْ يُعَاقِدْ اُدِيَ عَنْهُ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِي الْوَلَاءِ مِنْهُ بَيَانٌ

❀❀ حارث اعور بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے سائبہ غلام کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی شخص کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کے بدلے میں اس (غلام) کو قتل کر دیا جائے گا اور اگر وہ خطا کے طور پر قتل کرتا ہے تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ کیا اس نے کسی کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا تھا اگر تو کسی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا تو جس کے ساتھ معاہدہ کیا تھا ان سے وصولی کی جائے گی اور اگر اس نے کسی کے ساتھ معاہدہ نہیں کیا تھا تو بیت المال میں سے اس کی طرف سے دیت ادا کی جائے گی ولاء سے متعلق باب میں اس چیز کا کچھ حصہ بیان ہو چکا ہے۔

بَابُ الزَّرْعِ تُصِيبُهُ الْمَاشِيَةُ

باب: جب کسی کھیت کو جانور نقصان پہنچا دے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

18429 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَرْثُ تُصِيبُهُ الْمَاشِيَةُ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا؟ قَالَ: يُغَرَّمُ قُلْتُ: فَعَلَيْهِ حَظْرٌ اَوْ لَيْسَ عَلَيْهِ حَظْرٌ؟ قَالَ: اَرَى اَنْ يُغَرَّمَ قَالَ: قُلْتُ: كَانَ فِيهِ مَنْ يُبْصِرُهُ؟ قَالَ: فَيُغَرَّمُ فِيمَا اَرَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب کسی کھیت کو جانور نقصان پہنچا دیں خواہ رات کا وقت ہو یا دن کا وقت ہو (تو حکم کیا ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: اس کا جرمانہ ادا کیا جائے گا میں نے دریافت کیا: خواہ اس کھیت کے آس پاس

رکاوٹ موجود ہو یا رکاوٹ موجود نہ ہوانہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں (دونوں صورتوں میں) اس کا جرمانہ ادا کیا جائے گا میں نے دریافت کیا: کھیت میں اگر کوئی ایسا شخص موجود ہو جوان کو دیکھ رہا ہو تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس شخص کو جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

18430 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يُغَرَّمُ فِي الْحَرْثِ؟ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: قَضٰى سُلَيْمَانُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِجِزَّةِ الْغَنَمِ، وَاَلْبَانِهَا، وَاَوْلَادِهَا، وَسَلَاهَا كُلُّ ذٰلِكَ عَامًا قُلْتُ لَهُ: فَمَا ثَبْتٌ اَنْتَ فِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَصْنَعُ ذٰلِكَ، عَاوَدْتُهُ فِيْهِ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ قَضٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْمَا بَلَغَنَا قُلْتُ لَهُ: فَاَكَلَهُ حِمَارٌ؟ قَالَ: قِيْمَةُ مَا اَكَلَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کھیت کا کیا جرمانہ عائد کیا جائے گا انہوں نے بتایا میں نے عبید بن عمیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بکریوں کے ان کی اون' ان کے دودھ اور ان کی اولاد اور ان کی 'سلا' یہ سب چیزیں ایک سال تک ادا کرنے کا فیصلہ دیا تھا میں نے ان سے دریافت کیا: آپ اس کو مستند سمجھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں ایسا کرتا ہوں ایک مرتبہ بعد میں' میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ ہم تک جو روایت پہنچی ہے اس کے مطابق اللہ کے ایک نبی نے یہ فیصلہ دیا ہوا ہے میں نے ان سے دریافت کیا: گدھا اگر کھیت کو کھا لے انہوں نے فرمایا: اس نے جو کھایا ہے اس کی قیمت ادا کی جائے گی۔

18431 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: فِي الزَّرْعِ اِذَا اُصِيْبَ، فَاِنَّهُ يُقَوَّمُ عَلٰى حَالِهِ الَّتِيْ اُصِيْبَ عَلَيْهَا يُقَوَّمُ دَرَاهِمَ

❀❀ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے کھیت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ جب اسے نقصان پہنچایا جائے تو جب اسے نقصان پہنچایا گیا تھا اس وقت جو حالت تھی اس حالت کے حوالے سے قیمت کا تعین کیا جائے گا اور درہموں کی شکل میں معاوضے کا تعین کیا جائے گا۔

18432 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: النَّفْشُ بِاللَّيْلِ وَالْهَمَلُ بِالنَّهَارِ؟ "فَقَضٰى دَاوُدُ اَنْ يَاْخُذُوْا رِقَابَ الْغَنَمِ، فَفَهَّمَهَا اللّٰهُ سُلَيْمَانَ، فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَضَاءِ دَاوُدَ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ خُذُوا الْغَنَمَ فَلَكُمْ مَا خَرَجَ مِنْ رِسْلِهَا وَاَوْلَادِهَا وَاَصْوَافِهَا اِلَى الْحَوْلِ"

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جانوروں کو روک کے رکھنا' رات کے وقت ہوگا اور چرواہے کے بغیر کھلا چھوڑنا دن کے وقت ہوگا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ لوگ بکریاں حاصل کر لیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس مسئلے کا فہم عطا کیا جب انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے فیصلے کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم لوگ بکریاں حاصل کرو اور ان کے رسل' اولاد اور اون میں سے ایک سال تک جو کچھ بھی نکلتا ہے وہ تمہارا ہوگا۔

18433 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، فِيْ قَوْلِهِ:

(وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ) قَالَ: " كَانَ حَرْثُهُمْ عِنَبًا فَنَفَشَتْ فِيهِ الْغَنَمُ لَيْلًا فَقَضَى دَاوُدُ بِالْغَنَمِ لَهُمْ، فَمَرُّوا عَلَى سُلَيْمَانَ فَأَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَرَدَّهُمْ إِلَى دَاوُدَ فَقَالَ: مَا قَضَيْتَ بَيْنَ هَؤُلَاءِ؟ فَأَخْبَرَهُ قَالَ: لَا، وَلَكِنِ اقْضِ بَيْنَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا غَنَمَهُمْ، وَيَكُونَ لَهُمْ لَبَنُهَا وَصُوفُهَا، وَسَمْنُهَا، وَمَنْفَعَتُهَا وَيَقُومَ هَؤُلَاءِ عَلَى عِنَبِهِمْ حَتَّى إِذَا عَادَ كَمَا كَانَ رُدَّ عَلَيْهِمْ غَنَمُهُمْ وَذَلِكَ " قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ) (الأنبياء : 79)

❀❀ مرہ نے مسروق کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''داؤد اور سلیمان کہ ان دونوں نے کھیت کے بارے میں فیصلہ دیا جب اس میں ایک قوم کی بکریاں داخل ہو گئیں''۔

مسروق بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کا کھیت انگوروں کا تھا اس میں رات کے وقت بکریاں داخل ہوئی تھیں تو حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ بکریاں اس کھیت کے مالکان کو مل جائیں گی ان لوگوں کا گزر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ساری صورت حال کے بارے میں بتایا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ زیادہ مناسب نہیں ہوگا انہوں نے ان لوگوں کے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس واپس بھیج دیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ نے ان لوگوں کے درمیان کیا فیصلہ دیا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے انہیں بتایا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ آپ ان کے درمیان یہ فیصلہ دیں کہ یہ لوگ ان بکریوں کو حاصل کرلیں ان بکریوں کا دودھ ان کی اون ان کی چربی اور ان کی منفعت ان لوگوں کو ملتی رہے گی اور دوسرے لوگ ان کے کھیت کی دیکھ بھال کریں گے یہاں تک کہ جب وہ پہلے کی طرح ہو جائے گا تو یہ لوگ ان کی بکریاں انہیں واپس کردیں گے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''تو ہم نے سلیمان کو اس کا فہم عطا کیا''۔

18434 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: بَلَغَنَا أَنَّ حَرْثَهُمْ كَانَ عِنَبًا

❀❀ معمر اور ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ان لوگوں کا کھیت انگوروں کا تھا۔

18435 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: نَفَشَتْ فِيهِ فَأَعْطَاهُمْ دَاوُدُ رِقَابَ الْغَنَمِ بِأَكْلِهَا الْحَرْثَ، وَحَكَمَ سُلَيْمَانُ بِجِزَّةِ الْغَنَمِ، وَأَلْبَانِهَا لِأَهْلِ الْحَرْثِ وَعَلَيْهِمْ رِعَايَتُهَا عَلَى أَهْلِ الْحَرْثِ، وَيَحْرُثُ أَهْلُ الْغَنَمِ حَتَّى يَكُونَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ أُكِلَ، ثُمَّ يَدْفَعُونَهُ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَأْخُذُوا غَنَمَهُمْ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: وہ بکریاں اس کھیت میں داخل ہو گئیں تو حضرت داؤد علیہ السلام نے ان بکریوں کے کھیت کو نقصان پہنچانے کے عوض میں وہ بکریاں ان کو دے دی تھیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ فیصلہ دیا کہ ان بکریوں کی اون' ان کا دودھ کھیت والوں کو ملے گا اور کھیت والوں پر ان بکریوں کی دیکھ بھال لازم ہوگی جبکہ بکریوں والے لوگ کھیت کی دیکھ بھال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ جب اس دن کی مانند ہو جائے گا جب وہ اسے کھایا گیا تھا تو پھر وہ کھیت اس کے مالک کے حوالے کردیں گے اور اپنی بکریاں حاصل کرلیں گے۔

18436 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، وَعَنْ كُلِّ مَنْ قَبْلَهُمْ اَنَّهُمْ يَاْثِرُونَ اَنَّ الْغَنَمَ نَفَشَتْ لَيْلًا فِى الْحَرْثِ عَلٰى عَهْدِ سُلَيْمَانَ، فَاِنْ اَصَابَتْهُ نَهَارًا لَّمْ يَغْرَمْ

❀❀ امام شعبی اور قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ ان سے پہلے کے افراد نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ایک مرتبہ رات کے وقت بکریاں کھیت میں داخل ہو گئیں اگر وہ بکریاں دن کے وقت کھیت کو نقصان پہنچاتیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جرمانہ عائد نہیں کرنا تھا۔

18437 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ، فَاَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

❀❀ حرام بن محیصہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک شخص کے کھیت میں داخل ہوگئی اور اس کو خراب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ کھیتوں کے مالکان پر دن کے وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہے اور مویشیوں کے مالکان پر رات کے وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہے۔

18438 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِى اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، اَنَّ نَاقَةً دَخَلَتْ فِىْ حَائِطِ قَوْمٍ فَاَفْسَدَتْهُ فَذَهَبَ اَصْحَابُ الْحَائِطِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى اَهْلِ الْاَمْوَالِ حِفْظُ اَمْوَالِهِمْ بِالنَّهَارِ، وَعَلٰى اَهْلِ الْمَاشِيَةِ حِفْظُ مَاشِيَتِهِمْ بِاللَّيْلِ، وَعَلَيْهِمْ مَا اَفْسَدَتْ

❀❀ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک اونٹنی کچھ لوگوں کے باغ میں داخل ہوگئی اور اس کو خراب کر دیا باغ کے مالکان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمینوں کے مالکان پر دن کے وقت اپنی زمینوں کی حفاظت کرنا لازم ہے اور دن کے وقت کے میں جانوروں کی حفاظت کرنا لازم ہے اس اونٹنی نے جو خرابی کی ہے اس کا جرمانہ ان لوگوں پر لازم ہوگا۔

18439 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ شَاةً وَقَعَتْ فِىْ غَزْلِ حَوَّاكٍ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: انْظُرُوهُ، فَاِنَّهُ سَيَسْاَلُهُمْ اَلَيْلًا وَقَعَتْ فِيهِ اَمْ نَهَارًا؟ فَفَعَلَ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ كَانَ بِاللَّيْلِ ضَمِنَ، وَاِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ لَمْ يَضْمَنْ، ثُمَّ قَرَاَ شُرَيْحٌ: (اِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ) (الأنبياء: 78) قَالَ: وَالنَّفْشُ بِاللَّيْلِ وَالْهَمَلُ بِالنَّهَارِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک بکری ایک جولاہے کے سوت میں داخل ہوگئی ان لوگوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا امام شعبی نے کہا: تم لوگ قاضی شریح کا جائزہ لینا وہ ان سے دریافت کریں گے کیا وہ رات کے وقت کے واقع

ہوئی تھیں یا دن کے وقت؟ تو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہوں نے بتایا: اگر یہ واقعہ رات کو پیش آیا تھا تو اس کا جرمانہ ہوگا اور اگر دن کو پیش آیا تھا تو جرمانہ نہیں ہوگا پھر قاضی شریح نے یہ آیت پیش کی:

''جب کچھ لوگوں کی بکریاں اس میں داخل ہوگئیں''۔

وہ فرماتے ہیں: جانوروں کی دیکھ بھال رات کے وقت ہوگی اور دن کے وقت انہیں چرواہے کے بغیر چھوڑا جاسکے گا۔

18440 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شَاةً وَقَعَتْ فِي غَزْلِ حَوَّاكٍ، فَاَسَدَتْ فِيهِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ بِاللَّيْلِ ضَمِنَ، وَاِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ لَمْ يُضْمَنْ ثُمَّ قَرَاَ: (اِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ) (الأنبياء : 78)،

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک بکری ایک جولاہے کے سوت میں گرگئی اور اسے خراب کردیا تو امام شعبی نے فرمایا: اگر یہ واقعہ رات کے وقت پیش آیا تھا تو پھر اس کا جرمانہ ادا کیا جائے گا اور اگر دن میں پیش آیا تھا تو پھر جرمانہ ادا نہیں کیا جائے گا پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں داخل ہوگئیں''۔

18441 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَهُ

❀❀ امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

18442 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، قَالَ: قَضَى عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ فِي شَاةٍ دَخَلَتْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ قَالَ: اِنْ دَخَلَتْ لَيْلًا غَرِمَ اَهْلُهَا، وَاِنْ كَانَتْ دَخَلَتْ نَهَارًا لَمْ يَغْرَمُوا

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: عامر شعبی نے ایسی بکری کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو کسی گھر میں داخل ہوگئی تھی انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ اگر یہ رات کے وقت داخل ہوئی تھی تو اس کے مالکان جرمانہ ادا کریں گے اور اگر یہ دن کے وقت داخل ہوئی تھی تو اس کے مالکان جرمانہ ادا نہیں کریں گے۔

بَابُ الضَّارِي

باب: بھوکے (جانور) کا حکم

18443 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَظْرُ يَشُدُّ، وَيُحْظَرُ عَلَى الْحَائِطِ، ثُمَّ لَا يَمْنَعُ عَنِ الضَّارِي الْمُدِلِّ لَعَلَّ فِيهِ شَيْئًا قَالَ: لَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر رکاوٹ بنائی جاتی ہے اور باغ پر رکاوٹ قائم کردی جاتی ہے اور پھر بھوکا جانور جھپٹا مارنے کے لئے آتا ہے تو کیا اس میں کوئی ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

18444 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ بِالْحَائِطِ اَنْ يُحَصَّنَ، وَيُشَدَّ الْحَظْرُ مِنَ الضَّارِى الْمُدِلِّ، ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يُعْقَرُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالعزیز بن عبداللہ کو سنا کہ وہ یہ حکم دیتے تھے کہ باغات کو محفوظ کیا جائے اور بھو کے جھپٹے مارنے والے جانور سے بچاؤ کے لئے رکاوٹ قائم کی جائے اور پھر اسے اس کے مالکان کو تین مرتبہ دیا جائے (اگر وہ پھر نقصان پہنچانے کے لئے آئے تو پھر اس کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں۔

18445 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ نَظَرَ فِىْ كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِىْ خِلَافَتِهٖ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنْ يُحَصَّنَ الْحَائِطُ، حَتّٰى يَكُوْنَ اِلٰى نَحْرِ الْبَعِيرِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں ان کے مکتوب کو پڑھا تھا جو حجاج بن ذویب کے نام لکھا گیا تھا جس میں یہ تحریر تھا کہ باغات کی فصیل بندی کی جائے جو اتنی اونچی ہو جتنی اونٹ کی گردن ہوتی ہے۔

18446 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيمِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُوْلُ: يُرَدُّ الْبَعِيرُ اَوِ الْبَقَرُ اَوِ الْحِمَارُ اَوِ الضَّوَارِى اِلٰى اَهْلِهِنَّ ثَلَاثًا، اِذَا حُظِرَ عَلَى الْحَائِطِ، ثُمَّ يُعْقَرْنَ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اونٹ یا گائے یا گدھے یا بھو کے جانوروں کو ان کے مالکان کو تین مرتبہ واپس کیا جائے گا جب باغ پر رکاوٹ موجود ہو (اس کے بعد بھی اگر وہ آجاتے ہیں) تو ان کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں گی۔

بَابُ حُرْمَةِ الزَّرْعِ

باب: کھیت کی حرمت

18447 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ سَعِيدٍ الصَّنْعَانِىُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا، رَجُلٌ يَطَاُ جَمْرَةً يَغْلِىْ مِنْهَا دِمَاغُهُ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: وَمَا كَانَ جُرْمُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَانَتْ لَهٗ مَاشِيَةٌ، يَغْشَى بِهَا الزَّرْعَ، وَيُؤْذِيهِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ الزَّرْعَ وَمَا حَوْلَهٗ غَلْوَةً بِسَهْمٍ، فَاحْذَرُوا اَنْ لَا يَسْتَحِبَّ الرَّجُلُ مَالَهٗ فِى الدُّنْيَا، وَيُهْلِكَ نَفْسَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ، فَلَا تَسْتَحِبُّوْا اَمْوَالَكُمْ فِى الدُّنْيَا، وَتُهْلِكُوا اَنْفُسَكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جو آگ کے انگارے پر پاؤں دے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اس کا جرم کیا ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے جانور ہوں گے جنہیں

ساتھ لے کر وہ کھیتوں میں جاتا ہوگا اور کھیت کو نقصان پہنچاتا ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کھیت کو اور اس کے اردگرد تیر کے گرنے جتنی جگہ کو قابل احترام قرار دیا ہے تم لوگ اس بات سے بچو کہ آدمی دنیا میں اپنے مال کو پسند نہیں کرتا اور آخرت میں اپنے آپ کو ہلاکت کا شکار کر لیتا ہے تو تم لوگ دنیا میں اپنے اموال کو پسند نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم آخرت میں خود کو ہلاکت کا شکار کروا دو۔

بَابُ اَهْلِ الْقَتِيلِ يَقْبَلُونَ الدِّيَةَ وَيَابَى الْقَاتِلُ

باب: جب مقتول کے اہل خانہ دیت قبول کرنا چاہتے ہوں اور قاتل انکار کر دے (تو کیا حکم ہوگا؟)

18448 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فِيْ رَجُلٍ يُقْتَلُ عَمْدًا، فَيَقُوْلُ اَوْلِيَاؤُهُ: نَحْنُ نُرِيدُ الدِّيَةَ، وَيَقُوْلُ الْقَاتِلُ: اقْتُلُوْنِي، قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ اِلَّا الدَّمُ، اِنْ شَاءُ وا قَتَلُوْهُ، وَاِنْ شَاءُ وا عَفَوْا، اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْقَاتِلُ اَنْ يُعْطِيَ الدِّيَةَ

❀❀ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو قتل عمد میں قتل ہو جاتا ہے اس کے اولیاء یہ کہتے ہیں کہ ہم دیت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور قاتل یہ کہتا ہے کہ تم لوگ مجھے قتل کر دو تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: ان لوگوں کو صرف قتل کرنے کا حق حاصل ہے اگر وہ چاہیں گے تو قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو معاف کر دیں گے البتہ اگر قاتل چاہے تو وہ دیت ادا کر دے۔

18449 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: "يُجْبَرُ الْقَاتِلُ عَلٰى اَنْ يُعْطِيَ الدِّيَةَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ) (البقرة: 178) فَالْعَفْوُ اَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ"

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے قاتل کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ دیت ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اس کے بھائی کی طرف سے معاف کر دیا جائے تو یہ بھلائی کی پیروی کی جائے''

یہاں معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ دیت کو قبول کر لے۔

18450 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَوِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ اَوْ كِلَيْهِمَا، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ: (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى) (البقرة: 178)، الْآيَةَ: (فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ شَيْءٌ) (البقرة: 178) قَالَ: "فَالْعَفْوُ اَنْ يَقْبَلَ فِي الْعَمْدِ الدِّيَةَ، (فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ) (البقرة: 178) يَتْبَعُ الطَّالِبُ بِمَعْرُوْفٍ وَيُؤَدِّي اِلَيْهِ الْقَاتِلُ (بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ) (البقرة: 178) مِمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ"

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا ان میں دیت کی اجازت نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے اس امت میں یہ بات ارشاد فرمائی

''تم پر قصاص کو لازم قرار دیا گیا ہے جو مقتولین کے بارے میں ہے''۔

(آگے چل کے یہ آیت ہے:)

''جس شخص کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہاں معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ قتل عمد کی صورت میں دیت قبول کر لی جائے ''تو مناسب طریقے سے پیروی کرنا ہوگا''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ دیت وصول کرنے والا شخص معروف کی پیروی کرے گا اور قاتل اسے دیت ادا کرے گا (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''احسان کے ساتھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے''۔

یعنی اس چیز کے مقابلے میں جو تم سے پہلے لازم قرار دی گئی تھی۔

18451 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنَا بِهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

18452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ امْرَاَةٍ قَتَلَتْ رَجُلًا: اِنْ اَحَبَّ الْاَوْلِيَاءُ اَنْ يَعْفُوْا عَفَوْا، وَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَقْتُلُوا قَتَلُوا، وَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ يَاْخُذُوا الدِّيَةَ اَخَذُوهَا، وَاَعْطَوْا امْرَاَتَهُ مِيْرَاثَهَا مِنَ الدِّيَةِ ذَكَرَهُ عَنْ سِمَاكٍ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسی عورت کے بارے میں خط لکھا جس نے ایک مرد کو قتل کر دیا تھا (خط میں یہ لکھا) اگر اولیاء معاف کرنا چاہیں تو معاف کر دیں اگر قتل کرنا چاہیں تو قتل کر دیں اور اگر دیت وصول کرنا چاہیں تو دیت وصول کر لیں اور ان لوگوں نے اس شخص کی بیوی کو دیت میں سے اس کا حصہ دینا ہے۔

18453 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ قُتِلَ، فَاَهْلُهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، اِنْ شَاءُ وا اَخَذُوا الْعَقْلَ، وَاِنْ شَاءُ وا الْقَتْلَ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قتل ہو جائے تو اس کے اہل خانہ کو دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا اگر وہ چاہیں تو دیت لے لیں اور اگر چاہیں تو قتل کر دیں۔

18454 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ اَبِي الْعَوْجَاءِ السُّلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ طَلَبَ دَمًا اَوْ خَبْلًا - وَالْخَبْلُ: الْجَرْحُ - فَهُوَ بِالْخِيَارِ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ، فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ اُخِذَ عَلٰى يَدَيْهِ "، اَوْ قَالَ: فَوْقَ يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ، اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الْعَقْلَ، فَاِنْ اَخَذَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ، ثُمَّ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص خون یا زخم کا طلب گار ہو اسے تین صورتوں میں سے کسی ایک کا اختیار ہوگا اگر وہ چوتھی صورت کا ارادہ کرے گا تو اس کے ہاتھ پکڑ لیے جائیں گے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم وہی ہے) یا تو یہ کہ وہ قصاص لے یا دیت وصول کرلے اگر وہ ان میں سے کوئی ایک صورت اختیار کرلے اور پھر اس کے بعد زیادتی کرے تو اسے جہنم نصیب ہوگی جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا''۔

بَابُ اخْتِلَافِ الْجَارِحِ وَالْمَجْرُوْحِ

باب: زخمی کرنے والے اور زخمی ہونے والے کے درمیان اختلاف ہونے کا حکم

18455 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، فِي الْجَرْحِ يُصِيبُ الرَّجُلَ يُجْرَحُ فَيَقُوْلُ الْمَجْرُوْحُ: اَصَبْتَنِيْ خَطَأً وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اَصَبْتُهُ عَمْدًا قَالَ: الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمَجْرُوْحِ اَنَّهُ خَطَأٌ؛ لِاَنَّهُ يَدَّعِي دَرَاهِمَ

❀❀ سفیان ثوری ایسے زخم کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو لاحق ہوتا ہے وہ شخص زخمی ہو جاتا ہے اور زخمی شخص یہ کہتا ہے کہ یہ زخم مجھے خطا کے طور پر لگا ہے اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے عمد کے طور پر زخمی کیا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ثبوت فراہم کرنا زخمی کے ذمہ ہوگا کہ یہ خطا ہے کیونکہ اس نے درہموں کا دعویٰ کیا ہے۔

18456 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ: اَنَّ عَبْدًا شَجَّ نَفَرًا فَقَضٰى اَنَّهُ لِلْاٰخَرِ قَالَ وَنَقُوْلُ نَحْنُ: اِذَا لَمْ يَقَعِ الْحُكْمُ فَهُوَ بَيْنَهُمْ سَوَاءٌ قَالَهُ حَمَّادٌ وَغَيْرُهُ مِنْ اَصْحَابِنَا

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک مرتبہ ایک غلام نے کچھ لوگوں کو زخمی کر دیا تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ دوسرے کو ملے گا سفیان ثوری کہتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر فیصلہ نہ آیا ہو تو پھر وہ ان سب لوگوں کے درمیان برابر تقسیم ہوگا حماد اور دیگر حضرات نے ہمارے اصحاب کے حوالے سے یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ اُمِّ الْوَلَدِ تَقْتُلُ سَيِّدَهَا

باب: اگر ام ولد اپنے آقا کو قتل کر دے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

18457 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ تَقْتُلُ سَيِّدَهَا خَطَأً قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ، فَاِذَا كَانَتْ مُدَبَّرَةً، بِيعَتْ فِيْ قِيمَتِهَا؛ لِاَنَّهَا وَصِيَّةٌ

❀❀ سفیان ثوری ایسی ام ولد کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ام ولد اپنے آقا کو خطا کے طور پر قتل کر دیتی ہے وہ فرماتے ہیں: اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی لیکن اگر کنیز مدبرہ ہو تو پھر اس کی قیمت میں اسے فروخت کر دیا جائے گا کیونکہ وہ وصیت

شمار ہوگی۔

بَابُ مَنْ نَكَلَ عَنْ شَهَادَتِهِ

باب: جو شخص گواہی سے انکار کر دے

18458 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: مَنْ نَكَلَ عَنْ شَهَادَتِهِ بَعْدَ قَتْلِهِ، فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ، بِقَدْرِ حِصَّتِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: " وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: عَلَيْهِ الْقَتْلُ "

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص (ملزم کے) قتل ہو جانے کے بعد گواہی سے انکار کر دے تو اس پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جو اس کے حصے کے حساب سے ہوگی معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

18459 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ بِالزِّنَا، فَرُجِمَا، ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمْ فَقَالَ: عَلَيْهِ رُبُعُ الدِّيَةِ فِي مَالِهِ

❀❀ عکرمہ چار ایسے گواہوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جنہوں نے ایک مرد اور ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی ہو اور پھر ان دونوں (مرد و عورت) کو سنگسار کر دیا جائے پھر ان چار گواہوں میں سے ایک رجوع کر لے تو عکرمہ فرماتے ہیں: اس پر اپنے مال میں سے ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

18460 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَرَقَ، ثُمَّ رَجَعَا عَنْ شَهَادَتِهِمَا، فَقَالَ: لَوْ أَعْلَمُكُمَا تَعَمَّدْتُمَاهُ لَقَطَعْتُ أَيْدِيَكُمَا، وَأَغْرَمَهُمَا دِيَةَ يَدِهِ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے دو آدمیوں نے ایک شخص کے خلاف گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے پھر ان دونوں نے اپنی گواہی سے رجوع کر لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دونوں کے بارے میں مجھے یہ پتہ ہوتا کہ تم نے جان بوجھ کر (جھوٹی گواہی دی ہے) تو میں تم دونوں کے ہاتھ کٹوا دیتا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو اس شخص کے ہاتھ کی دیت کا جرمانہ کیا۔

18461 - آثار صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَطَرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ بِسَرِقَةٍ، فَقَطَعَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ بِرَجُلٍ فَقَالَ: هٰذَا الَّذِي سَرَقَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ كُنْتُمَا تَعَمَّدْتُمَاهُ لَقَطَعْتُكُمَا، فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا عَنِ الْآخَرِ، وَأَغْرَمَهُمَا دِيَةَ الْأَوَّلِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک شخص کے خلاف چوری کی گواہی دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا پھر ان دو آدمیوں میں سے ایک شخص ایک اور شخص کو لے کے آیا اور بولا اس شخص نے چوری کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دونوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہوتا تو میں نے تم دونوں کے ہاتھ کٹوا دینے تھے پھر دوسرے شخص کے بارے میں حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی گواہی کو کالعدم قرار دیا اور پہلے شخص کی دیت کا انہیں جرمانہ کیا۔

18462 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: شَهِدَ رَجُلَانِ بِسَرِقَةٍ عَلٰى رَجُلٍ، فَقَطَعَ عَلِيٌّ يَدَهُ، ثُمَّ جَاءَ االْغَدَ بِرَجُلٍ فَقَالَا: اَخْطَاْنَا بِالْاَوَّلِ، هُوَ هٰذَا الْاٰخَرُ، فَاَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ، وَاَغْرَمَهُمَا دِيَةَ الْاَوَّلِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک شخص کے خلاف چوری کی گواہی دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا اگلے دن وہ دونوں ایک اور شخص کو لے آئے اور بولے پہلے شخص کے بارے میں ہم سے غلطی ہوگئی تھی اور اصل چور یہ دوسرے والا ہے' تو دوسرے شخص کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی گواہی کو کالعدم قرار دیا اور پہلے شخص کی دیت کا ان دونوں کو جرمانہ کیا۔

18463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ فِيْ حَقٍّ، فَقُضِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَنْكَرَا بَعْدَ ذٰلِكَ، وَقَالَا: شَهِدْنَا بِبَاطِلٍ قَالَ: اِنْ كَانَا عَدْلَيْنِ يَوْمَ شَهِدَا، جَازَتْ شَهَادَتُهُمَا قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، وَابْنُ عُلَاثَةَ قَاضِيْ اَهْلِ الْجَزِيْرَةِ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُمَا، وَيُرَدُّ الْمَالُ اِلَى الْاَوَّلِ

❀❀ قتادہ' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے خلاف کسی حق کے بارے میں گواہی دے دیتے ہیں تو اس شخص کے خلاف فیصلہ ہو جاتا ہے پھر وہ دونوں گواہ بعد میں اس کا انکار کر دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہم نے غلط گواہی دی تھی قتادہ فرماتے ہیں: جس دن ان دونوں نے گواہی دی تھی اگر وہ دونوں اس دن عادل تھے تو ان کی گواہی درست ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری اور ابن علاثہ جو اہل جزیرہ کے قاضی ہیں یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ان دونوں کی گواہی درست نہیں ہوگی اور مال پہلے شخص کو لوٹا دیا جائے گا۔

18464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ: فِيْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ بِالْحَقِّ، فَاُخِذَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَا: اِنَّمَا شَهِدْنَا عَلَيْهِ بِزُوْرٍ قَالَ: نُغَرِّمُهُ فِيْ اَمْوَالِهِمَا

❀❀ معمر اور ابن شبرمہ نے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے جو دونوں کسی شخص کے خلاف کسی شخص کے حوالے سے گواہی دے دیتے ہیں اور اس شخص سے وہ چیز وصول کر لی جاتی ہے پھر وہ دونوں یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے خلاف جھوٹی گواہی دی تھی تو معمر اور ابن شبرمہ کہتے ہیں ہم ان دونوں کے اموال میں ان دونوں کو جرمانہ عائد کریں گے۔

18465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ بِحَقٍّ، فَاُخِذَ مِنْهُ، فَرَجَعَ اَحَدُهُمَا فَقَالَ الْحَكَمُ: تَجُوْزُ شَهَادَتُهُمَا وَقَالَ حَمَّادٌ: يَضْمَنُ هٰذَا الَّذِيْ رَجَعَ نَصِيْبَهُ

❀❀ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حکم اور حماد سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی حق کے حوالے سے کسی شخص کے خلاف گواہی دے دیتے ہیں اس شخص سے وہ حق وصول کر لیا جاتا ہے پھر ان دونوں گواہوں میں سے ایک رجوع

کرلیتا ہے' تو حکم نے جواب دیا: ان دونوں کی گواہی درست ہوگی جبکہ حماد نے جواب دیا: وہ شخص جس نے رجوع کیا ہے وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

18466 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: شَهِدَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِشَهَادَةٍ فَاَمْضَى الْحُكْمَ فِيهَا، ثُمَّ رَجَعَ الرَّجُلُ بَعْدُ فَلَمْ يُصَدِّقْ قَوْلَهُ

❀❀ قاضی شریح کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس گواہی دی انہوں نے اس گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا اس کے بعد اس شخص نے گواہی سے رجوع کرلیا تو قاضی شریح نے اس کے قول کی تصدیق نہیں کی۔

18467 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هُشَيْمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيدُ بْنُ زَادَوَيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَتِهِمَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا اَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ بَعْدَمَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ رَجَعَ هُوَ وَالْاٰخَرُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا يُلْتَفَتُ اِلٰى رُجُوعِهِ اِذَا مَضَى الْقَضَاءُ

❀❀ یزید بن زادویہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے امام شعبی کو سنا جن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کے خلاف دو آدمی گواہی دے دیتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے' اور ان دونوں کی گواہی کی بنیاد پر قاضی میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادیتا ہے پھر عورت کی عدت گزرنے کے بعد ان دونوں گواہوں میں سے ایک گواہ اس کے ساتھ شادی کرلیتا ہے' اور دوسرا گواہ اور وہ گواہ اپنی گواہی سے رجوع کرلیتا ہے' تو امام شعبی نے فرمایا: جب فیصلہ دیا جاچکا تو پھر اس کے رجوع کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

18468 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَهِدَ الرَّجُلُ بِشَهَادَتَيْنِ، قُبِلَتِ الْاُوْلٰى، وَتُرِكَتِ الْاٰخِرَةُ، وَاُنْزِلَ مَنْزِلَةَ الْغُلَامِ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص دو گواہیاں دے (جو ایک دوسرے سے مختلف ہوں) تو پہلے والی کو قبول کیا جائے گا اور دوسری والی کو ترک کردیا جائے گا اور اسے کمسن لڑکے کے حکم میں رکھا جائے گا''۔

18469 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ سُفْيَانُ: قُلْنَا: الشَّاهِدُ هُوَ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ اَنْ يَزِيدَ فِيْ شَهَادَتِهِ، وَيُنْقِصَ مِنْهَا، اِذَا لَمْ يَمْضِ الْحُكْمُ، فَاِذَا مَضَى الْحُكْمُ فَرَجَعَ الشَّاهِدُ غَرِمَ مَا شَهِدَ بِهِ قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلٰى شَهَادَةِ رَجُلٍ، فَقَضَى الْقَاضِيْ بِشَهَادَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ الشَّاهِدُ الَّذِيْ شَهِدَ عَلٰى شَهَادَتِهِ، فَقَالَ: لَمْ اُشْهِدْهُ بِشَيْءٍ قَالَ: نَقُوْلُ: اِذَا قَضَى الْقَاضِيْ مَضَى الْحُكْمُ

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں گواہ کے بارے میں یہ گنجائش ہے کہ وہ اپنی گواہی میں اضافہ کرے یا کمی کردے جب تک اس کے بارے میں قاضی کا فیصلہ نہ آچکا ہو لیکن جب قاضی کا فیصلہ آجائے اس کے بعد اگر گواہ رجوع کرتا ہے'

تو اس نے جو گواہی دی تھی اس کا وہ جرمانہ ادا کرے گا۔

سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کی گواہی کے بارے میں گواہی دے دیتا ہے اور اس کی گواہی کی بنیاد پر قاضی فیصلہ سنا دیتا ہے پھر وہ گواہ آتا ہے جس کی گواہی کے بارے میں اس شخص نے گواہی دی تھی اور یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اسے کسی چیز کا گواہ نہیں بنایا تھا تو سفیان کہتے ہیں ہم یہ کہیں گے کہ جب قاضی نے فیصلہ دے دیا ہو تو اس کا فیصلہ برقرار رہے گا۔

18470 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي الرَّجُلِ يُسْاَلُ اَعِنْدَكَ شَهَادَةٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، ثُمَّ يَشْهَدُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَجَازَ شَهَادَتَهُ

❀❀ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا تمہارے پاس گواہی موجود ہے؟ وہ جواب دیتا ہے جی نہیں! اس کے بعد وہ گواہی دے بھی دیتا ہے تو امام شعبی نے اس کی گواہی کو درست قرار دیا۔

18471 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهِ اَنَّهُ: "اِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا، فَرُجِمَ، ثُمَّ نَكَلُوا بَعْدُ، فَاِنْ قَالُوا: عَمَدْنَا ذٰلِكَ رُجِمُوا، وَاِنْ قَالُوا: اَخْطَاْنَا اِنَّمَا هُوَ فُلَانٌ، لَمْ يُصَدَّقُوْا عَلٰى فُلَانٍ مِنْ اَجْلِ قَوْلِهِمُ الْاَوَّلِ، وَحُدُّوا فِيْ قَوْلِهِمِ الْاٰخِرِ، وَجُعِلَتْ دِيَةُ الَّذِيْ رُجِمَ بِشَهَادَتِهِمْ عَلَيْهِمْ فِيْ اَمْوَالِهِمْ، وَلَمْ يُجْعَلْ عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَاِنْ نَكَلَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةٌ فَقَالُوا: عَمَدْنَا ذٰلِكَ قُتِلُوا، وَلَمْ يُضْرَبِ الَّذِيْ لَمْ يَنْكُلْ، وَلَمْ يُغَرَّمْ، وَلَمْ يُصَدَّقُوْا عَلَيْهِ، وَكَذٰلِكَ اِنْ نَكَلَ رَجُلٌ، اَوْ رَجُلَانِ قَالَ: وَكَذٰلِكَ الْقَطْعُ، وَالْحَدُّ فِي الْحُدُوْدِ، اِذَا شَهِدُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ نَكَلُوا، ثُمَّ قَالُوا: عَمَدْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا مِثْلَ مَا قَصَصْتُ فِي الرَّجْمِ، فَاِنْ نَكَلَ الْاَرْبَعَةُ فَقَالُوا: اَخْطَاْنَا اِنَّمَا هُوَ فُلَانٌ جُلِدُوا، وَجُعِلَتِ الدِّيَةُ عَلَيْهِمْ فِيْ اَمْوَالِهِمْ خَاصَّةً، وَلَمْ يُصَدَّقُوْا عَلٰى فُلَانٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں قابل اعتماد سمجھتا ہوں کہ اگر چار افراد کسی شخص کے خلاف زنا کی گواہی دے دیں اور اس شخص کو سنگسار کر دیا جائے اور وہ گواہ اس کے بعد گواہی سے رجوع کر لیں اگر وہ یہ کہیں کہ ہم نے جان بوجھ کر (جھوٹی گواہی دی تھی) تو انہیں سنگسار کر دیا جائے گا اور اگر وہ یہ کہیں کہ ہم سے غلطی ہوئی تھی اصل مجرم فلاں شخص تھا تو پہلے شخص کے بارے میں ان کی غلط بیانی کی وجہ سے دوسرے شخص کے بارے میں ان کے بیان کی تصدیق نہیں کی جائے گی انہوں نے دوسرے شخص پر جو الزام لگایا ہے اس کے حوالے سے ان پر (زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی) حد جاری کی جائے گی اور ان کی گواہی کی بنیاد پر جس شخص کو سنگسار کیا گیا تھا اس کی دیت کی ادائیگی ان لوگوں پر لازم ہوگی جو ان کے اپنے اموال میں سے کی جائے گی یہ ادائیگی عاقلہ پر لازم نہیں ہوگی اگر ان چار افراد میں سے تین لوگ انکار کر دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہم نے جان بوجھ کر (جھوٹی گواہی دی تھی) تو انہیں قتل کر دیا جائے گا لیکن جس شخص نے گواہی سے رجوع نہیں کیا اس کی پٹائی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس پر جرمانہ کیا جائے گا اس شخص کے بارے میں ان تین افراد کے بیان کی تصدیق نہیں کی جائے گی اسی طرح اگر ان میں سے ایک شخص یا دو شخص انکار کر دیتے ہیں (تو بھی یہی حکم ہوگا) وہ فرماتے ہیں: ہاتھ کاٹنے کا یا کسی بھی حد کے جاری ہونے کا یہی حکم ہے کہ جب ان گواہوں نے مجرم کے خلاف گواہی دی ہو اور پھر وہ انکار کر دیں اور پھر وہ یہ بیان کریں کہ ہم نے جان بوجھ کر کیا ہے یا ہم سے غلطی

ہوئی ہے' تو دونوں صورتوں میں وہی حکم ہوگا جو سنگسار کرنے کے بارے میں' میں بیان کر چکا ہوں اگر چاروں گواہ انکار کر دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہم سے غلطی ہوئی تھی اور اصل شخص فلاں تھا تو پھر انہیں (زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی سزا میں) کوڑے لگائے جائیں گے اور (جو شخص ان کی گواہی کی وجہ سے سنگسار کیا گیا تھا اس کی) دیت کی ادائیگی ان لوگوں پر لازم ہوگی جو خاص طور پر ان کے اموال میں سے ادا کی جائے گی اور دوسرے شخص کے بارے میں ان کے بیان کے تصدیق نہیں کی جائے گی۔

18472 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَقَالَ لِي اَهْلُ الْعِلْمِ: " اِنْ شَهِدَ رَجُلَانِ عَلٰى رَجُلٍ اَنَّ عَلَيْهِ حَقًّا لِفُلَانٍ فَوَاخَذَهُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَا: اِنَّمَا هُوَ عَلٰى فُلَانٍ وَكَانَا عَدْلَيْنِ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ: يُؤْخَذُ الْمَالُ مِنْهُمَا اِنْ قَالَا: عَمَدْنَاهُ بِتِلْكَ الشَّهَادَةِ عَمْدًا اَوْ اَخْطَانَا فَيُؤْخَذُ مِنْهُمُ الْمَالُ فَيُدْفَعُ اِلَى الَّذِي شَهِدُوا عَلَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہل علم نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ اگر دو آدمی کسی شخص کے خلاف یہ گواہی دے دیں کہ اس پر فلاں شخص کا حق لازم ہے' اور پھر وہ حق اس سے وصول کر لیا جائے اور پھر وہ دونوں گواہ یہ کہیں کہ اصل میں یہ حق تو فلاں پر تھا اور وہ دونوں گواہ پہلی مرتبہ میں عادل بھی ہوں' تو ان دونوں سے مال وصول کیا جائے گا اگر وہ یہ کہیں کہ ہم نے وہ گواہی جان بوجھ کر دی تھی یا غلطی سے دی تھی تو پھر ان سے مال وصول کر کے اس شخص کو دیا جائے گا جس کے خلاف انہوں نے پہلی مرتبہ گواہی دی تھی۔

بَابُ دِيَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کی دیت کا حکم

18473 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: دِيَةُ الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ: قُلْتُ فَنَصَارَى الْعَرَبِ؟ قَالَ: مِثْلُهُمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت کی دیت چار ہزار درہم ہوگی ابن جریج کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: عربوں کے عیسائیوں کا حکم کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: وہ ان کی مانند ہیں۔

18474 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرَضَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَاَنَّهُ يُنْفَى مِنْ اَرْضِهِ اِلٰى غَيْرِهَا وَاَنَّ رَجُلًا مِنْ خَثْعَمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْحَرَّةِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَاَنَّ عُمَرَ نَفَاهُ مِنْ اَرْضِ خَثْعَمٍ، اَوْ قَالَ مِنْ بَيْتِهِ " قَالَ عَمْرٌو: فَكَانَ عِنْدَنَا حَتّٰى جَهَّزْنَاهُ اِلٰى قَوْمِهِ فَانْطَلَقَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر مسلمان پر چار ہزار درہم کی ادائیگی لازم قرار دی ہے جو اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے کسی بھی شخص کو قتل کر دیتا ہے (اور یہ سزا بھی مقرر کی ہے کہ) اس شخص کو اس کے علاقے سے جلاوطن کر کے کہیں اور بھیج دیا جائے گا ایک مرتبہ خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں

حرہ کے رہنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خثعم کے علاقے سے اسے جلاوطن کر دیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے گھر سے اسے جلاوطن کر دیا تھا

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: وہ شخص ہمارے ہاں رہا یہاں تک کہ ہم نے اسے اس کی قوم کی طرف واپس جانے کا سامان فراہم کیا تو وہ چلا گیا۔

18475 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَقْلَ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُوْدِ، وَالنَّصَارٰى نِصْفَ عَقْلِ الْمُسْلِمِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں اور عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف قرار دی ہے۔

18476 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا: رُفِعَ اِلَيْهِ قَتَلَ يَهُوْدِيًّا، اَوْ نَصْرَانِيًّا " ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے ان کے سامنے مقدمہ پیش کیا جس نے یہودی یا عیسائی شخص کو قتل کیا تھا...... اس کے بعد راوی نے ابن جریج کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

18477 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةُ آلَافٍ

❀❀ سعید بن مسیب اور حسن بصری فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار (درہم) ہوگی۔

18478 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَغَيْرِهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: جَعَلَ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

❀❀ زہری اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی ہے۔

18479 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم مقرر کی ہے۔

18480 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسٰى، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ: اِنْ كَانَ لِصًّا اَوْ حَارِبًا فَاضْرِبْ عُنُقَهُ وَاِنْ كَانَ لِطِيَرَةٍ مِنْهُ فِي غَضَبٍ فَاَغْرِمْهُ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

❀❀ عمرو بن دینار نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک مسلمان شخص کے بارے میں خط لکھا جس نے اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ وہ (قتل کرنے والا شخص) اگر کوئی چور یا ڈاکو ہے تو تم اس کی گردن اڑا دو اور اگر اس نے وقتی اشتعال میں آ کے قتل کیا ہے تو تم اسے چار ہزار درہم کا جرمانہ عائد کرو۔

18481 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَلِيحِ بْنَ اُسَامَةَ، يُحَدِّثُ اَنَّ مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ فَكَتَبَ فِيهِ اَبُو مُوسٰى اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ فِيهِ عُمَرُ: اِنْ كَانَتْ طِيرَةً مِنْهُ فَاَغْرِمْهُ الدِّيَةَ، وَاِنْ كَانَ خُلُقًا اَوْ عَادَةً فَاَقِدْهُ مِنْهُ

❀❀ ابوملیح بن اسامہ بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان نے اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے ایک (اہل کتاب کے) شخص کو قتل کر دیا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں جوابی خط میں لکھا کہ اگر تو یہ وقتی اشتعال کا نتیجہ ہے تو تم ادائیگی کا جرمانہ کرو اور اگر یہ (اس قاتل کی) عادت یا معمول ہے تو تم اسے قصاص دلواؤ۔

18482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: "قَضٰى فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ نَصْرَانِيًّا، اَوْ يَهُودِيًّا، فَكَتَبَ: اِنْ كَانَ لِصًّا عَادِيًا فَاقْتُلُوهُ، وَاِنْ كَانَتْ اِنَّمَا هِيَ طِيرَةٌ مِنْهُ فِي غَرَضٍ فَاَغْرِمُوهُ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ"

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ بات تحریر تھی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس نے ذمیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کیا تھا جو عیسائی تھا یا شاید یہودی تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا کہ اگر تو وہ عادی چور ہے تو تم اسے قتل کر دو اور اگر یہ وقتی اشتعال کا نتیجہ ہے تو پھر تم اس پر چار ہزار درہم کا جرمانہ عائد کرو۔

بَابُ دِيَةِ الْمَجُوسِيِّ

باب: مجوسی کی دیت کا حکم

18483 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: دِيَةُ الْمَجُوسِيِّ؟ قَالَ: ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجوسی کی دیت کتنی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: آٹھ سو درہم۔

18484 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ الْمُسْلِمِينَ، يَقَعُونَ عَلَى الْمَجُوسِ فَيَقْتُلُونَهُمْ فَمَاذَا تَرٰى؟ فَكَتَبَ

اِلَيْهِ عُمَرُ: اِنَّمَا هُمْ عَبِيدٌ فَاَقِمْهُمْ قِيمَةَ الْعَبْدِ فِيكُمْ فَكَتَبَ اَبُوْ مُوْسٰى بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَوَضَعَهَا عُمَرُ لِلْمَجُوسِيِّ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مسلمانوں نے مجوسیوں پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا ہے' تو آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ مجوسی غلام شمار ہوں گے تم ایک غلام کی طرح ان کی قیمت کا تعین کرو جو تمہارے درمیان کسی غلام کی قیمت ہوتی ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ وہ آٹھ سو درہم کے لگ بھگ ہوتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس رقم کو مجوسی کی دیت مقرر کر دیا۔

18485 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: دِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ،

❀❀ قتادہ نے سعید بن میسّب کا یہ بیان نقل کیا ہے مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہوگی۔

18486 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

❀❀ معمر نے عمرو کے حوالے سے حسن بصری سے سعید بن میسّب کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

18487 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، وَغَيْرِهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: جَعَلَ دِيَةَ الْمَجُوسِيِّ نِصْفَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

❀❀ سماک اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجوسی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی تھی۔

18488 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دِيَةُ الذِّمِّيِّ خَمْسُ مِائَةِ دِيْنَارٍ

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ذمی کی دیت پانچ سو دینار ہوگی۔

18489 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَ دِيَةَ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم مقرر کی تھی۔

18490 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

18491 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: " دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَكُلِّ ذِمِّيٍّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ قَالَ: وَكَذٰلِكَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي

بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَجَعَلَ فِي بَيْتِ الْمَالِ نِصْفَهَا وَاَعْطٰى اَهْلَ الْمَقْتُوْلِ نِصْفًا ثُمَّ قَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِنِصْفِ الدِّيَةِ فَاَلْغَى الَّذِيْ جَعَلَهُ مُعَاوِيَةُ فِي بَيْتِ الْمَالِ قَالَ: وَاَحْسَبُ عُمَرَ رَاٰى ذٰلِكَ النِّصْفَ الَّذِيْ جَعَلَهُ مُعَاوِيَةُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ظُلْمًا مِنْهُ " قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَمْ يُقْضَ لِيْ اَنْ اُذَاكِرَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَاُخْبِرَهُ اَنْ قَدْ كَانَتِ الدِّيَةُ تَامَّةً لِاَهْلِ الذِّمَّةِ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: دِيَتُهُ اَرْبَعَةُ آلَافٍ فَقَالَ: " اِنَّ خَيْرَ الْاُمُوْرِ مَا عُرِضَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهِ) (النساء: 92) فَاِذَا اَعْطَيْتَهُ ثُلُثَ الدِّيَةِ فَقَدْ سَلَّمْتَهَا اِلَيْهِ "

❀❀ زہری فرماتے ہیں: یہودی عیسائی اور مجوسی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایسا ہی ہوتا تھا یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس دیت کا نصف حصہ بیت المال میں جمع کروانا شروع کر دیا اور نصف حصہ مقتول کے ورثاء کو دے دیتے تھے پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے نصف دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جو نصف حصہ بیت المال میں جمع کروایا کرتے تھے اسے انہوں نے کالعدم قرار دیا زہری کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس نصف حصے کو ظلم قرار دیا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیت المال میں جمع کروا دیا کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: مجھے یہ موقع نہیں مل سکا کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ بات چیت کرتا اور انہیں یہ بات بتاتا کہ ذمیوں کی دیت بھی مکمل ہوتی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: ذمی کی دیت چار ہزار ہوگی انہوں نے جواب دیا: امور میں سب سے بہتر وہ ہوتا ہے جسے اللہ کی کتاب پر پیش کیا جائے (اور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیا جائے گا) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تو دیت اس کے اہل کے حوالے کی جائے گی''۔

تو جب تم اسے دیت کا ایک تہائی حصہ دے دو گے تو تم وہ اس کے سپرد کر دو گے۔

18492 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلًا مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَمْدًا فَرُفِعَ اِلٰى عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْتُلْهُ بِهِ وَغَلَّظَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ مِثْلَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَتَلَ خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَلَمْ يَقْتُلْهُ بِهِ وَغَلَّظَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ اَلْفَ دِيْنَارٍ

❀❀ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک مسلمان نے ایک ذمی کو عمد کے طور پر قتل کر دیا اس کا مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس مسلمان کو اس ذمی کے بدلے میں قتل نہیں کروایا البتہ اس مسلمان پر دیت مغلظہ کی ادائیگی لازم قرار دی جو مسلمان کی دیت کی مانند تھی۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں خالد بن مہاجر نے ایک ذمی کو قتل کر دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کے بدلے میں قتل نہیں کروایا البتہ انہوں نے خالد بن مہاجر پر دیت مغلظہ یعنی ایک ہزار دینار کی ادائیگی مقرر کی۔

18493 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ، وَمُعَاوِيَةَ مِثْلَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

18494 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ، وَكُلِّ ذِمِّيٍّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ قَالَ اَبُوْ حَنِيفَةَ وَهُوَ قَوْلِي

❀❀ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی، عیسائی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: میرا بھی یہی قول ہے۔

18495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا، يُحَدِّثُ: اَنَّ رَجُلًا، يَهُوْدِيًّا قُتِلَ غِيلَةً فَقَضٰى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفِ دِرْهَمٍ

❀❀ حمید طویل بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ ایک یہودی کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں بارہ ہزار درہموں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

18496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ، وَقَالَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ اَيْضًا

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

18497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، يَاْثُرُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُ قَالَ: فِيْ كُلِّ مُعَاهَدٍ مَجُوسِيٍّ، اَوْ غَيْرِهِ الدِّيَةُ وَافِيَةٌ

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ہر ذمی کی خواہ وہ مجوسی ہو یا کوئی اور ہو اس کی مکمل دیت ہوگی۔

18498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَصَالِحٍ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالُوا: عَقْلُ كُلِّ مُعَاهَدٍ مِنْ اَهْلِ الْكُفْرِ وَمُعَاهَدَةٍ كَعَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ ذُكْرَانِهِمْ وَاِنَاثِهِمْ، جَرَتْ بِذٰلِكَ السُّنَّةُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ یعقوب بن عتبہ، صالح اور اسماعیل بن محمد فرماتے ہیں: اہل کفر سے تعلق رکھنے والے ہر ذمی مرد اور ذمیہ عورت کی دیت مسلمان مردوں اور خواتین کی دیت کی مانند ہوگی نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس بارے میں سنت جاری ہو چکی ہے۔

18499 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ ، وَالنَّصْرَانِيِّ ، وَالْمَجُوسِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ قَالَ مَعْمَرٌ ، وَقَالَهُ الشَّعْبِيُّ اَيْضًا

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہودی، عیسائی اور مجوسی کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: امام شعبی نے بھی یہی بات کہی ہے۔

18500 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَالثَّوْرِيِّ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: دِيَةُ الذِّمِّيِّ دِيَةُ الْمُسْلِمِ

❀❀ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے ذمی کی دیت مسلمان کی دیت ہوگی (یعنی اس کے جتنی ہوگی)۔

18501 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ دِيَةُ الْمُسْلِمِ ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْمُسْلِمِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان (کی دیت جتنی ہوگی) اور اس (عیسائی یا یہودی) کا کفارہ مسلمان کا کفارہ ہوگا (یعنی اس کی مانند ہوگا)۔

بَابُ قَوَدِ الْمُسْلِمِ بِالذِّمِّيِّ

باب: مسلمان سے ذمی کو قصاص دلوانا

18502 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: لَا قَوَدَ عَلَى الْمُسْلِمِ مِنْ كَافِرٍ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ اَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ ، قَالَ مَعْمَرٌ: اَخْبَرَنِيهِ الزُّهْرِيُّ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: مسلمان پر کسی کافر کو قصاص دینا لازم نہیں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان جو مکتوب تحریر کروایا تھا اس میں یہ بھی لکھوایا تھا کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

18503 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، فِي الْمُسْلِمِ يَقْتُلُ الذِّمِّيَّ قَالَ: فِيهِ الدِّيَةُ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ قَوَدٌ وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ

❀❀ عکرمہ ایسے مسلمان کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی ذمی کو قتل کر دیتا ہے وہ کہتے ہیں اس پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اس پر قصاص دینا لازم نہیں ہوگا یہی بات سفیان ثوری نے عکرمہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

18504 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

18505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَا يُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّيِّ، وَلَا الْمَمْلُوكِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: مسلمان سے ذمی کو قصاص نہیں دلوایا جائے گا اور نہ ہی غلام کو دلوایا جائے گا۔

18506 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو قَزَعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے علاوہ سب کے لئے مسلمان ایک ہاتھ کی مانند ہیں یہ ایک دوسرے کی جان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کا عام فرد بھی ان کی دی ہوئی پناہ کے بارے میں کوشش کرے گا اور کسی کافر کو کسی مسلمان کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی معاہد کو اس کے معاہدے کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا۔

18507 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قِيلَ لِعَلِيٍّ هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا اِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقِرَابِ، فَاَخْرَجَ مِنَ الْقِرَابِ صَحِيفَةً، فَاِذَا فِيهَا: الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ، لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو بطور خاص کوئی عہد دیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف وہ چیز ہے جو اس میان میں ہے پھر انہوں نے اس میان میں سے ایک صحیفہ نکال کے دکھایا جس میں یہ تحریر تھا اپنے علاوہ سب کے لئے اہل ایمان ایک ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہیں ان کے خون برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی پناہ کے بارے میں ان کا عام فرد بھی کوشش کرے گا کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی معاہد کو اس کے معاہدے کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا۔

18508 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ قَالَ: لَا، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِلَّا اَنْ يُعْطِيَ اللّٰهُ عَبْدًا فَهْمًا

18506-صحيح ابن خزيمة - كتاب الزكوة' جماع أبواب صدقة المواشي من الإبل والبقر والغنم - باب النهي عن الجلب عند أخذ الصدقة من المواشي ' حديث: 2120'سنن ابن ماجه - كتاب الديات' باب المسلمون تتكافأ دماؤهم - حديث: 2680'المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6597'المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' ما أسند معقل بن يسار - عبد السلام بن أبي الجنوب' حديث: 17270

فِيْ كِتَابِهِ اَوْ مَا فِي الصَّحِيفَةِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الْاَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

❀❀ ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا قرآن کے علاوہ آپ لوگوں کے پاس کوئی خاص چیز ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے (ہمارے پاس مخصوص کوئی چیز نہیں ہے) صرف وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنی کتاب کے بارے میں فہم عطا کر دیتا ہے یا وہ چیز ہے جو ایک صحیفے میں تحریر ہے میں نے دریافت کیا: صحیفے میں کیا تحریر ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: دیت کے احکام ہیں قیدی کو چھڑوانے کے احکام ہیں اور یہ حکم ہے کہ کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

18509 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الشَّامَ فَوَجَدَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَهَمَّ اَنْ يُقِيدَهُ، فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اَتُقِيدُ عَبْدَكَ مِنْ اَخِيكَ فَجَعَلَ عُمَرُ دِيَتَهُ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے وہاں انہوں نے ایک شخص کو پایا کہ اس نے ایک ذمی کو قتل کر دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قصاص دلوانے کا ارادہ کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ اپنے غلام کو اپنے بھائی سے قصاص دلوائیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (ذمی) کی دیت مقرر کی تھی۔

18510 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ عُمَرَ: اَرَادَ اَنْ يُقِيدَ رَجُلًا مُسْلِمًا بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فِي جِرَاحَةٍ، فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اَتُقِيدُ عَبْدَكَ مِنْ اَخِيكَ؟

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ ذمیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو ایک زخم کا حوالے سے مسلمان کو قصاص دلوائیں تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ اپنے غلام کو اپنے بھائی سے قصاص دلوائیں گے۔

18511 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ، اَنَّ رَجُلًا مُسْلِمًا شَجَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَهَمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُقِيدَهُ، قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: قَدْ عَلِمْتَ اَنْ لَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ، وَاَثَرَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي شَجَّتِهِ دِينَارًا فَرَضِيَ بِهِ

❀❀ ابن ابوحصین بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان نے ایک ذمی کو زخمی کر دیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قصاص دلوانے کا ارادہ کیا تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ اس ذمی کو اس بات کا حق نہیں ہوگا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس بارے میں روایت نقل کی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس زخم کے بدلے میں اسے ایک دینار دیا اور وہ اس سے راضی ہو گیا۔

18512 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: " كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: جِرَاحُ الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ جِرَاحِ الْمُسْلِمِ "

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا تھا کہ ذمیوں سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کے زخم مسلمان کے زخم کا نصف شمار ہوگا (یعنی اس کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہوگی)۔

18513 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " الْمُسْلِمُ يَقْتُلُ النَّصْرَانِيَّ عَمْدًا قَالَ: دِيَتُهُ قَالَ: قُلْتُ: يُغَلَّظُ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ؟ قَالَ: لَا "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگرایک مسلمان کسی عیسائی کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: اس کی دیت دینا لازم ہوگا میں نے دریافت کیا: کیا حرم میں اس کی دیت مغلظہ ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

18514 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ اَقَادَ مِنْ مُسْلِمٍ قَتَلَ يَهُوْدِيًّا، وَقَالَ: اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفَى بِذِمَّتِي

❀❀ عبدالرحمٰن بن بیلمانی نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مسلمان سے قصاص دلوایا تھا جس نے ایک یہودی کو قتل کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ اپنی دی ہوئی پناہ کو پورا کروں۔

18515 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ رَجُلًا مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ اَهْلِ الْحِيرَةِ فَاَقَادَ مِنْهُ عُمَرُ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک مسلمان نے ایک ذمی شخص کو قتل کر دیا تھا جس کا تعلق حیرہ سے تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے قصاص دلوایا تھا۔

18516 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَانَ يَرَى قَوَدَ الْمُسْلِمِ بِالذِّمِّيِّ،

❀❀ ابراہیم نخعی اس بات کے قائل ہیں کہ مسلمان ذمی کے بدلے میں قصاص دے گا۔

18517 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَهُ

❀❀ امام ابوحنیفہ نے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18518 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: شَهِدْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَدِمَ اِلَى اَمِيرِ الْجَزِيرَةِ - اَوْ قَالَ: الْحِيرَةِ - فِي رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ اَنْ

اُدْفَعْهُ اِلٰى وَلِيِّهِ فَاِنْ شَاءَ قَتَلَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، قَالَ: فَدُفِعَ اِلَيْهِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ، وَاَنَا اَنْظُرُ

❀❀ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے اس مکتوب کی آمد کے وقت موجود تھا جو جزیرہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حیرہ کے امیر کے پاس آیا تھا جو اس مسلمان شخص کے بارے میں تھا جس نے ایک ذمی کو قتل کر دیا تھا (اس میں یہ تحریر تھا) کہ تم اس مسلمان کو مقتول کے ولی کے سپرد کر دو اگر وہ چاہے گا تو اسے قتل کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا راوی بیان کرتے ہیں: تو اس مسلمان کو اس ولی کے سپرد کر دیا گیا' تو اس نے اس کی گردن اڑا دی اور میں یہ دیکھ رہا تھا۔

18519 - اقوال تابعین: قَالَ مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ زِيَادِ بْنِ مُسْلِمٍ وَقَتَلَ هِنْدِيًّا بِعَدَنَ: اَنْ اَغْرِمْهُ، خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَلَا تَقْتُلْهُ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے زیاد بن مسلم کے بارے میں خط لکھا جس نے عدن میں ایک ہندی کو قتل کر دیا تھا کہ تم اس پر جرمانہ عائد کرو جو پانچ سو دینار ہو گا تم اسے قتل نہ کرنا۔

18520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، - اَحْسَبُهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيْرَةِ نَصْرَانِيٍّ قَتَلَهُ مُسْلِمٌ اَنْ يُقَادَ صَاحِبُهُ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ لِلنَّصْرَانِيِّ: اقْتُلْهُ، قَالَ: لَا يَاْبٰى حَتّٰى يَاْتِيَ الْغَضَبُ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا تُقِدْهُ مِنْهُ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک عیسائی شخص کے بارے میں خط لکھا تھا جسے ایک مسلمان شخص نے قتل کر دیا تھا کہ اس مسلمان سے قصاص دلوایا جائے لوگوں نے عیسائی شخص کو یہ کہنا شروع کیا کہ تم اسے قتل کر دو اس نے کہا: جی نہیں! جب تک اشتعال نہیں آ جاتا ابھی وہ اسی حالت میں تھا کہ اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوسرا مکتوب آ گیا کہ تم اس (عیسائی) کو مسلمان سے قصاص نہ دلواؤ۔

18521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ...، عَنِ الْحَكَمِ الْاَشْعَثِ، عَنْ... الْعِجْلِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا فَحَرَامٌ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ اَنْ يَشُمَّ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ مِائَةِ عَامٍ،

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ناجائز طور پر کسی ذمی کو ناجائز طور پر قتل کر دے اس پر جنت خوشبو سونگھنا بھی حرام ہو گا اگرچہ اس کی خوشبو ایک سو سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے۔

18522 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ قَتْلِ النَّصْرَانِيِّ الْمُسْلِمَ

باب: عیسائی کا مسلمان کو قتل کر دینا

18523 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَصْرَانِيٌّ يَقْتُلُ مُسْلِمًا عَمْدًا فَلَمْ يَكُنْ لَهُ بِهِ عَلِمٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عیسائی شخص مسلمان کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے اور اسے مسلمان کے بارے میں علم نہیں ہوتا (متن میں اتنی ہی عبارت موجود ہے عطاء کا جواب مذکور نہیں ہے)۔

18524 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: يُخَيَّرُ الْمُسْلِمُ فَإِنْ شَاءَ الْقَوَدَ، وَإِنْ شَاءَ الدِّيَةَ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مسلمان کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے گا تو قصاص لے گا اور اگر چاہے تو دیت لے گا۔

18525 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا، ثُمَّ اَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ، وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی کو قتل کر دیا اس لڑکی کے زیور کی وجہ سے اسے قتل کیا تھا پھر اس کی لاش کو ایک گڑھے میں ڈال دیا اس یہودی نے اس لڑکی کا سر پتھر کے ذریعے کچلا تھا اس یہودی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے مرنے تک پتھر مارے جائیں گے تو اسے سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

18526 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ وَسُئِلَ عَنْ نَصْرَانِيٍّ قَتَلَ عَبْدًا مُسْلِمًا قَالَ: يُدْفَعُ اِلٰى سَيِّدِ الْعَبْدِ فَاِنْ شَاءَ قَتَلَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ) (البقرة: 221)

❀❀ معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کسی مسلمان غلام کو قتل کر دیتا ہے تو معمر نے جواب دیا: اس عیسائی کو غلام کے آقا کے سپرد کیا جائے گا اگر وہ چاہے گا تو اسے قتل کر دے گا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن غلام بھی مشرک سے زیادہ بہتر ہے''۔

بَابُ فِدَاءِ سَبْيِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: اہل جاہلیت کے قیدیوں کا فدیہ

18527 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ: " اعْقِلْ عَنِّي ثَلَاثًا: الْاِمَارَةُ شُورٰى، وَفِيْ فِدَاءِ الْعَرَبِ مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ وَفِيْ ابْنِ الْاَمَةِ عَبْدَانِ "، وَكَتَمَ ابْنُ طَاوسٍ الثَّالِثَةَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا مجھ سے تین باتیں سیکھ لو حکومت باہمی مشورے سے ہوتی ہے عربوں کے فدیے میں ہر ایک غلام کی جگہ ایک غلام اور ہر کنیز کے بیٹے کی جگہ دو غلام دیے جائیں گے طاؤس کے صاحبزادے نے تیسری بات بیان نہیں کی۔

18528 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: قَضٰى فِيْ فِدَاءِ الْعَرَبِ بِسِتِّ فَرَائِضَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عربوں کے فدیے میں یہ طے کیا تھا کہ چھ فرائض (یعنی چھ غلام یا کنیزیں یا چھ اونٹ) ادا کیے جائیں گے۔

18529 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَضٰى عُثْمَانُ ... مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ، وَمَكَانَ كُلِّ جَارِيَةٍ جَارِيَتَانِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ (یہاں عربی متن میں عبارت مکمل نہیں ہے) ہر غلام کی جگہ ہوگا اور ہر کنیز کی جگہ دو کنیزیں ہوں گی۔

18530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِدَاءِ رَقِيْقِ الْعَرَبِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَقَضٰى فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ يُسْبٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِثَمَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِيْ وَلَدٍ اِنْ كَانَ لَهٗ لِاَمَةٍ بِوَصِيفَيْنِ وَصِيفَيْنِ، كُلِّ اِنْسَانٍ ذَكَرًا مِنْهُمْ اَوْ اُنْثٰى، وَقَضٰى فِيْ سَبِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ بِعَشْرٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَقَضٰى فِيْ وَلَدِهَا مِنَ الْعَبْدِ بِوَصِيفَيْنِ وَيَدِيهِ مَوَالِيْ اُمِّهِ وَهُمْ عَصَبَتُهَا ثُمَّ لَهُمْ مِيْرَاثُهٗ وَمِيْرَاثُهَا مَا لَمْ يُعْتَقْ اَبُوْهُ وَقَضٰى فِيْ سَبْيِ الْاِسْلَامِ بِسِتٍّ مِنَ الْاِبِلِ فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ، وَذٰلِكَ فِي الْعَرَبِ بَيْنَهُمْ قَالَ وَسَمِعْتُ اَنَا: اَنَّ قَوْلَهُمْ فِيْ وَلَدِ الْاَمَةِ اُمِّ وَلَدٍ مُسْلِمٍ يَسْبِيْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ اَهْلَ الرِّدَّةِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے غلاموں کے فدیے میں فیصلہ دیا تھا آپ نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا کہ جسے زمانہ جاہلیت میں غلام بنالیا گیا تھا' کہ اسے آٹھ اونٹ ادا کیے جائیں گے اور بچے کے

بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر وہ بچہ کسی کنیز کی اولاد ہو تو اس میں دو دو غلام دیے جائیں خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی ہو زمانہ جاہلیت کے قیدیوں کے بارے میں آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ان میں دس اونٹ ادا کیے جائیں گے اور کنیز کا وہ بیٹا جو کسی غلام کی اولاد ہو اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس میں دو غلام ادا کیے جائیں گے اور اس کے ماں کے موالی سے ہو گا وہی لوگ اس کا عصبہ شمار ہوں گے اس کی میراث بھی انہیں ملے گی اور اس کی ماں کی میراث بھی اسے ہی ملے گی جب تک اس کا باپ آزاد نہیں ہوتا اور زمانہ اسلام کے قیدیوں کے بارے میں آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ مرد، عورت اور بچہ ان میں سے ہر ایک کے عوض میں چھ اونٹ دیے جائیں گے اور یہ عربوں میں آپس میں ہو گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ سنا ہے کہ کنیز کے بچے جو کنیز ام ولد ہو اس کے بارے میں ان حضرات کا یہ قول ہے کہ اگر اہل اسلام نے مرتد ہونے والوں کو قیدی بنایا ہو۔

18531 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ رَقِيقِ الْعَرَبِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُسْبَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِثَمَانٍ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي وَلَدٍ اِنْ كَانَ لِاَمَةٍ بِوَصِيفَيْنِ وَصِيفَيْنِ، كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ ذَكَرًا اَوْ اُنْثَى، وَقَضَى فِي سَبِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ بِعَشْرٍ مِنَ الْإِبِلِ وَقَضَى فِي وَلَدِهَا مِنَ الْعَبْدِ بِوَصِيفَيْنِ وَيَدِيهُ مَوَالِي اُمِّهِ وَهُمْ عَصَبَتُهَا وَلَهُمْ مِيرَاثُهُ مَا لَمْ يُعْتَقْ اَبُوهُ وَقَضَى فِي سَبْيِ الْإِسْلَامِ بِسِتٍّ مِنَ الْإِبِلِ فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عربوں کے غلاموں کے فدیے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ وہ شخص جسے زمانہ جاہلیت میں غلام بنا دیا گیا تھا اس میں آٹھ اونٹ ادا کیے جائیں گے اور اگر کوئی بچہ ہو جس کی ماں کنیز ہو تو اس میں دو غلام دیے جائیں گے خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث ہو زمانہ جاہلیت کے قیدیوں کے بارے میں آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ دس اونٹ ادا کیے جائیں گے اور عورت کا وہ بچہ جو کسی غلام کی اولاد ہو اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس میں دو غلام دیے جائیں گے اس کی ماں کے موالی اس کی دیت ادا کریں گے وہی لوگ اس کے عصبہ شمار ہوں گے اس کی میراث انہیں ملے گی جب تک اس بچے کا باپ آزاد نہیں ہوتا زمانہ اسلام کے قیدیوں کے بارے میں آپ نے چھ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا بچہ ہو۔

18532 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ

❀❀ معمر نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے ہر غلام کی جگہ ایک غلام ہو گا۔

18533 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ سُبُوا فَقَضَى فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ نَظَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّمَا سُبُوا فِي الْإِسْلَامِ فَهُمْ اَحْرَارٌ حَيْثُمَا اَدْرَكْتُمُوهُمْ

❀❀ معمر نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اہل عمان کو قیدی بنا لیا گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان کے بارے میں چار سو درہم کا فیصلہ دیا اس کے بعد انہوں نے اس مسئلے کی تحقیق کی تو فرمایا ان لوگوں کو زمانہ اسلام میں قید کیا گیا ہے

اس لئے یہ آزاد شمار ہوں گے خواہ تم انہیں جہاں بھی پاؤ۔

18534 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ طَاوُسًا، حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضٰى فِي سَبْيِ الْعَرَبِ فِي الْمَوَالِي بِعَبْدَيْنِ اَوْ بِثَمَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْعَرَبِيِّ بِعَبْدٍ اَوْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ عَمْرٌو: سَبْيُ الْعَرَبِ الَّذِينَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَهُمْ فِي اَيْدِيهِمْ

❀❀ عمرو بن مسلم نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عربوں کے قیدیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ غلاموں میں سے ایک غلام کے عوض میں دو غلام یا آٹھ اونٹ دیے جائیں گے اور عربی میں ایک غلام یا چار اونٹ دیے جائیں گے عمرو بیان کرتے ہیں: عربوں کے قیدی وہ لوگ ہیں جب لوگوں نے اسلام قبول کیا ہو تو یہ لوگ ان کے قیدی ہوں۔

بَابُ ضَمَانِ الرَّجُلِ اِذَا تَعَدّٰى فِي عُقُوْبَتِهِ

باب: آدمی کا جرمانہ؟ جب وہ سزا دیتے ہوئے زیادتی کر جائے

18535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا تَقْتَصُّ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا قَالَ سُفْيَانُ: " وَنَحْنُ نَقُولُ: تَقْتَصُّ مِنْهُ اِلَّا فِي الْاَدَبِ "

❀❀ زہری فرماتے ہیں: عورت اپنے شوہر سے قصاص نہیں لے گی سفیان فرماتے ہیں: ہم یہ کہیں گے کہ عورت شوہر سے قصاص لے سکتی ہے البتہ ادب سکھانے کے لئے (اگر شوہر عورت کی پٹائی کر دیتا ہے) تو اس کا معاملہ مختلف ہے۔

18536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، مَوْلَاهُمْ، وَسُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الرَّجُلِ يَضْرِبُ امْرَاَتَهُ اَوْ اَجِيرَهُ اَوْ غُلَامَهُ اَوِ السُّلْطَانَ فِي سُلْطَانِهِ قَالَ: لَا عَقْلَ فِي ذٰلِكَ، وَلَا قَوَدَ قَلَّ الضَّرْبُ اَوْ كَثُرَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى قَدْرِ الذَّنْبِ اِلَّا اَنْ يَعْتَدِيَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوبَةِ الذَّنْبِ فَيَتْوٰى عَلٰى يَدَيْهِ فَيَجِبُ الْعَقْلُ بِاَنْ يَحْلِفَ، وُلَاةُ الْمَقْتُولِ خَمْسِينَ يَمِينًا لَّمَاتَ مِنَ الزِّيَادَةِ الَّتِي زَادَهَا عَلٰى قَدْرِ ذَنْبِهِ

❀❀ عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی بیوی یا اپنے ملازم یا اپنے غلام کی یا کوئی حاکم اپنے ماتحت کی پٹائی کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: اس میں قصاص نہیں ہوگا اور دیت بھی نہیں ہوگی خواہ پٹائی کم ہو یا زیادہ ہو جبکہ وہ جرم کے مطابق ہو البتہ اگر جرم کی سزا سے تجاوز کر لیا جائے تو پھر اس کے ہاتھ روکے جائیں گیا اور دیت کی ادائیگی واجب ہوگی اس کی صورت یہ ہوگی کہ مقتول کے ورثاء یہ حلف اٹھائیں وہ پچاس قسمیں اٹھائیں گے کہ اس مقتول کا انتقال اس زیادتی کی وجہ سے ہوا ہے جو اس کے جرم سے زیادہ اسے سزا دی گئی تھی۔

بَابُ الْمُحَارَبَةِ

باب: ڈاکہ ڈالنا

18537 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: الْمُحَارَبَةُ الشِّرْكُ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ وَاَقُوْلُ اَنَا: لَا نَعْلَمُ اَنَّهُ يُحَارِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اِلَّا اَشْرَكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ڈاکہ زنی شرک ہے عبدالکریم بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ڈاکے صرف مشرکین نے ڈالے تھے۔

18538 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ، وَعُرَيْنَةَ تَكَلَّمُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا اَهْلَ ضَرْعٍ، وَلَمْ يَكُوْنُوْا اَهْلَ رِيْفٍ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ، وَشَكَوْا حُمَّاهَا " فَاَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِذَوْدٍ وَاَمَرَ لَهُمْ بِرَاعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ، وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي طَلَبِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَتُرِكُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ يَقْضَمُوْنَ حِجَارَتَهَا حَتّٰى مَاتُوا " قَالَ قَتَادَةُ: " بَلَغَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ فِيْهِمْ: (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ) (المائدة: 33) اَلْاٰيَةَ كُلَّهَا "

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل اور عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: ہم مال مویشی پالنے والے لوگ ہیں ہم کھیتی باڑی والے لوگ نہیں ہیں مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی انہوں نے بیماری کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ جانوروں کے پاس چلے جائیں آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ جانوروں کے چرواہے کے پاس جائیں مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں ان جانوروں کا دودھ اور پیشاب پیئیں وہ لوگ چلے گئے یہاں تک کہ جب وہ پتھریلی زمین کے کنارے پر پہنچے تو انہوں نے اسلام قبول کر لینے کے بعد کفر اختیار کر لیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو شہید کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ان کے پیچھے لوگ روانہ کیے انہیں پکڑ کر لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیے انہیں پتھریلی زمین میں ایک طرف ڈال دیا گیا وہ وہاں کے پتھر چباتے رہے یہاں تک کہ اسی حالت میں مر گئے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی
''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں ان کا بدلہ یہ ہے کہ''

یہ مکمل آیت ہے۔

18539 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، " اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَّلَ بِالَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ "

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کا مثلہ کروایا تھا جنہوں نے آپ ﷺ کی اونٹنیاں چوری کی تھیں آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوادیے تھے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادی تھیں۔

18540 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّهُ: سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، يُخْبِرُ اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ اَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اِنَّا قَدْ اَسْلَمْنَا، وَلَكِنَّا نَجْتَوِي الْمَدِينَةَ قَالَ: " فَكُونُوا فِي لِقَاحِي تَغْدُو عَلَيْكُمْ، وَتَرُوحُ، وَتَشْرَبُونَ مِنْ اَلْبَانِهَا فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا، وَاسْتَاقُوهَا، فَمَثَّلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَزَلَ (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) (المائدة: 33) " الْآيَةَ

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: بنوسلیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے اسلام قبول کرلیا ہے لیکن مدینہ منورہ کی آب وہوا ہمیں موافق نہیں آئی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری اونٹنیوں میں چلے جاؤ صبح وشام تم ان کا دودھ پیو ان لوگوں نے ان اونٹنیوں کے چرواہے کو قتل کردیا اور وہ اونٹنیاں ہانک کرلے گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کا مثلہ کروادیا تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی تھی

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں'' الآیہ۔

18541 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ قَدْ مَاتُوا هَزْلًا فَاَمَرَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى لِقَاحِهِ يَشْرَبُوا مِنْهَا حَتَّى صَحُّوا ثُمَّ غَدَوْا عَلَى لِقَاحِهِ فَسَرَقُوهَا فَطُلِبُوا فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: " فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ: (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) (المائدة: 33) قَالَ: فَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْلَ الْاَعْيُنِ بَعْدُ "

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدت میں بنوفضالہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے جو کمزوری کی وجہ سے مرنے کے قریب تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا وہ آپ کی اونٹنیوں کے پاس چلے گئے تاکہ ان کا دودھ پییں یہاں تک کہ جب وہ لوگ تندرست ہوئے تو وہ اونٹنیوں کے پاس آئے انہوں نے ان اونٹنیوں کو چوری کیا (اور مفرور ہو گئے) ان کی تلاش میں لوگ روانہ کیے گئے انہیں پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوادیے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں ان کا بدلہ یہ ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں میں سلائیاں پھروانے کا عمل ترک کر دیا۔

18542 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، وَالْكَلْبِيِّ، قَالُوا: فِي هٰذِهِ الْآيَةِ (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ) (المائدة: 33) قَالُوا: هٰذِهِ فِي اللِّصِّ الَّذِي يَقْطَعُ الطَّرِيقَ فَهُوَ مُحَارِبٌ فَإِنْ قَتَلَ، وَاَخَذَ مَالًا صُلِبَ، وَاِنْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْخُذْ مَالًا قُتِلَ، وَاِنْ اَخَذَ مَالًا وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ فَاِنْ اُخِذَ قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ نُفِيَ، قَالُوا: وَاَمَّا قَوْلُهُ (اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ) (المائدة: 34): فَهٰذَا لِاَهْلِ الشِّرْكِ مَنْ اَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَيْئًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ لَهُمْ حَرْبٌ فَاَخَذَ مَالًا اَوْ اَصَابَ دَمًا، ثُمَّ تَابَ قَبْلَ اَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ اُهْدِرَ عَنْهُ مَا مَضَى

❀❀ معمر نے قتادہ، عطاء خرسانی اور کلبی کا یہ بیان نقل کیا ہے جو اس آیت کے بارے میں ہے:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں ان کا بدلہ یہ ہے''۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ آیت اس چور کے بارے میں ہے جو ڈاکہ ڈالتا ہے وہ جنگ کرنے والا شمار ہوگا اگر وہ لوگوں کو قتل کرتا ہے اور مال بھی حاصل کرتا ہے تو اسے مصلوب کر دیا جائے گا اگر وہ لوگوں کو قتل کرتا ہے مال حاصل نہیں کرتا تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا اگر وہ مال حاصل کرتا ہے لیکن کسی کو قتل نہیں کرتا تو اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں گے اور اگر وہ یہ جرم کرنے سے پہلے پکڑا جاتا ہے تو پھر اسے جلاوطن کر دیا جائے گا یہ حضرات کہتے ہیں جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے:

''البتہ ان لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جو اس سے پہلے توبہ کر لیتے ہیں کہ تم ان پر قابو پالو''۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ آیت مشرکین کے بارے میں ہے کہ مشرکین نے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچایا تھا تو اس وقت مشرکین اور مسلمان حالت جنگ میں تھے انہوں نے جو مال حاصل کیا اور جو جانی نقصان کیا اگر ان پر قابو پائے جانے سے پہلے وہ لوگ توبہ کر لیتے ہیں (اور اسلام قبول کر لیتے ہیں) تو اس سے پہلے انہوں نے جو نقصان پہنچایا تھا وہ رائیگاں جائے گا۔

18543 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: مَنْ حَرَبَ فَهُوَ مُحَارِبٌ فَاِنْ اَصَابَ دَمًا قُتِلَ، وَاِنْ اَصَابَ دَمًا، وَمَالًا صُلِبَ وَاِنْ اَصَابَ مَالًا، وَلَمْ يُصِبْ دَمًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ تَابَ فَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

❀❀ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: جو شخص جنگ کرے وہ جنگ کرنے والا شمار ہوگا اگر وہ قتل کرتا ہے تو اسے قتل کیا جائے گا اگر وہ خون بہاتا ہے اور مال بھی حاصل کر لیتا ہے تو اسے مصلوب کیا جائے گا اگر وہ مال حاصل کرتا ہے اور قتل نہیں کرتا تو اس کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیے جائیں گے اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو یہ اس کا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کا معاملہ ہے اسے سزا دی جائے گی۔

18544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْمُحَارِبِ: (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ) (المائدة: 33) اِذَا عَدَا فَقَطَعَ الطَّرِيقَ فَقَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ صُلِبَ وَاِنْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْخُذْ مَالًا قُتِلَ وَاِنْ اَخَذَ الْمَالَ، وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ هَرَبَ وَاَعْجَزَهُمْ فَذٰلِكَ نَفْيُهُ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ آیت جنگ کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں ان کا بدلہ یہ ہے''
جب کوئی شخص سرکشی کرتے ہوئے ڈاکہ ڈالے قتل کرے اور مال بھی حاصل کرے تو اسے مصلوب کر دیا جائے گا اگر وہ قتل کرے اور مال حاصل نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اگر وہ مال حاصل کرے اور قتل نہ کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیے جائیں گے اور اگر وہ بھاگ جائے اور لوگ اس پر قابو نہ پاسکیں تو یہ اس کی جلاوطنی ہوگی۔

18545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيمَنْ حَارَبَ اَنَّ عَلَيْهِ اَنْ يُقْتَلَ، اَوْ يُصْلَبَ، اَوْ يُقْطَعَ، اَوْ يُنْفَى، فَلَا يُقْدَرُ عَلَيْهِ، اَيُّ ذٰلِكَ شَاءَ الْاِمَامُ فَعَلَ بِهِ، فَمَتٰى مَا قُدِرَ عَلَيْهِ، اُقِيمَ عَلَيْهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْحُدُودِ قَالَ: اِنْ اَخَافَ السَّبِيلَ وَلَمْ يَاْخُذْ مَالًا، نُفِيَ وَنَفْيُهُ اَنْ يُطْلَبَ، فَلَا يُقْدَرَ عَلَيْهِ، كُلَّمَا سُمِعَ فِيْ اَرْضٍ طُلِبَ

❀❀ زہری اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو جنگ کرتا ہے کہ اس کی سزا یا تو قتل کرنا ہوگی یا مصلوب کرنا ہوگی یا ہاتھ کاٹنا ہوگی یا جلاوطن کرنا ہوگی یوں کہ اس پر قابو نہ پایا جاسکے حاکم وقت ان میں سے جو چاہے گا سزا دیدے گا پھر جب اس پر قابو پالیا جائے گا تو ان میں سے کوئی ایک سزا اسے دے دی جائے گی وہ فرماتے ہیں: اگر وہ راستے میں لوگوں کو خوف زدہ کرتا ہے لیکن مال حاصل نہیں کرتا تو اسے جلاوطن کیا جائے گا اور جلاوطن کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اتنی دور چلا جائے کہ اسے تلاش کیا جائے تو اسے پکڑا نہ جاسکے جب بھی کسی جگہ کے بارے میں اس کا پتہ چلے گا تو اس کی تلاش میں روانہ کیا جائے گا۔

18546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَاَبَا الشَّعْثَاءِ، يَقُوْلَانِ: اِنَّمَا النَّفْيُ اَنْ لَا يُدْرَكُوا، فَاِنْ اُدْرِكُوا فَفِيهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ، وَاِلَّا نُفُوْا حَتّٰى يَلْحَقُوْا بَلَدَهُمْ

❀❀ سعید بن جبیر اور ابوشعثاء فرماتے ہیں: جلاوطنی یہ ہے کہ اسے پکڑا نہ جاسکے اگر وہ لوگ پکڑ لئے جائیں تو پھر ان لوگوں کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ ہوگا ورنہ پھر انہیں جلاوطن کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے علاقوں تک پہنچ جائیں۔

18547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ فِي الْاِسْلَامِ حَدَثًا ثُمَّ يَلْحَقُ بِدَارِ الْحَرْبِ، ثُمَّ يَقْدِرُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ، قَالَ: اِنْ كَانَ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ كَافِرًا دَرَاَ عَنْهُ مَا جَرَّ، وَاِنْ لَمْ

يَرْتَدَّ أُقِيمَ عَلَيْهِ مَا أَصَابَ

❀❀ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اسلام میں کوئی بدعت پیدا کرتا ہے اور پھر دارالحرب چلا جاتا ہے اس کے بعد امام اس شخص پر قابو پالیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر تو وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا تھا اور کافر ہو گیا تھا تو پھر اس نے جو جرم کیا ہے اس کی سزا اسے نہیں ملے گی (اسے مرتد ہونے کی سزا ملے گی) اور اگر وہ مرتد نہیں ہوا تھا تو اس نے جو جرم کیا ہے اس کی اسے سزا ملے گی۔

18548 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، فِي الَّذِي يَتَلَصَّصُ فَيُصِيبُ الْحُدُودَ، ثُمَّ يَأْتِي تَائِبًا، قَالَ: لَوْ قِيلَ ذٰلِكَ مِنْهُمُ اجْتَرَءُوا عَلَيْهِ، وَفَعَلَهُ نَاسٌ كَثِيرٌ، وَلٰكِنْ لَوْ فَرَّ إِلَى الْعَدُوِّ ثُمَّ جَاءَ تَائِبًا، لَمْ أَرَ عَلَيْهِ عُقُوبَةً

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو چوری کرتا ہے اور قابل حدود جرائم کا مرتکب ہوتا ہے اور پھر وہ توبہ کرتے ہوئے آجاتا ہے تو عروہ فرماتے ہیں: اگر یہ کہا جائے کہ ان لوگوں کو معاف کیا جا سکتا ہے تو لوگ اس بارے میں جرأت کا اظہار کرنا شروع کر دیں گے اور بہت سے لوگ یہ کام کرنے لگیں گے اور اگر کوئی شخص فرار ہو کر دشمن کی طرف چلا جاتا ہے اور پھر توبہ کرتے ہوئے واپس آجاتا ہے تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے سزا نہیں دی جائے گی۔

18549 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنْ أَقَرُّوا بِالْإِسْلَامِ، ثُمَّ حَارَبُوا، فَأَصَابُوا الدِّمَاءَ وَالْأَمْوَالَ، فَأُخِذُوا، فَفِيهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ، وَلَا يُعْفَوْنَ، وَاقْتَصَّ مِنْهُمْ مَا جَرُّوا وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: قَالَ عَطَاءٌ: أَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ الْإِمَامُ حَكَمَ فِيهِمْ إِنْ شَاءَ قَتَلَهُمْ، أَوْ صَلَبَهُمْ، أَوْ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ، إِنْ شَاءَ الْإِمَامُ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ، وَتَرَكَ مَا بَقِيَ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ اسلام قبول کر لیں اور پھر جنگ کریں اور خون بہائیں اور مال حاصل کریں تو جب وہ پکڑے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق سزا دی جائے گی انہیں معاف نہیں کیا جائے گا انہوں نے جو جرم کیا ہے اس کا ان سے بدلہ لیا جائے گا۔

عبدالکریم بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: حاکم وقت ان کے بارے میں جو چاہے گا فیصلہ دیدے گا اگر چاہے گا تو انہیں قتل کر دے گا یا انہیں مصلوب کر دے گا یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کٹوا دے گا اگر حاکم وقت چاہے گا تو ان میں سے کوئی ایک سزا دیدے گا اور باقی کو ترک کر دے گا۔

18550 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنْ أَقَرُّوا بِالْإِسْلَامِ، ثُمَّ حَارَبُوا، فَلَمْ يَقْرَبُوا دَمًا، وَلَا مَالًا، حَتّٰى تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ، فَلَا سَبِيلَ إِلَيْهِمْ وَقَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ الْكَرِيمِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے اگر وہ لوگ اسلام کا اقرار کر لینے کے بعد جنگ کرتے ہیں اور خون نہیں

بہاتے اور مال حاصل نہیں کرتے یہاں تک کہ توبہ کر لیتے ہیں اس سے پہلے کہ ان پر قابو پایا جائے تو پھر انہیں کوئی سزا نہیں دی جائے گی عبد الکریم نے یہ بات بیان کی ہے۔

18551 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ فِي السَّارِقِ يَتُوبُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى تَائِبٍ قَطْعٌ

❀❀ امام شعبی، چور کے بارے میں فرماتے ہیں: جو توبہ کر لیتا ہے وہ فرماتے ہیں: توبہ کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18552 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَنْ حَرَبَ فَهُوَ مُحَارِبٌ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص جنگ کرے وہ محارب شمار ہوگا۔

18553 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: عُقُوبَةُ الْمُحَارِبِ اِلَى السُّلْطَانِ، لَا يَجُوْزُ عَفْوُ وَلِيِّ الدَّمِ ذٰلِكَ اِلَى الْاِمَامِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: محارب کی سزا کا معاملہ حاکم وقت کے سپرد ہے جو مقتول ہے اس کے ولی کو معاف کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہ سزا حاکم وقت کا اختیار ہے۔

18554 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى: وَلِيُّ الدَّمِ يَعْفُو اِنْ شَاءَ، اَوْ يَاْخُذُ الْعَقْلَ اِذَا اصْطَلَحُوا، وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ، فَاِنْ قَتَلَ اَخَا امْرِءٍ اَوْ اَبَاهُ، فَلَيْسَ اِلَى طَالِبِ الدَّمِ مِنْ اَمْرِ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ، وَسَعَى فِي الْاَرْضِ فَسَادًا شَيْءٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے مجھ سے کہا: خون کا ولی اگر چاہے' تو معاف کر سکتا ہے' اگر چاہے' تو دیت لے سکتا ہے جبکہ ان کی صلح ہو جائے حاکم وقت ان کا ولی ہوگا' جو دین کے ساتھ جنگ کرتے ہیں اگر ایسا شخص کسی شخص کے بھائی یا باپ کو قتل کر دیتا ہے' تو جو شخص دین کے ساتھ جنگ کرتا ہے یا زمین میں فساد پیدا کرتا ہے' تو خون کے طلب گار کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ اسے معاف کرے۔

18555 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ، وَاِنْ قَتَلُوا اَبَاهُ، اَوْ اَخَاهُ، فَلَيْسَ اِلَى طَالِبِ الدَّمِ مِنْ اَمْرِ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ، وَسَعَى فِي الْاَرْضِ فَسَادًا شَيْءٌ

❀❀ عبد العزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مکتوب میں یہ تحریر تھا کہ جو شخص دین کے ساتھ جنگ کرتا ہے حاکم وقت اس کا ولی ہوگا اگر ایسے لوگ کسی کے بھائی یا باپ کو قتل کر دیتے ہیں تو جو شخص دین کے ساتھ جنگ کرتا ہے' اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے اس کے معاملے میں اس مقتول کا ولی کوئی حق

نہیں رکھتا۔

بَابُ اللِّصِّ

باب: چور کا حکم

18556 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اللِّصُّ مَتٰى يَحِلُّ لِيْ قِتَالُهُ؟ قَالَ: اِذَا اَخَافُوْا الْاَمْنَ، وَقَطَعُوا السَّبِيْلَ، وَقَاتَلُوا، فَاِنْ اُخِذُوْا وَقَدْ قَاتَلُوا، لَمْ يُقْتَلْ مِنْهُمْ اِلَّا مَنْ قَتَلَ، وَاُخِذَ الْمَالُ مِمَّنْ اَخَذَهُ مِنْهُمْ، وَلَمْ يُقْطَعْ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: هُوَ مُحَارِبٌ فِيْهِ مَا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: چور کے ساتھ جنگ کرنا کب حلال ہوتا ہے انہوں نے فرمایا: جب وہ امن کی صورت حال کو خراب کر دے اور ڈاکے ڈالنے لگے اور قتل و غارت گری کرے اگر ان لوگوں کو پکڑ لیا جاتا ہے' اور انہوں نے قتل و غارت گری کی ہوئی ہو' تو ان میں سے اس شخص کو قتل کیا جائے گا جس نے قتل کیا ہوگا اور ان میں سے جس شخص نے مال لیا ہوگا اس سے مال لے لیا جائے گا ان کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

ابن جریج کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں ایسا شخص محارب شمار ہوگا اس کے بارے میں وہی قول ہوگا جو سعید بن جبیر نے کہا: ہے۔

18557 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: اَخَذَ ابْنُ عُمَرَ لِصًّا فِيْ دَارِهِ: فَاَصْلَتَ عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَلَوْلَا اَنَّا نَهَيْنَاهُ عَنْهُ لَضَرَبَهُ بِهِ

❀❀ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں ایک چور پکڑ لیا تو اس پر تلوار تان لی اگر ہم انہیں نہ پکڑتے تو انہوں نے وہ تلوار اسے مار دینی تھی۔

18558 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ بَيْتِيْ قَالَ: اِنَّ الَّذِيْ يَدْخُلُ بَيْتَكَ لَا يَحِلُّ لَكَ مِنْهُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَلٰكِنَّهُ يَحِلُّ لَكَ نَفْسُهُ

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے ان سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر ایک شخص میرے گھر میں میرے ہاں آ جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں داخل ہو جاتا ہے' تو تمہارے لئے اس کے حوالے سے وہ چیز جائز نہیں ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو لیکن تمہارے لئے اس کی جان حلال ہے (یعنی تم اسے قتل کر سکتے ہو)۔

18559 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اللِّصُّ مُحَارِبٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، فَاقْتُلْهُ فَمَا اَصَابَكَ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ عَلَيَّ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: چور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والا شمار ہوگا تم اسے قتل کر دو تم اسے جو نقصان

پہنچاتے ہوا اس کا جو بھی جرمانہ ہے وہ میرے ذمے ہوگا۔

18560 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَرَضَ لَهُ اللُّصُوصُ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ: لَا يَرٰى بِقِتَالِهِمْ بَاْسًا

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ کچھ چور ان کے سامنے آگئے تو اس نے یہ بتایا: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات سنی ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ لڑائی کرنے میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

18561 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَعْرِضُ لِلرَّجُلِ يُرِيدُ مَالَهُ اَيُقَاتِلُهُ؟ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَوْ تَرَكَهُ لَمَقَتُّهُ

❀❀ ابراہیم نخعی کے بارے میں منصور نے یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص کے سامنے آتا ہے' اور اس کا مال حاصل کرنا چاہتا ہے' تو کیا دوسرے شخص کو اس کے ساتھ لڑائی کرنی چاہیے ابراہیم نخعی نے فرمایا: اگر وہ اسے چھوڑ دیتا ہے' تو میں اس پر ناراضگی کا اظہار کروں گا۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ

باب: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے وہ شہید ہے

18562 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کا مال ناحق طور پر چھیننے کی کوشش کی جائے اور وہ لڑائی کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

18563 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ارْتَدَّ عَنْ دِينِهِ فَاقْتُلُوهُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے دین کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے اسے تم اسے قتل کر دو۔

18564 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَقَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا، طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ - قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْهُ - اَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ

مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ

❀❀ عبدالرحمٰن بن عمرو نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ایک بالشت برابر زمین چوری کرتا ہے اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ان کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے''۔

18565 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ

❀❀ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے''۔

18566 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: اَرْسَلَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَامِلٍ لَهٗ اَنْ يَاْخُذَ الْوَهْطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَلَبِسَ سِلَاحَهٗ هُوَ وَمَوَالِيهِ وَغِلْمَتُهٗ وَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ مَظْلُوْمًا، فَهُوَ شَهِيدٌ فَكَتَبَ الْاَمِيْرُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنْ قَدْ تَيَسَّرَ لِلْقِتَالِ، وَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ: اَنْ خَلِّ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَالِهٖ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک اہل کار کو پیغام بھیجا کہ وہ ''وہط'' (یعنی زیریں حصے کی زمین) حاصل کرلے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے ہتھیار پہن لئے اپنے غلاموں کو اور اپنے جوانوں کو بھی ہتھیار پہنا دیے اور یہ بات بتائی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جس شخص کا مال ظلم کے طور پر حاصل کیا جارہا ہو اور وہ اسے بچاتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے وہاں کے گورنر نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ تو مجھ سے لڑنے کے لئے تیار ہیں اور یہ بات بیان کررہے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے مال کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ تم انہیں اور ان کے مال کو چھوڑ دو۔

18567 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، تَيَسَّرَ لِلْقِتَالِ دُوْنَ الْوَهْطِ قَالَ: مَا لِيَ لَا اُقَاتِلُ دُوْنَهٗ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ قُلْتُ لَهٗ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يُقَاتِلَ؟ قَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنی زیریں حصے کی زمین کے لئے لڑائی کے لئے تیار ہوگئے تھے انہوں نے فرمایا: میں اس کی خاطر کیوں نہ لڑوں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص اپنے مال کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے''۔

میں نے ان سے دریافت کیا: ان کے ساتھ لڑنا کون چاہ رہا تھا؟ تو راوی نے جواب دیا: عنبسہ بن ابوسفیان۔

18568 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ قَالَ: لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَيْنَ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ مَا كَانَ وَتَيَسَّرُوْا لِلْقِتَالِ رَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعَظَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ عَلٰى مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

❀❀ سلیمان احول بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالرحمٰن کے غلام ثابت نے انہیں یہ بات بتائی کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور عنبسہ بن ابوسفیان کے درمیان اختلافات ہوگئے تو یہ لوگ لڑنے کے لئے تیار ہو گئے خالد بن العاص سوار ہو کر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی تو انہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کیا تم یہ بات نہیں جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے''۔

18569 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْهِ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں یہ تحریر تھا کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے''۔

18569-صحيح البخاري - كتاب المظالم والغصب' باب من قاتل دون ماله - حديث: 2368صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب الدليل على أن من قصد أخذ مال غيره بغير حق - حديث: 228مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان التشديد في الذي يقتل نفسه وفي لعن المؤمن وأخذ ماله - حديث: 99صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في الشهيد - ذكر إيجاب الجنة وإثبات الشهادة لمن قتل دون ماله قاتل ' حديث: 3253المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر عبد الله بن عامر بن كريز رضي الله عنه - حديث: 6733سنن أبي داؤد - كتاب السنة' باب في قتال اللصوص - حديث: 4163سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من قتل دون ماله فهو شهيد - حديث: 2576السنن للنسائي - كتاب تحريم الدم' من قتل دون ماله - حديث: 4040مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الديات' في قتل اللص - حديث: 27482السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف - من قاتل دون ماله' حديث: 3428مسند الشافعي - ومن كتاب قتال أهل البغي' حديث: 1378مسند الطيالسي - أحاديث سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه' حديث: 227البحر الزخار مسند البزار - ومما روت عبيدة بنت نابل ' حديث: 1074مسند أبي يعلى الموصلي - مسند سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل' حديث: 913معجم أبي يعلى الموصلي - باب إسماعيل' حديث: 111المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 796المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه حويث' حديث: 429المعجم الكبير للطبراني - ومما أسند سعيد بن زيد رضي الله عنه' حديث: 356

18570 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ نَفْسِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ، فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ، حَتّٰى يُقْتَلَ، فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی جان کی خاطر لڑائی کرے اور مارا جائے وہ شہید ہے جو شخص اپنے اہل خانہ کے لئے لڑائی کرے اور مارا جائے وہ شہید ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے''۔

18571 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ قُتِلَ الْمَرْءُ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

❀❀ قتادہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''اگر کسی شخص کو اس کے مال کی وجہ سے مار دیا جائے تو وہ شہید ہے''۔

18572 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوْسِ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ جَاءَنِيْ رَجُلٌ يَبْتَزُّ مَتَاعِيْ؟ قَالَ: ذَكِّرْهُ بِاللّٰهِ قَالَ: فَاِنْ ذَكَّرْتُهٗ بِاللّٰهِ فَلَمْ يَذَّكَّرْ؟ قَالَ: تَسْتَغِيْثُ عَلَيْهِ مَنْ بِحَضْرَتِكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: فَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا بِحَضْرَتِيْ وَاَرَادَ مَتَاعِيْ؟ قَالَ: فَأْتِ السُّلْطَانَ قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ اَبَى السُّلْطَانُ عَنِّيْ؟ قَالَ: قَاتِلْهُ حَتّٰى تُكْتَبَ فِيْ شُهَدَاءِ الْاٰخِرَةِ اَوْ تَمْنَعَ الَّذِيْ لَكَ

❀❀ حضرت قابوس بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور میرا مال چھیننا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اللہ سے ڈراؤ اس نے کہا: اگر میں اسے اللہ سے ڈراتا ہوں اور وہ پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہارے آس پاس مسلمان موجود ہیں تم اس کے خلاف ان سے مدد حاصل کرو اس شخص نے دریافت کیا: اگر میرے آس پاس کوئی شخص موجود نہ ہو اور وہ پھر بھی میرا سامان حاصل کرنا چاہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حاکم وقت کے پاس چلے جاؤ اس نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر حاکم وقت بھی میرا ساتھ نہیں دیتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم اس کے ساتھ لڑائی کرو تا کہ آخرت میں تمہارا نام شہداء میں نوٹ کیا جائے یا تم اپنی چیز اس سے روک لو۔

بَابُ قِتَالِ الْحَرُوْرِيَّةِ

باب: خوارج کے ساتھ جنگ کرنا

18573 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ قِتَالِ الْحَرُوْرِيَّةِ

قَالَ: اِذَا قَطَعُوا السَّبِيْلَ، وَاَخَافُوْا الْاَمْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: خارجیوں کے ساتھ جنگ کرنا میرے لئے کب جائز ہو گا؟ انہوں نے فرمایا: جب وہ ڈاکہ ڈالیں اور امن کی صورت حال کو خراب کر دیں۔

18574 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، قَالَ: خَرَجَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ فَنَازَعُوا عَلِيًّا وَفَارَقُوْهُ، وَشَهِدُوا عَلَيْهِ بِالشِّرْكِ، فَلَمْ يَهِجْهُمْ، ثُمَّ خَرَجُوا اِلٰى حَرُوْرَاءَ فَاُتِىَ فَاُخْبِرَ اَنَّهُمْ يَتَجَهَّزُوْنَ مِنَ الْكُوْفَةِ فَقَالَ: دَعُوْهُمْ ثُمَّ خَرَجُوا فَنَزَلُوا بِنَهْرَوَانَ فَمَكَثُوا شَهْرًا فَقِيْلَ لَهُ: اغْزُهُمُ الْاٰنَ فَقَالَ: لَا حَتّٰى يُهَرِيقُوْا الدِّمَاءَ، وَيَقْطَعُوا السَّبِيْلَ، وَيُخِيفُوا الْاَمْنَ فَلَمْ يَهِجْهُمْ حَتّٰى قَتَلُوا، فَغَزَاهُمْ، فَقُتِلُوا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: خَارِجَةٌ خَرَجَتْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُشْرِكُوا فَاُخِذُوْا وَلَمْ يَقْرَبُوا اَيُقْتَلُوْنَ؟ قَالَ: لَا

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: خارجیوں نے خروج کیا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جھگڑا کیا اور ان سے علیحدگی اختیار کر لی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف شرک کی گواہی دی لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کچھ نہیں کہا وہ لوگ حروراء چلے گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ وہ لوگ کوفہ سے ساز و سامان حاصل کر رہے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں رہنے دو پھر وہ لوگ نکلے اور انہوں نے نہروان کے مقام پر پڑاؤ کیا وہ لوگ وہاں ایک مہینہ ٹھہرے رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کہ آپ ان لوگوں کے ساتھ اب جنگ کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ لوگ خون نہیں بہاتے اور ڈاکے نہیں ڈالتے اور امن کی صورت حال خراب نہیں کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف کاروائی نہیں کی یہاں تک کہ جب انہوں نے قتل و غارت گری شروع کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ کی تو وہ لوگ مارے گئے راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ لوگ نکلنے والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کے گروہ سے نکل گئے تھے انہوں نے شرک بھی نہیں کیا انہیں پکڑا گیا اور انہوں نے ساتھ نہیں دیا تو کیا انہیں قتل کر دیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

18575 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، قَالَ: لَا يُقْتَلُوْنَ، قَالَ: اُتِىَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ بِرَجُلٍ قَدْ تَوَشَّحَ السَّيْفَ، وَلَبِسَ عَلَيْهِ بُرْنُسَهُ، وَاَرَادَ قَتْلَهُ، فَقَالَ لَهُ: اَرَدْتَ قَتْلِىْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِمَا تَعْلَمُ فِىْ نَفْسِىْ لَكَ، فَقَالُوا: اقْتُلْهُ، قَالَ: بَلْ دَعُوْهُ فَاِنْ قَتَلَنِىْ، فَاقْتُلُوْهُ

❀❀ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: انہیں قتل نہیں کیا جائے گا وہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے اپنی تلوار کو لپیٹا ہوا تھا اور اس پر چادر ڈالی ہوئی تھی اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیوں اس نے کہا: اس کی وجہ وہ چیز ہے جو آپ جانتے ہیں جو میرے دل میں آپ کے لئے ہے لوگوں نے کہا: آپ اسے قتل کروا دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے رہنے دو اگر یہ مجھے قتل کرے گا تو پھر تم لوگ اسے قتل کر دینا۔

18576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: خَرَجَ خَارِجِىٌّ بِالسَّيْفِ

بِخُرَاسَانَ فَأُخِذَ فَكُتِبَ فِيْهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ فِيْهِ: إِنْ كَانَ جَرَحَ اَحَدًا، فَاجْرَحُوْهُ، وَإِنْ قَتَلَ اَحَدًا، فَاقْتُلُوْهُ، وَإِلَّا فَاسْتَوْدِعُوْهُ السِّجْنَ، وَاجْعَلُوا اَهْلَهُ قَرِيبًا مِنْهُ، حَتّٰى يَتُوبَ مِنْ رَاْيِ السُّوْءِ

❀❀ عیسیٰ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: ایک خارجی تلوار لے کر خراسان سے روانہ ہوا اُسے پکڑ لیا گیا اس کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کے بارے میں خط لکھا کہ اگر تو اس نے کسی کو زخمی کیا ہو تو تم لوگ اسے زخمی کر دو اگر اس نے کسی کو قتل کیا ہو تو تم لوگ اسے قتل کر دو ورنہ اسے جیل میں ڈال دو اور اس کے اہل خانہ کو اس کے پاس آنے دینا تا کہ وہ لوگ اسے نصیحت کریں تو وہ اپنے برے موقف سے توبہ کر لے۔

18577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: لَمْ يَسْتَحِلَّ عَلِيٌّ قِتَالَ الْحَرُوْرِيَّةِ حَتّٰى قَتَلُوا ابْنَ خَبَّابٍ

❀❀ حمید بن ہلال عدوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے ساتھ جنگ کو اس وقت تک درست قرار نہیں دیا جب تک ان لوگوں نے ابن خباب کو شہید نہیں کر دیا۔

18578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ اَبِيْهِ، قَالَ: لَقَدْ اَتَيْتُ الْخَوَارِجَ وَاِنَّهُمْ لَاَحَبُّ قَوْمٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اِلَيَّ. فَلَمْ اَزَلْ فِيْهِمْ حَتّٰى اخْتَلَفُوْا، فَقِيلَ لِعَلِيٍّ: قَاتِلْهُمْ، فَقَالَ: لَا، حَتّٰى يَقْتُلُوْا، فَمَرَّ بِهِمْ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَرُوْا هَيْئَتَهُ، فَسَارُوْا اِلَيْهِ، فَاِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ فَقَالُوْا: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَكُنْ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا، خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ، وَالسَّاعِيْ فِي النَّارِ قَالَ: فَاَخَذُوْهُ وَاُمَّ وَلَدِهٖ، فَذَبَحُوْهُمَا فِي النَّارِ جَمِيعًا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ، قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ دِمَاءَ هُمَا فِي النَّهَرِ كَاَنَّهُمَا شِرَاكَانِ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُمْ: اَقِيْدُوْنِيْ مِنَ ابْنِ خَبَّابٍ قَالُوْا: كُلُّنَا قَتَلَهُ فَحِيْنَئِذٍ اسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ

❀❀ حمید بن ہلال اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں خارجیوں کے پاس آیا وہ میرے نزدیک روئے زمین پر سب سے زیادہ پسندیدہ قوم تھی میں مسلسل ان کے درمیان رہا یہاں تک کہ وہ لوگ آپس کے اختلافات کا شکار ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ ان کے ساتھ جنگ کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ قتل و غارت گری نہیں کرتے پھر ایک شخص کا ان لوگوں کے پاس سے گزر ہوا ان لوگوں کو اس شخص کی ہیئت مختلف محسوس ہوئی وہ لوگ اس کے پاس گئے تو وہ شخص حضرت عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ تھے ان لوگوں نے کہا: آپ ہمیں وہ حدیث بیان کیجئے جو آپ نے اپنے والد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہو تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ایسا فتنہ آئے گا جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہو گا کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہو گا چلنے

والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور دوڑنے والا شخص جہنم میں جائے گا''

راوی بیان کرتے ہیں: خارجیوں نے ان صاحب کو اور ان کی ام ولد کو پکڑ کر ان دونوں کو دریا کے کنارے ذبح کر دیا راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں کا خون نہر میں بہتے ہوئے دیکھا جو دو تسموں کی مانند تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا: کہ تم لوگ ابن خباب کا قصاص مجھے دو تو ان لوگوں نے کہا: ہم سب نے انہیں قتل کیا ہے' تو اس وقت ان کے ساتھ جنگ کرنا حلال ہو گیا۔

18579 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ - اَحْسَبُهُ مِنْ اَهْلِ الْيَمَامَةِ - قَالَ: اَتَيْنَا الْحَرُوْرِيَّةَ زَمَانَ كَذَا وَكَذَا، لَا يَسْاَلُوْنَا عَنْ شَيْءٍ غَيْرَ اَنَّهُمْ يَقْتُلُوْنَ مَنْ لَقُوا، فَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: مَا عَلِمْتُ اَحَدًا كَانَ يَتَحَرَّجُ مِنْ قَتْلِ هٰؤُلَاءِ تَاَثُّمًا، وَلَا مِنْ قَتْلِ مَنْ اَرَادَ مَالَكَ اِلَّا السُّلْطَانَ، فَاِنَّ لِلسُّلْطَانِ لَحَقًّا

❀❀ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے یمامہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ان سے سوال کیا اس نے کہا: فلاں فلاں موقع پر ہم لوگ خارجیوں کے پاس گئے انہوں نے ہم سے کوئی چیز نہیں مانگی بس جو ان کو ملتا تھا' وہ لوگ اسے قتل کر دیتے تھے تو ابن سیرین نے کہا: میرے علم کے مطابق ان لوگوں کو قتل کرنے میں کسی نے بھی گناہ محسوس نہیں کیا اور نہ ہی اس شخص کو قتل کرنے میں کوئی گناہ سمجھتا ہے' جو تمہارا مال حاصل کرنا چاہتا ہو' البتہ حاکم وقت کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ حاکم وقت کو حق حاصل ہوتا ہے۔

18580 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ عَلَيْنَا فَرَّ اَبِي فَلَحِقَ بِمَكَّةَ، ثُمَّ لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: قَدِمَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ عَلَيْنَا فَفَرَرْتُ مِنْهُمْ، وَلَوْ اَدْرَكُوْنِي لَقَتَلُوْنِي، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَفْلَحْتَ اِذًا وَاَنْجَحْتَ فَقَالَ لَهُ: اَرَاَيْتَ اِنْ جَلَسْتُ وَبَايَعْتُهُمْ اِذَا خَشِيْتُ عَلَيَّ الْفِتْنَةَ، فَاِنَّ الرَّجُلَ يُفْتَتَنُ فِيْمَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ هٰذَا

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے جب خارجی آ گئے تو میرے والد فرار ہو کر مکہ آ گئے وہاں ان کی ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی انہوں نے بتایا: خوارج ہمارے ہاں آ گئے تھے میں ان سے بھاگ کر یہاں آ گیا ہوں اگر وہ لوگ مجھے پکڑ لیتے تو مجھے قتل کر دیتے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس صورت میں تم نے فلاح پالی ہے' اور کامیاب ہو گئے ہو میرے والد نے ان سے دریافت کیا: کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں وہاں رہتا اور مجھے اپنی ذات کے حوالے سے فتنے کا اندیشہ ہوتا اور میں ان کی بیعت کر لیتا (تو کیا ہوتا؟) کیونکہ آدمی اس سے زیادہ آسان آزمائشوں میں بھی مبتلا ہوتا ہے۔

18581 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوسٍ، قَالَ: كَانَ اَبِي يُحَرِّضُ يَوْمَ رُزَيْقٍ فِي قِتَالِ الْحَرُوْرِيَّةِ قَالَ: وَذَكَرْتُ الْخَوَارِجَ عِنْدَ ابْنِ عَامِرٍ فَذَكَرَ مِنَ اجْتِهَادِهِمْ، فَقَالَ: لَيْسُوا بِاَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ

الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، ثُمَّ هُمْ يُقْتَلُوْنَ

❀❀ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے جنگ رزیق کے موقع پر خارجیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے حوالے سے میرے والد ترغیب دیتے رہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن عامر کے سامنے خارجیوں کا تذکرہ کیا اور ان کے عبادت گزاری کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: وہ لوگ یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ عبادت گزار نہیں تھے لیکن اس کے باوجود ان کو بھی مار دیا گیا۔

18582 - اقوال تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ نَجْدَةُ صَنْعَاءَ دَخَلَ وَهْبٌ الْمَسْجِدَ، وَدَعَا النَّاسَ اِلٰى قِتَالِهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ يُبَايِعُوْنَهُ، اُخْبِرَ بِذٰلِكَ اَبُوْهُ، فَجَاءَ، فَمَنَعَهُ

❀❀ وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بتائی ہے کہ جب نجدہ نامی شخص صنعاء آیا تو وہاں مسجد میں داخل ہوا اور لوگوں کو ان کے ساتھ لڑنے کی دعوت دینے لگا تو ابھی لوگ اس کی بیعت کر رہے تھے کہ ان کے والد کو اس بارے میں بتایا گیا تو وہ آئے اور انہوں نے ان لوگوں کو اس سے منع کر دیا۔

18583 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ عُمَرَ، اَنَّ نَجْدَةَ لَاقَاهُ فَحَلَّ شَرْحَ سَيْفِهِ فَاَسْرَحَهُ قَالَ: ثُمَّ مَرَّ بِهِ فَحَلَّهُ اَيْضًا، فَاَسْرَحَهُ، ثُمَّ مَرَّ بِهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: مَنْ اَسْرَحَ هٰذَا؟، كَاَنَّهُ لَيْسَ فِىْ اَنْفُسِكُمْ مَا فِىْ اَنْفُسِنَا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نجدہ کی ان سے ملاقات ہوئی تو اس نے اپنی تلوار بے نیام کی اور پھر میان میں ڈال لی پھر وہ ایک مرتبہ اس کے پاس سے گزرے تو اس نے پھر تلوار بے نیام کی اور پھر میان میں ڈال لی پھر وہ تیسری مرتبہ اس سے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یہ کون شخص ہے جو ایسا کر رہا ہے یوں لگتا ہے کہ تمہارے من میں وہ چیز نہیں ہے جو ہمارے من میں ہے۔

18584 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى الزُّهْرِيُّ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ هِشَامٍ، كَتَبَ اِلَيْهِ يَسْاَلُهُ عَنِ امْرَاَةٍ خَرَجَتْ مِنْ عِنْدِ زَوْجِهَا، وَشَهِدَتْ عَلٰى قَوْمِهَا بِالشِّرْكِ، وَلَحِقَتْ بِالْحَرُوْرِيَّةِ، فَتَزَوَّجَتْ، ثُمَّ اِنَّهَا رَجَعَتْ اِلٰى اَهْلِهَا تَائِبَةً، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَكَتَبْتُ اِلَيْهِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الْفِتْنَةَ الْاُوْلٰى ثَارَتْ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا كَثِيْرٌ فَاجْتَمَعَ رَاْيُهُمْ عَلٰى اَنْ لَا يُقِيْمُوْا عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فِىْ فَرْجٍ اسْتَحَلُّوْهُ بِتَاْوِيْلِ الْقُرْآنِ، وَلَا قِصَاصَ فِىْ قَتْلٍ اَصَابُوْهُ، عَلٰى تَاْوِيْلِ الْقُرْآنِ، وَلَا يُرَدُّ مَا اَصَابُوْهُ عَلٰى تَاْوِيْلِ الْقُرْآنِ، اِلَّا اَنْ يُوْجَدَ بِعَيْنِهِ، فَيُرَدَّ عَلٰى صَاحِبِهِ، وَاِنِّىْ اَرٰى اَنْ تُرَدَّ اِلٰى زَوْجِهَا، وَاَنْ يُحَدَّ مَنِ افْتَرٰى عَلَيْهَا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: سلیمان بن ہشام نے ان سے خط لکھ کر کسی عورت کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنے شوہر کو چھوڑ کر چلی جاتی ہے اور اپنی قوم کو مشرک قرار دیتی ہے اور وہ خارجیوں کے ساتھ مل جاتی ہے وہاں شادی کر لیتی ہے پھر وہ اپنے اہل خانہ کی طرف تائب ہو کر آتی ہے زہری بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں جوابی خط میں لکھا۔

امابعد! جب پہلی مرتبہ فتنہ پیدا ہوا تھا تو غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت سے تھے ان سب کی رائے اس بارے میں متفق تھی کہ جس شخص نے قرآن کی تاویل کی بنیاد پر کسی شرم گاہ کو حلال کیا ہو ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی اور جس شخص نے قرآن کی تاویل کی بنیاد پر کسی کو قتل کیا ہو اس کا قصاص نہیں لیا جائے گا اور جس شخص نے قرآن کی تاویل کی بنیاد پر کوئی مال حاصل کیا ہو وہ مال واپس نہیں کیا جائے گا' البتہ اگر کوئی مال بعینہ مل جاتا ہے' تو وہ اس کے مالک کو لوٹا دیا جائے گا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ عورت اپنے شوہر کی طرف واپس چلی جائے گی اور ایسی عورت پر جو زنا کا الزام لگائے گا اس پر حد جاری ہوگی۔

18585 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، وَغَيْرِهِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي مَالٍ كَانَ ابْنُ يُوسُفَ اَخَذَهُ مِنْ نَاسٍ: مَا وُجِدَ بِعَيْنِهِ فَرُدَّهُ اِلٰى صَاحِبِهِ

❀❀ سماک بن فضل اور دیگر حضرات بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس مال کے بارے میں خط لکھا جو ابن یوسف کا تھا جسے انہوں نے کچھ لوگوں سے حاصل کیا تھا اس میں یہ لکھا تھا کہ جو مال بعینہ پایا جائے گا وہ اس کے مالک کو واپس کر دیا جائے گا۔

18586 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ يُقَالُ لَهُ سَيْفُ بْنُ فُلَانِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِي، عَنْ جَدِّي قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَمَلِ وَاضْطَرَبَ الْخَيْلُ، جَاءَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ يَدَّعُوْنَ اَشْيَاءَ فَاَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَقَالَ: اَمَا مِنْكُمْ اَحَدٌ يَجْمَعُ لِي كَلَامَهُ فِي خَمْسِ كَلِمَاتٍ، اَوْ سِتٍّ حَتّٰى اَفْهَمَ مَا يَقُوْلُ قَالَ: فَاحْتَفَزْتُ عَلٰى اِحْدٰى رِجْلَيَّ فَقُلْتُ: اَتَكَلَّمُ فَاِنْ اَعْجَبَهُ كَلَامِي وَاِلَّا جَلَسْتُ فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ الْكَلَامَ لَيْسَ بِخَمْسٍ وَلَا بِسِتٍّ وَلٰكِنَّهَا كَلِمَتَانِ قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيَّ فَقُلْتُ: هَضْمٌ اَوْ قِصَاصٌ، قَالَ بِيَدِهِ وَعَقَدَ ثَلَاثِيْنَ قَالُوْنَ كَذَا ثُمَّ قَالَ: اَرَاَيْتُمْ كُلَّ شَيْءٍ تَعْقِدُوْنَهُ، فَاِنَّهُ تَحْتَ قَدَمَيَّ هٰذِهِ وَيَقُوْلُ لَهُ... اَرْجُلِهِ

❀❀ معمر نے عنزہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سیف بن فلاں بن معاویہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میرے ماموں نے میرے نانا کا یہ بیان نقل کیا ہے جنگ جمل کے موقع پر جب گھڑ سوار ادھر ادھر آ جا رہے تھے تو کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ مختلف چیزوں کے بارے میں دعویٰ کر رہے تھے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے بہت زیادہ بولنا شروع کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنی ساری بات پانچ یا چھ کلمات میں مکمل کر دے تاکہ مجھے اس کی بات سمجھ آ جائے راوی کہتے ہیں: تو میں ایک گھٹنے کے بل جھک کر بیٹھا میں نے کہا: میں کلام کرتا ہوں اگر انہیں میری بات پسند آ گئی تو ٹھیک ہے ورنہ میں بیٹھ جاؤں گا میں نے کہا: امیر المومنین پانچ یا چھ کلمات کی بات نہیں ہے دو کلمات کی بات ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا تو میں نے کہا: ظلم یا قصاص انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا اور تیس کا ہندسہ بنایا اور فرمایا یہ لوگ اس طرح کہہ رہے ہیں پھر انہوں نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ تم لوگ جس چیز کو بھی شمار کرتے ہو وہ سب میرے ان پاؤں کے نیچے ہے۔

18587 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ. عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، اَنَّهُ

سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُوْلُ: إِذَا الْتَقَتِ الْفِئَتَانِ فَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنْ دَمٍ اَوْ جِرَاحَةٍ، فَهُوَ هَدَرٌ، اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا) (الحجرات: 9) فَتَلَا الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، قَالَ: فَكُلٌّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ تَرَى الْاُخْرٰى بَاغِيَةً

❀❀ عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو گروہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آجائیں تو اس دوران جو قتل و غارت گری ہوئی اور جو زخمی ہوئے وہ سب رائیگاں جائیں گے کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو نہیں دیکھا ہے

''اور اگر اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں''۔

انہوں نے یہ آیت مکمل تلاوت کی اور فرمایا: دونوں گروہوں میں سے ہر گروہ دوسرے کو باغی ہی سمجھتا ہے۔

18588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَرْفَجَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا عَرَّفَ رِثَّةَ اَهْلِ النَّهَرِ، فَكَانَ آخِرَ مَا بَقِيَ، قِدْرٌ عَرَّفَهَا، فَلَمْ تُعْرَفْ

❀❀ عرفجہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نہر کے پاس موجود (خارجیوں) کے سامان کا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اعلان کروایا تو آخر میں ایک ہنڈیا بچ گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں بھی اعلان کروایا لیکن اسے کسی نے نہیں پہچانا۔

18589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَصْحَابِهِمْ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُصْمَةَ الْاَسَدِيِّ، قَالَ: بَهَشَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالُوْا: اقْسِمْ بَيْنَنَا نِسَاءَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ: عَنَّتَنِي الرِّجَالُ فَعَنَّيْتُهَا، وَهٰذِهِ ذُرِّيَّةُ قَوْمٍ مُسْلِمِيْنَ فِيْ دَارِ هِجْرَةٍ، وَلَا سَبِيْلَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ، مَا اَوَتِ الدِّيَارُ مِنْ مَالِهِمْ، فَهُوَ لَهُمْ وَمَا اَجْلَبُوْا بِهِ عَلَيْكُمْ فِيْ عَسْكَرِكُمْ فَهُوَ لَكُمْ مَغْنَمٌ

❀❀ عصمہ اسدی بیان کرتے ہیں: لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بولے ان لوگوں کی بیویاں اور بچے ہمارے درمیان ہمارے درمیان تقسیم کر دیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے مجھے مشکل کا شکار کیا تو میں نے انہیں مشکل کا شکار کر دیا یہ مسلمان لوگوں کے بال بچے ہیں تمہارا ان پر کوئی حق نہیں ہے یہ لوگ اپنے علاقوں میں جو مال چھوڑ کر آئے ہیں وہ ان کا ہوگا اور جو مال وہ لے کر تمہارے مقابلے میں آئے تھے جو ان کے لشکر میں موجود تھا' وہ تمہارے لئے مال غنیمت شمار ہوگا۔

بَابُ لَا يُذَفَّفُ عَلٰى جَرِيْحٍ

باب: کسی زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا

18590 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: "لَا يُذَفَّفُ عَلٰى جَرِيْحٍ، وَلَا يُقْتَلُ اَسِيْرٌ، وَلَا يُتَّبَعُ مُدْبِرٌ، وَكَانَ لَا يَاْخُذُ مَالًا

لِمَقْتُولٍ، يَقُولُ: مَنِ اعْتَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ"

❀❀ امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا کسی قیدی کو قتل نہیں کیا جائے گا واپس جانے والے کا پیچھا نہیں کیا جائے گا مقتول کا مال حاصل نہیں کیا جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ جو شخص کسی چیز کے بارے میں اعتراف کرے گا وہ اس کو حاصل کر لے گا۔

18591 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِي امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي اَسَدٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَمَّارًا بَعْدَمَا فَرَغَ عَلِيٌّ مِنْ اَصْحَابِ الْجَمَلِ يُنَادِي: "لَا تَقْتُلُوا مُقْبِلًا، وَلَا مُدْبِرًا، وَلَا تُذَفِّفُوا عَلَى جَرِيحٍ، وَلَا تَدْخُلُوا دَارًا، مَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ

❀❀ جویبر بیان کرتے ہیں: بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے مجھے بتایا: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو اس کے بعد میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا وہ اعلان کر رہے تھے واپس جانے والے یا آگے آنے والے کسی شخص کو قتل نہ کرو کسی زخمی کو قتل نہ کرو کسی گھر میں داخل نہ ہو جو شخص ہتھیار اتار دے وہ محفوظ ہوگا جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے وہ محفوظ ہوگا۔

18592 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي فَاخِتَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَارٌ لِي قَالَ: اَتَيْتُ عَلِيًّا بِاَسِيرٍ يَوْمَ صِفِّينَ، فَقَالَ لِي: اَرْسِلْهُ لَا اَقْتُلُهُ صَبْرًا اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ، اَفِيكَ خَيْرٌ؟ بَايِعْ وَقَالَ لِلَّذِي جَاءَ بِهِ: لَكَ سَلَبُهُ

❀❀ ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: میرے پڑوسی نے مجھے بتایا جنگ صفین کے دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قیدی لے کے آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تم اسے چھوڑ دو! میں اسے باندھ کر قتل نہیں کروں گا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے کیا تمہارے اندر کوئی بھلائی ہے تم بیعت کر لو! جو شخص اسے لے کے آیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا اس کا ساز و سامان تمہیں ملے گا۔

18593 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَشْيَاخٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالُوا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُولُ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنِّي غِبْتُ عَنِ النَّاسِ مَنْ كَانَ يَسِيرُ فِيهِمْ بِهٰذِهِ السِّيرَةِ؟

❀❀ ابوعاصم ثقفی نے اپنی قوم کے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر میں یہاں موجود نہ ہوتا تو ان لوگوں کے ساتھ یہ طرز عمل کس نے اختیار کرنا تھا (یعنی اتنا اچھا سلوک اور کس نے کرنا تھا؟

18594 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ مِنْ قِتَالِ اَصْحَابِ الْجَمَلِ، قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَّتْ لَنَا دِمَاءُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَحَرُمَتْ عَلَيْنَا اَمْوَالُهُمْ وَنِسَاؤُهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَسْكِتُوا هٰذَا حَتّٰى قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَامَ اِلَيْهِ عَلِيٌّ، اَرَاَيُ الْمُتَعَلِّمِينَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ النَّاسُ: مَنْ هٰذَا الْمُتَعَلِّمُ؟

قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اہل بصرہ کے خون تو ہمارے لئے حلال ہیں اور ان کے اموال اور ان کی بیویاں ہمارے لئے حرام ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو خاموش کرواؤ! یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ کہی (یا اس شخص نے اپنی بات دو یا تین مرتبہ دہرائی) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف گئے اور فرمایا: کیا تم طالب علموں (یعنی بچوں) کی سی رائے کا ارادہ رکھتے ہو لوگوں نے دریافت کیا: یہ طالب علم کون ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ شخص چلا گیا۔

18595 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ اِذَا رَاى ابْنَ مُلْجِمٍ قَالَ:

اُرِيدُ حَيَاتَهُ وَيُرِيدُ قَتْلِي ... عَذِيرُكَ مِنْ خَلِيلِكَ مِنْ مُرَادِي

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کو دیکھا تو یہ شعر پڑھا

''میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ میری موت چاہتا ہے تمہارے خلیل کی طرف سے تمہارا عذر میری مراد کا حصہ ہے''۔

18596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، اَخْبَرَهُ: " اَنَّ فَيْرُوزَ اَبَا مُوسَى اَقْبَلَ بِعَبْدَيْنِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: وَفَيْرُوزُ اَيْضًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ فَقَتَلَ الْعَبْدَانِ فَيْرُوزَ فَقَتَلَهُمَا مَرْوَانُ قَالَ: فَكَتَبَ اِلَيَّ اَبُو حُسَيْنِ بْنُ الْحَارِثِ، اَنْ كَلِّمْهُ فَاِنَّمَا هُمَا عَبْدَانِ لَنَا قَتَلَا عَبْدَنَا، وَلَمْ يَكُنْ لِيَقْتُلَهُمَا فَقَالَ: اِنِّي احْتَسَبْتُ الْخَيْرَ فِي قَتْلِهِمَا، قَالَ: فَعُضْنَا مِنْهُمَا، قَالَ عُقْبَةُ: فَكَلَّمْتُ مَرْوَانَ فَاَبَى فَقُلْتُ: لَئِنْ قَدِمَ مَكَّةَ لَتُعِيضَنَّ اَبَا حُسَيْنٍ، قَالَ: فَقَدِمَ مَكَّةَ فَاَعْطَاهُ قِيمَتَهَا مِائَتَيْ دِينَارٍ، وَقَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَقَتَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ رِبْحٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اُمَيَّةَ غُلَامًا لِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَتَلَهُمْ نَافِعُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاُخْبِرَ بِعِوَضِ مَرْوَانَ فِي غُلَامَي ابْنَيْ اَخِيهِ فَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ اَنِ انْظُرْ مَا فَعَلَ مَرْوَانُ فَافْعَلْهُ، عَضَّدَهُ قَالَ: فَفَعَلَ فَعَاضَ عَبْدَ الْمَلِكِ مِنْ غِلْمَتِهِ "

❀❀ عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں: فیروز ابوموسیٰ عبداللہ بن ابوسلمہ کے دو غلاموں کو لے کے آیا فیروز' عبداللہ بن ابوسلمہ کا غلام ہی تھا۔ ان دونوں کے غلاموں نے فیروز کو قتل کر دیا تو مروان نے ان دونوں غلاموں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا راوی کہتے ہیں: ابوحصین بن حارث نے مجھے خط لکھا کہ تم مراون کے ساتھ اس سلسلے میں بات کرو کیونکہ یہ دونوں ہمارے غلام ہیں جنہوں نے ہمیں ہمارے ایک اور غلام کو قتل کر دیا ہے مروان کو ان دونوں کو قتل کرنے کا حق نہیں ہے' تو مروان نے کہا: میں ان دونوں کے قتل میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں ابوحصین نے کہا: آپ پھر ان دونوں کا معاوضہ ہمیں دے دیں۔ عقبہ کہتے ہیں میں نے مروان سے اس سلسلے میں بات کی تو اس نے یہ بات نہیں مانی میں نے کہا: اگر آپ مکہ گئے تو آپ ابوحصین کو ان کا معاوضہ دے دیجئے گا پھر مروان مکہ آیا تو اس نے ان صاحب کو ان دونوں غلاموں کی قیمت میں دو دینار ادا کیے۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ابن علقمہ نے عبداللہ بن محمد نے ابن امیہ کے ''رنج'' کو قتل کر دیا جو عبدالملک بن محمد کا غلام تھا تو نافع بن علقمہ نے ان لوگوں کو قتل کروادیا جب انہیں ان کے بھتیجے کے دو غلاموں کے بارے میں مروان کے معاوضہ دینے کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے عبدالملک کو اس بارے میں خط لکھا کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ مراون نے کیا کیا تھا اور پھر تم وہی کرو انہوں نے اس کو تاکید کی راوی کہتے ہیں: تو اس نے ایسا ہی کیا اور عبدالملک نے اپنے غلاموں میں سے اس کا معاوضہ ادا کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

کتاب: گمشدہ (ملنے والی) چیز کے بارے میں روایات

18597 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، خَبَرًا رَفَعَهُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَمَّا الْمُثَنَّى، فَاَخْبَرَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ الْمُزَنِيَّ سَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْبِضْهَا، فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ فَاقْبِضْهَا، حَتّٰى يَاْتِيَ بَاغِيهَا

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَضَالَّةُ الْاِبِلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَهَا السِّقَاءُ، وَالْحِذَاءُ، وَتَاْكُلُ فِي الْاَرْضِ، وَلَا يُخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ، فَدَعْهَا حَتّٰى يَاْتِيَ بَاغِيهَا

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا وُجِدَ مِنْ مَالٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ بِطَرِيقٍ مِيتَاءَ، اَوْ قَرْيَةٍ مَسْكُونَةٍ، فَعَرِّفْهُ سَنَةً، فَاِنْ اَتَى بَاغِيهُ، فَرُدَّهُ اِلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ تَجِدْ بَاغِيًا، فَهُوَ لَكَ، فَاِنْ اَتَى بَاغٍ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ، فَرُدَّهُ اِلَيْهِ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا وُجِدَ فِي قَرْيَةٍ خَرِبَةٍ؟ قَالَ: فِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَرِيسَةُ الْجَبَلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيهَا غَرَامَتُهَا، وَمِثْلُهَا مَعَهَا، وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَالثَّمَرُ الْمُعَلَّقُ فِي الشَّجَرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَرَامَتُهُ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا ضَمَّهُ الْجَرِينُ وَالْمُرَاحُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ، قُطِعَتْ يَدُ صَاحِبِهِ، وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، فَمَا كَانَ دُونَ ذٰلِكَ، فَغَرَامَتُهُ وَمِثْلُهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَافَوْا فِيمَا بَيْنَكُمْ قَبْلَ اَنْ تَاْتُونِي فَمَا بَلَغَ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مزنی شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا کسی

بھیڑیے کومل جائے گی تم اسے پکڑلو یہاں تک کہ اسے تلاش کرنے والاشخص آجائے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گم شدہ اونٹ کا کیاحکم ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: اس کا پیٹ اوراس کے پاؤں اس کے ساتھ ہیں وہ کھالے گااس کے بارے میں بھیڑیے کااندیشہ نہیں ہے تم اسے رہنے دو یہاں تک کہ اسے تلاش کرنے والاشخص آجائے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جو مال ملتاہے (اس کا کیاحکم ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اگرتو وہ ایسی جگہ پرملتاہے جوراستہ عام گزرگاہ ہو یاکسی ایسی بستی میں ملتاہے جہاں رہائش موجودہو' توتم ایک سال تک اس کااعلان کرواگراسے تلاش کرنے والاشخص آجاتا ہے' تواسے واپس کردواوراگرتمہیں اس کوتلاش کرنے والاکوئی شخص نہیں ملتاتووہ مال تمہاراہوجائے گابعدمیں اگرکسی وقت بھی تلاش کرنے والاشخص آجائے توتم وہ مال اسے واپس کردینااس نے عرض کی: یارسول اللہ! ویرانے میں اگرکوئی چیزملتی ہے' تواس کا کیاحکم ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں اوررکازمیں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! پہاڑکے اوپر جوچیزرکھی گئی ہواس کاکیاحکم ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اس میں اس کاجرمانہ ہوگااوراس کی مانندمزیدہوگااوررسوائی کے کوڑے ہوں گے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! درخت پرلٹکے ہوئے پھل کاکیاحکم ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کاجرمانہ ہوگااس کی مانندمزیدادائیگی کی جائے گی اورسزاکے طورپرمزیدکوڑے لگائے جائیں گے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جوچیزگودام میں یامحفوظ جگہ پرسنبھال کررکھی گئی ہونبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: چوری شدہ چیزکی قیمت اگرڈھال تک پہنچتی ہو' توچوری کرنے والے کاہاتھ کاٹ دیاجائے گا(راوی کہتے ہیں:)ڈھال کی قیمت دس درہم تھی جوچیزاس سے کم قیمت کی ہو' تواس میں جرمانہ اداکیاجائے گااوراس کی مانندمزیدادائیگی کی جائے گی اورسزاکے کوڑے ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: میرے پاس مقدمات آنے سے پہلے آپس میں ایک دوسرے کومعاف کردیاکروکیونکہ جوبھی قابل حدجرم ہوگااس میں (سزادینا)واجب ہوجائے گا۔

18598 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِي يُسْرَقُ مِنَ الْإِبِلِ وَهِيَ تَرْعَى قَالَ: يُضَاعَفُ عَلَيْهِ الْغُرْمُ اَيْضًا، وَيُنَكَّلُ كَذٰلِكَ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جوایسےاونٹ کوچوری کرلیتاہے جوچررہاہووہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کودگناجرمانہ ہوگااوراسی طرح سزابھی دی جائے گی۔

18599 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، - اَحْسَبُهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''(ملنے والے) گمشدہ اونٹ کاجرمانہ ہوگااوراس کی مانندمزیدادائیگی ہوگی''۔

18600 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: ضَالَّةُ الْمَكْتُومَةِ الْإِبِلُ مَعَهَا قَرِينَتُهَا

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والدکایہ بیان نقل کرتے ہیں:

''جو گمشدہ اونٹ چھپایا گیا ہو' اس کے ساتھ اس جیسا (ایک اور اونٹ جرمانے کے طور پر ادا کیا جائے گا)''۔

18601 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِى طَالِبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ رَاعِي الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ: وَقَالَ غَيْرُهُ: لِاَخِيكَ

قَالَ: مَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فِي ضَالَّةِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا، وَتَاْكُلُ مِنْ اَطْرَافِ الشَّجَرِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُولُ: وَلَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ وَطَنَهُ فَيَرْجِعُ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْحَدِيثِ

وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا تَقُولُ فِي الْوَرِقِ اِذَا وَجَدْتُهَا؟ قَالَ: اَعْلِمْ وِعَاءَهَا، وَوِكَاءَهَا، وَعَدَدَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ، وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ، اسْتَمْتِعْ بِهَا اَوْ نَحْوًا مِنْ هٰذَا

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا شاید کسی اور شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بکریوں کے چرواہے کی گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے بھائی کو ملے گی یا بھیڑیے کو مل جائے گی

دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ تمہارے بھائی کو مل جائے گی راوی بیان کرتے ہیں: اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گم شدہ اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ اس کا پیٹ اور پاؤں اس کے ساتھ ہیں وہ درخت کے پتے کھالے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ شاید اسے اپنی جگہ یاد آجائے اور وہ وہاں اپنی جگہ واپس چلا جائے اس کے بعد حدیث میں یہ الفاظ ہیں اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس چاندی کا کیا حکم ہے جو مجھے مل جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی تھیلی اور اس کی ڈوری اور ان کی تعداد کو یاد رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرواگر اس کا مالک آجاتا ہے' تو یہ اس کے سپرد کر دو ورنہ وہ تمہاری ہوگی تم اس سے نفع حاصل کرو یا اس کی مانند کوئی اور الفاظ ہیں۔

18602 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: " عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا - اَوْ قَالَ: وِعَاءَهَا - فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ، وَاِلَّا فَ[illegible]شَاْنَكَ بِهَا، اَوِ اسْتَمْتِعْ بِهَا "

قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: اِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ

قَالَ: فَسَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا، وَسِقَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ، دَعْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو پھر تم اس کی تھیلی اس کی ڈوری کی شناخت کروا گر اس کا مالک آجاتا ہے' تو اس کے حوالے کر دو ورنہ تم اسے خود خرچ کرلو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم ان کے ذریعے نفع حاصل کرو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گمشدہ بکری کے بارے میں کیا حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یا تو تمہیں ملے گی' یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیا کو ملے گی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے وہ خود ہی پانی تک چلا جائے گا درختوں کے پتے کھالے گا تم اسے رہنے دو یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے۔

18603 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ شِخِّيرٍ، عَنِ الْجَارُودِ الْعَبْدِيِّ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ: نَرَى أَنَّهَا الْإِبِلُ الثَّوْرِيُّ الْقَائِلُ

❀❀ جارود عبدی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کا الاؤ ہے تم اس کے قریب نہ جاؤ''

راوی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سے مراد اونٹ ہے یہ بات سفیان ثوری نے کہی ہے۔

18604 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْمَلُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا عِنْدَهُ فَقَالُوا: أَتَأْذَنُ لَنَا فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ: ذَاكَ حَرَقُ النَّارِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سواری کے لئے جانور مانگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انہیں جانور نہیں ملے انہوں نے عرض کی: آپ ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ہم کوئی گمشدہ اونٹ حاصل کرلیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگ کا جلاؤ ہے۔

18605 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَزَعَةَ يَزْعُمُ أَنَّ الْجَارُودَ لَمَّا أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَا وَجَدْنَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَهْلِنَا مِنَ الْإِبِلِ لِنَبْلُغَ عَلَيْهَا؟ قَالَ: ذَاكَ حَرَقُ النَّارِ

❀❀ حضرت جارود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ہمیں اپنے علاقے کے آس پاس اگر کوئی اونٹ مل جاتا ہے (جو گمشدہ ہو) تو کیا ہم اس پر سوار ہو کر چلے جائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگ کا جلاؤ ہے۔

18606 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَزَعَةَ يَزْعُمُ أَنَّ الْجَارُودَ أَنَّ نَفَرًا أَرْبَعَةً مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَدَوْا عَلَى بَعِيرٍ رَأَوْهُ نَحَرُوهُ فَأُتِيَ فِي ذٰلِكَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ أَخُو بَنِي

عَامِرٍ فَقَالَ: يَا حَاطِبُ قُمِ السَّاعَةَ، فَابْتَعْ لِرَبِّ الْبَعِيرِ بَعِيرَيْنِ بِبَعِيرِهِ، فَفَعَلَ حَاطِبٌ، وَجُلِدُوا اَسْوَاطًا، وَاُرْسِلُوا

❀❀ ابوقزعہ بیان کرتے ہیں: حضرت جارود رضی اللہ عنہ نے بنوعامر بن لوی سے تعلق رکھنے والے چار افراد کے ساتھ ایک اونٹ کو پکڑ لیا جو انہیں راستے میں ملا تھا (اور گمشدہ تھا) انہوں نے اسے قربان کرلیا یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت حضرت حاطب بن ابوبلتعہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جن کا تعلق بنوعامر سے تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حاطب تم ابھی اٹھو اور اس اونٹ کے مالک سے اس کے اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے میں خرید لو تو حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر ان حضرات کی پٹائی کی گئی (جنہوں نے وہ اونٹ لیا تھا) اور پھر انہیں چھوڑ دیا گیا۔

18607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى عُمَّالِهِ: لَا تُضِلُّوا الضَّالَّةَ اَوِ الضَّوَالَّ قَالَ: فَلَقَدْ كَانَتِ الْاِبِلُ تَتَنَاتَجُ هَمَلًا، وَتَرِدُ الْمِيَاهَ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ، حَتّٰى يَاْتِيَ مَنْ يَعْتَرِفُهَا، فَيَاْخُذَهَا، حَتّٰى اِذَا كَانَ عُثْمَانُ كَتَبَ اَنْ ضُمُّوهَا، وَعَرِّفُوهَا، فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا، وَاِلَّا فَبِيعُوهَا، وَضَعُوا اَثْمَانَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ، فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَعْتَرِفُهَا، فَادْفَعُوا اِلَيْهِ الْاَثْمَانَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو لکھا تھا کہ تم لوگ گمشدہ چیز کو اور نہ گماؤ راوی کہتے ہیں: پہلے ایسا ہوتا تھا کہ بعض اوقات اونٹنیاں اپنے بچے کو جنم دے دیتی تھیں اور پھر کسی ایسے پانی پر چلی جاتی تھیں جہاں کوئی نہیں جاتا تھا یہاں تک کہ ان کا مالک آ جاتا تھا اور انہیں حاصل کر لیتا تھا یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے خط میں لکھا کہ تم اس طرح کے اونٹوں کو پکڑ لو اور ان کا اعلان کرواؤ اگر ان کا مالک آ جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ انہیں فروخت کر کے ان کی قیمت بیت المال میں جمع کروا دو پھر ان کا مالک آ گیا تو تم وہ قیمت اس کے سپرد کر دینا۔

18608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، يَزْعُمُ اَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَدَ جَمَلًا ضَالًّا فَجَاءَ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهُ شَهْرًا فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ فَقَالَ عُمَرُ: زِدْ شَهْرًا فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ لَهُ: زِدْ شَهْرًا فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اِنَّا قَدْ اَسْمَنَّاهُ قَدْ اَكَلَ عَلَفَ نَاضِحِنَا، فَقَالَ عُمَرُ: مَا لَكَ وَلَهُ اَيْنَ وَجَدْتَهُ؟ فَاَخْبَرَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَاَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے ایک گمشدہ اونٹ پایا وہ اسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک ماہ تک اس کا اعلان کرو اس نے ایسا ہی کیا پھر وہ اسے لے کر آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مزید ایک ماہ تک اعلان کرو اس نے ایسا ہی کیا پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم مزید ایک ماہ اعلان کرو اس نے ایسا ہی کیا پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا: ہم نے اسے موٹا تازہ کر دیا ہے یہ ہماری اونٹنی کا چارہ بھی کھا جاتا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے تم نے اسے کہاں پایا تھا اس شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور جہاں تم نے اسے پایا تھا' وہاں اسے چھوڑ دو۔

18609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ، قَالَ: وَجَدْتُ بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فَاَتَيْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ: عَرِّفْهُ فَقُلْتُ: قَدْ عَرَّفْتُهُ حَتّٰى قَدْ شَغَلَنِي عَنْ رَقِيقِي، وَقِيَامِي عَلَى اَرْضِي قَالَ: فَاَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ،

❀❀ ثابت بن ضحاک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں میں نے ایک اونٹ پایا میں اسے لے کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کا اعلان کرو میں نے کہا: میں نے اس کا اعلان کیا ہے یہاں تک کہ اس کے اعلان کی وجہ سے میں اپنے غلاموں اور اپنی زمین کی دیکھ بھال بھی نہیں کر سکا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جہاں اسے پایا تھا' وہاں سے چھوڑ دو۔

18610 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ، وَاَيُّوبَ بْنِ اَبِي تَمِيمَةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُولُ: اَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيُّ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: ثابت بن ضحاک انصاری نے مجھے یہ بات بتائی ہے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

18611 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا يَضُمُّ الضَّوَالَّ اِلَّا ضَالٌّ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گمشدہ چیز کو پکڑنے والا کوئی گمراہ ہی ہوگا۔

18612 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ: مَنْ اَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ قَالَ يَحْيَى: نَرٰى اَنَّهَا الْاِبِلُ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس وقت خانہ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے جو شخص کوئی گمشدہ چیز حاصل کرتا ہے وہ گمراہ ہوتا ہے

یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد اونٹ ہے۔

18613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: لَا يَاْكُلُ الضَّالَّةَ اِلَّا ضَالٌّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گمشدہ چیز کو کوئی گمراہ ہی کھائے گا۔

18614 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خَلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند ایک اور سند منقول ہے۔

18615 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ:

خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا بِالْعُذَيْبِ فَقَالَا لِي: دَعْهُ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَدَعُهُ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ لَاَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَحْسَنْتَ اَحْسَنْتَ اِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: "عَرِّفْهَا حَوْلًا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَقُلْتُ: اِنِّي قَدْ اَتَيْتُهَا فَعَرِّفْهَا قَالَ: فَعَرَّفْتُهَا ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَحْوَالٍ، فَقَالَ: اَعْلِمْ عَدَدَهَا، وَوِكَاءَ هَا، فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِدَّتِهَا، وَوِعَائِهَا، وَوِكَائِهَا، فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ، وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

❀❀ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ باہلی کے ساتھ روانہ ہوا عذیب کے مقام پر مجھے ایک کوڑا ملا ان دونوں نے مجھ سے کہا: کہ تم اسے چھوڑ دو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے نہیں چھوڑوں گا تا کہ درندے اسے ختم کر دیں میں اس کے ذریعے نفع حاصل کروں گا پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے تم نے اچھا کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میں نے ایک تھیلی پائی تھی جس میں ایک سو دینار تھے میں وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا' پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے تین سال تک اس کا اعلان کیا تین سال بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی تعداد اور اس کی تھیلی کی پہچان یاد رکھنا اگر کوئی ایسا شخص آئے جو تمہیں اس کی تعداد اور اس کی تھیلی اور اس کی ڈوری کی شناخت بیان کر دے تو تم یہ رقم اس کے سپرد کر دینا ورنہ تم اس کے ذریعے نفع حاصل کرو۔

18616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ فِي اللُّقَطَةِ قَالَ: هُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

❀❀ مطرف بن عبداللہ بن شخیر گمشدہ چیز کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

18617 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ حَسَنٍ، خُذْهَا وَلَا السماكس وَقَالَ: بَيْنَا نَحْنُ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي اِمَارَةِ عُثْمَانَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْحَاجِّ بِمِرْطِهَا فَوَضَعَتْهُ عَلٰى بَعْضِ رِحَالِنَا، ثُمَّ اَخْطَاَتْنَا، وَلَا نَدْرِي مِمَّنْ هِيَ؟ فَعَرَّفْنَاهَا سَنَةً، ثُمَّ جَاءَنَا نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُمْ اَنَّا قَدْ عَرَّفْنَاهُ سَنَةً، فَقَالُوا: اسْتَمْتِعُوا بِهِ

❀❀ عطاء بن ابی رباح نے حسن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے تم اسے حاصل کر لو لیکن "سماکس" نہیں۔ انہوں نے

بتایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مزدلفہ میں ہم رات کے وقت موجود تھے حاجیوں سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت اپنی چادر لے کے آئی میں نے وہ چادر اپنے کسی پالان پر رکھ دی پھر وہ ہم سے گم ہوگئی ہمیں یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ چادر کس کی ہے ہم نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد ہمارے پاس آئے ہم نے انہیں اس بارے میں بتایا: ہم ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہے ہیں تو ان حضرات نے فرمایا: تم لوگ اس کے ذریعے نفع حاصل کرو۔

18618 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: وَجَدَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ عَيْبَةً فِيهَا مَالٌ عَظِيمٌ فَجَاءَ بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرَهُ خَبَرَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: هِيَ لَكَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا غَيْرِي أَحْوَجُ إِلَيْهَا مِنِّي، قَالَ: فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَفَعَلَ، ثُمَّ جَاءَهُ بِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: هِيَ لَكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهَا سَنَةً فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَهُ بِهَا فَقَالَ عُمَرُ: هِيَ لَكَ فَقَالَ سُفْيَانُ مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهَا سَنَةً فَفَعَلَ، ثُمَّ جَاءَهُ بِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: هِيَ لَكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهَا سَنَةً فَفَعَلَ فَلَمَّا أَبَى سُفْيَانُ جَعَلَهَا عُمَرُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: سفیان بن عبداللہ ثقفی نے ایک تھیلی پائی جس میں بہت سا مال موجود تھا' وہ اس کو لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس کے بارے میں بتایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہاری ہوئی انہوں نے عرض کی: اے امیر المومنین مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے میرے علاوہ کوئی اور شخص اس کا زیادہ محتاج ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہاری ہوئی انہوں نے اپنی پہلی والی بات دہرادی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کروانہوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ اسے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری ہوئی انہوں نے پھر پہلی والی بات کی مانند بات دہرادی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کروانہوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ اس کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری ہوئی انہوں نے اپنی پہلی والی بات دہرادی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کروانہوں نے ایسا ہی کیا جب سفیان بن عبداللہ ثقفی نے اسے لینے سے انکار کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ رقم بیت المال میں جمع کروادی۔

18619 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ صُحْبَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ أَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فَوَجَدَ صُرَّةً فِيهَا ذَهَبُ مِائَةٍ فِي مَتَاعِ رَكْبٍ، قَدْ عَفَتْ عَلَيْهِ الرِّيَاحُ، فَأَخَذَهَا، فَجَاءَ بِهَا عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْشِدْهَا الْآنَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنِ اعْتُرِفَتْ، وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ فَلَمْ تُعْتَرَفْ فَقَسَمْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتَيْنِ لِي

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن عبداللہ جن کا تعلق جہینہ سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت

عبداللہ کو سنا جنہیں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے انہوں نے بتایا: ان کے والد عبداللہ شام سے آئے انہیں راستے میں ایک تھیلی ملی جس میں ایک سو دینار تھے وہ کسی مسافر کا سامان تھا اس کو ہواؤں نے (چھپا دیا تھا) ان صاحب نے اسے حاصل کیا وہ اسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ابھی مسجد کے دروازے پر تین تک اس کا اعلان کرو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہنا اگر اس کے بارے میں اعتراف ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ تمہاری ہو گی راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا لیکن اس کی شناخت نہیں ہو سکی تو میں نے وہ رقم اپنے اور اپنی دو بیویوں کے درمیان تقسیم کر لی۔

18620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَا وَجَدْتَ لُقَطَةً فَعَرِّفْهَا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْتَرِفُهَا، وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں کوئی گمشدہ چیز ملے تو تم تین دن تک مسجد کے دروازے پر اس کا اعلان کرو اس کا اعتراف کرنے والا شخص آ جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تم خود اسے استعمال کر لو۔

18621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، أَيْضًا أَنَّ مُعَاذًا، أَوْ مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي سُعَادَ، - وَأَبُو سُعَادَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْ مِصْرَ فَوَجَدَ ذَهَبًا، كَأَنَّهَا انْتَشَرَتْ مِنْ رَكْبٍ عَامِدِينَ لِمِصْرَ، فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ الذَّهَبَ رَاجِعًا إِلَى مِصْرَ، وَيَلْقُطُهَا حَتَّى انْقَطَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَخَافَ أَنْ يَهْلِكَ، وَقَدْ جَمَعَ سَبْعِينَ دِينَارًا، فَجَاءَ بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهَا سَنَةً، وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ، فَلَمْ يُعْتَرَفْ فَأَخَذَهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اسماعیل نے مجھے یہ بات بتائی ہے معاذ نے یا شاید معاویہ بن عبداللہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے جو حضرت ابوسعاد کے حوالے سے منقول ہے اور حضرت ابوسعاد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: وہ مصر سے آ رہے تھے انہیں سونا ملا یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی سوار کا گر گیا ہے جو مصر جا رہا تھا وہ اس سونے کی تلاش میں واپس مصر کی طرف گئے وہ اس سونے کو اکٹھا کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئے جب انہیں ہلاک ہونے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے ستر دینار اکٹھے کیے اور انہیں لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو ورنہ یہ تمہارے ہوئے پھر ان کا اعتراف نہیں کیا گیا تو ان صاحب نے اس رقم کو حاصل کر لیا۔

18622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ، أَيْضًا أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْأَخْنَسِ الْخُزَاعِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: وَجَدْتُ لُقَطَةً أَتَصَدَّقُ بِهَا؟ قَالَ: لَا تُؤْجَرُ أَنْتَ وَلَا صَاحِبُهَا قَالَ: فَأَدْفَعُهَا إِلَى الْأُمَرَاءِ؟ قَالَ: إِذًا يَأْكُلُونَهَا أَكْلًا ذَرِيعًا قَالَ: فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنِ اعْتُرِفَتْ، وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ كَمَالِكَ

❀❀ زید بن اخنس خزاعی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب سے کہا: مجھے اگر کوئی گمشدہ چیز ملتی ہے تو کیا میں اس کو صدقہ کر دوں انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں نہ تمہیں اجر ملے گا اور نہ اس کے مالک کو ملے گا انہوں نے کہا: پھر میں سرکاری

اہل کاروں کے حوالے کردوں تو سعید بن مسیّب نے کہا: ایسی صورت میں وہ فوراً خود کھا جائیں گے ان صاحب نے کہا: آپ پھر مجھے کیا حکم دیتے ہیں سعید نے کہا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو اگر اس کا اعتراف ہو جاتا ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ وہ تمہارے دوسرے مال کی طرح تمہاری ہوگی۔

18623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: وَجَدَ رَجُلٌ وَرِقًا فَاَتٰى بِهَا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ: عَرِّفْهَا فَقَالَ: قَدْ عَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يَعْتَرِفُهَا اَفَاَدْفَعُهَا اِلَى الْاَمِيْرِ؟ قَالَ: اِذًا يَقْبَلُهَا قَالَ: اَفَاَتَصَدَّقُ بِهَا؟ قَالَ: وَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، غَرِمْتَهَا قَالَ: فَكَيْفَ اَصْنَعُ؟ قَالَ: قَدْ كُنْتَ تَرٰى مَكَانَهَا اَنْ لَا تَاْخُذَهَا

❀❀ زہری نے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک شخص کو چاندی ملی تو وہ اس کو لے کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ تم اس کا اعلان کرو اس نے کہا: میں نے اس کا اعلان کیا ہے لیکن مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو اس کا اعتراف کرتا کیا میں یہ رقم گورنر کے حوالے کردوں انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں وہ اسے قبول کرلے گا (یعنی خود کھا لے گا) ان صاحب نے دریافت کیا: کیا میں اسے صدقہ کردوں انہوں نے فرمایا: اگر اس کا مالک آ گیا تو تمہیں اس کو جرمانہ ادا کرنا ہوگا ان صاحب نے دریافت کیا: پھر میں کیا کروں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے اس کی جگہ دیکھی ہوئی ہے تم اسے حاصل ہی نہ کرو (شاید ان کی مراد یہ تھی کہ جہاں سے تم نے اسے حاصل کیا ہے وہیں رکھ دو)۔

18624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، كَانَ يَقُوْلُ: لَا تَرْفَعِ اللُّقَطَةَ لَسْتَ مِنْهَا فِيْ شَيْءٍ وَقَالَ: تَرْكُهَا خَيْرٌ مِنْ اَخْذِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم گمشدہ چیز کو نہ اٹھاؤ جس کے ساتھ تمہارا کوئی واسطہ نہ ہو وہ یہ فرماتے ہیں: اسے ترک کردینا اسے حاصل کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

18625 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، اَوْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَرَّ شُرَيْحٌ بِدِرْهَمٍ، فَلَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ

❀❀ منصور نے تمیم بن سلمہ یا شاید ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے قاضی شریح کا گزر ایک درہم کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔

18626 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ فِي اللُّقَطَةِ: تُعَرِّفُهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَاِلَّا تَصَدَّقْ بِهَا ، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، خَيَّرْتَهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاَجْرِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے گمشدہ چیز کے بارے میں فرماتے ہیں: اونٹ کا اعلان کرو اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ تم صدقہ کردو پھر اگر اس کا مالک آ گیا تو تم اس کے مالک کو اختیار دینا کہ یا تو وہ اس چیز کو حاصل کرلے یا اس کا اجر حاصل کرلے۔

18627 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ لِيْ عِكْرِمَةُ مَوْلٰى

ابْنِ عَبَّاسٍ: تُعَرِّفُهَا، فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ، فَتَصَدَّقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا، فَإِنْ شَاءَ غَرِمْتَهَا، وَإِنْ شَاءَ فَالْأَجْرُ لَهُ قَالَ وَسَمِعْتُ عَطَاءً: يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ عِكْرِمَةَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يَسْمَعَ قَوْلَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ثُمَّ صَارَ اِلٰى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حِينَ سَمِعَهُ مِنْهُ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ نے مجھ سے کہا: تم اس کا اعلان کرواگر اس کا اعتراف نہیں ہوتا تو تم اس کو صدقہ کردو پھر اسے تلاش کرنے والا شخص آ گیا تو اگر وہ چاہے تو تم اسے جرمانہ ادا کر دینا اور اگر وہ چاہے تو اس کا اجر اس کو مل جائے گا

وہ بیان کرتے ہیں میں نے عطاء کو عکرمہ کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے یہ اس سے پہلے کی بات ہے کہ انہوں نے عمرو بن شعیب کا قول سنا ہوتا' پھر انہوں نے عمرو بن شعیب کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا جب انہوں نے عمرو بن شعیب کا قول سنا تھا۔

18628 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي السَّفَرِ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عَلِيًّا، فَقَالَ: اِنِّي وَجَدْتُ لُقَطَةً فِيهَا مِائَةُ دِرْهَمٍ اَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَعَرَّفْتُهَا تَعْرِيفًا ضَعِيفًا، وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ لَا تُعْتَرَفَ فَتَجَهَّزْتُ بِهَا اِلٰى صِفِّينَ، وَقَدْ اَيْسَرْتُ بِهَا الْيَوْمَ فَمَا تَرٰى؟ قَالَ: عَرِّفْهَا فَاِنْ عَرَفَهَا صَاحِبُهَا، فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ، وَاِلَّا فَتَصَدَّقْ بِهَا، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَاَحَبَّ اَنْ يَكُونَ لَهُ الْاَجْرُ، فَسَبِيلُ ذٰلِكَ وَاِلَّا غَرِمْتَهَا، وَلَكَ اَجْرُهَا

❀❀ ابوسفر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا مجھے ایک گمشدہ تھیلی ملی ہے' جس میں ایک ہزار درہم یا اس کے آس پاس کی رقم ہے میں نے اس کا زیادہ زور و شور کے ساتھ اعلان نہیں کیا میں چاہتا ہوں کہ اس کا اعتراف ہی نہ ہو اور میں اس کے ذریعے جنگ صفین میں شرکت کی تیاری کر لوں کیونکہ میں اس کی وجہ سے آج اتنا خوشحال ہوں جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کا اعلان کرواگر اس کا مالک اسے پہچان لیتا ہے' تو تم وہ اس کے سپرد کر دینا ورنہ تم اس رقم کو صدقہ کر دینا پھر اگر اس کا مالک آیا اور یہ چاہے کہ اس کا اجر اسے مل جائے تو اس کا اسے حق ہو گا ورنہ تم اس کو جرمانہ ادا کر دینا اس کا اجر تمہیں مل جائے گا۔

18629 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي السَّفَرِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي رُؤَاسٍ، قَالَ: الْتَقَطْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَعَرَّفْتُهَا، وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ لَا تُعْتَرَفَ، فَلَمْ يَعْتَرِفْهَا اَحَدٌ، فَاسْتَنْفَقْتُهَا، فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهَا، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، خَيِّرْتَهُ، فَاِنِ اخْتَارَ الْاَجْرَ، كَانَ لَهُ، وَاِنِ اخْتَارَ الْمَالَ، كَانَ لَهُ مَالُهُ

❀❀ ابوسفر نے بنو رؤاس تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ذکر کیا ہے وہ بیان کرتا ہے: مجھے تین سو درہم پڑے ہوئے ملے میں نے ان کا اعلان کروایا میری یہ خواہش تھی کہ وہ پہچانے نہ جائیں کسی نے بھی ان کا اعتراف نہیں کیا میں نے انہیں خرچ کر لیا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس بارے میں فرمایا کہ تم انہیں صدقہ کر دو اگر ان کا مالک آ گیا تو تم اسے اختیار دینا اگر وہ اجر کو اختیار کرے گا تو اسے اس بات کا حق حاصل ہو گا اور اگر وہ مال کو اختیار کرے گا تو اسے

اس کا مال مل جائے گا۔

18630 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي اللُّقَطَةِ: يُعَرِّفُهَا سَنَةً، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا بَعْدَمَا يَتَصَدَّقُ بِهَا، خَيَّرَهُ، فَاِنِ اخْتَارَ الْاَجْرَ، كَانَ لَهُ، وَاِنِ اخْتَارَ الْمَالَ، كَانَ لَهُ مَالُهُ

❀❀ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں فرمایا ہے کہ آدمی ایک سال تک اس کا اعلان کرے گا اگر اس کا مالک آگیا تو ٹھیک ہے ورنہ آدمی اسے صدقہ کردے گا پھر صدقہ کردینے کے بعد اگر اس کا مالک آگیا تو آدمی اسے اختیار دے گا اگر وہ اجر کو اختیار کرلے گا تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا اور اگر وہ مال کو اختیار کرے گا تو اس کا مال اسے مل جائے گا۔

18631 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاِسْرَائِيلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: اشْتَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِّنْ رَجُلٍ جَارِيَةً بِسِتِّ مِائَةٍ اَوْ بِسَبْعِ مِائَةٍ، فَنَشَدَهُ سَنَةً لَا يَجِدُهُ، ثُمَّ خَرَجَ بِهَا اِلَى السُّدَّةِ، فَتَصَدَّقَ بِهَا مِنْ دِرْهَمٍ وَدِرْهَمَيْنِ عَنْ رَبِّهَا، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خَيَّرَهُ، فَاِنِ اخْتَارَ الْاَجْرَ، كَانَ الْاَجْرُ لَهُ، وَاِنِ اخْتَارَ مَالَهُ، كَانَ لَهُ مَالُهُ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: هٰكَذَا افْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ

❀❀ ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے ایک کنیز چھ سو یا شاید سات سو کے عوض میں خریدی (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کچھ رقم ملی) وہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہے لیکن انہیں اس کا مالک نہیں ملا پھر وہ اسے لے کر بڑے دروازے پر آئے اور وہاں انہوں نے اس کے مالک کی طرف سے ایک یا دو درہم صدقہ کردیے کہ اگر اس کا مالک آیا تو تم اسے اختیار دو وہ اجر کو اختیار کرلے گا تو وہ اجر اسے مل جائے گا اور اگر اس نے مال کو اختیار کیا تو اس کا مال اسے مل جائے گا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گمشدہ چیز کے ساتھ تم لوگ اسی طرح کرو۔

18632 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي اللُّقَطَةِ: يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خَيَّرَهُ، فَاِنِ اخْتَارَ الْاَجْرَ، كَانَ لَهُ الْاَجْرُ، وَاِنِ اخْتَارَ مَالَهُ، كَانَ لَهُ مَالُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما گمشدہ چیز کے بارے میں فرماتے ہیں: آدمی اسے صدقہ کردے گا پھر اگر اس کا مالک آگیا تو آدمی اسے اختیار دے گا کہ اگر وہ مالک اجر کو اختیار کرلے گا تو اسے اجر مل جائے گا اور اگر وہ مال کو اختیار کرلے گا تو اس کا مال اسے مل جائے گا۔

18633 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شُرَيْحًا: قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي اللُّقَطَةِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے گمشدہ چیز کے بارے میں ایسا ہی کیا تھا۔

18634 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ امْرَاَتِهِ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: اِنِّي وَجَدْتُ شَاةً، قَالَتِ: اعْلِفِي، وَاحْلُبِي، وَعَرِّفِي ثُمَّ عَادَتْ اِلَيْهَا ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ،

فَقَالَتْ: اَتُرِيدِيْنَ اَنْ آمُرَكِ بِذَبْحِهَا

❀❀ ابواسحاق نے اپنی بیوی کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بولی مجھے ایک بکری ملی ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اسے چارہ کھلاؤ اس کا دودھ دوہ لو اور اس کا اعلان کرتی رہو اس عورت نے تین مرتبہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ میں تمہیں یہ ہدایت کروں کہ تم اسے ذبح کر لو؟

18635 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: مَا كَانَ يُخْشَى فَسَادُهُ، فَبِعْهُ، وَتَصَدَّقْ بِهِ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جس چیز کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تم اسے فروخت کر کے (اس کی رقم) صدقہ کر دو۔

بَابُ اُحِلَّتِ اللُّقَطَةُ الْيَسِيرَةُ

باب: گمشدہ ملنے والی تھوڑی چیز کا حلال ہونا

18636 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخْلَةٌ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيٍّ دَخْلَةٌ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ غَيْرِهِ، فَكَانَتْ دَخْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ، فَاِنْ كَانَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، قَرَّبُوهُ اِلَيْهِ، قَالَ: فَدَخَلَ يَوْمًا، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ شَيْئًا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَوْءِهِ قَدْ كُنَّا عَوَّدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **000** خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصِبْ شَيْئًا فَقَالَ عَلِيٌّ: اسْكُتِي اَيَّتُهَا الْمَرْاَةُ فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ بَيْتِكِ مِنْكِ، فَقَالَتْ: اذْهَبْ عَسَى اَنْ تُصِيبَ لَنَا شَيْئًا اَوْ تَجِدَ اَحَدًا يُسَلِّفُكَ شَيْئًا، فَخَرَجَ فَلَمْ يَجِدْ، فَبَيْنَا هُوَ فِي السُّوقِ يَمْشِي وَجَدَ دِينَارًا فَاَخَذَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْتَرِفُ الدِّينَارَ؟ فَلَمْ يَجِدْ اَحَدًا يَعْتَرِفُهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ، اِنِّي لَوْ اَخَذْتُ هٰذَا الدِّينَارَ، فَاشْتَرَيْتُ بِهِ طَعَامًا، وَكَانَ سَلَفًا عَلَيَّ اِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ غَرِمْتُهُ، فَعَرَضَ لَهُ رَجُلٌ، فَبَاعَهُ طَعَامًا، فَلَمَّا اسْتَوْفَى عَلَيْهِ طَعَامًا، رَدَّ عَلَيْهِ الدِّينَارَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قَدْ اَعْطَيْتَنَا طَعَامَكَ، وَاَعْطَيْتَنَا دِينَارًا، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ الرَّجُلُ، حَتّٰى رَدَّ اِلَيْهِ الدِّينَارَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ حِينَ حَدَّثَهَا ذٰلِكَ: اَمَا اسْتَحْيَيْتَ اَنْ تَاْخُذَ طَعَامَ الرَّجُلِ وَالدِّينَارَ؟ قَالَ: فَرَدَدْتُهُ فَاَبَى فَلَمَّا فَنِيَ ذٰلِكَ الطَّعَامُ، خَرَجَ بِذٰلِكَ الدِّينَارِ اِلَى السُّوقِ، فَعَرَضَ لَهُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَاشْتَرَى مِنْهُ طَعَامًا، ثُمَّ رَدَّ اِلَيْهِ الدِّينَارَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اَيُّهَا الرَّجُلُ قَدْ فَعَلْتَ فِيْ هٰذَا مَرَّةً خُذْ دِينَارَكَ، فَلَمْ يَزَلِ الرَّجُلُ بِعَلِيٍّ حَتّٰى رَدَّ اِلَيْهِ الدِّينَارَ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ قَالَتْ: اَيُّهَا الرَّجُلُ اسْتَحِي لَا تَعُودَنَّ لِهٰذَا، فَلَمَّا فَنِيَ ذٰلِكَ الطَّعَامُ، خَرَجَ عَلِيٌّ بِذٰلِكَ الدِّينَارِ، فَعَرَضَ لَهُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَاشْتَرَى مِنْهُ طَعَامًا، فَاَعْطَاهُ الرَّجُلُ الدِّينَارَ، فَرَمَى بِهِ عَلِيٌّ، وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ فَاَخَذَهُ الرَّجُلُ فَذَكَرُوا شَاْنَهُمْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذٰلِكَ رِزْقٌ سِيقَ اِلَيْكَ، لَوْ لَمْ تَرُدَّهُ لَقَامَ بِكُمْ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جتنی آمدورفت تھی اتنی کسی اور کی نہیں تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں جتنی آمدورفت تھی اتنی کسی اور کے ہاں نہیں تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ان کے ہاں جاتے تھے اگر ان کے ہاں کوئی چیز ہوتی تھی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیتے تھے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ کو ان کے ہاں کوئی چیز نہیں ملی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور پھر کچھ بھی کھائے پیئے بغیر تشریف لے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خاموش رہو اللہ کے رسول تمہارے گھر کے بارے میں تم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ تشریف لے جائیں ہوسکتا ہے آپ کو کہیں سے کوئی چیز مل جائے کوئی ایسا شخص مل جائے جو آپ کو کچھ ادھار دیدے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے لیکن انہیں کہیں سے کچھ نہیں ملا وہ بازار میں چلتے ہوئے جارہے تھے کہ انہیں ایک دینار مل گیا انہوں نے وہ دینار حاصل کیا اور پھر بولے کون اس دینار کی شناخت بتائے گا انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اس دینار کا عویدار ہوتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں یہ دینار حاصل کرلوں اور اس کے ذریعے اناج خریدلوں تو پھر یہ دینار میرے ذمے ادھار ہوگا اگر اس کا مالک آگیا تو میں اسے جرمانہ ادا کردوں گا پھر ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اناج فروخت کیا جب اس نے پورا اناج فروخت کردیا تو وہ دینار بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو واپس کردیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اپنا اناج بھی مجھے دے دیا ہے اور دینار بھی واپس کردیا ہے اس کے بعد ان دونوں کی تکرار ہوتی رہی یہاں تک کہ اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دینار واپس کردیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گھر آکر یہ بات بتائی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ کو اس بات سے حیا محسوس نہیں ہوئی کہ آپ نے آدمی کا اناج بھی حاصل کرلیا اور دینار بھی حاصل کرلیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اسے واپس کرتا رہا لیکن وہ نہیں مانا جب وہ اناج ختم ہوگیا تو ایک مرتبہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ وہی دینار لے کر بازار گئے ان کے سامنے پھر وہی شخص آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے اناج خریدا اس شخص نے (اناج بھی ادا کردیا) اور دینار بھی واپس کردیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے شخص تم پہلے بھی ایک مرتبہ ایسا کرچکے ہو تم اپنا دینار وصول کرلو وہ شخص مسلسل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تکرار کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے دینار بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو واپس کردیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات ذکر کی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے صاحب مجھے تو اس بات سے حیاء محسوس ہوتی ہے اب دوبارہ ایسے نہ کیجئے گا جب وہ اناج ختم ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ دینار لے کر گئے ان کے سامنے پھر وہی شخص آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے اناج خریدا اس شخص نے اناج بھی انہیں دیا اور دینار بھی واپس دے دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ دینار ایک طرف رکھ دیا اور بولے اللہ کی قسم! میں اسے نہیں لوں گا تو اس شخص نے وہ دینار لے لیا۔ یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رزق ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اگر تم اسے نہ لوٹاتے تو یہ تمہارے ساتھ رہتا۔

18637 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: اَنَّ عَلِيًّا، جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِينَارٍ وَجَدَهُ فِي السُّوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرِّفْ ثَلاثًا، فَفَعَلَ، فَلَمْ يَجِدْ اَحَدًا يَعْتَرِفُهُ، فَرَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْهُ - اَوْ شَاْنُكُمْ بِهِ - فَصَرَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاثْنَیْ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَابْتَاعَ مِنْهُ بِثَلاثَةٍ شَعِيرًا، وَبِثَلاثَةٍ تَمْرًا، وَبِدِرْهَمٍ زَيْتًا، وَفَضَلَ عِنْدَهُ ثَلاثَةٌ، حَتّٰى اِذَا اَكَلَ بَعْضَ مَا عِنْدَهُ، جَاءَ صَاحِبُهُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: قَدْ اَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهِ، فَانْطَلَقَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اَدِّهِ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَیْءٌ نَاْكُلُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ نَا شَیْءٌ، اَدَّيْنَاهُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ اَجَلَ الدِّينَارِ وَاَشْبَاهِهِ ثَلاثَةً، يَعْنِی ثَلاثَةَ اَيَّامٍ، لِهٰذَا الْحَدِيثِ،

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دینار لے کر آئے جو انہیں بازار میں سے ملا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم تین مرتبہ اس کا اعلان کرو انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اس کا اعتراف کرتا وہ واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اسے کھالو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم اسے استعمال کرو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دینار کے عوض میں بارہ درہم لیے اور ان میں سے تین درہم کے جو خریدے تین درہم کی کھجوریں خریدیں اور ایک درہم کا زیتون کا تیل خریدا اور پھر بھی تین درہم بچ گئے یہاں تک کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ چیزیں کھالیں تو اس دینار کا مالک آ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کے کھانے کی اجازت دے دی تھی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اسے ادائیگی کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہمارے پاس تو ایسی چیز بھی نہیں ہے کہ جسے ہم کھاسکیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب ہمارے پاس کوئی چیز آئے گی تو ہم اسے ادائیگی کردیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار یا اس جیسی کسی چیز کے بارے میں تین مقرر کیے یعنی تین دن تک اعلان کرنا مقرر کیا۔

18638 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ سَيِّدَ الدِّينَارِ كَانَ يَهُودِيًّا

❀❀ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: اس دینار کا مالک ایک یہودی شخص تھا۔

18639 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، - قَالَ: اَحْسَبُهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَاهُ رَجُلٌ وَجَدَ جِرَابًا فِيهِ سَوِيقٌ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُعَرِّفَهُ ثَلاثًا، ثُمَّ اَتَاهُ، فَقَالَ: لَمْ يَعْرِفْهُ اَحَدٌ، فَقَالَ عُمَرُ: خُذْ يَا غُلامُ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَذْهَبَ بِهِ السِّبَاعُ وَتُسْفِيَهُ الرِّيَاحُ

❀❀ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا جسے ایک تھیلی ملی جس میں ستو موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ وہ تین دن تک اس کا اعلان کرے پھر وہ ان کے پاس آیا اور بولا اسے کسی نے بھی نہیں پہچانا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لڑکے تم اسے حاصل کرلو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ اسے درندے لے جائیں یا ہوائیں

خراب کردیں۔

18640 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَخِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي السِّكَّةِ، فَاَخَذَهَا، فَاَكَلَ نِصْفَهَا، ثُمَّ لَقِيَهُ مِسْكِينٌ، فَاَعْطَاهُ النِّصْفَ الْاٰخَرَ

❀❀ عبداللہ بن مسلم جوزہری کے بھائی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہیں ایک گلی میں ایک کھجور ملی انہوں نے اسے حاصل کر کے اس کا نصف کھالیا اور پھر انہیں ایک مسکین ملا تو دوسرا نصف حصہ انہوں نے اس مسکین کو دے دیا۔

18641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَاَكَلَهَا

❀❀ طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر راستے میں موجود ایک کھجور کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس کو کھالیا۔

18642 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ: لَوْلَا اَنِّي اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر راستے میں موجود ایک کھجور کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہوگی تو میں نے اسے کھالینا تھا۔

18643 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ امْرَاَةً، تَقُوْلُ: الْتَقَطَ عَلِيٌّ حَبَّاتٍ اَوْ حَبَّةً مِنْ رُمَّانٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَكَلَهَا

❀❀ مالک بن مغول بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین سے انار کے کچھ دانے اٹھا کر انہیں کھالیا تھا۔

18644 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اِذَا كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا عَرَّفْتُهُ اَيَّامًا قَدْ سَمِعْتُهُ يُسَمِّي خَمْسَةَ دَرَاهِمَ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: جب کوئی معمولی سی چیز ہو تو تم چند دن تک اس کا اعلان کرو گے (ابن جریج بیان کرتے

18642-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب ما يتنزه من الشبهات - حديث: 1965صحيح مسلم - كتاب الزكوة' باب تحريم الزكوة على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى - حديث: 1846سنن أبي داؤد - كتاب الزكوة' باب الصدقة على بني هاشم - حديث: 1422مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزكوة' من قال لا تحل الصدقة على بني هاشم - حديث: 10524شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الزكوة' باب الصدقة على بني هاشم - حديث: 1915السنن الكبرى للبيهقي - كتاب اللقطة' باب ما جاء في قليل اللقطة - حديث: 11305مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - ما روى عنه قتادة' حديث: 2097مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة ' حديث: 2792

ہیں:) میں نے انہیں تعین کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر وہ پانچ درہم ہوں (یا اس سے کم رقم کی کوئی چیز ہو تو اعلان کرو گے)۔

بَابُ السَّوْطِ وَالسِّقَاءِ وَاَشْبَاهِهِ يَجِدُهُ الْمُسَافِرُ

باب: کوڑا یا مشکیزہ یا اس جیسی دوسری چیزیں جنہیں کوئی مسافر پائے

18645 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، سُئِلَ عَنِ السَّوْطِ وَالسِّقَاءِ وَالنَّعْلَيْنِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ يَجِدُهُ الْمُسَافِرُ فَيَقُوْلُ: اسْتَمْتِعْ بِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا ان سے کوڑے یا مشکیزے یا جوتوں یا ان جیسی دیگر چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: جنہیں کوئی مسافر پاتا ہے تو عطاء نے فرمایا: تم انہیں استعمال کرلو۔

18646 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِالنَّعْلَيْنِ، وَالْاِدَاوَةِ وَالسَّوْطِ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا اِذَا وَجَدَهُ

❀❀ ابن جریج نے طاوس کے صاحبزادے کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان کے والد جوتوں میں یا برتن میں یا کوڑے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اگر انہیں پانے والا شخص انہیں استعمال کرلے۔

18647 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ضِمَامٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِالسَّوْطِ، وَالشَّيْءِ بَاْسًا كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ: الشَّيْءُ اِذَا وَجَدَهُ الْمُسَافِرُ اَنْ يَسْتَمْتِعَ بِهِ

❀❀ ضمام نے جابر بن زید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ کوڑے یا کسی اور چیز میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے گویا وہ یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ اگر مسافر کوئی چیز پالیتا ہے تو اسے استعمال کرسکتا ہے۔

18648 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَسْتَمْتِعَ الْمُسَافِرُ بِالسَّوْطِ، وَالْعُصِيِّ، وَالشَّيْءِ اِذَا وَجَدَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مسافر کوڑے یا عصاء یا کوئی اور چیز پائے تو اسے استعمال کرلے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرُوْرِيَّةِ

باب: خوارج کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

18649 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ قِسْمًا اِذْ جَاءَهُ ابْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِيْ فِيهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ

صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ فِي قُذَذِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي نَضِيِّهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ فِي اِحْدَى يَدَيْهِ - اَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ - مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ - اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ - تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلٰى حِينِ فَتْرَةٍ مِّنَ النَّاسِ، فَنَزَلَتْ فِيهِمْ: (وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ) (التوبة: 58) الْآيَةَ. قَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: اَشْهَدُ اَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ قَتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهُ، جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کچھ تقسیم کر رہے تھے اسی دوران ذوالخویصرہ تمیمی کا بیٹا آپ کے پاس آیا اور بولا یارسول اللہ! آپ عدل کریں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے کوئی شخص ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھے گا اور وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے اگر اس تیر کے پر کا جائزہ لیا جائے تو اس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا پھر اگر اس کے پر اور پھل کے درمیان والی جگہ کا جائزہ لیا جائے اس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا پھر اگر اس کے سرے پر جو لپیٹا گیا ہوتا ہے اس کا جائزہ لیا جائے تو اس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا حالانکہ وہ خون اور گندگی پار کر کے نکلا ہوتا ہے ان لوگوں کی مخصوص نشانی ایک سیاہ فام شخص ہے جس کا ایک بازو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کی ایک چھاتی عورت کی چھاتی کی مانند ہوگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) گوشت کے لوتھڑے کی مانند ہوگی جو حرکت کرتا ہوگا یہ لوگ اس وقت نکلیں گے جب لوگوں کے درمیان اختلافات ہو چکے ہوں گے ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

''ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو صدقات کے حوالے سے تم پر نکتہ چینی کرتے ہیں''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا تھا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس کا حلیہ بالکل اسی طرح تھا جو نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا تھا۔

18650 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ، اَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِينَ سَارُوا اِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ. اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ اِلٰى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صَلَاتُكُمْ اِلٰى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ اِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُونَ اَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ

الْإِسْلَامِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ، مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ، مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ أَفَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي دِيَارِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ، فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى. قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا، حَتَّى قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ قَالَ: فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ: أَلْقُوا الرِّمَاحَ، وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ، كَمَا نَاشَدُوكُمْ، يَوْمَ حَرُورَاءَ، فَتَرْجِعُوا، فَوَحَشُوا بِرِمَاحِهِمْ، وَسَلُّوا السُّيُوفَ، قَالَ: وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ: وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ، حَتَّى أَتَى نَاسًا، قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، وَهُوَ يَحْلِفُ،

❀❀ حضرت زید بن وہب جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اس لشکر میں موجود تھے جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے گئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''میری امت میں ایک گروہ نکلے گا جو قرآن پڑھیں گے ان کی تلاوت کے سامنے تمہاری تلاوت کوئی چیز نہیں ہوگی ان کی نمازوں کے مقابلے میں تمہاری نمازیں کوئی چیز نہیں ہوں گی ان کے روزوں کے سامنے تمہارے روزے کوئی چیز نہیں ہوں گے وہ لوگ قرآن پڑھیں گے وہ یہ گمان کریں گے کہ وہ ان کے حق میں ہے حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا ان کی نماز ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گی وہ لوگ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے جو لشکر ان لوگوں کو قتل کرے گا اگر اس لشکر کو یہ پتہ چل جائے کہ ان کے نبی کی زبانی ان لوگوں کے لئے کیا فیصلہ دیا گیا ہے' تو وہ دیگر تمام اعمال سے غافل ہو جائیں گے اور ان لوگوں کی مخصوص نشانی یہ ہے کہ ان میں سے ایک ایسا شخص ہوگا جس کا ایک بازو ہوگا لیکن اس کی کلائی نہیں ہوگی اور وہ بازو چھاتی کی طرح کا ہوگا جس پر سفید بال ہوں گے (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) کیا تم لوگ معاویہ اور اہل شام کے ساتھ جنگ کے لئے جاتے ہو اور ان لوگوں کو اپنے علاقوں اور اپنے اموال میں پیچھے چھوڑ جاتے ہو؟ اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ یہی وہ لوگ ہوں گے کیونکہ انہوں نے خون کو حرام طریقے سے بہایا ہے لوگوں کی زمینوں میں غارت گری کی ہے' تو تم لوگ اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ۔

سلمہ بن کہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: زید بن وہب نے مجھے ایک جگہ پڑاؤ کروایا اور فرمایا ہمارا گزر ایک ڈھیری کے پاس

سے ہوا جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو اس وقت خوارج کا امیر عبداللہ بن وہب رسبی تھا اس نے ان لوگوں سے کہا: تم لوگ اپنے نیزے رکھ دو اور تلواریں نکال لو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ لوگ تمہیں واسطے دیں گے جس طرح انہوں نے حرورا کے دن تمہیں واسطے دیے تھے اور تم لوگ واپس چلے جاؤ گے تو انہوں نے نیزے نیچے کر لیے اور تلواریں سونت لیں لوگوں نے اپنے نیزوں کے ذریعے ان پر حملہ کیا راوی بیان کرتے ہیں: اس دن لوگ ایک دوسرے کے ہاتھوں قتل ہوئے اور ہمارے ساتھیوں میں سے صرف دو آدمی مارے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان لوگوں کے درمیان مخدج کو تلاش کرو وہ لوگوں کو نہیں ملا راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بنفس نفیس اٹھے اور آپ لوگوں کے پاس آئے' جو لوگ مارے گئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کو ہٹاؤ تو لوگوں نے اس شخص کو زمین پر پڑے ہوئے پایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اس کے رسول نے تبلیغ کر دی ہے عبیدہ سلمانی اٹھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے اور بولے اے امیر المومنین اللہ کی ذات وہ ہے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا آپ نے واقعی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہاں تک کہ عبیدہ سلمانی نے تین مرتبہ ان سے حلف لیا' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھایا (کہ یہ بات سچ ہے)۔

18651 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، قَالَ جَابِرٌ: وَاَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا حِينَ قَتَلَهُمْ، وَاَنَا مَعَهُ، جِیءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِی نَعَتَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ بات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا تھا تو میں اس وقت ان کے ساتھ موجود تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس کا حلیہ بالکل وہی تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا۔

18652 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ حِينَ قَتَلَ اَهْلَ النَّهْرَوَانِ، يَقُولُ: "آيَتُهُمْ رَجُلٌ مَثْدُونُ الْيَدِ اَوْ مُوْدَنُ الْيَدِ، اَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمَّا وَجَدُوهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ، لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوا، لَاَخْبَرْتُكُمْ مَا قَضَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ"، قَالَ: قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِی وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، اِی وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَهَا ثَلَاثًا.

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا جب انہوں نے اہل نہروان کے ساتھ جنگ کی تو فرمایا ان لوگوں کی مخصوص نشانی ایک شخص ہے' جس کا ایک ہاتھ نامکمل ہوگا (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے) لوگوں نے اس شخص کو تلاش کیا جب وہ انہیں مل گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر یہ اندیشہ نہ

ہوتا کہ تم لوگ غلط فہمی کا شکار ہو جاؤ گے تو میں تم لوگوں کو اس بارے میں خبر دیتا جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی اُن افراد کی فضیلت کا فیصلہ دیا ہے جو ان (خارجی) لوگوں کے ساتھ جنگ کرے گا راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! رب کعبہ کی قسم جی ہاں! رب کعبہ کی قسم انہوں نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔

18653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ بِمِثْلِهِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

❀❀ اسی کی مانند روایت عبیدہ سلمانی کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

18654 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: لَمَّا حَكَمْتُ الْحَرُورِيَّةَ قَالَ عَلِيٌّ: مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا حُكْمَ اِلَّا لِلَّهِ، قَالَ: " الْحُكْمُ لِلَّهِ، وَفِي الْاَرْضِ حُكَّامٌ، وَلَكِنَّهُمْ يَقُولُونَ: لَا اِمَارَةَ، وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ اِمَارَةٍ يَعْمَلُ فِيهَا الْمُؤْمِنُ، وَيَسْتَمْتِعُ فِيهَا الْفَاجِرُ وَالْكَافِرُ، وَيُبَلِّغُ اللَّهُ فِيهَا الْاَجَلَ "

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: جب خوارج کے سامنے ثالثی کا فیصلہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہو سکتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہی ہوتا ہے لیکن زمین بھی ثالث ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کوئی امیر نہیں ہوتا حالانکہ لوگوں کے لئے امیر ہونا ضروری ہے تاکہ اس کی حکومت میں مومن عمل کر سکے اور فاجر اور کافر شخص اس حکومت سے نفع حاصل کر سکے اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں متعین مدت پوری کر دے۔

18655 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا سَمِعَ عَلِيٌّ الْمُحَكِّمَةَ قَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قِيلَ لَهُ: الْقُرَّاءُ قَالَ: بَلْ هُمُ الْخَيَّابُونَ الْعَيَّابُونَ، قِيلَ: اِنَّهُمْ يَقُولُونَ: لَا حُكْمَ اِلَّا لِلَّهِ، قَالَ: كَلِمَةُ حَقٍّ عُزِيَ بِهَا بَاطِلٌ قَالَ: فَلَمَّا قَتَلَهُمْ قَالَ رَجُلٌ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اَبَادَهُمْ وَاَرَاحَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ مِنْهُمْ لَمَنْ فِي اَصْلَابِ الرِّجَالِ لَمْ تَحْمِلْهُ النِّسَاءُ بَعْدُ، وَلَيَكُونَنَّ آخِرُهُمْ اَلصَاصًا جَرَّادِينَ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے بارے میں سنا تو فرمایا یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہیں بتایا گیا کہ یہ قرآن کے عالم ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ رسوا کرنے والے اور عیب نکالنے والے لوگ ہیں ان سے کہا گیا: یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات صحیح ہے لیکن اس کا مفہوم باطل مراد لیا جا رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کر دیا تو ایک شخص نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ان لوگوں کو ختم کر دیا اور ہمیں ان سے راحت عطا کر دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو ابھی مردوں کی پشتوں میں ہیں ابھی خواتین کو ان کا حمل ہی نہیں ہوا اور ان لوگوں کے آخر میں چور اور تباہی کرنے والے ہوں گے۔

18656 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ: لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْحَرُورِيَّةَ، قَالُوا: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَكُفَّارٌ هُمْ؟ قَالَ: مِنَ الْكُفْرِ فَرُّوا قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ؟ قَالَ: اِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيلًا وَهَؤُلَاءِ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا قِيلَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: قَوْمٌ اَصَابَتْهُمْ فِتْنَةٌ، فَعَمُوا فِيهَا وَصُمُّوا

❀❀ معمر نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کو قتل کیا تو لوگوں نے دریافت کیا: اے امیر المومنین یہ کون لوگ ہیں کیا یہ لوگ کافر ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے کفر سے راہ فرار اختیار کی ہے عرض کی گئی: کیا یہ منافق ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منافق لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں لیکن یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتے ہیں عرض کی گئی: تو پھر یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک ایسی قوم ہے جنہیں فتنہ لاحق ہوا اور یہ اس میں اندھے اور بہرے ہو گئے۔

18657 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهُ، كَانَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ قَتَلَ الْحَرُورِيَّةَ قَالَ: فَلَمَّا قَتَلُوا اُمِرُوا اَنْ يَلْتَمِسُوا الرَّجُلَ فَالْتَمَسُوهُ مِرَارًا، حَتّٰى وَجَدُوهُ فِي مَكَانٍ قَالَ: خَرِبَةٍ اَوْ شَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ قَالَ: فَرَفَعَ عَلِيٌّ يَدَيْهِ يَدْعُو وَالنَّاسُ يَدْعُونَ قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا اَيْضًا، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ فَالِقِ الْحَبَّةِ، وَبَارِءِ النَّسَمَةِ، لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوا، لَاَخْبَرْتُكُمْ بِمَا سَبَقَ مِنَ الْفَضْلِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ابوہارون بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کے ساتھ جنگ کی جب لوگوں نے دشمن کو قتل کر دیا تو انہیں یہ حکم دیا گیا کہ وہ ایک شخص کو تلاش کریں لوگوں نے اسے کئی مرتبہ تلاش کیا یہاں تک کہ وہ شخص انہیں ایک جگہ مل گیا راوی کہتے ہیں: شاید وہ کسی ویرانے میں ملا تھا مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا بیان کیا راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی لوگوں نے بھی دعا کی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ نیچے کیے پھر ان دونوں کو دوبارہ بلند کیا اور پھر فرمایا اس اللہ کی قسم! جو دانے کو چیرنے والا ہے اور جان کو پیدا کرنے والا ہے اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم تکبر کا شکار ہو جاؤ گے تو میں تمہیں اس بارے میں بتا تا کہ جو شخص ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس کی فضیلت کے بارے میں کیا کچھ پہلے بیان ہو چکا ہے؟

18658 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، تَمْرُقُ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَقْتُلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے ان دونوں گروہوں

کا دعویٰ ایک ہوگا اور ان دونوں میں سے نکلنے والا نکل جائے گا اور اس گروہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا''۔

18659 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هَارُوْنَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، مِثْلَ هٰذَا اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: يَقْتُلُهَا اَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ اِلَى اللّٰهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں

''اسے وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہوگا''۔

18660 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً قَطُّ، اِلَّا اسْتَحَلُّوا بِهَا السَّيْفَ

❀❀ ایوب نے ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے انہیں یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے جب بھی کسی قوم نے بدعت اختیار کی تو اس کے ذریعے انہوں نے تلوار کو حلال کر دیا۔

18661 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ لِرَجُلٍ مِنَ الْخَوَارِجِ: مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ فَقَالَ الْحَسَنُ: اِنَّكَ لَتَقْتُلُ مَنْ هٰذَا دِيْنُهٗ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حسن نے خوارج سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا پھر اس نے کچھ اور چیزوں کا ذکر کیا تو حسن نے فرمایا: تم اس شخص کو بھی قتل کر دیتے ہو جس شخص کا یہی دین ہوتا ہے۔

18662 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، قَالَ: خَرَجَتْ خَارِجَةٌ مِنَ الْبَصْرَةِ فَقَتَلُوا، فَاَتَيْتُ اَنَسًا، فَقَالَ: مَا لِلنَّاسِ فَزِعُوا؟ قُلْتُ: خَارِجَةٌ خَرَجَتْ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ مَاذَا؟ قَالَ قُلْتُ: يَقُوْلُوْنَ: مُهَاجِرِيْنَ، قَالَ: اِلَى الشَّيْطَانِ هَاجَرُوا، اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

❀❀ ابان بیان کرتے ہیں: بصرہ میں کچھ لوگوں نے خروج کیا اور قتل و غارت گری کی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے دریافت کیا: لوگوں کو کیا پریشانی ہے میں نے کہا: ایک گروہ نے خروج کیا ہے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: کہ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ مہاجر ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے شیطان کی طرف ہجرت کی ہے کیا اللہ کے رسول نے یہ بات نہیں ارشاد فرمائی ہے

''فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی''۔

18663 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ، قَالَ: لَمَّا اُتِیَ بِرُءُوْسِ الْاَزَارِقَةِ فَنُصِبَتْ عَلٰى

دَرَجِ دِمَشْقَ جَاءَ اَبُوْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَآهُمْ دَمِعَتْ عَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ، هَؤُلَاءِ لَشَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ هَؤُلَاءِ، قُلْتُ: فَمَا شَأْنُكَ دَمِعَتْ عَيْنَاكَ؟ قَالَ: رَحْمَةً لَهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ اَهْلِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: قُلْتُ: اَبِرَأْيِكَ قُلْتَ: كِلَابُ النَّارِ، اَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: اِنِّي اِذًا لَجَرِيءٌ، بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا اثْنَتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا، فَعَدَّدَ مِرَارًا، ثُمَّ تَلَا: (يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ) (آل عمران: 106) حَتّٰى بَلَغَ (هُمْ فِيهَا خَالِدُوْنَ) (آل عمران: 107) وَتَلَا: (هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ) (آل عمران: 7) حَتّٰى بَلَغَ: (اُولُو الْاَلْبَابِ) ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُمْ بِاَرْضِكَ كَثِيرٌ فَاَعَاذَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُمْ

❀❀ ابوغالب بیان کرتے ہیں: جب ازارقہ (یہ خارجیوں کے ایک فرقے کا نام) کے سرلائے گئے اور انہیں دمشق کے پھاٹک پر نصب کیا گیا' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آئے جب انہوں نے انہیں دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے اور پھر انہوں نے فرمایا: یہ جہنم کے کتے ہیں یہ جہنم کے کتے ہیں اور یہ آسمان کے نیچے قتل ہونے والے بدترین مقتولین ہیں اور آسمان کے نیچے قتل ہونے والے سب سے بہترین مقتول وہ ہیں جنہیں ان لوگوں نے قتل کیا ہے میں نے دریافت کیا: پھر کیا وجہ آپ کی آنکھوں سے آنسو کیوں جاری ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ان کے لئے رحمت کی وجہ سے کیونکہ پہلے یہ لوگ اہل اسلام میں سے تھے میں نے دریافت کیا کیا یہ بات آپ نے اپنی رائے کے ذریعے بیان کی ہے کہ یہ جہنم کے کتے ہیں یا آپ نے کوئی بات سن رکھی ہے انہوں نے فرمایا: (اگر میں یہ بات اپنی طرف سے کہوں) تو ایسی صورت میں' میں جرأت کرنے والا ہوؤں گا بلکہ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں تین مرتبہ نہیں انہوں نے متعدد مرتبہ گنوا کر بتایا: اتنی مرتبہ سنی ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے''۔

یہ آیت یہاں تک تلاوت کی: ''وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔

اور انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہی وہ ذات ہے' جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں سے کچھ محکم آیات ہیں''۔

یہ آیت انہوں نے یہاں تک تلاوت کی: ''سمجھ دار لوگ''۔

پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ لوگ تمہاری سرزمین پر بہت زیادہ ہیں تو اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے بچا کے رکھے۔

18664 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ لِلنَّارِ عَشَرَةَ اَبْوَابٍ، وَاحِدٌ مِنْهَا لِلْخَوَارِجِ

❀❀ عبداللہ بن رباح انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جہنم کے دس دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ خوارج کے لئے مخصوص ہے۔

18665 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَذُكِرَ الْخَوَارِجُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: لَيْسُوا بِاَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى وَهُمْ يُضَلُّونَ،

❀❀ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا ان کے سامنے خوارج کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: یہ لوگ یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ عبادت نہیں کرتے تھے وہ لوگ بھی نماز پڑھتے تھے۔

18666 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔

18667 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِنَّ عَلَىَّ لَنِعْمَتَيْنِ مَا اَدْرِى اَيَّتُهُمَا اَعْظَمُ اَنْ هَدَانِىَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ، وَلَمْ يَجْعَلْنِى حَرُورِيًّا

❀❀ قتادہ نے ابوالعالیہ ریاحی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھ پر دو نعمتیں ہوئیں ہیں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان دونوں میں سے کون سی زیادہ بڑی ہے یہ چیز کے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی توفیق عطا کی اور یہ کہ مجھے اس نے خارجی نہیں! بنایا۔

18668 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ الْحَرُورِيَّةَ خَاصَمُوا عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، فَقَالَ: "اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ السُّلْطَانِ وَالنَّاسِ، كَمَثَلِ اِخْوَةٍ ثَلَاثَةٍ وَرِثُوا اَبَاهُمْ، فَعَمَدَ اَكْبَرُهُمْ فَغَلَبَ اَخَوَيْهِ عَلٰى مِيرَاثِهِمَا، فَقَالَ الْاَوْسَطُ لِلْاَصْغَرِ: قُمْ بِنَا فَلْنَاْخُذْ مِنْهُ مَالَنَا فَاَبٰى، وَقَالَ: اَكِلُهُ اِلَى اللّٰهِ، فَعَمَدَ الْاَوْسَطُ اِلَى الْاَصْغَرِ فَقَتَلَهُ، فَاَيُّهُمَا كَانَ اَشَدَّ عَلَيْهِ، الَّذِى قَتَلَهُ، اَوِ الَّذِى اَخَذَ مَالَهُ "، قَالَ: فَلَمَّا اَكْثَرُوا عَلَيْهِ قَالَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الْاِسْلَامَ ضَرَبَ بِجِرَانِهٖ اِلَى الْاَرْضِ، وَاسْتَقَامَ عَلٰى عَمُودِهٖ، لَكُنْتُمْ اَخْوَفَ النَّاسِ عِنْدِى اَنْ تَهْلِكُوا

❀❀ معمر نے زہری یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک مرتبہ خوارج نے عبید بن عمیر کے ساتھ بحث کی تو انہوں نے فرمایا: تمہاری مثال اور حاکم وقت اور دیگر لوگوں کی مثال تین بھائیوں کی طرح ہے جو اپنے بھائی کے وارث بنتے ہیں ان میں سے جو سب سے بڑا ہے وہ ارادہ کرتا ہے اور اپنے دونوں بھائیوں کی میراث پر غالب آجاتا ہے درمیان والا چھوٹے سے کہتا ہے تم ہمارے ساتھ اٹھو تاکہ ہم اس سے اپنا مال لے لیں وہ نہیں مانتا اور یہ کہتا ہے کہ میں اسے اللہ کے سپرد کرتا ہوں تو درمیان والا بھائی چھوٹے بھائی کی طرف بڑھ کر اسے قتل کر دیتا ہے تو اب یہ بتاؤ کہ ان دونوں میں سے کس نے اس (چھوٹے بھائی) کے ساتھ زیادہ زیادتی کی ہے اس نے جس نے اسے قتل کیا ہے یا اس نے جس نے اس کا مال لیا تھا راوی کہتے ہیں: جب انہوں نے عبید بن عمیر کے ساتھ بہت زیادہ بحث کی تو عبید نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اسلام پوری روئے زمین پر نہ پھیل گیا ہوتا اور اس کے ستون مضبوط نہ ہو گئے ہوتے تو میرے نزدیک تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا اندیشہ ہوتا کہ تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے۔

18669 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ: سَيَكُونُ فِى اُمَّتِى

اخْتِلَافٌ، وَفُرْقَةٌ، وَسَيَاتِي قَوْمٌ يُعْجِبُونَكُمْ، اَوْ تُعْجِبُهُمْ اَنْفُسُهُمْ، يَدْعُونَ اِلَى اللّٰهِ، وَلَيْسُوا مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، يَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ، وَلَيْسُوا عَلٰى شَيْءٍ، فَاِذَا خَرَجُوا عَلَيْكُمْ، فَاقْتُلُوهُمْ، الَّذِي يَقْتُلُهُمْ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوا: وَمَا سِمَتُهُمْ؟ قَالَ: الْحَلْقُ وَالسَّمْتُ قَالَ: يَعْنِي يَحْلِقُونَ رُءُوسَهُمْ " وَالسَّمْتُ: يَعْنِي لَهُمْ سَمْتٌ وَخُشُوعٌ "

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: عنقریب میری امت میں اختلافات اور فرقہ بندی ہوگی اور عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو تمہیں اچھے لگیں گے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیں گے حالانکہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور وہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ ان کا واسطہ ہے ان لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی جب وہ تمہارے خلاف خروج کریں تو تم انہیں قتل کرنا جو شخص انہیں قتل کرے گا وہ ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا لوگوں نے عرض کی: ان کی مخصوص نشانی کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: سرمنڈوانا اور خشوع وخضوع

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے سروں کو منڈوائیں گے اور سمت سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کی مخصوص نشانی خشوع وخضوع ہوگا۔

18670 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي قَدْ سَئِمْتُهُمْ، وَسَئِمُونِي، وَمَلِلْتُهُمْ، وَمَلُّونِي، فَاَرِحْنِي مِنْهُمْ، وَاَرِحْهُمْ مِنِّي، فَمَا يَمْنَعُ اَشْقَاكُمْ اَنْ يَخْضِبَهَا بِدَمٍ؟ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى لِحْيَتِهِ

❀❀ عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے اللہ میں نے انہیں پریشان کیا تو انہوں نے بھی مجھے پریشان کیا میں نے انہیں اکتاہٹ کا شکار کیا تو انہوں نے بھی مجھے اکتاہٹ کا شکار کیا تو مجھے راحت عطا کردے اور انہیں میرے حوالے سے راحت عطا کردے پھر حسرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی داڑھی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تم میں سے جو شخص سب سے زیادہ بدبخت ہے اس کے لئے کیا چیز رکاوٹ ہے کہ وہ اس (داڑھی) خون سے رنگ دے۔

18671 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ اِذَا رَاَى ابْنَ مُلْجِمٍ الْمُرَادِيَّ، قَالَ:

اُرِيدُ حَيَاتَهُ، وَيُرِيدُ قَتْلِي ... عَذِيرُكَ مِنْ خَلِيلِكَ مِنْ مُرَادِ

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم مرادی کو دیکھا تو فرمایا

''میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور یہ مجھے مارنا چاہتا ہے تمہارے خلیل کی طرف سے تمہارا عذر مراد کا حصہ ہے''۔

18672 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ قُثَمَ مَوْلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ بِالْمُرَادِيِّ فَقَالَتِ ابْنَةُ عَلِيٍّ: لَتَقْتُلَنَّ، قَالَ: كَذَبْتِ وَاللّٰهِ، لَا اَقْتُلُ اِلَّا اَنْ اَمُوتَ، قَالَ: وَقَالَ لِي غَيْرُ عَبْدِ الْكَرِيمِ: اِنَّهَا اُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عَلِيٍّ، قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: اَخْبَرَنِي قُثَمُ مَوْلَى الْفَضْلِ اَنَّ عَلِيًّا دَعَا حُسَيْنًا

وَمُحَمَّدًا، فَقَالَ: بِحَقِّي لِمَا حَبَسْتُمَا الرَّجُلَ، فَإِنْ مُتُّ مِنْهَا فَقَدِّمَاهُ فَاقْتُلَاهُ، وَلَا تُمَثِّلَا بِهِ قَالَ: فَقَطَعَاهُ وَحَرَّقَاهُ، قَالَ: وَنَهَاهُمَا الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ عبدالکریم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام قثم کا یہ بیان نقل کیا ہے مرادی کا گزر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے کہا: آپ ضرور شہید ہو جائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم غلط کہہ رہی ہو اللہ کی قسم! میں قتل نہیں ہوں گا' البتہ میں مرجاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: عبدالکریم کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ صاحبزادی سیّدہ اُمّ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما تھیں عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے غلام قثم نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور امام محمد بن حنفیہ کو بلوایا اور فرمایا میرا جو حق ہے اس کے حوالے سے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم نے اس شخص کو قید رکھنا ہے' اگر میں اس کے حملے کی وجہ سے مرگیا تو تم اس کے پاس جاکے اسے قتل کر دینا لیکن اس کا مثلہ نہ کرنا راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں صاحبان نے اس شخص کے اعضاء بھی کاٹ دیے تھے اور اس کو جلا بھی دیا تھا راوی بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان دونوں صاحبان کو اس سے منع بھی کیا تھا۔

18673 - اقوال تابعین: أَخْبَرَنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبًا، يَقُولُ: لِلشَّهِيدِ نُورٌ، وَلِمَنْ قَاتَلَ الْحَرُورِيَّةَ عَشَرَةُ أَنْوَارٍ وَكَانَ يَقُولُ: لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلْحَرُورِيَّةِ قَالَ: وَلَقَدْ خَرَجُوا فِي زَمَانِ دَاوُدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن رباح انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے شہید کا ایک مخصوص نور ہوتا ہے' اور جو شخص خارجیوں کے ساتھ جنگ کرے گا اس کے دس انوار ہوں گے وہ یہ فرمایا کرتے تھے جہنم کے سات دروازے ہیں جن میں سے تین خوارج کے لئے ہوں گے راوی بیان کرتے ہیں: حضرت داؤد کے زمانے میں بھی (ایک قوم نے) خروج کیا تھا۔

18674 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيَّ، يَقُولُ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ مَعَ أَصْحَابِهِ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي وَجْهِهِ سَفْعَةَ شَيْطَانٍ فَجَاءَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَدَّثَتْ نَفْسُكَ آنِفًا أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ وَلَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفِيكُمْ رَجُلٌ يَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا فَقَامَ فَرَجَعَ فَقَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا، وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ، فَلَمْ تُشَايِعْنِي نَفْسِي، عَلَى قَتْلِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ لَهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَنَا، فَقَامَ إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَجَدْتُهُ سَاجِدًا فَلَمْ تُشَايِعْنِي نَفْسِي عَلَى قَتْلِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ لَهُ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ لَهُ إِنْ أَدْرَكْتَهُ، وَلَا أُرَاكَ أَنْ تُدْرِكَهُ فَقَامَ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ وَجَدْتُهُ لَجِئْتُكَ بِرَأْسِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا أَوَّلُ قَرْنٍ

مِنَ الشَّيْطَانِ طَلَعَ فِي أُمَّتِي، أَوْ أَوَّلُ قَرْنٍ طَلَعَ مِنْ أُمَّتِي، أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ قَتَلْتُمُوهُ مَا اخْتَلَفَ مِنْكُمْ رَجُلَانِ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ اخْتَلَفُوا عَلَى إِحْدَى أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّكُمْ سَتَخْتَلِفُونَ مِثْلَهُمْ، أَوْ أَكْثَرَ، لَيْسَ مِنْهَا صَوَابٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا هٰذِهِ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ وَآخِرُهَا فِي النَّارِ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یزید رقاشی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے ایک شخص ان کے سامنے آیا لوگوں نے اس کی تعریف کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے چہرے میں شیطان کا نشان ہے وہ شخص آیا اور اس نے سلام کیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ نہیں سوچ رہے تھے کہ اس وقت حاضرین میں تم سے زیادہ فضیلت والا شخص اور کوئی نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ شخص چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو اس کی گردن اڑا دے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ایسا کرتا ہوں وہ اٹھے (تشریف لے گئے) پھر واپس آئے اور بولے جب میں اس تک پہنچا تو میں نے اسے پایا کہ وہ نماز ادا کر رہا تھا تو میرا دل نہیں مانا کہ اسے قتل کر دوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے کون اس کو قتل کرے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں کر دوں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کے اس کی طرف گئے پھر وہ واپس آئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے اسے سجدے کی حالت میں پایا تو میرے دل نے اسے قتل کرنے کے لئے میرا ساتھ نہیں دیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کون اس کو سنبھالے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کو کر سکتے ہو اگر تم اس کو پالو ویسے تمہارے بارے میں میرا نہیں خیال کہ تم اس تک پہنچ پاؤ گے حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کر گئے اور واپس آئے اور عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میں اس کو پالیتا تو اس کا سر لے کر آپ کے پاس آتا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شیطان کا پہلا سینگ ہے جو میری امت میں نکلا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ پہلا سینگ ہے جو میری امت میں نکلا ہے اگر تم لوگ اسے قتل کر دیتے تو تم میں سے دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہوتا بنی اسرائیل نے اختلاف کیا اور اکہتر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور عنقریب تم لوگ بھی ان کی مانند یا ان سے زیادہ تعداد میں اختلاف کا شکار ہو گے ان فرقوں میں سے درست صرف ایک ہو گا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ ایک کون سا ہو گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جماعت اور اس کے علاوہ دیگر تمام لوگ جہنم میں ہوں گے۔

18675 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ: عَلَى كَمْ تَفَرَّقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ؟ فَقَالَ: عَلَى وَاحِدَةٍ، أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. قَالَ: وَأُمَّتِي أَيْضًا سَتَفْتَرِقُ مِثْلَهُمْ، أَوْ يَزِيدُونَ وَاحِدَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: بنی اسرائیل کتنے فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے؟ انہوں نے عرض کی: اکہتر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت بھی عنقریب ان کی مانند یا ان سے ایک زیادہ تعداد میں فرقوں کی تقسیم ہو گی وہ سب جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک نہیں جائے گا۔

18676 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ تُرْبَتِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْرِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ، وَبَيْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ مُجَاشِعٍ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ، فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَقَالُوْا: يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ، وَيَدَعُنَا، فَقَالَ: اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ، قَالَ: فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِءُ الْجَبِيْنِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوْقٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ، قَالَ: فَمَنْ يُطِيْعُ اللّٰهَ، اِذَا عَصَيْتُهُ؟ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ، وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ؟ قَالَ: فَسَاَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ - قَالَ: فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ: اِنَّ مِنْ ضِئْضِءِ هٰذَا، قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مَرْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ، وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ، لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ، لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں موجود تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مٹی میں کچھ سونا بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا زید الخیر طائی جس کا تعلق بنونبہان سے تھا اور اقرع بن حابس حنظلی جس کا تعلق بنومجاشع سے تھا اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری جس کا تعلق بنوکلاب سے تھا ان کے درمیان تقسیم کردیا تو قریش اور انصار غصے میں آ گئے انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے سرداروں کو سونا دے دیا ہے' اور ہمیں نہیں دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان کی تالیف قلب کرنا چاہ رہا تھا راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کی طرف دھنسی ہوئی تھیں اور پیشانی باہر کی طرف نکلی ہوئی تھی داڑھی گھنی تھی رخسار ابھرے ہوئے تھا سر مونڈا ہوا تھا اس نے کہا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ سے ڈریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اُس کی نافرمانی کروں گا تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ تو مجھے اہلِ زمین کے بارے میں امین قرار دیتا ہے' تو کیا تم لوگ مجھے امین نہیں سمجھتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: حاضرین میں سے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ وہ اسے قتل کردیتا ہے راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کردیا' وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: اس شخص جیسے کچھ اور لوگ بھی سامنے آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کرتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بتوں کی عبادت گزاروں کو چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو میں انہیں یوں قتل کروں گا جس طرح قوم عاد کو قتل کیا گیا تھا۔

18677 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: اِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ، فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ، وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

سَيَخْرُجُ اَقْوَامٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ، يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ. لَا

يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيتَهُمْ، فَاقْتُلْهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ سوید بن غفلہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں تمہیں اپنی ذات اور تمہارے معاملات کے بارے میں اپنی طرف سے کوئی بات کروں تو جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے لیکن جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی بات کروں گا تو اللہ کی قسم! میں آسمان سے گر جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے) کوئی غلط بیانی کروں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''آخری زمانے میں (یعنی بعد کے زمانے میں) کچھ اقوام نکلیں گی جن کی عمریں کم ہوں گی سمجھ بوجھ کم ہوگی وہ لوگ مخلوق میں سب سے بہتر لوگوں کی باتیں بیان کریں گے لیکن ان کا ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ان کا سامنا کرنا تم انہیں قتل کر دینا کیونکہ انہیں قتل کرنے میں اس شخص کے لئے قیامت کے دن اجر ہوگا جو انہیں قتل کرے گا۔

18678 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَتِ الْحَرُورِيَّةُ فَكَانُوا فِي دَارٍ عَلَى حِدَتِهِمْ فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَبْرِدْ عَنِ الصَّلَاةِ لَعَلِّي آتِي هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَأُكَلِّمَهُمْ، قَالَ: إِنِّي أَتَخَوَّفُهُمْ عَلَيْكَ قُلْتُ: كَلَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى، قَالَ: فَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ هَذِهِ الْيَمَانِيَّةِ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ قَائِلُونَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى قَوْمٍ لَمْ أَرَ قَوْمًا قَطُّ أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنْهُمْ، أَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا ثَفِنُ الْإِبِلِ، وَوُجُوهُهُمْ مُعَلَّمَةٌ مِنْ آثَارِ السُّجُودِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فَقَالُوا: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: جِئْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ نَزَلَ الْوَحْيُ، وَهُمْ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تُحَدِّثُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاللّٰهِ لَنُحَدِّثَنَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: أَخْبِرُونِي مَا تَنْقِمُونَ عَلَى ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنِهِ وَأَوَّلِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ؟ " قَالُوا: نَنْقِمُ عَلَيْهِ ثَلَاثًا، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هُنَّ؟ قَالُوا: أَوَّلُهُنَّ أَنَّهُ حَكَّمَ الرِّجَالَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: (إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ) (الانعام: 57)، قَالَ: قُلْتُ: وَمَاذَا قَالُوا: وَقَاتَلَ وَلَمْ يَسْبِ وَلَمْ يَغْنَمْ لَئِنْ كَانُوا كُفَّارًا لَقَدْ حَلَّتْ لَهُ أَمْوَالُهُمْ وَلَئِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ دِمَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَاذَا قَالُوا: مَحَا نَفْسَهُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ أَمِيرُ الْكَافِرِينَ. قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَرَأْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُحْكَمِ وَحَدَّثْتُكُمْ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا تُنْكِرُونَ، أَتَرْجِعُونَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: أَمَّا قَوْلُكُمْ: حَكَّمَ الرِّجَالَ فِي دِينِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ) (المائدة: 95) إِلَى قَوْلِهِ: (يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ) (المائدة: 95) وَقَالَ فِي الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا: (وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ

اَهْلِهَا﴾ (النساء: 35) اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَحُكْمُ الرِّجَالِ فِي حَقْنِ دِمَائِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ اَحَقُّ اَمْ فِي اَرْنَبٍ ثَمَنُهَا رُبُعُ دِرْهَمٍ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ بَلْ فِي حَقْنِ دِمَائِهِمْ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ، قَالَ: اَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَاَمَّا قَوْلُكُمْ: اِنَّهُ قَاتَلَ وَلَمْ يَسْبِ وَلَمْ يَغْنَمْ، اَتَسْبُوْنَ اُمَّكُمْ عَائِشَةَ اَمْ تَسْتَحِلُّوْنَ مِنْهَا مَا تَسْتَحِلُّوْنَ مِنْ غَيْرِهَا، فَقَدْ كَفَرْتُمْ وَاِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّهَا لَيْسَتْ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَدْ كَفَرْتُمْ وَخَرَجْتُمْ مِنَ الْاِسْلَامِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ) (الأحزاب: 6) فَاَنْتُمْ مُتَرَدِّدُوْنَ بَيْنَ ضَلَالَتَيْنِ فَاخْتَارُوْا اَيَّتَهُمَا شِئْتُمْ، اَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَاَمَّا قَوْلُكُمْ: مَحَا نَفْسَهُ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْشًا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ كِتَابًا، فَقَالَ: اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوا: وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: "وَاللّٰهِ اِنِّي لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِي اكْتُبْ يَا عَلِيُّ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ" فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَفْضَلَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَرَجَعَ مِنْهُمْ عِشْرُوْنَ اَلْفًا وَبَقِيَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةُ آلَافٍ فَقُتِلُوا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب خوارج نے علیحدگی اختیار کی تو وہ ایک جگہ پر علیحدہ جا کر رہنے لگے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اے امیر المومنین آپ نماز کو ذرا مؤخر کر دیں تاکہ میں ان لوگوں کے پاس سے ہو کے آؤں اور ان سے بات چیت کروں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ تمہیں نقصان نہ پہنچائیں میں نے عرض کی: اگر اللہ نے چاہا تو ایسا ہرگز نہیں ہوگا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے اپنے پاس موجود سب سے بہترین یمانی لباس پہنا پھر میں ان کے پاس گیا وہ لوگ اس وقت دوپہر کے وقت آرام کر رہے تھے میں ایسے لوگوں کے پاس گیا کہ میں نے ان سے زیادہ محنتی کوئی شخص نہیں دیکھا کہ ان کے ہاتھ اونٹوں کے "ثفن" (اس سے مراد اونٹ کے جسم کا وہ حصہ ہے جو زمین پر بیٹھنے کی وجہ سے سخت ہو جاتا ہے) کی مانند تھے اور ان کے چہروں پر بکثرت سجدوں کے نشانات تھے میں وہاں گیا تو انہوں نے کہا: اے ابن عباس آپ کو خوش آمدید ہے آپ کس سلسلے میں تشریف لائے ہیں میں نے کہا: میں تم لوگوں کے ساتھ اللہ کے رسول کے اصحاب کے حوالے سے بات چیت کرنے کے لئے آیا ہوں جن پر وحی نازل ہوئی تھی اور یہ لوگ وحی کے مفہوم کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں ان میں سے بعض نے دوسروں سے کہا: کہ تم ان کے ساتھ بات چیت نہ کرو اور بعض نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کے ساتھ بات چیت کریں گے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے کہا: تم لوگ مجھے بتاؤ کہ تم لوگ اللہ کے رسول کے چچازاد (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے کیا اختلاف رکھتے ہو؟ جو اللہ کے رسول کے داماد بھی ہیں اور آپ پر ایمان لانے والے پہلے فرد ہیں اور اللہ کے رسول کے اصحاب ان کے ساتھ ہیں ان لوگوں نے کہا: ہمیں ان پر تین اعتراضات ہیں میں نے دریافت کیا: وہ اعتراضات کیا ہیں؟ ان لوگوں نے کہا: پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کے دین کے معاملے میں انسانوں کو ثالث بنا دیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حکم صرف اللہ کا ہوگا''۔

میں نے کہا: اور کیا اعتراض ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے ساتھ جنگ کی لیکن کسی کو قیدی نہیں بنایا اور مال غنیمت بھی اختیار نہیں کیا اگر ان کے مخالفین کافر تھے تو ان کے اموال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے حلال ہونے چاہیے تھے اور اگر وہ مومن تھے تو ان کے خون حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے حرام ہونے چاہیے تھے میں نے دریافت کیا: اور کیا اعتراض ہے؟ انہوں نے کہا: انہوں نے اپنی ذات کے لئے لفظ امیر المومنین مٹوا دیا تھا اگر وہ مومنین کے امیر نہیں ہیں تو پھر وہ کافروں کے امیر ہوں گے میں نے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر میں تمہارے سامنے اللہ کی محکم کتاب کی تلاوت کروں اور اس کے نبی کی سنت کے بارے میں تمہیں بتاؤں جس کا تم انکار نہ کر سکو تو کیا تم رجوع کر لوگے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے دین کے بارے میں لوگوں کو ثالث بنا دیا تھا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو قتل نہ کرو''۔

اس آیت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

''تم میں سے دو عادل لوگ اس کے بارے میں فیصلہ دے دیں''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عورت اور اس کے شوہر کے معاملے میں یہ فرمایا ہے:

''اگر تم لوگوں کو ان (میاں بیوی) کے درمیان اختلافات کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے اہل خانہ کی طرف سے بھیج دو اور ایک ثالث عورت کے اہل خانہ کی طرف سے بھیج دو''

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ لوگوں کے خون کو بہنے سے روکنے اور ان کے درمیان اصلاح کرنے کے لئے انسانوں کو ثالث بنانا یہ زیادہ حق رکھتا ہے یا ایک خرگوش کے بارے میں کسی کو ثالث بنانا زیادہ حق رکھتا ہے، جس کی قیمت چار درہم ہوگی ان لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ لوگوں کے خون کو بچانے اور ان کے درمیان بہتری پیدا کرنے کے لئے ثالث بنانا زیادہ بہتر ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس اعتراض کا جواب دے دیا؟ ان لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی لیکن کسی کو قیدی نہیں بنایا اور مال غنیمت بھی حاصل نہیں کیا تو کیا تم لوگ اپنی والدہ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو قیدی بناؤ گے اور انہیں قیدیوں کی طرح رکھو گے جس طرح دیگر خواتین کو رکھا جاتا ہے اس صورت میں تو تم لوگ کفر کے مرتکب ہو گے اور اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ وہ ام المومنین بھی نہیں ہیں تو بھی تم کفر کے مرتکب ہو گے اور اسلام سے نکل جاؤ گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے

''نبی، اہل ایمان کے نزدیک ان کی اپنی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور ان کی ازواج ان لوگوں کی مائیں ہیں''

تو اس صورت میں تم دو گمراہیوں کے درمیان ادھر ادھر ہوتے رہو گے تو تم ان دونوں میں سے جس کو چاہو اسے

اختیار کرلو کیا میں نے اس اعتراض کا جواب دے دیا؟ ان لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے جی ہاں!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تمہارے اس اعتراض کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کے لئے امیر المؤمنین کے لفظ کو مٹا دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کو یہ دعوت دی کہ وہ معاہدہ تحریر کروالیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ تحریر کرو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے طے کیا ہے ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہمیں یہ پتہ ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ تک جانے سے نہ روکتے اور آپ کے ساتھ جنگ نہ کرتے آپ یہ لکھیں کہ محمد بن عبداللہ نے یہ معاہدہ کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں واقعی اللہ کا رسول ہوں اگر چہ تم لوگ مجھے جھٹلاتے ہوئے علی تم یہ لکھ دو کہ محمد بن عبداللہ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) تو اللہ کے رسول تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ فضیلت ہیں (آپ نے بھی تو اپنے نام کے ساتھ لفظ ''رسول اللہ'' مٹوا ہی دیا تھا) کیا میں نے اس اعتراض کا جواب بھی دے دیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ جی ہاں! تو ان میں سے بیس ہزار لوگوں نے رجوع کیا اور ان میں سے چار ہزار افراد اپنے موقف پر ڈٹے رہے' اور پھر بعد میں قتل ہوئے۔

بَابُ ذِكْرِ رَفْعِ السِّلَاحِ

باب: ہتھیار اٹھانے کا تذکرہ

18679 - حدیث نبوی: قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰی عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُشِيرَنَّ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيهِ بِسِلَاحٍ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِی، لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِیْ يَدِهٖ، فَيَضَعُهٗ فِیْ حُفْرَةٍ مِّنْ نَارٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف ہرگز اشارہ نہ کرے ہوسکتا ہے شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار چھڑا دے اور پھر اس شخص کو جہنم کے گڑھے میں پھینکوا دے۔

18680 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا،

18680-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " من حمل - حديث: 168مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان الأعمال التي برء رسول الله صلى الله عليه وسلم من - حديث: 123صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب طاعة الأئمة - ذكر الزجر عن الخروج على الأئمة بالسلاح وإن جاروا' حديث: 4658سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من شهر السلاح - حديث: 2571السنن للنسائي - كتاب تحريم الدم' من شهر سيفه ثم وضعه في الناس - حديث: 4052البحر الزخار مسند البزار - أول حديث أبي موسى' حديث: 2715مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5692معجم ابن الأعرابي - باب الجيم' حديث: 1334المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' من اسمه سلمة - عكرمة بن عمار' حديث: 6115معجم الصحابة لابن قانع - سلمة بن عمرو بن الأكوع' حديث 510

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

18681 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18682 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلَا رَاصِدٌ بِطَرِيقٍ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے' اور نہ ہی راستے میں گھات لگانے والا (یعنی ڈاکو ہم میں سے ہے)''۔

18683 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "مَنْ اَشَارَ بِسِلَاحٍ ثُمَّ وَضَعَهُ - يَقُوْلُ: ضَرَبَ بِهِ - فَدَمُهُ هَدَرٌ"

❀❀ ابن زبیر بیان کرتے ہیں: جو شخص ہتھیار کے ذریعے اشارہ کرے اور پھر اسے رکھ دے (یعنی اسے کو ہتھیار مار دے) تو اس کا خون رائیگاں جائے گا۔

18684 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ، فَهُوَ هَدَرٌ قَالَ: وَكَانَ يَرٰى هُوَ ذٰلِكَ اَيْضًا وَقَالَ اُنَاسٌ: "لَوْ ضَرَبَ رَجُلٌ رَجُلًا بِسَيْفٍ فَلَمْ يَقْتُلْهُ، فَقَالَ: لِاِحْنَةٍ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اُهْدِرَ دَمُهُ؟ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: لَا، قُلْنَا: عِنْدَمَا كَانَ هٰذَا مِنْ قَوْلِ اَبِيكَ؟ قَالَ: ذُكِرَ لَنَا اَنَّ نَاسًا قَالُوا لِبَعْضِ الْمَارَّةِ: اعْطُونَا مَتَاعَكُمْ، وَاِلَّا ضَرَبْنَاكُمْ بِالسَّيْفِ، فَذٰلِكَ حِيْنَ قَالَ ذٰلِكَ"

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے ابن زبیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ہتھیار اٹھائے تو اس کا خون رائیگاں جائے گا

راوی کہتے ہیں: اسی بات کے قائل تھے لوگ یہ کہتے ہیں اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو تلوار کے ذریعے مارتا ہے' اور اسے قتل نہیں کرتا اور یہ کہتا ہے کہ میرے اور اس کے درمیان کسی ناچاقیکی وجہ سے تھا تو کیا اس شخص کا خون رائیگاں جائے گا طاؤس کے صاحبزادے نے جواب دیا: جی نہیں! ہم یہ کہتے ہیں پھر ایسی صورت میں آپ کے والد کا قول کہاں جائے گا انہوں نے جواب دیا: میرے سامنے یہ بات ذکر گئی ہے کہ کسی گزرنے والے کے پاس جا کر یہ کہا کہ تم لوگ اپنا سامان ہمیں دے دو ورنہ ان تلواروں کے ذریعے ہم تمہیں مار دیں گے تو اس صورت حال کے بارے میں میرے والد نے یہ بات کہی تھی۔

18685 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَوْ بَيَّتَ قَوْمًا رَجُلٌ فَسَرَقَهُمْ، وَمَعَهُ عَطَاءٌ فَقَتَلُوهُ، غَرِمُوا دِيَتَهُ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُ سِلَاحٌ، فَاِنْ كَانَ مَعَهُ سِلَاحٌ، لَمْ يُودَ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی قوم کے ہاں رات بسر کرتا ہے اور ان کے ہاں چوری کر لیتا ہے اور اس شخص کے پاس رقم بھی ہوتی ہے اور وہ لوگ اسے قتل کر دیتے ہیں تو وہ لوگ اس کی دیت ادا کریں گے البتہ اگر اس چور کے پاس ہتھیار ہو تو حکم مختلف ہوگا اگر اس کے پاس ہتھیار ہوگا تو پھر اس کی دیت ادا نہیں کی جائے گی۔

18686 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، اَخْبَرَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِذْ هُوَ عَامِلٌ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ زَمَانِ الْوَلِيدِ، قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ ضَرَبَ آخَرَ بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَضَحِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ: اَوَ هٰذَا مِمَّا يُؤْخَذُ بِهِ؟ اِنَّمَا كَتَبَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اِلٰى عُمَرَ اَنْ يَقْطَعَ يَدَ رَجُلٍ ضَرَبَ آخَرَ بِالسَّيْفِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَدَعَانِيْ عُمَرُ فَاسْتَشَارَنِيْ فِيْ قَطْعِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: اَرٰى تَصْدُقُهُ الْحَدِيثَ، وَتُكْتُبُ اِلَيْهِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ ضَرَبَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ بِالسَّيْفِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقْطَعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، وَضَرَبَ فُلَانٌ فُلَانًا زَمَنَ مَرْوَانَ بِالسَّيْفِ، فَلَمْ يَقْطَعْ مَرْوَانُ يَدَهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ بِذٰلِكَ، فَمَكَثَ حِينًا، لَا تَاْتِيهِ رَجْعَةُ كِتَابِهِ، ثُمَّ كَتَبَ اِلَيْهِ الْوَلِيدُ اَنَّ حَسَّانًا كَانَ يَهْجُو صَفْوَانَ وَيَذْكُرُ اُمَّهُ، وَشَيْئًا آخَرَ قَدْ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ وَذَكَرْتُ اَنَّ مَرْوَانَ لَمْ يَقْطَعْ يَدَهُ وَلٰكِنْ عَبْدُ الْمَلِكِ قَدْ قَطَعَ يَدَهُ، فَاقْطَعْ يَدَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقَطَعَ يَدَهُ لِذٰلِكَ، وَكَانَتْ مِنْ ذُنُوبِهِ الَّتِيْ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْهَا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے کہا: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز ولید بن عبدالملک کے زمانے میں مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا تھا جس نے دوسرے شخص کو تلوار کے ذریعے مارا تھا معمر کہتے ہیں تو زہری ہنس پڑے اور بولے کیا یہ وہ شخص ہے جس سے علم حاصل کیا جائے (پھر انہوں نے بتایا) ولید بن عبدالملک نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا کہ وہ اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیں جس نے دوسرے شخص کو تلوار کے ذریعے مارا تھا زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوا کر اس کا ہاتھ کاٹنے کے بارے میں مجھ سے مشورہ لیا میں نے ان سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ خلیفہ کو حدیث بیان کریں اور اسے خط میں لکھیں کہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو تلوار کے ذریعے مارا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کا ہاتھ نہیں کٹوایا تھا اسی طرح مروان کے زمانے میں فلاں شخص نے فلاں شخص کو تلوار کے ذریعے مارا تھا تو مروان نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خلیفہ کو خط لکھ دیا کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ولید کا خط انہیں آیا کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کی ہجو کیا کرتے تھے اور ان کی والدہ کا ذکر کرتے تھے اور کچھ اور بھی ذکر کیا جو زہری نے بیان کیا تھا جہاں تک تم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ مروان نے ہاتھ نہیں کٹوایا تھا تو خلیفہ عبدالملک نے تو ہاتھ کٹوا دیا تھا تو اس لئے تم اس کا ہاتھ کٹوا دو

زہری بیان کرتے ہیں: تو اس وجہ سے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس شخص کا ہاتھ کٹوا دیا تھا لیکن یہ بات ان کے ان

گناہوں میں سے ایک تھی جن کے حوالے سے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

18687 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى طَرِيفِ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ قَاضِيًا بِالشَّامِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ ضَرَبَ حَسَّانًا بِالسَّيْفِ، فَجَاءَتْ الْاَنْصَارُ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَنْتَظِرُوْنَ اللَّيْلَةَ، فَاِنْ بَرَا صَاحِبُكُمْ، تَقْتَصُّوا، وَاِنْ يَمُتْ نَقِدْكُمْ

❀❀ بدیل بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے طریف بن ربیعہ کو خط لکھا جو شام کے قاضی تھے کہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو تلوار ماری تھی انصار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات تک انتظار کرو اگر تمہارا ساتھی ٹھیک ہو گیا تو تم بدلہ لینا اور اگر وہ مر گیا تو وہ تمہیں دیت ادا کر دیں گے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمُنَافِقِينَ

باب: منافقین کا تذکرہ

18688 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ، حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُهُ - اَوْ يُشَاوِرُهُ - يُسَارُّهُ، فِيْ قَتْلِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِينَ، يَسْتَاْذِنُهُ فِيهِ فَجَهَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامِهِ، فَقَالَ: اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ لَا شَهَادَةَ لَهُ، قَالَ: اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ، قَالَ: اَلَيْسَ يُصَلِّي؟ قَالَ: بَلٰى وَلَا صَلَاةَ لَهُ قَالَ: اُولٰئِكَ الَّذِينَ نُهِيتُ عَنْهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان موجود تھے۔ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے آپ سے مشورہ لیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ سے سرگوشی میں بات کی جو منافقین سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو قتل کرنے کے بارے میں تھی وہ آپ سے اس کی اجازت لے رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا وہ شخص اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن اس کی گواہی کی کوئی حیثیت نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے کہا: جی ہاں! لیکن اس کی گواہی کی کوئی حیثیت نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ نماز ادا نہیں کرتا اس نے عرض کی: جی ہاں! لیکن اس کی نماز کی کوئی حیثیت نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں (جن کو قتل کرنے سے) مجھے منع کیا گیا ہے۔

18689 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

سَالِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَاَخَذَ بِعَمُودِ الْقُبَّةِ فَجَعَلَ يُحَدِّثُنَا اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ، لَا اَدْرِي مَا يُسَارُّهُ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاقْتُلُوهُ قَالَ: فَلَمَّا قَفَّا الرَّجُلَ دَعَاهُ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ يَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: اَجَلْ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاذْهَبْ فَقُلْ لَهُمْ يُرْسِلُونَهُ، فَاِنَّهُ اُوحِيَ اِلَيَّ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ، حَتّٰى يَقُولُوا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، حُرِّمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ، وَاَمْوَالُهُمْ، اِلَّا بِالْحَقِّ، وَكَانَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ"

❀❀ نعمان بن سالم ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک خیمے میں موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے خیمے کی ایک لکڑی پکڑی اور ہمارے ساتھ بات چیت کرنے لگے اسی دوران ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کی مجھے پتہ نہیں چلا کہ اس نے سرگوشی میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیا بات کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے لے جاؤ اور اسے قتل کر دو جب وہ شخص مڑ گیا تو آپ نے اسے بلوایا اور فرمایا شاید وہ شخص (جس کو قتل کرنے کا میں نے فرمان جاری کیا ہے) لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس شخص نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم جاؤ اور ان لوگوں سے کہو کہ اس شخص کو چھوڑ دیں کیونکہ میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ (اس وقت تک) جنگ کروں جب تک وہ یہ نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جب وہ یہ کہہ دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ان کی جانیں اور ان کے مال مجھ پر حرام ہو جائیں گے البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

بَابٌ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ الْاِيمَانِ

باب: ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا

18690 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ فِي اِنْسَانٍ يَكْفُرُ بَعْدَ اِيمَانِهِ، يُدْعَى اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَى قُتِلَ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ يُدْعَى؟ قَالَ: لَا اَدْرِي قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي وَلٰكِنَّا قَدْ سَمِعْنَا ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا جو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیتا ہے اسے اسلام کی دعوت دی جائے گی اگر وہ انکار کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے گا میں نے دریافت کیا: اسے کتنے عرصے تک دعوت دی جائے گی انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم میں نے دریافت کیا: یہ حکم کس کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم لیکن ہم نے اس بارے میں سن رکھا ہے۔

18691 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: اَنَّ عَلِيًّا اسْتَتَابَ رَجُلًا كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ شَهْرًا، فَاَبَى فَقَتَلَهُ

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام کے بعد کفر اختیار کرنے والے ایک شخص سے ایک ماہ تک توبہ کرنے کا کہتے رہے۔ وہ پھر بھی نہیں مانا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کروادیا۔

18692 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ: كَفَرَ اِنْسَانٌ بَعْدَ اِيمَانِهٖ، فَدَعَاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ ثَلَاثًا، فَاَبٰى، فَقَتَلَهٗ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرلیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اسے اسلام کی دعوت دی' وہ نہیں مانا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کروادیا۔

18693 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَيَّانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهٗ قَالَ: اِذَا اَشْرَكَ الْمُسْلِمُ، دُعِیَ اِلَى الْاِسْلَامِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَاِنْ اَبٰى ضُرِبَتْ عُنُقُهٗ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب کوئی مسلمان مشرک ہوجائے تو اسے تین مرتبہ اسلام کی دعوت دی جائے گی اگر وہ نہیں مانتا تو اس کی گردن اڑادی جائے گی۔

18694 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: فِی الرَّجُلِ يَكْفُرُ بَعْدَ اِيمَانِهٖ: يُقْتَلُ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرلیتا ہے کہ اس کو قتل کردیا جائے گا۔

18695 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَدِمَ مَجْزَاَةُ بْنُ ثَوْرٍ - اَوْ شَقِيقُ بْنُ ثَوْرٍ - عَلٰى عُمَرَ يُبَشِّرُهٗ بِفَتْحِ تُسْتَرَ، فَلَمْ يَجِدْهُ فِی الْمَدِينَةِ، كَانَ غَائِبًا فِی اَرْضٍ لَهٗ، فَاَتَاهُ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحَائِطِ الَّذِیْ هُوَ فِيهِ كَبَّرَ، فَسَمِعَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَكْبِيرَهٗ فَكَبَّرَ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ هٰذَا وَهٰذَا حَتّٰى الْتَقَيَا، فَقَالَ عُمَرُ: مَا عِنْدَكَ؟ قَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ عَلَيْنَا تُسْتَرَ، وَهِیَ كَذَا وَهِیَ كَذَا، وَهِیَ مِنْ اَرْضِ الْبَصْرَةِ - وَكَانَ يَخَافُ اَنْ يُحَوِّلَهَا اِلَى الْكُوفَةِ - فَقَالَ: نَعَمْ، هِیَ مِنْ اَرْضِ الْبَصْرَةِ، هِيهْ، هَلْ كَانَتْ مُغَرِّبَةٌ تُخْبِرُنَاهَا؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ ارْتَدَّ، فَضَرَبْنَا عُنُقَهٗ، قَالَ عُمَرُ: وَيْحَكُمْ فَهَلَّا طَيَّنْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا، وَفَتَحْتُمْ لَهٗ كَوَّةً، فَاَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْهَا رَغِيفًا، وَسَقَيْتُمُوهُ كُوزًا مِنْ مَاءٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، ثُمَّ عَرَضْتُمْ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ فِی الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَلَعَلَّهٗ اَنْ يُرَاجِعَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَمْ اَحْضُرْ، وَلَمْ آمُرْ، وَلَمْ اَعْلَمْ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجزاۃ بن ثور یا شاید شقیق بن ثور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ انہیں تستر فتح ہونے کی خوشخبری سنائیں ان صاحب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں نہیں

پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمین پر تشریف لے گئے ہوئے تھے وہ وہاں چلے گئے جب وہ باغ کے پاس پہنچے جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے تو انہوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی تکبیر کی آواز سنی تو انہوں نے بھی تکبیر کہی دونوں صاحبان تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ملے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے پاس کیا اطلاع ہے؟ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں (یعنی یہ اطلاع دے رہا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تستر کی فتح عطا کر دی ہے وہ اتنا بڑا علاقہ ہے یہ بصرہ کی سرزمین سے تعلق رکھتا ہے اور اس بات کا اندیشہ تھا کہ یہ کوفہ تک پہنچ جائے گا تو اس نے کہا: جی ہاں! یہ بصرہ کی سرزمین سے تعلق رکھتا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہاں کے بارے میں کوئی عجیب وغریب اطلاع ہے جو تم ہمیں بیان کرو ان صاحب نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ عربوں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مرتد ہو گیا تھا تو ہم نے اس گردن اڑا دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم نے اس کا دروازہ بند کر دینا تھا اور اس کے لئے ایک کھڑکی کھول دینی تھی (یعنی اسے قید رکھنا تھا) اسے روزانہ کھانے کے لئے ایک روٹی دینی تھی اور پانی کا ایک گلاس دینا تھا اور تین دن تک ایسا کرنا تھا پھر تیسرے دن اس کے سامنے اسلام پیش کرنا تھا شاید وہ رجوع کر لیتا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ میں اس وقت وہاں موجود نہیں تھا میں نے اس کا حکم بھی نہیں دیا اور مجھے اس کے بارے میں علم بھی نہیں ہے۔

18696 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي اَبُوْ مُوْسٰى بِفَتْحِ تُسْتَرَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَاَلَنِي عُمَرُ - وَكَانَ سِتَّةُ نَفَرٍ مِّنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ قَدِ ارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ، وَلَحِقُوْا بِالْمُشْرِكِيْنَ -، فَقَالَ: مَا فَعَلَ النَّفَرُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ؟ قَالَ: فَاَخَذْتُ فِي حَدِيْثٍ آخَرَ لِاُشْغِلَهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ النَّفَرُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ؟ قُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَوْمٌ ارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ، وَلَحِقُوْا بِالْمُشْرِكِيْنَ، مَا سَبِيْلُهُمْ اِلَّا الْقَتْلَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اَكُوْنَ اَخَذْتُهُمْ سِلْمًا، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مِنْ صَفْرَاءَ اَوْ بَيْضَاءَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَا كُنْتَ صَانِعًا بِهِمْ لَوْ اَخَذْتَهُمْ؟ قَالَ: كُنْتُ عَارِضًا عَلَيْهِمُ الْبَابَ الَّذِيْ خَرَجُوا مِنْهُ، اَنْ يَدْخُلُوا فِيْهِ، فَاِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ، قَبِلْتُ مِنْهُمْ، وَاِلَّا اسْتَوْدَعْتُهُمُ السِّجْنَ

❀❀ امام شعبی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے تستر کی فتح کی اطلاع کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: بنوبکر بن وائل سے تعلق رکھنے والے چھ افراد اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے اور مشرکین کے ساتھ مل گئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: بکر بن وائل سے تعلق رکھنے والے افراد کا کیا بنا؟ راوی کہتے ہیں: میں نے دوسری بات چیت شروع کر دی تاکہ ان کی توجہ اس سے ہٹ جائے انہوں نے پھر دریافت کیا: بکر بن وائل سے تعلق رکھنے والے افراد کا کیا بنا؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین وہ ایسے لوگ تھے کہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے اور مشرکین کے ساتھ مل گئے تھے ان کا انجام قتل کے علاوہ اور کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں انہیں مسلمان ہونے کے عالم میں حاصل کرتا یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ تھا کہ جس بھی سونے اور چاندی کے اوپر سورج

طلوع ہوتا ہے (یعنی روئے زمین کے تمام سونے اور چاندی کے مل جانے سے زیادہ پسندیدہ تھا) راوی نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ انہیں پکڑ لیتے تو آپ ان کے ساتھ کیا کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کا وہ دروازہ بند کر دیتا جس سے وہ باہر نکلتے تھے اگر وہ لوگ ایسا کر لیتے تو میں انہیں قبول کر لیتا ورنہ میں انہیں قید میں رکھتا۔

18697 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ فِي الْمُرْتَدِّ: يُسْتَتَابُ اَبَدًا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الَّذِي نَاْخُذُ بِهِ

❀❀ ابراہیم نخعی، مرتد کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے ہمیشہ توبہ کروائی جائے گی سفیان کہتے ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

18698 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: ادْرَءُ وا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِذَا وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا، فَادْرَءُ وا عَنْهُ، فَاِنَّهُ اَنْ يَخْطَاَ حَاكِمٌ مِنْ حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ، فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَخْطَاَ فِي الْعُقُوبَةِ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے یہ بات کہی جاتی ہے مسلمانوں سے جہاں تک ہو سکے حدود کو پرے کرنے کی کوشش کرو جب کسی مسلمان کے لئے کوئی گنجائش پاؤ تو اس سے حدود کو پرے کر دو کیونکہ کوئی بھی مسلمان حکمران معاف کرتے ہوئے غلطی کر جائے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اسے سزا دیتے ہوئے غلطی کرے۔

18699 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَتَابَ نَبْهَانَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبہان سے چار مرتبہ توبہ کروائی تھی۔

18700 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يُقْبَلُ مِنْهُ دُونَ دَمِهِ الَّذِي يَرْجِعُ عَنْ دِينِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے دین سے پھر جاتا ہے اس سے اس کے خون کے علاوہ اور کچھ بھی قبول نہیں کیا جائے گا (یعنی اسے قتل کر دیا جائے گا)۔

18701 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ، ارْتَقَى فِي كَنِيفٍ لَهُ، فَسَمِعَهُمْ يَذْكُرُونَ قَتْلَهُ، لَا يُرِيدُونَ غَيْرَهُ، فَنَزَلَ، فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُهُمْ يُرِيدُونَ اَمْرًا مَا كُنْتُ اَخْشَى اَنْ تَذِلَّ بِهِ اَلْسِنَتُهُمْ، وَلَا تَنْشَرِحُ بِهِ صُدُورُهُمْ، اِنَّمَا يُحِلُّ دَمَ الْمُسْلِمِ ثَلَاثٌ، كُفْرٌ بَعْدَ اِيمَانٍ، اَوْ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ

❀❀ عمر بن عبداللہ بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب محصور تھے تو وہ اپنے گھر کے بالا خانے پر چڑھے انہوں نے سنا کہ لوگ ان کو شہید کرنے کا ذکر کر رہے ہیں اور ان کا مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے تو وہ سیڑھیوں سے نیچے

اترے اور فرمایا: میں نے ان لوگوں کو سنا ہے وہ ایک ایسے معاملے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ان کی زبانیں اس کے حوالے سے نرمی کر رہیہیں اور ان کا سینہ اس کے ذریعے کشادہ نہیں ہوگا کسی بھی مسلمان کا خون تین وجوہ کی بنیاد پر حلال ہوتا ہے ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا محصن ہونے کے باوجود زنا کرنا یا کسی کو ناحق قتل کرنا۔

18702 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ دَمُ الْمُسْلِمِ، اِلَّا بِثَلَاثٍ، اِلَّا اَنْ يَزْنِیَ وَقَدْ اُحْصِنَ فَيُرْجَمَ، اَوْ يَقْتُلَ اِنْسَانًا فَيُقْتَلَ، اَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَيُقْتَلَ

❀❀ بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''کسی بھی مسلمان کا خون صرف تین صورتوں میں حلال ہوتا ہے یہ کہ وہ محصن ہونے کے باوجود زنا کرلے تو اسے سنگسار کر دیا جائے' یا وہ کسی شخص کو قتل کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے' یا وہ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرلے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

18703 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ، قَالَ: اِنَّهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ الْمُسْلِمِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ، اَنْ يَقْتُلَ فَيُقْتَلَ، اَوْ يَزْنِیَ بَعْدَمَا يُحْصَنُ، اَوْ يَكْفُرَ بَعْدَمَا يُسْلِمَ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہوتا ہے ایک یہ اگر وہ قتل کرے تو اسے قتل کر دیا جائے' یا وہ محصن ہونے کے بعد زنا کا ارتکاب کرے یا وہ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرلے۔

18704 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ:

وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ اِلَّا اَحَدَ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِی، وَالتَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ "

❀❀ مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جس طرح میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو شخص اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون بہانا حلال نہیں ہے البتہ تین لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جان کے بدلے جان یا شادی شدہ زانی یا اسلام کو ترک کر کے جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا شخص۔

18705 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِی بُرْدَةَ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰی اَبِی

مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ فَإِذَا بِرَجُلٍ عِنْدَهُ قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: رَجُلٌ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ، ثُمَّ تَهَوَّدَ، وَنَحْنُ نُرِيدُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ مُنْذُ اَحْسَبُهُ، قَالَ شَهْرَيْنِ، فَقَالَ مُعَاذٌ: وَاللّٰهِ لَا اَقْعُدُ حَتّٰى تَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ، ثُمَّ قَالَ مُعَاذٌ: قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَنَّ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ، فَاقْتُلُوهُ اَوْ قَالَ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: قَالَ مُعَاذٌ: وَاللّٰهِ لَا اَقْعُدُ حَتّٰى تَضْرِبُوا كَرْدَهُ

❀❀ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک شخص موجود تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ شخص پہلے یہودی تھا پھر اس نے اسلام قبول کر لیا اب یہ پھر یہودی ہو گیا ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ دوبارہ اسلام قبول کر لے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (آپ لوگوں نے اسے کتنے عرصے سے قید رکھا ہوا ہے) انہوں نے بتایا: دو ماہ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک آپ اس کی گردن نہیں اڑا دیتے تو اس شخص کی گردن اڑا دی گئی پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو شخص اپنے دین سے رجوع کر لے اسے قتل کر دو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اپنا دین تبدیل کر دے اسے قتل کر دو۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک تم لوگ اسے قتل نہیں کر دیتے۔

18706 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَدَّلَ عَنْ دِيْنِهِ - اَوْ قَالَ: رَجَعَ - فَاقْتُلُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ - يَعْنِي النَّارَ -"

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے دین کو تبدیل کر لے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے دین سے رجوع کر لے اسے قتل کر دو اور تم اللہ کے عذاب کے مطابق عذاب نہ دو''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ آگ کے ذریعے عذاب نہ دو۔

18707 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَخَذَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَكَتَبَ فِيهِمْ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنْ اَعْرِضْ عَلَيْهِمْ دِيْنَ الْحَقِّ، وَشَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنْ قَبِلُوهَا، فَخَلِّ عَنْهُمْ، وَاِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا، فَاقْتُلْهُمْ، فَقَبِلَهَا بَعْضُهُمْ، فَتَرَكَهُ، وَلَمْ يَقْبَلْهَا بَعْضُهُمْ، فَقَتَلَهُ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو پکڑا جن کا تعلق اہل عراق سے تھا اور وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ تم دین حق ان کے سامنے پیش کرو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اگر وہ لوگ اس کو قبول کر لیتے ہیں تو تم انہیں چھوڑ دینا اور اگر وہ اس کو قبول نہیں کرتے تو تم انہیں قتل کر دینا تو ان میں سے کچھ لوگوں نے اسے قبول کر لیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا اور کچھ لوگوں نے اسے قبول نہیں کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کروا دیا۔

18708 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: اِنِّىْ مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ مِّنْ مَسَاجِدِ بَنِىْ حَنِيفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ يَقْرَءُونَ شَيْئًا لَّمْ يُنَزِّلْهُ اللّٰهُ الطَّاحِنَاتِ طَحْنًا، الْعَاجِنَاتِ عَجْنًا، الْخَابِزَاتِ خَبْزًا، اللَّاقِمَاتِ لَقْمًا، قَالَ: فَقَدَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ ابْنَ النَّوَّاحَةِ اَمَامَهُمْ فَقَتَلَهُ، وَاسْتَكْثَرَ الْبَقِيَّةَ، فَقَالَ: لَا اُجْزِرُهُمُ الْيَوْمَ الشَّيْطَانَ، سَيِّرُوهُمْ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى يَرْزُقَهُمُ اللّٰهُ تَوْبَةً اَوْ يُفْنِيَهُمُ الطَّاعُوْنُ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ هٰذَا لِابْنِ النَّوَّاحَةِ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَهُ اِلَيْهِ مُسَيْلِمَةُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُولًا لَّقَتَلْتُهُ

❀❀ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے بتایا بنو حنیفہ کی مساجد میں سے ایک مسجد کے پاس سے میں گزرا تو میں نے انہیں ایک ایسی چیز تلاوت کرتے ہوئے سنا جو اللہ تعالیٰ نے نازل ہی نہیں کی ہے (وہ لوگ یہ پڑھ رہے تھے)

"آٹا پیسنے والی اور آٹا گوندھنے والی اور روٹیاں پکانے والی اور لقمے بنانے والی"

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (ان کے سرغنہ) ابن نواحہ کو ان کے آگے کیا اور انہیں قتل کروا دیا لیکن باقی لوگ تعداد میں زیادہ تھے تو انہوں نے فرمایا: کہ میں آج ان لوگوں کو شیطان کی خوراک نہیں بننے دوں گا' تم انہیں شام کی طرف بھیج دو یا تو اللہ تعالیٰ انہیں توبہ نصیب کر دے گا یا طاعون انہیں فنا کر دے گا۔

اسماعیل نے قیس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ابن نواحہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا اسے مسیلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے کسی قاصد کو قتل کرنا ہوتا تو اسے قتل کر دیتا۔

18709 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِىِّ، قَالَ: اُتِىَ عَلِىٌّ بِشَيْخٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا، فَاَسْلَمَ، ثُمَّ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ عَلِىٌّ: لَعَلَّكَ اِنَّمَا ارْتَدَدْتَ لِاَنْ تُصِيبَ مِيرَاثًا، ثُمَّ تَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَعَلَّكَ خَطَبْتَ امْرَاَةً فَاَبَوْا اَنْ يُزَوِّجُوكَهَا، فَاَرَدْتَ اَنْ تَزَوَّجَهَا، ثُمَّ تَعُودَ اِلَى الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْ اِلَى الْاِسْلَامِ قَالَ: لَا، اَمَا حَتّٰى اَلْقَى الْمَسِيحَ فَلَا، قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ، وَدُفِعَ مِيرَاثُهُ اِلَى وَلَدِهِ الْمُسْلِمِينَ

❀❀ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھے شخص کو لایا گیا جو پہلے عیسائی تھا پھر اس نے

اسلام قبول کرلیا پھر وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا شاید تم نے اس لئے ارتداد کو اختیار کیا ہے تاکہ تمہیں میراث مل جائے جب وہ مل جائے گی تو تم دوبارہ مسلمان ہو جاؤ گے اس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر یہ ہوسکتا ہے کہ تم نے کسی عورت کو شادی کا پیغام دیا ہو اور ان لوگوں نے شادی کروانے سے انکار کر دیا ہو اور تم نے یہ ارادہ کیا ہو کہ اس عورت کے ساتھ شادی کرلو گے تو دوبارہ مسلمان ہو جاؤ گے اس نے عرض کی: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسلام کی طرف واپس آ جاؤ اس نے کہا: جی نہیں! یہاں تک کہ میں حضرت مسیح علیہ السلام سے جا کے ملوں گا لیکن اسلام قبول نہیں کروں گا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کی گردن اڑا دی گئی اور اس کی وراثت اس کے مسلمان بچوں کے سپرد کر دی گئی۔

18710 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّامِيِّ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْعِجْلِيَّ تَنَصَّرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ، فَبَعَثَ بِهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ اِلٰى عَلِيٍّ فَاسْتَتَابَهُ، فَلَمْ يَتُبْ، فَقَتَلَهُ، فَطَلَبَتِ النَّصَارٰى جِيفَتَهُ بِثَلَاثِينَ اَلْفًا، فَاَبٰى عَلِيٌّ وَاَحْرَقَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِي عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ اَنَّ عَلِيًّا اسْتَتَابَهُ، وَهُوَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: اِنِّي اَسْتَعِينُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ: وَاَنَا اَسْتَعِينُ الْمَسِيحَ عَلَيْكَ، قَالَ: فَاَهْوٰى عَلِيٌّ اِلٰى عُنُقِهِ فَاِذَا هُوَ بِصَلِيبٍ فَقَطَعَهَا، وَقَالَ: اقْتُلُوهُ عِبَادَ اللّٰهِ قَالَ: فَلَمَّا اَنْ دَخَلَ عَلِيٌّ فِي الصَّلَاةِ قَدَّمَ رَجُلًا وَذَهَبَ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّاسَ اَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ لِحَدَثٍ اَحْدَثَهُ، وَلٰكِنَّهُ مَسَّ هٰذِهِ الْاَنْجَاسَ، فَاَحَبَّ اَنْ يُحْدِثَ وُضُوءًا "

❀❀ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: مستورد عجلی نے اسلام قبول کرنے کے بعد عیسائیت اختیار کرلی عتبہ بن فرقد نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے توبہ کرنے کے لئے کہا اس نے توبہ نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کروا دیا عیسائیوں نے اس کی لاش کے لئے تیس ہزار کی پیش کش کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی پیش کش قبول نہیں کی اور اس شخص کی لاش کو جلوا دیا

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: عمار دہنی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے توبہ کرنے کے لئے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت نماز ادا کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں اس نے کہا: میں آپ کے خلاف حضرت مسیح علیہ السلام سے مدد چاہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس میں صلیب موجود تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے توڑ دیا اور فرمایا: اے اللہ کے بندو! اسے قتل کر دو راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی (تو انہیں کچھ خیال آیا) انہوں نے کسی اور شخص کو آگے کیا اور خود تشریف لے گئے بعد میں انہوں نے لوگوں کو بتایا: انہیں کوئی حدث لاحق نہیں ہوا تھا اصل میں انہوں نے اس نجس چیز (یعنی صلیب) کو چھو لیا تھا تو انہیں یہ بات پسند آئی کہ وہ نئے سرے سے وضو کریں۔

18711 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْرَصِ، اَنَّ عَلِيًّا: اسْتَتَابَ مُسْتَوْرِدًا الْعِجْلِيَّ، وَكَانَ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ فَاَبٰى، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَتَلَهُ النَّاسُ

❀❀ ابن عبید بن ابرص بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد عجلی سے توبہ کرنے کے لئے کہا جس نے اسلام کو چھوڑ دیا تھا اور مرتد ہو گیا تھا اس نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پاؤں مارا اور پھر لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔

18712 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، كَتَبَ اِلَى عَلِيٍّ يَسْاَلُهُ عَنْ مُسْلِمَيْنِ تَزَنْدَقَا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنْ تَابَا، وَاِلَّا فَاضْرِبْ اَعْنَاقَهُمَا

❀❀ قابوس بن مخارق بیان کرتے ہیں: محمد بن ابوبکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے دو ایسے (سابقہ) مسلمانوں کے بارے میں دریافت کیا: جنہوں نے زندیقیت اختیار کر لی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ اگر وہ دونوں توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کی گردنیں اڑا دو۔

18713 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، اَنَّ عُرْوَةَ، كَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ اَسْلَمَ، ثُمَّ ارْتَدَّ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ: سَلْهُ عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ، فَاِنْ كَانَ قَدْ عَرَفَهَا، فَاعْرِضْ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ، فَاِنْ اَبَى، فَاضْرِبْ عُنُقَهُ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَعْرِفْهَا، فَغَلِّظِ الْجِزْيَةَ، وَدَعْهُ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: عروہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا جو ایسے شخص کے بارے میں تھا جس نے اسلام قبول کیا تھا اور پھر وہ مرتد ہو گیا تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط لکھا کہ تم اس سے اسلام کے شرعی احکام کے بارے میں دریافت کرو اگر وہ ان سے واقف ہو تو تم اسلام اس کے سامنے پیش کرو اگر وہ نہ مانے تو تم اس کی گردن اڑا دینا لیکن اگر وہ اسلام کے شرعی احکام سے واقف ہی نہ ہو تو تم اس پر جزیہ کی ادائیگی زیادہ کر دینا اور اسے چھوڑ دینا (یعنی قتل نہ کرنا)۔

18714 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي قَوْمٌ، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ اَنَّ قَوْمًا اَسْلَمُوا، ثُمَّ لَمْ يَمْكُثُوا اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى ارْتَدُّوا، فَكَتَبَ فِيهِمْ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ رُدَّ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ، وَدَعْهُمْ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا تھوڑا ہی عرصہ گزرنے کے بعد وہ دوبارہ مرتد ہو گئے میمون بن مہران نے ان لوگوں کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسے خط لکھا کہ تم دوبارہ ان پر جزیہ لازم کر دو اور انہیں چھوڑ دو۔

18715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ، يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيٌّ مَعْقِلًا السُّلَمِيَّ اِلَى بَنِي نَاجِيَةَ فَوَجَدَهُمْ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ: صِنْفٌ كَانُوا نَصَارَى فَاَسْلَمُوا، وَصِنْفٌ ثَبَتُوا عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ، وَصِنْفٌ اَسْلَمُوا، ثُمَّ رَجَعُوا عَنِ الْاِسْلَامِ اِلَى النَّصْرَانِيَّةِ، فَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَصْحَابِهِ عَلَامَةً، اِذَا رَاَيْتُمُوهَا فَضَعُوا السِّلَاحَ فِي الصِّنْفِ الَّذِينَ اَسْلَمُوا ثُمَّ رَجَعُوا عَنِ الْاِسْلَامِ، فَاَرَاهُمُ الْعَلَامَةَ فَوَضَعُوا السِّلَاحَ فِيهِمْ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ فَبَاعَهُمْ مِنْ مَسْقَلَةَ بِمِائَةِ اَلْفٍ، فَنَقَدَهُ خَمْسِينَ، وَبَقِيَ خَمْسُونَ، فَاَجَازَ

عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ قَالَ: وَلَحِقَ مَسْقَلَةُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْتَقَهُمْ، فَاَجَازَ عَلِيٌّ عِتْقَهُمْ، وَاَتٰى دَارَ مَسْقَلَةَ، فَشَعَّثَ فِيهَا، فَاَتَوْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ لَحِقَ بِعَدُوِّكُمْ، فَاْتُونِي بِهٖ آخُذْ لَكُمْ بِحَقِّكُمْ

18716 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ اَبُوْ بَكْرٍ لِقِتَالِ اَهْلِ الرِّدَّةِ، قَالَ: تَبَيَّنُوْا فَاَيُّمَا مَحِلَّةٍ، سَمِعْتُمْ فِيهَا الْاَذَانَ، فَكُفُّوا، فَاِنَّ الْاَذَانَ شِعَارُ الْاِيمَانِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتد لوگوں سے جنگ کے لئے لشکر بھجوایا تو فرمایا تم اس بات کی تحقیق کر لینا جس بھی بستی میں تمہیں اذان کی آواز سنائی دے وہاں لڑنے سے بچنا کیونکہ اذان ایمان کا مخصوص نشان ہے۔

18717 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الرِّدَّةِ يَاْتُونَ اَبَا بَكْرٍ، فَيَقُوْلُونَ: اَعْطِنَا سِلَاحًا نُقَاتِلْ بِهٖ، فَيُعْطِيهِمْ سِلَاحًا، فَيُقَاتِلُونَهُ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ:

اَوَتَاْخُذُونَ سِلَاحَهُ وَتُقَاتِلُونَهُ ... وَفِيْ ذَاكُمْ مِنَ اللّٰهِ آثَامُ

يَقُوْلُ: نَكَالٌ

❀❀ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے مرتد ہونے والے لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ آپ ہمیں ہتھیار دیں تا کہ ہم جنگ میں حصہ لیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں ہتھیار دیتے تھے اور وہ لوگ جنگ میں حصہ لیتے تھے تو عباس بن مرداس نے یہ کہا:

"کیا تم ان کے ہتھیار حاصل کرتے ہو اور ان سے جنگ کرتے ہو اس میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ ہوگا"۔

ان کی مراد سزا تھی۔

18718 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: لَمَّا ارْتَدَّ اَهْلُ الرِّدَّةِ فِيْ زَمَنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ يَا اَبَا بَكْرٍ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَاَمْوَالَهُمْ، اِلَّا بِحَقِّهَا، وَكَانَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ؟ " فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا، كَانُوْا يُؤَدُّونَهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ اَشْرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

❀❀ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مرتد ہونے والے لوگ مرتد ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حضرت ابوبکر! آپ لوگوں کے ساتھ کیسے لڑائی کریں گے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں جب وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کو حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس شخص کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتا ہے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھے کوئی بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس بات پر بھی ان کے ساتھ جنگ کروں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے لئے شرح صدر عطا کیا ہے اور مجھے یہ بھی پتہ چل گیا کہ یہی بات درست ہے۔

18719 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: اِنِ اخْتَلَفْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ضَرْبَتَيْنِ فَقَطَعَ يَدِيْ، فَلَمَّا اَهْوَيْتُ اِلَيْهِ لِاَضْرِبَهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَاَقْتُلُهُ اَمْ اَدَعُهُ؟ قَالَ: بَلْ تَدَعُهُ قُلْتُ: فَاِنْ قَطَعَ يَدِي؟ قَالَ: وَاِنْ فَعَلَ فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنْ قَتَلْتَهُ بَعْدَ اَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاَنْتَ مِثْلُهُ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَهَا، وَهُوَ مِثْلُكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ" وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِيْ زُهْرَةَ

❀❀ عبیداللہ بن عدی بن خیار نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا اور مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا آمنا سامنا ہوتا ہے اور وہ میرا ہاتھ کاٹ دیتا ہے جب میں اس پر حملہ کرنے کے لئے اس کی طرف بڑھتا ہوں تو وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے کیا میں اسے قتل کردوں یا اسے چھوڑ دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو میں نے عرض کی: خواہ اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ اس نے ایسا کیا ہو میں نے دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے لا الہ الا اللہ پڑھ لینے کے بعد تم اسے قتل کردیتے ہو تو تم اس کی مانند ہو جاؤ گے جو وہ یہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا اور وہ تمہاری مانند ہو جائے گا جو تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے۔

اس شخص کا تعلق کندہ قبیلے سے تھا اور وہ بنو زہرہ کا حلیف تھا۔

18720 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: اَغَارَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَرِيَّةٍ انْهَزَمَتْ، فَغَشَى رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَهُوَ مِنْهُمْ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَعْلُوَهُ بِالسَّيْفِ، قَالَ الرَّجُلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَلَمْ يَتَنَاهَ عَنْهُ حَتّٰى قَتَلَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ فِيْ نَفْسِهِ مِنْ قَتْلِهِ، فَذَكَرَ حَدِيثَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنَّمَا قَالَهَا مُتَعَوِّذًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا ثَقَبْتَ عَنْ قَلْبِهِ، فَاِنَّمَا يُعَبِّرُ عَنِ الْقَلْبِ اللِّسَانُ فَلَمْ يَلْبَثُوا اِلَّا قَلِيلًا، حَتّٰى تُوُفِّيَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْقَاتِلُ، فَدُفِنَ، فَاَصْبَحَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ، فَجَاءَ اَهْلُهُ فَحَدَّثُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ: ادْفِنُوهُ فَدُفِنَ اَيْضًا فَاَصْبَحَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ، فَاَخْبَرَ اَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَرْضَ اَبَتْ اَنْ تَقْبَلَهُ فَاطْرَحُوهُ فِيْ غَارٍ مِّنَ الْغِيْرَانِ

❀❀ قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ایک جنگ میں حصہ لے رہے تھے انہوں نے مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص پر قابو پالیا جب وہ تلوار کے ذریعے اس پر حملہ کرنے لگے تو اس شخص نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو وہ صاحب اس کو قتل کرنے سے باز نہیں آئے اور اسے قتل کر دیا بعد میں اس کو قتل کرنے کے حوالے سے ان صاحب کو کچھ پشیمانی ہوئی تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ آپ ﷺ کے سامنے کیا اور یہ بات بیان کی کہ اس شخص نے جان بچانے کے لئے یہ کلمہ پڑھا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے دل کو چیر کر کیوں نہیں دیکھا؟ گویا نبی اکرم ﷺ کے نزدیک زبان کے ذریعے اقرار دل کا اقرار شمار ہونا تھا اس کے کچھ عرصے بعد وہ شخص فوت ہو گیا جس نے اسے قتل کیا تھا اسے دفن کیا گیا تو اگلے دن اس کی لاش زمین پر پڑی ہوئی تھی اس کے اہل خانہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے پھر دفن کر دو اسے دوبارہ دفن کیا گیا تو پھر اس کی لاش زمین کے اوپر پڑی تھی اس کے اہل خانہ نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمین نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے تم لوگ اس کی لاش کو کسی غار میں پھینک آؤ۔

18721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اِلٰى بَنِيْ - اَحْسَبُهُ قَالَ - جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا، يَقُولُوا: اَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَاْنَا صَبَاْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَاَسْرًا، قَالَ: وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيرًا، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا، اَمَرَنَا خَالِدٌ اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا اَسِيرَهُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ، قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيرِيْ، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِيْ اَسِيرَهُ، فَقَدِمْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

❀❀ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی انہوں نے اس کا جواب اچھے طریقے سے نہیں

18721-صحيح البخاري - كتاب المغازي' باب بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى - حديث: 4093 صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب - ذكر ما يستحب للإمام إذا سمع من الأعداء كلمة الإسلام وإن' حديث: 4822السنن للنسائي - كتاب آداب القضاة' باب الرد على الحاكم إذا قضى بغير الحق - حديث: 5334 السنن الكبرى للنسائي - كتاب القضاء ' إذا قضى الحاكم بجور هل يرد حكمه ؟ - حديث: 5781السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' جماع أبواب السير - باب المشركين يسلمون قبل الأسر وما على الإمام وغيره من التثبت' حديث: 16992مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث: 732

دیا انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم اسلام قبول کرتے ہیں انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہم دین تبدیل کرتے ہیں ہم دین تبدیل کرتے ہیں تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کرنا اور قیدی بنانا شروع کر دیا راوی کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے ایک شخص کو ایک ایک قیدی دے دیا ایک دن حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہر ایک شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل کرے گا پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کر کے ارشاد فرمایا: اے اللہ! خالد نے جو کیا ہے میں اس کے حوالے سے تیرے سامنے برئت کا اظہار کرتا ہوں اے اللہ خالد نے جو کیا ہے میں اس کے حوالے سے تیرے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

18722 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: " خَرَجْنَا فِي الرِّدَّةِ حَتّٰى اِذَا انْتَهَيْنَا اِلٰى اَهْلِ اَبْيَاتٍ، حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ، فَاَرْشَفْنَا اِلَيْهِمُ الرِّمَاحَ، فَقَالُوا: مَنْ اَنْتُمْ؟ قُلْنَا: نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ، فَقَالُوا: وَنَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ فَاَسَرَهُمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ اَمَرَ اَنْ يُضْرَبَ اَعْنَاقُهُمْ "، قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَقُلْتُ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا خَالِدُ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لَكَ، قَالَ: اجْلِسْ فَاِنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْكَ فِيْ شَيْءٍ، قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ يَحْلِفُ لَا يَغْزُو مَعَ خَالِدٍ اَبَدًا، قَالَ وَكَانَ الْاَعْرَابُ هُمُ الَّذِينَ شَجَّعُوهُ عَلٰى قَتْلِهِمْ، مِنْ اَجْلِ الْغَنَائِمِ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ مَالِكِ بْنِ نُوَيْرَةَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرتد ہونے والے لوگوں کے بارے میں ہم لوگ نکلے یہاں تک کہ ہم کچھ بستیوں میں پہنچے سورج غروب ہونے کے قریب تھا ہم نے اپنے نیزے ان لوگوں کی طرف بلند کیے انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم اللہ کے بندے ہیں انہوں نے کہا: ہم بھی اللہ کے بندے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قیدی بنا لیا اگلے دن صبح حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کی گردنیں اڑا دیں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: اے خالد تم اللہ سے ڈرو تمہارے لئے یہ حلال نہیں ہے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم بیٹھ جاؤ تمہارا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے راوی کہتے ہیں: حضرت ابوقتادہ نے یہ حلف اٹھا لیا کہ وہ اس کے بعد کبھی بھی حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی جنگ میں حصہ نہیں لیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ دیہاتی تھے اور انہیں اس لئے قتل کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا تا کہ مال غنیمت حاصل ہو اور یہ واقعہ مالک بن نمیرہ کے بارے میں ہے۔

18723 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي خَلَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ - اَوِ ابْنَ عَمْرٍو اَنَا اَشُكُّ - فَقَالَ: رَجُلٌ حَمَلَ عَلَيَّ بِالسَّيْفِ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْهُ، فَاَخَذْتُهُ فَقَتَلْتُهُ، قَالَ: اِذًا تَلْقَى اللّٰهَ قَدْ قَتَلْتَ نَفْسًا، قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: اِذًا يَلْقَى اللّٰهَ وَهُوَ قَدْ قَتَلَ نَفْسًا

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے

سوال کیا ایک شخص مجھ پر تلوار اٹھاتا ہے اور پھر اس کے ہاتھ سے تلوار گر جاتی ہے اور میں اٹھالیتا ہوں تو کیا میں اس کو قتل کردوں؟ انہوں نے فرمایا: اس صورت میں تم ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگے کہ تم نے ایک شخص کو قتل کیا ہوگا اس شخص نے سوال کیا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ مجھے قتل کردے؟ انہوں نے جواب دیا: اس صورت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اس نے ایک شخص کو قتل کیا ہوگا۔

18724 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَكَانَ اَحَدَ بَنِي عَبْسٍ وَكَانَ اَنْصَارِيًّا، وَاَنَّهُ قَاتَلَ مَعَ اَبِيْهِ الْيَمَانِ يَوْمَ اُحُدٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالًا شَدِيدًا، وَاَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَحَاطُوا بِالْيَمَانِ، فَجَعَلُوا يَضْرِبُوْنَهُ بِاَسْيَافِهِمْ، وَجَعَلَ حُذَيْفَةُ، يَقُوْلُ: اَبِيْ اَبِيْ فَلَمْ يَفْهَمُوْهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ، وَقَدْ تَرَاشَقَهُ الْقَوْمُ بِاَسْيَافِهِمْ، فَقَتَلُوْهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، قَالَ: فَبَلَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَهُ عِنْدَهُ خَيْرًا، وَوَدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو عبس سے تھا اور وہ انصاری تھے غزوۂ اُحد کے موقع پر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے والد حضرت یمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شرکت کی لڑائی بہت شدید تھی مسلمانوں نے حضرت یمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا اور اپنی تلواروں کے ذریعے ان پر حملہ کردیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے رہے کہ یہ میرے والد ہیں لیکن حملہ کرنے والوں کو ان کی بات سمجھ نہیں آئی یہاں تک کہ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس پہنچے تو وہ لوگ اپنی تلواروں کے ذریعے حضرت یمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرچکے تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی مغفرت کرے وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کے بارے میں مزید بھلائی کے کلمات ارشاد فرمائے اور ان کی دیت ادا کی۔

بَابُ كُفْرِ الْمَرْاَةِ بَعْدَ اِسْلَامِهَا

باب: عورت کا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرنا

18725 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَكْفُرُ بَعْدَ اِسْلَامِهَا، قَالَ: تُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے عورت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ اگر وہ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرلے تو زہری فرماتے ہیں: اس سے توبہ کروائی جائے گی اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا۔

18726 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْاَةِ تَرْتَدُّ، قَالَ: تُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ

❀❀ ابومعشر نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ اس سے توبہ

کروائی جائے گی اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا۔

18727 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: تُسْبَى وَتُكْرَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے حسن بصری فرماتے ہیں: اسے قید کیا جائے گا اور اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

18728 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ. عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: تُسْبَى وَتُبَاعُ وَكَذٰلِكَ فَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ بِنِسَاءِ اَهْلِ الرِّدَّةِ بَاعَهُمْ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اسے قیدی بنا کر فروخت کردیا جائے گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتد ہونے والوں کی عورتوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں فروخت کروادیا تھا۔

18729 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي اُمِّ وَلَدٍ تَنَصَّرَتْ: اَنْ تُبَاعَ فِي اَرْضٍ ذَاتِ مَوْلِدٍ عَلَيْهَا، وَلَا تُبَاعُ مِنْ اَهْلِ دِيْنِهَا

❀❀ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ام ولد کے بارے میں خط لکھا تھا جس نے عیسائیت اختیار کرلی تھی اسے ایسی جگہ پر فروخت کیا جائے جہاں اس کا کوئی واقف نہ ہو اسے وہاں فروخت نہ کیا جائے جہاں اس کے دین سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہوں۔

18730 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَاعَهَا بِدُومَةِ الْجَنْدَلِ مِنْ غَيْرِ دِيْنِ اَهْلِهَا

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس عورت کو دومۃ الجندل کے مقام پر فروخت کروادیا تھا جہاں اس کے دین کے افراد نہیں رہتے تھے۔

18731 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ الْمَرْاَةُ تَرْتَدُّ

❀❀ ابورزین نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے ایسی عورت کو قید کیا جائے گا مرتد ہونے والی عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

ذِكْرُ لَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَحْتَلِمْ

باب: جو شخص بالغ نہ ہوا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (یا اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی)

18732 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الْحُلُمَ اَدْنَاهُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَاَقْصَاهُ ثَمَانِي

عَشْرَةَ، فَإِذَا جَاءَ تِ الْحُدُودُ، اَخَذْنَا بِاَقْصَاهَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ وَبِهِ نَاخُذُ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ بالغ ہونے کی کم از کم مدت چودہ سال اور زیادہ سے زیادہ مدت اٹھارہ سال ہے جب حدود کا معاملہ آئے گا تو ہم زیادہ والی مدت کو اختیار کریں گے امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لوگ بھی اسی بات کے قائل ہیں اور ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

18733 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَنَّهُ اُتِيَ بِجَارِيَةٍ، لَمْ تَحِضْ، سَرَقَتْ، فَلَمْ يَقْطَعْهَا

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی کو لایا گیا جس کو حیض نہیں آیا تھا (یعنی وہ ابھی بالغ نہیں ہوئی تھی) اس نے چوری کی تھی تو انہوں نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

18734 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: ابْتَهَرَ ابْنُ اَبِي الصَّعْبَةِ بِامْرَاَةٍ فِيْ شِعْرِهٖ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: انْظُرُوا اِلٰى مُؤْتَزَرِهٖ فَلَمْ يُنْبِتْ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتَ اَنْبَتَّ الشَّعْرَ لَجَلَدْتُكَ الْحَدَّ

❀❀ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: ابوصعبہ کے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ برا فعل کیا اس کا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے زیرناف بالوں کا جائزہ لو وہ نہیں اگے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارے زیرناف بال اُگے ہوئے ہوتے تو میں نے تمہیں کوڑے لگوانے تھے۔

18735 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: اُتِيَ عُثْمَانُ بِغُلَامٍ قَدْ سَرَقَ، فَقَالَ: انْظُرُوا اِلٰى مُؤْتَزَرِهٖ، فَنَظَرُوا فَوَجَدُوْهُ لَمْ يُنْبِتْ فَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے زیرناف حصے کا جائزہ لو! لوگوں نے اس کا جائزہ لیا تو ہم نے اسے پایا کہ اس کے بال نہیں اگے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

18736 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: مَتٰى يُحَدُّ الصَّبِيُّ؟ فَقَالَا: اِذَا اَنْبَتَ الشَّعْرَ

❀❀ عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ سے دریافت کیا گیا: بچے کو کب سزا دی جائے گی انہوں نے فرمایا: جب ان کے زیرناف بال اگ جائیں۔

18737 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، يَقُوْلُ: اُتِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِوَصِيْفٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَدْ سَرَقَ فَاَمَرَ بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَشُبِرَ فَوُجِدَ سِتَّةَ اَشْبَارٍ فَقَطَعَهُ وَاَخْبَرَنَا عِنْدَ ذٰلِكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَى الْعِرَاقِ فِيْ غُلَامٍ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ يُدْعٰى نُمَيْلَةَ سَرَقَ وَهُوَ

غُلَامٌ فَكَتَبَ عُمَرُ: اَنِ اشْبِرُوهُ، فَإِنْ بَلَغَ سِتَّةَ اَشْبَارٍ، فَاقْطَعُوهُ فَشَبَرُوهُ، فَنَقَصَ اُنْمُلَةً، فَتَرَكُوهُ، فَسُمِّيَ نُمَيْلَةَ فَسَادَ بَعْدُ اَهْلَ الْعِرَاقِ

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس عمر بن عبداللہ بن ابوربیعہ کا ایک ملازم لایا گیا جس نے چوری کی تھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حکم کے تحت اس کا قد ناپا گیا تو وہ چھ بالشت تھا تو ابن زبیر نے اس کے ہاتھ کٹوا دیے اس موقع پر انہوں نے ہمیں یہ بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق خط لکھا تھا جو بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک لڑکے کے بارے میں تھا جس کا نام نمیلہ تھا اس نے چوری کی تھی وہ لڑکا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ اس کی پیمائش کروا کر وہ چھ بالشت کا ہو تو اس کا ہاتھ کاٹ دینا لوگوں نے اس کی پیمائش کی تو وہ چھ بالشت سے چند پوریں کم تھا تو لوگوں نے اسے چھوڑ دیا اس لئے اس کا نام نمیلہ رکھا گیا وہ بعد میں اہل عراق کا سردار بنا تھا۔

18738 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا اس وقت تک لاگو نہیں ہوگی جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

18739 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ: لَا حَدَّ وَلَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: حد اور قصاص اس پر لاگو نہیں ہوں گے جو بالغ نہ ہوا ہو۔

18740 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: مَا اُرٰى اَبِيْ اِلَّا كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میرا خیال ہے میرے والد بھی یہی کہتے ہیں۔

18741 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَحْتَلِمْ، سَرَقَ وَلَا حَدَّ، وَالْمَرْاَةُ كَذٰلِكَ مَا لَمْ تَحِضْ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: جس نابالغ نے چوری کی ہو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا یا کوئی اور حد لاگو نہیں ہوگی۔ عورت کا حکم بھی اس کی مانند ہے جب تک اسے حیض نہیں آ جاتا (یعنی وہ بالغ نہیں ہو جاتی)۔

(معمر بیان کرتے ہیں:) مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے۔

18742 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي الَّذِيْنَ حَكَمَ فِيْهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقُرِّبْتُ، لِاُقْتَلَ، فَانْتَزَعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِزَارِيْ، فَرَاَوْنِيْ لَمْ اُنْبِتِ الشَّعْرَ، فَاُلْقِيْتُ فِي السَّبْيِ،

❀❀ عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں تھا' جن کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا تھا۔ مجھے قتل کے لئے پیش کیا گیا تو ایک شخص نے میرا تہبند ہٹا کر دیکھا کہ میرے زیر ناف بال نہیں اُگے ہیں' تو مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا گیا۔

18743 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطِيَّةَ، مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

18744 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَلَا قَوَدَ وَلَا قِصَاصَ فِيْ جِرَاحٍ، وَلَا قَتْلَ، وَلَا حَدَّ، وَلَا نَكَالَ، عَلٰى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ، حَتّٰى يَعْلَمَ مَا لَهُ فِي الْاِسْلَامِ، وَمَا عَلَيْهِ

❀❀ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب میں یہ تحریر تھا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: (قتل کا) قصاص یا زخم کا قصاص یا قتل کیے جانے (کی سزا) یا کوئی حد یا کوئی اور سزا اس شخص پر لاگو نہیں ہوں گی' جو بالغ نہ ہوا ہو جب تک اسے یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اسلام میں اس کے حقوق کیا ہیں' اور اس کے فرائض کیا ہیں؟

بَابُ قَتْلِ السَّاحِرِ

باب: جادوگر کو قتل کرنا

18745 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى جَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ - عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ عَامِلًا لِعُمَرَ -: اَنِ اقْتُلْ كُلَّ سَاحِرٍ وَكَانَ بَجَالَةُ كَاتِبَ جَزْءٍ قَالَ بَجَالَةُ: فَاَرْسَلْنَا فَوَجَدْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ فَضَرَبْنَا اَعْنَاقَهُنَّ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس کے چچا' جز بن معاویہ' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر کردہ گورنر تھے' انہیں یہ خط لکھا کہ تم ہر جادوگر کو قتل کردو۔

بجالہ نامی راوی جو جز بن معاویہ کے معتمدِ خصوصی تھے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے تین جادوگروں کو پایا تو ان کی گردنیں اُڑا دیں۔

18746 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ، يُحَدِّثُ اَبَا الشَّعْثَاءِ، وَعَمْرَو بْنَ اَوْسٍ عِنْدَ صُفَّةِ زَمْزَمَ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءٍ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوسِ، وَانْهَهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ "، قَالَ: وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيْرًا وَاَعْرَضَ السَّيْفَ ثُمَّ دَعَا الْمَجُوسَ فَاَلْقَوْا قَدْرَ بَغْلٍ اَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرِقٍ اَخِلَّةٍ، كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ بِهَا، وَاَكَلُوا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ

قَالَ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ مِنَ الْمَجُوسِ الْجِزْيَةَ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ اَهْلِ هَجَرَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے مصعب بن زبیر کے عہدِ حکومت میں بجالہ کو ابوشعثاء اور عمرو بن اوس کو زمزم

کے چبوترے کے پاس یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں احنف بن قیس کے چچا کا معتمد خصوصی تھا۔ ہمارے پاس حضرت عمر کے انتقال سے ایک سال پہلے ان کا مکتوب آیا کہ تم ہر جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسیوں سے تعلق رکھنے والے ہر محرم میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دو اور انہیں زمزمہ کرنے سے منع کر دو' تو ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا (جز بن معاویہ نے) بہت سا کھانا تیار کیا انہوں نے تلوار سامنے رکھی اور پھر مجوسیوں کو بلوایا اور ایک خچر یا دو خچر کے وزن جتنا سرکہ وہاں رکھا جسے وہ لوگ کھاتے تھے' تو ان لوگوں نے اسے زمزمہ کے بغیر کھایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

18747 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ جَارِيَةً لِحَفْصَةَ سَحَرَتْهَا، وَاعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ فَاَمَرَتْ بِهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدٍ فَقَتَلَهَا، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عُثْمَانُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا تُنْكِرُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ امْرَاَةٍ سَحَرَتْ وَاعْتَرَفَتْ فَسَكَتَ عُثْمَانُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک کنیز نے ان پر جادو کر دیا اور اس بات کا اعتراف بھی کر لیا' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے بھتیجے) عبدالرحمٰن بن زید کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کنیز کو قتل کر دے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ اُمّ المؤمنین پر اس عورت کے حوالے سے اعتراض نہیں کر سکتے جس نے جادو کیا اور اعتراف بھی کر لیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

18748 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيْمِيَّ، قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُصْحَفًا فِيْ حِجْرِ غُلَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فِيْهِ: النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَهُوَ اَبُوْهُمْ، فَقَالَ: احْكُكْهَا يَا غُلَامُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحُكُّهَا وَهِيَ فِيْ مُصْحَفِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَانْطَلَقَ اِلٰى اُبَيٍّ فَقَالَ لَهُ: اِنِّيْ شَغَلَنِي الْقُرْآنُ، وَشَغَلَكَ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ اِذْ تَعْرِضُ رِدَاءَكَ عَلٰى عُنُقِكَ بِبَابِ ابْنِ الْعَجْمَاءِ

قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ يُرِيْدُ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ

قَالَ: وَكَتَبَ عُمَرُ اِلٰى جَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ: اَنِ اقْتُلْ كُلَّ سَاحِرٍ، وَفَرِّقْ بَيْنَ كُلِّ امْرَاَةٍ وَحَرِيْمِهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَلَا يُزَمْزِمَنَّ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِسَنَةٍ قَالَ: فَاَرْسَلْنَا فَوَجَدْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ، فَضَرَبْنَا اَعْنَاقَهُنَّ، وَجَعَلْنَا نَسْاَلُ الرَّجُلَ: مَنْ عِنْدَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اُمُّهُ، اُخْتُهُ، ابْنَتُهُ، فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ، وَصَنَعَ جَزْءٌ طَعَامًا كَثِيْرًا، وَاَعْرَضَ السَّيْفَ فِيْ حِجْرِهِ، وَقَالَ: لَا يُزَمْزِمَنَّ اَحَدٌ اِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، فَاَلْقَوْا اَخِلَّةً مِنْ فِضَّةٍ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ بِهَا، حِمْلَ بَغْلٍ مَا سَدَّهَا

قَالَ: وَاَمَّا شَاْنُ اَبِيْ بُسْتَانٍ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُنْدُبٍ: جُنْدُبٌ وَمَا جُنْدُبٌ يَضْرِبُ

ضَرْبَةً يُفَرِّقُ بِهَا بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فَإِذَا اَبُو بُسْتَانَ يَلْعَبُ فِي اَسْفَلِ الْحِصْنِ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيرُ الْكُوفَةِ وَالنَّاسُ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُ عَلٰى سُوْرِ الْقَصْرِ - يَعْنِيْ وَسْطَ الْقَصْرِ - فَقَالَ جُنْدُبٌ: وَيْلَكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اَمَا يَلْعَبُ بِكُمْ، وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَفِيْ اَسْفَلِ الْقَصْرِ، اِنَّمَا هُوَ فِيْ اَسْفَلِ الْقَصْرِ، ثُمَّ انْطَلَقَ، وَاشْتَمَلَ عَلَى السَّيْفِ، ثُمَّ ضَرَبَهُ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: قَتَلَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: لَمْ يَقْتُلْهُ، وَذَهَبَ عَنْهُ السِّحْرُ، فَقَالَ اَبُو بُسْتَانَ: قَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِضَرْبَتِكَ وَسَجَنَهُ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَتَنَقَّصَ ابْنَ اَخِيهِ اَثِيَّةَ وَكَانَ فَارِسَ الْعَرَبِ حَتّٰى حَمَلَ عَلٰى صَاحِبِ السِّجْنِ فَقَتَلَهُ وَاَخْرَجَهُ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ:

اَفِيْ مَضْرَبِ السُّحَّارِ يُسْجَنُ جُنْدُبٌ ... وَيُقْتَلُ اَصْحَابُ النَّبِيِّ الْاَوَائِلُ

فَاِنْ يَكُ ظَنِّيْ بِابْنِ سَلْمٰى وَرَهْطِهِ ... هُوَ الْحَقُّ يُطْلَقُ جُنْدُبٌ اَوْ يُقَاتِلُ

فَنَالَ مِنْ عُثْمَانَ فِيْ قَصِيدَتِهِ هٰذِهِ، فَانْطَلَقَ اِلٰى اَرْضِ الرُّوْمِ، فَلَمْ يَزَلْ بِهَا يُقَاتِلُ، حَتّٰى مَاتَ لِعَشْرِ سَنَوَاتٍ مَضَيْنَ، مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَقُوْلُ: مَا اَحَدٌ بِاَعَزَّ عَلَيَّ مِنْ اَثِيَّةَ، نَفَاهُ عُثْمَانُ فَلَا اَسْتَطِيعُ اُؤَمِّنُهُ وَلَا اَرُدُّهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَثِيَّةُ الَّذِيْ قَالَ الشِّعْرَ وَضَرَبَ اَبَا بُسْتَانَ السَّاحِرَ

❀❀ بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک لڑکے کی گود میں قرآن مجید پایا' جس میں یہ تحریر تھا: نبی اہل ایمان کے نزدیک ان کی جان سے زیادہ قریب ہے اور وہ ان کے باپ ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لڑکے! اسے مٹادو۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے نہیں مٹاؤں گا کیونکہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مصحف میں بھی اسی طرح ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے' اور ان سے کہا: مجھے قرآن نے مصروف رکھا اور تمہیں بازار کے بھاؤ تاؤ نے مصروف رکھا' جب تم اپنی چادر ابن عجماء کے دروازے کے پاس اپنی گردن پر ڈال دیتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس کے چچا جزء بن معاویہ کو خط لکھا کہ ہر جادوگر کو قتل کر دو اور عورت اور اللہ کی کتاب میں جس شخص کو اس کا محرم قرار دیا گیا ہے (مجوسیوں سے تعلق رکھنے والے ایسے میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروا دو اور وہ زمزمہ نہ کریں یہ خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال سے ایک سال پہلے لکھا تھا راوی کہتے ہیں: ہمیں تین جادوگر ملے ہم نے ان کی گردنیں اڑا دیں ہم نے لوگوں سے دریافت کرنا شروع کیا تمہاری بیوی کون ہے' اگر وہ جواب دیتا کہ اس کی ماں ہے یا اس کی بہن ہے یا اس کی بیٹی ہے' تو ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جاتی پھر جزء نے بہت سا کھانا تیار کیا انہوں نے اپنی گود میں تلوار رکھ لی اور فرمایا: جس شخص نے بھی زمزمہ کیا میں اس کی گردن اڑا دوں گا تو انہوں نے چاندی کے برتن رکھ دیے جن کے ذریعے وہ کھاتے تھے اور وہ اتنے زیادہ تھے کہ ایک خچر پر ان کا وزن آسکتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جہاں تک ابوبستان کے واقعہ کا تعلق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں

فرمایا تھا جندب' کیا بات ہے جندب کی؟ وہ ایک ضرب لگاتا ہے' جس کے ذریعے وہ حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: ابوبستان (نامی ایک جادوگر) ولید بن عقبہ جو کوفہ کا امیر تھا اس کے ہاں قلعے کے نیچے والے حصے میں اپنا جادو دکھا رہا تھا اور لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ وہ قلعے کے درمیان ہے حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! تمہارا ستیاناس ہو یہ تمہارے ساتھ کھیل کود کر رہا ہے اللہ کی قسم! یہ قلعے کے نیچے والے حصے میں ہی ہے' اور وہ واقعی قلعے کے نیچے والے حصے میں ہی تھا پھر حضرت جندب رضی اللہ عنہ گئے انہوں نے تلوار نکالی اور اسے ضرب لگائی کسی نے کہا: کہ انہوں نے اسے قتل کر دیا ہے کسی نے کہا: اسے قتل نہیں کیا اس شخص کا جادو ختم ہو گیا تو ابوبستان نے کہا: آپ کی ضرب کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے نفع عطا کیا ہے ولید بن عقبہ نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو قید کر دیا اور ان کے بھتیجے اثیہ کے مرتبے میں کمی کر دی جو عربوں کے بڑے شہسوار تھے یہاں تک کہ انہوں نے جیل کے نگران پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور انہیں نکال کر لے گئے شاعر کے اس قول میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے

''کیا جادوگروں کو مارنے کی وجہ سے جندب کو قید کیا جائے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب کو قتل کیا جائے گا جو پہلے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں تو اگر میرا گمان ابن سلمہ اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں یہ ہو کہ یہ حق ہے' تو پھر خواہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو چھوڑا جائے' یا انہیں قتل کیا جائے (دونوں صورتیں برابر ہوں گی)''

اپنے اس قصیدے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید کی پھر وہ صاحب روم کی سرزمین کی طرف چلے گئے اور وہاں مسلسل لڑائیوں میں حصہ لیتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے دس سال گزرنے کے بعد ان کا انتقال ہوا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے کوئی بھی شخص میرے نزدیک اسیہ سے زیادہ معزز نہیں ہے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کیا تھا اس لئے میں نہ تو انہیں چھوڑ سکتا تھا اور نہ ہی واپس لا سکتا تھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اثیہ وہ صاحب تھے جنہوں نے وہ شعر کہا تھا اور ابوبستان نامی جادوگر کو مارا تھا۔

18749 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ اَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا، عَنْ دُبُرٍ مِّنْهَا، ثُمَّ اِنَّهَا سَحَرَتْهَا، وَاعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ، قَالَتْ: اَحْبَبْتُ الْعِتْقَ فَاَمَرَتْ بِهَا عَائِشَةُ ابْنَ اَخِيهَا اَنْ يَبِيعَهَا مِنَ الْاَعْرَابِ مِمَّنْ يُسِيءُ مِلْكَتَهَا، قَالَتْ: وَابْتَعْ بِثَمَنِهَا رَقَبَةً فَاَعْتِقْهَا فَفَعَلَ

❀❀ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک کنیز کو مدبرہ کے طور پر آزاد قرار دیا اس کنیز نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر جادو کر دیا پھر اس نے اس بات کا اعتراف بھی کر لیا اور یہ بتایا میں آزاد ہونا چاہتی تھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کے بارے میں اپنے بھتیجے کو حکم دیا کہ وہ اسے کسی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرے جو اس کے ساتھ برا سلوک کرے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کی قیمت کے ذریعے ایک اور گردن خرید کر اسے آزاد کر دینا تو ان صاحب نے ایسا ہی کیا۔

18750 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: مَرِضَتْ عَائِشَةُ فَطَالَ مَرَضُهَا، فَذَهَبَ بَنُو اَخِيهَا اِلٰى رَجُلٍ فَذَكَرُوا مَرَضَهَا، فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَتُخْبِرُوْنِي خَبَرَ امْرَاَةٍ مَطْبُوبَةٍ قَالَ: فَذَهَبُوا يَنْظُرُوْنَ فَاِذَا جَارِيَةٌ لَهَا سَحَرَتْهَا، وَكَانَتْ قَدْ دَبَّرَتْهَا، فَسَاَلَتْهَا فَقَالَتْ: مَا اَرَدْتِ مِنِّي؟

فَقَالَتْ: اَرَدْتُ اَنْ تَمُوتِي حَتّٰى اُعْتَقَ، قَالَتْ: فَإِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ تُبَاعِي مِنْ اَشَدِّ الْعَرَبِ مِلْكَةً، فَبَاعَتْهَا، وَاَمَرَتْ بِثَمَنِهَا، اَنْ يُجْعَلَ فِي غَيْرِهَا

❀❀ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئیں اور ان کی بیماری طویل ہوگئی ان کے بھتیجے کسی شخص کے پاس گئے اور ان کی بیماری کا ذکر کیا تو اس شخص نے کہا: کہ تم لوگوں نے مجھے ایک ایسی خاتون کے بارے میں بتایا ہے' جس پر جادو کیا گیا ہے راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحبان آئے اور انہوں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیز نے ان پر جادو کیا ہے' جسے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مدبرہ کے طور پر آزاد قرار دیا تھا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز سے فرمایا کہ تم مجھ سے کیا چاہتی تھیں اس کنیز نے بتایا: آپ فوت ہو جائیں تاکہ میں آزاد ہو جاؤں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب اللہ کے نام پر مجھ پر یہ لازم ہے کہ تمہیں کسی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کیا جائے جو عربوں میں سب سے برا مالک ہو پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو فروخت کروا دیا اور اس کی قیمت کے بارے میں حکم دیا کہ وہ قیمت کسی اور (کنیز کو خرید کر آزاد کرنے) کے لئے استعمال کی جائے۔

18751 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ قَيْسٍ، اَوْ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ: قَتَلَ سَاحِرًا

❀❀ عمرو بن دینار نے سالم بن ابوالجعد کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت سعد بن قیس رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت سعد بن قیس رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو قتل کر دیا تھا۔

18752 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار کے ذریعے (قتل کر دیا جائے)۔

18753 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّمَ شَيْئًا مِنَ السِّحْرِ قَلِيلًا، اَوْ كَثِيرًا، كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ مَعَ اللّٰهِ

❀❀ حضرت صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جادو سیکھتا ہے خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا آخری تعلق ہوتا ہے'' (یعنی وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بعد لاتعلق ہو جاتا ہے)۔

18754 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

18752-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الحدود' حديث: 8144'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 2803'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' جماع أبواب الحكم في الساحر - باب تكفير الساحر وقتله إن كان ما يسحر به كلام كفر' حديث: 15350'المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' ما روى الحسن البصري - حديث: 1644'معجم الصحابة لابن قانع - جندب بن كعب صاحب الساحر' حديث: 223

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِسَاحِرٍ فَقَالَ: احْبِسُوهُ فَاِنْ مَاتَ صَاحِبُهُ فَاقْتُلُوهُ

❀❀ یزید بن رومان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک جادوگر کو لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قید کر دو اگر اس کا متعلقہ فرد (جس پر اس نے جادو کیا ہے وہ) مر گیا تو تم لوگ اسے قتل کر دینا۔

18755 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْمُثَنّٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: اَخَذَ سَاحِرًا، فَدَفَنَهُ اِلٰى صَدْرِهِ، ثُمَّ تَرَكَهُ، حَتّٰى مَاتَ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اسے سینے تک زمین میں دفن کر کے اس کے حال پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

18756 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ بَجَالَةَ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِهِ اَنِ: اقْتُلْ كُلَّ سَاحِرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِیْ اَوَّلِ الْبَابِ

❀❀ بجالہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکار کو خط لکھا کہ تم ہر جادوگر کو قتل کر دو......اس کے بعد راوی نے ابن جریج کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے جو اس باب کے آغاز میں گزر چکی ہے

18757 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ حَفْصَةَ: سُحِرَتْ فَاَمَرَتْ عُبَيْدَ اللّٰهِ اَخَاهَا فَقَتَلَ سَاحِرَتَيْنِ

❀❀ ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کیا گیا تو انہوں نے اپنے بھائی عبیداللہ کو یہ حکم دیا تو انہوں نے جادو کرنے والی دونوں خواتین کو قتل کر دیا۔

بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ

باب: چور کا ہاتھ کاٹنا

18758 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَرَقَ الْاُوْلٰى؟ قَالَ: يُقْطَعُ كَفُّهُ قُلْتُ: فَمَا قَوْلُهُمْ: اَصَابِعُهُ؟ قَالَ: لَمْ اُدْرِكْ اِلَّا قَطْعَ الْكَفِّ كُلِّهَا قُلْتُ: فَسَرَقَ الثَّانِيَةَ؟ قَالَ: "مَا اَرٰى اَنْ يُقْطَعَ اِلَّا فِی السَّرِقَةِ الْاُوْلٰى الْيَدُ قَطُّ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38) وَلَوْ شَاءَ اَمَرَ بِالرِّجْلِ وَلَمْ يَكُنِ اللّٰهُ نَسِيًّا"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کہ کوئی شخص پہلی مرتبہ چوری کرتا ہے انہوں نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا میں نے دریافت کیا: لوگوں کے اس قول سے کیا مراد ہوگی کہ اس کی انگلیاں کاٹی جائیں گی انہوں نے فرمایا: میں نے تو یہی چیز پائی ہے کہ پورا ہاتھ کاٹا جائے گا میں نے دریافت کیا: اگر وہ دوسری مرتبہ چوری کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف پہلی مرتبہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان کے ہاتھ کاٹ دو''۔

اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو پاؤں کاٹنے کا حکم دے دیتا اللہ تعالیٰ بھولتا نہیں ہے۔

18759 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقْطَعُ الْقَدَمَ مِنْ مَفْصِلِهَا وَاَنَّ عَلِيًّا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَيْرِ عِكْرِمَةَ - كَانَ يَقْطَعُ الْقَدَمَ - اَشَارَ لِیْ عَمْرٌو - اِلٰی شَطْرِهَا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پاؤں کو اس کے جوڑ سے کٹوایا تھا۔

جبکہ عکرمہ کے علاوہ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پاؤں کا اتنا حصہ کٹوایا تھا عمرو نامی راوی نے نصف حصے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بتائی۔

18760 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْطَعُ الْيَدَ مِنَ الْاَصَابِعِ، وَالرِّجْلَ مِنْ نِصْفِ الْكَفِّ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہاتھ کی انگلیاں کٹواتے تھے اور پاؤں کا نصف حصہ کٹواتے تھے۔

18761 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی الْمِقْدَامِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، رَاٰی عَلِيًّا يَقْطَعُ يَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمَفْصِلِ

❀❀ ابو مقدام بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے، جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ جوڑ سے کٹوایا تھا۔

18762 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ حِبَالِ بْنِ رُفَيْدَةَ التَّيْمِيِّ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْطَعُ الرِّجْلَ مِنَ الْكَفِّ

❀❀ حبال بن رفیدہ تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پاؤں ہتھیلی سے (یعنی درمیان سے) کٹوایا تھا۔

18763 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ نَجْدَةَ بْنَ عَامِرٍ، كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: السَّارِقُ يَسْرِقُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، ثُمَّ يَعُودُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ الْاُخْرٰى، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38)، قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلَافٍ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُهُ مِنْ عَطَاءٍ مُنْذُ اَرْبَعِينَ سَنَةً

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نجدہ بن عامر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا کہ اگر کوئی چور چوری کرتا ہے، تو کیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور پھر جب وہ دوبارہ چوری کرے گا تو اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان کے ہاتھ کاٹ دو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں! لیکن اس کا ہاتھ اور اس کا پاؤں مخالف سمت میں کاٹے جائیں گے

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے چالیس سال پہلے عطاء سے یہ روایت سنی تھی۔

18764 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ لَا يَقْطَعُ اِلَّا الْيَدَ وَالرِّجْلَ، وَاِنْ سَرَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ سُجِنَ، وَنُكِّلَ، وَكَانَ يَقُوْلُ: اِنِّي لَاَسْتَحْيِي اللّٰهَ، اَلَّا اَدَعَ لَهُ يَدًا يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف ہاتھ اور پاؤں کٹواتے تھے اگر کوئی شخص اس کے بعد بھی چوری کرتا تھا تو وہ اسے قید کروادیتے تھے اور سزا دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ میں اسے ایسی حالت میں چھوڑ دوں کہ اس کا کوئی ہاتھ ہی نہ ہو جس کے ذریعے وہ کچھ کھا سکے یا استنجاء کر سکے۔

18765 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: لَا يُتْرَكُ ابْنُ آدَمَ مِثْلَ الْبَهِيْمَةِ، لَيْسَ لَهُ يَدٌ يَاْكُلُ بِهَا، وَيَسْتَنْجِي بِهَا

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ انسان کو جانور کی طرح نہیں چھوڑا جائے گا کہ اس کا ہاتھ ہی نہ ہو کہ وہ جس کے ذریعے استنجاء کر سکے۔

18766 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْاَزْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ، يُقَالُ لَهُ: سَدُوْمٌ، فَقَطَعَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَطَعَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ، فَاَرَادَ اَنْ يَقْطَعَهُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: لَا تَفْعَلْ اِنَّمَا عَلَيْهِ يَدٌ وَرِجْلٌ وَلٰكِنِ احْبِسْهُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن عائذ ازدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی اس کا نام سدوم تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا پھر اسے دوسری مرتبہ لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا پاؤں کٹوا دیا پھر اسے تیسری مرتبہ لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کٹوانے کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ایسا نہ کریں اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں رہنے دیں آپ اسے قید کر دیں۔

18767 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى: اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا سَرَقَ قُطِعَتْ يَدُهُ، ثُمَّ اِذَا سَرَقَ الثَّانِيَةَ، قُطِعَتْ رِجْلُهُ، فَاِنْ سَرَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ، لَمْ نَرَ عَلَيْهِ قَطْعًا

❀❀ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا پھر اگر وہ دوسری مرتبہ چوری کرے گا تو اس کا پاؤں کاٹ دیا جائے گا اس کے بعد اگر وہ چوری کرے گا تو ہمارے نزدیک اس کو کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔

18768 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ لَرَاَيْتُ عُمَرَ قَطَعَ رِجْلَ رَجُلٍ، بَعْدَ يَدٍ وَرِجْلٍ؛ سَرَقَ الثَّالِثَةَ

❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے میں اس وقت موجود تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کا پاؤں بھی کٹوا دیا تھا حالانکہ پہلے اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا جا چکا تھا اس شخص نے

تیسری مرتبہ چوری کی تھی۔

18769 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: "اَنَّ سَارِقًا مَقْطُوعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ سَرَقَ حُلِيًّا لِاَسْمَاءَ، فَقَطَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ الثَّالِثَةَ - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ - يَدَهُ"

❀❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک چور جس کا ہاتھ اور پاؤں پہلے سے کٹے ہوئے تھے اس نے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا زیور چرالیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ میں اس کا ایک اور ہاتھ بھی کٹوادیا۔

18770 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، وَغَيْرِهِ، قَالَ: اِنَّمَا قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رِجْلَهُ، وَكَانَ مَقْطُوعَ الْيَدِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي السُّنَّةِ اِلَّا قَطْعُ الْيَدِ وَالرِّجْلِ، لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ زہری نے سالم اور دیگر حضرات کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا پاؤں کٹوایا تھا کیونکہ اس کے ہاتھ پہلے ہی کٹا ہوا تھا

زہری بیان کرتے ہیں: سنت کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ صرف ہاتھ اور پاؤں کاٹا جائے گا اس سے زیادہ (دوسرا ہاتھ یا دوسرا پاؤں) نہیں کاٹا جائے گا۔

18771 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اِنَّمَا قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رِجْلَ الَّذِيْ قَطَعَ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ وَكَانَ مَقْطُوعَ الْيَدِ قَبْلَ ذٰلِكَ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا پاؤں کٹوادیا تھا جس نے یعلی بن امیہ کا ہاتھ کاٹا تھا کیونکہ اس شخص کا پہلے سے ہی ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا۔

18772 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ، فَاِنْ سَرَقَ الثَّانِيَةَ، قُطِعَتْ رِجْلُهُ، فَاِنْ سَرَقَ الثَّالِثَةَ، قُطِعَتْ يَدُهُ، فَاِنْ سَرَقَ الرَّابِعَةَ، قُطِعَتْ رِجْلُهُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب چور چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اگر وہ دوسری مرتبہ چوری کرے گا تو اس کا پاؤں کاٹ دیا جائے گا اگر وہ تیسری مرتبہ چوری کرے گا تو اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے گا اور اگر وہ چوتھی مرتبہ چوری کرے گا تو اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا جائے گا۔

18773 - حدیثِ نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ: اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِعَبْدٍ سَرَقَ، فَاُتِيَ بِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَتَرَكَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ، فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ السَّادِسَةَ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ السَّابِعَةَ، فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ الثَّامِنَةَ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ

❀❀ حضرت حارث بن عبداللہ بن ابوربیعہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک غلام کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی اسے چار مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا جب پانچویں مرتبہ لایا گیا تو آپ نے اس کا ہاتھ کٹوادیا جب چھٹی مرتبہ لایا گیا تو آپ نے اس کا پاؤں کٹوادیا جب ساتویں مرتبہ لایا گیا تو آپ نے اس کا دوسرا ہاتھ

کٹوادیا جب آٹھویں مرتبہ لایا گیا تو آپ نے اس کا دوسرا پاؤں کٹوادیا۔

18774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَجُلٌ اَسْوَدُ يَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ فَيُدْنِيهِ، وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، حَتّٰى بَعَثَ سَاعِيًا - اَوْ قَالَ: سَرِيَّةً - فَقَالَ: اَرْسِلْنِيْ مَعَهُ، فَقَالَ: بَلْ تَمْكُثُ عِنْدَنَا، فَاَبٰى، فَاَرْسَلَهُ مَعَهُ، وَاسْتَوْصٰى بِهٖ خَيْرًا، فَلَمْ يَغِبْ عَنْهُ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى جَاءَ قَدْ قُطِعَتْ يَدُهُ، فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: مَا زِدْتُ عَلٰى اَنَّهُ كَانَ يُوَلِّيْنِيْ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهٖ، فَخُنْتُهُ فَرِيضَةً وَاحِدَةً، فَقَطَعَ يَدِيْ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: تَجِدُوْنَ الَّذِيْ قَطَعَ يَدَ هٰذَا يَخُونَ اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ فَرِيضَةً، وَاللّٰهِ لَئِنْ كُنْتُ صَادِقًا لَاُقِيدَنَّكَ مِنْهُ، قَالَ: ثُمَّ اَدْنَاهُ وَلَمْ يُحَوِّلْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِيْ كَانَتْ لَهُ مِنْهُ، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقْرَاُ، فَاِذَا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتَهُ قَالَ: تَاللّٰهِ لَرَجُلٌ قَطَعَ هٰذَا، قَالَ: فَلَمْ يَعْرُ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى فَقَدَ آلُ اَبِيْ بَكْرٍ حُلِيًّا لَهُمْ وَمَتَاعًا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: طَرَقَ الْحَيَّ اللَّيْلَةَ، فَقَامَ الْاَقْطَعُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَهُ الصَّحِيحَةَ وَالْاُخْرَى الَّتِيْ قُطِعَتْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَظْهِرْ عَلٰى مَنْ سَرَقَهُمْ، اَوْ نَحْوَ هٰذَا، وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَظْهِرْ عَلٰى مَنْ سَرَقَ اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِينَ، قَالَ: فَمَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتّٰى ظَهَرُوا عَلَى الْمَتَاعِ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ: وَيْلَكَ اِنَّكَ لَقَلِيلُ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ، فَاَمَرَ بِهٖ، فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: كَانَ اِذَا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتَهُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک سیاہ فام شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے قریب کرلیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے قرآن سکھایا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک شخص کو وصولی کرنے کے لئے یا کسی مہم پر بھیجا تو اس شخص نے کہا: مجھے بھی اس کے ساتھ بھیج دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے ہاں ٹھہرے رہو اس نے آپ کی بات نہیں مانی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شخص کے ساتھ بھیج دیا اور ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کی وہ شخص کچھ عرصہ غائب رہا پھر وہ آیا تو اس کا ایک ہاتھ کاٹا جا چکا تھا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے انہوں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے بتایا: صرف یہ ہوا تھا کہ اس شخص مجھے کام کا اہلکار مقرر کیا میں نے ایک فریضے (یعنی ایک اونٹنی) کی خیانت کی تو اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے تم اس شخص کو پاؤ گے کہ اس نے خود بیس سے زیادہ اونٹنیوں میں خیانت کی ہوگی اللہ کی قسم! اگر تم سچے ہو تو میں تمہیں اس سے ضرور بدلہ دلواؤں گا راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو قریب کرلیا اور اس کی جو پہلے قدر و منزلت تھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص رات کو نوافل ادا کیا کرتا تھا اور تلاوت کیا کرتا تھا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی آواز سنتے تھے تو یہ کہتے تھے اللہ کی قسم! اس شخص نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے (یعنی یہ غلط کام کیا ہے) راوی بیان کرتے ہیں: کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کا کوئی زیور اور سامان گم ہوگیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گزشتہ رات ہمارے ہاں کوئی چور آیا ہوگا وہ شخص جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا' وہ اٹھا اس نے قبلہ کی طرف رخ کیا اس نے اپنا صحیح ہاتھ

اور کٹا ہوا ہاتھ دونوں بلند کیے اور دعا کی: اے اللہ! جس نے ان لوگوں کے ہاں چوری کی ہے اسے ظاہر کر دے یا اس کی مانند کچھ اور کلمات کہے معمر نامی راوی یہاں بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں اے اللہ اس شخص کو ظاہر کر دے جس نے اس نیک گھرانے کے ہاں چوری کی ہے راوی بیان کرتے ہیں: ابھی نصف دن نہیں گزرا تھا کہ لوگوں کو وہ سامان اسی شخص کے پاس مل گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تمہارا ستیاناس ہو تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں بہت تھوڑا علم رکھتے ہو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس کا ایک پاؤں کاٹ دیا گیا۔

معمر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کی (تلاوت کی) آواز سنتے تو یہ فرماتے تھے: تمہاری رات کسی چور کی رات نہیں ہے۔

18775 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ غَيْرُ وَاحِدٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْهُمْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ يَعْلٰى قَطَعَ يَدَ السَّارِقِ، وَرِجْلَهُ، فَسَرَقَ الثَّالِثَةَ، فَقَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ، يَقُوْلُ: لَجَرَاءَتُهُ عَلَى اللّٰهِ اَغْيَظُ عِنْدِىْ مِنْ سَرِقَتِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّ اسْمَهُ جَبْرٌ اَوْ جُبَيْرٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے کئی افراد نے مجھے یہ بات بتائی جن میں سے ایک اسماعیل بن محمد بن سعد تھے کہ حضرت یعلیٰ نے ایک چور کا ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیا اس نے تیسری مرتبہ چوری کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی کٹوا دیا

اس کے بعد راوی نے زہری کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے کہ اللہ کے بارے میں اس کی جرأت میرے نزدیک اس کے چوری کرنے سے زیادہ غصے والی بات ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوبکر نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اس شخص کا نام جبر یا شاید جبیر تھا۔

18776 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِىْ رَجُلٍ اَشَلِّ الْيَدِ سَرَقَ، قَالَ: تُقْطَعُ يَدُهُ وَاِنْ كَانَتْ شَلَّاءَ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کا ہاتھ شل ہوتا ہے' اور وہ چوری کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اگرچہ وہ شل ہو۔

بَابُ ذِكْرِ قَطْعِ الشِّمَالِ

باب: بایاں ہاتھ کاٹنے کا تذکرہ

18777 - اقوالِ تابعین: قَالَ: قَرَاْنَا عَلَى عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَارِقٍ قُرِّبَ،

لِيُقْطَعَ فَقَدَّمَ شِمَالَهُ، فَقُطِعَتْ، قَالَ: يُتْرَكُ وَلَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ امام شعبی سے ایسے چور کے بارے میں دریافت کیا گیا: جسے سزا دینے کے لئے آگے کیا جاتا ہے تا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے تو وہ اپنا بایاں ہاتھ آگے کر دیتا ہے اور وہ کاٹ دیا جاتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اسے چھوڑ دیا جائے گا مزید کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔

18778 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ: لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدْ اُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ

❀❀ قتادہ کے حوالے سے شعبی کے قول کی مانند منقول ہے کہ اسے مزید کوئی سزا نہیں دی جائے گی کیونکہ اس پر حد جاری ہو چکی ہے۔

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى السَّرِقَةِ، وَاخْتِلَافِ الشُّهُوْدِ

باب: چوری کے بارے میں گواہی دینا اور گواہوں کے درمیان اختلاف ہونا

18779 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ لَا يَقْطَعُ سَارِقًا حَتّٰى يَاْتِيَ بِالشُّهَدَاءِ، فَيُوقِفَهُمْ عَلَيْهِ، وَيَسْجُنَهُ، فَاِنْ شَهِدُوا عَلَيْهِ، قَطَعَهُ، وَاِنْ نَكَلُوا تَرَكَهُ قَالَ: فَاُتِيَ مَرَّةً بِسَارِقٍ، فَسَجَنَهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَ الْغَدُ، دَعَا بِهِ، وَبِالشَّاهِدَيْنِ، فَقِيلَ: تَغَيَّبَ الشَّهِيدَانِ فَخَلّٰى سَبِيلَ السَّارِقِ، وَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ چور کا ہاتھ اس وقت تک نہیں کاٹتے تھے جب تک گواہ نہیں آ جاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ معاملہ موقوف رکھتے تھے چور کو قید کر دیتے تھے اگر وہ گواہ اس کے خلاف گواہی دے دیتے تھے تو اس کا ہاتھ کٹوا دیتے تھے اور اگر گواہ انکار کر دیتے تھے تو وہ چور کو چھوڑ دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک چور کو لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قید کر دیا اگلے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اور گواہوں کو بلوایا تو بتایا گیا کہ دونوں گواہ غائب ہو چکے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چور کو چھوڑ دیا اور انہوں نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

18780 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ اَنَّهُ سَرَقَ بِاَرْضٍ، وَشَهِدَ عَلَيْهِ آخَرُ اَنَّهُ سَرَقَ بِاَرْضٍ اُخْرٰى، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جس کے خلاف ایک شخص یہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے فلاں جگہ پر چوری کی ہے اور دوسرا شخص یہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے فلاں دوسری جگہ پر چوری کی ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

بَابُ اعْتِرَافِ السَّارِقِ

باب: چور کا اعتراف کرنا

18781 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ وُجِدَ يَسْرِقُ فَاعْتَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَرَقَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُهُ لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو چوری کرتے ہوئے پایا جاتا ہے وہ اعتراف کر لیتا ہے کہ وہ اس سے پہلے بھی چوری کر چکا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اس کے علاوہ مزید کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔

18782 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اِنْ سَرَقَ ثُمَّ سَرَقَ، وَلَمْ يُحَدَّ قُطِعَ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَكَذٰلِكَ الزَّانِيْ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ مِثْلَهُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے' اگر کوئی شخص چوری کرے اور پھر دوبارہ چوری کر لے اور اس پر حد جاری نہ ہوئی ہو' تو اس کا ہاتھ ایک ہی مرتبہ کاٹا جائے گا زنا کرنے والے کا بھی یہی حکم ہے

ابن شہاب نے بھی اس کی مانند فرمایا ہے۔

18783 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اِنِّيْ سَرَقْتُ فَرَدَّهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ سَرَقْتُ، فَقَالَ: شَهِدْتَ عَلٰى نَفْسِكَ مَرَّتَيْنِ فَقَطَعَهُ قَالَ: فَرَاَيْتُ يَدَهُ فِيْ عُنُقِهِ مُعَلَّقَةً

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کر دیا اس نے کہا: میں نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے خلاف دو مرتبہ گواہی دے دی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا راوی کہتے ہیں: میں نے اس کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا ہوا دیکھا ہے۔

18784 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اِنِّيْ سَرَقْتُ، فَانْتَهَرَهُ، وَسَبَّهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ سَرَقْتُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اقْطَعُوْهُ قَدْ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ مَرَّتَيْنِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا فِيْ عُنُقِهِ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا اور اسے برا بھلا کہا اس نے کہا: میں نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو اس نے اپنے خلاف دو مرتبہ گواہی دے دی ہے راوی کہتے ہیں: میں نے اس کا ہاتھ اس کی گردن میں دیکھا ہے۔

18785 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، قَالَ: حَسْبُهُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے ان سے کہا: ایک شخص اپنے خلاف ایک مرتبہ گواہی دے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کے لئے یہ کافی ہے۔

بَابُ الِاعْتِرَافِ بَعْدَ الْعُقُوبَةِ وَالتَّهَدُّدِ

باب: سزا مل جانے کے بعد یا تشدد کے نتیجے میں اعتراف کرنے کا حکم

18786 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا يَجُوْزُ الِاعْتِرَافُ بَعْدَ عُقُوبَةٍ فِي حَدٍّ وَلَا غَيْرِهِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے سزا کے بعد اعتراف کرنا درست نہیں ہوگا خواہ حد کا معاملہ ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔

18787 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: إِذَا اعْتَرَفَ بِسَرِقَةٍ، ثُمَّ اَنْكَرَ عِنْدَ السُّلْطَانِ، فَإِنْ نَكَلَ تُرِكَ، وَغَرِمَ مَا اعْتَرَفَ بِهِ، وَلَمْ يُقْطَعْ، اَوْ سَرَقَ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُقْطَعَ، تُؤْخَذُ السَّرِقَةُ مِنْ مَالِهِ، إِذَا لَمْ يُقَمْ عَلَيْهِ الْحَدُّ، وَلَمْ يَذْهَبِ الْمَالُ

❀❀ سفیان فرماتے ہیں: جب کوئی شخص چوری کا اعتراف کرلے پھر حاکم وقت کے سامنے انکار کردے اگر وہ انکار کردے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا اور اس نے جو اعتراف کیا تھا اس کا جرمانہ عائد کیا جائے گا لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یا اگر کوئی شخص چوری کرتا ہے پھر ہاتھ کٹنے سے پہلے مر جاتا ہے تو اگر چوری کا سامان اس کے مال میں سے مل جاتا ہے تو اگر اسے سزا نہیں دی گئی تھی اور مال رخصت نہیں ہوا تھا (تو وہ لے لیا جائے گا)۔

18788 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ قَوْمٍ يُتَّهَمُوْنَ بِهَوًى، فَاَصْبَحَ يَوْمًا قَتِيلًا، فَاتُّهِمَ بِهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَاَرْسَلَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَمَرَ بِالسِّيَاطِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا قَتَلْتُهُ وَاِنْ جَلَدَنِي لَاَعْتَرِفَنَّ فَاَمَرَ بِهِ عُمَرُ فَاسْتُحْلِفَ، وَخَلّٰى سَبِيْلَهُ

❀❀ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کچھ لوگوں کے ساتھ رہتا تھا جن پر الزام عائد کیا جاتا تھا (یعنی جو مشکوک قسم کے آدمی تھے) ایک دن وہ شخص مقتول پایا گیا ان لوگوں میں سے ایک شخص کے حوالے سے الزام کیا گیا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسے بلوایا اور اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا تو اس شخص نے کہا: اے مسلمانو! اللہ کی قسم! میں نے اسے قتل نہیں کیا ہے لیکن اگر مجھے کوڑے مارے گئے تو میں یہ اعتراف کرلوں گا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کے بارے میں حکم دیا اس سے حلف لیا گیا اور پھر اسے چھوڑ دیا گیا۔

18789 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: رَهَّبَ قَوْمٌ غُلَامًا حَتّٰى اعْتَرَفَ لَهُمْ بِبَعْضِ مَا اَرَادُوْا، ثُمَّ اَنْكَرَ بَعْدُ، فَخَاصَمُوْهُ اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ: هُوَ هٰذَا اِنْ شَاءَ اعْتَرَفَ، وَلَمْ يُجِزِ اعْتِرَافَهُ

بِالتَّهْدِيدِ

❀❀ ابن سیرین فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے ایک غلام کو ڈرایا دھمکایا یہاں تک کہ اس نے ان لوگوں کے کہنے کے مطابق جرم کا اعتراف کرلیا اس کے بعد اس نے اس کا انکار کردیا ان لوگوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا تو قاضی شریح نے فرمایا: یہ موجود ہے اگر یہ چاہے تو اعتراف کرلے لیکن قاضی شریح نے ڈرانے دھمکانے کی وجہ سے اس کے اعتراف کو درست قرار نہیں دیا۔

18790 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الْمِحْنَةُ بِدْعَةٌ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: محنت (یعنی آزمائش کا شکار کرنا تشدد کرنا یا ڈرانا دھمکانا) بدعت ہے۔

18791 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: الْقَيْدُ كُرْهٌ، وَالْوَعِيدُ كُرْهٌ، وَالسِّجْنُ كُرْهٌ، وَالضَّرْبُ كُرْهٌ

❀❀ قاضی شریح فرماتے ہیں: بیڑی ڈالنا زبردستی (یعنی تشدد) ہے ڈرانا دھمکانا زبرستی ہے قید کرنا زبردستی ہے مارنا پیٹنا زبردستی ہے۔

18792 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَيْسَ الرَّجُلُ اَمِينًا عَلٰى نَفْسِهِ، اِذَا اَجَعْتَهُ، اَوْ اَوْثَقْتَهُ، اَوْ ضَرَبْتَهُ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنی ذات کے حوالے سے امین نہیں ہوتا جب تم نے اسے تکلیف پہنچائی ہو یا باندھ دیا ہو یا مارا پیٹا ہو (یعنی اس کے بعد کیے گئے اعتراف کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی)۔

18793 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اُتِيَ بِسَارِقٍ فَاعْتَرَفَ قَالَ: اَرٰى يَدَ رَجُلٍ مَا هِيَ بِيَدِ سَارِقٍ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ مَا اَنَا بِسَارِقٍ وَلٰكِنَّهُمْ تَهَدَّدُوْنِيْ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ وَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا اس نے اعتراف کیا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس شخص کا ہاتھ کسی چور کا ہاتھ نہیں لگتا اس شخص نے کہا: میں چور نہیں ہوں لیکن ان لوگوں نے مجھے ڈرایا دھمکایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْحُرَّ

باب: جب کوئی شخص کسی آزاد شخص کو فروخت کردے

18794 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ بَاعَ حُرًّا، وَقَالَ: الثَّمَنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ. قَالَ: يُعَاقَبَانِ وَيُرَدُّ الثَّمَنُ اِلَى الَّذِيْ ابْتَاعَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُهُ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر دیتا ہے اور کہتا ہے اس کی قیمت میرے اور تمہارے درمیان تقسیم ہو جائے گی تو زہری فرماتے ہیں: ان دونوں کو سزا دی جائے گی اور وہ قیمت اس شخص کو لوٹا دی جائے گی جس نے اس شخص کو خریدا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

18795 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ سُفْيَانَ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْحُرَّ قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ، وَلَا بَيْعَ لَهُ، وَعَلَيْهِ تَعْزِيرٌ

❀❀ امام عبدالرزاق نے سفیان کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو نہ تو ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جائے گی اور نہ ہی اس کا کیا ہوا سودا درست ہوگا' البتہ اسے ویسے سزا دی جائے گی۔

18796 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَكُونُ عَبْدًا، كَمَا اَقَرَّ بِالْعُبُودِيَّةِ عَلٰى نَفْسِهِ قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ عَلِيٌّ: لَا يَكُونُ عَبْدًا وَيُقْطَعُ الْبَائِعُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص غلام شمار ہوگا جس نے اپنی ذات کے لئے غلام ہونے کا اعتراف کیا ہو۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ غلام شمار نہیں ہوگا اور فروخت کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18797 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا بَاعَ ابْنَتَهُ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الْمُبْتَاعُ، وَقَالَ اَبُوهَا: حَمَلَتْنِي الْحَاجَةُ عَلٰى بَيْعِهَا، قَالَ: يُجْلَدُ الْاَبُ، وَالْجَارِيَةُ مِائَةً مِائَةً، اِنْ كَانَتِ الْجَارِيَةُ قَدْ بَلَغَتْ، وَيُرَدُّ الثَّمَنُ اِلَى الْمُبْتَاعِ، وَعَلَى الْمُبْتَاعِ صَدَاقُهَا، بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، ثُمَّ يَغْرَمُهُ لَهُ الْاَبُ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْمُبْتَاعُ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا حُرَّةٌ، فَعَلَيْهِ الصَّدَاقُ، لَا يَغْرَمُهُ لَهُ الْاَبُ، وَعَلَيْهِ مِائَةُ جَلْدَةٍ، وَاِنْ كَانَتْ جَارِيَةً لَا تَعْقِلُ، فَالنَّكَالُ عَلَى الْاَبِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے اپنی بیٹی کو فروخت کر دیا خریدار نے اس کے ساتھ صحبت بھی کر لی لڑکی کے باپ نے یہ کہا کہ شدید ضرورت نے مجھے اس کو فروخت کرنے پر مجبور کیا تھا زہری فرماتے ہیں: اس کے باپ کو اور اس لڑکی کو ایک ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اگر لڑکی بالغ ہو اور قیمت خریدار کو واپس کر دی جائے گی خریدار پر لڑکی کو مہر دینا لازم ہوگا کیونکہ اس نے لڑکی کے ساتھ صحبت کی ہے' اور پھر لڑکی کا باپ خریدار کو وہ مہر جرمانے کے طور پر ادا کرے گا' البتہ اگر خریدار کو یہ پتہ ہو کہ یہ لڑکی آزاد عورت ہے' تو اس پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی اور لڑکی کا باپ اسے جرمانہ ادا نہیں کرے گا' البتہ اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اگر لڑکی بالغ نہ ہو' تو پھر سزا اس کے باپ کو دی جائے گی۔

18798 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يُبَاعُ الْاَحْرَارُ، وَلَا يُتَصَدَّقُ

بِهِمْ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: آزادلوگوں کوفروخت نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی انہیں صدقہ کیا جاسکتا ہے۔

18799 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا يُبَاعُ الْاَحْرَارُ

❀❀ زہری فرماتے ہیں: آزادلوگوں کوفروخت نہیں کیا جاسکتا۔

18800 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ اَقَرَّ اَنَّهُ عَبْدٌ قَالَ: لَا يَكُوْنُ الْحُرُّ عَبْدًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو یہ اقرار کر لیتا ہے کہ وہ غلام ہے انہوں نے فرمایا: کوئی بھی آزاد شخص غلام نہیں بن سکتا۔

18801 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ حُرٌّ، اَقَرَّ بِالْعُبُودِيَّةِ، فَرُهِنَ قَالَ: هُوَ رَهْنٌ حَتّٰى يَفُكَّ نَفْسَهُ كَمَا غَرَّهُمْ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے ان سے کہا: ایک شخص آزاد ہوتا ہے اور وہ غلام ہونے کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر اسے رہن رکھ دیا جاتا ہے تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: وہ رہن رہے گا جب تک وہ اپنے آپ کو چھڑوا نہیں لیتا جس طرح اس نے ان لوگوں کو دھوکہ دیا ہے۔

18802 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ سَرَقَ عَبْدًا اَعْجَمِيًّا لَّا يَفْقَهُ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُهُ

❀❀ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عجمی غلام کو خرید لیتا ہے جس کو سمجھ بوجھ نہیں ہوتی ہے (یا جو بالغ نہیں ہوا ہوتا) تو زہری نے فرمایا: اس (چوری کرنے والے) شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18803 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَنْ سَرَقَ صَغِيرًا حُرًّا، اَوْ عَبْدًا فَفِيهِ الْقَطْعُ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: يُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْكَبِيرِ، وَلَيْسَ عَلَى الصَّغِيرِ شَيْءٌ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی کمسن آزاد شخص یا غلام کو چوری کر لے تو اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: بڑی عمر کے شخص پر حد جاری ہوگی چھوٹے پر کوئی سزا لاگو نہیں ہوگی۔

18804 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ سُفْيَانَ، يَقُوْلُ: مَا سَرَقَ مِنْ صَغِيرٍ مَمْلُوكٍ فَفِيهِ الْقَطْعُ، وَمَنْ سَرَقَ مِنْ صَغِيرٍ حُرًّا اَوْ مَمْلُوكًا بَلَغَ، فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: اِذَا بَاعَ امْرَاَتَهُ الرَّجُلُ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الْمُشْتَرِي، فَوَلَدَتْ، ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِهِ قَالَ: تُرَدُّ عَلٰى زَوْجِهَا، وَلَا تَكُوْنُ فُرْقَةً، وَتُعَزَّرُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا

❀❀ سفیان فرماتے ہیں: جو شخص نابالغ غلام کو چوری کر لیتا ہے تو اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی اور جو شخص نابالغ لڑکے

یا بالغ غلام کو چوری کر لیتا ہے' تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی

سفیان فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو فروخت کر دے اور خریدار اس کے ساتھ صحبت کر لے اور وہ عورت اس کے بچے کو بھی جنم دیدے اور پھر اس کے بعد پتہ چلے تو وہ عورت اپنے شوہر کی طرف واپس کی جائے گی میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں ہوئی ہوگی عورت کو اور اس کے شوہر کو سزا دی جائے گی۔

18805 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: دَعَانِي يُوسُفُ بْنُ عُمَرَ فَسَاَلَنِي عَنْ رَجُلٍ بَاعَ امْرَاَتَهُ اَعَلَيْهِ قَطْعٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اِنَّمَا اَخَذْتُمُوهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ، فَهِيَ عِنْدَنَا اَمَانَةٌ خَانَهَا، لَا قَطْعَ عَلَيْهِ قَالَ: فَضَرَبَهُ ضَرْبًا كَانَ اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْقَطْعِ

❀❀ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: یوسف بن عمر نے مجھے بلا کر ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کو فروخت کر دیتا ہے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا میں نے جواب دیا: جی نہیں! ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: تم ان خواتین کو اللہ کی امانت کے ساتھ حاصل کرتے ہو (ابن شبرمہ نے کہا:) تو یہ بیویاں ہمارے پاس امانت کے طور پر ہوتی ہیں اس شخص نے اس امانت کے بارے میں خیانت کی ہے' تو اس وجہ سے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: تو یوسف بن عمر نے اس شخص کی اتنی پٹائی کروائی جو ہاتھ کاٹنے سے زیادہ شدید تھی۔

18806 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلِيًّا قَطَعَ الْبَائِعَ، وَقَالَ: لَا يَكُونُ الْحُرُّ عَبْدًا قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ، وَعَلَيْهِ شَبِيهٌ بِالْقَطْعِ الْحَبْسُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فروخت کرنے والا کا ہاتھ کٹوا دیا تھا اور فرمایا تھا آزاد شخص کبھی غلام نہیں بن سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو نہیں ہوگی ایسے شخص پر ہاتھ کاٹنے کی طرح کی ایک اور سزا یعنی قید کرنا لازم ہوگا۔

18807 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ، مَوْلَاهُمْ اَخْبَرَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَبِيعُ وَلَدَهُ، قَالَ: اِنْ بَاعَ مَنْ قَدْ بَلَغَ الْعَقْلَ، فَاَقَرَّ بِذٰلِكَ، فَعَلَى الْمَرْاَةِ اِنْ اُصِيبَتِ الْحَدُّ، وَعَلَى اَبِيهَا الْعُقُوبَةُ الْمُؤْلِمَةُ، وَاَدَاءُ ثَمَنِهَا، عَلَى اَبِيهَا، وَوَلَدُهَا فِي مَوْضِعِ وَلَدِ حَلَالٍ، وَاِنْ كَانَ رَجُلًا، قَدْ بَلَغَ الْعَقْلَ، فَعَلَيْهِ، وَعَلَى اَبِيهِ الْعُقُوبَةُ الْمُؤْلِمَةُ، وَعَلَى اَبِيهِ غُرْمُ ثَمَنِهِ

❀❀ سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی اولاد کو فروخت کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر تو اس نے ایسی اولاد کو فروخت کیا ہے جو بالغ ہو چکی تھی اور وہ اقرار کر لیتا ہے' تو اگر وہ اولاد لڑکی تھی تو قابل حد جرم کا ارتکاب کر لیا تو اس لڑکی اور اس کے باپ کو تکلیف دینے والی سزا دی جائے گی اور اس کی قیمت واپس کرنا اس کے باپ کے ذمہ لازم ہوگا اور اگر لڑکی کے ہاں اولاد ہوگئی ہوگی تو وہ جائز اولاد شمار ہوگی اور اگر فروخت کی جانے والی اولاد لڑکا تھا اور وہ بالغ

ہو چکا تھا تو اس لڑکے پر اور اس کے باپ پر سزا لازم ہوگی جو تکلیف والی ہوگی اور اس کی قیمت کا جرمانہ اس کے باپ پر عائد ہوگا۔

18808 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّهُ قَطَعَ رَجُلًا فِي غُلَامٍ سَرَقَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ انہوں نے ایک غلام کو چوری کرنے کی وجہ سے ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

بَابُ السَّارِقِ يُوجَدُ فِي الْبَيْتِ وَلَمْ يَخْرُجْ

باب: جب کوئی چور گھر میں پایا جائے اور ابھی وہ (چوری کا سامان گھر سے باہر) نہ نکلا ہو

18809 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السَّارِقُ يُوجَدُ فِي الْبَيْتِ، قَدْ جَمَعَ الْمَتَاعَ وَلَمْ يَخْرُجْ بِهِ، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ بِهِ قَالَ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا اَرٰى عَلَيْهِ مِنْ قَطْعٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک چور گھر میں پایا جاتا ہے اس نے سامان جمع کر لیا تھا لیکن اسے لے کے باہر نہیں نکلا تھا تو انہوں نے فرمایا: جب تک وہ لے کر باہر نہیں نکلتا اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18810 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، اَنَّ عُثْمَانَ قَضٰى اَنَّهُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ جَمَعَ الْمَتَاعَ، فَاَرَادَ اَنْ يَسْرِقَ، حَتّٰى يُحَوِّلَهُ، وَيَخْرُجَ بِهِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگرچہ وہ سامان جمع کر چکا ہو اور اس کا چوری کرنے کا ارادہ ہو جب تک وہ سامان کو منتقل نہیں کرتا اور اسے لے کر گھر سے باہر نہیں چلا جاتا۔

18811 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ سَارِقًا نَقَبَ خِزَانَةَ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ فَوُجِدَ فِيهَا قَدْ جَمَعَ الْمَتَاعَ، وَلَمْ يَخْرُجْ بِهِ فَاُتِيَ بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَلَدَهُ، وَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُقْطَعَ، فَمَرَّ ابْنُ عُمَرَ فَسَاَلَ، فَاُخْبِرَ، فَاَتَى ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: اَمَرْتَ بِهِ اَنْ يُقْطَعَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا شَاْنُ الْجَلْدِ؟ قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: غَضِبْتُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتّٰى يَخْرُجَ بِهِ مِنَ الْبَيْتِ، اَرَاَيْتَ لَوْ رَاَيْتَ رَجُلًا بَيْنَ رِجْلَيِ امْرَاَةٍ، لَمْ يُصِبْهَا اَكُنْتَ حَادَّهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: لَعَلَّهُ سَوْفَ يَتُوبُ قَبْلَ اَنْ يُوَاقِعَهَا قَالَ: وَهٰذَا كَذٰلِكَ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ قَدْ كَانَ نَازِعًا، وَتَائِبًا، وَتَارِكًا لِلْمَتَاعِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ایک چور نے مطلب بن ابو وداعہ کے گودام میں نقب لگائی اس شخص کو گودام میں پایا گیا اس نے سامان اکٹھا کر لیا تھا لیکن وہ اسے لے کر باہر نہیں نکلا تھا اسے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس لایا گیا حضرت

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے کوڑے لگوائے اور اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کٹوا دیا جائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وہاں سے گزر ہوا انہوں نے صورت حال کے بارے میں دریافت کیا: جب انہیں بتایا گیا تو وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: پھر کوڑے کیوں لگوائے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے غصہ آ گیا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹنا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک وہ سامان لے کر گھر سے نکل نہیں جاتا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ کسی شخص کو دیکھتے ہیں کہ وہ عورت کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھا ہوا ہے لیکن اس نے عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تو کیا آپ اس پر حد جاری کر دیں گے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے کہا: ہوسکتا ہے وہ صحبت کرنے سے پہلے ہی توبہ کر لے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ بھی اسی طرح ہے کیا پتہ شاید وہ اس سامان کو چھوڑ جاتا یا توبہ کر لیتا یا ترک کر دیتا۔

18812 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِذَا وُجِدَ السَّارِقُ فِي الْبَيْتِ قَدْ جَمَعَ الْمَتَاعَ فِي الْبَيْتِ فَلَمْ يَخْرُجْ بِهِ، فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ، وَلٰكِنْ يُنَكَّلُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب چور گھر میں پایا جائے اور اس نے سامان اکٹھا کر لیا ہو لیکن اسے لے کر نکلا نہ ہو تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی البتہ اسے ویسے سزا دی جائے گی۔

18813 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَعْضِ الْاُمَرَاءِ قَالَ: لَا يُقْطَعُ هُوَ رَجُلٌ اَرَادَ اَنْ يَسْرِقَ، فَلَمْ يَدَعُوهُ

❀❀ قتادہ نے بعض امراء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا وہ ایک ایسا شخص ہے جس نے چوری کرنے کا ارادہ کیا اور لوگوں نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا۔

18814 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِذَا جَمَعَ الْمَتَاعَ فَخَرَجَ بِهِ مِنَ الْبَيْتِ اِلَى الدَّارِ، فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب اس نے سامان اکٹھا کر لیا ہو اور اسے لے کر گھر سے نکل کر محلے میں آ جائے تو پھر اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد ہوگی۔

18815 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ حَتّٰى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ، وَتَفْسِيْرُهُ عِنْدَنَا مَا دَامَ فِيْ مِلْكِ الرَّجُلِ، فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ

❀❀ عبداللہ بن ابوسفر نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے چور کا ہاتھ اس وقت تک نہیں کاٹا جائے گا جب تک وہ سامان لے کر نکل نہیں جاتا۔

راوی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ سامان جب تک آدمی کی ملکیت والی جگہ میں ہے اس وقت تک ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18816 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

❀❀ حسن بصری کے حوالے سے امام شعبی کے قول کی مانند قول منقول ہے۔

18817 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ حَتّٰى يُخْرِجَ الْمَتَاعَ مِنَ الْبَيْتِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چور کا ہاتھ اس وقت تک نہیں کاٹا جائے گا جب تک وہ سامان گھر سے نکال نہیں لیتا۔

18818 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: وَجَدَ ابْنُ عُمَرَ لِصًّا فِي دَارِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ صَلْتًا، فَجَعَلَ يَتَقَلَّبُ، وَهُوَ يَحْبِسُ عَنْهُ، قَالَ: فَلَوْلَا اَنَّا نَهْنَهْنَاهُ لَضَرَبَهُ بِهِ

❀❀ زہری نے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں ایک چور پایا تو وہ تلوار سونت کر اس کی طرف بڑھے وہ تلوار لہرا رہے تھے اور سالم انہیں روکنے کی کوشش کر رہے تھے سالم بیان کرتے ہیں: اگر ہم انہیں نہ روکتے تو انہوں نے وہ تلوار اسے مار دینی تھی۔

18819 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ عَنْهُ اَبَا بَكْرٍ فَاَخْبَرَنِي بِهِ اَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُمَا سُئِلَا: السَّارِقُ يَسْرِقُ، فَيَطْرَحُ السَّرِقَةَ، وَيُوجَدُ فِي الْبَيْتِ الَّذِي يَسْرِقُ مِنْهُ، لَمْ يَخْرُجْ؟ فَقَالَا: عَلَيْهِ الْقَطْعُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن عبداللہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے امام عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے اس روایت کے بارے میں ابوبکر بن عبداللہ سے سوال کیا تھا تو انہوں نے مجھے بھی یہ بات بتائی تھی کہ خالد بن سعید نے انہیں سعید بن مسیّب اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ ان دونوں حضرات سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی چور چوری کرتا ہے اور چوری کا سامان رکھ دیتا ہے اور وہ چور اس گھر میں پایا جاتا ہے جہاں سے اس نے چوری کرنی ہے ابھی وہ باہر نہیں نکلا تو ان حضرات نے جواب دیا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد ہوگی۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَقِّبُ الْبَيْتَ وَيُؤْخَذُ مِنْهُ الْمَتَاعُ

باب: جو شخص گھر میں نقب لگاتا ہے اور وہاں سے سامان لے لیتا ہے

18820 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ الْجَزَرِيِّ، قَالَ: فَقَدَ قَوْمٌ مَتَاعًا لَهُمْ مِنْ بَيْتِهِمْ، فَرَاَوْا نَقْبًا فِي الْبَيْتِ، فَخَرَجُوا يَنْظُرُونَ فَاِذَا هُمْ بِرَجُلَيْنِ يَسْعَيَانِ، فَاَدْرَكُوا اَحَدَهُمَا مَعَهُ مَتَاعُهُمْ، وَاَفْلَتَهُمُ الْاٰخَرُ، قَالَ: فَاَتَيْنَا بِهِ، فَقَالَ: لَمْ اَسْرِقْ وَاِنَّمَا اسْتَاْجَرَنِي هٰذَا - يَعْنِي الَّذِي اَفْلَتَهُمْ - وَدَفَعَ اِلَيَّ هٰذَا الْمَتَاعَ لِاَحْمِلَهُ لَا اَدْرِي مِنْ اَيْنَ جَاءَ بِهِ، قَالَ خُصَيْفٌ: فَكَتَبْنَا فِيهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاَمَرَنَا اَنْ نُنَكِّلَهُ، وَنُخَلِّدَهُ

السِّجْنَ، وَلَا نَقْطَعَهُ

❀❀ خصیف جزری بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے اپنا سامان اپنے گھر میں غیر موجود پایا تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے گھر میں نقب لگائی گئی ہے وہ لوگ ادھر ادھر دیکھنے لگے تو انہیں دو آدمی دوڑتے ہوئے نظر آئے وہ لوگ ان میں سے ایک شخص کے پاس پہنچ گئے جس کے پاس ان کا سامان موجود تھا اور دوسرا شخص فرار ہو گیا راوی بیان کرتے ہیں: ہم اسے لے کے آئے تو اس نے کہا: میں نے چوری نہیں کی اس شخص نے یعنی جو فرار ہو چکا ہے اس نے مجھے مزدور رکھا تھا' اس نے یہ سامان مجھے دیا تھا تاکہ میں اسے اٹھا کر لے جاؤں مجھے نہیں معلوم کہ وہ اس کو کہاں سے لے کے آیا ہے' تو خصیف بیان کرتے ہیں: ہم نے اس شخص کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے سزا دیں اور اسے قید میں رکھیں' البتہ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں۔

18821 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ نَقَبَ بَيْتًا، فَلَمْ يَقْطَعْهُ، وَعَزَّرَهُ اَسْوَاطًا

❀❀ امام شعبی نے حارث کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے ایک گھر میں نقب لگائی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور اسے کوڑے مارنے کی سزا دی۔

18822 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ اُتِيَ بِرَجُلٍ نَقَبَ بَيْتًا، فَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ ابو اسحاق نے حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے گھر کے اندر نقب لگائی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

18823 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مَعَهُ الْمَتَاعُ، فَيَعْرِفُهُ اَهْلُهُ، فَيَقُولُ: ابْتَعْتُهُ قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ اِنْ كَانَ مُتَّهَمًا بُحِثَ عَنْ اَمْرِهِ، فَاِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ قُطِعَ، وَيُرَدُّ الْمَتَاعُ اِلَى اَهْلِهِ وَكَذَلِكَ قَالَ قَتَادَةُ اِلَّا قَوْلَهُ: بُحِثَ عَنْ اَمْرِهِ

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جس کے پاس ساز و سامان پایا جاتا ہے' اور اس سامان کے مالکان وہ سامان پہچان لیتے ہیں وہ شخص یہ کہتا ہے میں نے تو یہ سامان خریدا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن اگر وہ مشکوک شخص ہو' تو اس کے معاملے کی تحقیق کی جائے گی اور اگر اس کے خلاف ثبوت فراہم ہو جائیں تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور سامان اس کے مالکان کو واپس کر دیا جائے گا۔

قتادہ نے بھی اس کی مانند بات کہی ہے البتہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اس کے معاملے کی تفتیش کی جائے گی۔

18824 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَتَشْهَدُونَ اَنَّهُ مَتَاعُهُ؟ لَا تَعْلَمُونَهُ بَاعَ، وَلَا وَهَبَ، ثُمَّ يَاْخُذُ يَمِينَهُ بِاللّٰهِ، مَا بِعْتُ، وَلَا وَهَبْتُ، وَلَا اَهْلَكْتُ، وَلَا اَذَيْتُ، لِيَهْلِكَ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَيْهِ مَتَاعُهُ، اِلَّا اَنْ يَجِيءَ الْاٰخَرُ، بِاَمْرٍ يُثْبِتُ يَسْتَحِقُّ بِهِ

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ یہ اس کا سامان ہے' اور تم لوگ یہ نہیں جانتے کہ اس نے اسے فروخت کیا تھا یا ہبہ کیا تھا پھر وہ اللہ کے نام کی قسم اس سے لیتے تھے کہ نہ تو میں نے اسے فروخت کیا تھا اور نہ ہی ہبہ کیا تھا اور نہ ہی مجھ سے ہلاک ہوا اور نہ ہی میں نے یہ ادا کیا تا کہ ہلاک ہو جاتا اس کے بعد وہ سامان اس شخص کو لوٹا دیا گیا البتہ اگر کوئی دوسرا شخص کوئی ایسا ثبوت پیش کر دے (جو اس کے حق میں جاتا ہو) تو وہ اس کے ذریعے اس سامان کا مستحق ہو جائے گا۔

18825 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبْجَرَ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا وَاُتِيَ بِرَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ ثَوْبٌ، فَوَجَدَهُ مَعَ السَّارِقِ، فَاَقَامَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: ادْفَعْ اِلٰى هٰذَا ثَوْبَهُ، وَاتَّبِعْ اَنْتَ مَنِ اشْتَرَيْتَ مِنْهُ وَاَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَضٰى بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ حجاج بن ابجر بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص کو لایا گیا جس کا کپڑا چوری ہوا تھا اس نے وہ کپڑا چور کے پاس پایا اس نے اس بات پر ثبوت بھی فراہم کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کا کپڑا اسے واپس کر دو اور تم اس شخص کے پاس جاؤ جس سے تم نے کپڑا خریدا تھا (اور اس سے اپنی رقم واپس لو)۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اس کی مانند فیصلہ دیا تھا۔

18826 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا، فَسَافَرَ بِهٖ، فَعَرَفَ مَعَهُ الْعَبْدَ مَسْرُوقًا، قَالَ: اَقْضِيْ عَلَيْهِ، وَاُحِيْلُهُ عَلَى الَّذِي اشْتَرٰى مِنْهُ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی غلام خریدتا ہے' اور اسے اپنے ساتھ سفر پر لے جاتا ہے پھر اسے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کے ساتھ موجود غلام چوری شدہ ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں اس کے خلاف فیصلہ دوں گا اور اسے یہ کہوں گا اس نے جس سے غلام خریدا تھا' وہ اس سے (اس کی قیمت کے سلسلے میں) رجوع کرے۔

18827 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اسْتَعَارَ رَجُلٌ مَتَاعًا، ثُمَّ بَاعَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ عِنْدَ الَّذِي اشْتَرَاهُ فَخَاصَمَ فِيْهِ اَنَسَ بْنَ سِيْرِيْنَ اِلٰى قَاضٍ كَانَ بِالْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهٗ عَمِيْرَةُ بْنُ يَثْرِبِيٍّ، فَقَالَ لِاَنَسٍ: اطْلُبْ صَاحِبَكَ الَّذِي اَعَرْتَهُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کچھ سامان عاریت کے طور پر لیا اور پھر اسے فروخت کر دیا اس سامان کے مالک نے اپنا سامان اس شخص کے پاس پایا جس شخص نے اسے خریدا تھا تو انس بن سیرین نے یہ مقدمہ قاضی کے سامنے پیش کیا جو بصرہ کے قاضی تھے اور ان کا نام عمیرہ بن یثربی تھا۔ انہوں نے انس بن سیرین سے کہا: تم اس شخص سے مطالبہ کرو جسے تم نے یہ چیز عاریت کے طور پر دی تھی۔

18828 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَرَقَ رَجُلٌ مَالِي، فَوَجَدْتُهُ، قَدْ بَاعَهُ، قَالَ: فَخُذْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ قُلْتُ: وَائْتَمَنْتُهُ عَلَيْهِ فَخَانَهُ فَبَاعَهُ، قَالَ: خُذْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا

ذٰلِكَ قُلْتُ: فَاسْتَعَارَنِيهِ فَبَاعَهُ، قَالَ: وَكَذٰلِكَ فَخُذْهُ قَالَ: قُلْتُ: فَسَرَقَ رَجُلٌ عَبْدًا لِي فَمَهَرَهُ امْرَاَةً وَاَصَابَهَا، قَالَ: " سَمِعْنَا اَنَّهُ يُقَالُ: خُذْ مَالَكَ حَيْثُ وَجَدْتَهُ فَخُذْ عَبْدَكَ مِنْهَا "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص میرا مال چوری کر لیتا ہے پھر میں اس سامان کو پاتا ہوں کہ اس شخص نے اس کو فروخت کر دیا تھا تو عطاء نے فرمایا: تمہیں وہ جہاں بھی ملتا ہے تم اسے حاصل کر لو میں نے کہا: اگر میں کسی شخص کے پاس امانت کے طور پر کوئی چیز رکھواتا ہوں' تو وہ اس میں خیانت کرتے ہوئے اسے فروخت کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تمہیں وہ جہاں بھی ملتا ہے تم اسے حاصل کر لو اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اس کا یہی حکم ہے میں نے دریافت کیا: اگر وہ شخص مجھ سے اس چیز کو عاریت کے طور پر لیتا ہے' اور اسے فروخت کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: تو بھی یہی حکم ہوگا تم اسے حاصل کر لو میں نے کہا: اگر ایک شخص میرا غلام چوری کر لیتا ہے' اور کسی عورت کو مہر کے طور پر ادا کر دیتا ہے' اور اس عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: ہم نے یہی بات سنی ہے کہ یہ کہا جاتا ہے تمہیں جہاں اپنا مال ملتا ہے تم حاصل کر لو تو تم اس عورت سے بھی اپنا غلام حاصل کر لو۔

18829 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَلَقَدْ اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَاَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَيَّ: اَيُّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، حَيْثُ وَجَدَهَا، قَالَ: وَكَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ اِلَيَّ فَكَتَبْتُ اِلٰى مَرْوَانَ " اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضٰى بِاَنَّهُ اِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا، مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرَ مُتَّهَمٍ، يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الَّذِي سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهِ، وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ " ثُمَّ قَضٰى بِذٰلِكَ بَعْدُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ قَالَ: فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِي اِلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ: فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ: اِنَّكَ لَسْتَ اَنْتَ وَلَا اُسَيْدُ بْنُ ظُهَيْرٍ بِقَاضِيَيْنِ عَلَيَّ وَلٰكِنِّي اَقْضِي فِيمَا وُلِّيتُ عَلَيْكُمَا، فَانْفِذْ لِمَا اَمَرْتُكَ بِهِ، فَبَعَثَ مَرْوَانُ اِلَيَّ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ فَقُلْتُ: لَا اَقْضِي بِهِ مَا وُلِّيتُ - يَعْنِي بِقَوْلِ مُعَاوِيَةَ -

❀❀ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: اسید بن حضیر انصاری جو یمامہ کے گورنر تھے انہوں نے یہ بات بتائی کہ مروان نے انہیں خط لکھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ خط لکھا ہے کہ جس شخص کا کوئی سامان چوری ہو جائے تو وہ جہاں بھی اس چیز کو پائے گا وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہوگا اسید بن حضیر کہتے ہیں مروان نے مجھے یہ خط لکھا تو میں نے مروان کو خط لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جس شخص نے اس چیز کو چوری کرنے والے سے خریدا ہے' اگر وہ مشکوک کردار کا مالک نہیں ہے' تو پھر سامان کے مالک کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے گا تو اس سامان کی قیمت کے عوض میں اس شخص سے حاصل کر لے گا جس سے وہ چوری ہوا ہے' اور اگر وہ چاہے' تو وہ چور کے پیچھے چلا جائے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے مطابق فیصلہ دیا راوی بیان کرتے ہیں: مراون نے میرا خط حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو خط لکھا کہ تم اور اسید بن حضیر میرے مقابلے میں فیصلہ نہیں دے سکتے میں نے فیصلہ کرنا ہے کہ تم پر کیا چیز عائد ہوتی ہے اس لئے میں نے تمہیں جس بات کی ہدایت کی ہے تم اس کو نافذ کرو مروان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مکتوب میرے پاس بھجوایا تو میں نے

کہا: میں اس کے مطابق فیصلہ نہیں کروں گا جس کا مجھے پابند کیا جاتا ہے یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فیصلہ نہیں کروں گا۔

بَابُ الَّذِیْ یَسْتَعِیرُ الْمَتَاعَ ثُمَّ یَجْحَدُهُ

باب: جو شخص عاریت کے طور پر کوئی چیز لے اور پھر اس کا انکار کر دے

18830 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ، وَتَجْحَدُهُ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا، فَاَتَى اَهْلُهَا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ، فَكَلَّمَ اُسَامَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُسَامَةُ لَا تَزَالُ تَكَلَّمُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، بِاَنَّهُ اِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَاِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعَ يَدَهَا

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مخزوم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کوئی چیز عاریت کے طور پر لیتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس عورت کے اہل خانہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان کے ساتھ اس سلسلے میں بات چیت کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس عورت کے بارے میں بات چیت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے اسامہ تم اللہ تعالیٰ کی ایک حد کے بارے میں بات کر رہے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے کیونکہ جب ان میں کسی بڑے خاندان کا شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو وہ لوگ اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر محمد کی صاحبزادی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے (چوری کی ہوتی) تو میں نے اس کا بھی ہاتھ کٹوا دینا تھا۔

18831 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ

18830-صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء ' باب حديث الغار - حديث: 3306مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' بيان الخبر الناهي أن يشفع إلى الإمام في قطع السارق - حديث: 5029صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' ذكر الخبر الدال على أن الحدود يجب أن تقام على من - حديث: 4466سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب الشفاعة في الحدود دون السلطان - حديث: 2267سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب في الحد يشفع فيه - حديث: 3823سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب الشفاعة في الحدود - حديث: 2543السنن للنسائي - كتاب قطع السارق' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت - حديث: 4840السنن الكبرى للنسائي - كتاب قطع السارق' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية - حديث: 7144شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الحدود' باب الرجل يستعير الحلي فلا يرده هل عليه في ذلك قطع - حديث: 3203

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَرَقَتِ امْرَاَةٌ - قَالَ عَمْرٌو: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ - مِنْ بَنَاتِ الْكَعْبَةِ، فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا عَمَّتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا قَالَ عَمْرٌو: فَلَمْ اُشْكِكْ حِينَ قَالَ حَسَنٌ: قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا عَمَّتِي، اِنَّهَا بِنْتُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ، ابْنَةُ اَخِي سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: وَاَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: اسْتَعَارَتْ بِنْتُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ شَيْئًا كَاذِبَةً فَكَتَمَتْهُ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَسِبْتُ مِنْ فَاطِمَةَ

❀❀ حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے چوری کی اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کہ یہ میری پھوپھی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر فاطمہ بنت محمد (رضی اللہ عنہا) ہوتی تو میں نے اس کا بھی ہاتھ کٹوا دینا تھا۔

عمرو کہتے ہیں میں اس معاملے میں شک کا شکار رہا جب حسن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے کہ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کہ یہ میری پھوپھی ہے کیونکہ وہ عورت اسود بن عبدالاسد کی صاحبزادی تھی اور سفیان بن عبدالاسد کی بھتیجی تھی۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں عکرمہ بن خالد نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ بیان کرتے ہیں: اسود بن عبدالاسد کی صاحبزادی نے کوئی چیز جھوٹ بول کر عاریت کے طور پر لی اور پھر اسے چھپا لیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کٹوا دیا راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اس عورت کا نام فاطمہ تھا۔

18832 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَظُنُّ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ فَقَالَتْ: اِنَّ فُلَانَةَ تَسْتَعِيرُكِ حُلِيًّا، وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَاَعَارَتْهَا اِيَّاهُ، فَمَكَثَتْ اَيَّامًا، لَا تَرٰى حُلِيَّهَا، فَجَاءَتِ الَّتِي كَذَبَتْ عَنْ فِيهَا، فَسَاَلَتْهَا حُلِيَّهَا، فَقَالَتْ: مَا اسْتَعَرْتُكِ مِنْ شَيْءٍ فَرَجَعَتْ اِلَى الْاُخْرٰى فَسَاَلَتْهَا حُلِيَّهَا فَاَنْكَرَتْ اَنْ تَكُونَ اسْتَعَارَتْ مِنْهَا شَيْئًا، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهَا، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اسْتَعَرْتُ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ: اذْهَبُوا فَخُذُوهُ مِنْ تَحْتِ فِرَاشِهَا فَقُطِعَتْ، فَكَرِهَ النَّاسُ اَنْ يُؤْوُهَا، فَقَالَ: قَدْ قَضَيْنَا مَا عَلَيْهَا، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْوِهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ تَيْمٍ "اَنَّهَا اُمُّ عَمْرٍو ابْنَةُ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ، قَالَ: لَا اَجِدُ غَيْرَهَا يَقُولُ: لَا اَعْرِفُ هٰذَا النَّسَبَ اِلَّا فِيهَا"

❀❀ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک عورت آئی اور بولی: فلاں نے آپ سے زیور عاریت کے طور پر مانگا ہے وہ عورت جھوٹ بول رہی تھی اس خاتون نے عاریت کے طور پر وہ چیز دے دی کچھ دن گزر گئے جب اس کا زیور واپس نہیں آیا تو وہ اس عورت کے پاس آئی جس کے حوالے سے جھوٹ بولا گیا تھا اور اپنے زیور کا مطالبہ کیا تو دوسری عورت نے کہا: میں نے تو آپ سے کوئی چیز عاریت کے طور پر نہیں منگوائی وہ خاتون اس عورت کے پاس چلی گئی جس نے وہ چیز لی تھی اور

اس سے اپنا زیور مانگا تو اس عورت نے اس بات سے انکار کر دیا کہ اس نے کوئی چیز عاریت کے طور پر لی ہے وہ عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی (اور آپ ﷺ کو اس صورت حال کے بارے میں بتایا) تو نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو بلوایا تو اس عورت نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے اس عورت سے کوئی چیز عاریت کے طور پر نہیں لی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور وہ چیز اس کے بچھونے کے نیچے سے نکال کے لے آؤ پھر اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا' تو لوگوں کو اسے پناہ دینا اچھا نہیں لگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر جو سزا عائد ہوتی تھی اس کا ہم نے فیصلہ دے دیا ہے اب جو شخص چاہے وہ اس عورت کو پناہ دیدے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: بشر بن تیم نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ عورت ام عمرو بنت سفیان بن عبدالاسد تھی راوی کہتے ہیں: میں نے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں پایا وہ یہ کہتے ہیں میں صرف اس عورت کے بارے میں اس نسب سے واقف ہوں (کسی اور کے بارے میں مجھے اس نسب کا پتہ نہیں ہے)۔

18833 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُوْلُ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ فِي بَيْتٍ عَظِيمٍ مِّنْ بُيُوتِ قُرَيْشٍ، قَدْ اَتَتْ نَاسًا فَقَالَتْ: اِنَّ آلَ فُلَانٍ يَسْتَعِيرُوْنَكُمْ كَذَا وَكَذَا، فَاَعَارُوهَا، ثُمَّ اَتَوْا اُولَئِكَ فَاَنْكَرُوا اَنْ يَكُوْنُوْا اسْتَعَارُوهُمْ، وَاَنْكَرَتْ هِيَ اَنْ تَكُوْنَ اسْتَعَارَتْهُمْ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جو قریش کے کسی بڑے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی وہ کچھ لوگوں کے پاس گئی اور بولی آل فلاں نے تم سے فلاں فلاں چیز عاریت کے طور پر مانگی ہے انہوں نے عاریت کے طور پر وہ چیز اس عورت کو دے دی پھر وہ لوگ ان دوسرے لوگوں کے پاس گئے تو ان لوگوں نے اس بات سے انکار کر دیا کہ انہوں نے عاریت کے طور پر کوئی چیز مانگی ہو اس عورت نے بھی اس بات سے انکار کر دیا کہ اس نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر کوئی چیز لی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے (جرم ثابت ہونے پر) اس عورت کا ہاتھ کٹوا دیا۔

18834 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: آوَتْهَا امْرَاَةُ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ فَجَاءَ اُسَيْدٌ فَاِذَا هِيَ قَدْ ذَكَرَتْهَا فَلَامَهَا، وَقَالَ: لَا اَضَعُ ثَوْبِي حَتّٰى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: رَحِمَتْهَا رَحِمَهَا اللّٰهُ

❀❀ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اس عورت کو پناہ دی جب اس نے اس بات کا تذکرہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے اپنی بیوی کو ملامت کی اور فرمایا: میں اپنے کپڑے اس وقت تک نہیں اتاروں گا جب تک پہلے نبی اکرم ﷺ کے پاس سے نہیں ہو آتا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت (یعنی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) پر رحم کرے جس نے اس عورت (یعنی مجرم

عورت) پر رحم کیا۔

18835 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ رَجُلٍ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَنَى لَهُ رَجُلٌ خَيْمَةً يَسْتَظِلُّ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ آوَى هٰذَا الْمُصَابَ؟ قَالُوا: آوَاهُ عَاتِكٌ اَوِ ابْنُ عَاتِكٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى عَاتِكٍ، وَآلِ عَاتِكٍ، كَمَا آوَوْا عَبْدَكَ هٰذَا الْمُصَابَ

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کا ہاتھ کٹوادیا نبی اکرم ﷺ کا گزر اس شخص کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے ملاحظہ کیا کہ کسی شخص نے اسے خیمہ لگا کے دیا تھا تا کہ وہ اس کے سائے میں رہے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس زخمی کو کس نے پناہ دی ہے لوگوں نے بتایا عاتک نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابن عاتک نے اسے پناہ دی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عاتک پر اور آل عاتک پر برکتیں نازل فرما جس طرح ان لوگوں نے تیرے اس زخمی بندے کو پناہ دی ہے۔

18836 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِ اسْتَعَارَ اِنْسَانٌ اِنْسَانًا مَتَاعًا كَاذِبًا عَنْ فِيْ اِنْسَانٍ فَكَتَمَهُ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ زَعَمُوا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا اگر کوئی شخص کسی انسان سے' کسی دوسرے شخص کے حوالے سے جھوٹ بول کر عاریت کے طور پر کوئی چیز لے لیتا ہے' اور پھر اسے چھپا لیتا ہے (یعنی اس کا انکار کر دیتا ہے) تو عطاء نے فرمایا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ایسے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18837 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، فِيْ جَارِيَةٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلٰى اَلْسِنَةِ مَوَالِيهَا، ثُمَّ اَبَقَتْ، فَقَالَ مَوَالِيهَا: مَا اَمَرْنَاهَا بِشَيْءٍ، قَالَ: اِذَا لَمْ يُقْدَرْ عَلَى الَّذِيْ اَخَذَتِ الْجَارِيَةُ، فَالْحُلِيُّ فِيْ عُنُقِ الْجَارِيَةِ

❀❀ حکم بن عتیبہ ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے آقاؤں کے نام پر کوئی زیور عاریت کے طور پر لیتی ہے' اور پھر مفرور ہو جاتی ہے' اور اس کے آقا یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو اسے کوئی چیز لینے کی ہدایت نہیں کی تھی تو حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں: اگر اس بات پر قدرت نہ رکھی جائے جو چیز اس کنیز نے حاصل کی ہے (یعنی وہ چیز نہ مل سکے) تو اس کی ادائیگی اس کنیز کے ذمہ ہی ہوگی۔

18838 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِيْ: يَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ، ثُمَّ يَجْحَدُهُ عِنْدَ قَاضٍ، ثُمَّ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، اُخِذَ بِهٖ، وَاِذَا جَحَدَهُ عِنْدَ النَّاسِ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَالَّذِيْ يَسْتَعِيرُ عَلٰى فَمِ اِنْسَانٍ، لَيْسَ عَلَيْهِ فِيْهِ قَطْعٌ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی سامان عاریت کے طور پر لیتا ہے' اور پھر قاضی کے سامنے اس کا انکار کر دیتا ہے' اور پھر ثبوت فراہم ہو جاتا ہے' تو اس کے بدلے میں اسے پکڑ لیا جائے گا لیکن جب وہ لوگوں کے

سامنے اس کا انکار کرتا ہے' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی اور جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف سے کوئی چیز عاریت کے طور پر لیتا ہے' تو ایسی صورت میں اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18839 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ جَارِيَةٍ تَسْتَعِيْرُ عَلَى اَلْسِنَةِ مَوَالِيْهَا، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ شَيْءٌ، وَلَا عَلٰى مَوَالِيْهَا، لِاَنَّ الَّذِيْنَ اَعْطُوْهَا، ضَيَّعُوْهَا

❀❀ سفیان ثوری ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے آقاؤں کے نام پر کوئی چیز عاریت کے طور پر لیتی ہے وہ فرماتے ہیں: کنیز پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اس کے آقاؤں پر بھی کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی کیونکہ جن لوگوں نے اسے چیز دی ہے ان لوگوں نے اس چیز کو خود ضائع کیا ہے۔

بَابُ النُّهْبَةِ وَمَنْ آوَى مُحْدِثًا

باب: لوٹ لینا اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے

18840 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَزُوْرٍ فَنُحِرَتْ فَانْتَهَبَ النَّاسُ لَحْمَهَا، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَاكُمْ عَنِ النُّهْبَةِ، فَرَدُّوْهُ فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حکم تحت ایک اونٹ ذبح کر دیا گیا لوگوں نے اس کا گوشت لینا شروع کر دیا نبی اکرم ﷺ نے ایک منادی کو اعلان کرنے کے لئے بھیجا اور فرمایا بے شک اللہ کا رسول تمہیں لوٹ لینے سے منع کرتے ہیں تو لوگوں نے وہ گوشت واپس کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے ان لوگوں کے درمیان (با قاعدہ طور پر) تقسیم کیا۔

18841 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ غَنَمًا فَانْتَهَبَهَا النَّاسُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُدُوْرُهُمْ تَغْلِي، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: نُهْبَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَكْفِئُوْهَا فَاِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ، فَكَفَئُوْا مَا بَقِيَ فِيْهَا

❀❀ حضرت ثعلبہ بن حکم بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر ہمیں کچھ بکریاں ملیں لوگوں نے انہیں حاصل کر لیا نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو ہانڈیاں چولہوں پر رکھی ہوئی تھیں آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ ہم نے لوٹ لی تھیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان ہانڈیوں کو انڈیل دو! کیونکہ لوٹنا جائز نہیں ہے' تو ان ہانڈیوں میں جو کچھ بھی تھا اسے انڈیل دیا گیا۔

18842 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَزُوْرٍ فَنُحِرَتْ، فَانْتَهَبَ النَّاسُ لَحْمَهَا، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَنَادَى: اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَاكُمْ، عَنِ النُّهْبَةِ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ایک اونٹ قربان کیا گیا لوگوں نے اس کا گوشت لوٹنا شروع کر دیا نبی اکرم ﷺ نے ایک منادی کو حکم دیا اس نے یہ اعلان کیا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہیں لوٹ لینے سے منع کرتے ہیں۔

18843 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، اَوْ آوَى مُحْدِثًا فِي الْاِسْلَامِ، اَوْ تَوَلَّى مَوْلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، لَا صَرْفَ عَنْهَا، وَلَا عَدْلَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی قیمتی چیز کو لوٹ لے یا اسلام میں کسی بدعتی کو پناہ دے یا اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی اور کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔

18844 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً، فَلَيْسَ مِنَّا، لَيْسَ مِثْلَنَا قَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ،

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوٹنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو نہیں ہوگی جو شخص کسی مشہور چیز کو لوٹ لیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے''

یعنی وہ ہماری مانند نہیں ہے یہ بات ابن جریج نے بیان کی ہے۔

18845 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ يَاسِينَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند منقول ہے۔

18846 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ اَبُو اُمَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، اَوْ آوَى مُحْدِثًا، اَوْ تَوَلَّى مَوْلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، لَا صَرْفَ عَنْهَا وَلَا عَدْلَ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَمَا الْحَدَثُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً يَرْفَعُ لَهَا النَّاسُ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ، اَوْ مَثَّلَ بِغَيْرِ حَدٍّ، اَوْ سَنَّ سُنَّةً لَمْ تَكُنْ قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ: قَوْلُهُ مَنْ اَحْدَثَ فِيهَا؟ قَالَ: مَكَّةَ الْحَرَامَ وَزَادَ آخَرُونَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَتَلَ بِغَيْرِ حَقٍّ

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے یا اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی اور کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! حدث سے مراد کیا ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: جوشخص ایسی چیزلوٹ لے جس کی طرف لوگ دیکھ رہے ہوں یا جوشخص حد کے بغیر کسی کا کوئی عضوکاٹ دے یا کسی ایسی سنت (یا طریقے) کا آغاز کرے جو پہلے نہ ہو

راوی کہتے ہیں: میں نے عبدالکریم ابوامیہ سے دریافت کیا: روایت کے ان الفاظ سے کیا مراد ہے؟ جوشخص اس میں بدعت پیدا کرے انہوں نے جواب دیا: یعنی مکہ میں' جوحرم ہے

دیگرراویوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے

''یا وہ کسی کوناحق طور پر قتل کردے''

18847 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ وُجِدَ مَعَ سَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِقَائِمِ السَّيْفِ فِيْهَا:

اِنَّ اَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ الْقَاتِلُ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَالضَّارِبُ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَمَنْ آوَى مُحْدِثًا لَّمْ يُقْبَلْ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوْلَاهُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ قُلْتُ لِجَعْفَرٍ: مَنْ آوَى مُحْدِثًا الَّذِيْ يَقْتُلُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ امام جعفرصادق اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی تلوار میں ایک صحیفہ پایا گیا تھا جو تلوار کی میان کے ساتھ لٹکا ہوا تھا اس میں یہ تحریر تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہوگا جس نے کسی کوناحق قتل کیا ہو یا کسی کوناحق مارا ہو اور جوشخص کسی بدعتی کو پناہ دے گا قیامت کے دن اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی جوشخص اپنے آقا کی بجائے کسی اور کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے گا وہ اس چیز کا انکار کرے گا جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے امام جعفرصادق سے دریافت کیا: جوشخص کسی ایسے بدعتی کو پناہ دے جو قتل وغارت گری کرتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

18848 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا، اَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الْمُحْدِثُ؟ قَالَ: مَنْ جَلَدَ بِغَيْرِ حَدٍّ اَوْ قَتَلَ بِغَيْرِ حَقٍّ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:

''جوشخص کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی''۔

معمر بیان کرتے ہیں: امام جعفرصادق نے یہ بات بیان کی ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! بدعتی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جوحد کے بغیر کوڑے مارے یا کسی کوناحق طور پر قتل کردے۔

بَابُ الِاخْتِلَاسِ

باب: کوئی چیز اُچک لینا

18849 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِ اخْتَلَسَ اِنْسَانٌ مَتَاعَ اِنْسَانٍ؟ قَالَ: لَا يُقْطَعُ وَقَالَهَا لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص کسی شخص کا سامان اچک لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا راوی کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی مجھے یہی بات کہی تھی۔

18850 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اخْتَلَسَ رَجُلٌ مَتَاعًا، فَاَرَادَ مَرْوَانُ اَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: تِلْكَ الْخُلْسَةُ الظَّاهِرَةُ لَا قَطْعَ فِيْهَا، وَلٰكِنْ نَكَالٌ وَعُقُوبَةٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک شخص نے سامان اچک لیا مروان نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا یہ کھلے عام اچکنا ہے اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوتی البتہ ویسے سزا دی جائے گی۔

18851 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْرَصِ وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: اخْتَلَسَ رَجُلٌ ثَوْبًا فَاُتِيَ بِهِ عَلِيٌّ، فَقَالَ: اِنَّمَا كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَهُ فَقَالَ: كُنْتَ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ

❀❀ یزید بن دثار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک کپڑا اچک لیا اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اس نے کہا: میں تو اس کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوسرے شخص سے دریافت کیا: کیا تم اس کے واقف ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔

18852 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْخُلْسَةِ، فَقَالَ: تِلْكَ الدَّعْرَةُ الْمُعْلَنَةُ لَا قَطْعَ فِيْهَا

❀❀ حسن بصری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں ان سے کوئی چیز اچک لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک بری عادت ہے جس پر لعنت کی گئی ہے تاہم اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18853 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا قَطْعَ فِيْهَا اِنَّمَا الْقَطْعُ فِيْمَا **00000**

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے اس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ہاتھ اس چیز میں کاٹا جاتا ہے جو (عربی متن مکمل نہیں ہے)۔

18854 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: كَتَبَ اِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ ثَلَاثِ قَضِيَّاتٍ مِّنْهَا الْمُخْتَلِسُ قَالَ: فَاَقْرَاَنِيْ اِيَاسُ الْكِتَابَ حِيْنَ جَاءَهُ، فَاِذَا فِيْهِ اَنْ: يُعَاقَبَ

الْمُخْتَلِسُ، وَيُخَلَّدَ الْحَبْسَ السِّجْنَ

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں: ایاس بن معاویہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو تین معاملات کے بارے میں خط لکھا جن میں سے ایک اچک لینے کے بارے میں تھا راوی بیان کرتے ہیں: جب ان کا جوابی خط آیا تو ایاس نے وہ خط پڑھ کر مجھے سنایا اس میں یہ تحریر تھا: اُچک لینے والے شخص کو سزا دی جائے گی اور اسے قید رکھا جائے گا۔

18855 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى عُرْوَةَ بِالْيَمَنِ: الَّذِيْ يُؤْخَذُ عَلَانِيَةً اخْتِلَاسًا، لَا يُقْطَعُ فِيْهِ، اِنَّمَا يُقْطَعُ فِيْمَا يُؤْخَذُ مِنْ وَرَاءِ غَلْقٍ خُفْيَةً، لَيْسَ فِيْهِ مُخَالَسَةٌ، وَلَا مُجَاهَرَةٌ

❀❀ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: ابن عبدالعزیز نے یمن میں عروہ کو خط لکھا کہ جو شخص کھلے عام کوئی چیز اچک لیتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ہاتھ اس چیز کو حاصل کرنے پر کاٹا جاتا ہے جسے بند دروازے کے پیچھے سے خفیہ طور پر حاصل کیا گیا ہو اس میں نہ تو اچک لینا نہ ہوا ور نہ ہی کھلے عام ہونا ہو۔

18856 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ، وَلٰكِنْ يُسْجَنُ وَيُعَاقَبُ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے اچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے البتہ اسے قید کیا جائے گا اور اسے سزا دی جائے گی۔

18857 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: اچکنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18858 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18859 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ يَاسِيْنَ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ، اَخْبَرَهُ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ، وَلَا عَلَى الْمُنْتَهِبِ، وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ قُلْتُ: اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَعَنْ مَنْ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خیانت کرنے والے لوٹ لینے والے یا اچکنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا: پھر اور کس سے ہوگی؟

بَابُ الْخِيَانَةِ

باب: خیانت کا بیان

18860 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خیانت کرنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18861 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْخِيَانَةُ؟ قَالَ: لَا قَطْعَ فِيهَا وَلَا حَدَّ يُعْلَمُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِی عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا بَلَغَنِی فِيهَا مِنْ شَیْءٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: خیانت کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی اور مجھے اس میں کسی متعین سزا کا بھی پتہ نہیں ہے

ابن جریج کہتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

18862 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، قَالَ فِی الْخِيَانَةِ: لَا قَطْعَ فِيهَا

❀❀ اسماعیل بن مسلم بیان کرتے ہیں: خیانت کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

18863 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: بَلَغَنِی اَنَّ فِی الْخِيَانَةِ نَكَالًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے خیانت کرنے پر سزا دی جائے گی۔

18864 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے خیانت کرنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18865 - اقوال تابعین: قَالَ: وَسُئِلَ الزُّهْرِیُّ: عَنْ رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَاخْتَانَهُمْ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَطْعًا

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی قوم کے ہاں مہمان بنتا ہے اور پھر ان کے ساتھ خیانت کر دیتا ہے تو زہری کے نزدیک اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18866 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَجَاءَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِیُّ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ غُلَامِی هٰذَا سَرَقَ فَاقْطَعْ يَدَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا سَرَقَ؟ " قَالَ: مِرْآةَ امْرَاَتِی، قِيمَتُهَا سِتُّونَ دِرْهَمًا، قَالَ: اَرْسِلْهُ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ، خَادِمُكُمْ اَخَذَ

مَتَاعَكُمْ، وَلَكِنَّهُ لَوْ سَرَقَ مِنْ غَيْرِكُمْ قُطِعَ

❀❀ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا عبداللہ بن عمرو حضرمی اپنے غلام کے ساتھ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا: میرے اس غلام نے چوری کی ہے آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس نے کیا چوری کی ہے انہوں نے جواب دیا: اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے جس کی قیمت ساٹھ درہم تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوتی تمہارے خادم نے تمہارا سامان لے لیا ہے اگر یہ تمہارے علاوہ کسی اور کے ہاں چوری کرتا تو پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا۔

18867 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ مُقَرِّنٍ، سَاَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: عَبْدٌ لِي سَرَقَ مِنْ عَبْدِي؟ قَالَ: اقْطَعْهُ، ثُمَّ قَالَ: لَا، مَالُكَ اَخَذَ مَالَكَ قَالَ: جَارِيَتِي زَنَتْ، قَالَ: اجْلِدْهَا خَمْسِينَ

❀❀ اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے معقل بن مقرن نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اس نے کہا: میرے غلام نے میرے دوسرے غلام کی چیز چوری کر لی ہے اس نے کہا: آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! تمہارے مال نے تمہارا مال حاصل کر لیا ہے اس شخص نے کہا: میری کنیز نے زنا کیا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے پچاس کوڑے لگاؤ۔

18868 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سَاَلَهُ مَعْقِلُ بْنُ مُقَرِّنٍ، قَالَ: غُلَامٌ لِي سَرَقَ مِنْ غُلَامٍ لِي شَيْئًا اَعَلَيْهِ قَطْعٌ؟ قَالَ: لَا، مَالُكَ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے معقل بن مقرن نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میرے غلام نے میرے دوسرے غلام کی چیز چوری کر لی ہے تو کیا اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد ہوگی انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ تمہارے مال کے ایک حصے نے دوسرے میں تصرف کیا ہے۔

18869 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ الْعَبْدُ بِشَهَادَةِ سَيِّدِهِ وَحْدَهُ

❀❀ معمر فرماتے ہیں: صرف آقا کی گواہی کی بنیاد پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18870 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِنْ سَرَقَ الْمُكَاتَبُ مِنْ سَيِّدِهِ شَيْئًا، لَمْ يُقْطَعْ، وَاِنْ سَرَقَ السَّيِّدُ مِنَ الْمُكَاتَبِ شَيْئًا، لَمْ يُقْطَعْ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر مکاتب اپنے آقا کی کوئی چیز چوری کر لیتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر آقا مکاتب غلام کی کوئی چیز چوری کر لیتا ہے تو اس کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْرِقُ شَيْئًا لَّهُ فِيهِ نَصِيبٌ

باب: جب کوئی شخص کوئی ایسی چیز چوری کرلے جس میں اس کا حصہ ہو

18871 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْرَصِ وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ سَرَقَ مِنَ الْخُمُسِ فَقَالَ: لَهُ فِيهِ نَصِيبٌ، هُوَ جَائِزٌ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ، سَرَقَ مِغْفَرًا

❀❀ یزید بن دثار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے خمس میں سے چوری کی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اس میں حصہ ہے' تو یہ جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اس شخص نے ایک خود چوری کیا تھا۔

18872 - اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ مَنْ سَرَقَ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، لِاَنَّ لَهُ فِيهِ نَصِيبًا

❀❀ مغیرہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص بیت المال میں سے چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ اس شخص کا بیت المال میں سے حصہ ہوتا ہے۔

18873 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدٍ قَدْ سَرَقَ مِنَ الْخُمُسِ، فَقَالَ: مَالُ اللّٰهِ، سَرَقَ بَعْضُهُ بَعْضًا، لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ

❀❀ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک غلام کو لایا گیا جس نے خمس میں سے چوری کی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا مال ہے اس کے ایک حصے نے دوسرے حصے کو چوری کرلیا ہے اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18874 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحْرِزُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، مِنَ الثِّقَةِ: اَنَّ رَجُلًا عَدَا عَلَى بَيْتِ مَالِ الْكُوفَةِ فَسَرَقَهُ فَاَجْمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِقَطْعِهِ فَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ عُمَرُ: لَا تَقْطَعْهُ؛ فَاِنَّ لَهُ فِيهِ حَقًّا

❀❀ محرز بن قاسم نے کئی ثقہ حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص نے کوفہ کے بیت المال میں سے چوری کرلی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا' انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا تم اس کا ہاتھ نہ کاٹو کیونکہ اس کا (بیت المال) میں حق ہے۔

بَابُ الْمُخْتَفِیْ وَهُوَ النَّبَّاشُ

باب: مختفی، یعنی کفن چور کا حکم

18875 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِيْ مَنْ سَرَقَ قُبُوْرَ الْمَوْتَى، قَالَ: اَخَذَهُمْ مَرْوَانُ بِالْمَدِيْنَةِ فَنَكَّلَهُمْ نَكَالًا مُوجِعًا، وَطَوَّفَهُمْ، وَنَهَاهُمْ، وَلَمْ يَقْطَعْهُمْ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص مرحومین کی قبروں میں چوری کرتا ہے اس کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں: مروان نے مدینہ منورہ میں ایسے لوگوں کو پکڑ لیا تو انہیں شدید تکلیف دہ سزا دی انہیں گھمایا پھرایا اور آئندہ ایسا کرنے سے منع کیا تاہم اس نے ان کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

18876 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا وُجِدُوا بَعْدَ نَبْشِ الْقُبُوْرِ، وَاَخَذُوْا ثِيَابَهُمْ قُطِعَتْ اَيْدِيهِمْ

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: جب یہ لوگ ایسی حالت میں پائے جائیں کہ انہوں نے قبریں کھود کر مرحومین کے کپڑے حاصل کر لیے ہوں، تو ان کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں گے۔

18877 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: مَا بَلَغَنِيْ فِي الْمُخْتَفِيْ شَيْءٌ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: کفن چور کے بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

18878 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: قَطَعَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَدَ غُلَامٍ، وَرِجْلَهُ اخْتَفَى

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: عباد بن عبداللہ بن زبیر نے ایک غلام کا ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیا تھا جو کفن چور تھا۔

18879 - اقوال تابعین: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَبَلَغَنِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّهُ، قَالَ: سَوَاءٌ مَنْ سَرَقَ اَحْيَاءَ نَا، وَاَمْوَاتَنَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ برابر ہے خواہ کسی نے ہمارے زندہ لوگوں کی چوری ہو یا ہمارے مرحومین کی چوری کی ہو۔

18880 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اِذَا سَرَقَ النَّبَّاشُ مَا يُقْطَعُ فِيْ مِثْلِهِ قُطِعَ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب کفن چور ایسی چیز چوری کر لے کہ اس طرح کی چیز پر ہاتھ کاٹا جاتا ہو تو کفن چور کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18881 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَيُّوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: نَقْطَعُ فِي اَمْوَاتِنَا كَمَا نَقْطَعُ فِي اَحْيَائِنَا قَالَ سُفْيَانُ: "وَالَّذِي اَحَبُّ اِلَيْنَا: لَا قَطْعَ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ نَكَالٌ"

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: ہم اپنے مرحومین کے حوالے سے بھی ہاتھ کٹوادیں گے جس طرح ہم اپنے زندہ لوگوں کے حوالے سے کٹوائیں گے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں ہمارے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' البتہ انہیں سزادی جائے گی۔

18882 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَقُوْلُ: فِيهِ الْقَطْعُ وَلَا يَاْخُذُ بِهِ الثَّوْرِيُّ

❀❀ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ہاتھ کاٹنا لازم ہوگا تاہم سفیان ثوری اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔

18883 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ، قَالَ: كَتَبْتُ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي النَّبَّاشِ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّهُ سَارِقٌ

❀❀ یحییٰ غسانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو کفن چور کے بارے میں خط لکھا تو انہوں نے مجھے جوابی خط میں لکھا کہ وہ چور شمار ہوگا۔

18884 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَا نَرَى عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعًا، وَاِنِ انْطَلَقَ بِهِ اِلَى بَيْتِهِ، لِاَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ دَرَاهِمَ مَدْفُوْنَةٍ فِي الْاَرْضِ، لَا نَرَى عَلَيْهِ فِي اسْتِخْرَاجِهَا قَطْعًا، وَاِنْ اَخَذَ النَّبَّاشُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا، عُزِّرَ وَغُرِّمَ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کفن چور پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی خواہ وہ کپڑا اٹھا کر اپنے گھر لے جائے کیونکہ اس کی مثال درہموں کی مانند ہے جو کسی زمین میں دفن کیے گئے ہوں' تو ہمارے نزدیک ان درہموں کو نکالنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی اگر کفن چور میت کا کپڑا حاصل کر لیتا ہے' تو اسے سزا بھی دی جائے گی اور جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔

18885 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رَجُلًا يَخْتَفِي الْقُبُوْرَ فَقَتَلَهُ فَاَهْدَرَ عُمَرُ دَمَهُ

❀❀ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے ایک شخص کو پایا جو کفن چور تھا تو اسے قتل کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقتول کا خون رائیگاں قرار دیا۔

18886 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَخَافَ اَخُوْهُ

اَنْ يُخْتَفَى قَبْرُهُ فَحَرَسَهُ، وَاَقْبَلَ الْمُخْتَفِى، فَسَكَتَ عَنْهُ، حَتّٰى اسْتَخْرَجَ اَكْفَانَهُ، ثُمَّ اَتَاهُ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ، حَتّٰى بَرَدَ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَهْدَرَ دَمَهُ

❀❀ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا اس کے بھائی کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کا کفن چوری نہ کیا جائے اس نے اپنے بھائی کی قبر کی حفاظت شروع کردی ایک کفن چور آیا وہ شخص خاموش رہا یہاں تک کہ کفن چور نے کفن نکال لیا تو وہ کفن چور کے پاس آیا اسے تلوار مار کر اسے قتل کردیا یہ مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقتول کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔

18887 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّهُ وَجَدَ قَوْمًا يَخْتَفُونَ الْقُبُورَ بِالْيَمَنِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ يَقْطَعَ اَيْدِيَهُمْ

❀❀ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انہوں نے یمن میں کچھ لوگوں کو پایا جو کفن چور تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ ان لوگوں کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں۔

18888 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: لُعِنَ الْمُخْتَفِى وَالْمُخْتَفِيَةُ

❀❀ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کرتی ہیں کفن چور مرد کفن چور عورت پر لعنت کی گئی ہے۔

بَابُ الطَّرَّارِ وَالْقَفَّافِ

باب: طرار اور قفاف کا حکم

18889 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اُتِىَ الشَّعْبِيُّ بِقَفَّافٍ فَضَرَبَهُ اَسْوَاطًا، وَخَلّٰى سَبِيلَهُ، قَالَ: وَالْقَفَّافُ الَّذِى يَزِنُ الدَّرَاهِمَ فَيَسْرِقُ مِنْهَا

❀❀ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: امام شعبی کے پاس ایک قفاف کو لایا گیا تو انہوں نے اسے کوڑے لگوائے اور اسے چھوڑ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قفاف سے مراد وہ شخص ہے جو درہموں کا وزن کرتے ہوئے ان میں سے چوری لیتا ہے۔

18890 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَصْحَابِهِمْ فِى الطَّرَّارِ عَلَيْهِ الْقَطْعُ لِاَنَّهَا مَصْرُورَةٌ، وَهِىَ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْتِ، وَالطَّرَّارُ الَّذِى يَسْرِقُ الدَّرَاهِمَ الْمَصْرُورَةَ

❀❀ سفیان ثوری اپنے اصحاب کے حوالے سے طرار کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد ہوگی

کیونکہ وہ تھیلی ہے' اور وہ گھر کے حکم میں ہے۔
طرار اس شخص کو کہتے ہیں جو تھیلی میں سے درہموں کو چوری کرتا ہے۔

بَابُ التُّهْمَةِ

باب: تہمت کا حکم

18891 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ قَوْمِي فِي تُهْمَةٍ فَحَبَسَهُمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَلٰى مَا تَحْبِسُ جِيرَتِي؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ اِنَّكَ لَتَنْهَى عَنِ الشَّرِّ وَتَسْتَخْلِي بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُولُ؟ فَجَعَلْتُ اَعْرِضُ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ مَخَافَةَ اَنْ يَسْمَعَهَا، فَيَدْعُو عَلٰى قَوْمِي دَعْوَةً لَا يُفْلِحُونَ بَعْدَهَا قَالَ: فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى فَهِمَهَا فَقَالَ: قَدْ قَالُوهَا؟ وَقَالَ قَائِلُهَا مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ عَلَيَّ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِمْ، خَلُّوا لَهُ عَنْ جِيرَانِهِ

❀❀ بہز بن حکیم بن معاویہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے میری قوم کے کچھ افراد کو کسی الزام کی وجہ سے پکڑ لیا اور انہیں قید کر دیا میری قوم کا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے اس شخص نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ آپ نے میرے پڑوسیوں کو کس وجہ سے قید کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ بری چیزوں سے منع کرتے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کیا کہتا ہے؟ تو میں نے ان دونوں کے درمیان ترجمانی شروع کی' اس اندیشے کے تحت کہ وہ کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دے کہ نبی اکرم ﷺ میری قوم کے خلاف کوئی دعا کر دیں اور پھر اس کے بعد وہ لوگ کبھی فلاح نہ پائیں راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد مسلسل نبی اکرم ﷺ بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ اس کو بات سمجھ آ پ نے فرمایا: ان لوگوں نے یہ بات کہی ہے ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا تھا اللہ کی قسم! اگر میں نے ایسا کیا تو مجھ پر یہ ہو اور ان لوگوں پر یہ نہیں ہو اتو تم ان کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔

18892 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اَقْبَلَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي غِفَارٍ حَتّٰى نَزَلَا مَنْزِلًا بِضَجْنَانَ مِنْ مِيَاهِ الْمَدِينَةِ وَعِنْدَهَا نَاسٌ مِنْ غَطَفَانَ عِنْدَهُمْ ظَهْرٌ لَهُمْ فَاَصْبَحَ الْغَطَفَانِيُّونَ، قَدْ اَضَلُّوا قَرِينَتَيْنِ مِنْ اِبِلِهِمْ، فَاتَّهَمُوا الْغِفَارِيَّيْنِ، فَاَقْبَلُوا بِهِمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرُوا لَهُ اَمْرَهُمْ، فَحَبَسَ اَحَدَ الْغِفَارِيَّيْنِ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اذْهَبْ فَالْتَمِسْ فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى جَاءَ بِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدِ الْغِفَارِيَّيْنِ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ الْمَحْبُوسَ عِنْدَهُ - اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكَ، وَقَتَلَكَ فِي سَبِيلِهِ

قَالَ: فَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

❀❀ عراک بن مالک بیان کرتے ہیں: بنوغفار سے تعلق رکھنے والے دولوگ آئے اور مدینہ منورہ کے پاس موجود ایک چشمے کے پاس ضجنان کے مقام پر انہوں نے پڑاؤ کیا وہاں غطفان کے قبیلے کے کچھ لوگ بھی ٹھہرے ہوئے تھے جن کے ساتھ ان کے جانور بھی تھے اگلے دن غطفان قبیلے کے لوگوں کو اپنے اونٹوں میں سے دو اونٹ نہیں ملے انہوں نے غفار قبیلے کے دوافراد پر الزام عائد کیا اوران دونوں کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور اپنا معاملہ آپ ﷺ کے سامنے ذکر کیا نبی اکرم ﷺ نے غفار قبیلے سے تعلق رکھنے والے دوافراد میں سے ایک کو قید کر دیا اور دوسرے سے فرمایا تم جاؤ اور جا کے اونٹ تلاش کرو تھوڑی بعد وہ شخص وہ دونوں اونٹ لے کے آ گیا نبی اکرم ﷺ نے غفار قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے یہ وہی شخص ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس قید رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تم میرے لئے دعائے مغفرت کرو اس نے کہا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بھی مغفرت کرے اور تمہیں اپنی راہ میں شہادت نصیب کرے راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ شخص جنگ یمامہ میں شہید ہوا تھا۔

18893 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ عَامِرٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِيْ رَكْبٍ حَتّٰى اِذَا جِئْنَا ذَا الْمَرْوَةِ سُرِقَتْ عَيْبَةٌ لِيْ، وَمَعَنَا رَجُلٌ يُتَّهَمُ، فَقَالَ اَصْحَابِيْ: يَا فُلَانُ، اَدِّ عَيْبَتَهٗ، فَقَالَ: مَا اَخَذْتُهَا، فَرَجَعْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: كَمْ اَنْتُمْ؟ فَعَدَدْتُهُمْ، فَقَالَ: اَظُنُّهٗ صَاحِبَهَا الَّذِيْ اتُّهِمَ قُلْتُ: لَقَدْ اَرَدْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ آتِيَ بِهٖ مَصْفُوْدًا، قَالَ: اَتَاْتِيْ بِهٖ مَصْفُوْدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، لَا اَكْتُبُ لَكَ فِيْهَا وَلَا اَسْاَلُ لَكَ عَنْهَا قَالَ: فَغَضِبَ، قَالَ: فَمَا كَتَبَ لِيْ فِيْهَا وَلَا سَاَلَ عَنْهَا

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوعامر نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ کہتے ہیں میں کچھ سواروں کے ساتھ روانہ ہوا جب ہم ذوالمروہ کے مقام پر پہنچے تو میری تھیلی چوری ہوگئی ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص تھا جو مشکوک حیثیت کا مالک تھا میرے ساتھیوں نے کہا: اس کی تھیلی ادا کر دو اس نے کہا: میں نے تو وہ نہیں لی میں واپس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ کتنے افراد ہو میں نے تعداد بتائی تو انہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے یہ اسی آدمی کا کام ہے جس کو مشکوک سمجھا جا رہا ہے میں نے عرض کی: اے امیر المومنین میں نے تو یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اسے باندھ کر آپ کے پاس لے کر آؤں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے کسی ثبوت کے بغیر باندھ کر میرے پاس لانا چاہ رہے تھے میں اس بارے میں تمہارے لئے نہیں لکھوں گا اور نہ ہی اس کے بارے میں تم سے سوال کروں گا راوی کہتے ہیں: تو وہ غصے میں آ گئے راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے اس کے بارے میں نہ تو مجھے لکھا اور نہ ہی اس کے بارے میں سوال کیا۔

18894 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اِنْ وَجَدْتَ سَرِقَةً مَعَ رَجُلٍ سَوْءٍ يُتَّهَمُ، فَقَالَ: ابْتَعْتُهَا فَلَمْ يَنْقُدْ مَنِ ابْتَاعَهَا مِنْهُ اَوْ قَالَ: اَخَذْتُهَا لَمْ يُقْطَعْ وَلَمْ يُعَاقَبْ. وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِكِتَابٍ قَرَاْتُهٗ: "اَنْ اِذَا وُجِدَ الْمَتَاعُ مَعَ الرَّجُلِ الْمُتَّهَمِ، فَقَالَ: ابْتَعْتُهٗ فَلَمْ يَنْقُدْهُ

فَاشْدُدْهُ فِي السِّجْنِ وِثَاقًا، وَلَا تُخَلِّيهِ بِكَلَامِ اَحَدٍ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ " فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَطَاءٍ فَاَنْكَرَهُ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر تم چوری کا سامان کسی ایسے شخص کے پاس پاؤ جو برا ہو اور مشکوک حیثیت کا مالک ہو اور اس نے یہ کہا ہو کہ میں نے یہ سامان خریدا ہے' اور اس نے اس شخص کو نقد ادائیگی نہ کی ہو جس سے اس نے وہ سامان خریدا ہے یا وہ شخص یہ کہے کہ میں نے اسے حاصل کیا ہے' تو ایسے شخص کا نہ تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور نہ ہی اسے سزا دی جائے گی عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن عبدالعزیز کو ایک مکتوب لکھا تھا میں نے اس میں پڑھا کہ جب کوئی سامان کسی مشکوک شخص کے پاس پایا جائے اور وہ یہ کہے کہ میں نے اسے خریدا ہے حالانکہ اس نے اس کی قیمت ادا نہ کی ہو' تو تم اس شخص کو قید میں ڈال دو اور اسے کسی کے ساتھ بات چیت کرنے کا موقع نہ دو یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔

18895 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا يُؤْتٰى بِهِمْ مَعَهُمُ السَّرِقَةُ فَيَقُوْلُ: ابْتَعْتُهُ، فَيَقُوْلُ شُرَيْحٌ: اَظْهَرْتَ السَّرِقَةَ، وَكَتَمْتَ السَّارِقَ، فَيُكْشَفُ عَنْ ذٰلِكَ كَشْفًا شَدِيدًا، وَلَمْ يَقْطَعْ فِيهِ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا ان کے پاس کچھ لوگوں کو لایا گیا جن کے پاس سے چوری شدہ مال ملا تھا اس شخص کا یہ کہنا تھا کہ میں نے اسے خریدا ہے قاضی شریح نے فرمایا: تم نے چوری کا مال ظاہر کر دیا ہے' اور چور کو چھپا رہے ہو؟ تو انہوں نے اس شخص سے سختی سے تحقیق کی لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

بَابُ شَهَادَةِ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ عَلَى السَّرِقَةِ

باب: چوری کے بارے میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کا حکم

18896 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ سُفْيَانَ فِيْ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ شَهِدُوا عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهُ سَرَقَ ثَوْبًا ثَمَنُهُ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا قَالَ: نُجِيزُ شَهَادَتَهُمْ فِي الْمَالِ وَلَا نَقْطَعُهُ

❀❀ سفیان ثوری' ایک مرد اور دو عورتوں کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے خلاف گواہی دے دیتے ہیں کہ اس نے ایک کپڑے کی چوری کی ہے' جس کی قیمت بیس درہم بنتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم مال کے بارے میں ان لوگوں کی گواہی کو درست قرار دیں گے البتہ متعلقہ فرد کا ہاتھ نہیں کاٹیں گے

بَابُ غُرْمِ السَّارِقِ

باب: چور کا جرمانہ

18897 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي السَّارِقِ، قَالَ: حَسْبُهُ الْقَطْعُ، وَاِنْ كَانَ

مُوْسِرًا لَّا يَغْرَمُ مَعَ الْقَطْعِ، اِلَّا اَنْ تُوجَدَ السَّرِقَةُ عِنْدَهٗ بِعَيْنِهَا فَتُؤْخَذَ مِنْهُ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے چور کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا اس کے لئے کافی ہے اگر وہ خوشحال بھی ہو تو بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا کے ساتھ جرمانہ ادا نہیں کرے گا' البتہ اگر کوئی چوری شدہ چیز بعینہ اس کے پاس سے مل جاتی ہے تو وہ اس سے لے لی جائے گی۔

18898 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا غُرْمَ عَلَى السَّارِقِ اِلَّا اَنْ يُوجَدَ شَيْءٌ بِعَيْنِهٖ اِذَا قُطِعَ

❀❀ سلیمان شیبانی نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: چور پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا' جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا' البتہ اگر کوئی چیز بعینہ اس کے پاس سے مل جائے تو اس کا حکم مختلف ہے۔

18899 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: اِذَا وُجِدَتِ السَّرِقَةُ مَعَ السَّارِقِ اُخِذَتْ مِنْهُ، وَاِذَا لَمْ تُوجَدْ مَعَهٗ، قُطِعَتْ يَدُهٗ، وَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

❀❀ ابن سیرین فرماتے ہیں: جب چوری شدہ چیز چور کے پاس سے مل جائے تو اس سے حاصل کر لی جائے گی اور جب اس کے پاس سے چیز نہیں ملتی اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا ہو تو پھر اس پر جرمانے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

18900 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: هُوَ دَيْنٌ عَلَى السَّارِقِ، تُقْطَعُ يَدُهٗ، وَيُؤْخَذُ مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ اَحَبُّ اِلَيَّ

❀❀ سفیان ثوری نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے وہ چیز چور کے ذمہ قرض ہوگی اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور وہ چیز اس سے لے لی جائے گی۔

سفیان ثوری کہتے ہیں امام شعبی کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

18901 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْنَا: اَنَّ السَّارِقَ تُوجَدُ مَعَهٗ سَرِقَتُهٗ، يُقْطَعُ، وَيُرَدُّ الْمَتَاعُ اِلَى اَهْلِهٖ، لَمْ نَسْمَعْ فِيهِ غُرْمًا، اِذَا لَمْ يُوجَدِ الْمَتَاعُ مَعَهٗ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ ایک چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور چوری کی چیز اس کے پاس سے مل گئی تو پھر وہ سامان اس کے مالکان کو لوٹا دیا جائے گا تاہم ہم نے اس میں جرمانے کی ادائیگی کی کوئی روایت نہیں سنی ہے جب چور کے پاس سے سامان نہیں ملتا۔

18902 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا وَاَخَذَ مَالَهٗ قَالَ: يُقْتَلُ بِهٖ وَيُغْرَمُ بِمِثْلِ مَالِهِ الَّذِي اَخَذَ مِنْهُ،

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی شخص کو قتل کر کے اس کا مال حاصل کر لیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اس (مقتول) کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا اور جو مال اس نے حاصل کیا تھا اتنا ہی مال

اس سے جرمانے کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

18903 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے اس کی مانند بات کہی ہے۔

بَابُ مَنْ سَرَقَ مَا لَا يُقْطَعُ فِيْهِ

باب: جو شخص ایسی چیز چوری کرے جس کو چوری کرنے پر ہاتھ نہ کاٹا جاتا ہو

18904 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: مَنْ سَرَقَ خَمْرًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قُطِعَ قَالَ عَطَاءٌ: زَعَمُوْا فِي الْخَمْرِ، وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ يَسْرِقُهُ الْمُسْلِمُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، يُقْطَعُ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَهُمْ حِلٌّ فِيْ دِيْنِهِمْ، فَاِنْ سَرَقَ ذٰلِكَ مِنْ مُسْلِمٍ، فَلَا قَطْعَ

❀❀ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص اہل کتاب کی شراب چوری کر لیتا ہے' تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا عطاء فرماتے ہیں: شراب اور خنزیر کے گوشت کے بارے میں لوگ یہ کہتے ہیں اگر کسی مسلمان نے اہل کتاب کی چوری کی ہو' تو اس وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا کیونکہ یہ چیزیں ان لوگوں کے لئے ان کے دین میں حلال ہیں لیکن اگر کسی نے یہ چیز کسی مسلمان سے چوری کی ہو' تو پھر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

18905 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: مَنْ سَرَقَ خَمْرًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قُطِعَ، وَاِنْ سَرَقَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُقْطَعْ

❀❀ ابن ابونجیح نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے جو شخص اہل کتاب کی شراب چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اگر کوئی مسلمانوں کی شراب چوری کر لے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18906 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ خَمْرًا، وَلٰكِنْ يَغْرَمُ ثَمَنَهَا قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ: يُقْطَعُ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جو شخص اہل کتاب کی شراب چوری کر لے اس کا بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' البتہ وہ اس کی قیمت کا جرمانہ ادا کرے گا راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18907 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: اَرَادَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ يَقْطَعَ رَجُلًا سَرَقَ دَجَاجَةً، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ لَا يَقْطَعُ فِي الطَّيْرِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَيُسْتَحْسَنُ اَلَّا يُقْطَعَ مَنْ سَرَقَ مِنْ ذِيْ مَحْرَمٍ، خَالِهِ، اَوْ عَمِّهِ، اَوْ ذَاتِ مَحْرَمٍ

❀❀ عبداللہ بن کیسان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا جس نے مرغی چوری کی تھی تو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے کہا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پرندے (کی چوری) پر ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں اس بات کو مستحسن قرار دیا گیا ہے کہ ایسے شخص کا ہاتھ نہ کاٹا جائے جس نے اپنے محرم عزیز یعنی ماموں یا چچا یا کسی اور محرم عزیز کی چوری کی ہو۔

18908 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: بَلَغَنِیْ عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلٰی زَوْجِ الْمَرْاَةِ فِیْ سَرِقَةِ مَتَاعِهَا قَطْعٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ: لَيْسَ عَلَى الْمَرْاَةِ فِیْ سَرِقَةِ مَتَاعِهٖ قَطْعٌ قَالَ: وَفِی الْخِيَانَةِ مِنْ هٰذَا بَيَانٌ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عامر شعبی کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے عورت کا شوہر اس کے سامان میں سے کوئی چیز چوری کر لیتا ہے تو شوہر کو ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم فرماتے ہیں: عورت شوہر کے سامان میں سے کوئی چیز چوری کر لیتی ہے تو اس کو بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: خیانت سے متعلق باب میں یہ بات بیان کی جا چکی ہے۔

18909 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَغَيْرِهٖ مِمَّنْ يَرْضٰی بِهٖ قَالُوْا: لَا قَطْعَ فِیْ رِيْشٍ، وَاِنْ كَانَ ثَمَنُهٗ دِيْنَارًا وَكَثُرَ - يَعْنِی الطَّائِرَ وَمَا اَشْبَهَهٗ -

❀❀ عمرو بن شعیب اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: پر (کی چوری) پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگرچہ اس کی قیمت ایک دینار یا اس سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو (پر سے) ان کی مراد پرندہ یا اس جیسی چیزیں تھیں۔

بَابُ الَّذِیْ يَقْطَعُ عَشَرَةَ اَيْدٍ

باب: جو شخص دس ہاتھ کاٹ دے

18910 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِی الرَّجُلِ يَقْطَعُ عَشَرَةَ اَيْدٍ، قَالَ: يَقُوْلُ: مَنْ رَضِیَ مِنْكُمْ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ، قَطَعْنَاهَا، وَيَاْخُذَ الْبَاقُوْنَ الدِّيَةَ، فَاِنْ اَخَذَ بَعْضُهُمُ الدِّيَةَ، قُطِعَتْ يَدَاهُ كِلْتَاهُمَا، لِلَّذِيْنَ اَرَادُوا الْقِصَاصَ، وَكَانَ مَا بَقِیَ دَيْنًا عَلَيْهِ لِمَنْ بَقِیَ مِنْهُمْ، وَاِنْ اَبَوْا اِلَّا الْقَوَدَ قُطِعَ لَهُمْ جَمِيْعًا، وَكَانَ مَا بَقِیَ مِنَ الدِّيَةِ بَيْنَهُمَا جَمِيْعًا

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دس ہاتھ کاٹ دیتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ کہا جائے گا کہ تم میں سے جو شخص راضی ہو کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے تو ہم اسے کاٹ دیں گے اور باقی لوگ دیت وصول کر لیں گے اگر بعض لوگ دیت وصول کرتے ہیں تو اس کے دونوں ہاتھ ان لوگوں کے لئے کاٹے جائیں گے جو قصاص کا مطالبہ کرتے ہیں اور جو باقی رقم ہے وہ ان میں سے باقی افراد کے لئے اس شخص کے ذمے قرض ہوگی اگر وہ سب لوگ قصاص پر ہی اصرار کرتے ہیں تو ان سب کے بدلے میں

اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور جو دیت باقی بچے گی وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگی۔

18911 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ يَدَانِ بِيَدٍ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک ہاتھ کے بدلے میں دو ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

بَابُ الَّذِیْ یَسْرِقُ فَیُسْرَقُ مِنْهُ

باب: جو شخص چوری کرتا ہے اور اس سے وہ چیز چوری ہو جاتی ہے

18912 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ فِي رَجُلٍ سَرَقَ مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَسَرَقَهُ مِنَ السَّارِقِ، قَالَ: يُقْطَعُ السَّارِقُ الْاَوَّلُ، وَاَمَّا الَّذِي سَرَقَهُ مِنَ السَّارِقِ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ، وَعَلَيْهِ الْغُرْمُ،

❀❀ معمر نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی شخص کی چیز چوری کرتا ہے پھر دوسرا شخص آتا ہے اور اس چور سے وہ چوری کر لیتا ہے معمر فرماتے ہیں: پہلے چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا جس نے چور سے چوری کی ہے اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں عائد ہوگی اس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

18913 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ مَعْمَرٍ اِلَّا اَنَّ الثَّوْرِيَّ، قَالَ: عَلَيْهِ غُرْمُ مَا اَخَذَ

❀❀ عبداللہ بن مبارک نے سفیان ثوری کے حوالے سے معمر کے قول کی مانند نقل کیا ہے تاہم سفیان ثوری یہ فرماتے ہیں: اس پر اس چیز کا جرمانہ عائد ہوگا جو اس نے حاصل کی ہے۔

بَابُ سَارِقِ الْحَمَّامِ وَمَا لَا يُقْطَعُ فِيهِ

باب: حمام میں چوری کرنے والا شخص اور جس چیز میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

18914 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْحَمَّامَ وَتَرَكَ بُرْنُسًا لَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَرَقَهُ، فَوَجَدَهُ صَاحِبُهُ، فَجَاءَ بِهِ اِلَى اَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: اَقِمْ عَلَى هٰذَا حَدَّ اللّٰهِ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ - اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ عَدِيٍّ -: اِنِّي اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ: اَتْرُكُهُ؟ قَالَ: نَعَمِ اتْرُكْهُ يَعْنِي اَنَّ سَارِقَ الْحَمَّامِ لَا يُقْطَعُ

❀❀ ہلال بن سعد بیان کرتے ہیں: ایک شخص حمام میں داخل ہوا اور وہ اپنی ٹوپی وہاں چھوڑ گیا ایک اور شخص آیا اس نے وہ ٹوپی حاصل کر لی ٹوپی کے مالک نے اس شخص کو پکڑ لیا اور اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا اور بولا آپ اس پر اللہ کی مقرر کردہ حد جاری کریں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (راوی کہتے ہیں:) مالک بن عدی نے ہمیں یہ بات کہی (حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا:) میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس نے دریافت کیا: کیا میں اسے چھوڑ دوں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

اسے چھوڑ دوان کی مراد یہ تھی کہ حمام میں چوری کرنے والے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18915 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ سَرَقَ طَعَامًا فَلَمْ يَقْطَعْهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ الَّذِي يَفْسُدُ مِنْ نَهَارِهِ لَيْسَ لَهُ بَقَاءٌ الثَّرِيدُ وَاللَّحْمُ وَمَا اَشْبَهَهُ فَلَيْسَ فِيهِ قَطْعٌ، وَلٰكِنْ يُعَزَّرُ، وَاِذَا كَانَتِ الثَّمَرَةُ فِي شَجَرَتِهَا فَلَيْسَ فِيهِ قَطْعٌ وَلٰكِنْ يُعَزَّرُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے طعام (کھانا) چوری کیا تھا تو آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

سفیان کہتے ہیں یہاں کھانے سے مراد وہ چیز ہے جو ایک دن میں خراب ہو جاتی ہے وہ باقی نہیں رہ سکتی جیسے ثرید یا گوشت یا اس طرح کی اور چیزیں ہیں ان کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' البتہ سزادی جائے گی اسی طرح جب پھل درخت پر موجود ہو' تو اس کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن سزادی جائے گی۔

بَابُ سَرِقَةِ الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ

باب: پھل اور کثر کی چوری کا حکم

18916 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَخْبَرَهُ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ''پھل اور کثر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔

18917 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

18917-صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء ' باب حديث الغار - حديث: 3306مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' بيان الخبر الناهي أن يشفع إلى الإمام في قطع السارق - حديث: 5029صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' ذكر الخبر الدال على أن الحدود يجب أن تقام على من - حديث: 4466سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب الشفاعة في الحدود دون السلطان - حديث: 2267سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب في الحد يشفع فيه - حديث: 3823سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب الشفاعة في الحدود - حديث: 2543السنن للنسائي - كتاب قطع السارق' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت - حديث: 4840السنن الكبرى للنسائي - كتاب قطع السارق' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية - حديث: 7144شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الحدود' باب الرجل يستعير الحلي فلا يرده هل عليه في ذلك قطع - حديث: 3203لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍموطأ مالك - كتاب المدبر' باب ما لا قطع فيه - حديث: 1531سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب ما لا يقطع فيه من الثمار - حديث: 2269سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب ما لا قطع فيه - حديث: 3836سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب لا يقطع في ثمر ولا كثر - حديث: 2589السنن للنسائي - كتاب قطع السارق' باب ما لا قطع فيه - حديث: 4898مصنف ابن أبي شيبة - كتاب

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ، وَلَا كَثْرٍ وَالْكَثْرُ: الْجُمَّارُ الَّذِي يَكُونُ فِي النَّخْلِ إِذَا نُزِعَتِ الْجُمَّارَةُ هَلَكَتِ النَّخْلَةُ "

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پھل اور کسر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: کثر سے مراد وہ گوند ہے جو کھجور کے درخت میں ہوتا ہے جب اسے ہٹا دیا جائے تو درخت خراب ہو جاتا ہے۔

18918 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: مَنْ أَخَذَ مِنَ الثَّمَرِ شَيْئًا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ، حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى الْمَرَابِدِ وَالْجَرَائِنِ، فَإِنْ أَخَذَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يُسَاوِي رُبُعَ دِينَارٍ، قُطِعَ، وَالْمَرَابِدُ أَيْضًا الْجَرَائِنُ

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص پھل میں سے کوئی چیز حاصل کرے گا تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو نہیں ہوگی جب تک اس پھل کو گودام میں محفوظ نہیں کیا جاتا اگر کوئی شخص پھل میں سے ایک چوتھائی دینار قیمت جتنی کوئی چیز چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا

مصنف فرماتے ہیں: لفظ مرابط سے مراد جرائن (یعنی گودام ہے)۔

بَابُ سَتْرِ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان کی پردہ پوشی

18919 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: " كَانَ مَنْ مَضَى يُؤْتَى أَحَدُهُمْ بِالسَّارِقِ، فَيَقُولُ: أَسَرَقْتَ؟ قُلْ: لَا، أَسَرَقْتَ؟ قُلْ: لَا عِلْمِي أَنَّهُ سَمَّى أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ. وَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِسَارِقَيْنِ مَعَهُمَا سَرِقَتُهُمَا، فَخَرَجَ فَضَرَبَ النَّاسَ بِالدِّرَّةِ، حَتَّى تَفَرَّقُوا عَنْهُمَا، وَلَمْ يَدْعُ بِهِمَا وَلَمْ يَسْأَلْ عَنْهُمَا "

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے پہلے زمانے میں جب کوئی شخص چور کو لے کے آتا تھا تو قاضی دریافت کرتا تھا کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم کہو: نہیں! کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم کہو: نہیں!

ابن جریج کہتے ہیں میرے علم کے مطابق عطاء نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لے کر یہ بات بیان کی تھی

(بقیہ حاشیہ) الحدود' فی الرجل یسرق التمر والطعام - حدیث: 28007 السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب قطع السارق' ما لا قطع فیہ ما لم یؤویہ الجرین - حدیث: 7204 مسند الشافعی - ومن کتاب القطع فی السرقۃ ' حدیث: 1439 مسند الطیالسی - وما أسند عن رافع بن خدیج' حدیث: 989 مسند الحمیدی - أحادیث رافع بن خدیج الأنصاری رضی اللہ عنہ' حدیث: 400 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الذال' وما أسند رافع بن خدیج - القاسم بن محمد' حدیث: 4154

(کہ یہ دونوں حضرات ایسا کرتے تھے)

انہوں نے مجھے یہ بتایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو چوروں کو لایا گیا جن کے پاس چوری کا سامان تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور لوگوں کو درے کے ذریعے مارا یہاں تک کہ جب لوگ ان کے پاس سے چلے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو چھوڑ دیا اور انہوں نے ان دونوں سے تحقیق بھی نہیں کی۔

18920 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرَجُلٍ فَسَاَلَهُ: " اَسَرَقْتَ؟ قُلْ: لَا، فَقَالَ: لَا، فَتَرَكَهُ وَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص کو لایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم کہو جی نہیں! اس نے کہا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

18921 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ اُتِيَ بِامْرَاَةٍ سَرَقَتْ جَمَلًا، فَقَالَ: " اَسَرَقْتِ؟ قُولِي: لَا "

❀❀ ابراہیم نخعی نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جس نے ایک اونٹ چوری کیا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے چوری کی ہے تم کہو جی نہیں!

18922 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي كَبْشَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، اَنَّهُ اُتِيَ بِامْرَاَةٍ سَرَقَتْ يُقَالُ لَهَا: سَلَامَةُ، فَقَالَ لَهَا: " يَا سَلَامَةُ، اَسَرَقْتِ؟ قُولِي: لَا "، قَالَتْ: لَا، فَدَرَاَ عَنْهَا

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی اس عورت کا نام سلامہ تھا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے چوری کی ہے تم کہو جی نہیں! اس عورت نے کہا: جی نہیں! تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔

18923 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ خُصَيْفَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ ثَوْبَانَ، يَقُولُ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا سَارِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اِخَالُهُ سَرَقَ اَسَرَقْتَ وَيْحَكَ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ احْسِمُوهَا، ثُمَّ ائْتُونِي بِهِ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ، قَالَ: تُبْتُ اِلَى اللّٰهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ،

❀❀ ابن ثوبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے ایک چادر چوری کی تھی عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ چور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں کہ اس نے چوری کی ہوگی' کیا تم نے چوری کی ہے تمہارا ستیاناس ہو اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر اس کو داغ دینا (تاکہ خون رک

جائے) پھر اسے میرے پاس لے کے آنا ایسا ہی کیا گیا نبی اکرم ﷺ نے (اس چور سے) فرمایا: تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو اس نے عرض کی: میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما۔

18924 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18925 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ، فَحُسِمَ، ثُمَّ قَالَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ، قَالَ: اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ السَّارِقَ اِذَا قُطِعَتْ يَدُهُ، وَقَعَتْ فِي النَّارِ، فَاِنْ عَادَ تَبِعَهَا، وَاِنْ تَابَ اسْتَشْلَاهَا - يَعْنِي اسْتَرْجَعَهَا -

❀❀ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ کٹوایا پھر آپ کے حکم کے تحت اسے داغا گیا (تاکہ خون رک جائے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو اس نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے' تو وہ جہنم میں گر جاتا ہے' اگر وہ دوبارہ چوری کرے تو اس کا دوسرا ہاتھ بھی اس کے پیچھے چلا جاتا ہے' اگر وہ توبہ کر لے تو پہلا ہاتھ بھی واپس آ جاتا ہے۔

18926 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ صَفْوَانَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقِ بُرْدِهِ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ، فَقَالَ: لَمْ اُرِدْ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، قَالَ: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَ بِهِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اپنی چادر کے چور کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ مقصد نہیں تھا یہ

18926-موطأ مالك - كتاب المدبر' باب ترك الشفاعة للسارق إذا بلغ السلطان - حديث: 1527المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الحدود' وأما حديث شرحبيل بن أوس - حديث: 8216سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب السارق توهب منه السرقة بعد ما سرق - حديث: 2264سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من سرق من الحرز - حديث: 2591السنن للنسائي - كتاب قطع السارق' ما يكون حرزا وما لا يكون - حديث: 4826مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحدود' ما قالوا : إذا أخذ على سرقة يقطع أو لا ؟ - حديث: 27616السنن الكبرى للنسائي - كتاب قطع السارق' ما يكون حرزا وما لا يكون - حديث: 7130سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 3027مسند الشافعي - ومن كتاب القطع في السرقة ' حديث: 1440المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6964المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند صهيب - صفوان بن أمية بن خلف الجمحي يكنى أبا وهب' حديث: 7157

چادراس کے لئے صدقہ ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا۔

18927 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي فُرَافِصَةُ بْنُ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيُّ ابْنُ عَبْدِ الدَّارِ، اَنَّ سَارِقًا اُخِذَ مِنْهُ سَرِقَتُهُ، قَالَ: فَاَخَذْنَاهُ وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ فَجَاءَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَاَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: اعْفُوهُ قُلْنَا: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، تَكَلَّمُ فِي سَارِقٍ مَعَهُ سَرِقَتُهُ، قَالَ: نَعَمْ اعْفُوهُ، مَا لَمْ يَبْلُغْ حُكْمُهُ، فَإِذَا بَلَغَ حُكْمُهُ، لَمْ يَحِلَّ لَهُ اَنْ يَدَعَهُ، وَلَا لِشَافِعٍ اَنْ يَشْفَعَ لَهُ

❀❀ عبداللہ بن عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: فرافصہ بن عمیر حنفی نے مجھے بتایا ایک چور سے چوری کا سامان پکڑا گیا ہم نے اسے پکڑا اور لوگوں نے اسے ملوث کر دیا۔ اسی دوران حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ ہم نے انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے معاف کر دو ہم نے دریافت کیا: اے ابو عبداللہ کیا آپ ایک چور کے بارے میں سفارش کر رہے ہیں جس کے پاس سے چوری کا سامان بھی پکڑا گیا ہے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! تم لوگ اسے معاف کر دو جب تک اس کا مقدمہ قاضی کے سامنے نہیں پہنچتا جب یہ قاضی تک پہنچ جائے گا تو پھر کسی کے لئے اس کو چھوڑنا حلال نہیں ہوگا اور نہ ہی کسی سفارشی کے لئے اس کے لئے سفارش کرنا حلال ہوگا۔

18928 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ الْفُرَافِصَةَ، مَرَّ بِهِ الزُّبَيْرُ وَقَدْ اَخَذَ سَارِقًا، وَمَعَهُ نَاسٌ، فَشَفَعَ لَهُ، فَقَالَ الْفُرَافِصَةُ: نُبَلِّغُهُ الْاَمِيْرَ فَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: إِذَا عَفَا عَنْهُ الْاَمِيْرُ فَلَا عَافَاهُ اللّٰهُ

❀❀ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرافصہ کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک چور کو پکڑا تھا ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے سفارش کی تو فرافصہ نے کہا: ہم اسے امیر تک پہنچائیں گے اگر وہ چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر امیر اسے معاف کر دے گا تو پھر اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا نہ کرے۔

18929 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، اَخَذَ سَارِقًا، ثُمَّ قَالَ: اَسْتُرُهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَسْتُرُنِي

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک چور کو پکڑا اور پھر بولے میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ بھی میری پردہ پوشی کرے۔

18930 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ: اَخَذَ سَارِقًا فَزَوَّدَهُ، وَاَرْسَلَهُ وَاَنَّ عَمَّارًا اَخَذَ سَارِقَ عَيْبَتِهِ، فَدُلَّ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَهِجْهُ، وَتَرَكَهُ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے ایک چور پکڑا پھر اسے زادِ سفر دے کر بھیج دیا اسی طرح حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اپنے تھیلے کے چور کو پکڑا انہیں اس کے بارے میں بتایا گیا لیکن وہ اس کی طرف

نہیں گئے اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔

18931 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: لَوْ لَمْ اَجِدْ لِلسَّارِقِ، وَالزَّانِي، وَشَارِبِ الْخَمْرِ اِلَّا ثَوْبِي، لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتُرَهُ عَلَيْهِ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چور یا زانی یا شراب نوشی کرنے والے شخص کے لئے مجھے صرف میرا کپڑا ملتا ہے، تو مجھے یہ بات پسند ہوگی کہ میں اس کے ذریعے اس کی پردہ پوشی کروں۔

18932 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: رَوِّغِ السَّارِقَ وَلَا تُرَوِّعْهُ يَقُوْلُ: انْفُوهُ، صِحْ بِهِ وَلَا تَرْصُدْهُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم چور کو چال کے ذریعے پکڑو، لیکن (اسے مار پیٹ کر) خوفزدہ نہ کرو (یعنی مار پیٹ کے ذریعے اس سے زبردستی اعتراف نہ کرواؤ)۔ وہ فرماتے ہیں: تم اسے جلاوطن کردو، اس کا اعلان کرو، لیکن اس کی گھات میں نہ رہو۔

18933 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً فِي الْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْمُسْلِمِ مَا كَانَ فِيْ عَوْنِ اَخِيهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں پردہ پوشی کرے گا جو شخص کسی مسلمان سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی تکلیف کو دور کرے گا اور اللہ تعالیٰ مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

18934 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا اَدْرِي اَرَفَعَهُ اَمْ لَا، قَالَ: مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ

❀❀ سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے یا نہیں؟ وہ فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے"۔

18935 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلٰى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ اَمِيرٌ عَلٰى مِصْرَ يَسْاَلُهُ عَنْ حَدِيثٍ سَمِعَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَسَاَلَهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُقْبَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَتَرَ اَخَاهُ فِيْ فَاحِشَةٍ رَآهَا عَلَيْهِ، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

قَالَ سُلَيْمَانُ: وَدُعِيَ عُثْمَانُ فِي وِلَايَتِهِ إِلَى قَوْمٍ عَلَى أَمْرٍ قَبِيحٍ فَرَاحَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يُصَادِفْهُمْ، وَرَأَى أَمْرًا قَبِيحًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ إِذْ لَمْ يُصَادِفْهُمْ، وَأَعْتَقَ رَقَبَةً

❀❀ سلیمان بن موسیٰ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جو اِن دنوں مصر کے گورنر تھے تاکہ وہ ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کریں جو حدیث ان دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہوئی تھی انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص اپنے بھائی میں کوئی خرابی دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا''

سلیمان بن موسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کے عہد خلافت میں ایک قوم کی طرف جانے کے لئے کہا گیا جو کسی بری چیز میں مبتلاء تھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان کی طرف گئے لیکن اتفاق سے ان کی ملاقات ان لوگوں سے نہ ہو سکی انہوں نے وہاں ایک بری چیز دیکھی لیکن انہوں نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ ان لوگوں کے ساتھ ان کی ملاقات نہیں ہوئی اور انہوں نے ایک غلام آزاد کیا۔

18936 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ نَجَّى مَكْرُوبًا، فَكَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَرَكِبَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِصْرَ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يَبْقَ مَنْ حَضَرَهُ إِلَّا أَنَا وَأَنْتَ، كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلَى عَوْرَةٍ، سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَا حَلَّ رَحْلَهُ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبُو سَعِيدٍ عَطَاءً

❀❀ مسلمہ بن مخلد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہے' اور جو شخص کسی پریشان حال کو نجات دیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی سے اسے نجات عطا کرے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سوار ہو کر مصر میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گئے اور فرمایا: میں

''جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''

تو وہ وہیں سے واپس مدینہ منورہ روانہ ہو گئے انہوں نے اس پالان کو کھولا بھی نہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت

عطاء کو بیان کی تھی۔

18937 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالْمُثَنّٰی، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَافَوْا فِيْمَا بَيْنَكُمْ، قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِي، فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھ تک معاملہ آنے سے پہلے ہی' آپس میں ایک دوسرے کو معاف کر دیا کرو' جو قابل حد مقدمہ میرے سامنے پیش ہو گا تو (اس کی سزا دینا) لازم ہو جائے گا''۔

18938 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا لِصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ بَعْدَ الْفَتْحِ: لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا هِجْرَةَ لَهُ، فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَرْجِعَنَّ اَبَا وَهْبٍ اِلٰى اَبَاطِحِ مَكَّةَ قَالَ: هٰذَا سَارِقٌ سَرَقَ خَمِيْصَةً لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْطَعُوْا يَدَهُ قَالَ: هِيَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهِ، فَاَمَّا اِذَا جِئْتَنِيْ بِهِ، فَلَا فَقُطِعَتْ يَدُهُ وَرَجَعَ صَفْوَانُ اِلٰى مَكَّةَ

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے بعد کچھ لوگوں نے صفوان بن امیہ بن خلف سے کہا: اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کی ہجرت نہ ہو' تو وہ ہجرت کر کے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب تم مکہ کی سرزمین کی طرف واپس چلے جاؤ انہوں نے بتایا اس چور نے میری چادر چوری کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا ہاتھ کاٹ دو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ چادر اس کی ہوئی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟ اب جب تم اسے میرے پاس لے آئے ہو' تو پھر یہ نہیں ہو سکتا تو اس چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مکہ واپس چلے گئے۔

18939 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قِيْلَ لِصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ: هَلَكَ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ هِجْرَةٌ، فَحَلَفَ اَلَّا يَغْسِلَ رَاْسَهُ حَتّٰى يَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَصَادَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ قِيْلَ لِيْ: هَلَكَ مَنْ لَا هِجْرَةَ لَهُ، فَآلَيْتُ بِيَمِيْنٍ اَلَّا اَغْسِلَ رَاْسِيْ حَتّٰى آتِيَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ صَفْوَانَ سَمِعَ بِالْاِسْلَامِ فَرَضِيَ بِهِ دِيْنًا، وَاِنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا، ثُمَّ جَاءَ بِسَارِقِ خَمِيْصَتِهِ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ: لَمْ اُرِدْ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، قَالَ: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: وہ شخص ہلاکت کا شکار ہو گیا جس نے ہجرت نہیں کی تو انہوں نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ اس وقت تک اپنا سر نہیں دھوئیں گے جب تک وہ نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوجاتے وہ اپنی سواری پر سوار ہوکر روانہ ہوئے مسجد کے دروازے کے پاس ان کی نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ شخص ہلاکت کا شکار ہوجاتا ہے' جس کی ہجرت نہ ہو' تو میں نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہیں دھوؤں گا جب تک میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوجاتا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوان نے اسلام کے بارے میں سنا اور پھر اس کے دین ہونے سے راضی ہوگیا فتح کے بعد ہجرت ختم ہوچکی ہے البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں جب تم سے جنگ میں حصہ لینے کے لئے کہا جائے تو تم نکل کھڑے ہو پھر وہ اپنی چادر کے چور کو لے کر آئے نبی اکرم ﷺ نے اس چور کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ مقصد نہیں تھا یہ چادر اس کے لئے صدقہ ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟

18940 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ اَصَبْتُ حَدًّا، فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، فَلَمْ يَسْاَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى، وَذٰلِكَ الرَّجُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَا صَاحِبُ الْحَدِّ فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا آنِفًا؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: فَاذْهَبْ فَاِنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَكَ

❀❀ اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ مجھے سزا دیں نبی اکرم ﷺ نے اس سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کیا اسی دوران نماز کھڑی ہوئی نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی اس شخص نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو وہ شخص پھر آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے' تو آپ مجھے سزا دیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم جاؤ! تمہاری مغفرت ہوچکی ہے۔

18941 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اَشْرَفَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى دَارِهِ بِالْكُوْفَةِ فَاِذَا هِيَ قَدْ غُصَّتْ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: مَنْ جَاءَ يَسْتَفْتِيْنَا فَلْيَجْلِسْ نُفْتِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَمَنْ جَاءَ يُخَاصِمُ فَلْيَقْعُدْ حَتّٰى نَقْضِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَصْمِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَمَنْ جَاءَ يُرِيْدُ اَنْ يُطْلِعَنَا عَلٰى عَوْرَةٍ قَدْ سَتَرَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ، وَلْيَقْبَلْ عَافِيَةَ اللّٰهِ، وَلْيُسِرَّ تَوْبَتَهُ اِلَى الَّذِيْ يَمْلِكُ مَغْفِرَتَهَا، فَاِنَّا لَا نَمْلِكُ مَغْفِرَتَهَا، وَلٰكِنَّا نُقِيْمُ عَلَيْهِ حَدَّهَا، وَنُمْسِكُ عَلَيْهِ بِعَارِهَا

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں اپنے گھر سے باہر جھانک کر دیکھا تو وہاں بہت سے لوگ موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہم سے کوئی شرعی مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا ہے' تو وہ بیٹھا رہے

اگر اللہ نے چاہا تو ہم اسے شرعی مسئلہ بیان کر دیں گے اور جو شخص کسی مقدمے کے سلسلے میں آیا ہے وہ بیٹھا رہے ہم اس کے اور اس کے مقابل فریق کے درمیان اگر اللہ نے چاہا تو فیصلہ دے دیں گے اور جو شخص کسی کے پوشیدہ معاملات سے ہمیں مطلع کرنے کے لئے آیا ہے جس معاملے کو اللہ تعالیٰ نے پردے میں رکھا ہوا ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پردے میں رکھے اور اللہ تعالیٰ کی عافیت کو قبول کرے اور اپنی توبہ اس ذات کے سامنے پوشیدہ طور پر کرے جو اس کی مغفرت کرنے کی مالک ہے ہم اس کی مغفرت کرنے کے مالک نہیں ہیں ہم تو اس پر اس کی سزا جاری کر سکتے ہیں اور اس کی شرمندگی اس کے لئے روک سکتے ہیں۔

بَابُ التَّجَسُّسِ

باب: تجسس کا بیان

18942 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ لَيْلَةً يَحْرُسُ رُفْقَةً، نَزَلَتْ بِنَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ، مَرَّ بِبَيْتٍ فِيْهِ نَاسٌ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ - يَشْرَبُوْنَ، فَثَارَ بِهِمْ اَفِسْقًا اَفِسْقًا؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلٰى، اَفِسْقًا اَفِسْقًا، قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ عَنْ هٰذَا، فَرَجَعَ عُمَرُ وَتَرَكَهُمْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات کے وقت نکلے تاکہ ان مسافروں کی حفاظت کریں جو مدینہ منورہ کے ایک کنارے کی طرف پڑاؤ کیے ہوئے تھے جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک گھر کے پاس سے ہوا جس میں کچھ لوگ موجود تھے جو شراب پی رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جا کر کہا کیا فسق ہو رہا ہے کیا فسق ہو رہا ہے ان میں سے ایک نے کہا: جی ہاں! فسق ہو رہا ہے فسق ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس چیز سے منع کیا ہے (کہ آپ ہماری جاسوسی کریں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس آ گئے اور انہوں نے ان لوگوں کو چھوڑ دیا۔

18943 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ زُرَارَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهُ حَرَسَ لَيْلَةً مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَيْنَا هُمْ يَمْشُوْنَ شَبَّ لَهُمْ سِرَاجٌ فِيْ بَيْتٍ، فَانْطَلَقُوْا يَؤُمُّوْنَهُ، حَتّٰى اِذَا دَنَوْا مِنْهُ اِذَا بَابٌ مُجَافٍ عَلٰى قَوْمٍ لَهُمْ فِيْهِ اَصْوَاتٌ مُرْتَفِعَةٌ وَلَغَطٌ، فَقَالَ عُمَرُ وَاَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَتَدْرِيْ بَيْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ رَبِيعَةُ بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَهُمُ الْاٰنَ شُرَّبٌ، فَمَا تَرٰى؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اَرٰى قَدْ اَتَيْنَا مَا نَهَانَا اللّٰهُ عَنْهُ، نَهَانَا اللّٰهُ فَقَالَ: (وَلَا تَجَسَّسُوْا) (الحجرات: 12) فَقَدْ تَجَسَّسْنَا فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ عُمَرُ وَتَرَكَهُمْ

❀❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ گشت کر رہے تھے یہ لوگ چلتے ہوئے جا رہے تھے اسی دوران انہیں ایک گھر میں

چراغ جلتا ہوا نظر آیا یہ لوگ اس گھر کی طرف گئے جب یہ گھر کے قریب پہنچے تو دروازہ بند تھا اور گھر کے اندر سے شور و غوغا کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو یہ کس کا گھر ہے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: یہ ربیعہ بن امیہ بن خلف کا گھر ہے اور یہ لوگ اس وقت شراب نوشی کر رہے ہیں تم کیا کہتے ہو؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم ایک ایسا کام کرنے لگے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

''تم جاسوسی نہ کرو''۔

اور ہم جاسوسی کر رہے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو چھوڑ کر مڑ آئے اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔

18944 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ، حُدِّثَ اَنَّ اَبَا مِحْجَنٍ الثَّقَفِيَّ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فِي بَيْتِهِ، هُوَ وَاَصْحَابٌ لَهُ، فَانْطَلَقَ عُمَرُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ، فَاِذَا لَيْسَ عِنْدَهُ اِلَّا رَجُلٌ، فَقَالَ اَبُو مِحْجَنٍ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لَكَ، قَدْ نَهَى اللّٰهُ عَنِ التَّجَسُّسِ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا يَقُولُ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَرْقَمِ: صَدَقَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هٰذَا مِنَ التَّجَسُّسِ، قَالَ: فَخَرَجَ عُمَرُ وَتَرَكَهُ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ ابومحجن ثقفی اپنے گھر میں شراب پیتا ہے وہ ہوتا ہے اس کے ساتھی ساتھ ہوتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے وہ اس کے گھر میں داخل ہوئے تو اس کے پاس صرف ایک فرد موجود تھا ابومحجن نے کہا: اے امیر المومنین آپ کے لئے یہ بات حلال نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے تجسس سے منع کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: امیر المومنین یہ ٹھیک کہہ رہا ہے یہ چیز جاسوسی میں شامل ہوتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے باہر آ گئے اور انہوں نے اس شخص کو چھوڑ دیا۔

18945 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قِيلَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: هَلَكَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا، قَالَ: قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ، فَاِنْ يَظْهَرْ لَنَا نَقُمْ عَلَيْهِ

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ولید بن عقبہ ہلاکت کا شکار ہو گیا اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپکتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں تجسس سے منع کیا گیا ہے' اگر وہ ہمارے سامنے اظہار کرے گا تو ہم اسے سزا دیں گے۔

18946 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي بُدَيْلٌ الْعُقَيْلِيُّ، عَنْ اَبِي الرِّضَا، قَالَ: رُفِعَ اِلَى عَلِيٍّ رَجُلٌ فَقِيلَ: سَرَقَ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ سَرَقْتَ؟ فَاَخْبَرَهُ بِاَمْرٍ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ فِيهِ قَطْعًا، فَضَرَبَهُ اَسْوَاطًا، وَخَلّٰى سَبِيلَهُ

❀❀ ابورضا بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ اس شخص نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے دریافت کیا: تم نے کیسے چوری کی ہے؟ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صورت حال کے

بارے میں بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایسی صورت حال میں اس کا ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ کوڑے مارے اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

بَابُ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ يَدِ السَّارِقِ

باب: کتنی رقم (والی چیز کی چوری میں) چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟

18947 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ، يَقُوْلُ: لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيمَا دُوْنَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: دس درہم سے کم قیمت والی چیز کی چوری میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18948 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

❀❀ عطاء فرماتے ہیں: دس درہم (قیمت والی چیز کی چوری) میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

18949 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ فِيْ حَدِيثِ اللُّقَطَةِ، قَالَ فِيهِ: وَثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ

❀❀ عمرو بن شعیب نے گمشدہ چیز کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

18950 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كَانَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ دِيْنَارٍ اَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہاتھ صرف ایک دینار یا دس درہم (کی قیمت والی چیز کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

18951 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الْمُثَنّٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ، مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ، قُطِعَتْ يَدُهُ، وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی چور کوئی ایسی چیز کو چوری کرے جس کی قیمت ڈھال کی قیمت تک پہنچتی ہو' تو پھر چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا (راوی بیان کرتے ہیں:) ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

18952 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ دِيْنَارٍ اَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

❀❀ یحییٰ بن جزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے ایک دینار یا دس درہم سے کم قیمت والی چیز کو چوری کرنے

پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18953 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرَجُلٍ سَرَقَ ثَوْبًا، فَقَالَ لِعُثْمَانَ: قَوِّمْهُ فَقَوَّمَهُ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ فَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے ایک کپڑا چوری کیا تھا۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس کی قیمت کا تعین کریں تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت آٹھ درہم متعین کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

18954 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ تُرْسٍ اَوْ حَجَفَةٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ مَا قِيمَتُهَا؟ قَالَ: دِيْنَارٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہاتھ صرف ترس یا حجفہ (یعنی ڈھال) کی چوری پر کاٹا جائے گا راوی کہتے ہیں: میں نے ابراہیم سے دریافت کیا: اس کی قیمت کتنی ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک دینار۔

18955 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ دِيْنَارٍ اَوْ قِيمَتِهِ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے چور کا ہاتھ ایک دینار یا اس کی قیمت جتنی چیز کی چوری پر کاٹا جائے گا۔

18956 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ثَمَنُ الْمِجَنِّ الَّذِيْ يُقْطَعُ فِيهِ دِيْنَارٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ ڈھال جس پر ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے اس کی قیمت ایک دینار ہوتی ہے۔

18957 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت سعید بن مسیب سے منقول ہے۔

18958 - حدیثِ نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ فِيْ مِجَنٍّ وَالْمِجَنُّ التُّرْسُ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: مروان یہ حدیث بیان کرتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

لفظ المجن سے مراد ڈھال ہے۔

18959 - حدیثِ نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ: اَنَّ سَارِقًا لَّمْ يُقْطَعْ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَدْنٰى مِنْ مِجَنٍّ، حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ وَكُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهَا

يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ، وَاَنَّ السَّارِقَ لَمْ يَكُنْ يُقْطَعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں کسی ایسے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا جس نے ڈھال سے کم قیمت والی چیز چوری کی ہوتی تھی خواہ وہ جحفہ (چمڑے کی ڈھال) ہو یا ترس (عام ڈھال) ہو ان دنوں ان میں سے ہر ایک کی قیمت ہوا کرتی تھی اور کسی عام سی چیز کی چوری پر بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

18960 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ وَالْمِجَنُّ يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ

❀❀ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ڈھال کی چوری پر ایک چور کا ہاتھ کٹوا دیا تھا ان دنوں ڈھال قیمت والی ہوتی تھی۔

18961 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت والی چیز (کو چوری کرنے پر) چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18962 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: اِذَا اَخَذَ السَّارِقُ مَا يُسَاوِي رُبُعَ دِينَارٍ قُطِعَ

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چور نے کوئی ایسی چیز چوری کی ہو جو ایک چوتھائی دینار کے برابر قیمت کی ہو تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18963 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَتَبَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا تھا کہ ایک چوتھائی دینار کی وجہ سے چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18964 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک چوتھائی دینار کی وجہ سے چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

18965 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ اِلَّا فِي الْخَمْسِ الدَّنَانِيرِ،

❀❀ سلیمان بن یسار فرماتے ہیں: پانچ (انگلیاں) صرف پانچ دینار (چوری کرنے کی صورت میں ہی) کاٹی جائیں گی۔

18966 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ قَتَادَةَ

❀❀ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری سے قتادہ کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

18967 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر چور کا ہاتھ کٹوا دیا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

18968 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی قیمت والی چیز کی چوری پر چور کا ہاتھ کٹوا دیا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

18969 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَاَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18970 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي مِجَنٍّ مَا يُسَاوِي اَوْ مَا يَسُرُّنِي اَنَّهُ لِي بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا جس کی قیمت تین درہم جتنی بھی نہیں تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے اس کے بدلے میں تین درہم ملنے سے بھی خوشی نہ ہوتی۔

18971 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

❀❀ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے پانچ درہم (والی چیز کو چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا)۔

18972 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، "اَنَّ سَارِقًا سَرَقَ اُتْرُنْجَةً ثَمَنُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ: فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ" قَالَ: "وَالْاُتْرُنْجَةُ: خَرَزَةٌ مِنْ ذَهَبٍ تَكُوْنُ فِي عُنُقِ الصَّبِيِّ"،

❀❀ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک چور نے اترنجہ چوری کر لیا جس کی قیمت تین درہم تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

مصنف فرماتے ہیں: اترنجہ سے مراد سونے کا بنا ہوا وہ ہار ہے جو بچے کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

18973 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، مِثْلَهُ

❀❀ معمر نے ایوب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

18974 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، اَوْ غَيْرِهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ شُرَطَ عُثْمَانَ كَانُوْا يَسْرِقُوْنَ

السِّيَاطَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُثْمَانَ، فَقَالَ: اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتَتْرُكُنَّ هٰذَا، اَوْ لَا اُوتٰى بِرَجُلٍ مِّنْكُمْ سَرَقَ سَوْطَ صَاحِبِهٖ، اِلَّا فَعَلْتُ بِهٖ وَفَعَلْتُ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سپاہی کوڑا چوری کر لیتے تھے اس بات کی اطلاع حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ یا تو تم لوگ یہ چیز چھوڑ دو گے یا پھر تم میں سے کسی شخص کو میرے پاس لایا گیا جس نے اپنے ساتھی کا کوڑا چوری کیا ہوگا تو میں اس کو یہ کروں گا اور وہ کروں گا۔

18975 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا: قَطَعَ فِىْ بَيْضَةٍ مِّنْ حَدِيدٍ

❀❀ امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوہے کی ڈھال (کو چوری کرنے کی وجہ سے) ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

بَابُ سَرِقَةِ الْعَبْدِ

باب: غلام کا چوری کرنا

18976 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ: اَنَّ عَبْدَيْنِ عَدَوَا - وَهُوَ عَامَلُ الطَّائِفِ - عَلٰى خِمَارِ امْرَاَةٍ، فَسَاَلْتُهُمَا، فَقَالَا: حَمَلَنَا عَلَيْهِ الْجُوعُ، وَاضْطُرِرْنَا اِلَيْهِ، قُلْتُ: اَكَانَا آبِقَيْنِ؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ، قَالَ: فَكَتَبْتُ فِيهِمَا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاِلٰى عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَعَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَكَتَبَ عَبَّادٌ: اَنِ اقْطَعْهُمَا، وَكَتَبَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: اَنْ قَدْ اُحِلَّ الْمَيْتَةُ، وَالدَّمُ، وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ لِمَنِ اضْطُرَّ، وَكَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَدْ كُنْتُ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِمَا اعْتَلَّا بِهٖ مِنَ الْجُوعِ، فَكَتَبَ: اَنْ قَدْ اَصَبْتَ، لَا تَقْطَعْهُمَا، وَغَرِّمْ سَادَتَهُمَا ثَمَنَ الْخِمَارِ، وَاِنْ كَانَ فِيهِمَا جَلْدٌ، فَاجْلِدْهُمَا، لِئَلَّا يَعْتَلَّ الْعَبْدُ بِالْجُوعِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوملیکہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے جب وہ طائف کے گورنر تھے تو اس دوران دو غلاموں نے ایک عورت کی چادر چوری کر لی میں نے ان دونوں سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: بھوک کی وجہ سے ہم نے ایسا کیا ہے' اور ہم اس کے لئے مجبور ہو گئے تھے میں نے دریافت کیا: کیا وہ دونوں غلام مفرور تھے عبداللہ بن ابوملیکہ نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم میں نے ان دونوں کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، عبید بن عمیر اور عباد بن عبداللہ بن زبیر کو خط لکھا تو عباد نے خط لکھا کہ تم ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو عبید بن عمیر نے یہ لکھا کہ مردار، خون اور خنزیر کا گوشت بھی مجبور شخص کے لئے حلال ہو جاتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جوابی خط میں لکھا جنہیں میں نے خط میں لکھا تھا کہ بھوک سے مجبور ہو کے دونوں اس خرابی کا شکار ہوئے تھے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ تم نے ٹھیک کیا ہے تم ان کے ہاتھ نہ

کاٹو اور چادر کی قیمت کا جرمانہ ان دونوں کے مالکان پر عائد کرو اور اگر ان دونوں کو کوڑے لگائے جاسکتے ہوں' تو کوڑے لگاؤ تا کہ پھر کوئی غلام بھوک کی وجہ سے خرابی کا شکار نہ ہو۔

18977 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَ حَاطِبٌ وَتَرَكَ اَعْبُدًا، مِنْهُمْ مَنْ يَمْنَعُهُ، مِنْ سِتَّةِ آلَافٍ يَعْمَلُونَ فِي مَالِ الْحَاطِبِ، يُشَمِّرَانِ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا، وَهُمْ عِنْدَهُ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ اَعْبُدُكَ سَرَقُوا وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِمْ مَا وَجَبَ عَلَى السَّارِقِ، وَانْتَحَرُوا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِّنْ مُزَيْنَةَ اعْتَرَفُوا بِهَا وَمَعَهُمُ الْمُزَنِيُّ فَاَمَرَ عُمَرُ اَنْ تُقْطَعَ اَيْدِيهِمْ ثُمَّ اَرْسَلَ وَرَاءَهُ، فَرَدَّهُ، ثُمَّ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنِّي اَظُنُّ اَنَّكُمْ تَسْتَعْمِلُونَهُمْ، وَتُجِيعُونَهُمْ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَجِدُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَاَكَلَهُ، لَقَطَعْتُ اَيْدِيَهُمْ، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ اِذْ تَرَكْتُهُمْ لَاُغَرِّمَنَّكَ غَرَامَةً تُوجِعُكَ، ثُمَّ قَالَ لِلْمُزَنِيِّ: كَمْ ثَمَنُهَا؟ قَالَ: كُنْتُ اَمْنَعُهَا مِنْ اَرْبَعِ مِائَةٍ قَالَ: اَعْطِهِ ثَمَانِ مِائَةٍ

❀❀ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا انہوں نے کچھ غلام چھوڑے جو حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی زمینوں پر کام کیا کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر مجھے بلوایا یہ دوپہر کے وقت کی بات ہے وہ غلام اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے غلام ہیں اور انہوں نے چوری کی ہے' اور ان پر وہی سزا لاگو ہوتی ہے جو چور پر لازم ہوتی ہے انہوں نے مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی اونٹنی قربان کر دی اور اس کا اعتراف بھی کر لیا ہے ان غلاموں کے ساتھ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا وہ شخص بھی موجود تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ ان لوگوں کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں پھر انہوں نے ان لوگوں کو چھوڑ کر واپس کر دیا اور عبدالرحمٰن بن حاطب سے کہا: اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے کہ تم ان سے کام لیتے ہو اور انہیں بھوکا رکھتے ہو یہاں تک کہ یہ حال ہوا کہ اگر ان میں سے کسی شخص کو وہ چیز مل جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دی ہے' تو وہ اس کو بھی کھالے گا میں نے ان کے ہاتھ کٹوا دینے تھے لیکن اللہ کی قسم! جب میں نے انہیں چھوڑ دیا ہے' تو اب میں تمہیں ایسا جرمانہ کروں گا' جو تمہارے لئے تکلیف دہ ہو گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مزنی سے دریافت کیا: اس اونٹنی کی قیمت کتنی تھی؟ اس نے جواب دیا: میں تو چار سو کے عوض بھی بیچنے پر تیار نہیں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عبدالرحمٰن بن حاطب سے) فرمایا: تم اسے آٹھ سو ادا کرو۔

18978 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، اَنَّ غِلْمَةً، لِاَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ سَرَقُوا بَعِيرًا، فَانْتَحَرُوهُ، فَوُجِدَ عِنْدَهُمْ جِلْدُهُ، وَرَاْسُهُ، فَرُفِعَ اَمْرُهُمْ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَمَرَ بِقَطْعِهِمْ، فَمَكَثُوا سَاعَةً، وَمَا نُرَى اِلَّا اَنْ قَدْ فَرَغَ مِنْ قَطْعِهِمْ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: عَلَيَّ بِهِمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَاللّٰهِ، اِنِّي لَاَرَاكَ تَسْتَعْمِلُهُمْ، ثُمَّ تُجِيعُهُمْ، وَتُسِيءُ اِلَيْهِمْ، حَتّٰى لَوْ وَجَدُوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، لَحَلَّ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الْبَعِيرِ: كَمْ كُنْتَ تُعْطَى لِبَعِيرِكَ؟ قَالَ: اَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، قَالَ لِعَبْدِ

الرَّحْمٰنِ: قُمْ فَاغْرَمْ لَهُمْ ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

❀❀ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بیان کرتے ہیں: ان کے والد عبدالرحمٰن بن حاطب کے کچھ غلاموں نے ایک اونٹ چوری کیا اور اسے قربان کردیا ان غلاموں کے پاس سے اس اونٹ کی کھال اور سر مل گیا ان کا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا لیکن پھر وہ ٹھہر گئے ہمارا یہی خیال تھا' وہ ان کے ہاتھ کاٹ کا فارغ ہو چکے ہوں گے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان غلاموں کو میرے پاس لاؤ پھر انہوں نے عبدالرحمٰن سے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم ان سے کام کاج لیتے ہو اور انہیں بھوکا رکھتے ہو اور تم ان کے ساتھ برا سلوک کرتے ہو یہاں تک کہ ان لوگوں کو اگر ایسی چیز مل جائے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حرام قرار دی ہے' تو وہ چیز بھی ان کے لئے حلال ہو پھر انہوں نے اونٹ کے مالک سے دریافت کیا: تمہیں تمہارے اونٹ کی کتنی قیمت ملتی تھی؟ اس نے جواب دیا: چار سو درہم تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن حاطب سے کہا: تم اٹھو اسے آٹھ سو درہم ادا کرو۔

18979 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: قَطَعَ يَدَ غُلَامٍ لَهُ سَرَقَ، وَجَلَدَ عَبْدًا لَهُ زَنٰى، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَرْفَعَهُمَا

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کا ہاتھ کٹوا دیا تھا جس نے چوری کی تھی انہوں نے اپنے ایک غلام کو کوڑے لگائے تھے جس نے زنا کیا تھا۔ انہوں نے ان دونوں کا مقدمہ (حاکم وقت یا قاضی) کے سامنے پیش نہیں کیا تھا۔

18980 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ اَبِیْ اُمَيَّةَ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِيعَةَ، حَدَّثَهٗ وَابْنُ سَابِطٍ الْاَحْوَلُ، (عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ) قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِعَبْدٍ قَدْ سَرَقَ، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا عَبْدٌ قَدْ سَرَقَ، وَوُجِدَ مَعَهٗ سَرِقَتُهٗ، وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ عَلَيْهِ، قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ، هٰذَا عَبْدُ بَنِیْ فُلَانٍ اَيْتَامٍ، لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ غَيْرُهٗ، فَتَرَكَهٗ، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ، كُلُّ ذٰلِكَ يُقَالُ لَهٗ فِيْهِ كَمَا قِيْلَ فِی الْاُوْلٰى، قَالَ: ثُمَّ اُتِیَ بِهِ الْخَامِسَةَ، فَقَطَعَ يَدَهٗ، ثُمَّ السَّادِسَةَ، فَقَطَعَ رِجْلَهٗ، ثُمَّ السَّابِعَةَ، فَقَطَعَ يَدَهٗ، ثُمَّ الثَّامِنَةَ، فَقَطَعَ رِجْلَهٗ ثُمَّ قَالَ الْحَارِثُ: اَرْبَعٌ بِاَرْبَعٍ، اَعْفَاهُ اَرْبَعًا، وَعَاقَبَهٗ اَرْبَعًا

❀❀ حارث بن عبداللہ بن ابو ربیعہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک غلام کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ غلام ہے اس نے چوری کی ہے چوری کا سامان اس کے پاس سے مل گیا ہے۔ اس کے خلاف ثبوت فراہم ہو گئے ہیں ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی یہ بنوفلاں کا غلام ہے وہ بچے یتیم ہیں ان بچوں کا اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا پھر اس کو دوسری مرتبہ اسی جرم میں لایا گیا تیسری مرتبہ لایا گیا چوتھی مرتبہ لایا گیا ہر مرتبہ اس کے بارے میں یہی بات کہی جاتی تھی جو پہلی مرتبہ کہی گئی تھی جب اسے پانچویں مرتبہ لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا پھر چھٹی مرتبہ میں اس کا ایک پاؤں کٹوا دیا پھر ساتویں مرتبہ میں دوسرا ہاتھ کٹوا دیا پھر آٹھویں مرتبہ میں دوسرا پاؤں بھی

کٹوادیااس کے بعدحارث نے یہ بات بیان کی کہ چار کے بدلے میں چار ہوگئے نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ اسے معاف کیا تھااور چار مرتبہ اسے سزادے دی۔

18981 - آثارِصحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ: قَطَعَ يَدَ عَبْدٍ سَرَقَ

❀❀ عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کا ہاتھ کٹوادیا تھا جس نے چوری کی تھی۔

18982 - آثارِصحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ اَهْلِهِ اَنَّهُ: حَضَرَ اَبَا بَكْرٍ قَطَعَ يَدَ عَبْدٍ سَرَقَ

❀❀ ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اپنے اہل خانہ میں سے ایک فرد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت موجود تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چوری کرنے والے ایک غلام کا ہاتھ کٹوادیا تھا۔

بَابُ سَرِقَةِ الْاٰبِقِ

باب: مفرور غلام کا چوری کرنا

18983 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَاَلَنِی: اَيُقْطَعُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ اِذَا سَرَقَ؟ قُلْتُ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِشَیْءٍ، فَقَالَ لِی عُمَرُ: فَاِنَّ عُثْمَانَ وَمَرْوَانَ لَا يَقْطَعَانِهِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ رُفِعَ اِلَيْهِ عَبْدٌ آبِقٌ، فَسَاَلَنِی عَنْهُ، فَاَخْبَرْتُهُ مَا اَخْبَرَنِی بِهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُثْمَانَ، وَمَرْوَانَ، فَقَالَ: اَسَمِعْتَ فِيهِ بِشَیْءٍ؟ فَقُلْتُ: لَا، اِلَّا مَا اَخْبَرَنِی بِهِ عُمَرُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَاَقْطَعَنَّهُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَجَجْتُ عَامِی، فَلَقِيتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَاَخْبَرَنِی اَنَّ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ آبِقٌ، فَرَفَعَهُ ابْنُ عُمَرَ اِلٰی سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ عَلَی الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ، اِنَّكَ لَا تَقْطَعُ آبِقًا قَالَ: فَذَهَبَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَطَعَهُ، وَقَامَ عَلَيْهِ، حَتّٰی قُطِعَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا اگر مفرور غلام چوری کرلے تو کیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا میں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کوئی چیز نہیں سنی ہے' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور مروان ایسے غلام کا ہاتھ نہیں کٹواتے تھے

زہری بیان کرتے ہیں: جب یزید بن عبدالملک خلیفہ بنا اور ایک مفرور غلام کا مقدمہ اس کے سامنے پیش ہوا تو اس نے مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا: میں نے اسے اس بارے میں بتایا جو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور مروان کے حوالے سے مجھے بتایا تھا یزید نے دریافت کیا: کیا آپ نے اس بارے میں کوئی بات سنی ہے میں نے کہا: جی نہیں! مجھے تو صرف اس بات کا پتہ ہے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بتائی تھی تو یزید بن عبدالملک نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کا ہاتھ ضرور کٹواؤں

گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: اسی سال میں حج کرنے کے لئے گیا تو میری ملاقات سالم بن عبداللہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھے بتایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک غلام نے چوری کی تھی وہ غلام مفرور تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا معاملہ سعید بن العاص کے سامنے پیش کیا جو مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو انہوں نے کہا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوتی آپ ایک مفرور غلام کا ہاتھ نہیں کاٹ سکتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس غلام کو لے کر واپس گئے اور انہوں نے خود اس کا ہاتھ کٹوایا وہ اس کے سرہانے کھڑے رہے جب تک اس کا ہاتھ کاٹ نہیں دیا گیا۔

18984 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ رُزَيْقٍ، صَاحِبِ اَيْلَةَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ آبِقٍ سَرَقَ، قَالَ: وَكُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّ الْاٰبِقَ لَا يُقْطَعُ، قَالَ: فَكَتَبَ اِلَيَّ عُمَرُ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38)، فَاِنْ سَرَقَ سَرِقَةً تَبْلُغُ رُبُعَ دِيْنَارٍ، وَقَامَتْ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ عَادِلَةٌ فَاقْطَعْهُ،

❀❀ ایوب نے ایلہ کے حکمران رزیق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس نے ایک مفرور غلام جس نے چوری کی تھی اس کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا اور یہ کہا کہ میں نے سنا ہے کہ مفرور کا ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے جوابی خط لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت ان کے ہاتھ تم لوگ کاٹ دو''

(حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا:) اگر اس نے کوئی ایسی چیز چوری کی ہے جو چوتھائی دینار قیمت کی ہو اور اس کے خلاف مستند ثبوت فراہم ہو جائیں تو تم اس کا ہاتھ کاٹ دو۔

18985 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رُزَيْقٍ، مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

18986 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: اَبَقَ غُلَامٌ لِابْنِ عُمَرَ فَمَرَّ بِهِ عَلٰى غِلْمَةٍ لِعَائِشَةَ فَسَرَقَ مِنْهُمْ جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ، وَرَكِبَ حِمَارًا لَّهُمْ، فَاُتِيَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَبَعَثَ بِهِ اِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ اَلَّا يُقْطَعَ آبِقًا، قَالَ: فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ عَائِشَةُ: اِنَّمَا غِلْمَتِيْ غِلْمَتُكَ، وَاِنَّمَا جَاعَ وَرَكِبَ الْحِمَارَ يَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ، فَلَا تَقْطَعْهُ فَقَطَعَهُ ابْنُ عُمَرَ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام مفرور ہو گیا اس کا گزر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کچھ غلاموں کے پاس سے ہوا اس نے ان غلاموں کا ایک تھیلا چوری کر لیا جس میں کھجوریں موجود تھیں اور ان غلاموں کے ایک گدھے پر سوار ہو کر چلا گیا اسے پکڑ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس لایا گیا انہوں نے اس غلام کو سعید بن العاص کے پاس بھیج دیا جو ان دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے انہوں نے یہ کہا کہ میں نے یہ بات سنی ہے کہ مفرور غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی انہیں پیغام بھیجا کہ میرے غلام آپ کے غلاموں کی طرح ہیں وہ بیچارہ بھوکا تھا اور گدھے پر اس لئے سوار ہوا تھا تا کہ اس

پر سوار ہوکر دور چلا جائے تو آپ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

18987 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ: لَا يَرٰى عَلٰى عَبْدٍ آبِقٍ سَرَقَ قَطْعًا

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ سمجھتے تھے مفرور غلام اگر چوری کر لے تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عائد نہیں ہوگی۔

18988 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: اُتِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِعَبْدٍ سَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ

❀❀ صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک غلام کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی تو انہوں نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

بَابُ الْقَطْعِ فِيْ عَامِ سَنَةٍ

باب: قحط سالی کے دنوں میں ہاتھ کاٹنے کی سزا دینا

18989 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: جِيءَ اِلٰى مَرْوَانَ بِرَجُلٍ سَرَقَ شَاةً، فَاِذَا اِنْسَانٌ مَجْهُودٌ مَضْرُورٌ، فَقَالَ: مَا اَرٰى هٰذَا اَخَذَهَا اِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ

❀❀ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: مروان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے ایک بکری چوری کی تھی وہ ایسا شخص تھا جو بھوکا اور پریشانی کا شکار تھا تو مروان نے کہا: اس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اس نے انتہائی مجبوری کی وجہ سے ہی یہ بکری حاصل کی ہے، تو اس نے اس شخص کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

18990 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا يُقْطَعُ فِيْ عِذْقٍ وَّلَا عَامِ السَّنَةِ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھلوں کا خوشہ چوری کرنے پر یا قحط سالی کے دوران پر چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

18991 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ نَاقَةٍ نُحِرَتْ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: هَلْ لَكَ فِيْ نَاقَتَيْنِ بِهَا عِشَارِيَّتَيْنِ مُرْبِغَتَيْنِ سَمِيْنَتَيْنِ؟ قَالَ: بِنَاقَتِكَ فَاِنَّا لَا نَقْطَعُ فِيْ عَامِ السَّنَةِ الْمُرْبِغَتَانِ الْمُوطِيَتَانِ

❀❀ ابان بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹنی کے سلسلے میں آیا جسے قربان کر دیا گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو اس کے بدلے میں دو بھاری بھرکم موٹی تازی

اونٹنیاں حاصل کرلو وہ تمہاری اونٹنی کے بدلے میں ہوں گی کیونکہ ہم قحط سالی کے دنوں میں ہاتھ نہیں کاٹتے ہیں۔

18992 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مَنْ مَضٰى يُجِيزُوْنَ اعْتِرَافَ الْعَبِيدِ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ، حَتّٰى اتَّهَمَتِ الْقُضَاةُ الْعَبِيدَ اَنَّهُمْ اِنَّمَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ كَرَاهِيَةً لِسَادَاتِهِمْ، وَفِرَارًا مِنْهُمْ، فَاتَّهَمُوهُمْ فِيْ بَعْضِ الَّذِيْ يُشْكِلُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے پہلے زمانے کے لوگ غلام کا اپنی ذات کے خلاف اعتراف درست قرار دیتے تھے یہاں تک کہ جب قاضی صاحبان نے غلاموں کو مشکوک قرار دینا شروع کیا کہ یہ لوگ اپنے آقاؤں کو ناپسند کرنے کی وجہ سے یا ان سے بھاگنے کے لئے ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے بعض پیچیدہ صورتوں میں ان غلاموں پر الزام عائد کیا (کہ ان کا اعتراف قابل قبول نہیں ہوگا)۔

18993 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ، يَقُوْلُ: لَا يَجُوْزُ اعْتِرَافُ الْعَبْدِ عَلٰى نَفْسِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: اپنی ذات کے خلاف غلام کا اعتراف درست نہیں ہوگا۔

18994 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: لَا يَجُوْزُ اعْتِرَافُ الْعَبِيدِ فِينَا، اِلَّا عَلَى الْحُدُوْدِ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: غلاموں کا اعتراف ہمارے بارے میں درست نہیں ہوگا' البتہ صرف حدود کے معاملے میں درست ہوگا۔

18995 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ، يَزْعُمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَشَارَ عَلٰى طَارِقٍ فِيْ عَبْدٍ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ قَالَ: اِذَا جَاءَ بِالْعَلَامَةِ يَقُوْلُ: اِذَا صَدَّقَ نَفْسَهُ، فَاَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے طارق کو ایک غلام کے سلسلے میں اشارہ کیا جس نے اپنی ذات کے خلاف اعتراف کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: جب یہ علامت لے آئے اور اپنی ذات کے بارے میں سچ بیان نہ کرے تو تم اسے سزا دے دو

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے اس کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے۔

18996 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ عَبْدٍ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالسَّرِقَةِ، قَالَ: لَا يَجُوْزُ اعْتِرَافُهُ

❀❀ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنے بارے میں چوری کا اعتراف کرلیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کا اعتراف درست نہیں ہوگا۔

18997 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا يَجُوزُ اعْتِرَافُ الصَّغِيرِ، وَلَا الْمَمْلُوكِ فِي الْجِرَاحَةِ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: کمسن بچے کا اعتراف اور غلام کا اعتراف زخمی کرنے کے بارے میں درست نہیں ہوگا۔

18998 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا اعْتَرَفَ الْعَبْدُ بِهِ مِنْ شَيْءٍ يُقَامُ عَلَيْهِ فِي جَسَدِهِ، فَإِنَّهُ لَا يُتَّهَمُ فِي جَسَدِهِ، وَمَا اعْتَرَفَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ يُخْرِجُهُ مِنْ مَوَالِيهِ، فَلَا يَجُوزُ اعْتِرَافُهُ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب بھی غلام کسی ایسی چیز کے حوالے سے اعتراف کرے جس کی سزا اسے جسمانی طور پر دی جاسکتی ہو تو اس کے جسم کے بارے میں اس کو مشکوک قرار نہیں دیا جائے گا لیکن جب اس کا اعتراف کسی ایسی چیز کے بارے میں ہو جو اس کے آقاؤں کی طرف سے ادا کی جاتی ہو تو پھر اس کا اعتراف درست نہیں ہوگا۔

18999 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَا يَجُوزُ اعْتِرَافُ الْعَبْدِ إِلَّا فِي سَرِقَةٍ أَوْ زِنًا

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے غلام کا اعتراف صرف چوری کرنے یا زنا کرنے میں درست ہوگا۔

19000 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَشْيَاخٍ لَهُمْ اَنَّ عَبْدًا لِاَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ: اَبُو جَمِيلَةَ اعْتَرَفَ بِالزِّنَا عِنْدَ عَلِيٍّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ

❀❀ ابو مالک اشجعی نے اپنے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اشجع کا ایک غلام جس کا نام ابو جمیلہ تھا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے چار مرتبہ زنا کرنے کا اعتراف کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی۔

19001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْجِرَاحِ الَّتِي لَمْ يَقْضِ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا اَبُو بَكْرٍ، فَقَضَى فِي الْمُوضِحَةِ الَّتِي فِي جَسَدِ الْاِنْسَانِ وَلَيْسَتْ فِي رَاْسِهِ، اَنَّ كُلَّ عَظْمٍ لَهُ نَذْرٌ مُسَمًّى، فَفِي مُوضِحَتِهِ، نِصْفُ عُشْرِ نَذْرِهِ مَا كَانَتْ، فَإِذَا كَانَتِ الْمُوضِحَةُ فِي الْيَدِ فَنِصْفُ عُشْرِ نَذْرِهَا، مَا لَمْ تَكُنْ فِي الْاَصَابِعِ، فَإِذَا كَانَتْ مُوضِحَةً فِي اِصْبَعٍ، فَفِيهَا نِصْفُ عُشْرِ نَذْرِ الْاِصْبَعِ، فَمَا كَانَ فَوْقَ الْاَصَابِعِ فِي الْكَفِّ، فَنَذْرُهَا مِثْلُ مُوضِحَةِ الذِّرَاعِ وَالْعُضُدِ، وَفِي الرِّجْلِ مِثْلُ مَا فِي الْيَدِ، وَمَا كَانَتْ مِنْ مَنْقُولَةٍ تَنْقُلُ عِظَامَهَا فِي الذِّرَاعِ، اَوِ الْعَضُدِ اَوِ السَّاقِ اَوِ الْفَخِذِ فَهِيَ نِصْفُ مَنْقُولَةِ الرَّاْسِ، وَقَضَى فِي الْاَنَامِلِ فِي كُلِّ اُنْمُلَةٍ بِثَلَاثِ قَلَائِصَ، وَثُلُثِ قَلُوصٍ وَقَضَى فِي الظُّفُرِ اِذَا اعْوَرَّ وَفَسَدَ بِقَلُوصٍ وَقَضَى بِالدِّيَةِ عَلَى اَهْلِ الْقُرَى اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ " وَقَالَ: " اِنِّي اَرَى الزَّمَانَ يَخْتَلِفُ، وَاَخْشَى عَلَيْكُمُ الْحُكَّامَ بَعْدِي، اَنْ يُصَابَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ فَتَذْهَبَ دِيَتُهُ بَاطِلًا، اَوْ تُرْفَعَ دِيَتُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَتُحْمَلَ عَلَى اَقْوَامٍ مُسْلِمِينَ فَتَجْتَاحَهُمْ، فَلَيْسَ عَلَى اَهْلِ الْعَيْنِ زِيَادَةٌ فِي تَغْلِيظِ عَقْلٍ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلَا فِي الْحُرْمَةِ، وَعَقْلُ اَهْلِ الْقُرَى تَغْلِيظٌ كُلُّهُ لَا زِيَادَةَ فِيهِ عَلَى اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا، وَقَضَى فِي الْمَرْاَةِ اِذَا غُلِبَتْ عَلَى نَفْسِهَا فَافْتُضَّتْ عُذْرَتُهَا بِثُلُثِ دِيَتِهَا، وَلَا حَدَّ عَلَيْهَا، وَقَضَى فِي الْمَجُوسِ بِثَمَانِ مِائَةِ

دِرْهَمٍ، وَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ عَبْدٌ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَتَكُوْنَ دِيَتُهُ مِثْلَ دِيَتِهِمْ "

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان زخموں کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انسان کے جسم میں لگنے والے اس موضحہ زخم جو انسان کے سر میں نہ لگا ہو اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ہر وہ ہڈی جس کی کوئی متعین دیت ہو اس ہڈی کے موضحہ زخم میں اس ہڈی کی دیت کے بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو اگر ہاتھ میں موضحہ زخم لگتا ہے' تو ہاتھ کی دیت کا بیسواں حصہ لازم ہوگا جبکہ وہ انگلیوں تک نہ پہنچا ہو اگر وہ انگلیوں تک موضحہ زخم پہنچتا ہے' تو اس میں انگلی کی دیت کا بیسواں حصہ لازم ہوگا اور جو انگلیوں سے اوپر ہتھیلی میں چلا جاتا ہے اس کی دیت کلائی اور بازو کی موضحہ زخم کی مانند ہوگی پاؤں کا حکم بھی وہی ہے جو ہاتھ کا ہے' اور بازو یا کلائی یا پنڈلی یا زانو میں جو منقولہ زخم لگتا ہے جو ہڈی کو ہلا دیتا ہے' تو اس میں سر کے منقولہ زخم کی نصف ادائیگی لازم ہوگی پوروں کے بارے میں انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ہر پور میں تین اونٹنیاں اور ایک اونٹنی کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا ناخنوں کے بارے میں انہوں نے یہ حکم دیا تھا کہ جب وہ خراب ہو جائے تو ایک اونٹنی کی ادائیگی لازم ہوگی انہوں نے شہر والوں پر دیت کی ادائیگی میں بارہ ہزار درہم کی ادائیگی لازم قرار دی تھی۔

انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ زمانہ مختلف ہوتا جاتا ہے' اور تمہارے بارے میں مجھے اپنے بعد فیصلہ کرنے والوں کے حوالے سے اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو کچھ نقصان پہنچے اور پھر اس کی دیت کالعدم قرار دے دی جائے' یا کسی کی دیت ناحق طور پر بڑھا دی جائے اور اس کی ادائیگی مسلمانوں پر لازم قرار دے دی جائے جو انہیں مجبور کر دے حرمت والے مہینے میں اور حرمت میں دیت کو مغلظہ کرتے ہوئے اضافی رقم ادا کرنا لازم نہیں ہوگا اور شہر والوں پر دیت مغلظہ ہوگی جس میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا وہ بارہ ہزار ہی ہوگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کے کنوارے پن کو ختم کر دیا جائے تو اس کے ایک تہائی حصے کا ادا کرنا لازم ہوگا عورت پر حد جاری نہیں ہوگی انہوں نے مجوسی کے بارے میں آٹھ سو درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا اور فرمایا تھا: یہ ایک ایسا غلام ہے جو اہل کتاب سے تعلق نہیں رکھتا لیکن اس کی دیت ان لوگوں کی دیت کی مانند ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب: وراثت کے بارے میں روایات

19002 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنْ مَاتَ الْوَلَدُ اَوِ الْوَالِدُ عَنْ مَالٍ اَوْ وَلَاءٍ فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ مَنْ كَانُوْا، وَقَضٰى اَنَّ الْاَخَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى الْكَلَالَةِ بِالْمِيْرَاثِ، ثُمَّ الْاَخَ لِلْاَبِ اَوْلٰى مِنْ بَنِى الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، فَاِذَا كَانُوْا بَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ، وَبَنُوْ الْاَبِ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ، فَبَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنْ بَنِى الْاَبِ، فَاِذَا كَانَ بَنُوْ الْاَبِ اَرْفَعَ مِنْ بَنِى الْاُمِّ وَالْاَبِ بِاَبٍ فَبَنُوْ الْاَبِ اَوْلٰى، وَاِذَا اسْتَوَوْا فِى النَّسَبِ، فَبَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنْ بَنِى الْاَبِ، وَقَضٰى اَنَّ الْعَمَّ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنَ الْعَمِّ لِلْاَبِ، وَاَنَّ الْعَمَّ لِلْاَبِ اَوْلٰى مِنْ بَنِى الْعَمِّ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، فَاِذَا كَانُوْا بَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَبَنُوْ الْاَبِ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ نَسَبًا وَاحِدًا فَبَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنْ بَنِى الْاَبِ، فَاِذَا اسْتَوَوْا فِى النَّسَبِ، فَبَنُوْ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنْ بَنِى الْاَبِ، لَا يَرِثُ عَمٌّ وَلَا ابْنُ عَمٍّ، مَعَ اَخٍ وَابْنِ اَخٍ، الْاَخِ وَابْنُ الْاَخِ مَا كَانَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ، مَا كَانُوْا مِنَ الْعَمِّ وَابْنِ الْعَمِّ، وَقَضٰى اَنَّهٗ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عَصَبَةٌ، مِنَ الْمُحَرَّرِيْنَ، فَلَهُمْ مِيْرَاثُهُمْ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَا لَمْ تَسْتَوْعِبْ فَرَائِضُهُمْ مَالَهٗ كُلَّهٗ، رُدَّ عَلَيْهِمْ مَا بَقِىَ مِنْ مِيْرَاثِهٖ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ، حَتّٰى يَرِثُوا مَالَهٗ كُلَّهٗ، وَقَضٰى اَنَّ الْكَافِرَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمَ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ وَارِثٌ غَيْرُهٗ، وَاَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ، مَا كَانَ لَهٗ وَارِثٌ يَرِثُهٗ اَوْ قَرَابَةٌ بِهٖ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ وَارِثٌ يَرِثُهٗ اَوْ قَرَابَةٌ بِهٖ وَرِثَهُ الْمُسْلِمُ بِالْاِسْلَامِ، وَقَضٰى اَنَّ كُلَّ مَالٍ قُسِمَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَنَّ مَا اَدْرَكَ الْاِسْلَامُ وَلَمْ يُقْسَمْ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ

❀❀ عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر بیٹا یا باپ مال یا ولاء کو چھوڑ کر مر جائیں وہ ان کے ورثاء کو ملے گا خواہ وہ جو بھی ہوں آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ پسماندگان میں وراثت کے سب سے زیادہ حق دار کلالہ میں سے سگے بھائی ہوں گے پھر باپ کی طرف سے شریک بھائی سگے بھائی کے بیٹوں سے زیادہ حق دار ہوں گے جب سگے بھائی اور باپ کی طرف سے شریک بھائی ایک ہی مرتبے کے ہوں' تو سگے بھائی باپ کی طرف سے شریک بھائی سے زیادہ حق رکھتے ہوں گے اور جب باپ کی طرف سے شریک بھائی' سگے بھائیوں سے باپ کے حوالے سے بلند مرتبہ رکھتے ہوں شریک بھائی تو باپ کی اولاد زیادہ حق دار ہوگی جب وہ لوگ نسب میں برابر ہوں' تو پھر ماں باپ کی اولاد صرف اولاد سے زیادہ حق دار ہوگی آپ نے یہ

فیصلہ دیا تھا کہ سگا چچا باپ کی طرف سے شریک چچا سے زیادہ حق دار ہوگا اور باپ کی طرف سے شریک چچا سگے چچوں سے زیادہ حق دار ہوگا جب سگے بہن بھائی اور باپ کی طرف سے شریک بھائی نسب کے اعتبار سے ایک ہی مقام کے ہوں' تو سگے بہن بھائی باپ کی طرف سے شریک بھائیوں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوں گے جبکہ وہ نسب کے اعتبار سے برابر ہوں' تو پھر سگے بہن بھائی باپ کی طرف سے شریک بھائیوں سے زیادہ حق دار ہوں گے۔ چچا یا چچا زاد (میت کے) بھائی یا بھتیجے کی موجودگی میں وارث نہیں بنے گا خواہ بھائی یا بھتیجا ان میں سے جو بھی ہو وہ وراثت کا زیادہ حق دار ہوگا۔ آپ نے یہ بھی فیصلہ دیا ہے کہ جس شخص کے عصبہ رشتے دار موجود ہوں جو آزاد ہوں' تو اس کی میراث اللہ کی کتاب کے مطابق حصوں میں ان لوگوں کو ملے گی جبکہ وہ تمام حصوں کو حاصل کرنے والے نہ ہوں' تو ان کی وراثت میں سے جو بچے گا وہ ان کے حصوں کے حساب سے انہیں لوٹا دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ پورے مال کے وارث بن جائیں گے آپ نے یہ فیصلہ بھی دیا ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں بنے گا اگرچہ مسلمان کا اس کے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہو اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو جو اس کا وارث بن سکتا ہو یا کوئی قریبی رشتے دار نہ ہو' تو پھر مسلمان اسلام کی وجہ سے اس کا وارث بنے گا آپ نے یہ فیصلہ بھی دیا ہے کہ ہر مال جو زمانہ جاہلیت میں تقسیم ہوا تھا' وہ زمانہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق رہے گا اور جسے اسلام پا لے ایسی حالت میں کہ وہ تقسیم نہ ہوا تو پھر وہ اسلامی احکام کے مطابق تقسیم ہوگا۔

19003 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَاُونَ: (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ) (النساء: 12)، وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِى الْاُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِى الْعَلَّاتِ، الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ دُونَ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ

❀❀ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وصیت سے پہلے (میت کا) قرض ادا کیا جائے گا حالانکہ تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو:

''اس وصیت کے بعد جو کی گئی ہو یا قرض کے بعد''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فیصلہ دیا تھا) عینی بھائی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے علاتی بھائی وارث نہیں بنیں گے یعنی سگے بھائی وارث بنیں گے ماں کی طرف سے شریک بھائی وارث نہیں بنیں گے۔

19004 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

19004-صحيح البخاري - كتاب الفرائض' باب ميراث الولد من أبيه وأمه - حديث: 6363صحيح مسلم - كتاب الفرائض' باب ألحقوا الفرائض بأهلها - حديث: 3113مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' باب ذكر الخبر الموجب قسم المال بين أهل الفرائض على كتاب - حديث: 4520صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الفرائض - ذكر الأمر لأصحاب السهام فريضتهم' حديث: 6120المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الفرائض' حديث: 8050سنن الدارمي - ومن كتاب الفرائض' باب : العصبة - حديث: 2935سنن أبي داؤد - كتاب الفرائض' باب في ميراث العصبة - حديث: 2526سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب ميراث العصبة - حديث: 2737سنن سعيد بن منصور - باب من قطع ميراثا فرضه الله' حديث: 286مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفرائض' رجل مات

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمِ الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ذوی الفروض میں مال تقسیم کردو اور اس کے بعد جو مال بچے وہ میت کے قریبی مرد رشتے دار کے لئے ہوگا''۔

19005 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا وَاُمَّهَا، وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا وَاِخْوَتَهَا لِاَبِيْهَا وَاُمِّهَا، فَاَشْرَكَ عُمَرُ بَيْنَ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ، وَالْاِخْوَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ فِي الثُّلُثِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّكَ لَمْ تُشَرِّكْ بَيْنَهُمْ عَامَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: تِلْكَ عَلٰى مَا قَضَيْنَا يَوْمَئِذٍ، وَهٰذِهِ عَلٰى مَا قَضَيْنَا

❀❀ حکم بن مسعود ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس کا انتقال ہوگیا جس نے پسماندگان میں اپنا شوہر اپنی ماں، ماں کی طرف سے شریک بھائی اور سگے بھائی چھوڑے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماں کی طرف سے شریک بھائیوں اور سگے بھائیوں کو ایک تہائی حصے میں شراکت دار قرار دیا تھا ایک شخص نے ان سے کہا: فلاں سال آپ نے ان کو شراکت دار قرار نہیں دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ فیصلہ ہم نے اس وقت دیا تھا اور یہ فیصلہ ہم اب دے رہے ہیں۔

19006 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا الثُّلُثُ بَيْنَ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ، وَبَيْنَ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاُمِّ، فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَاءُ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَى

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سگے بھائیوں اور ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کے لئے صرف ایک تہائی حصہ بچتا ہو، تو وہ لوگ اس میں شریک ہوجائیں گے جس میں مذکر کو مؤنث جتنا حصہ ملے گا۔

19007 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: فِي الثُّلُثِ الَّذِيْ يَكُوْنُ لِلْاِخْوَةِ مِنَ الْاُمِّ، هُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى قَالَ مَعْمَرٌ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

(بقيه حاشيه) وترك خاله وابنة أخيه أو ابنة أخيه - حديث: 30508 السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب الفرائض' ابنة وأخ لأب مع أخت لأب وأم - حديث: 6151 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الفرائض' باب الرجل يموت ويترك بنتا وأختا وعصبة سواها - حديث: 4910 سنن الدارقطني - كتاب الفرائض والسير وغير ذلك' حديث: 3567 السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب الفرائض' جماع أبواب المواريث - باب ميراث الأب' حديث: 11542 مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - طاوس' حديث: 2720 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2315 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1207 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس ' حديث: 10700

❀❀ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے وہ ایک تہائی حصہ جو ماں کی طرف سے شریک بہن بھائیوں کے لئے ہوتا ہے اس میں مذکر اور مؤنث برابر شمار ہوں گے معمر کہتے ہیں لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

19008 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَتْ، وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا وَاُمَّهَا وَاِخْوَتَهَا مِنْ اُمِّهَا، وَاُخْتَهَا مِنْ اُمِّهَا وَاَبِيْهَا: لِاُمِّهَا السُّدُسُ، وَلِزَوْجِهَا الشَّطْرُ، وَالثُّلُثُ بَيْنَ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاُمِّ وَالْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ: اَلْقُوْا اَبَاهَا فِی الرِّيحِ، اَمَّا الْاُخْتُ لِلْاَبِ، وَالْاُمِّ فَاِنَّهَا لَا تَرِثُ بِهٖ، وَاِنَّمَا وَرِثَتْ مَعَ الْاِخْوَةِ، مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا ابْنَةُ اُمِّهِمْ، قَالَ: فَاِنْ كَانَ مَعَ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ اُخْتٌ لِاَبٍ، فَلَا شَیْءَ لَهَا قُلْتُ: فَكَيْفَ يَقْتَسِمُوْنَ الثُّلُثَ؟ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا اَجِدُ اِلَّا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتی ہے اپنا شوہر اپنی ماں' ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی اور سگے بہن بھائی چھوڑ کر جاتی ہے' تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اس کے شوہر کو نصف ملے گا اور ایک تہائی حصہ اس کی ماں کی طرف سے شریک بہن بھائیوں اور سگے بہن بھائیوں کو مل جائے گا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اس عورت کے باپ کو ہوا میں ڈال دو جہاں تک باپ اور ماں کی طرف سے شریک بہن کا تعلق ہے' تو وہ وارث نہیں بنے گی وہ بھائیوں کے ساتھ وارث بن سکتی ہے کیونکہ وہ ان کی ماں کی بیٹی ہے وہ فرماتے ہیں: اگر ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کے ہمراہ باپ کی طرف سے شریک بہن موجود ہو' تو اسے کچھ نہیں ملے گا میں نے دریافت کیا: وہ لوگ تیسرا حصہ کیسے تقسیم کریں گے تو انہوں نے بتایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں تو صرف یہی صورت حال پاتا ہوں کہ مذکر کو دو مؤنث جتنا حصہ ملے گا۔

طاؤس کے صاحبزادے فرماتے ہیں: اگر میت کے بھائی بہن ہوں' تو اس کی ماں چھٹا حصہ ملے گا۔

19009 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، وَزَيْدٌ يَقُوْلُوْنَ: فِیْ امْرَاَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا، وَاُمَّهَا، وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا، وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا وَاَبِيْهَا، قَالُوْا: لَمْ يَزِدْهُمْ اَبُوْهُمْ اِلَّا قُرْبًا

❀❀ منصور اور اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت پسماندگان میں اپنے شوہر اپنی ماں اپنی ماں کی طرف سے شریک بہن بھائیوں اور سگے بہن بھائیوں کو چھوڑے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: ان کا باپ صرف قربت میں اضافہ کرے گا۔

19010 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ: اَنَّهٗ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ مَعَ هٰذِهِ الْفَرِيضَةِ شَيْئًا،

❀❀ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس صورت حال میں سگے بہن بھائیوں کو وارث قرار نہیں دیتے ہیں۔

19011 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ لَا يُشْرِكُهُمْ، وَكَانَ عُثْمَانُ يُشْرِكُهُمْ

❀❀ ابومجلز بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں شراکت دار قرار نہیں دیتے ہیں جبکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ انہیں شراکت دار قرار دیتے ہیں۔

19012 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، فِيْ بِنْتَيْنِ وَبَنِي ابْنٍ ذُكُورًا وَاِنَاثًا، قَالَ مَسْرُوقٌ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُشْرِكُ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ، يَقُوْلُ: لِلذُّكْرَانِ دُوْنَ الْاِنَاثِ، وَالْاَخَوَاتُ بِمَنْزِلَةِ الْبَنَاتِ

❀❀ معبد بن خالد نے مسروق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب میت کی دو بیٹیاں ہوں اور پوتے اور پوتیاں بھی ہوں، تو مسروق فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں شراکت دار قرار دیتی ہیں جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: کہ وراثت میں حصہ صرف پوتوں کو ملے گا پوتیوں کو نہیں ملے گا اور بہنیں بھی بیٹیوں کے حکم میں ہوں گی۔

19013 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمَ مَسْرُوقٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ: هَلْ كَانَ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِكَ اَثْبَتَ عِنْدَكَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا؟ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُشْرِكُ بَيْنَهُمْ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَاَهْلَ الْمَدِيْنَةِ وَهُمْ يُشْرِكُوْنَ بَيْنَهُمْ

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: مسروق مدینہ منورہ سے آئے تو علقمہ نے ان سے کہا: اس مسئلے کے بارے میں آپ کے اصحاب میں سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ثبت شخص کوئی اور ہے کیونکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تو ان کو شراکت دار قرار نہیں دیتے ہیں انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اہل مدینہ ان لوگوں کو شراکت دار قرار دیتے ہیں۔

19014 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ، وَتَرَكَ امْرَاَتَهُ وَاَبَوَيْهِ، فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَجَعَلَهَا عُثْمَانُ مِنْ اَرْبَعَةِ اَسْهُمٍ، اَعْطَى امْرَاَتَهُ سَهْمًا، وَاُمَّهُ ثُلُثَ الْفَضْلِ، وَاَبَاهُ مَا بَقِيَ

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوگیا اس نے اپنی بیوی اپنے ماں باپ پسماندگان میں چھوڑے یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی بات ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کے ترکے کے چار حصے کیے اس کی بیوی کو ایک حصہ دیا جو باقی بچ گیا تھا اس کا ایک تہائی حصہ اس کی ماں کو دیا اور اس کے باپ کو باقی بچ جانے والا پورا حصہ دے دیا۔

19015 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ

اللّٰهِ: كَانَ عُمَرُ اِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَتَبِعْنَاهُ فِيهِ، وَجَدْنَاهُ سَهْلًا، قَضَى فِي امْرَاَةٍ وَاَبَوَيْنِ، فَجَعَلَهَا مِنْ اَرْبَعَةٍ لِامْرَاَتِهِ الرُّبُعُ، وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ، وَلِلْاَبِ الْفَضْلُ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی راستے پر چلتے تھے تو ہم اس میں ان کی پیروی کرتے تھے اور ہم اس راستے کو آسان پاتے تھے انہوں نے میت کی بیوی اور ماں باپ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ ترکے کے چار حصے ہوں گے میت کی بیوی کو چوتھائی حصہ ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا اس کا ایک تہائی حصہ اس کی ماں کو ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ اس کے باپ کو مل جائے گا۔

19016 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، اَنَّ عُثْمَانَ، قَضَى بِمِثْلِ قَوْلِ عُمَرَ،

❀❀ ابوقلابہ نے ابومہلب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

19017 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ امام شعبی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے

19018 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: خَالَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْلَ الصَّلَاةِ فِي زَوْجٍ وَاَبَوَيْنِ، فَجَعَلَ النِّصْفَ لِلزَّوْجِ، وَلِلْاُمِّ الثُّلُثَ مِنْ رَاْسِ الْمَالِ، وَلِلْاَبِ مَا بَقِيَ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے میت کے ماں باپ اور اس کے شوہر کے بارے میں تمام حضرات کے برخلاف فیصلہ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میت کے شوہر کو نصف ملے گا ماں کو اصل مال کا ایک تہائی حصہ ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا وہ باپ کو ملے گا۔

19019 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرَانِي اَنْ اُفَضِّلَ اُمًّا عَلَى اَبٍ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ مجھے یہ نہ دکھائے کہ میں ماں کو باپ پر فضیلت دوں (یا ماں کو باپ سے زیادہ حصہ دوں۔)

19020 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: اَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَسْاَلُهُ عَنْ زَوْجٍ وَاَبَوَيْنِ، فَقَالَ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ، وَلِلْاَبِ الْفَضْلُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَفِي كِتَابِ اللّٰهِ وَجَدْتَهُ اَمْ رَاْيٌ تَرَاهُ؟ قَالَ: بَلْ رَاْيٌ اَرَاهُ، لَا اَرَى اَنْ اُفَضِّلَ اُمًّا عَلَى اَبٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَجْعَلُ لَهَا الثُّلُثَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے میت کے شوہر اور ماں باپ کا مسئلہ دریافت کروں تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شوہر کو نصف ملے گا اور جو باقی بچے گا اس کا ایک تہائی حصہ ماں کو ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ سب باپ کو مل جائے گا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آپ کی ذاتی رائے ہے یا آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (یہ حکم) پایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ میری ذاتی رائے ہے میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ میں ماں کو باپ سے زیادہ ادائیگی کروں

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ماں کو پورے مال کا ایک تہائی حصہ دیتے تھے۔

19021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِيْ زَوْجٍ وَاَبَوَيْنِ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ، وَلِلْاَبِ الْفَضْلُ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ شوہر اور ماں باپ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: شوہر کو نصف ملے گا اور جو باقی بچے گا اس کا ایک تہائی حصہ ماں کو ملے گا اور باقی سب باپ کو ملے گا۔

19022 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: اَحْصَى اللّٰهُ رَمْلَ عَالِجٍ، وَلَمْ يُحْصِ هٰذَا، مَا بَالٌ فِيْ مَالٍ ثُلُثَانِ وَنِصْفٌ - يَعْنِيْ اَنَّ الْفَرِيضَةَ لَا تُعَوَّلُ -

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ ریت کے تمام ذروں کو شمار کرسکتا ہے' تو کیا اس کا وہ شمار نہیں کرسکتا؟ اس کا کیا معاملہ ہوگا کہ کسی مال میں دو ایک تہائی حصے ہوں اور ایک نصف حصہ ہو ان کی مراد یہ تھی کہ فرض حصے کو عول نہیں کیا جاسکتا۔

19023 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ مَرَّةً رَجُلٌ، فَقَالَ رَجُلٌ : تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بِنْتَهُ وَاُخْتَهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِابْنَتِهِ النِّصْفُ، وَلَيْسَ لِاُخْتِهِ شَيْءٌ مَا بَقِيَ هُوَ لِعَصَبَتِهِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِنَّ عُمَرَ قَدْ قَضٰى بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَدْ جَعَلَ لِلْاُخْتِ النِّصْفَ، وَلِلْبِنْتِ النِّصْفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ اَدْرِ مَا قَوْلُهُ: اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ، حَتّٰى لَقِيتُ ابْنَ طَاوُسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ) (النساء : 176) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُمْ اَنْتُمْ لَهَا النِّصْفُ وَاِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اس شخص نے کہا: ایک شخص کا انتقال ہوگیا اس نے پسماندگان میں اپنی بیٹی اپنی سگی بہن چھوڑی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی بیٹی کو نصف حصہ مل جائے گا اس کی بہن کو کچھ نہیں ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ اس کے عصبہ رشتے داروں کو مل جائے گا اس شخص نے ان سے

کہا: لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس کے برخلاف فیصلہ دیا ہے۔ انہوں نے نصف حصہ میت کی بہن کو دیا تھا اور نصف حصہ میت کی بیٹی کو دیا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم لوگ زیادہ علم رکھتے ہو یا اللہ تعالیٰ زیادہ علم رکھتا ہے؟

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے ان کی اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ کیا تم لوگ زیادہ علم رکھتے ہو یا اللہ تعالیٰ زیادہ علم رکھتا ہے؟ یہاں تک کہ بعد میں میری ملاقات طاؤس کے صاحبزادے سے ہوئی میں نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی تو طاؤس کے صاحبزادے نے فرمایا: کہ میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

''اگر کوئی ایسا شخص فوت ہو جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس نے جو چھوڑا ہے اس کا نصف بہن کو مل جائے گا''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تو تم لوگ یہ کہتے ہیں اگر میت کی اولاد ہو بھی تو بھی بہن کو نصف مل جائے گا۔

19024 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: لَوَدِدْتُ اَنِّي وَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُخَالِفُوْنِيْ فِي الْفَرِيضَةِ، نَجْتَمِعُ فَنَضَعُ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكْنِ، ثُمَّ نَبْتَهِلُ، فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میری یہ خواہش ہے کہ جو لوگ فریضہ (یعنی وراثت کے مسئلے) کے بارے میں میرے مخالف ہیں وہ اور میں ہم اکٹھے ہو کر اپنا ہاتھ حجرِ اسود پر رکھیں اور پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت قرار دیں۔

19025 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ: قَضٰى بِالْيَمَنِ فِيْ بِنْتٍ وَاُخْتٍ، فَجَعَلَ لِلْبِنْتِ النِّصْفَ، وَلِلْاُخْتِ النِّصْفَ

❀❀ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں میت کی بیٹی اور بہن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ انہوں نے میت کی بیٹی کو نصف حصہ دیا تھا اور بہن کو نصف حصہ دیا تھا۔

19026 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ مُعَاذًا: قَضٰى بِالْيَمَنِ فِيْ بِنْتٍ وَاُخْتٍ، فَجَعَلَ لِلْبِنْتِ النِّصْفَ، وَلِلْاُخْتِ النِّصْفَ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں بہن اور بیٹی کے بارے میں فیصلہ دیا تھا۔ انہوں نے بیٹی کے لئے نصف حصہ رکھا تھا اور بہن کے لئے نصف حصہ رکھا تھا۔

19027 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ فِي السُّدُسِ الَّذِيْ حَجَبَهُ الْاِخْوَةُ لِلْاُمِّ هُوَ لِلْاِخْوَةِ، قَالَ: لَا يَكُوْنُ لِلْاَبِ اِنَّمَا تَقْبِضُهُ الْاُمُّ، لِيَكُوْنَ لِلْاِخْوَةِ

قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَبَلَغَنِي: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُمُ السُّدُسَ، قَالَ: فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ ذٰلِكَ

الرَّجُلِ الَّذِیْ اُعْطِیَ اِخْوَتُهُ السُّدُسَ، فَقَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهَا كَانَتْ وَصِيَّةً لَهُمْ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس چھٹے حصے کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی مجوب کردیتے ہیں کہ وہ بہن بھائیوں کو ملے گا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ باپ کو نہیں ملے گا ماں انہیں قبضے میں لے گی تاکہ وہ بہن بھائیوں کو مل جائے

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھٹا حصہ دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات اس شخص کی اولاد میں سے کسی سے ہوئی جس کے بھائیوں کو چھٹا حصہ دیا گیا تھا تو اس نے بتایا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ ان لوگوں کے لئے وصیت کے طور پر تھا۔

19028 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِنَّمَا يَاْخُذُهُ الْاَبُ لِاَنَّهُ يُؤْخَذُ بِالنَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ، وَلَا تُؤْخَذُ الْاُمُّ بِهِ

❀❀ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے باپ اس حصے کو حاصل کرے گا کیونکہ ان کا خرچ باپ سے وصول کیا جاتا ہے ماں سے وصول نہیں کیا جاتا۔

19029 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: السُّدُسُ الَّذِیْ حَجَزَتْهُ الْاُمَّ لِلْاِخْوَةِ قُلْتُ: فَالْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ؟ قَالَ: مَا اِخَالُهُمْ اِلَّا اِيَّاهُمْ، قُلْتُ: اَمِثْلُهُمُ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَمِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ؟ قَالَ: فَمَهْ وَقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ مِنْ بَعْضِ اَشْيَاخِنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ماں کی طرف سے شریک بھائی جس حصے کو مجوب کرتے ہیں وہ چھٹا حصہ ہوگا میں نے دریافت کیا: کیا یہ ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی ہوں گے انہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہی مراد ہیں میں نے کہا: باپ کی طرف سے شریک بھائی یا سگے بھائیوں کا بھی حکم اس کی مانند ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں میں نے اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی ہے۔

19030 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ: الْمِيْرَاثُ لِلْوَلَدِ، فَانْتَزَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْهُ لِلزَّوْجِ وَالْوَالِدِ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وراثت اولاد کے لئے ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے شوہر باپ کے لئے بھی حصہ مقرر کردیا۔

19031 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ، وَابْنَةَ ابْنِهِ وَاُخْتَهُ، فَجَعَلَ لِلابْنَةِ النِّصْفَ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسَ، وَمَا بَقِیَ فَلِلْاُخْتِ،

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے لئے فیصلہ دیا جس نے ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن چھوڑی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے بیٹی کو نصف حصہ دیا پوتی کو چھٹا حصہ دیا اور جو باقی بچا وہ بہن کے لئے مقرر کیا۔

19032 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ فَسَاَلَهُمَا عَنْهَا، فَقَالَا: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ، وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَلَيْسَ لِبِنْتِ الِابْنِ شَيْءٌ وَايتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَاِنَّهٗ سَيُتَابِعُنَا "، قَالَ: فَجَاءَ الرَّجُلُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَا، قَالَ: ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ، وَلٰكِنْ سَاَقْضِيْ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

❀❀ ہزیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ باہلی کے پاس آیا اس نے ان دونوں حضرات سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو ان دونوں نے جواب دیا: بیٹی کو نصف ملے گا بہن کو نصف ملے گا اور پوتی کو کچھ نہیں ملے گا تم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی ہمارے موقف کی تصدیق کریں گے

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان دونوں صاحبان کے جواب کے بارے میں انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: (اگر میں یہ فتویٰ دوں) تو میں ایسی صورت میں گمراہ ہو جاؤں گا اور میں ہدایت یافتہ نہیں رہوں گا میں اس صورت حال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دوں گا......اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

19033 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَعْمَشُ، وَاَبُوْ سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اِذَا كَانَ بَنَاتٌ وَبَنَاتُ ابْنٍ وَابْنُ ابْنٍ نُظِرَ، فَاِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ اَكْثَرَ مِنَ السُّدُسِ، اَعْطَاهُمُ السُّدُسَ، وَاِنْ كَانَ السُّدُسُ اَكْثَرَ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ اَعْطَاهُنَّ الْمُقَاسَمَةَ وَكَانَ غَيْرُهٗ: يُشْرِكُهُنَّ وَبَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: الْفَرَائِضُ لَا نُعِيلُهَا عَنْ سِتَّةِ اَسْهُمٍ ذَكَرَهٗ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَبَلَغَنَا عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ فِيْ امْرَاَةٍ وَاَبَوَيْنِ وَبَنَاتٍ، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: اَرٰى ثُمُنَكِ قَدْ صَارَ تُسْعًا

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب میت کی بیٹیاں ہوں پوتیاں ہوں اور پوتے ہوں' تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ اگر مقاسمت چھٹے حصے سے زیادہ ہو' تو انہیں چھٹا حصہ دے دیا جائے گا اور اگر چھٹے حصے سے زیادہ ہو' تو انہیں مقاسمت دے دی جائے گی جبکہ امام شعبی کے علاوہ دیگر حضرات انہیں شراکت دار قرار دیتے ہیں ہم تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: فرائض کا ہم چھ حصوں سے عول نہیں کریں گے عطاء نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت ہم تک پہنچی ہے کہ ان کے سامنے ایک عورت (یعنی میت کی بیوی) اس کے ماں باپ اور بیٹیوں کا معاملہ پیش ہوا تو انہوں نے عورت سے فرمایا میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہارا آٹھواں حصہ اب نواں حصہ بن جائے گا۔

19034 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ: فِي زَوْجٍ وَأُمٍّ وَاَخَوَاتٍ لِاَبٍ وَأُمٍّ، وَاِخْوَةٍ لِاُمٍّ اَنَّهُ جَعَلَهَا مِنْ عَشَرَةٍ

❀❀ قاضی شریح' شوہر ماں سگے بہن بھائیوں اور ماں کی طرف سے شریک بہن بھائیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ یہ تقسیم دس سے ہوگی۔

19035 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا تُعَوَّلُ الْفَرَائِضُ، تُعَوَّلُ الْمَرْاَةُ، وَالزَّوْجُ، وَالْاَبُ، وَالْاُمُّ يَقُولُ: هٰؤُلَاءِ لَا يَنْقُصُونَ، اِنَّمَا النُّقْصَانُ فِي الْبَنَاتِ وَالْبَنِينَ، وَالْاِخْوَةِ وَالْاَخَوَاتِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فرائض میں عول نہیں ہوگا عورت شوہر اور باپ اور ماں میں عول ہوگا وہ فرماتے ہیں: ان کے حصے میں کمی نہیں ہوگی جو کمی ہوگی' وہ بیٹیوں بیٹوں بھائیوں اور بہنوں کے حصے میں ہوگی۔

19036 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، قَالَ: "لَا يَرِثُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا سِتٌّ: ابْنَةٌ، وَابْنَةُ ابْنٍ، وَاُمٌّ، وَامْرَاَةٌ، وَجَدَّةٌ، وَاُخْتٌ، وَاَدْنَى الْعَصَبَةِ الِابْنُ، ثُمَّ ابْنُ الِابْنِ، ثُمَّ الْاَبُ، ثُمَّ الْجَدُّ، ثُمَّ الْاَخُ، ثُمَّ ابْنُ الْاَخِ، ثُمَّ الْعَمُّ، ثُمَّ ابْنُ الْعَمِّ، ثُمَّ بَنُو الْعَمِّ الْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ، قَالَ: وَجَدُّ الْجَدِّ بِمَنْزِلَةِ الْجَدِّ، اِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُ اَبٌ، بِمَنْزِلَةِ ابْنِ الِابْنِ "

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: خواتین میں سے صرف چھ خواتین وارث بن سکتی ہیں (میت کی) بیٹی، پوتی، ماں، بیوی، دادی، بہن اور عصبہ میں سب سے زیادہ قریب بیٹا ہوگا پھر پوتا ہوگا پھر باپ ہوگا پھر دادا ہوگا پھر بھائی ہوگا پھر بھتیجا ہوگا پھر چچا ہوگا پھر چچازاد بھائی ہوگا پھر چچا کی اولاد درجہ بدرجہ قریبی شمار ہوگی اور دادے کا دادا بھی دادا کے حکم میں ہوگا جب اس کے نیچے باپ زندہ نہ ہو جس طرح پوتے کا حکم ہوتا ہے۔

19037 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: تَرَكَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ وَابْنَتَهُ كَيْفَ؟ قَالَ: لِابْنَتِهِ النِّصْفُ لَا يُزَادُ، وَالسُّدُسُ لِلْاَبِ، وَالسُّدُسُ لِلْاُمِّ، ثُمَّ السُّدُسُ الْاٰخَرُ لِلْاَبِ، قُلْتُ: فَاِنْ تَرَكَ اُمَّهُ وَابْنَتَهُ فَلِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا يُزَادُ الْبِنْتُ عَلَى النِّصْفِ ثُمَّ اَخْبَرَنِي عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ: اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ مِنْ فَضْلٍ فَلِاَدْنَى رَجُلٍ ذَكَرٍ قُلْتُ: قَوْلُهُ: اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ الَّتِي ذُكِرَتْ فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: اگر میت باپ ماں اور بیٹی کو چھوڑتی ہے' تو پھر تقسیم کیسے ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: اس کی بیٹی کو نصف حصہ ملے گا اس سے زیادہ نہیں ملے گا چھٹا حصہ اس کے باپ کو ملے گا چھٹا حصہ اس کی ماں کو ملے گا پھر ایک اور چھٹا حصہ اس کے باپ کو ملے گا میں نے کہا: اگر میت نے اپنی ماں اور بیٹی کو چھوڑا ہو؟ تو پھر اس کی بیٹی کو نصف ملے گا اور اس کی ماں کو ایک تہائی ملے گا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! بیٹی کو نصف حصے سے زیادہ نہیں ملے گا پھر انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ وہ یہ فرماتے ہیں: کہ مال ذوی الفروض کو ادا کرو پھر فرض حصوں کے

بعد جو چیز بچے گی وہ قریبی مرد رشتے دار کے لئے ہوگی میں نے دریافت کیا: کہ ان کا یہ کہنا کہ مرد کو فرض حصے کے ساتھ لاحق کر واس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

19038 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ طَاوُسٍ، عَنْ بِنْتٍ وَاُخْتٍ، فَقَالَ: كَانَ اَبِي يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا شَيْئًا، وَكَانَ طَاوُسٌ، لَا يَرْضَى بِذٰلِكَ الرَّجُلِ، قَالَ: كَانَ اَبِي يُمْسِكُ فِيهَا، فَلَا يَقُولُ فِيهَا شَيْئًا، وَقَدْ كَانَ يُسْاَلُ عَنْهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے میت کی بیٹی اور بہن کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے والد نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی روایت نقل کی ہے لیکن طاؤس کیونکہ اس شخص سے راضی نہیں تھے اس لئے میرے والد اس مسئلے کے بارے میں کوئی رائے نہیں دیتے تھے انہوں نے اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں فرمایا حالانکہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا تھا۔

19039 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، اِذْ كَانَ بِالشَّامِ طَاعُونٌ فَكَانَتِ الْقَبِيلَةُ تَمُوتُ بِاَسْرِهَا، حَتّٰى تَرِثَهَا الْقَبِيلَةُ الْاُخْرٰى، فَكَتَبَ فِيهِمْ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ: اِذَا كَانَ بَنُو الْاَبِ سَوَاءً، فَبَنُو الْاُمِّ اَوْلٰى، وَاِذَا كَانَ بَنُو الْاَبِ اَقْرَبَ بِاَبٍ، فَهُمْ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ

❀❀ ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں: جب شام میں طاعون پھیلا تو ایک پورا قبیلہ انتقال کر گیا یہاں تک کہ دوسرے قبیلے کے لوگ ان کے وارث بنے تھے انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ جب باپ کے بیٹے برابر ہوں' تو ماں کے بیٹے زیادہ قریبی شمار ہوں گے اور جب باپ کے بیٹے باپ سے زیادہ قریبی ہوں' تو وہ باپ اور ماں کے بیٹوں سے زیادہ حق دار ہوں گے۔

19040 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ مُعَاذًا: قَضٰى بِالْيَمَنِ فِي ابْنَةٍ وَاُخْتٍ، فَجَعَلَ لِلِابْنَةِ النِّصْفَ، وَلِلْاُخْتِ النِّصْفَ

❀❀ ابن سیرین نے اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں میت کی بیٹی اور بہن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ انہوں نے بیٹی کو نصف حصہ دیا تھا اور بہن کو نصف حصہ دیا تھا۔

بَابُ فَرْضِ الْجَدِّ

باب: دادا کا فرض حصہ

19041 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: عُمَرُ اَوَّلُ جَدٍّ وَرِثَ فِي الْاِسْلَامِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے دادا تھے جو اسلام میں وارث بنے تھے۔

19042 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: خُذْ مِنْ شَاْنِ الْجَدِّ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

❀❀ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے دادا کے مسئلے میں تم اس چیز کو حاصل کرو جس چیز میں لوگوں کا اتفاق ہے۔

19043 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ فَرِيضَةٍ فِيهَا جَدٌّ، فَقَالَ: لَقَدْ حَفِظْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيهَا مِائَةَ قَضِيَّةٍ مُخْتَلِفَةٍ قَالَ: قُلْتُ: عَنْ عُمَرَ؟ قَالَ: عَنْ عُمَرَ.

❀❀ ابن سیرین نے عبیدہ سلمانی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے میں نے ان سے اس وراثت کے بارے میں دریافت کیا: جس میں دادا بھی ہوتا ہے انہوں نے فرمایا: مجھے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایک سو فیصلے یاد ہیں جو سب سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں میں نے دریافت کیا: کیا (وہ سب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

19044 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَبِيدَةَ، مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

19045 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ: اِنِّي قَدْ قَضَيْتُ فِي الْجَدِّ قَضِيَّاتٍ مُخْتَلِفَةً، لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دادا کے بارے میں مختلف فیصلے دیے ہیں اور میں نے ان فیصلوں میں حق سے کوتاہی نہیں کی ہے۔

19046 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ: اُشْهِدُكُمْ اَنِّي لَمْ اَقْضِ فِي الْجَدِّ قَضَاءً

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے دادا کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

19047 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَجْرَاُكُمْ عَلَى جَرَاثِيمِ جَهَنَّمَ، اَجْرَاُكُمْ عَلَى الْجَدِّ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جہنم کے عذاب کے بارے میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ جرأت کرنے والا شخص وہ ہوگا جو دادا کے بارے میں زیادہ جرأت کا مظاہرہ کرے گا۔

19048 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَيُّوْبُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُرَادٍ،

قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَتَقَحَّمَ جَرَاثِيمَ جَهَنَّمَ، فَلْيَقْضِ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْاِخْوَةِ

❀❀ سعید بن جبیر نے مراد قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ جہنم کے گڑھے میں داخل ہو جائے تو اسے دادا اور بھائیوں کے بارے میں فیصلہ دینا چاہیے''۔

19049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ اَبِیْ يُحَدِّثُ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْعِرَاقِ اَنَّ الَّذِیْ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا حَتّٰی اَلْقَی اللّٰهُ سِوَی اللّٰهُ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ اَبًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اہل عراق کو خط لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخصیت کے بارے میں یہ فرمایا تھا کہ اگر میں نے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا انہوں نے (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) دادا کو باپ کی جگہ قرار دیا ہے۔

19050 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ: جَعَلَ الْجَدَّ اَبًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِیْ بِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ الزُّهْرِيَّ اِلَّا اَخْبَرَنِیْ اَنَّ عُثْمَانَ: كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ اَبًا

❀❀ زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا ہے معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق زہری نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی دادا کو باپ قرار دیا ہے۔

19051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ مَرْوَانَ، اَنَّ عُمَرَ حِينَ طُعِنَ اسْتَشَارَهُمْ فِی الْجَدِّ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: اِنْ نَتَّبِعْ رَاْيَكَ، فَاِنَّ رَاْيَكَ رُشْدٌ، وَاِنْ نَتَّبِعْ رَاْیَ الشَّيْخِ قَبْلَكَ، فَنِعْمَ ذُو الرَّاْیِ كَانَ

❀❀ عروہ نے مروان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو انہوں نے دادا کے بارے میں لوگوں سے مشورہ لیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اگر ہم آپ کی رائے کی پیروی کریں تو آپ کی رائے ہدایت پر مبنی ہوگی اور اگر ہم آپ سے پہلے کے بزرگ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کی رائے پر عمل کریں تو وہ اچھی رائے کے مالک شخص تھے۔

19052 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ: اِنِّی كُنْتُ قَضَيْتُ فِی الْجَدِّ قَضَاءً، فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَاْخُذُوا بِهِ فَافْعَلُوا فَقَالَ عُثْمَانُ: اِنْ نَتَّبِعْ رَاْيَكَ فَاِنَّ رَاْيَكَ رُشْدٌ، وَاِنْ نَتَّبِعْ رَاْیَ الشَّيْخِ قَبْلَكَ، فَنِعْمَ ذُو الرَّاْیِ كَانَ

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دادا کے بارے میں' میں نے ایک فیصلہ دیا تھا اگر تم لوگ چاہو' تو اسے اختیار کر لو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم آپ کی رائے کی پیروی کریں تو آپ کی رائے ہدایت پر مبنی ہے' اور اگر ہم آپ سے پہلے کے بزرگ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی رائے کی پیروی کریں تو وہ اچھی رائے کے مالک شخص تھے۔

19053 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَرَى الْجَدَّ اَبًا وَيَتْلُو هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (مِلَّةَ آبَائِيْ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحَاقَ) قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ عَلِمَتِ الْجِنُّ اَنَّهُ يَكُوْنُ فِي الْاِنْسِ جَدٌّ مَا قَالُوا: (تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا) (الجن: 3)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دادا کو باپ سمجھتے تھے وہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''میرے آباء یعنی ابراہیم اور اسحاق کا دین''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر جنوں کو یہ پتہ ہوتا کہ انسانوں میں جد ہوتا ہے' تو وہ یہ نہ کہتے:

''وانہ تعالٰی جد ربنا'' ۔

19054 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ اَبًا

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

19055 - آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ

❀❀ اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

19056 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ اَبًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

19057 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ عَلِيًّا: كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ اَبًا فَاَنْكَرَ قَوْلَ عَطَاءٍ ذٰلِكَ، عَنْ عَلِيٍّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِرَاقِ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو باپ قرار دیتے تھے بعض اہل عراق نے عطاء کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کردہ اس روایت کا انکار کیا ہے۔

19058 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسٰى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ كَرِهَ الْكَلَامَ فِي الْجَدِّ حَتّٰى صَارَ جَدًّا فَقَالَ لَهُ: كَانَ مِنْ رَاْيِي، وَرَاْيِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ الْجَدَّ اَوْلٰى مِنَ الْاَخِ، وَاَنَّهُ لَا بُدَّ مِنَ الْكَلَامِ فِيْهِ، فَخَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ سَاَلَهُمْ هَلْ سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطَاهُ الثُّلُثَ، قَالَ: مَنْ مَعَهُ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي، قَالَ: ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ اَيْضًا،

فَقَالَ رَجُلٌ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ السُّدُسَ، قَالَ: مَنْ مَعَهُ؟ قَالَ: لَا اَدْرِی فَسَالَ عَنْهَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَضَرَبَ لَهُ مَثَلَ شَجَرَةٍ خَرَجَتْ لَهَا اَغْصَانٌ، قَالَ: فَذَكَرَ شَيْئًا لَّا اَحْفَظُهُ، فَجَعَلَ لَهُ الثُّلُثَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَبَلَغَنِي اَنَّهُ قَالَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ شَجَرَةٌ نَبَتَتْ فَانْشَعَبَ مِنْهَا غُصْنٌ، فَانْشَعَبَ مِنَ الْغُصْنِ غُصْنَانِ، فَمَا جَعَلَ الْغُصْنَ الْاَوَّلَ اَوْلٰى مِنَ الْغُصْنِ الثَّانِي؟ وَقَدْ خَرَجَ الْغُصْنَانِ مِنَ الْغُصْنِ الْاَوَّلِ قَالَ: ثُمَّ سَالَ عَلِيًّا فَضَرَبَ لَهُ مَثَلَ وَادٍ سَالَ فِيهِ سَيْلٌ، فَجَعَلَهُ اَخًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سِتَّةٍ، فَاَعْطَاهُ السُّدُسَ، وَبَلَغَنِي عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا حِينَ سَالَهُ عُمَرُ جَعَلَ لَهُ سَيْلًا سَالَ، وَانْشَعَبَتْ مِنْهُ شُعْبَةٌ، ثُمَّ انْشَعَبَتْ شُعْبَتَانِ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ مَاءَ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ الْوُسْطٰى يَبِسَ اَكَانَ يَرْجِعُ اِلَى الشُّعْبَتَيْنِ جَمِيعًا؟ قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَكَانَ زَيْدٌ يَجْعَلُهُ اَخًا حَتّٰى يَبْلُغَ ثَلَاثَةً هُوَ ثَالِثُهُمْ، فَاِنْ زَادُوا عَلٰى ذٰلِكَ اَعْطَاهُ الثُّلُثَ وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُهُ اَخًا مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سِتَّةٍ هُوَ سَادِسُهُمْ، يُعْطِيهِ السُّدُسَ، فَاِنْ زَادُوا عَلٰى سِتَّةٍ اَعْطَاهُ السُّدُسَ، وَصَارَ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمْ "

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ دادا کے بارے میں کلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ جب وہ خود دادا بن گئے تو انہوں نے فرمایا: پہلے میری بھی یہی رائے تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے تھی کہ دادا بھائی سے زیادہ حق دار ہوگا لیکن اس کے بارے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ دریافت کیا: کہ کیا تم میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بات سنی ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (یعنی دادا) کو ایک تہائی حصہ دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس دادا کے ساتھ (میت کے ورثاء میں سے) اور کون تھا؟ اس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک شخص نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا کو چھٹا حصہ دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کے ساتھ اور کون تھا؟ اس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے درخت کی مثال پیش کی جس میں سے ٹہنیاں نکلتی ہیں راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اس کے بعد کوئی چیز ذکر کی تھی جو مجھے یاد نہیں رہی بہرحال اس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ دادا کو ایک تہائی حصہ ملنا چاہیے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ امیر المومنین ایک درخت ہے جو پیدا ہوتا ہے اس میں سے ٹہنیاں نکلتی ہیں ان ٹہنیوں میں سے اور ٹہنیاں نکلتی ہیں تو کیا پہلے والی ٹہنی دوسرے ٹہنیوں سے زیادہ حق دار ہوگی جبکہ دوسری ٹہنیاں پہلے والی ٹہنی سے ہی نکلی ہیں اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے ایک وادی کی مثال پیش کی جس میں سیلاب آجاتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بھائی قرار دیا جبکہ وہ چھ افراد تک ہوں اور اسے چھٹا حصہ دیا۔

ان کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی مثال ایک سیلاب کی طرح دی جس میں سے ایک بہاؤ نکلتا ہے' اور پھر دو اور بہاؤ نکلتے ہیں انہوں نے فرمایا: اس

بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ وہ بہاؤ جو درمیانی ہے اگر یہ خشک ہو جائے تو کیا یہ دونوں بہاؤ کی طرف لوٹ جائے گا

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ اسے بھائی قرار دیتے تھے جب تک وہ تین تک ہوں اس وہ تین میں سے ایک شمار ہوگا اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ انہیں ایک تہائی حصہ دیتے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھائی قرار دیتے تھے جبکہ وہ چھ تک ہوں' تو وہ ان میں سے چھٹا شمار ہو گا حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے چھٹا حصہ دیتے تھے اگر چھ سے زیادہ بھائی ہوں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو چھٹا حصہ دیتے تھے اور جو اس کے علاوہ ہو وہ بھائیوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گا۔

19059 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: دَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُمْ عَنِ الْجَدِّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَهُ الثُّلُثُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَقَالَ زَيْدٌ: لَهُ الثُّلُثُ مَعَ الْاِخْوَةِ، وَلَهُ السُّدُسُ مِنْ جَمِيعِ الْفَرِيضَةِ، وَيُقَاسِمُ مَا كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَّهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ اَبٌ فَلَيْسَ لِلْاِخْوَةِ مَعَهُ مِيرَاثٌ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيمَ) (الحج: 78) وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهُ آبَاءٌ، قَالَ: فَاَخَذَ عُمَرُ بِقَوْلِ زَيْدٍ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلوایا اور ان سے دادا کا حکم دریافت کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے ہر حال میں ایک تہائی حصہ ملے گا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائیوں کے ہمراہ اسے ایک تہائی حصہ ملے گا ویسے اسے تمام وراثت میں سے چھٹا حصہ ملے گا اور مقاسمت کی جائے گی' اگر مقاسمت اس کے حق میں بہتر ہو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ باپ شمار ہو گا اس کی موجودگی میں بھائیوں کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے باپ ابراہیم کے دین پر''۔

حالانکہ ہمارے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان اور بھی آباؤ اجداد ہیں راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا تھا۔

19060 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِنَّمَا هٰذِهِ فَرَائِضُ عُمَرَ، وَلٰكِنَّ زَيْدًا اَثَارَهَا بَعْدَهُ، وَفَشَتْ عَنْهُ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ حصے ہیں لیکن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد اس کی مزید تحقیق کی اور اُن ہی سے یہ مسئلہ پھیلا ہے۔

19061 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُشْرِكُ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْاَخِ اِذَا لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُمَا، وَيَجْعَلُ لَهُ الثُّلُثَ مَعَ الْاَخَوَيْنِ، وَمَا كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَّهُ، قَاسَمَ وَلَا يُنْقِصُ مِنَ السُّدُسِ فِي جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ: ثُمَّ اَثَارَهَا زَيْدٌ بَعْدَهُ وَفَشَتْ عَنْهُ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دادا اور بھائی کو شراکت دار قرار دیتے تھے جب ان کے علاوہ اور

کوئی وارث نہ ہو اور دو بھائیوں کی موجودگی میں وہ دادا کو ایک تہائی حصہ دیتے تھے جبکہ مقاسمت اس کے حق میں زیادہ بہتر ہو تو وہ مقاسمت کر دیتے تھے تاہم پورے مال کے چھٹے حصے سے کم حصہ نہیں دیتے تھے راوی بیان کرتے ہیں: ان کے بعد حضرت زید نے اس کی مزید تحقیق کی اور انہی سے یہ مسئلہ پھیلا۔

19062 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ قَرَاَ كِتَابًا مِنْ مُعَاوِيَةَ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهُ عَنِ الْجَدِّ وَالْاَخِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ يَقُولُ: اللّٰهُ اَعْلَمُ وَحَضَرْتُ الْخَلِيفَتَيْنِ قَبْلَكَ - يُرِيدُ عُمَرَ وَعُثْمَانَ - يَقْضِيَانِ لِلْجَدِّ مَعَ الْاَخِ الْوَاحِدِ النِّصْفَ، وَمَعَ الِاثْنَيْنِ الثُّلُثَ، فَاِذَا كَانُوا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، لَمْ يُنْقِصْ مِنَ الثُّلُثِ شَيْئًا

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: انہوں نے وہ خط پڑھا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا جس میں ان سے دادا اور بھائی کا مسئلہ دریافت کیا تھا: تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن میں آپ سے پہلے کے دو خلفاء یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے ایک بھائی کے ہمراہ دادا کی صورت میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ دادا کو نصف ملے گا اور اگر دو بھائی ہوں' تو ایک تہائی حصہ ملے گا اور اگر زیادہ ہوں' تو ایک تہائی سے کم حصہ اسے نہیں ملے گا۔

19063 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُشْرِكُ الْجَدَّ مَعَ الْاِخْوَةِ، وَالْاَخَوَاتِ اِلَى الثُّلُثِ، فَاِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ، اَعْطَاهُ الثُّلُثَ، وَكَانَ لِلْاِخْوَةِ وَالْاَخَوَاتِ مَا بَقِيَ، وَيُقَاسِمُ بِالْاَخِ لِلْاَبِ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى اَخِيهِ وَلَا يُوَرِّثُ اَخًا لِاُمٍّ مَعَ جَدٍّ شَيْئًا، وَيُقَاسِمُ بِالْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ، الْاَخَوَاتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ، وَلَا يُوَرِّثُهُمْ شَيْئًا، وَاِذَا كَانَ اَخٌ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَعْطَاهُ النِّصْفَ، وَاِذَا كَانَ اَخَوَاتٌ وَجَدٌّ، اَعْطَاهُ مَعَ الْاَخَوَاتِ الثُّلُثَ، وَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، فَاِنْ كَانَتَا اُخْتَيْنِ، اَعْطَاهُمَا النِّصْفَ، وَلَهُ النِّصْفَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ایک تہائی حصے کے ساتھ شراکت دار دیتے تھے جب وہ ایک تہائی تک پہنچ جائے تو ایک تہائی دے دیتے تھے اور بہن بھائیوں کو باقی بچنے والا مال مل جاتا تھا' وہ بھائی کی باپ کے ساتھ مقاسمت کرتے تھے اور پھر بھائی کو لوٹا دیتے تھے وہ دادا کی موجودگی میں ماں کی طرف سے شریک بھائی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے وہ باپ کی طرف سے شریک بھائیوں کے ساتھ اور سگی بہنوں کے ساتھ مقاسمت کرتے تھے تاہم وہ انہیں کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیتے تھے لیکن اگر سگا بھائی موجود ہو' تو اسے نصف حصہ دے دیتے تھے اگر بہنیں اور دادا موجود ہو' تو وہ بہنوں کے ہمراہ اسے ایک تہائی حصہ دیتے تھے اور بہنوں کو دو تہائی حصہ مل جاتا تھا اگر دو بہنیں ہوتی تھیں تو انہیں نصف حصہ دے دیتے تھے اور دادا کو نصف دے دیتے تھے۔

19064 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يُشْرِكُ الْجَدَّ اِلَى سِتَّةٍ مَعَ الْاِخْوَةِ، وَيُعْطِي كُلَّ صَاحِبِ فَرِيضَةٍ فَرِيضَتَهُ، وَلَا يُوَرِّثُ اَخًا لِلْاُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَلَا اُخْتًا لِلْاُمِّ. وَلَا يُقَاسِمُ

بِالْاَخِ لِلْاَبِ مَعَ الْاَخِ لِلْاُمِّ وَالْاَبِ وَالْجَدِّ، وَلَا يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُ غَيْرُهُ اَخٌ وَاُخْتٌ، وَاِذَا كَانَتْ اُخْتٌ لِاَبٍ وَاُمٍّ، وَجَدٌّ وَاَخٌ لِاَبٍ اَعْطَى الْاُخْتَ النِّصْفَ، وَمَا بَقِيَ اَعْطَاهُ الْجَدَّ وَالْاَخَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ، فَاِنْ كَثُرَ الْاِخْوَةُ شَرَّكَهُ مَعَهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ السُّدُسُ، خَيْرًا لَهُ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ، فَاِذَا كَانَ السُّدُسُ خَيْرًا لَهُ اَعْطَاهُ السُّدُسَ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بھائیوں کے ہمراہ چھ تک میں دادا کو شراکت دار قرار دیتے تھے وہ ہر حصے دار کو اس کا حصہ دیتے تھے البتہ وہ دادا کے ہمراہ ماں کی طرف سے شریک بھائی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے اور ماں کی طرف سے شریک بہن کو بھی وارث قرار نہیں دیتے تھے وہ سگے بھائی اور دادا کی موجودگی میں باپ کی طرف سے شریک بھائی کے ساتھ مقاسمت نہیں کرتے تھے اور اولاد کی موجودگی میں چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے البتہ اگر اس کے ہمراہ کوئی بہن یا بھائی موجود ہو' تو معاملہ مختلف ہوتا تھا اگر سگی بہن اور دادا ہوتا اور باپ کی طرف سے شریک بھائی ہوتا تو وہ بہن کو نصف دیتے تھے اور جو باقی بچ جاتا تھا' وہ دادا کو دے دیتے تھے جو ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا تھا اگر زیادہ بھائی ہوتے تو وہ دادا کو ان کے ساتھ شراکت دار قرار دیتے یہاں تک اسے چھٹا حصہ ملنا اس کے لئے مقاسمت سے زیادہ بہتر ہوتا جب چھٹا حصہ زیادہ بہتر ہوتا تو وہ اسے چھٹا حصے دے دیتے تھے۔

19065 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ: شَرَّكَ الْجَدَّ اِلٰى ثَلَاثَةِ اِخْوَةٍ، فَاِذَا كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَعْطَاهُ الثُّلُثَ، فَاِنْ كُنَّ اَخَوَاتٍ، اَعْطَاهُنَّ الْفَرِيضَةَ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ، وَكَانَ لَا يُوَرِّثُ اَخًا لِاُمٍّ، وَلَا اُخْتًا لِاُمٍّ مَعَ الْجَدِّ، وَكَانَ يَقُوْلُ: لَا يُقَاسِمُ اَخٌ لِاَبٍ، اُخْتًا لِاَبٍ وَاُمٍّ مَعَ جَدٍّ، وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ اُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، وَاَخٍ لِاَبٍ وَجَدٍّ لِلْاُخْتِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ النِّصْفُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ. وَلَيْسَ لِلْاَخِ لِلْاَبِ شَيْءٌ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین بھائیوں تک دادا کو حصہ دار قرار دیتے تھے جب تین بھائیوں سے زیادہ ہوتے تھے تو وہ دادا کو ایک تہائی حصہ دے دیتے تھے اگر میت کی بہنیں ہوتی تھیں تو وہ انہیں فرض حصہ دیتے تھے اور جو باقی بچتا تھا' وہ دادا کو مل جاتا تھا' وہ دادا کے ہمراہ ماں کی طرف سے شریک بھائی یا ماں کی طرف سے شریک بہن کو وارث قرار نہیں دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے باپ کی طرف سے شریک بھائی دادا کے ہمراہ موجود سگی بہن کے ساتھ مقاسمت نہیں کرے گا وہ سگی بہن باپ کی طرف سے شریک بھائی اور دادا کے مسئلے میں یہ کہتے تھے سگی بہن کو نصف مل جائے گا جو باقی بچے گا وہ دادا کو مل جائے گا باپ کی طرف سے شریک بھائی کو کچھ نہیں ملے گا۔

19066 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ بَنِي الْاَخِ بِمَنْزِلَةِ اَبِيهِمْ، اِلَّا عَلِيٌّ، وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْقَهَ اَصْحَابًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے بھی بھائی کے بیٹوں کو ان کے باپ کی جگہ قرار نہیں دیا صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسا کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کے بھی شاگرد فقہ کے اتنے ماہر نہیں تھے جتنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اس کے ماہر تھے۔

19067 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يُوَرِّثُ ابْنَ اَخٍ مَعَ جَدِّهٖ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں: کسی نے بھی دادا کی موجودگی میں (میت کے) بھتیجے کو وارث قرار نہیں دیا۔

19068 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يُفَضِّلَانِ اُمًّا عَلٰى جَدٍّ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ماں کو دادا سے زیادہ نہیں دیتے تھے۔

19069 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اخْتَلَفَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَعُثْمَانُ، وَابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ جَدٍّ وَاُمٍّ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَلِلْاُمِّ الثُّلُثُ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَلِلْاُمِّ السُّدُسُ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ، وَقَالَ عُثْمَانُ: لِلْاُمِّ الثُّلُثُ، وَلِلْاُخْتِ الثُّلُثُ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ وَقَالَ زَيْدٌ: هِيَ عَلٰى تِسْعَةِ اَسْهُمٍ، لِلْاُمِّ الثُّلُثُ، وَمَا بَقِيَ فَثُلُثَانِ لِلْجَدِّ، وَالثُّلُثُ لِلْاُخْتِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِلْاُمِّ الثُّلُثُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ، وَلَيْسَ لِلْاُخْتِ شَيْءٌ،

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف آجاتا تھا کہ جب میت کا دادا اور ماں اور سگی بہن موجود ہوں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہن کو نصف ملے گا ماں کو ایک تہائی ملے گا اور دادا کو چھٹا حصہ ملے گا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہن کو نصف ملے گا ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اور دادا کو تیسرا حصہ ملے گا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ماں کو تیسرا حصہ ملے گا بہن کو ایک تہائی حصہ ملے گا اور دادا کو ایک تہائی حصہ ملے گا حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ نو حصوں میں تقسیم ہوگا ماں کو تین حصے ملیں گے جو باقی بچ جائے گا اس کے دو تہائی حصے دادا کو ملیں گے اور ایک تہائی حصہ بہن کو ملے گا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا جو باقی بچ جائے گا وہ دادا کو ملے گا بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

19070 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، مِثْلَهٗ

❀❀ اسی کی مانند روایت ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے۔

19071 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَتَيْتُ شُرَيْحًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اُمٍّ، وَاَخٍ، وَجَدٍّ، وَزَوْجٍ، فَقَالَ: لِلزَّوْجِ الشَّطْرُ، وَلِلْاُمِّ الثُّلُثُ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ فَعَاوَدْتُهٗ، فَقَالَ: لِلْبَعْلِ الشَّطْرُ، وَلِلْاُمِّ الثُّلُثُ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ فَعَاوَدْتُهٗ، فَقَالَ: لِلْبَعْلِ الشَّطْرُ، وَلِلْاُمِّ الثُّلُثُ، قَالَ: فَقَالَ الَّذِيْ يَقُوْمُ عَلٰى رَاْسِهٖ: اِنَّهٗ لَا يَقُوْلُ فِي الْجَدِّ شَيْئًا قَالَ: "فَاَتَيْتُ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ فَفَرَضَهَا عَلٰى سِتَّةٍ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْاُمِّ سَهْمٌ، وَلِلْاَخِ

سَهْمٌ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ " قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَبَلَغَنِي أَنَّهُ قَالَ: هَكَذَا قَسَمَهَا ابْنُ مَسْعُودٍ

❀❀ ابواسحٰق بیان کرتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس آیا اور ان سے ماں، بھائی، دادا اور شوہر کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: شوہر کو نصف ملے گا ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے میں نے ان سے دوبارہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: شوہر کو نصف ملے گا ماں کو ایک تہائی ملے گا اس کے بعد وہ پھر خاموش ہو گئے میں نے ان سے دوبارہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: شوہر کو نصف ملے گا ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا جو شخص ان کے سرہانے کھڑا ہوا تھا اس نے بتایا: یہ دادا کے بارے میں کچھ نہیں کہتے ہیں

راوی کہتے ہیں: میں عبیدہ سلمانی کے پاس آیا تو انہوں نے اس کی وراثت کو چھ حصوں میں تقسیم کیا شوہر کو نصف ملے گا ماں کو ایک حصہ ملے گا بھائی کو ایک حصہ ملے گا اور دادا کو ایک حصہ ملے گا سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے انہوں نے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی طرح تقسیم کی ہے۔

19072 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ فِي جَدٍّ، وَبِنْتٍ، وَأُخْتٍ: فَرِيضَتُهُمْ مِنْ أَرْبَعَةٍ لِلْبِنْتِ سَهْمَانِ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ، وَلِلْأُخْتِ سَهْمٌ، وَإِنْ كَانَتْ أُخْتَانِ، جَعَلَهَا مِنْ ثَمَانِيَةٍ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ أَرْبَعَةً، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ، وَلِلْأُخْتَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا سَهْمٌ، فَإِنْ كُنَّ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ، جَعَلَهَا مِنْ عَشَرَةِ أَسْهُمٍ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ، وَلِلْأَخَوَاتِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَهْمٌ

❀❀ ابراہیم نخعی نے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ دادا، بیٹی اور بہن کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ وراثت چار حصوں میں تقسیم ہوگی بیٹی کو دو حصے ملیں گے دادا کو ایک حصہ ملے گا اور بہن کو ایک حصہ ملے گا اگر دو بہنیں ہوں' تو پھر وراثت آٹھ حصوں میں تقسیم ہوگی بیٹی کو نصف یعنی چار حصے ملیں گے دادا کو دو حصے ملیں گے اور دونوں بہنوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک حصہ ملے گا اگر تین بہنیں ہوں' تو وہ وراثت کو دس حصوں میں تقسیم کرتے ہیں بیٹی کو نصف یعنی پانچ حصے ملیں گے دادا کو دو حصے ملیں گے اور بہنوں کو تین حصے ملیں گے ان میں سے ہر ایک کو ایک حصہ مل جائے گا۔

19073 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عُمَرَ: قَضَى فِي جَدٍّ، وَأُمٍّ، وَأُخْتٍ، فَجَعَلَ لِلْأُخْتِ النِّصْفَ، وَلِلْأُمِّ سَهْمًا، وَلِلْجَدِّ سَهْمَيْنِ لَمْ يُفَضِّلْ أُمًّا عَلَى جَدٍّ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا، ماں اور بہن کے بارے میں فیصلہ دیا ہے انہوں نے بہن کو نصف حصہ دیا ماں کو ایک حصہ دیا اور دادا کو دو حصے دیے وہ ماں کو دادا سے زیادہ ادائیگی نہیں کرتے۔

19074 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ فِي أُمٍّ، وَأُخْتٍ، وَزَوْجٍ، وَجَدٍّ: هِيَ مِنْ ثَمَانِيَةٍ لِلْأُخْتِ النِّصْفُ ثَلَاثَةً، وَلِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلَاثَةً، وَلِلْأُمِّ سَهْمٌ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ وَقَالَ عَلِيٌّ: هِيَ مِنْ تِسْعَةٍ لِلزَّوْجِ ثَلَاثَةٌ، وَلِلْأُخْتِ ثَلَاثَةٌ، وَلِلْأُمِّ سَهْمَانِ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ وَقَالَ زَيْدٌ: هِيَ مِنْ سَبْعَةٍ

وَعِشْرِينَ، وَهِيَ الْاَكْدَرِيَّةُ - وَيَعْنِي اُمَّ الْفُرُوجِ - جَعَلَهَا مِنْ تِسْعَةِ اَسْهُمٍ، ثُمَّ ضَرَبَهَا فِي ثَلَاثَةٍ، فَصَارَتْ سَبْعَةً وَعِشْرِينَ، فَلِلزَّوْجِ تِسْعَةٌ، وَلِلْاُمِّ سِتَّةٌ، وَلِلْجَدِّ ثَمَانِيَةٌ، وَلِلْاُخْتِ اَرْبَعَةٌ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میت کی ماں، بہن، شوہر اور دادا کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ یہ آٹھ حصوں میں تقسیم ہوگی بہن کو نصف یعنی تین حصے ملیں گے شوہر کو نصف یعنی تین حصے ملیں گے ماں کو ایک حصہ ملے گا اور دادا کو ایک حصہ ملے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ نو حصوں میں تقسیم ہوگی شوہر کو تین حصے ملیں گے بہن کو تین حصے ملیں گے ماں کو دو حصے ملیں گے اور دادا کو ایک حصہ ملے گا حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ ستائیس سے تقسیم ہوگی یہ مسئلہ ''اکدریہ'' ہے انہوں نے اسے نو حصوں میں تقسیم کیا پھر اسے تین کے ساتھ ضرب دے دی تو یوں ستائیس حصے ہوگئے شوہر کو نو حصے ملیں گے ماں کو چھ حصے ملیں گے دادا کو آٹھ حصے ملیں گے اور بہن کو چار حصے ملیں گے۔

19075 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فِي امْرَاَةٍ، وَاُمٍّ، وَاَخٍ، وَجَدٍّ، هِيَ مِنْ اَرْبَعَةٍ، لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ سَهْمٌ وَقَالَ غَيْرُ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: هِيَ مِنْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ، لِلْاُمِّ السُّدُسُ اَرْبَعَةً، وَلِلْمَرْاَةِ الرُّبُعُ سِتَّةً، وَمَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْاَخِ سَبْعَةً سَبْعَةً

❀❀ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میت کی بیوی، ماں بھائی اور دادا موجود ہوں' تو یہ چار حصوں میں تقسیم ہوگی ان میں سے ہر ایک کو ایک حصہ مل جائے گا اعمش کے علاوہ دیگر حضرات نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ وراثت چوبیس حصوں میں تقسیم ہوگی ماں کو چھٹا حصہ یعنی چار حصے ملیں گے بیوی کو چوتھائی حصہ یعنی چھ حصے ملیں گے جو باقی بچ جائے گا وہ دادا اور بھائی کے درمیان سات سات حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

19076 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ: كَانَ يَقُوْلُ فِي جَدٍّ، وَاُخْتٍ لِاَبٍ، وَاُمٍّ، وَاَخَوَيْنِ لِلْاَبِ، لِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَمَا بَقِيَ لِلْجَدِّ، وَلَيْسَ لِلْاَخَوَيْنِ شَيْءٌ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادا، باپ کی طرف سے شریک بہن، ماں باپ کی طرف سے طرف شریک دو بھائیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: بہن کو نصف ملے گا جو باقی بچے گا وہ دادا کو مل جائے گا دونوں بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

19077 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَرِّثُ اَخًا لِاُمٍّ مَعَ جَدٍّ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی بھی دادا کی موجودگی میں ماں کی طرف سے شریک بھائی کو وارث قرار نہیں دیتا۔

19078 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا كَانَ جَدٌّ، وَاُخْتٌ فَهِيَ مِنْ ثَلَاثَةٍ لِلْجَدِّ اثْنَانِ، وَلِلْاُخْتِ وَاحِدٌ، فَاِنْ كُنَّ ثَلَاثَ اَخَوَاتٍ، وَجَدٍّ فَهِيَ عَلٰى خَمْسَةٍ، فَاِذَا كُنَّ اَرْبَعًا وَجَدًّا فَهِيَ عَلٰى سِتَّةٍ، فَاِذَا كُنَّ خَمْسًا، فَاضْرِبْ ثَلَاثَةً فِي خَمْسَةٍ، فَتَكُوْنُ عَلٰى خَمْسَةَ عَشَرَ، فَاِذَا كَانَ الثُّلُثُ خَيْرًا لِلْجَدِّ، فَاضْرِبْ

الثُّلُثَ فِي نِصْفٍ، ثُمَّ تَأْخُذُ الثُّلُثَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ، فَتَدْفَعُهُ إِلَى الْجَدِّ، وَمَا بَقِيَ عَلَى قَدْرِ سِهَامِهِمْ، فَإِذَا لُحِقَتْ أُمٌّ مَعَ أُخْتٍ وَجَدٍّ فَهِيَ مِنْ تِسْعَةٍ، لِلْأُمِّ الثُّلُثُ، وَبَقِيَ سِتَّةٌ فَلِلْجَدِّ، أَرْبَعَةٌ وَاثْنَانِ لِلْأُخْتِ، فَإِنْ لُحِقَتْ أُخْرَى، فَهِيَ مِنْ سِتَّةٍ، ثُمَّ ضُرِبَتْ سِتَّةٌ فِي أَرْبَعَةٍ فَذَلِكَ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ، لِلْأُمِّ السُّدُسُ أَرْبَعَةً، وَلِلْجَدِّ عَشَرَةٌ، وَلِلْأُخْتَيْنِ عَشَرَةٌ، فَإِذَا كُنَّ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ وَجَدًّا، فَهِيَ مِنْ سِتَّةٍ، فَالسُّدُسُ لِلْأُمِّ، وَيَبْقَى خَمْسَةٌ، بَيْنَهُنَّ ثَلَاثَةُ أَخْمَاسٍ لِلْأَخَوَاتِ، وَخُمُسَانِ لِلْجَدِّ، فَإِنْ كُنَّ أَرْبَعَ أَخَوَاتٍ وَجَدًّا، صَارَتِ الْمُقَاسَمَةُ وَالثُّلُثُ سَوَاءً، فَهِيَ مِنْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ، لِلْأُمِّ ثَلَاثَةٌ، هُوَ السُّدُسُ، وَلِلْجَدِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ خَمْسَةً، وَعَشَرَةٌ بَيْنَ الْأَخَوَاتِ، وَمَا كَثُرَ مِنَ الْأَخَوَاتِ فَهِيَ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ، يُدْفَعُ السُّدُسُ إِلَى الْأُمِّ، وَثُلُثُ مَا بَقِيَ لِلْجَدِّ، فَإِنِ اسْتَقَامَ، فَمَا بَقِيَ لِلْأَخَوَاتِ، وَإِلَّا ضُرِبَ جَمِيعًا فِي الْأَخَوَاتِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب دادا اور ایک بہن موجود ہو' تو یہ تین حصوں میں تقسیم ہوگی دادا کو دو حصے ملیں گے بہن کو ایک حصہ ملے گا اگر تین بہنیں ہوں' تو یہ پانچ حصوں میں تقسیم ہوگی اگر چار بہنیں اور دادا ہو' تو چھ حصوں میں تقسیم ہوگی اگر پانچ بہنیں ہوں' تو تم تین کو پانچ سے ضرب دے دو گے تو یہ پندرہ ہو جائیں گے اگر ایک تہائی حصہ دادا کے حق میں زیادہ بہتر ہو' تو پھر تم تین کو نصف میں ضرب دے دو پھر تم پورے مال کا ایک تہائی حصہ حاصل کرو گے اور اسے دادا کے حوالے کر دو گے اور جو باقی بچے گا وہ دوسروں کے حصوں کے مطابق ہوگا جب ماں' بہن اور دادا کے ساتھ شامل ہو جائے تو پھر تقسیم نو سے ہوگی ماں کو تین حصے ملیں گے اور باقی چھ بچ جائیں گے تو دادا کو اس میں سے چار ملیں گے اور بہن کو دو مل جائیں گے اگر اس کے ساتھ ایک اور بہن شامل ہو جاتی ہے' تو پھر یہ تقسیم چھ سے ہوگی پھر اس چھ کو چار سے ضرب دیں گے تو چوبیس ہو جائیں گے ماں کو چھٹا حصہ یعنی چار ملیں گے دادا کو دس حصے ملیں گے اور دونوں بہنوں کو دس حصے مل جائیں گے اگر تین بہنیں اور دادا ہو' تو تقسیم چھ سے ہوگی ماں کا چھٹا حصہ ہوگا باقی پانچ حصے بچ جائیں گے تو وہ ان بہنوں کے درمیان پانچ کے تین حصوں کے حساب سے بہنوں کو ملیں گے اور دو پانچویں حصے دادا کو مل جائیں گے جب چار بہنیں اور دادا ہو' تو پھر مقاسمت ہوگی اور ایک تہائی حصہ مکمل ہوگا تو یہ تقسیم اٹھارہ سے ہوگی ماں کو تین حصے ملیں گے جو چھٹا حصہ بنتا ہے دادا کو باقی بچ جانے والے مال کا ایک تہائی حصہ یعنی پانچ حصے ملیں گے اور دس حصے بہنوں کے درمیان تقسیم ہو جائیں گے بہنیں اگر زیادہ ہوں' تو پھر اٹھارہ سے تقسیم ہوگی چھٹا حصہ ماں کو مل جائے گا جو باقی بچے گا اس کا ایک تہائی حصہ دادا کو ملے گا اگر یہ تقسیم ٹھیک ہو رہی ہو' تو صحیح ہے ورنہ جو باقی بچے گا وہ بہنوں کو مل جائے گا ورنہ پورے کو بہنوں میں ضرب دے دی جائے گی۔

بَابُ فَرْضِ الْجَدَّاتِ

باب: دادی کا حصہ

19079 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ السُّدُسَ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: جَدَّتَا اَبِيهِ اُمُّ اُمِّهِ وَاُمُّ اَبِيهِ وَجَدَّتُهُ اُمُّ اُمِّهِ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے نبی اکرم ﷺ نے تین دادیوں (اور نانیوں) کو چھٹا حصہ دیا تھا راوی کہتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: وہ کون تھیں؟ انہوں نے فرمایا: دو تو باپ کی دادیاں تھیں یعنی ایک باپ کی نانی تھی اور ایک باپ کی دادی تھی اور ایک میت کی نانی تھی۔

19080 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا كُنَّ الْجَدَّاتُ اَرْبَعًا، طُرِحَتْ اُمُّ اَبِى الْاُمِّ، وَوَرِثْنَ السُّدُسَ، اَثْلَاثًا بَيْنَهُنَّ

❀❀ معمر، قتادہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب چار جدات ہوں تو ماں کی دادی کو الگ کر دیا جائے گا اور باقی جدات چھٹے حصے کی وارث بن جائیں گی جو ان کے درمیان تین حصوں میں تقسیم ہوگا۔

19081 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: جِئْنَ اَرْبَعُ جَدَّاتٍ اِلَى مَسْرُوقٍ فَوَرَّثَ ثَلَاثًا، وَاَلْغَى جَدَّةَ اُمِّ اَبِى الْاُمِّ

❀❀ اشعث نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے چار جدات مسروق کے پاس آئیں تو انہوں نے تین کو وارث قرار دیا اور انہوں نے ایک جدہ یعنی ماں کی دادی کو لغو قرار دیا۔

19082 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا يَرِثُ الْجَدُّ اَبُو الْاُمِّ شَيْئًا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جد یعنی نانا کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

19083 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلَى اَبِى بَكْرٍ تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنَ ابْنِ ابْنِهَا اَوِ ابْنِ ابْنَتِهَا، لَا اَدْرِى اَيَّتُهُمَا هِىَ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: لَا اَجِدُ لَكِ فِى الْكِتَابِ شَيْئًا، وَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِى لَكِ بِشَىْءٍ، وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ الْعَشِيَّةَ، فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ، اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اِنَّ الْجَدَّةَ اَتَتْنِى تَسْاَلُنِى مِيرَاثَهَا مِنَ ابْنِ ابْنِهَا اَوِ ابْنِ ابْنَتِهَا، وَاِنِّى لَمْ اَجِدْ لَهَا فِى الْكِتَابِ شَيْئًا، وَلَمْ اَسْمَعِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِى لَهَا بِشَىْءٍ، فَهَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا شَيْئًا؟ فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِى لَهَا بِالسُّدُسِ، فَقَالَ: هَلْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ اَحَدٌ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِى لَهَا بِالسُّدُسِ فَاَعْطَاهَا اَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ، فَلَمَّا كَانَتْ خِلَافَةُ عُمَرَ جَاءَتْهُ الْجَدَّةُ الَّتِى تُخَالِفُهَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّمَا كَانَ الْقَضَاءُ فِى غَيْرِكِ، وَلٰكِنْ اِذَا اجْتَمَعْتُمَا فَالسُّدُسُ بَيْنَكُمَا، وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا

❀❀ زہری نے قبیصہ بن ذویب کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک جدہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس نے اپنے پوتے

یا اپنے نواسے کی وراثت کا مطالبہ کیا مجھے نہیں معلوم کہ ان میں سے کس کا مسئلہ تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے لئے اللہ کی کتاب میں کچھ نہیں پاتا ہوں اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں کوئی فیصلہ دیتے ہوئے بھی نہیں سنا ہے البتہ میں شام کو لوگوں سے اس بارے میں دریافت کروں گا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھا دی تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ایک جدہ میرے پاس آئی تھی جو اپنے پوتے یا نواسے کی وراثت کے حوالے سے مطالبہ کر رہی تھی مجھے اللہ کی کتاب میں اس کا کوئی حصہ نہیں ملا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی میں نے اس بارے میں کوئی فیصلہ دیتے ہوئے نہیں سنا کیا آپ لوگوں میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس بارے میں کوئی فیصلہ سنا ہے' تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو چھٹا حصہ دینے کا فیصلہ دیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ کے ساتھ کسی اور نے بھی یہ بات سنی ہے' تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھٹا حصہ دینے کا فیصلہ دیا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چھٹا حصہ دے دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو ایک جدہ ان کے پاس بھی آئی جو پہلی جدہ سے مختلف تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ پہلا جو فیصلہ ہے وہ تمہارے علاوہ اور جدہ (دادی یا نانی) کے بارے میں تھا لیکن جب تم دونوں اکٹھی ہو جاؤ تو چھٹا حصہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور تم دونوں میں سے جو اکیلی ہو' تو یہ چھٹا حصہ اسے مل جائے گا۔

19084 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: جَاءَتْ جَدَّاتٌ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ: فَاَعْطَى الْمِيرَاثَ اُمَّ الْاُمِّ دُوْنَ اُمِّ الْاَبِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ، قَدْ اَعْطَيْتَ الْمِيرَاثَ الَّتِيْ لَوْ اَنَّهَا مَاتَتْ لَمْ يَرِثْهَا، فَجَعَلَ الْمِيرَاثَ بَيْنَهُمَا

❀❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: کچھ جدات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو انہوں نے نانی کو وراثت دے دی دادی کو نہیں دی بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری صاحب جن کا نام عبدالرحمٰن بن سہل تھا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! کیا آپ اسے وراثت دے رہے ہیں کہ اگر وہ عورت فوت ہو جاتی تو یہ میت اس کی وارث نہ بنتی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ وراثت ان دونوں جدات کے درمیان تقسیم کر دی۔

19085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ هِيَ اَقْعَدُ، فَاَعْطِهَا السُّدُسَ، وَاِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ هِيَ اَقْعَدُ، فَشَرِّكْ بَيْنَهُمَا

❀❀ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: جب ماں کی طرف والی جدہ زیادہ قریبی ہو' تو اسے چھٹا حصہ دے دو اور جب ماں کی طرف والی جدہ زیادہ قریبی ہو' تو اسے ان دونوں کا شریک قرار دے دو (عربی متن میں اسی طرح ہے' لیکن شاید یہ تصحیف ہے)۔

19086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، قَالَ: اَدْرَكْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَطَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُوْلُوْنَ: اِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ هِيَ اَقْرَبُ، فَهِيَ

اَحَقُّ بِه، وَاِذَا كَانَتْ اَبْعَدَ، فَهُمَا سَوَاءٌ،

❀❀ ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے خارجہ بن زید اور طلحہ بن عبداللہ بن عوف اور سلیمان بن یسار کو یہ فرماتے ہوئے پایا ہے کہ ماں کی طرف والی جدہ زیادہ قریب ہوگی اور وہ وراثت کی زیادہ حق دار ہوگی لیکن جب وہ دور کی ہو تو پھر وہ دونوں برابر شمار ہوں گی۔

19087 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یہی فرماتے ہیں۔

19088 - آثارِ صحابہ: اعَنِ لثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

19089 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ زَيْدٌ يَقْضِي لِلْجَدَّتَيْنِ اَيَّتُهُمَا كَانَتْ اَقْرَبَ فَهِيَ اَوْلٰى وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ: يُسَاوِي بَيْنَهُنَّ كَانَتْ اَقْرَبَ اَوْ لَمْ تَكُنْ اَقْرَبَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ نے دو جدات کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ان دونوں میں سے جو بھی زیادہ قریبی ہوگی وہ زیادہ حق دار ہوگی جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کو برابر قرار دیتے ہیں خواہ وہ زیادہ قریبی ہو یا زیادہ قریبی نہ ہو۔

19090 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، وَاَبِي سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَا يُوَرِّثَانِ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا، وَيُوَرِّثَانِ الْقُرْبٰى مِنَ الْجَدَّاتِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ، اَوْ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا، وَمَا قَرُبَ مِنَ الْجَدَّاتِ، وَمَا بَعُدَ مِنْهُنَّ، جَعَلَ لَهُنَّ السُّدُسَ، اِذَا كُنَّ مِنْ مَكَانَيْنِ شَتّٰى، وَاِذَا كُنَّ مِنْ مَكَانٍ وَاحِدٍ وَرَّثَ الْقُرْبٰى

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جدة کو اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث قرار نہیں دیتے ہیں وہ باپ کی طرف یا ماں کی طرف والی قریبی جدات کو وارث قرار دیتے ہیں امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جدة کے بیٹے کی موجودگی میں جدة کو بھی وارث قرار دیتے ہیں جدات قریبی ہوں یا دور کی ہوں وہ انہیں چھٹا حصہ دیتے ہیں جبکہ وہ دو مختلف مقامات سے تعلق رکھتی ہوں لیکن اگر وہ ایک ہی مرتبے کی ہوں، تو پھر وہ قریبی کو وارث قرار دیتے ہیں۔

19091 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُثْمَانَ: لَمْ يُوَرِّثِ الْجَدَّةَ اِنْ كَانَ ابْنُهَا حَيًّا، وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دادی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے اگر اس کا بیٹا زندہ ہو لوگ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

19092 - آثارِصحابہ:اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَحْجُبُ الْجَدَّاتِ اِلَّا الْاُمُّ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جدات کوصرف ماں محجوب کرتی ہے۔

19093 - حدیث نبوی:اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ اَبٍ مَعَ ابْنِهَا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: پہلی جدۃ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دیا تھا' وہ باپ کی ماں تھی اوراس کے بیٹے کے ہمراہ (اسے وراثت میں حصہ دیا گیا تھا)۔

19094 - آثارِصحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُوْلُ: وَرَّثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَدَّةً مَعَ ابْنِهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ: امْرَاَةٌ مِنْ ثَقِيفٍ اِحْدَى بَنِيْ نَضْلَةَ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جدۃ کواس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث قرار دیا تھا۔

ابن جریج اور ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: وہ ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون تھی جس کا تعلق بنونضلہ سے تھا۔

19095 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ شُرَيْحًا: كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَهُوَ حَيٌّ

❀❀ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: قاضی شریح جدۃ کے بیٹے کی موجودگی میں اسے وارث قرار دیتے ہیں جبکہ اس کا بیٹا زندہ ہو۔

19096 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: تَرِثُ الْجَدَّةُ مَعَ ابْنِهَا

❀❀ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: جدۃ اپنے بیٹے کے ہمراہ وارث بنے گی۔

19097 - آثارِصحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ: كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَقَضَى بِذٰلِكَ بِلَالٌ، وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَى الْبَصْرَةِ "

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جدا کواس کے بیٹے کے ہمراہ وارث قرار دیتے تھے بلال بن ابوبردہ جب بصرہ کے امیر تھے توانہوں نے بھی اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

19098 - آثارِصحابہ:اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ وَرَّثَ الْجَدَّتَيْنِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: وہ پہلے فرد جنہوں نے دوجدات کووارث قرار دیا وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے ان دونوں کوجمع کر دیا تھا۔

19099 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَا يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ اُمَّ الْاَبِ وَابْنُهَا حَيٌّ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جدہ یعنی دادی کواس وقت وارث قرارنہیں دیتے جب اس کا بیٹا زندہ ہو۔

19100 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ وَلَدِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ: وَرَّثَهَا وَابْنُهَا حَيٌّ وَقَضَى بِذَلِكَ بِلَالٌ فِي وِلَايَتِهِ عَلَى الْبَصْرَةِ "

❀❀ ابوبردہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اسے وارث قرار دیتے ہیں جبکہ اس کا وارث زندہ ہو بلال (جوحضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں) نے بصرہ میں اپنی گورنری کے دوران اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

19101 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ: اَنَّهُ وَرَّثَهَا مَعَ ابْنِهَا

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ اس (یعنی دادی) کواس کے بیٹے کے ہمراہ وارث قرار دیتے ہیں۔

بَابُ مَنْ لَا يَحْجُبُ

باب: کون مجوب نہیں کرتا ہے؟

19102 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: الْاِخْوَةُ الْمَمْلُوكُونَ وَالنَّصَارَى يَحْجُبُونَ الْاُمَّ، وَلَا يَرِثُونَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ: وَاِنَّمَا تَحْجُبُ الْمَرْاَةُ وَالزَّوْجُ وَالْاُمُّ، وَلَا يَحْجُبُ غَيْرُهُمْ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب (میت کے) بھائی غلام ہوں یا عیسائی ہوں تو وہ ماں کومجوب کر دیں گے اور وہ وارث نہیں بنیں گے

سفیان نے اس روایت میں ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے عورت (یعنی میت کی بیوی) شوہر اور ماں مجوب کر دیتے ہیں ان کے علاوہ کوئی اور مجوب نہیں کرتا۔

19103 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، وَزَيْدًا، قَالَا: لَا يَحْجُبُونَ وَلَا يَرِثُونَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَالْقَاتِلُ عِنْدَنَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لَا يَحْجُبُ وَلَا يَرِثُ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ یہ دونوں فرماتے ہیں: یہ لوگ مجوب نہیں کرتے ہیں اور وارث بھی نہیں بنتے ہیں (یعنی عیسائی اور غلام بھائی) سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک قاتل کا حکم بھی اس کی مانند ہے وہ نہ تو مجوب کرتا ہے اور نہ ہی وارث بنتا ہے۔

19104 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا يَحْجُبُ مَنْ لَا يَرِثُ

❀❀ ابن سیرین نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے جو وارث نہیں بنتا وہ مجوب بھی نہیں کرسکتا۔

19105 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ، وَتَرَكَ اَمَةً مَمْلُوكَةً، وَجَدَّتَهُ - اُمَّ اُمِّهِ - حُرَّةً هَلْ تَرِثُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ تَرِثُهُ

❀❀ ابن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو فوت ہو جاتا ہے اور ایک مملوکہ کنیز اور ایک جدۃ یعنی نانی کو چھوڑ کر جاتا ہے جو آزاد ہوتی ہے تو کیا وہ نانی اس کی وارث بنے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اس کی وارث بنے گی۔

19106 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّ مَوْلًى لِقَوْمٍ مَاتَ، وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ابْنَ اَخٍ لَهُ، وَاَخُوهُ مَمْلُوكٌ، وَقَدْ كَانَ قَضَى شُرَيْحٌ بِالْمِيرَاثِ لِلْمَوَالِي، فَقِيلَ لِاَخِيهِ: هَلْ لَكَ مِنْ وَلَدٍ؟، قَالَ: نَعَمِ ابْنٌ حُرٌّ، فَاَتَى شُرَيْحًا: فَرَدَّ عَلَيْهِ الْمِيرَاثَ

❀❀ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: ایک قوم کے آزاد کردہ غلام کا انتقال ہوگیا اس نے پسماندگان میں صرف اپنا بھتیجا چھوڑا اس کا بھائی ایک غلام تھا تو قاضی شریح نے وراثت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ موالی کو ملے گی اس کے بھائی سے دریافت کیا گیا: کیا تمہاری کوئی اولاد ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! ایک بیٹا ہے وہ قاضی شریح کے پاس آیا تو قاضی شریح نے وراثت اسے دے دی۔

19107 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: "لَا يَحْجُبُ الْقَاتِلُ، وَلَا يَرِثُ، قَالَ: وَالْعَبْدُ، وَالْيَهُودِيُّ، وَالنَّصْرَانِيُّ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ"

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: قاتل نہ تو مجوب کرتا ہے اور نہ ہی وارث بنتا ہے وہ فرماتے ہیں: غلام، یہودی اور عیسائی کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

19108 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي صَادِقٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يَحْجُبُ مَنْ لَا يَرِثُ

❀❀ ابوصادق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جو وارث نہیں بنتا وہ مجوب بھی نہیں کرتا۔

بَابُ الْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ وَمِيرَاثِ الْقَرَابَةِ

باب: خالہ پھوپھی اور قریبی رشتے داروں کی وراثت کا حکم

19109 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَجُلٌ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ خَالَتَهُ، وَعَمَّتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَالَةُ وَالْعَمَّةُ يُرَدِّدُهُمَا، كَذٰلِكَ يَنْتَظِرُ الْوَحْيَ فِيهِمَا، فَلَمْ يَاْتِهِ فِيهِمَا شَيْءٌ " فَعَاوَدَ الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَعَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ قَوْلِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَاْتِهِ فِيهِمَا شَيْءٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَاْتِنِي فِيهِمَا شَيْءٌ

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص فوت ہو گیا ہے اس نے اپنی خالہ اور پھوپھی (پسماندگان) چھوڑی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خالہ اور پھوپھی آپ ان کلمات کو دہراتے رہے آپ ان کے بارے میں وحی کا انتظار کرتے رہے لیکن ان کے بارے میں آپ کے پاس کوئی وحی نہیں آئی اس کے بعد اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دوبارہ یہی سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ دوبارہ ان کلمات کو دہراتے رہے ایسا تین مرتبہ ہوا لیکن ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ان دونوں کے بارے میں کوئی چیز (یعنی وحی کا حکم) نہیں آیا۔

19110 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: الْعَمَّةُ وَالْخَالَةُ لَا تَرِثَانِ شَيْئًا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: پھوپھی اور خالہ کسی چیز کی وارث نہیں بنیں گی۔

19111 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَجُلٌ تَرَكَ خَالَتَهُ وَعَمَّتَهُ فَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ

❀❀ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! (ایک میت نے پسماندگان میں) اپنی خالہ اور اپنی پھوپھی چھوڑی ہے تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

19112 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيِّ قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ يَسْاَلُ عَنْ عَمَّةٍ، وَخَالَةٍ، فَقَالَ شَيْخٌ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: جَعَلَ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَيْنِ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثَ فَهَمَّ عَبْدُ الْمَلِكِ اَنْ يَكْتُبَ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: فَاَيْنَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

❀❀ قیس بن حبتر نہشلی بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے خط لکھ کر پھوپھی اور خالہ کے بارے میں دریافت کیا' تو ایک بزرگ نے بتایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا ہے انہوں نے پھوپھی کے لئے دو تہائی حصہ اور خالہ کے لئے ایک تہائی حصہ مقرر کیا تھا عبدالملک نے اس بارے میں خط لکھنے کا ارادہ کیا پھر اس نے کہا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے؟

19113 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُمَرَ: قَضٰى فِیْ عَمَّةٍ وَخَالَةٍ، جَعَلَ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھوپھی اور خالہ کے بارے میں فیصلہ دیا تھا۔ انہوں نے پھوپھی کو دو تہائی حصہ اور خالہ کو ایک تہائی حصہ دیا تھا۔

19114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَغَيْرِهٖ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: وَرَّثَ الْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ، جَعَلَ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَيْنِ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثَ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پھوپھی اور خالہ کو وارث قرار دیا انہوں نے پھوپھی کو دو حصے اور خا کہ کو ایک حصہ دیا تھا۔

19115 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: الْعَمَّةُ بِمَنْزِلَةِ الْاَبِ، وَالْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ، وَبِنْتُ الْاَخِ بِمَنْزِلَةِ الْاَخِ، وَكُلُّ ذِیْ رَحِمٍ يَنْزِلُ بِمَنْزِلَةِ رَحِمِهٖ، الَّتِیْ يَرِثُ بِهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ وَارِثٌ ذُو قَرَابَةٍ

❀❀ امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے پھوپھی باپ کی جگہ ہوگی اور خالہ ماں کی جگہ ہوگی اور بھتیجی بھائی کی جگہ ہوگی ہر رشتے دار اپنے رشتے کی جگہ پر ہوگا جس کے حوالے سے وہ وارث بنے گا جبکہ کوئی اور رشتے دار وارث موجود نہ ہو۔

19116 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: اَنْزِلُوهُمْ بِمَنْزِلَةِ آبَائِهِمْ

❀❀ امام شعبی نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے تم انہیں ان کے باپ کی جگہ رکھو گے۔

19117 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِی الْمُخَارِقِ فِیْ رَجُلٍ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ: لِعَمَّتِهٖ ثُلُثَا مَالِهٖ، وَلِخَالَتِهٖ الثُّلُثُ قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ: فَاُمٌّ مَعَهُمَا، قَالَ: يَرَوْنَ وَاَنَا اَنَّ الْاُمَّ اَحَقُّ، قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ: فَابْنَةٌ مَعَ الْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ، فَقَالَ: يَرَوْنَ وَاَنَا اَنَّ الْبِنْتَ لَهَا الْمَالُ كُلُّهٗ دُوْنَهُمَا، قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ: فَابْنَةُ بِنْتِ عَمَّةٍ وَخَالَةٌ؟ قَالَ: لِبِنْتِ بِنْتِ الْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ قَالَ: وَيَقُوْلُوْنَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّهٗ قَضٰى فِیْ اُمٍّ، وَاَخٍ مِّنْ اُمٍّ، لِاَخِيهِ السُّدُسَ، وَمَا بَقِیَ لِاُمِّهٖ

❀❀ عبدالکریم بن ابو مخارق ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو پھوپھی اور خالہ چھوڑ کر جاتا ہے کہ اس کی پھوپھی

کواس کے مال کا دوتہائی حصہ ملے گا اور اس کی خالہ کو ایک تہائی حصہ ملے گا میں نے عبدالکریم سے دریافت کیا: اگر ان دونوں کے ساتھ اس کی ماں بھی موجود ہو انہوں نے فرمایا: وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں اور میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ ماں زیادہ حق دار ہوگی میں نے دریافت کیا: اگر میت کی بیٹی بھی خالہ اور پھوپھی کے ساتھ موجود ہو تو انہوں نے فرمایا: لوگ یہ سمجھتے ہیں اور میرا بھی یہی موقف ہے کہ میت کی بیٹی کو پورا مال مل جائے گا پھوپھی اور خالہ کو کچھ نہیں ملے گا میں نے عبدالکریم سے دریافت کیا: پھوپھی اور خالہ کی نواسی کی کا کیا حکم ہوگا انہوں نے فرمایا: پھوپھی کی نواسی کو دوتہائی حصہ ملے گا اور خالہ کو ایک تہائی حصہ ملے گا انہوں نے بتایا لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے ماں، ماں کی طرف سے شریک بھائی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ میت کے بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ اس کی ماں کو مل جائے گا۔

19118 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ، وَعَمَّتَهُ، وَخَالَتَهُ، قَالَ: لِابْنَتِهِ الْمَالُ كُلُّهُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو اپنی پھوپھی اور پھوپھی کی بیٹی اور خالہ چھوڑ کر جاتا ہے تو طاؤس فرماتے ہیں: اس کی بیٹی کو سارا مال مل جائے گا۔

19119 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِذَا تَرَكَ الرَّجُلُ اُخْتَهُ لِاُمِّهِ، وَهٰذَا الضَّرْبُ مَعَ الْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ، فَالْمَالُ كُلُّهُ لِاُخْتِهِ لِاُمِّهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص ماں کی طرف سے شریک بہن چھوڑ کر جائے تو خالہ اور پھوپھی کے ہمراہ یہی صورت ہوگی کہ پورا مال اس کی ماں کی طرف سے شریک بہن کو مل جائے گا۔

19120 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: تُوُفِّيَ ثَابِتُ بْنُ الدَّحْدَاحَةِ وَكَانَ رَجُلًا اَتِيًا فِي بَنِي اُنَيْفٍ اَوْ فِي بَنِي الْعَجْلَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ؟، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا، قَالَ: فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ اِلَى ابْنِ اُخْتِهِ اَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ

❀❀ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں: ثابت بن دحداحہ کا انتقال ہوگیا وہ ایک ایسے صاحب تھے جو بنوانیف میں یا شاید بنوعجلان میں آکر رہنے لگے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کا کوئی وارث ہے؟ تو لوگوں کو اس کا کوئی وارث نہیں ملا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وراثت ان کے بھانجے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

19121 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: مَاتَ ابْنُ الدَّحْدَاحَةِ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا غَيْرَ ابْنِ اُخْتِهِ اَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ: فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ

❀❀ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: ابن دحداحہ کا انتقال ہوگیا انہوں نے کوئی وارث نہیں چھوڑا صرف ان کے

ایک بھانجے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وراثت حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

19122 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بِالْمَدِينَةِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ، مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ،

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں یہ بات سنی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ اور اس کا رسول اس کے مولیٰ ہوں گے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اور ماموں اس کا وارث ہوگا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

19123 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ، مُصَدَّقٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

19124 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَاوُسٌ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس کے مولیٰ شمار ہوں گے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اور ماموں اس کا وارث ہوگا جس کوئی وارث نہ ہو۔

19125 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ فِي بِنْتِ اَخٍ، وَعَمَّةٍ: الْمَالُ لِبِنْتِ الْاَخِ، وَلَيْسَ لِلْعَمَّةِ شَيْءٌ وَقَالَ غَيْرُهُ: الْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: بھتیجی اور پھوپھی کے بارے میں حکم یہ ہے کہ مال بھتیجی کو ملے گا پھوپھی کو کچھ نہیں ملے گا دیگر حضرات کہتے ہیں مال ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگا۔

19126 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، وَاِخْوَتَهُ لِاُمِّهِ، وَاَخْوَالَهُ وَعَمَّتَهُ، وَهٰذَا الضَّرْبَ فَالْمَالُ كُلُّهُ لِابْنَتِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور ایک بیٹی ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی اور ماموں اور پھوپھی چھوڑ کر جائے تو اس صورت میں سارے کا سارا مال اس کی بیٹی کو مل جائے گا۔

19122-مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' باب ذكر الخبر المورث الخال إذا لم يكن للميت وارث - حديث: 4556صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب ذوي الأرحام - ذكر خبر ثالث يصرح بصحة ما ذكرناه' حديث: 6129المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الفرائض' حديث: 8078سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب ذوي الأرحام - حديث: 2734مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفرائض' رجل مات - حديث: 30502السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' توريث الخال - حديث: 6165شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الفرائض' باب مواريث ذوي الأرحام - حديث: 4929سنن الدارقطني - كتاب الفرائض والسير وغير ذلك' حديث: 3606البحر الزخار مسند البزار - ومما روى أبو أمامة بن سهل بن حنيف ' حديث: 254z

19127 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: ذُو السَّهْمِ اَحَقُّ مِمَّنْ لَا سَهْمَ لَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے مخصوص حصے والا شخص اس سے زیادہ حق دار ہوگا جس کا کوئی مخصوص حصہ نہ ہو۔

بَابُ ذَوِى السِّهَامِ

باب: ذوی سہام کا حکم

19128 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَقَالَهُ مَنْصُوْرٌ قَالَا: كَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلٰى كُلِّ ذِىْ سَهْمٍ بِقَدْرِ سَهْمِهٖ اِلَّا الزَّوْجَ وَالْمَرْاَةَ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرُدُّ عَلٰى اُخْتٍ لِاُمٍّ مَعَ اُمٍّ، وَلَا عَلٰى بِنْتِ ابْنٍ مَعَ بِنْتٍ لِصُلْبٍ، وَلَا عَلٰى اُخْتٍ لِاَبٍ مَعَ اُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، وَلَا عَلٰى جَدَّةٍ، وَلَا عَلٰى امْرَاَةٍ، وَلَا عَلٰى زَوْجٍ

❀❀ امام شعبی اور منصور بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ میاں اور بیوی کے علاوہ ہر ذی سہم کو اس کے حصے کے مطابق دوبارہ ادائیگی کیا کرتے تھے جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ماں کی طرف سے شریک بہن کو ماں کی موجودگی میں دوبارہ کچھ نہیں دیتے تھے اور سگی بیٹی کی موجودگی میں پوتی کو دوبارہ کچھ نہیں دیتے تھے اور سگی بہن کی موجودگی میں باپ کی طرف سے شریک بہن کو کچھ نہیں دیتے تھے اور وہ دادی یا بیوی یا شوہر کو دوبارہ کچھ نہیں دیتے تھے۔

19129 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: ذُو السَّهْمِ اَحَقُّ مِمَّنْ لَا سَهْمَ لَهُ

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے مخصوص حصے والا فرد اس سے زیادہ حق رکھتا ہے، جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

19130 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قِيلَ لَهُ: اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ وَرَّثَ اُخْتًا الْمَالَ كُلَّهُ، فَقَالَ: الشَّعْبِيُّ: مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ؛ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❀❀ امام شعبی کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے کہا گیا: ابوعبیدہ بہن کو پورے مال کا وارث قرار دیتے ہیں تو امام شعبی نے فرمایا: جو صاحب ابوعبیدہ سے بہتر تھے انہوں نے بھی ایسا کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسا ہی کرتے تھے۔

19131 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا رَدَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى ذَوِى الْقَرَابَاتِ شَيْئًا قَطُّ

❀❀ امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قریبی رشتے داروں کو دوبارہ کوئی حصہ نہیں دیتے تھے۔

19132 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدٍ: اَنَّهُ كَانَ يُعْطِي اَهْلَ الْفَرَائِضِ فَرَائِضَهُمْ، وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ خارجہ بن زید نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ذوی الفروض کو ان کا حصہ دے دیتے تھے اور جو باقی بچتا تھا' وہ بیت المال میں جمع کروا دیتے تھے۔

19133 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ذُكِرَ لِعَلِيٍّ فِي رَجُلٍ تَرَكَ بَنِي عَمِّهِ اَحَدُهُمْ اَخُوهُ لِاُمِّهِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ جَعَلَ الْمَالَ لَهُ كُلَّهُ، فَقَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَفَقِيهًا، لَوْ كُنْتُ اَنَا لَجَعَلْتُ لَهُ سَهْمَهُ ثُمَّ شَرَكْتُ بَيْنَهُمْ،

❀❀ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جس نے اپنے چچازاد بھائی چھوڑے جن میں سے ایک اس کا ماں کی طرف سے شریک بھائی بھی بنتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سارا مال اس کو دے دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ پر رحم کرے وہ فقیہ تھے اگر میں ہوتا تو میں اس کو اس کا حصہ دیتا اور پھر باقیوں کو (باقی بچنے والے مال میں) حصہ دار قرار دیتا۔

19134 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِيهَا بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ

❀❀ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

19135 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اِذَا كَانَ الْعَصَبَةُ اَحَدُهُمْ اَقْرَبُ بِاُمٍّ فَاَعْطِهِ الْمَالَ

❀❀ ابووائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا کہ عصبہ رشتے داروں میں سے جب کوئی ایک' ماں سے زیادہ قریب ہو' تو تم مال اسے دے دو۔

19136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ طَاعُونٌ فَكَانَتِ الْقَبِيلَةُ تَمُوتُ بِاَسْرِهَا حَتّٰى تَرِثَهَا الْقَبِيلَةُ الْاُخْرٰى، فَكَتَبَ فِيهِمْ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ عُمَرُ: اِذَا كَانَ بَنُو الْاَبِ سَوَاءً، فَاَوْلَاهُمْ بَنُو الْاُمِّ، وَاِذَا كَانَ بَنُو الْاَبِ اَقْرَبَ، فَهُمْ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ

❀❀ ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں: شام میں طاعون کی وباء پھیل گئی تو ایک پورا قبیلہ فوت ہو گیا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث بنا انہوں نے ان لوگوں کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ

جب باپ کے بیٹے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں' تو ان میں سے زیادہ حق دار وہ ہوں گے جو ماں کے بھی بیٹے ہوں اور جب باپ کے بیٹے زیادہ قریبی ہوں' تو وہ باپ اور ماں کے بیٹوں سے زیادہ حق دار ہوں گے۔

19137 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَتَبَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ قَاضٍ كَانَ لِاَهْلِ الْبَصْرَةِ اِلٰى شُرَيْحٍ يَسْاَلُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، وَعَنْ رَجُلٍ اعْتَرَفَ بِوَلَدِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَعَنِ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتِ ابْنَيْ عَمِّهَا اَحَدُهُمَا زَوْجُهَا وَالْاٰخَرُ اَخُوهَا لِاُمِّهَا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ شُرَيْحٌ: فِي الَّتِي طَلَّقَ وَهُوَ مَرِيضٌ اَنَّهَا تَرِثُهُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ فِي الَّذِي اعْتَرَفَ بِوَلَدِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ اَنَّهُ يَلْحَقُ بِهِ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ فِي الَّتِي تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتِ ابْنَيْ عَمِّهَا اَحَدُهُمَا زَوْجُهَا وَالْاٰخَرُ اَخُوهَا لِاُمِّهَا لِزَوْجِهَا، النِّصْفُ وَلِاَخِيهَا لِاُمِّهَا السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: ہشام بن ہبیرہ جو اہل بصرہ کے قاضی تھے انہوں نے قاضی شریح کو خط لکھ کر ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو بیماری کے دوران اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے' اور ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو مرنے کے قریب اپنی اولاد کا اعتراف کر لیتا ہے' اور ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا: جو انتقال کرتی ہے' تو پسماندگان میں دو چچازاد چھوڑتی ہے جن دونوں میں سے ایک اس کا شوہر ہوتا ہے' اور دوسرا اس کی ماں کی طرف سے شریک بھائی ہوتا ہے' تو قاضی شریح نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ جس عورت کو مرد نے بیماری کے دوران طلاق دی ہے وہ عورت جب تک عدت میں ہے وہ اس کی وارث بنے گی اور جو شخص مرنے کے قریب اپنی اولاد کا اعتراف کرتا ہے اس کے بارے میں انہوں نے خط میں لکھا کہ اس کی اولاد کو اس کے ساتھ لاحق کیا جائے گا اور جو عورت فوت ہو جاتی ہے' اور دو چچازاد چھوڑ کر جاتی ہے ان دونوں میں سے ایک اس کا شوہر ہوتا ہے' اور دوسرا اس کی ماں کی طرف سے شریک بھائی ہوتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: کہ اس کے شوہر کو نصف حصہ ملے گا اور ماں کی طرف سے شریک بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا جو باقی بچ جائے گا وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

بَابُ الْمُسْتَلْحَقِ وَالْوَارِثِ يَعْتَرِفُ بِالدَّيْنِ

باب: لاحق ہونے والے اور وارث کا حکم کہ جب وہ قرض کا اعتراف کرے

19138 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ ادُّعِيَ بَعْدَ اَبِيهِ ادَّعَاهُ وَارِثُهُ، فَقَضٰى اَنَّهُ اِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ اَصَابَهَا وَهُوَ يَمْلِكُهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ، وَلَيْسَ لَهُ مِنْ مِيرَاثِ اَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ شَيْءٌ، اِلَّا اَنْ يُوَرِّثَهُ مَنِ اسْتَلْحَقَهُ فِي نَصِيبِهِ، وَاَنَّهُ مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ وَرِثُوهُ بَعْدَ اَنِ ادُّعِيَ فَلَهُ نَصِيبُهُ مِنْهُ، وَقَضٰى اَنَّهُ اِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا اَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ، اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَهَرَ بِهَا، فَقَضٰى اَنَّهُ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ، وَاِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ، فَاِنَّهُ وَلَدُ زِنًا لِاَهْلِ اُمِّهِ مَنْ كَانُوا حُرَّةً اَوْ اَمَةً

وَقَالَ: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ لاحق کیا جانے والا ہر وہ فرد جس کے باپ کے مرنے کے بعد اس کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو اور اس کے باپ کے ورثاء نے اس کا دعویٰ کیا ہو تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ اگر وہ شخص کسی کنیز کی اولاد ہو جس کے ساتھ اس میت نے صحبت کی تھی اور وہ شخص اس میت کا مالک تھا تو اسے میت کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا تاہم اسے اس کے باپ کی میراث میں سے کچھ نہیں ملے گا جس باپ کی طرف اس کی نسبت کا دعویٰ کیا گیا ہے البتہ جس نے اس کو لاحق کروایا ہے اگر وہ اپنے حصے میں اسے وارث قرار دے دیتا ہے تو اس کا معاملہ مختلف ہے البتہ جو میراث ایسی ہو کہ جس کے وارث وہ لوگ اس کا دعویٰ کرنے کے بعد بنے ہوں تو اس میراث میں اس کا حصہ اسے مل جائے گا اور آپ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ اگر وہ کسی ایسی کنیز کی اولاد ہے اس کا باپ جس کا مالک نہیں تھا جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے یا وہ کسی آزاد عورت کا بیٹا ہو جس کے ساتھ اس مرد نے زنا کیا ہو تو آپ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ نہ تو وہ لاحق ہو گا اور نہ ہی وہ وارث بنے گا اگرچہ جس کی طرف سے اس کی نسبت کی گئی اگرچہ خود ہی اس نے اس کا دعویٰ کیوں نہ کیا ہو کیونکہ وہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ ہے وہ اپنی ماں کے رشتے داروں کے ساتھ لاحق ہو گا خواہ جو کوئی بھی ہوں خواہ اس کی ماں آزاد عورت ہو یا کنیز ہو۔

آپ نے فرمایا: بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔

19139 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي لَيْلَى: "اِنْ مَاتَ رَجُلٌ وَكَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ لَهَا وَلَدٌ يَشْهَدُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنَ الْوَرَثَةِ اَنَّ اَبَاهُمْ قَدْ اَلْحَقَهُ وَاعْتَرَفَ بِهِ فَهُوَ وَارِثٌ مَعَهُمْ، وَاِنْ كَانَا رَجُلَيْنِ ابْنَيِ الْمُتَوَفَّى شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّ اَبَاهُ قَدِ اسْتَلْحَقَهُ وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ فَيَقُولُ: وَيُخْتَلَفُ فِيهَا، نَقُولُ: لِلَّذِي اَنْكَرَ شَطْرُ الْمِيرَاثِ، وَلِلَّذِي اعْتَرَفَ وَشَهِدَ ثُلُثُ الْمِيرَاثِ، وَلِلَّذِي ادُّعِيَ سُدُسُ الْمِيرَاثِ، سُدُسُهُ فِي شَطْرِ الَّذِي اعْتَرَفَ وَشَهِدَ، وَسُدُسُهُ الْاٰخَرُ فِي شَطْرِ الَّذِي اَنْكَرَ، فَلَمْ يَعْتَرِفْ وَلَمْ يَشْهَدْ بِهِ"، قُلْتُ: وَكَذٰلِكَ يَقُولُونَ فِي الَّذِي يَعْتَرِفُ بِهِ بَعْضُ الْوَرَثَةِ وَيَقْضُونَ بِحِصَّةِ مَا وَرِثُوا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اِنْ كَانَ رَجُلَانِ وَرِثَا مِائَةَ دِينَارٍ فَشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّ عَلٰى صَاحِبِهِ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ، وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ قَضَى الَّذِي شَهِدَ خَمْسَةً قَالَ: مُحَمَّدٌ: لَا نَرْفَعُ شَيْئًا مِنْ هٰذَا اِلَى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِلٰى فُقَهَائِنَا دُونَ ذٰلِكَ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُولُ اَنَا: اِنْ شَهِدَ وَاحِدٌ مِنَ الْوَرَثَةِ عَلٰى حَقٍّ لِقَوْمٍ وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُونَ فَيَمِينُ الطَّالِبِ مَعَ شَهَادَتِهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: محمد بن ابولیلیٰ نے مجھ سے کہا: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اس کی کنیز ہو جس کا کوئی بچہ ہو جس کے بارے میں ورثاء میں سے دو عادل لوگوں نے یہ گواہی دی ہو کہ ان کے باپ نے اس بچے کو اپنے ساتھ لاحق کیا تھا اور اس کے بارے میں اعتراف بھی کیا تھا تو وہ بچہ وارث بنے گا اور اگر فوت ہونے والے شخص کے بیٹوں میں سے دو افراد ہوں اور ان دونوں میں سے ایک اس بات کی گواہی دے کہ اس کے باپ نے اسے اپنے ساتھ لاحق کر لیا تھا اور دوسرا اس کا انکار کر دے تو اس بارے میں اختلاف ہو جائے گا ہم یہ کہتے ہیں کہ جس نے انکار کیا ہے اسے وراثت کا نصف حصہ مل جائے

گا اور جس نے اعتراف کیا ہے اور گواہی دی ہے اسے وراثت کا ایک تہائی حصہ ملے گا اور جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے اسے وراثت کا چھٹا حصہ مل جائے گا اس کا چھٹا حصہ اس نصف میں چلا جائے گا جس نے اعتراف کیا ہے اور جس نے گواہی دی ہے اور اس کا دوسرا چھٹا حصہ اس کے نصف حصے میں چلا جائے گا جس نے انکار کیا ہے اور اعتراف نہیں کیا اور اس کے بارے میں گواہی نہیں دی میں یہ کہتا ہوں علماء نے اس شخص کے بارے میں بھی اسی طرح کہا ہے جس کے بارے میں بعض ورثاء اعتراف کر لیتے ہیں اور جس حصے کے وہ وارث بنے ہیں اس کے بارے میں وہ ادائیگی کر دیتے ہیں انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر دو آدمی ایک سو دینار کے وارث بنتے ہیں اور ان دونوں میں سے ایک اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ متعلقہ فرد پر دس دینار کی ادائیگی لازم تھی اور دوسرا انکار کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: جس نے گواہی دی ہے وہ پانچ دینار ادا کرے گا۔

محمد بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: ہم نے ان مسائل میں سے کوئی بھی مسئلہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے سامنے پیش نہیں کیا یہ ان کے بعد کے زمانے کے فقہاء کے سامنے پیش ہوا۔

ابن جریج کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ورثاء میں سے کسی ایک نے حق کے بارے میں گواہی دے دی جو کسی قوم کا ہو اور دوسرے لوگوں نے اس کا انکار کر دیا تو اس کی گواہی کے ہمراہ طلبگار کو قسم بھی اٹھانا پڑے گی۔

19140 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى بَعْضُ اَصْحَابِنَا اَنَّ طَاوُسًا: قَضٰى فِىْ بَنِىْ اَبٍ بِالْجَنَدِ شَهِدَ اَحَدُهُمْ اَنَّ اَبَاهُ اسْتَلْحَقَ عَبْدًا كَانَ بَيْنَهُمْ، فَلَمْ يُجِزْ طَاوُسٌ اسْتِلْحَاقَهُ اِيَّاهُ، وَلَمْ يُلْحِقْهُ بِالنَّسَبِ وَلٰكِنَّهُ اَعْطَى الْعَبْدَ خُمُسَ الْمِيرَاثِ فِىْ مَالِ الَّذِىْ شَهِدَ اَنَّ اَبَاهُ اسْتَلْحَقَهُ وَاَعْتَقَ مَا بَقِىَ مِنَ الْعَبْدِ فِىْ مَالِ الَّذِىْ شَهِدَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات بتائی ہے کہ طاؤس نے جند باپ کے بیٹوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ اگر ان میں سے کوئی ایک اس بات کی گواہی دے دیتا ہے کہ اس کے باپ نے ایک غلام کو اپنے ساتھ لاحق کر لیا تھا جو ان کے درمیان موجود تھا تو طاؤس نے اس غلام کو اس کے ساتھ لاحق کرنے کو درست قرار نہیں دیا وہ نسب کے اعتبار سے اسے لاحق نہیں کرتے ہیں البتہ جس شخص نے گواہی دی تھی اس کے وراثت کے حصے میں سے پانچواں حصہ اس غلام کو دے دیتے ہیں جس نے یہ گواہی دی تھی کہ اس کے باپ نے اسے لاحق کیا تھا اور جس شخص نے گواہی دی ہے اس کے مال میں سے غلام کے باقی بچ جانے والے حصے کو آزاد کروا دیتے ہیں۔

19141 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِىِّ، فِى الْوَارِثِ يَعْتَرِفُ بِدَيْنٍ عَلَى الْمَيِّتِ، قَالَ: قَالَ حَمَّادٌ: يُسْتَوْفٰى مَا فِىْ يَدَىِ الْمُعْتَرِفِ لِاَنَّهُ لَيْسَ لِوَارِثٍ شَىْءٌ حَتّٰى يُقْضَى الدَّيْنُ، قَالَ حَمَّادٌ: وَاِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ بِالنَّسَبِ، فَلَا شَهَادَةَ لَهُمَا لِاَنَّهُمَا يَدْفَعَانِ، عَنْ اَنْفُسِهِمَا وَلٰكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ نَصِيبِهِمَا،

❀❀ سفیان ثوری وارث کے بارے میں فرماتے ہیں: جو میت کے ذمہ قرض کا اعتراف کرتا ہے وہ فرماتے ہیں: حماد یہ کہتے ہیں کہ اعتراف کرنے والے کو جو حصہ ملا ہے اس سے پوری وصولی کی جائے گی کیونکہ وارث کے لئے کوئی بھی حصہ اس وقت

تک نہیں بنتا جب تک قرض ادا نہیں کیا جاتا۔

حماد بیان کرتے ہیں: جب ورثاء میں دو افراد نسب کے بارے میں گواہی دے دیں تو ان دونوں کی گواہی کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی کیونکہ وہ دونوں اپنی ذات سے پرے کر رہے ہیں البتہ ان سے ان کا حصہ حاصل کر لیا جائے گا۔

19142 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: بِالْحِصَصِ، وَقَالَهُ ابْنُ اَبِي لَيْلَى

❀❀ مغیرہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے حصوں کا اعتبار ہوگا ابن ابولیلیٰ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

19143 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ جَازَ عَلَيْهِمْ فِي جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ: الثَّوْرِيُّ، وَاَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ،

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب ورثاء میں سے دو آدمی گواہی دے دیں تو پورے مال میں ان کی گواہی درست ہوگی۔

سفیان ثوری کہتے ہیں اشعث بن سوار نے حسن کے حوالے سے اس کی مانند روایت بیان کی ہے جبکہ قاسم بن ولید نے حارث کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19144 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: شُعْبَةُ: وَاَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ فِي الدَّيْنِ جَازَ فِي نَصِيبِهِمَا مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ

❀❀ یونس نے حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے جبکہ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب ورثاء میں سے دو آدمی قرض کے بارے میں گواہی دے دیں تو ان دونوں کے حصے میں قرض کی گواہی درست شمار ہوگی یہ بات حماد کے قول کی مانند ہے۔

19145 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي ثَلَاثَةِ اِخْوَةٍ اَقَرَّ اَحَدُهُمْ بِاَخٍ لَهُ، وَجَحَدَ الْاٰخَرَانِ، وَتَرَكَ ثَلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، قَالَ: كَانَ حَمَّادٌ يَقُولُ: يَدْخُلُ عَلَى الَّذِي اَقَرَّ بِهِ نِصْفُ الْاَلْفِ "، قَالَ: وَكَانَ غَيْرُهُ يَقُولُ: يَجُوزُ عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ، فَيَكُونُ عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ الرُّبُعُ رُبُعُ الْاَلْفِ، وَكُلُّ شَيْءٍ وَرِثَهُ الَّذِي ادَّعَاهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ مِنْ قَرَابَةٍ اَوْ وَلَاءٍ، فَاِنَّ الْمُدَّعَى يُشَارِكُهُ فِيهِ عَلَى هٰذَا الْحِسَابِ وَلَا يَلْحَقُ بِالنَّسَبِ، وَلَا يَتَوَارَثَانِ، وَمَنْ نَفَى الْمُدَّعَى لَمْ يُجْلَدْ لَهُ، وَاِنْ نَفَاهُ الَّذِي ادَّعَاهُ لَمْ يُجْلَدْ، وَاِنْ شَهِدَ اثْنَانِ اُحْرِزَ الْمِيرَاثُ وَلَحِقَ بِالنَّسَبِ، وَلَيْسَ لِلَّذِي ادَّعَاهُ اَنْ يَنْتَفِيَ مِنْهُ فِي الْمِيرَاثِ اِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ اَوْ غَيْرُهُمْ

❀❀ سفیان ثوری تین بھائیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جن میں سے ایک اپنے لئے کسی بھائی کا اقرار کر لیتا ہے اور باقی دو انکار کر دیتے ہیں میت نے تین ہزار درہم چھوڑے تھے تو حماد ایسی صورت کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ جس شخص نے اس

کے بارے میں اقرار کیا ہے وہ اس کے حصے میں شامل ہوگا اور ایک ہزار کا نصف اسے مل جائے گا جبکہ دیگر حضرات یہ کہتے ہیں کہ یہ اقرار اس شخص کے حصے میں اس پر درست ہوگا اور اس کے حصے میں سے چوتھائی حصے کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی جو ایک ہزار کا چوتھائی حصہ بنے گا اور جس شخص نے اس کے بارے میں دعویٰ کیا تھا' وہ ہر چیز کا وارث بنے گا جس کا تعلق آگے آنے والے سے ہوگا خواہ اس کا تعلق رشتہ داری سے ہو یا ولاء سے ہو اور جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے وہ اسی حساب سے اس کا شراکت دار شمار ہوگا وہ نسب کے ساتھ لاحق نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا تھا اگر کوئی شخص اس کے بارے میں نفی کر دیتا ہے' تو اسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے' بلکہ جس شخص نے اس کے بارے میں دعویٰ کیا تھا تو اسے بھی کوڑے نہیں لگائے جائیں گے اگر دو آدمی گواہی دے دیتے تو پھر وہ شخص وراثت حاصل کر لے گا اور نسب کے ساتھ لاحق ہو جائے گا اور جس شخص نے اس کے بارے میں دعویٰ کیا ہے اس کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ جب ورثاء میں سے یا اس کے علاوہ میں سے کوئی سے دو آدمیوں نے گواہی دے دی ہو' تو پھر وہ اس کی وراثت میں سے نفی کرے۔

19146 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اِذَا اَقَرَّ رَجُلٌ لِرَجُلٍ اَنَّهُ اَخُوهُ، وَاَقَرَّ لَهُ بِدَيْنٍ كَانَ لَهُ اَوْكَسُهُمَا اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ، وَاِذَا مَاتَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَقَدِ انْقَطَعَ الَّذِي بَيْنَهُمَا

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص دوسرے شخص کے بارے میں یہ اقرار کر لے کہ وہ اس کا بھائی ہے' اور وہ اس کے لئے قرض کا بھی اقرار کر لے تو اس کو ان دونوں میں سے کم قیمت والے کا حق ہوگا جبکہ کوئی ثبوت موجود نہ ہو اور اگر وہ شخص فوت ہو جائے جس نے اس کا دعویٰ کیا تھا تو پھر ان دونوں کے درمیان تعلق منقطع ہو جائے گا۔

19147 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ عِنْدَ مَوْتِهِ: ابْنُ جَارِيَتِي هٰذِهِ ابْنِي، فَيَشْهَدُ بِذٰلِكَ بَعْضُ وَلَدِهِ، قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ مِيرَاثَهُ فِي نَصِيبِ الَّذِي شَهِدَ بِهِ، قَالَ: فَاِنْ لَمْ يَشْهَدْ اِلَّا وَاحِدٌ وَرِثَ فِي نَصِيبِهِ مِثْلَ نَصِيبِهِ، اَوْ لَحِقَ مَعَهُمْ، وَلَا يَرِثُ اَبَاهُ، وَلَا يُدْعَى لَهُ حَتّٰى يَشْهَدَ اثْنَانِ

❀❀ معمر' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مرنے کے قریب یہ کہتا ہے کہ میری اس کنیز کا بیٹا میرا بیٹا ہے' اور اس کی اولاد میں سے کوئی ایک بھی اس بات کی گواہی دے دیتا ہے' تو معمر فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ اس کی میراث اس شخص کے حصے میں سے ہوگی جس نے اس کے حق میں گواہی دی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر صرف ایک فرد نے گواہی دی ہوگی تو وہ اس فرد کے حصے میں سے اس کے حصے کی مانند وارث بنے گا یا وہ ان لوگوں کے ساتھ لاحق ہو جائے گا لیکن وہ اپنے باپ کا وارث اس وقت تک نہیں بنے گا جب تک اس کے حق میں دو آدمی گواہی نہیں دیتے۔

19148 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: " لَوْ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِغُلَامٍ فَقَالَتْ: هٰذَا ابْنِي مِنْ رَجُلٍ تَزَوَّجْتُهُ لَمْ تُصَدَّقْ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنْ تَجِيءَ بِبَيِّنَةٍ، لِاَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُخْرِجَ قَوْمًا مِنْ مِيرَاثِهِمْ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ ذٰلِكَ الْغُلَامِ وِرَاثَةٌ، وَالرَّجُلُ اِذَا جَاءَ بِغُلَامٍ فَادَّعَاهُ وَرِثَهُ وَلَحِقَهُ، لَيْسَ الرَّجُلُ كَالْمَرْاَةِ، قَالَ: وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا انْتَفَى مِنِ ابْنٍ لَهُ، ثُمَّ ادَّعَاهُ الْجَدُّ بَعْدُ، فَقَالَ: هُوَ ابْنُ ابْنِي لَمْ يَلْحَقْ بِنَسَبِهِ وَلَمْ تَجُزْ شَهَادَةُ الْجَدِّ لَهُ، وَلَا

يَتَوَارَثُ الْجَدُّ وَالْغُلَامُ إِلَّا فِي الْمَالِ الَّذِي تَرَكَ أَبُو الْغُلَامِ "

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی عورت ایک لڑکے کو لے کے آتی ہے اور یہ کہتی ہے: یہ میرا بیٹا ہے جو فلاں شخص سے ہے جس کے ساتھ میں نے شادی کی تھی تو اس کے بیان کی تصدیق نہیں کی جائے گی جب تک وہ ثبوت فراہم نہیں کرتی کیونکہ اس عورت نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ ایک قوم کو اس کی وارثت میں سے نکال دے تو اس قوم اور اس لڑکے کے درمیان وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے لیکن جب کوئی مرد کسی لڑکے کو لے کے آتا ہے اور اس کے بارے میں دعویٰ کرتا ہے تو وہ لڑکا اس کا وارث بھی بنے گا اور اس کے ساتھ لاحق بھی ہوگا اس بارے میں مرد کا حکم عورت کی مانند نہیں ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کی نفی کر دے اور اس کے بعد اس کا دادا اس کا دعویٰ کر دے اور یہ کہے کہ یہ میرا پوتا ہے تو وہ بچہ اس کے نسب کے ساتھ لاحق نہیں ہوگا اور دادا کی گواہی اس کے حق میں درست نہیں ہوگی دادا اور وہ لڑکا ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے وہ صرف اس مال میں وارث بن سکتے ہیں جو لڑکے کے باپ نے چھوڑا تھا (اور اس میں سے دادا کا جو حصہ بنتا تھا)۔

19149 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: أَعْتَقَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا - أَوْ إِنْسَانًا - فَضَمَّهُ إِلَيْهِ رَجُلٌ، فَجَعَلَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لِابْنِهَا: خَاصِمْهُ إِلَى شُرَيْحٍ، فَقَالَ: أَعْتَقَتْ أُمِّي هٰذَا وَإِنَّ هٰذَا ضَمَّهُ إِلَيْهِ وَأَخَذَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَجَدْتُ إِنْسَانًا ضَائِعًا فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَأَنْفَقْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: شُرَيْحٌ: هُوَ مَعَ مَنْ يَنْفَعُهُ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے ایک بچے کو یا ایک شخص کو آزاد کر دیا تو ایک شخص نے اسے اپنے ساتھ ملا لیا اس پر خرچ کرنا شروع کر دیا عورت نے اپنے بیٹے سے کہا: تم قاضی شریح کے سامنے اس شخص کے خلاف مقدمہ کرو اس لڑکے نے آ کے کہا کہ میری والدہ نے اس شخص کو آزاد کیا ہے اور اس دوسرے شخص نے اسے اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور اسے حاصل کر لیا ہے تو اس دوسرے شخص نے کہا: کہ میں نے ایک انسان کو ضائع ہوتے ہوئے پایا تو اسے اپنے ساتھ ملا لیا اور اس پر خرچ کرنا شروع کر دیا تو قاضی شریح نے فرمایا: یہ اس کے ساتھ لاحق ہوگا اور اس کے ساتھ شمار ہوگا جو اس کو نفع پہنچائے گا۔

بَابُ الْغَرْقَى

باب: ڈوبنے والوں کا حکم

19150 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عُمَرَ، وَعَلِيًّا " قَضَيَا فِي الْقَوْمِ يَمُوتُونَ جَمِيعًا لَا يُدْرَى أَيُّهُمْ يَمُوتُ قَبْلُ: أَنَّ بَعْضَهُمْ يَرِثُ بَعْضًا "

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جو ایک ساتھ مر گئے تھے یہ پتہ نہیں چلا کہ ان میں سے پہلے کس کا انتقال پہلے ہوا (ان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا) کہ وہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

19151 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مِّنْ تِلَادِ اَمْوَالِهِمْ، لَا يُوَرِّثُهُمْ مِمَّا يَرِثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ شَيْئًا

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اموال کے حوالے سے انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا تھا۔انہوں نے انہیں اس چیز کا وارث قرار نہیں دیا تھا کہ جو ایک دوسرے کا وارث بننے کی وجہ سے ان کے حصے میں آئی تھی۔

19152 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَرِيشٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّ اَخَوَيْنِ قُتِلَا بِصِفِّينَ - اَوْ رَجُلٌ وَابْنُهُ - فَوَرَّثَ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ

حریش نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جنگ صفین میں دو بھائی یا شاید ایک شخص اور اس کا بیٹا قتل ہو گئے (اور یہ پتہ نہیں چل سکا کہ پہلے کون قتل ہوا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کا وارث قرار دیا۔

19153 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، اَنَّ عُمَرَ، وَعَلِيًّا قَالَا: فِي قَوْمٍ غَرِقُوْا جَمِيعًا لَّا يُدْرٰى اَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلُ، كَاَنَّهُمْ كَانُوْا اِخْوَةً ثَلَاثَةً مَاتُوا جَمِيعًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَلْفُ دِرْهَمٍ وَاُمُّهُمْ حَيَّةٌ يَرِثُ هٰذَا اُمُّهُ، وَاَخُوهُ، وَيَرِثُ هٰذَا اُمُّهُ وَاَخُوهُ، فَيَكُوْنُ لِلْاُمِّ مِنْ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ سُدُسُ مَا تَرَكَ، وَلِلْاِخْوَةِ مَا بَقِيَ كُلُّهُمْ كَذٰلِكَ، ثُمَّ تَعُوْدُ الْاُمُّ فَتَرِثُ سِوَى السُّدُسِ الَّذِي وَرِثَتْ اَوَّلَ مَرَّةٍ مِّنْ كُلِّ رَجُلٍ مِمَّا وَرِثَ مِنْ اَخِيهِ الثُّلُثَ

ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اکٹھے ڈوب جاتے ہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان میں سے کون پہلے فوت ہوا تھا' یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ لوگ تین بھائیوں کی طرح شمار ہوں گے جو ایک ساتھ مر جاتے ہیں ان میں سے ہر ایک شخص کی وراثت ایک ہزار درہم ہوتی ہے ان کی ماں زندہ ہوتی ہے ایک بھائی اور اس کا بھائی اپنی ماں کے وارث بنیں گے پھر دوسرا بھائی اور ایک اور بھائی اپنی ماں کے وارث بنیں گے تو ان میں سے ہر ایک کی طرف سے ماں کے لئے چھٹا حصہ ہو گا جو وہ چھوڑ کے جائے گا اور جو باقی بچے گا وہ سارے کا سارا بھائیوں کا شمار ہو گا پھر دوبارہ تقسیم ماں کی طرف لوٹ کر آئے گی اور وہ چھٹے کے علاوہ کی وارث بن جائے گی جس کی وہ پہلی مرتبہ ہر فرد کے حوالے سے وارث بنی تھی جو فرد اپنے بھائی کے حوالے سے ایک تہائی حصے کا وارث بنا تھا۔

19154 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَقَالَ حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ: يُؤْخَذُ مِيرَاثُ هٰذَا، فَيُجْعَلُ فِي مَالِ هٰذَا، وَيُؤْخَذُ مِيرَاثُ هٰذَا، فَيُجْعَلُ فِي مِيرَاثِ هٰذَا

حمید اعرج بیان کرتے ہیں: اس سے میراث وصول کی جائے گی اور اس کے مال میں شامل کر دی جائے گی اس کی میراث لی جائے گی اور دوسرے کے مال میں شامل کر دی جائے گی۔

19155 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ وَرَّثَ

الْغَرْقَى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے ڈوبنے والوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا تھا۔

19156 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَهْلٍ، اَنَّهُ سَاَلَ اِبْرَاهِيمَ عَنْ ثَلَاثَةِ اِخْوَةٍ غَرِقُوْا - اَوْ مَاتُوا - جَمِيعًا، وَلَهُمْ اُمٌّ حَيَّةٌ فَوَرَّثَهَا مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ السُّدُسَ، ثُمَّ وَرَّثَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ، ثُمَّ وَرَّثَهَا بَعْدَ الثُّلُثِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِمَّا وَرِثَ مِنْ صَاحِبِهِ

❀❀ ابوسہل بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابراہیم نخعی سے تین بھائیوں کے بارے میں دریافت کیا: جو ڈوب جاتے ہیں یا اکٹھے مر جاتے ہیں ان کی ماں زندہ ہوتی ہے' تو ابراہیم نخعی نے ان کی ماں کو ان میں سے ہر ایک کی طرف سے چھٹے حصے کا وارث قرار دیا پھر انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا اور پھر انہوں نے ان کی ماں کو ایک تہائی حصے کے بعد ان میں سے ہر ایک کی طرف سے اس حصے کا وارث قرار دیا جو اپنے بھائی کا وارث بنا تھا۔

19157 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ قَطَنٍ، قَالَ: مَاتَتِ امْرَاَتِي وَابْنَتِي جَمِيعًا غَرِقُوْا اَوْ اَصَابَهُمْ شَيْءٌ، فَوَرَّثَ شُرَيْحٌ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ ہیثم بن قطن بیان کرتے ہیں: میری بیوی اور میری بیٹی ایک ساتھ انتقال کر گئیں وہ لوگ ڈوب گئے تھے یا شاید کوئی آفت لاحق ہوئی تھی تو قاضی شریح نے انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا۔

19158 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ وَرَّثَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ ابوزعراء نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیتے ہیں۔

19159 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ قَوْمًا وَقَعَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ فَوَرَّثَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ ابومنہال نے حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کہ کچھ لوگوں پر گھر گر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا (یا حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا)۔

19160 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: اَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْاَحْيَاءَ مِنَ الْاَمْوَاتِ، وَلَا يُوَرِّثُ الْمَوْتَى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ زندہ لوگوں کو مرحومین کا وارث قرار دیتے تھے وہ مرحومین کو ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیتے تھے۔

19161 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَنَّهُ وَرَّثَ الْاَحْيَاءَ مِنَ الْاَمْوَاتِ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الْاَمْوَاتَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: كَتَبَ بِذٰلِكَ،

❀❀ داؤد بن ابو ہند نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ زندہ لوگوں کو مرحومین کا وارث قرار دیتے تھے البتہ وہ مرحومین کو ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیتے تھے

معمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے اس بارے میں خط لکھا۔

19162 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کی مانند فیصلہ بھی دیا تھا۔

19163 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ بِاَنْ يَرِثَ كُلُّ مَيِّتٍ وَارِثُهُ الْحَيَّ، وَلَا يَرِثُ الْمَوْتٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا،

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: یہ سنت جاری ہوچکی ہے کہ ہر زندہ وارث میت کا وارث بنے گا مرحومین ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

19164 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

❀❀ ابن جریج نے زہری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19165 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: اَنَّ اَهْلَ الْحَرَّةِ وَاَصْحَابَ الْجَمَلِ لَمْ يَتَوَارَثُوا

❀❀ یحیٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: اہل حرہ اور جنگ جمل میں حصہ لینے والے لوگ (جو شہید ہوئے تھے) وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے تھے۔

19166 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ: اَنَّهُ وَرَّثَ الْاَحْيَاءَ مِنَ الْاَمْوَاتِ وَلَمْ يُوَرِّثِ الْمَوْتٰى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْحَرَّةِ

❀❀ خارجہ بن زید نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ زندہ لوگوں کو مرحومین کا وارث قرار دیتے تھے وہ مرحومین کو ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیتے تھے ایسا واقعہ حرہ کے موقع پر ہوا تھا۔

19167 - آثار صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاُخْبِرْنَاهُ اَيْضًا عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَضٰى فِيْ اَهْلِ الْيَمَامَةِ مِثْلَ قَوْلِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ: وَرَّثَ الْاَحْيَاءَ مِنَ الْاَمْوَاتِ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الْاَمْوَاتَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ کے بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول

کی مانند فیصلہ دیا تھا۔ انہوں نے زندہ لوگوں کو مرحومین کا وارث قرار دیا تھا۔ انہوں نے مرحومین کو ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیا تھا۔

19168 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِیْ مُطِیْعٍ، قَالَ: اُخْرِجَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِيْنَ مِنْ قَبْرِهٖ لَمْ يُفْقَدْ مِنْهُ اِلَّا شَعَرَاتٌ قَالَ: فَعَلِمْنَا اَنَّ هٰذَا يَدُلُّنَا عَلٰى فَضْلِهٖ، وَكَانَ عِنْدَنَا ثِقَةً

❀❀ ابومطیع بیان کرتے ہیں: عباد بن کثیر کو ان کی قبر سے تین سال بعد نکالا گیا تو ان کے صرف کچھ بال خراب ہوئے تھے راوی بیان کرتے ہیں: اس سے ہمیں ان کی فضیلت کے بارے میں پتہ چلا اور وہ ہمارے نزدیک ثقہ شمار ہوتے ہیں۔

19169 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ: كَانَا يُوَرِّثَانِ الْمَجُوسَ مِنْ مَكَانَيْنِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مجوسیوں کو دو مختلف مقامات سے وارث قرار دیتے تھے۔

19170 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهٗ كَانَ يُوَرِّثُهُمْ مِنْ مَكَانَيْنِ

❀❀ ابراہیم نخعی ان لوگوں کو دو مختلف مقامات سے وارث قرار دیتے تھے۔

19171 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: يُوَرِّثُهُمْ بِاَقْرَبِ الْاَرْحَامِ اِلَيْهِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: وہ ان کو وارث قرار دیتے تھے جو سگا ہونے کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریبی ہو۔

بَابُ الْحَمِيْلِ

باب: حمیل کا حکم

19172 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَغَيْرِهٖ، قَالَ: لَا يَتَوَارَثُونَ حَتّٰى يُشْهَدَ عَلَى النَّسَبِ

❀❀ ابن جریج نے عطاء اور دیگر حضرات کا یہ قول نقل کیا ہے یہ لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے جب تک نسب کے بارے میں گواہی نہیں دے دی جاتی۔

19173 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَيْهِ: اَلَّا يُوَرَّثَ الْحَمِيلُ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ حمیل کو کسی ثبوت کی بنیاد پر وارث قرار دیا جائے گا۔

19174 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهٗ.

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19175 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ عَلٰى هٰذَا لَا نُوَرِّثُهُ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے سفیان ثوری کہتے ہیں ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں ہم صرف کسی ثبوت کی بنیاد پر اسے وارث قرار دیتے ہیں۔

19176 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَلَّا يَتَوَارَثَ الْحَمِيلَانِ فِيْ وِلَادَةِ الْكُفْرِ

❀❀ عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا تھا کہ زمانہ کفر میں پیدا ہونے والے حمیل ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

19177 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ عَابَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَقَالَا: مَا شَاْنُهُمْ لَا يَتَوَارَثُوْنَ اِذَا عُرِفُوْا وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ

❀❀ حسن بصری اور ابن سیرین نے اس حوالے سے ان پر تنقید کی ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ان دونوں کا کیا معاملہ ہے جب ان کی شناخت ہو جائے تو وہ وارث بنے گا' جبکہ ثبوت فراہم ہو چکا ہو۔

19178 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِيْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ لَا يُوَرِّثُ بِوِلَادَةِ الْاَعَاجِمِ اِذَا وُلِدُوْا فِيْ غَيْرِ الْاِسْلَامِ

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عجمیوں کے ہاں پیدا ہونے والے بچوں کو وارث قرار نہیں دیتے جبکہ وہ اسلام کے زمانے سے پہلے پیدا ہوئے ہوں۔

19179 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: خَاصَمْتُ اِلٰى شُرَيْحٍ فِيْ مَوْلَاةٍ لِلْحَيِّ مَاتَتْ عَنْ مَالٍ كَثِيْرٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَخَاصَمَ مَوَالِيَهَا، وَجَاءَ بِالْبَيِّنَةِ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اَخِيْ، فَاَعْطَاهُ شُرَيْحٌ الْمَالَ كُلَّهُ

❀❀ اشعث بن ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کے سامنے قبیلے کی ایک آزاد شدہ کنیز کے بارے میں مقدمہ پیش کیا جو بہت سا مال چھوڑ کر گئی تھی ایک شخص آیا اور اس نے اس کے موالی کے ساتھ جھگڑا کیا اس نے ثبوت فراہم کیا کہ وہ کنیز یہ کہا کرتی تھی کہ یہ میرا بھائی ہے' تو قاضی شریح نے اس کنیز کا سارا مال اس شخص کو دے دیا۔

19180 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: كُلُّ نَسَبٍ تُوُصِلَ عَلَيْهِ فِي الْاِسْلَامِ، فَهُوَ وَارِثٌ مَوْرُوْثٌ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر وہ نسب جو اسلام کے ساتھ آ کر مل

جائے تو وہ وارث اور مورث شمار ہوگا۔

19181 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ لَا يُوَرِّثُ بِوِلَادَةِ اَهْلِ الشِّرْكِ

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ زمانہ شرک میں پیدا ہونے والی اولاد کو وارث قرار نہیں دیتے تھے۔

19182 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: اِذَا تَوَاصَلُوا فِي الْاِسْلَامِ وَرِثَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب وہ لوگ زمانہ اسلام میں مل جائیں تو وہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

بَابُ الْكَلَالَةِ

باب: کلالہ کا حکم

19183 - آثارِ صحابہ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ فِي الْجَدِّ وَالْكَلَالَةِ كِتَابًا، فَمَكَثَ يَسْتَخِيرُ اللّٰهَ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنْ عَلِمْتَ فِيهِ خَيْرًا فَامْضِهِ حَتّٰى اِذَا طُعِنَ، دَعَا بِالْكِتَابِ فَمَحَى فَلَمْ يَدْرِ اَحَدٌ مَا كَانَ فِيهِ، فَقَالَ: اِنِّي كَتَبْتُ فِي الْجَدِّ وَالْكَلَالَةِ كِتَابًا، وَكُنْتُ اَسْتَخِيرُ اللّٰهَ فِيهِ، فَرَاَيْتُ اَنْ اَتْرُكَكُمْ عَلٰى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ

❀❀ زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دادا اور کلالہ کے بارے میں ایک مکتوب لکھا تھا' وہ کچھ عرصہ ٹھہر کر اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے رہے انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر تو اس کے بارے میں بھلائی کا علم رکھتا ہے' تو اسے جاری رکھنا یہاں تک کہ انہیں زخمی کر دیا گیا تو انہوں نے وہ تحریر منگوا کر اسے مٹا دیا کسی کو نہیں پتہ کہ اس میں کیا تحریر تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے دادا اور کلالہ کے بارے میں ایک مکتوب لکھا تھا میں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا رہا پھر اب میری یہ رائے ہے کہ میں تم لوگوں کو اسی حال پر چھوڑ دوں جس پر تم ہو۔

19184 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: " ثَلَاثٌ لَاَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّنَهُنَّ لَنَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: الْخِلَافَةُ، وَالْكَلَالَةُ، وَالرِّبَا "

❀❀ عمرو بن مرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہمارے سامنے بیان کر دیتے تو یہ میرے نزدیک دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے اُن ساری چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتا خلافت، کلالہ اور سود۔

19185 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: " لَاَنْ اَكُونَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ثَلَاثَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ

النَّعَمِ عَنِ الْكَلَالَةِ، وَعَنِ الْخَلِيفَةِ بَعْدَهُ، وَعَنْ قَوْمٍ، قَالُوا: نُقِرُّ بِالزَّكَاةِ فِي اَمْوَالِنَا، وَلَا نُؤَدِّيهَا اِلَيْكَ اَيَحِلُّ قِتَالُهُمْ اَمْ لَا " قَالَ: وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَرَى الْقِتَالَ

❀❀ محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کر لیتا یہ میرے نزدیک سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ پسندیدہ ہے کلالہ کے بارے میں آپ کے بعد خلیفہ کے بارے میں اور کچھ لوگوں کے بارے میں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے اموال میں زکوٰۃ کا اقرار کرتے ہیں لیکن آپ کو اس کی ادائیگی نہیں کریں گے تو کیا ان کے ساتھ لڑنا درست ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسی صورت میں لڑائی کو درست سمجھتے تھے۔

19186 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ حِينَ طُعِنَ: " اعْقِلْ عَنِّي ثَلَاثًا: الْاِمَارَةُ شُورَى، وَفِي فِدَاءِ الْعَرَبِ مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ، وَفِي ابْنِ الْاَمَةِ عَبْدَانِ، وَفِي الْكَلَالَةِ مَا قُلْتُ "، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: مَا قَالَ؟ فَاَبَى اَنْ يُخْبِرَنِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا مجھ سے تین باتیں سیکھ لو حکومت کے معاملات باہمی مشورے سے چلتے ہیں عربوں کے فدیے میں ہر غلام کی جگہ ایک غلام اور کنیز کے بیٹے کی جگہ دو غلام دیے جائیں گے اور کلالہ کے بارے میں وہ حکم ہوگا جو میں بیان کر چکا ہوں

راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: انہوں نے کیا بیان کیا تھا؟ تو انہوں نے مجھے یہ بات بتانے سے انکار کر دیا۔

19187 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَوْصَى عِنْدَ الْمَوْتِ، فَقَالَ: الْكَلَالَةُ كَمَا قُلْتُ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا قُلْتَ؟ قَالَ: مَنْ لَا وَلَدَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مرنے کے قریب وصیت کی اور فرمایا: کلالہ کا وہی حکم ہوگا جو میں بیان کر چکا ہوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ نے کیا بیان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے، جس کی اولاد نہ ہو۔

19188 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنِّي لَاَحْدَثُهُمْ عَهْدًا بِعُمَرَ فَقَالَ: الْكَلَالَةُ مَا قُلْتُ، قَالَ: وَمَا قُلْتَ؟ قَالَ: مَنْ لَا وَلَدَ - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ - وَلَا وَالِدَ "

❀❀ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں سب سے کم رہا ہوں (یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے والوں میں، میں سب سے کم عمر تھا) انہوں نے فرمایا: کلالہ کا وہی حکم ہوگا جو میں نے بیان کیا ہے میں نے دریافت کیا: آپ نے کیا بیان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ شخص مراد ہے، جس کی اولاد نہ ہو راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے

روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں جس کا والد بھی نہ ہو۔

19189 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: الْكَلَالَةُ مَنْ لَا وَلَدَ وَلَا وَالِدَ، زَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: "فَإِنَّ اللّٰهَ، يَقُوْلُ: (اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ) (النساء: 176) قَالَ: فَانْتَهَرَنِيْ "

❀❀ حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی نہ تو اولاد ہو اور نہ ہی والد ہو۔

ابن عیینہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں حسن بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے:

''اگر کوئی ایسا شخص ہو جو انتقال کر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے ڈانٹ دیا۔

19190 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: الْكَلَالَةُ مَا خَلَا الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ

❀❀ امام شعبی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد بھی نہ ہو اور والد بھی نہ ہو۔

19191 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَقُوْلُ: الْكَلَالَةُ مَنْ لَا وَلَدَ لَهُ، وَلَا وَالِدَ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: الْكَلَالَةُ مَنْ لَا وَلَدَ لَهُ . فَلَمَّا طُعِنَ عُمَرُ، قَالَ: اِنِّي لَاَسْتَحْيِي اللّٰهَ اَنْ اُخَالِفَ اَبَا بَكْرٍ اَرَى الْكَلَالَةَ مَا عَدَا الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد بھی نہ ہو اور والد بھی نہ ہو جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد نہ ہو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے موقف کے برخلاف موقف اختیار کروں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کلالہ سے مراد وہی شخص ہوگا جس کی نہ اولاد ہو اور نہ ہی والد ہو۔

19192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَاَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، قَالَ: الْكَلَالَةُ مَنْ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَا وَالِدٌ

❀❀ زہری، قتادہ اور ابواسحق نے عمرو بن شرحبیل کا یہ قول نقل کیا ہے: کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد بھی نہ ہو اور والد بھی نہ ہو۔

19193 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: " نَزَلَتْ (قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي

الْكَلَالَةِ) (النساء : 176) وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ، وَإِلَى جَنْبِهِ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَبَلَّغَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُذَيْفَةَ "، وَبَلَّغَهَا حُذَيْفَةُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ خَلْفَ حُذَيْفَةَ، فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ سَأَلَ حُذَيْفَةَ عَنْهَا وَرَجَا أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ تَفْسِيرُهَا، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: وَاللّٰهِ إِنَّكَ لَأَحْمَقُ إِنْ ظَنَنْتَ أَنَّ إِمَارَتَكَ تَحْمِلُنِي أَنْ أُحَدِّثَكَ فِيهَا مَا لَمْ أُحَدِّثْكَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: عُمَرُ: لَمْ أُرِدْ هٰذَا رَحِمَكَ اللّٰهُ قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَرَأَ (يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا) (النساء : 176)

قَالَ: اللّٰهُمَّ مَنْ بَيَّنْتَ لَهُ الْكَلَالَةَ فَلَمْ تُبَيِّنْ لِي

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: یہ آیت نازل ہوئی:

''تم فرمادو: اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ اس وقت سفر کررہے تھے آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے چل رہے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کلالہ کے بارے میں دریافت کیا: انہیں یہ توقع تھی کہ شاید انہیں اس کی تفسیر کا پتہ ہو تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! آپ احمق شمار ہوں گے اگر آپ یہ گمان کریں کہ آپ کا امیر ہونا مجھے اس بات پر مجبور کردے گا کہ میں آج آپ کو وہ بات بیان کروں جو اس دن میں نے آپ کو بیان نہیں کی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے میری یہ مراد نہیں تھی (کہ آپ اپنی طرف سے کوئی نئی چیز بیان کردیں)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بیان کردیتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہوجاؤ''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہا کرتے تھے اے اللہ! تو نے جس کے لئے بھی کلالہ کا حکم بیان کیا ہو لیکن تو نے میرے لئے یہ بیان نہیں کیا۔

19194 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ عُمَرَ أَمَرَ حَفْصَةَ أَنْ تَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَأَمْهَلَتْهُ حَتَّى إِذَا لَبِسَ ثِيَابَهُ فَسَأَلَتْهُ، فَأَمْلَهَا عَلَيْهَا فِي كَتِفٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَمَرَكِ بِهٰذَا، مَا أَظُنُّهُ أَنْ يَفْهَمَهَا أَوَلَمْ تَكْفِهِ آيَةُ الصَّيْفِ، فَأَتَتْ بِهَا عُمَرَ فَقَرَأَهَا فَلَمَّا قَرَأَ: (يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا) (النساء : 176)، قَالَ: اللّٰهُمَّ مَنْ بَيَّنْتَ لَهُ فَلَمْ تُبَيِّنْ لِي

❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے کلالہ کے بارے میں دریافت کریں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اتنی دیر انتظار کیا کہ نبی اکرم ﷺ لباس پہن لیں پھر سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے جانور کے کندھے پر اس کا مفہوم انہیں املاء کروادیا اور فرمایا عمر نے تمہیں اس بارے

میں کہا تھا؟ اس کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں تھا کہ اسے یہ بات سمجھ نہیں آئی ہوگی کیا اس کے لئے سردی والی آیت کافی نہیں ہے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا وہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ پڑھا اور جب ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ چیز بیان کردی ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تو نے جس کے سامنے بھی اسے بیان کیا ہے بہرحال تو نے میرے سامنے اسے بیان نہیں کیا۔

19195 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ اَمَرَ حَفْصَةَ اَنْ تَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْكَلَالَةِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کلالہ کے بارے میں دریافت کریں۔

بَابُ الْحُلَفَاءِ

باب: حلفاء کا حکم

19196 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخَذَ حَلِيفٌ لَهُ سُدُسَ مَالِهِ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَ يُؤْمَرُ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَسَاَلْتُ اَنَا عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يَعْرِفُ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کے حلیف نے ان کے مال کا چھٹا حصہ حاصل کرلیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا: پہلے اس بات کا حکم دیا جاتا تھا راوی کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں تحقیق کی تو مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو اس چیز سے واقف ہو۔

19197 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (النساء: 33)، قَالَ: هُمُ الْاَوْلِيَاءُ، قَالَ: (وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ) (النساء: 33) قَالَ: " كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُعَاقِدُ الرَّجُلَ فَيَقُولُ: دَمِي دَمُكَ، وَهَدْمِي هَدْمُكَ وَتَرِثُنِي وَاَرِثُكَ وَتَطْلُبُ بِدَمِي وَاَطْلُبُ بِدَمِكَ، فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ بَقِيَ مِنْهُمْ نَاسٌ، فَاُمِرُوا اَنْ يُؤْتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ مِنَ الْمِيرَاثِ وَهُوَ السُّدُسُ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْمِيرَاثِ بَعْدُ "، فَقَالَ: (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ) (الأحزاب: 6)

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے

''ہم نے ہر کسی کے لئے موالی بنائے ہیں''
قتادہ فرماتے ہیں اس سے مراد اس کے اولیاء ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے
''جس کو تمہاری قسموں نے مضبوط کیا''
قتادہ بیان کرتے ہیں زمانہ جاہلیت میں ایسا ہوتا تھا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ معاہدہ کرتا تھا یہ کہتا تھا کہ میرا خون تمہارا خون ہے میرا رائیگاں جانا تمہارا رائیگاں جانا ہے تم میرے وارث بنو گے اور میں تمہارا وارث بنوں گا تم میرے خون کا مطالبہ کرو گے اور میں تمہارے خون کا مطالبہ کروں گا جب اسلام آ گیا تو ان میں سے کچھ لوگ باقی رہ گئے تو ان کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ وارثت میں سے ان کا حصہ انہیں دے دیا جائے اور وہ چھٹا حصہ بنتا ہے اس کے بعد وراثت کے حکم سے متعلق آیت کے ذریعے یہ حکم منسوخ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
''اور سگے رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہوں گے''۔

19198 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهِ: (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (النساء: 33)، قَالَ: هُمُ الْاَوْلِيَاءُ (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ)، قَالَ: كَانَ هٰذَا حِلْفًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اُمِرُوا اَنْ يُؤْتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالْوَلَاءِ وَالْمَشُورَةِ وَلَا مِيرَاثَ

❀❀ منصور نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:
''اور ہم نے ہر کسی کے موالی بنائے ہیں''۔
مجاہد کہتے ہیں اس سے مراد ان کے (اولیاء ہیں)
''جن کو تمہاری قسموں نے مضبوط کیا ہے''۔
مجاہد کہتے ہیں یہ زمانہ جاہلیت میں حلیف قرار دینا ہوتا تھا جب اسلام آ گیا تو لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ مدد اور تعلق اور مشورہ کے حوالے سے ان کا حصہ ان لوگوں کو دیں تاہم وراثت انہیں نہیں دی جائے گی۔

19199 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَتَمَسَّكُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام میں حلیف ہونے کا کوئی تصور نہیں ہے البتہ تم زمانہ جاہلیت کے حلیف ہونے کے معاہدے کو مضبوطی سے تھام کے رکھو۔

19200 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَنْ كَانَ حَلِيفًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى حِلْفِهِ وَلَهُ نَصِيبُهُ مِنَ الْعَقْلِ وَالنَّصْرِ، يَعْقِلُ عَنْهُ مَنْ حَالَفَ وَمِيرَاثُهُ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانُوا، وَقَالُوا: لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ، وَتَمَسَّكُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَزِدْهُ فِي الْاِسْلَامِ اِلَّا شِدَّةً قَالَ عَمْرٌو: وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُ مَنْ كَانَ حَلِيفًا اَوْ عَدِيدًا فِي قَوْمٍ قَدْ عَقَلُوا عَنْهُ

وَنَصَرُوهُ، فَمِيرَاثُهُ لَهُمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَارِثٌ يُعْلَمُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں جو شخص حلیف بنا تھا' وہ اپنے حلیف ہونے پر قائم رہے گا دیت اور مدد میں سے اس کا حصہ اسے ملے گا جس نے اس کو حلیف بنایا ہے وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا اور اس کی وراثت' اُس کے عصبہ رشتے داروں کو ملے گی خواہ وہ جو کوئی بھی ہوں لوگ یہ کہتے ہیں اسلام میں حلیف قرار دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے البتہ زمانہ جاہلیت کے حلیف قرار دینے کو لوگوں نے مضبوطی سے تھام کے رکھا تھا کیونکہ اسلام نے اس کی شدت میں اضافہ ہی کیا تھا۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جو کسی قوم کا حلیف یا عزیز شمار ہوتا ہو اور وہ قوم اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرتی ہو اور اس کی مدد کرتی ہو' تو اس شخص کی میراث ان لوگوں کو ملے گی جبکہ اس شخص کے کسی وارث کا علم نہ ہو۔

بَابُ: مَنْ لَا حَلِيفَ لَهُ، وَلَا عَدِيدَ، وَمِيرَاثُ الْأَسِيرِ

باب: جب کسی شخص کا کوئی حلیف یا کوئی عزیز نہ ہو' نیز قیدی کی وراثت کا حکم۔

19201 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ مِنْ هَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَا وَارِثَ لَهُ يُعْلَمُ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَ قَوْمٍ يُعَاقِلُهُمْ وَيُعَادُّهُمْ، فَمِيرَاثُهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فِي مَالِ اللَّهِ الَّذِي يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا جب مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص فوت ہو جائے جس کے کسی وارث کا پتہ نہ چل سکے اور وہ کسی قوم کے ساتھ بھی نہ رہتا ہو جو قوم اس کی طرف سے جرمانہ ادا کرتی ہو یا اس کو اپنا حصہ شمار کرتی ہو' تو اس شخص کی وراثت مسلمانوں کے درمیان اللہ کے مال میں شامل کر دی جائے گی جو مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہوتا ہے (یعنی بیت المال میں جمع کروا دی جائے گی)۔

19202 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ قَالَ: يُوَرَّثُ الْأَسِيرُ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ، وَقَالَهُ إِبْرَاهِيمُ

❀❀ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں دشمن کے ہاتھوں میں موجود قیدی کو وارث قرار دیا جائے گا یہ بات ابراہیم نخعی نے بھی کہی ہے۔

19203 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: إِذَا قُتِلَ الْمُرْتَدُّ فَمَالُهُ لِوَرَثَتِهِ، وَإِذَا لَحِقَ بِأَرْضِ الْحَرْبِ فَمَالُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں جب مرتد قتل ہو جائے تو اس کا مال اس کے ورثاء کو ملے گا اور جب وہ دارالحرب میں

چلا جائے تو پھر اس کا مال مسلمانوں کو ملے گا (یعنی بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا)۔

بَاب: خُنثَى ذَكَرٌ

باب: خنثیٰ مذکر کا حکم

19204 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ وَرَّثَ خُنثَى ذَكَرًا مِنْ حَيْثُ يَبُولُ

❀❀ امام شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے خنثیٰ مذکر کو اسی حوالے سے وارث قرار دیا ہے، جس جگہ سے وہ پیشاب کرتا ہے۔

19205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الَّذِي يُخْلَقُ خَلْقَ الْمَرْاَةِ وَخَلْقَ الرَّجُلِ كَيْفَ يُوَرَّثُ؟ فَقَالَ: مِنْ اَيِّهِمَا بَالَ وُرِّثَ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ يَبُولُ مِنْهُمَا جَمِيعًا؟ فَقُلْتُ: لَا اَدْرِي، فَقَالَ: انْظُرْ مِنْ اَيِّهِمَا يَخْرُجُ الْبَوْلُ اَسْرَعَ فَعَلَى ذٰلِكَ يُوَرَّثُ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ہیجڑا ہوتا ہے اس کی تخلیق مرد اور عورت دونوں کی طرح ہوتی ہے کہ اسے کیسے وارث قرار دیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا جس مقام سے وہ پیشاب کرتا ہے اسی حوالے سے اسے وارث قرار دیا جائے گا سعید بن مسیّب نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ دونوں اعضاء سے پیشاب کرتا ہو، تو میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم انہوں نے فرمایا: پھر تم اس بنیاد پر فیصلہ دو گے کہ دونوں اعضاء میں سے کس سے زیادہ جلدی پیشاب نکلتا ہے، تو اس بنیاد پر اسے وارث قرار دیا جائے گا۔

19206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

❀❀ قتادہ نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ عَامِرَ بْنَ الظَّرْبِ الْعَدْوَانِيَّ وَكَانَ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِي خُنثَى ذَكَرٍ، فَلَمْ يَعْلَمْ حَتّٰى اَشَارَتْ عَلَيْهِ جَارِيَتُهُ رَاعِيَةُ غَنَمِهِ اَنِ انْظُرْ فَمِنْ حَيْثُ بَالَ فَوَرِّثْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ عامر بن ضرب عدوانی زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے درمیان فیصلے دیا کرتے تھے ان کے سامنے خنثیٰ مذکر کا مقدمہ پیش ہوا تو ان کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا کیا فیصلہ دیں تو ان کی کنیز جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی اس نے انہیں اشارہ کر کے بتایا: آپ یہ فیصلہ دیں کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے وہ جس مقام سے پیشاب کرتا ہے اسی حساب سے اسے وارث قرار دیا جائے۔

19208 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّهُ اخْتُصِمَ اِلٰى لَقِيطِ بْنِ زُرَارَةَ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَدْرِ حَتّٰى اَشَارَتْ عَلَيْهِ خُصَيْلَةُ جَارِيَتُهُ رَاعِيَةُ غَنَمِهِ بِاَنْ يُلْحِقَهُ مِنْ حَيْثُ يَبُولُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ لقیط بن زرارہ کے سامنے اس کی مانند مقدمہ پیش کیا گیا تو انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس کا کیا جواب دیں تو ان کی کنیز جوان کی بکریوں کی چرواہی تھی اس کا نام خصیلہ تھا اس نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اس کو اس کے ساتھ لاحق کریں جہاں سے وہ پیشاب کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ

کتاب: اہل کتاب کے بارے میں روایات

بَابُ هَلْ يُسْأَلُ اَهْلُ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ؟

باب: کیا اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جاسکتا ہے؟

19209 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَشْوَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْحُذَاقِيُّ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حُدِّثْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَسْاَلُوا اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، فَاِنَّهُمْ اِنْ يَهْدُوكُمْ قَدْ اَضَلُّوا اَنْفُسَهُمْ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا نُحَدِّثُ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: تَحَدَّثُوا وَلَا حَرَجَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں زید بن اسلم کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو کیونکہ وہ تمہاری رہنمائی کیا کریں گے وہ تو خود گمراہ ہو چکے ہیں عرض کی گئی یارسول اللہ کیا ہم بنی اسرائیل کے حوالے سے کوئی بات بیان کردیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم بات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

19210 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي كَبْشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا، عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے تبلیغ کردو خواہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے بات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

19209-مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب، من كره النظر في كتب أهل الكتاب - حديث: 25884، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة، جماع أبواب استقبال القبلة - باب لا تسمع دلالة مشرك لمن كان أعمى أو غير بصير، حديث: 2075، مسند أحمد بن حنبل - ، مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث: 14367، مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر، حديث: 2079، المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله، عبد الله بن مسعود الهذلي - باب، حديث: 9601، شعب الإيمان للبيهقي - ذكر حديث جمع القرآن، حديث: 173

19211 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ يَهُودُ يُحَدِّثُونَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَسِيخُونَ كَاَنَّهُمْ يَتَعَجَّبُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَدِّقُوهُمْ، وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: (آمَنَّا بِالَّذِي اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ) (العنكبوت: 46)

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں یہودی نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے وہ ان کے سامنے جب کچھ بیان کرتے تھے تو لوگوں کو اس پر حیرت ہوتی تھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ تم ان لوگوں کی تصدیق کرو اور نہ ہی انہیں جھوٹا قرار دو تم یہ کہو (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''ہم اس چیز پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے' اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں''۔

19212 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَسْاَلُوا اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، فَاِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ وَقَدْ اَضَلُّوا اَنْفُسَهُمْ فَتُكَذِّبُونَ بِحَقٍّ، اَوْ تُصَدِّقُونَ بِبَاطِلٍ، وَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا فِي قَلْبِهِ تَالِيَةٌ تَدْعُوهُ اِلَى اللّٰهِ وَكِتَابِهِ

قَالَ: وَزَادَ مَعْنٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، اَنَّهُ قَالَ: اِنْ كُنْتُمْ سَائِلِيهِمْ لَا مَحَالَةَ، فَانْظُرُوا مَا قَضٰى كِتَابُ اللّٰهِ فَخُذُوهُ، وَمَا خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَدَعُوهُ

❀ حریث بن ظہیر بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو کیونکہ وہ تو خود گمراہی کا شکار ہیں وہ تمہاری کیا رہنمائی کریں گے تو تم حق کو جھٹلا دو گے یا باطل کی تصدیق کر دو گے اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کے دل میں موافقت ہوتی ہے جو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دیتی ہے۔

قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں اگر تم نے ضرور ان سے کچھ پوچھنا ہی ہے' تو تم اس بات کا جائزہ لو کہ اللہ کی کتاب نے کیا فیصلہ دیا ہے' تو وہ تم حاصل کرلو اور جو چیز اللہ کی کتاب کے برخلاف ہو تم اسے چھوڑ دو۔

19213 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَابِتٍ، وَقَالَ: عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي مَرَرْتُ بِاَخٍ لِي مِنْ يَهُودَ فَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ، قَالَ: اَفَلَا اَعْرِضُهَا عَلَيْكَ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَسَخَ اللّٰهُ عَقْلَكَ اَلَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، قَالَ: فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ اَصْبَحَ فِيكُمْ مُوسٰى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي، لَضَلَلْتُمْ، اِنَّكُمْ حَظِّي مِنَ الْاُمَمِ، وَاَنَا

حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

❀❀ امام شعبی نے عبداللہ بن ثابت کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا گزر ایک یہودی کے پاس سے ہوا تو اس نے مجھے تورات کے کچھ جامع کلمات تحریر کر کے دیے کیا وہ میں آپ کے سامنے پیش کر دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری عقل کو مسخ کر دیا ہے؟ کیا تم اللہ تعالیٰ کے رسول کے چہرے کو نہیں دیکھ رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد کے رسول ہونے سے راضی ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج شریف ٹھیک ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر آج تمہارے درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہوتے اور تم ان کی پیروی کرنے لگ جاتے اور مجھے چھوڑ دیتے تو تم گمراہی کا شکار ہو جاتے تم لوگ دیگر امتوں میں سے میرا حصہ ہو (یعنی میرے لئے مخصوص ہو) اور میں انبیاء میں سے تمہارا مخصوص حصہ ہوں۔

19214 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِىْ نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اَبَا نَمْلَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ وَمُرَّ بِجنَازَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ: الْيَهُوْدِيُّ: اِنَّهَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ، وَقُوْلُوْا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، فَاِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوْهُ، وَاِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوْهُ"

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں حضرت ابونملہ انصاری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہیں حضرت ابونملہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران یہودیوں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا وہاں سے ایک جنازہ گزرا تو اس نے کہا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ کلام کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے اس یہودی نے کہا: یہ کلام کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل کتاب تمہیں جو بات بتائیں تم نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ ہی انہیں جھٹلاؤ تم یہ کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ اگر وہ بات باطل ہوگی تو تم اس کی تصدیق نہیں کرو گے اور اگر وہ حق ہوگی تو تم اس کو جھٹلاؤ گے نہیں۔

19215 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كَيْفَ تَسْاَلُوْهُمْ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان سے کیسے کسی چیز کے بارے میں سوال کر سکتے ہو' جبکہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے۔

19216 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ اَنَّ رَجُلًا يَهُوْدِيًّا - اَوْ نَصْرَانِيًّا - نَخَسَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ، ثُمَّ حَثَى عَلَيْهَا التُّرَابَ يُرِيْدُهَا عَلٰى نَفْسِهَا، فَرُفِعَ ذٰلِكَ

اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ عَهْدًا مَا وَفَوْا لَكُمْ بِعَهْدِكُمْ، فَاِذَا لَمْ يُوفُوْا لَكُمْ بِعَهْدٍ فَلَا عَهْدَ لَهُمْ قَالَ: فَصَلَبَهُ عُمَرَ

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی یا عیسائی شخص نے ایک مسلمان عورت کو قتل کر دیا' پھر اس نے اس پر مٹی ڈالی وہ شخص اس عورت کے ساتھ زنا کرنا چاہتا تھا اس کا مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ عہد کی پاسداری اس وقت تک ہوگی جب تک وہ تمہارے ساتھ کیے گئے عہد کو پورا کریں لیکن جب وہ تمہارے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا نہیں کریں گے تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی عہد باقی نہیں رہے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو کروا دیا۔

بَابُ هَلْ يُعَادُ الْيَهُوْدِيُّ اَوْ يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْاِسْلَامُ

باب: کیا یہودی کی عیادت کی جائے گی؟ نیز کیا اسے اسلام کی پیش کش کی جائے گی؟

19217 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ كَانَ بَيْنَ مُسْلِمٍ وَكَافِرٍ قَرَابَةٌ قَرِيبَةٌ فَلْيَعُدْهُ وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ فَلَا يَعُدْهُ وَقَالَ عَمْرٌو: لِيَعُدْهُ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ رَاْيًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء فرماتے ہیں اگر مسلمان اور کافر کے درمیان قریبی رشتہ داری ہو' تو مسلمان اس کی عیادت کرلے گا عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے عطاء فرماتے ہیں اگر ان دونوں کے درمیان رشتے داری نہ ہو' تو پھر اس کی عیادت نہیں کرے گا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں اگر ان دونوں کے درمیان رشتہ داری نہ بھی ہو' تو بھی وہ اس کی عیادت کرلے گا۔

19218 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى، يَقُوْلُ: نَعُوْدُهُمْ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَرَابَةٌ

❀❀ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں ہم ان کی عیادت کر لیتے ہیں اگرچہ ہمارے درمیان رشتہ داری نہیں بھی ہوتی۔

19219 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ، وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ جَارٌ يَهُوْدِيٌّ لَا بَاْسَ بِخُلُقِهِ، فَمَرِضَ، فَعَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ، فَسَكَتَ اَبُوْهُ وَسَكَتَ الْفَتٰى، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: اَبُوْهُ فِى الثَّالِثَةِ: قُلْ مَا قَالَ لَكَ، فَفَعَلَ ثُمَّ مَاتَ فَاَرَادَتِ الْيَهُوْدُ اَنْ تَلِيَهُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ اَوْلٰى بِهِ مِنْكُمْ فَغَسَّلَهُ وَكَفَّنَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَنَّطَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ

❀❀ عبداللہ بن عمرو نے ابن ابوحسین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک یہودی پڑوسی تھا جس کے اخلاق برے نہیں تھے وہ بیمار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب سمیت اس کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس کا باپ خاموش رہا تو وہ لڑکا بھی خاموش رہا پھر دوسری مرتبہ ایسا ہوا پھر تیسری مرتبہ ایسا ہوا' تو تیسری مرتبہ میں اس یہودی لڑکے کے باپ نے کہا: یہ جو تمہیں کہہ رہے ہیں تم وہ کہہ دو اس نے ایسا ہی کیا (یعنی کلمہ پڑھ لیا) پھر اس کا انتقال ہو گیا یہودیوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اس کے نگران بنیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری بہ نسبت ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے غسل دیا اسے کفن دیا اسے خوشبو لگائی اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

19220 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَنْبَاَنِیْ قَتَادَةُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ نَصْرَانِيٍّ: اَسْلِمْ اَبَا الْحَارِثِ، فَقَالَ: النَّصْرَانِيُّ: قَدْ اَسْلَمْتُ، فَقَالَ لَهُ: اَسْلِمْ اَبَا الْحَارِثِ، فَقَالَ: قَدْ اَسْلَمْتُ، فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ: اَسْلِمْ اَبَا الْحَارِثِ فَقَالَ: قَدْ اَسْلَمْتُ قَبْلَكَ فَغَضِبَ، وَقَالَ: " كَذَبْتَ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْاِسْلَامِ خِلَالٌ ثَلَاثٌ: شَرِيكُ الْخَمْرِ - وَلَمْ يَقُلْ: شُرْبُكَ - وَاَكْلُكَ الْخِنْزِيرَ، وَدُعَاؤُكَ لِلّٰهِ وَلَدًا "

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک عیسائی سے کہا اے ابوالحارث تم اسلام قبول کرلو اس عیسائی نے کہا: میں نے اسلام قبول کرلیا ہے نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا ابوالحارث تم اسلام قبول کرلو اس نے کہا: میں نے اسلام قبول کرلیا ہے نبی اکرم ﷺ نے تیسری مرتبہ اس سے فرمایا: اے ابوالحارث تم اسلام قبول کرلو اس نے کہا: میں آپ سے پہلے ہی اسلام قبول کر چکا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جھوٹ بول رہے ہو تمہارے اور اسلام قبول کرنے کے درمیان تین چیزیں رکاوٹ ہیں شراب میں حصہ داری آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تمہارا شراب پینا' تمہارا خنزیر کھانا اور تمہارا یہ دعویٰ کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔

19221 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ لِغُلَامٍ لَهُ نَصْرَانِيٍّ: يَا جَرِيرُ، اَسْلِمْ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يُقَالُ لَهُمْ

❀❀ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں میں نے مجاہد کو اپنے عیسائی غلام کو یہ کہتے ہوئے سنا اے جریر تم اسلام قبول کرلو پھر انہوں نے فرمایا: ان لوگوں سے اسی طرح کہا جائے گا۔

بَابُ مَا يُوجَبُ عَلَيْهِ اِذَا اَسْلَمَ وَمَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الطُّهُورِ وَغَيْرِهِ

باب: جب (کوئی اہل کتاب یا غیر مسلم) اسلام قبول کرلے تو اس پر کیا چیز واجب ہوگی اور اسے طہارت حاصل کرنے اور اس طرح کی دیگر چیزوں میں سے کن باتوں کا حکم دیا جائے گا؟

19222 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ اَنَّ

مُحَمَّدَ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ الْاَسْوَدَ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ: جَلَسَ عِنْدَ قَرْنِ مَسْقَلَةَ - وَقَرْنُ مَسْقَلَةَ الَّذِیْ تُهَرِيقُ اِلَيْهِ بُيُوتُ ابْنِ اَبِیْ يَمَامَةَ وَهِیَ دَارُ ابْنِ سَمُرَةَ وَمَا حَوْلَهَا، وَالَّذِیْ يُهَرِيقُ مَا اَدْبَرَ مِنْهَا عَلٰی دَارِ ابْنِ عَامِرٍ وَمَا اَقْبَلَ مِنْهَا عَلٰی دَارِ ابْنِ سَمُرَةَ وَمَا حَوْلَهَا - قَالَ الْاَسْوَدُ: فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَجَاءَهُ النَّاسُ الْكِبَارُ وَالصِّغَارُ، فَبَايَعُوهُ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَشَهَادَةِ الْاِيمَانِ بِاللّٰهِ، وَشَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

❀❀ محمد بن اسود بن خلف بیان کرتے ہیں ان کے والد اسود نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ فتح مکہ کے دن لوگوں سے بیعت لے رہے تھے تو وہ بیان کرتے ہیں وہ قرن مسقلہ کے پاس بیٹھ گئے قرن مسقلہ وہ جگہ ہے جہاں ابن ابویمامہ کے گھروں کا پانی بہتا ہوا آتا ہے' اور یہ دار ابن سمرہ اور اس کے آس پاس کی جگہ ہے' اور جو پانی بہتا ہوا آتا ہے وہ پیچھے سے دار ابن عامر میں آتا ہے' اور آگے سے دار ابن سمرہ میں اور آس پاس کی جگہوں پر آتا ہے اسود بیان کرتے ہیں پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ تشریف فرما ہوئے بڑے اور چھوٹے لوگ آپ کے پاس آنے لگے اور آپ کی بیعت کرنے لگے جو اسلام قبول کرنے کے حوالے سے تھی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے حوالے سے تھی اور اس بات کی گواہی کے حوالے سے تھی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

19223 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِينَاءَ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ كَانَا رَجُلَیْ سَوْءٍ قَدْ قَطَعَا الطَّرِيقَ، وَقَتَلَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَضَّا وَصَلَّيَا، ثُمَّ بَايَعَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ اَرَدْنَا اَنْ نَاْتِيَكَ، فَقَدْ قَصَّرَ اللّٰهُ خُطَوَنَا، فَقَالَ: مَا اَسْمَاؤُكُمَا؟ فَقَالَا: الْمُهَانَانِ، قَالَ: بَلْ اَنْتُمَا الْمُكْرَمَانِ

❀❀ عباس بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو آدمی بہت برے تھے وہ دونوں ڈاکہ ڈالتے تھے اور قتل کر دیتے تھے نبی اکرم ﷺ کا گزر ان دونوں کے پاس سے ہوا تو ان دونوں نے وضو کیا نماز ادا کی اور پھر نبی اکرم ﷺ کی بیعت کر لی (یعنی اسلام قبول کر لیا) ان دونوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے قدموں کو چھوٹا کر دیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: مہان (بے عزت) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم دونوں مکرم (یعنی عزت دار) ہو۔

19224 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ

19224-سنن أبی داؤد - کتاب الطهارة' باب فی الرجل یسلم فیؤمر بالغسل - حدیث: 305'الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم - مزیدة العبدی رضی الله عنه' حدیث: 1501'السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الطهارة' جماع أبواب ما یوجب الغسل - باب الکافر یسلم فیغتسل' حدیث: 765'معرفة السنن والآثار للبیهقی - باب الکافر یسلم' حدیث: 384'السنن الصغیر للبیهقی - کتاب الأشربة' باب الختان - حدیث: 2715'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الیاء ' من اسمه یعیش - من یکنی أبا کلیب' حدیث: 18801

جَدِّهِ: اَنَّهُ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ اَسْلَمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ، يَقُولُ: احْلِقْ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي آخَرُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِآخَرَ: اَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ

❀❀ عثیم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی میں نے اسلام قبول کرلیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم زمانہ کفر کے بال اپنے آپ سے ہٹادو! نبی اکرم ﷺ کے فرمان مطلب یہ تھا کہ تم سرمنڈ والو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں ایک اور شخص نے ان کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم زمانہ کفر کے بال اپنے آپ سے دور کردو اور ختنہ کروالو۔

19225 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُرِيدُ الْاِسْلَامَ فَاَسْلَمْتُ، فَاَمَرَنِي اَنْ اَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ فَاغْتَسَلْتُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

❀❀ حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرا ارادہ اسلام قبول کرنے کا تھا میں نے اسلام قبول کرلیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کروں تو میں نے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کیا۔

19226 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنَا عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ ثُمَامَةَ الْحَنَفِيَّ اُسِرَ فَاَسْلَمَ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ بِهِ اِلٰى حَائِطِ اَبِي طَلْحَةَ وَاَمَرَهُ اَنْ يَغْتَسِلَ، فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَسُنَ اِسْلَامُ اَخِيكُمْ

19225-سنن أبي داؤد - كتاب الطهارة' باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل - حديث: 304صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء ' جماع أبواب غسل الجنابة - باب استحباب غسل الكافر إذا أسلم بالماء والسدر' حديث: 255صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب غسل الكافر إذا أسلم - ذكر الاستحباب للكافر إذا أسلم أن يكون اغتساله بماء وسدر' حديث: 1256السنن للنسائي - سؤر الهرة' صفة الوضوء - ذكر ما يوجب الغسل وما لا يوجبه غسل الكافر إذا أسلم' حديث: 188السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' غسل الكافر إذا أسلم - حديث: 188السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب ما يوجب الغسل - باب الكافر يسلم فيغتسل' حديث: 762المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 7169المعجم الكبير للطبراني - باب القاف ' من اسمه قيس - ما أسند قيس بن عاصم' حديث: 15668معجم الصحابة لابن قانع - قيس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر بن عبيد' حديث: 1398

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ثمامہ حنفی کو قید کر دیا گیا اس نے اسلام قبول کرلیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے آپ نے اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے باغ میں بھیجا اور اسے یہ ہدایت کی کہ وہ غسل کرے اس نے غسل کیا پھر اس نے دو رکعت ادا کیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بھائی کا اسلام عمدہ ہوگیا ہے۔

19227 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فِي الَّذِي يُسْلِمُ يُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اسلام قبول کرلے گا اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

بَابُ الْمُشْرِكِ يَتَحَوَّلُ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى دِيْنٍ هَلْ يُتْرَكُ

باب: جب کوئی مشرک ایک دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کی طرف منتقل ہو جائے (جو اسلام کے علاوہ ہو) تو کیا اسے چھوڑ دیا جائے گا؟

19228 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيْثًا رُفِعَ اِلٰى عَلِيٍّ فِي يَهُوْدِيٍّ، اَوْ نَصْرَانِيٍّ تَزَنْدَقَ قَالَ: دَعُوهُ تَحَوَّلَ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى دِيْنٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک یہودی یا شاید ایک عیسائی کا مقدمہ پیش کیا گیا جو زندیق ہوگیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہ ایک دین سے دوسرے دین کی طرف منتقل ہو جائے۔

19229 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: رُفِعَ اِلٰى عَلِيٍّ يَهُوْدِيٌّ، اَوْ نَصْرَانِيٌّ تَزَنْدَقَ، قَالَ: دَعُوهُ تَحَوَّلَ مِنْ كُفْرٍ اِلٰى كُفْرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَقُلْتُ لَهُ: عَمَّنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ الْمُخَارِقِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ كَتَبَ فِيهِ اِلٰى عَلِيٍّ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَلِيٌّ بِهٰذَا

❀❀ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک یہودی یا شاید ایک عیسائی کا معاملہ پیش کیا گیا جو زندیق ہوگیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہ ایک کفر سے دوسرے کفر کی طرف منتقل ہو جائے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ امام ابوحنیفہ نے جواب دیا یہ سماک بن حرب کے حوالے سے قابوس بن مخارق کے حوالے سے منقول ہے کہ محمد بن ابوبکر نے اس شخص کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں یہ بات لکھی تھی۔

19230 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي خَلَّادٌ اَنَّ عَمْرَو بْنَ

شُعَيْبٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا نَدَعُ يَهُوْدِيًّا، وَلَا نَصْرَانِيًّا يُنَصِّرُ وَلَدَهُ، وَلَا يُهَوِّدُهُ فِي مُلْكِ الْعَرَبِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کسی بھی یہودی یا عیسائی کو عربوں کی حدود میں اپنی اولاد کو عیسائی یا یہودی نہیں بنانے دیں گے۔

بَابُ هَلْ تُهْدَمُ كَنَائِسُهُمْ؟ وَمَا يُمْنَعُوا

باب: کیا ان کے عبادت خانوں کو منہدم کر دیا جائے گا اور انہیں کس چیز سے روکا جائے گا؟

19231 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تُهْدَمَ الْكَنَائِسُ الَّتِي فِي الْاَمْصَارِ الْقَدِيمَةِ وَالْحَدِيثَةِ

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں سنت یہ ہے کہ ان کے عبادت خانے منہدم کر دیے جائیں جو شہروں موجود ہوں خواہ وہ پرانے ہوں یا نئے ہوں۔

19232 - اقوال تابعین: قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ: وَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: " اِنَّمَا صَالَحُوا عَلٰى دِيْنِهِمْ يَقُوْلُ: لَا تُهْدَمُ "

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں عمرو بن میمون بن مہران نے مجھ سے کہا میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا ان لوگوں نے اپنے دین پر مصالحت کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں انہیں منہدم نہیں کیا جائے گا۔

19233 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَمِّي وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: شَهِدْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُهْدَمَ الْكَنَائِسُ الْقَدِيمَةُ، شَهِدْتُهُ يَهْدِمُهَا، فَاُعِيدَتْ، فَلَمَّا قَدِمَ رَجَاءٌ دَعَانِي فَشَهِدْتُ عَلٰى كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَهَدَمَهَا ثَانِيَةً

❀❀ وہب بن نافع بیان کرتے ہیں میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے اس خط کے پاس موجود تھا جو انہوں نے عروہ بن محمد کو لکھا تھا جس میں یہ حکم دیا تھا کہ ان کے پرانے عبادت خانوں کو منہدم کر دیا جائے پھر جب انہوں نے ان کو منہدم کیا تو میں اس وقت بھی وہاں موجود تھا' پھر وہ دوبارہ بنا دیے گئے جب رجاء آئے اور انہوں نے مجھے بلایا تو میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مکتوب کے بارے میں گواہی دی تو انہوں نے دوسری مرتبہ انہیں منہدم کروا دیا۔

19234 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهُ: حَنَشٌ اَبُوْ عَلِيٍّ اَنَّ عِكْرِمَةَ اَخْبَرَهُ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَتَّخِذُوا الْكَنَائِسَ فِي اَرْضِ الْعَرَبِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَّا مَا مَصَّرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَلَا تُرْفَعُ فِيهِ كَنِيسَةٌ وَلَا بِيعَةٌ، وَلَا صَلِيبٌ، وَلَا سِنَانٌ، وَلَا يُنْفَخُ فِيهَا بِبُوقٍ، وَلَا يُضْرَبُ فِيهَا بِنَاقُوسٍ، وَلَا يَدْخُلُ فِيهَا خَمْرٌ وَلَا خِنْزِيرٌ، وَمَا كَانَتْ مِنْ اَرْضٍ صُوْلِحُوا صُلْحًا، فَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَفُوْا لَهُمْ بِصُلْحِهِمْ تَفْسِيرُ مَا مَصَّرَ الْمُسْلِمُوْنَ، يَقُوْلُ: مَا كَانَتْ مِنْ اَرْضِهِمْ اَوْ

اَخَذُوهَا عَنْوَةً

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کیا مشرکین کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ عربوں کی سرزمین پر اپنے عبادت خانے بنائیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک ان شہروں کا تعلق ہے جو مسلمانوں نے بنائے ہیں تو ان میں کوئی عبادت خانہ یا گرجا گھر یا صلیب یا سنان کو بلند نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہاں بگل بجایا جائے گا نہ ہی وہاں ناقوس بجایا جائے گا اور نہ ہی وہاں شراب یا خنزیر لایا جائے گا لیکن جو ایسی سرزمین ہو جو (غیر مسلموں کی ہو) اور وہاں ان کے ساتھ صلح ہو گئی ہو اور مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو جائے تو پھر مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کے ساتھ جو صلح کی ہے اس کو پورا کریں۔

مسلمانوں نے جو شہر آباد کیے ہیں اس کی وضاحت یہ ہے کہ جو علاقہ ان لوگوں کا تھا اور مسلمانوں نے اسے لڑ کر اُن سے حاصل کیا۔

19235 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ يُمْنَعَ النَّصَارٰى بِالشَّامِ اَنْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا، قَالَ: وَنُهُوا اَنْ يُفَرِّقُوْا رُءُ وسَهُمْ، وَاَمَرَ بِجَزِّ نَوَاصِيهِمْ، وَاَنْ يَشُدُّوا مَنَاطِقَهُمْ، وَلَا يَرْكَبُوا عَلٰى سُرُجٍ، وَلَا يَلْبَسُوا عَصَبًا، وَلَا خَزًّا وَلَا يَرْفَعُوا صُلُبَهُمْ فَوْقَ كَنَائِسِهِمْ، فَاِنْ قَدَرُوا عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا بَعْدَ التَّقَدُّمِ اِلَيْهِ، فَاِنَّ سَلَبَهُ لِمَنْ وَجَدَهُ، قَالَ: وَكَتَبَ اَنْ تُمْنَعَ نِسَاؤُهُمْ اَنْ يَرْكَبْنَ الرَّحَائِلَ

❀❀ عمرو بن میمون بن مہران بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا کہ شام میں عیسائیوں کو ناقوس بجانے سے منع کر دیا جائے گا اور انہیں اس بات سے بھی منع کر دیا جائے گا کہ وہ بالوں میں مانگ نکالیں اور انہیں آگے سے بال کٹوانے کا حکم دیا اور انہیں پٹکے پہننے کا حکم دیا نیز یہ کہ وہ زین پر سوار نہیں ہوں گے اور پٹی اور خز نہیں پہنیں گے وہ اپنے عبادت خانوں کے اوپر صلیب بلند نہیں کریں گے اگر کسی شخص نے اس بات کی پیشگی اطلاع ہونے کے باوجود ایسا کیا ہو اور وہ پکڑا جائے تو جو شخص اسے پکڑے گا اسے اس کا سامان مل جائے گا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ بھی خط لکھا تھا کہ ان کی خواتین کو پالان میں سوار ہونے سے منع کر دیا جائے گا۔

بَابُ هَلْ يَحْكُمُ الْمُسْلِمُوْنَ بَيْنَهُمْ

باب: کیا مسلمان ان کے درمیان فیصلہ کر سکتے ہیں؟

19236 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَابُوسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْاَلُهُ عَنْ مُسْلِمٍ زَنٰى بِنَصْرَانِيَّةٍ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَقِمِ الْحَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِ، وَارْدُدِ النَّصْرَانِيَّةَ اِلٰى اَهْلِ دِينِهَا

❀❀ قابوس نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے ایسے مسلمان کے بارے دریافت کیا جو کسی عیسائی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا کہ تم مسلمان پر حد جاری کرو اور عیسائی عورت کو اس کے دین والے لوگوں کے حوالے کر دو (وہ اپنے دین کے حساب سے اسے سزا دیں گے)۔

19237 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: نَحْنُ مُخَيَّرُوْنَ اِنْ شِئْنَا حَكَمْنَا بَيْنَهُمْ، وَاِنْ شِئْنَا لَمْ نَحْكُمْ، فَاِنْ حَكَمْنَا حَكَمْنَا بَيْنَهُمْ بِحُكْمِنَا بَيْنَنَا وَتَرَكْنَاهُمْ فِي حُكْمِهِمْ بَيْنَهُمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ) (المائدة: 49) وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ) (المائدة: 42)

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں ہمیں اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیں اور اگر ہم چاہیں تو فیصلہ نہ دیں اگر ہم ان کے درمیان فیصلہ دینا چاہیں گے تو ہم ان کے درمیان وہی فیصلہ دیں گے جو ہم اپنے درمیان دیتے ہیں ورنہ ہم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں گے وہ اپنے درمیان (اپنے مذہب کے مطابق) فیصلہ کر لیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اور یہ کہ تم ان کے درمیان فیصلہ دو''۔

عمرو بن شعیب نے بھی اس کی مانند بات کہی ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی یہی مراد ہے

''تم ان کے درمیان فیصلہ دو یا ان سے اعراض کرو''۔

19238 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يُرَدُّوا فِي حُقُوقِهِمْ وَمَوَارِيثِهِمْ اِلٰى اَهْلِ دِيْنِهِمْ، اِلَّا اَنْ يَاْتُوا رَاغِبِيْنَ فِي حَدٍّ نَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْهِ فَنَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ: (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42)

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے سنت جاری ہو چکی ہے کہ ان کے حقوق اور ان کی وراثت کے حوالے سے انہیں ان کے دین کے افراد کی طرف لوٹایا جائے گا' البتہ اگر وہ کسی حد کے معاملے میں رغبت رکھتے ہوئے آتے ہیں کہ ہم اس معاملے کے بارے میں ان کے درمیان فیصلہ دیں تو ہم ان کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیں گے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم فیصلہ دیتے ہو تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ دو''۔

19239 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: " نَسَخَتْ قَوْلُهُ: (فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ) (المائدة: 42) قَوْلُهُ: (احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ) (المائدة: 49) "

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''تم ان کے درمیان فیصلہ دو یا ان سے اعراض کرو''۔

اس فرمان نے اس فرمان کو منسوخ کر دیا ہے

''تم ان کے درمیان اس چیز کے مطابق فیصلہ دو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے''۔

19240 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَامِرٍ قَالَا: اِنْ شَاءَ الْوَالِيُّ قَضٰى بَيْنَهُمْ، وَاِنْ شَاءَ اَعْرَضَ عَنْهُمْ، فَاِنْ قَضٰى بَيْنَهُمْ قَضٰى بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ

❀❀ ابراہیم نخعی اور عامر شعبی بیان کرتے ہیں: اگر حاکم چاہے گا تو ان کے درمیان فیصلہ دیدے گا اور اگر چاہے گا تو ان سے اعراض کرے گا اگر وہ ان کے درمیان فیصلہ دیتا ہے تو وہ ان کے درمیان اس چیز کے مطابق فیصلہ دے گا جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے۔

19241 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ اِذَا جَاءَكَ اَهْلُ الْكِتَابِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

❀❀ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عدی بن عدی کو خط لکھا کہ جب اہل کتاب تمہارے پاس آئیں تو تم ان کے درمیان فیصلہ دے دو۔

19242 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَحُدُّ يَهُوْدِيًّا حَدًّا فِيْ فِرْيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ

❀❀ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ انہوں نے جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے ایک یہودی پر مسجد میں حد قائم کی تھی اس کے جسم پر قمیص موجود تھی۔

19243 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اِنْ زَنٰى رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ بِمُسْلِمَةٍ، اَوْ سَرَقَ لِمُسْلِمٍ شَيْئًا اُقِيمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعْرِضِ الْاِمَامُ عَنْ ذٰلِكَ، يَقُوْلُوْنَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيْنَهُمْ، فَاِنَّهُ لَا يُعْرِضُ عَنْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا کوئی مرد اگر کسی مسلمان عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے یا کسی مسلمان کی کوئی چیز چوری کر دیتا ہے تو اسے سزا دی جائے گی ایسی صورت میں حاکم وقت اس سے اعراض نہیں کرے گا علماء یہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ معاملہ جو مسلمانوں اور اہل کتاب کے درمیان ہو اس معاملے میں حاکم وقت اہل کتاب سے (یا غیر مسلم سے) اعراض نہیں کرے گا۔

بَابُ هَلْ يُحَدُّ الْمُسْلِمُ لِلْيَهُوْدِيِّ

باب: کیا کسی یہودی کی وجہ سے مسلمان پر حد جاری کی جائے گی؟

19244 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَيَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ،

وَغَيْرِهِمَا: زَعَمُوْا اَلَّا حَدَّ عَلٰى مَنْ رَمَاهُمْ اِلَّا اَنْ يُنَكِّلَ السُّلْطَانُ

❀❀ اسماعیل بن محمد اور یعقوب بن عتبہ اور دیگر حضرات کا یہ کہنا ہے کہ جس شخص نے ان (اہل کتاب یا غیر مسلموں) پر زنا کا الزام لگایا ہو اس پر حد جاری نہیں ہوگی البتہ حاکم وقت اسے سزا دے گا۔

19245 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلْتُهُ هَلْ عَلٰى مِنْ قَذَفَ اَهْلَ الذِّمَّةِ حَدٌّ؟ قَالَ: لَا اَرٰى عَلَيْهِ حَدًّا

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی ذمی پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے، تو کیا اس پر حد جاری ہوگی انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

19246 - اقوال تابعین: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُوْلُ: لَا حَدَّ عَلَيْهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے نافع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

19247 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا حَدَّ عَلٰى مِنْ رَمٰى يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا

❀❀ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص کسی یہودی یا عیسائی پر الزام عائد کرتا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

19248 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ " فَرُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ مُسْلِمٌ وَنَصْرَانِيٌّ قَذَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَضَرَبَ النَّصْرَانِيَّ لِلْمُسْلِمِ ثَمَانِيْنَ، وَقَالَ لِلنَّصْرَانِيِّ: مَا فِيْكَ اَعْظَمُ مِنْ قَذْفِهِ هٰذَا، فَتَرَكَهُ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عَبْدِ الْحَمِيْدِ فَكَتَبَ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَذْكُرُ مَا صَنَعَ الشَّعْبِيُّ فَكَتَبَ عُمَرُ يُحَسِّنُ صَنِيْعَ الشَّعْبِيِّ

❀❀ مطرف بن طریف بیان کرتے ہیں ہم لوگ امام شعبی کے پاس موجود تھے ان کے سامنے دو آدمیوں کا مقدمہ پیش کیا گیا ایک مسلمان تھا اور ایک عیسائی تھا ان میں سے ہر ایک نے دوسرے پر زنا کا الزام لگایا تھا تو انہوں نے مسلمان کی وجہ سے عیسائی کو اسی کوڑے لگائے اور عیسائی سے کہا تمہارے اندر جو خرابی پائی جاتی ہے وہ اس کے جھوٹے الزام سے زیادہ بڑی ہے، تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا یہ معاملہ عبدالحمید کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا اور امام شعبی کے طرز عمل کا ذکر کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے امام شعبی کے طرز عمل کی تعریف کی۔

19249 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: قَالَ الثَّوْرِيُّ: مَنْ قَذَفَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، وَاِنْ قَذَفَ نَصْرَانِيٌّ نَصْرَانِيَّةً لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنْ تَخَاصَمُوْا اِلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ، كَمَا لَا يُضْرَبُ لَهُمْ مُسْلِمٌ اِذَا قَذَفَهُمْ كَذٰلِكَ لَا يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

❀❀ سفیان ثوری فرماتے ہیں جو شخص کسی یہودی یا عیسائی پر زنا کا الزام لگائے گا اس پر حد جاری نہیں ہوگی اگر عیسائی مرد کسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگائے تو ایک دوسرے کی وجہ سے ان کی پٹائی نہیں کی جائے گی اگر وہ اپنا مقدمہ مسلمانوں کے

سامنے لے آتے ہیں جس طرح مسلمان کو ان پر زنا کا الزام لگانے کی وجہ سے مارا نہیں جائے گا اسی طرح ان کو بھی ایک دوسرے کی وجہ سے نہیں مارا جائے گا۔

بَابُ هَلْ يُقَاتَلُ اَهْلُ الشِّرْكِ حَتّٰى يُؤْمِنُوا مِنْ غَيْرِ اَهْلِ الْكِتَابِ وَتُؤْخَذَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةُ

باب: اہل کتاب کے علاوہ (دیگر ادیان سے تعلق رکھنے والے) مشرکین کے ساتھ کیا اس وقت تک جنگ کی جائے گی جب تک وہ ایمان نہیں لے آتے اور کیا ان سے جزیہ وصول کیا جائے گا؟

19250 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَهُمْ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوهَا اَحْرَزُوا دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ، اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ لڑائی کروں جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ اپنی جانیں اور اپنے اموال کو محفوظ کرلیں گے البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

19251 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "قَاتِلُوا النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ، اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ"

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرو جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ اپنی جانوں اور اپنے اموال کو محفوظ کرلیں گے البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

19252 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، فَقُلْتُ الْمَجُوسُ اَهْلُ الْكِتَابِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالْاَسْبَذِيُّونَ؟ قَالَ: "وُجِدَ كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ - زَعَمُوا - بَعْدَ اِذْ اَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنْهُمْ فَلَمَّا وَجَدَهُ تَرَكَهُمْ، قَالَ: قَدْ زَعَمُوا ذٰلِكَ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کیا مجوسی بھی اہل کتاب شمار ہوں گے؟ انہوں نے جواب دیا جی نہیں میں نے دریافت کیا: اسبذی؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی تحریر پائی گئی ہے جو ان لوگوں کے لئے تھی لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ کیا جب انہوں نے وہ

تحریر پائی تو انہیں چھوڑ دیا انہوں نے بتایا: لوگوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

19253 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فَمَرَّ عَلٰى نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: مَا اَدْرِي مَا اَصْنَعُ فِي هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ لَيْسُوا مِنَ الْعَرَبِ وَلَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ - يُرِيدُ الْمَجُوسَ - فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نکلے ان کا گزر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا جن میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کیا کروں جو نہ تو عرب ہیں اور نہ ہی اہل کتاب ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد مجوسی تھے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم ان لوگوں کے ساتھ اہل کتاب کا سا طرز عمل اختیار کرو''۔

19254 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرٌ اَيْضًا عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَتَبَ لِاَهْلِ هَجَرَ اَلَّا يُحْمَلَ عَلٰى مُحْسِنٍ ذَنْبُ مُسِيءٍ، وَاِنِّي لَوْ جَاهَدْتُكُمْ اَخْرَجْتُكُمْ مِنْ هَجَرَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ہجر کے بارے میں یہ خط لکھا تھا کہ کسی برائی کرنے والا کا گناہ کسی اچھائی کرنے والے پر نہ ڈالا جائے اور اگر میں نے تمہارے ساتھ جہاد کیا تو میں تمہیں ہجر سے نکال دوں گا۔

19255 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُسْاَلُ: اَتُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ اَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَعُمَرُ مِنْ اَهْلِ السَّوَادِ، وَعُثْمَانُ مِنْ بَرْبَرٍ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں میں نے زہری کو سنا ان سے سوال کیا گیا جو لوگ اہل کتاب نہیں ہیں کیا ان سے جزیہ وصول کیا جا سکتا ہے انہوں نے جواب دیا جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے جزیہ وصول کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل سواد سے جزیہ وصول کیا تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بربروں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

19256 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَجُوسِ هَجَرَ يَدْعُوهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَمَنْ اَسْلَمَ قَبِلَ مِنْهُ الْحَقَّ، وَمَنْ اَبٰى كَتَبَ عَلَيْهِ الْجِزْيَةَ، وَاَنْ لَا تُؤْكَلَ لَهُمْ ذَبِيحَةٌ، وَاَلَّا تُنْكَحَ لَهُمُ امْرَاَةٌ

❀❀ حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں کو خط لکھ کر انہیں اسلام کی دعوت دی جس شخص نے اسلام قبول کر لیا آپ نے اس سے حق کو قبول کیا اور جس شخص نے انکار کیا آپ ﷺ نے اس پر جزیہ کی ادائیگی کو مقرر کیا اور یہ فرمایا کہ ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا اور ان کی عورت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا۔

19257 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ: اَنَّهُ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ مَجُوسِ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فِي السَّنَةِ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ

❀❀ معمر نے قتادہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ بحرین کے رہنے والے لوگوں سے ہر شخص سے سالانہ چوبیس درہم وصول کیے جاتے تھے۔

19258 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَوْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ السَّوَادِ لَيْسَ لَهُمْ عَهْدٌ، فَلَمَّا اُخِذَ مِنْهُمُ الْخَرَاجُ كَانَ لَهُمْ عَهْدٌ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں اہل سواد کے ساتھ کوئی عہد نہیں تھا لیکن جب ان سے خراج وصول کیا جانے لگا تو ان کے لئے عہد ہو گیا۔

19259 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَالَحَ عَبَدَةَ الْاَوْثَانِ عَلَى الْجِزْيَةِ، اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ مِنَ الْعَرَبِ وَقَبِلَ الْجِزْيَةَ مِنْ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَكَانُوْا مَجُوسًا

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے بتوں کے عبادت گزاروں کے ساتھ جزیہ کی ادائیگی پر صلح کی تھی البتہ ان لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جن کا تعلق عربوں سے تھا نبی اکرم ﷺ نے اہل بحرین سے جزیہ قبول کیا تھا' وہ لوگ مجوسی تھے۔

19260 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرِهِمَا، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ، وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَ مِنْ مَجُوسِ السَّوَادِ، وَاَنَّ عُثْمَانَ اَخَذَ مِنْ بَرْبَرٍ

❀❀ ابن جریج نے یعقوب بن عتبہ، اسماعیل بن محمد اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سواد کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بربروں سے وصول کیا تھا۔

19261 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ بَجَالَةَ التَّمِيمِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يُرِدْ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

❀❀ بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لینے کا ارادہ اس وقت تک نہیں کیا جب

تک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی نہیں دے دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

19262 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ سَعْدٍ، عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ ذٰلِكَ اَحْسَبُهُ نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ، اَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ بْنَ عَلْقَمَةَ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ اَوْ فَرْوَةَ بْنَ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيَّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْسَ عَلَى الْمَجُوسِ جِزْيَةٌ فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: اَنْتَ تَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ، وَاللّٰهِ لَمَا اَخْفَيْتَ اَخْبَثُ مِمَّا اَظْهَرْتَ " فَذَهَبَ بِهِ حَتّٰى دَخَلَا عَلٰى عَلِيٍّ وَهُوَ فِيْ قَصْرٍ جَالِسٌ فِيْ قُبَّةٍ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، زَعَمَ هٰذَا اَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمَجُوسِ جِزْيَةٌ وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ فَقَالَ عَلِيٌّ: " - اِلَيْنَا يَقُوْلُ: اجْلِسَا - وَاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ الْيَوْمَ اَحَدٌ اَعْلَمَ بِذٰلِكَ مِنِّي، كَانَ الْمَجُوسُ اَهْلَ كِتَابٍ يَعْرِفُوْنَهُ، وَعِلْمٍ يَدْرُسُوْنَهُ، فَشَرِبَ اَمِيْرُهُمُ الْخَمْرَ فَوَقَعَ عَلٰى اُخْتِهِ فَرَآهُ نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ، قَالَتْ اُخْتُهُ: اِنَّكَ قَدْ صَنَعْتَ بِهَا كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ رَآكَ نَفَرٌ لَا يَسْتُرُوْنَ عَلَيْكَ، فَدَعَا اَهْلَ الطَّمَعِ، فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: قَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّ آدَمَ اَنْكَحَ بَنِيهِ بَنَاتَهُ، فَجَاءَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ رَاَوْهُ، فَقَالُوْا: وَيْلًا لِلْاَبْعَدِ، اِنَّ فِيْ ظَهْرِكَ حَدًّا، فَقَتَلَهُمْ، وَهُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا عِنْدَهُ، ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ لَهُ: بَلٰى قَدْ رَاَيْتُكَ، فَقَالَ لَهَا: وَيْحًا لِبَغِيِّ بَنِيْ فُلَانٍ، قَالَتْ: اَجَلْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ بَغِيَّةً، ثُمَّ تُبْتُ فَقَتَلَهَا، ثُمَّ اُسْرِيَ عَلٰى مَا فِيْ قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى كُتُبِهِمْ فَلَمْ يَصِحَّ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ "

❀❀ مستورد بن علقمہ بیان کرتے ہیں وہ ایک محفل میں موجود تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ فروہ بن نوفل اشجعی کا واقعہ ہے) ایک شخص نے کہا: مجوسیوں پر جزیہ لازم نہیں ہوتا تو مستورد نے کہا: تم یہ بات کہہ رہے ہو حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا ہے اللہ کی قسم! تم نے جو چیز پوشیدہ رکھی ہے وہ اس سے زیادہ بری ہوگی جو تم نے ظاہر کی ہے پھر وہ اس کو ساتھ لے کر گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ دونوں افراد حاضر ہوئے جو اس محل میں موجود ایک خیمے میں موجود تھے مستورد نے کہا: اے امیر المومنین اس شخص کا یہ کہنا ہے کہ مجوسیوں پر جزیہ لازم نہیں ہوتا حالانکہ آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں بیٹھ جاؤ۔ اللہ کی قسم! اس وقت روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہو مجوسی اصل میں اہل کتاب ہی تھے یہ لوگ کتاب کا علم رکھتے تھے اس کی درس و تدریس کرتے تھے ایک مرتبہ ان کے ایک امیر نے شراب پی اور اپنی بہن کے ساتھ زنا کرلیا اسے کچھ مسلمانوں نے دیکھ لیا اگلے دن صبح اس کی بہن نے اس سے کہا کہ تم نے میرے ساتھ یہ یہ حرکت کی ہے' اور کچھ لوگوں نے تمہیں دیکھ لیا ہے وہ تمہارا پردہ نہیں رکھیں گے تو امیر نے لالچی لوگوں کو بلا کر انہیں عطیات دیے اور پھر ان سے کہا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کی شادیاں اپنے بیٹیوں کے ساتھ کی تھیں پھر وہ لوگ آ گئے جنہوں نے اس کو دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا: دور کے شخص کے لئے بربادی ہے تمہیں سزا دی جائے گی تو اس نے ان لوگوں کو قتل کروا دیا یہ وہی لوگ تھے جو اس کے پاس

موجود تھے پھر ایک عورت آئی اس نے کہا: جی ہاں میں نے بھی تمہیں یہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے تو بادشاہ نے اس عورت سے کہا بنوفلاں کی فاحشہ عورت کے لئے بربادی ہے اس عورت نے جواب دیا جی ہاں اللہ کی قسم! پہلے میں بری عورت تھی لیکن پھر میں نے توبہ کرلی تھی تو بادشاہ نے اسے بھی قتل کروادیا پھر اس کے بعد ان لوگوں کے دلوں سے اور ان کی کتابوں سے یہ چیز ختم کردی گئی اور ان کے پاس کوئی بھی چیز مستند نہیں رہی (یا درست نہیں رہی)۔

19263 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ وَغَيْرِهِ: اَنَّهُ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ مَجُوسِ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ دِرْهَمًا فِي السَّنَةِ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ

❀❀ معمر نے قتادہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے ہر فرد سے سالانہ چوبیس درہم وصول کیے جاتے تھے۔

بَابُ كَمْ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ فِي الْجِزْيَةِ

باب: جزیہ میں ان سے کتنی رقم وصول کی جائے گی؟

19264 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ: مَا عَلِمْنَا شَيْئًا اِلَّا مَا صُوْلِحُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ اَحْرَزُوا كُلَّ شَيْءٍ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ، قَالَ: وَقَالَ لِي ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے جزیہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہمیں اس کے بارے میں یہی علم ہے کہ جس چیز پر ان کے ساتھ مصالحت ہوگی (ان پر وہی ادائیگی لازم ہوگی) اور پھر وہ اپنے اموال میں سے ہر چیز کو محفوظ کرلیں گے عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

19265 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ: ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ بَلَغَ الْحُلُمَ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا - اَوْ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ - فَجَعَلَ الْوَرِقَ عَلٰى مَنْ كَانَ مِنْهُمْ بِالْعِرَاقِ لِاَنَّهَا اَرْضُ وَرِقٍ، وَجَعَلَ الذَّهَبَ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ لِاَنَّهَا اَرْضُ الذَّهَبِ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقَ الْمُسْلِمِينَ وَكِسْوَتَهُمُ الَّتِي كَانَ عُمَرُ يَكْسُوهَا النَّاسَ وَضِيَافَةً مِنْ نَزَلَ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَاَيَّامِهِنَّ

❀❀ نافع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے بالغ ہونے والے ہر شخص پر چالیس درہم یا چار دینار کی ادائیگی لازم قرار دی تھی انہوں نے چاندی کی شکل میں ادائیگی ان لوگوں پر قرار دی تھی جو عراق میں رہتے تھے کیونکہ وہاں چاندی میں لین دین ہوتا ہے اور اہل شام اور اہل مصر پر سونے کی شکل میں ادائیگی لازم قرار دی تھی کیونکہ وہاں سونے میں لین دین ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ انہوں نے مسلمانوں کو اناج فراہم کرنے اور لباس فراہم کرنے کی ادائیگی بھی مقرر کی تھی یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو لباس لوگوں کو فراہم کرتے تھے اور وہ مسلمان ان کے ہاں ٹھہریں گے تین دن تک ان کی مہمان نوازی کی جائے گی۔

19266 - آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ مُوسَى: قَالَ نَافِعٌ: سَمِعْتُ اَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ اَهْلَ الْجِزْيَةِ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوا: اِنَّ الْمُسْلِمِينَ اِذَا نَزَلُوا بِنَا كَلَّفُونَا الْغَنَمَ وَالدَّجَاجَ، فَقَالَ عُمَرُ: اَطْعِمُوهُمْ مِنْ طَعَامِكُمُ الَّذِي تَاْكُلُونَ وَلَا تَزِيدُوهُمْ عَلَى ذٰلِكَ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کو یا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اہل شام سے تعلق رکھنے والے جزیہ دینے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہوں نے بتایا: مسلمان جب ہمارے پاس آ کر پڑاؤ کرتے ہیں تو ہمیں پابند کرتے ہیں کہ ہم انہیں بکریاں اور مرغیاں دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان لوگوں کو وہی کھانے کے لئے دو جو تم خود کھاتے ہو اس سے زیادہ کچھ نہ دو۔

19267 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ: " ضَرَبَ الْجِزْيَةَ وَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلَى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ اَلَّا يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ اِلَّا عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى وَلَا يَضْرِبُوهَا عَلَى صَبِيٍّ وَلَا عَلَى امْرَاَةٍ، فَضَرَبَ عَلَى اَهْلِ الْعِرَاقِ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا عَلَى كُلِّ رَجُلٍ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ اَيْضًا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، وَضَرَبَ عَلَى اَهْلِ الشَّامِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ اَيْضًا مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ، وَثَلَاثَةَ اَقْسَاطٍ مِنْ زَيْتٍ، وَكَذَا وَكَذَا شَيْئًا مِنَ الْعَسَلِ وَالْوَدَكِ - لَمْ يَحْفَظْهُ اَيُّوبُ اَوْ نَافِعٌ - وَضَرَبَ عَلَى اَهْلِ مِصْرَ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ اِرْدَبًّا مِنْ قَمْحٍ، وَشَيْئًا لَا يَحْفَظُهُ، وَكِسْوَةَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ضَرِيبَةً مَضْرُوبَةً، وَعَلَيْهِمْ ضِيَافَةُ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثًا، يُطْعِمُونَهُمْ مِمَّا يَاْكُلُونَ مِمَّا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ طَعَامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ شَكَوْا اِلَيْهِ اَنَّهُمْ يُكَلِّفُونَا الدَّجَاجَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُطْعِمُوهُمْ اِلَّا مِمَّا تَاْكُلُونَ مِمَّا يَحِلُّ لَهُمْ مِنْ طَعَامِكُمْ

❀❀ نافع نے اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ کی ادائیگی مقرر کی اور اس بارے میں لشکروں کے امیروں کو خط لکھا کہ وہ جزیہ کی ادائیگی صرف اس پر لازم قرار دیں گے جس پر استرا چل چکا ہو (یعنی جس کے زیرناف بال آ چکے ہوں) وہ کسی بچے پر یا کسی عورت پر جزیہ لازم نہیں کریں گے انہوں اہل عراق میں سے ہر فرد پر چالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی اور ان پر پندرہ صاع کی ادائیگی مقرر کی تھی جبکہ اہل شام کے ہر فرد پر چار دینار کی ادائیگی مقرر کی تھی اور ان پر گندم کے دو مد اور زیتون کے تیل کے تین قسط اور اتنا اتنا شہد اور چربی کی ادائیگی لازم قرار دی تھی یہ بات یا تو ایوب نامی راوی کو یاد نہیں رہی یا نافع نامی راوی کو یاد نہیں رہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مصر میں سے ہر فرد پر چار دینار کی ادائیگی مقرر کی تھی اور ان پر گندم کا ایک اردب (مخصوص پیمانہ) اور ایک اور چیز لازم قرار دی تھی جو راوی کو یاد نہیں رہی اس کے علاوہ امیر المومنین کو متعین تعداد میں کپڑوں کی فراہمی لازم قرار دی تھی اور تین دن تک مسلمانوں کی مہمان نوازی لازم قرار دی تھی کہ وہ لوگ جو خود کھاتے ہیں اس میں سے وہ انہیں بھی کھانے کے لئے دیں گے وہ چیز جو ان کے کھانے میں سے مسلمانوں کے لئے حلال ہو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ وہ لوگ ہمیں مرغی دینے کا پابند کرتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان

لوگوں کو کھانے کے لیے وہ چیز دو گے جو تم خود کھاتے ہو لیکن وہ کوئی ایسی چیز ہونی چاہیے جو تمہارے کھانے کی ہو لیکن ان کے لئے کھانا حلال ہو۔

19268 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ وَحَالِمَةٍ دِيْنَارًا اَوْ قِيمَتَهُ مَعَافِرِيٌّ

❀❀ مسروق بن اجدع بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ ﷺ نے ان کو یہ ہدایت کی کہ وہ ہر بالغ مرد اور بالغ عورت سے ایک دینار یا اس کی قیمت جتنی معافری وصول کریں گے۔

19269 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: "لَا تَشْتَرُوا رَقِيقَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاِنَّهُمْ اَهْلُ خَرَاجٍ يُؤَدِّي بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ - يَعْنِي: بِلَادَهُمْ -"

❀❀ ایوب نے بنو غفار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے تم ذمیوں کے غلام نہ خریدو کیونکہ وہ خراج دینے والے لوگ ہیں ان میں سے کچھ دوسروں کی طرف سے ادائیگی کریں گے راوی کہتے ہیں: یعنی ان کے علاقوں میں۔

19270 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَذٰلِكَ اِلَى الْوَالِيْ يَزِيدُ عَلَيْهِمْ بِقَدْرِ يُسْرِهِمْ، وَيَضَعُ عَنْهُمْ بِقَدْرِ حَاجَتِهِمْ، وَلَيْسَ لِذٰلِكَ وَقْتٌ يَنْظُرُ فِيهِ الْوَالِيْ عَلٰى قَدْرِ مَا يُطِيقُوْنَ، فَاَمَّا مَا لَمْ يُؤْخَذْ عَنْوَةً حَتّٰى صُوْلِحُوا صُلْحًا، فَلَا يُزَادُ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ عَلٰى مَا صُوْلِحُوا عَلَيْهِ، وَالْجِزْيَةُ عَلٰى مَا صُوْلِحُوا عَلَيْهِ مِنْ قَلِيلٍ اَوْ كَثِيرٍ فِي اَرَضِيهِمْ، وَاَعْنَاقِهِمْ، يَقُوْلُ: لَيْسَ عَلَيْهِمْ زَكَاةٌ فِي اَمْوَالِهِمْ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں اس کا تعین کرنا حاکم وقت کی ذمہ داری ہوگی لوگوں کی خوشحالی کے لئے وہ اس میں اضافہ بھی کر سکتا ہے اور ان کی مجبوری کی وجہ سے اس میں کمی بھی کر سکتا ہے اس بارے میں وقت کا کوئی تعین نہیں ہے ان لوگوں کی گنجائش کے حساب سے حاکم وقت اس کا تعین کرے گا' البتہ جن علاقوں کو بزور بازو فتح نہیں کیا گیا بلکہ ان کے ساتھ صلح ہوئی ہے' تو پھر ان پر اس سے زیادہ اور کوئی چیز عائد نہیں کی جائے گی جس ادائیگی کی شرط پر ان کے ساتھ صلح ہوئی تھی جزیہ کی ادائیگی ان کے ساتھ کی گئی صلح کے مطابق ہوگی خواہ وہ تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ مقدار میں ہو وہ ان کے علاقے اور ان کی گردنوں کے حوالے سے ہوگا وہ فرماتے ہیں ان لوگوں پر ان کے اموال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

19271 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: مَا شَاْنُ اَهْلِ الشَّامِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تُؤْخَذُ مِنْهُمُ الْجِزْيَةُ اَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ، وَمِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ دِيْنَارٌ؟ قَالَ: ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ

❀❀ ابن ابو نجیح بیان کرتے ہیں میں نے مجاہد سے دریافت کیا اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے اہل شام کا کیا معاملہ ہے

ان سے جزیہ میں چار دینار وصول کیے جاتے ہیں اور اہل یمن سے ایک دینار وصول کیا جاتا ہے تو مجاہد نے یہ جواب دیا کہ یہ خوشحالی کے حوالے سے ہے۔

19272 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَلَّكُمْ اَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا فَتَظْهَرُوا عَلَيْهِمْ، فَيَتَّقُوْنَكُمْ بِاَمْوَالِهِمْ دُوْنَ اَنْفُسِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ، فَيُصَالِحُوكُمْ فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ غَيْرَ ذٰلِكَ

❀❀ ہلال بن یساف نے جہینہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی قوم کے ساتھ لڑائی کرو گے اور تم ان پر غالب آجاؤ گے تو وہ اپنے اموال کے ذریعے تم سے بچنا چاہیں گے تا کہ اپنی جانوں اور اپنے بال بچوں کو بچالیں تو وہ تمہارے ساتھ صلح کریں گے تو تم ان سے (طے شدہ رقم کے علاوہ) کچھ اور وصول نہ کرنا۔

19273 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ: اَلَّا يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَلَا عَلَى الصِّبْيَانِ، وَاَنْ يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى مِنَ الرِّجَالِ، وَاَنْ يَخْتِمُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَيَجُزُّوا نَوَاصِيَهُمْ مَنِ اتَّخَذَ مِنْهُمْ شَعْرًا، وَيُلْزِمُوهُمُ الْمَنَاطِقَ، وَيَمْنَعُوهُمُ الرُّكُوبَ اِلَّا عَلَى الْاُكُفِ عَرْضًا قَالَ: يَقُوْلُ: رِجْلَاهُ مِنْ شِقٍّ وَاحِدٍ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ: وَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ وَلِيَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيثِ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ: وَضَرَبَ عُمَرُ الْجِزْيَةَ عَلٰى مَنْ كَانَ بِالشَّامِ مِنْهُمْ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ، وَمُدَّيْنِ مِنَ الطَّعَامِ، وَقِسْطَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ مِنْ زَيْتٍ، وَضَرَبَ عَلٰى مَنْ كَانَ بِمِصْرَ اَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ، وَاِرْدَبَّيْنِ مِنَ الطَّعَامِ وَشَيْئًا ذَكَرَهُ، وَضَرَبَ عَلٰى مَنْ كَانَ بِالْعِرَاقِ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَفِيزًا وَشَيْئًا لَا نَحْفَظُهُ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ مَعَ ذٰلِكَ ضِيَافَةً مِنْ مَرَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَضَرَبَ عَلَيْهِمْ ثِيَابًا، وَذَكَرَ عَسَلًا لَمْ نَحْفَظْهُ

❀❀ نافع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کو خط لکھا کہ بچوں یا خواتین پر جزیہ مقرر نہ کریں وہ جزیہ صرف اس پر مقرر کریں کہ مردوں میں سے جس پر استرا چل چکا ہو (یعنی بالغ پر) اور وہ ان کی گردنوں پر مہر لگائیں اور ان کے پیشانیوں کے بال کاٹ دیں انہیں پٹکے پہننے کا پابند کریں اور انہیں صرف چوڑائی کی سمت میں بیٹھنے کی اجازت دیں راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی دونوں ٹانگیں ایک ہی طرف ہوں۔

عبداللہ نامی راوی کہتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز جب حکمران بنے تھے تو انہوں نے بھی غیر مسلموں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا عبداللہ نامی راوی نے نافع کی روایت میں اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ یوں مقرر کیا تھا کہ ان میں سے جو لوگ شام میں رہتے تھے ان میں سے ہر فرد پر چار دینار کی ادائیگی اور دو مد اناج کی ادائیگی اور زیتون

کے تیل کے دوقسط یا تین قسط کی ادائیگی لازم ہوگی جولوگ مصر میں رہتے تھے ان پر چار دینار کی ادائیگی اناج کے دواردب اور ایک اور چیز لازم ہوگی جس کا راوی نے ذکر کیا تھا اور جولوگ عراق رہتے تھے ان پر چالیس درہم اور پندرہ کفیز اور ایک اور چیز کی ادائیگی لازم کی تھی جو ہمیں یاد نہیں ہے اس کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر یہ چیز بھی مقرر کی تھی جو مسلمان وہاں سے گزریں گے تین دن تک ان کی مہمان نوازی کی جائے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر کپڑوں کی ادائیگی بھی مقرر کی تھی راوی نے شہد کا ذکر بھی کیا تھا لیکن اس بارے میں ہمیں یاد نہیں رہا۔

19274 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ اَبِي عِمْرَانَ اَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا حَاصَ بِمُخَلَّاةٍ فِيهَا حَشِيشٌ وَشَيْئًا اَخَذَهَا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ: خُذْ هٰذَا، فَقَالَ: اَخَذْتُهُ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ، فَقَالَ: اَخْفَرْتَ ذِمَّتِي اَخْفَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَاَعْطَاهَا صَاحِبَهَا، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ تَحْتَجْ اِلَى مَا اَخَذْتَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَهُوَ اِلَى الَّذِي اَخَذْتَ لَهُ اَحْوَجُ

❀❀ خالد بن ابوعمران بیان کرتے ہیں عامر بن عبداللہ بن زبیر نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک شخص نے ایک تھیلی حاصل کی جس میں حشیش اور کچھ اور چیز موجود تھی جو اہل ذمہ سے حاصل کی گئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: اسے حاصل کرلو اس نے کہا: میں اسے حاصل کرلوں حالانکہ یہ کچھ بھی نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میری دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کی ہے تم نے اللہ کے رسول کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کی ہے وہ شخص گیا اور اس نے وہ چیز متعلقہ فرد کو دے دی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم نے جو کچھ لیا ہے کیا تم اس کے محتاج نہیں تھے؟ اس نے عرض کی جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ چیز اس کی طرف چلی گئی جس کے لئے تم نے لی تھی وہ زیادہ ضرورت مند ہے۔

19275 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلَى اَنَّ جَيْشًا مَرُّوا بِزَرْعِ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاَرْسَلُوا فِيهِ دَوَابَّهُمْ وَحَبَسَ رَجُلٌ مِنْهُمْ دَابَّتَهُ، وَجَعَلَ يَتْبَعُ بِهَا الْمَرْعَى وَيَمْنَعُهَا مِنَ الزَّرْعِ، فَجَاءَ الذِّمِّيُّ اِلَى الَّذِي حَبَسَ دَابَّتَهُ، فَقَالَ: كَفَانِيكَ اللّٰهُ - اَوْ كَفَانِي اللّٰهُ - بِكَ، فَلَوْلَا اَنْتَ كَفَيْتَ هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنْ تَدْفَعُ عَنْ هٰؤُلَاءِ بِكَ

❀❀ ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں ایک لشکر کا گزر کسی ذمی شخص کے کھیت کے پاس سے ہوا لوگوں نے اپنے جانور اس کھیت کے اندر چھوڑ دیے تو ان میں سے ایک فرد نے اس کا جانور روک لیا وہ اپنے جانور کو چراگاہ میں لے کے جاتا تھا اور کھیت میں جانے سے روکتا تھا' وہ ذمی شخص جانور کو روکنے والے شخص کے پاس آیا اور بولا تمہارے مقابلے میں میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے' اور اگر تم نہ ہوتے تو ان کا انجام برا ہونا تھا لیکن تمہاری وجہ سے ان سے مصیبت پرے ہوگئی۔

بَابُ مَا يُؤْخَذُ مِنْ أَرَضِيهِمْ وَتِجَارَاتِهِمْ

باب: ان کی زرعی پیداوار اور ان کی تجارت کے سامان میں سے کیا وصول کیا جائے گا؟

19276 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَعُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ إِلَى الْكُوفَةِ فَجَعَلَ عَمَّارًا عَلَى الصَّلَاةِ وَالْقِتَالِ، وَجَعَلَ عَبْدَ اللَّهِ عَلَى الْقَضَاءِ وَبَيْتِ الْمَالِ، وَجَعَلَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى مِسَاحَةِ الْأَرْضِ، وَجَعَلَ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً نِصْفُهَا وَسَوَاقِطُهَا لِعَمَّارٍ، وَرُبُعُهَا لِابْنِ مَسْعُودٍ، وَرُبُعُهَا لِابْنِ حُنَيْفٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا أَرَى قَرْيَةً تُؤْخَذُ مِنْهَا كُلَّ يَوْمٍ شَاةٌ إِلَّا سَيُسْرِعُ ذَلِكَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: أَنْزَلْتُكُمْ وَنَفْسِي مِنْ هَذَا الْمَالِ كَوَالِي الْيَتِيمِ (مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 6)، فَقَسَمَ عُثْمَانُ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا لِكُلِّ عَامٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، ثُمَّ مَسَحَ سَوَادَ أَهْلِ الْكُوفَةِ مِنْ أَرْضِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَجَعَلَ عَلَى الْجَرِيبِ مِنَ النَّخْلِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْعِنَبِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْقَصَبِ سِتَّةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْبُرِّ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، وَعَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الشَّعِيرِ دِرْهَمَيْنِ، فَرَضِيَ بِذَلِكَ عُمَرُ

❀❀ ابومجلز بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو نماز اور لڑائی کا نگران مقرر کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو قاضی اور بیت المال کا نگران مقرر کیا اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو زمین کی پیائش کا نگران مقرر کیا اور ان حضرات کے لئے روزانہ ایک بکری (بطور وظیفہ) مقرر کی جس کا نصف حصہ اور اس کے پائے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ملیں گے اس کا ایک چوتھائی حصہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملے گا اور اس کا ایک چوتھائی حصہ حضرت عثمان بن حنیف کو ملے گا پھر انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس بستی میں سے روزانہ ایک بکری حاصل کر لی جاتی ہو' تو اس میں عنقریب قلت پیدا ہو جائے گی' پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اور اپنے آپ کو اس چیز کے حوالے سے یتیم کے نگران کی طرح قرار دیتا ہوں کہ جو شخص خوشحال ہو' تو وہ بچنے کی کوشش کرے اور جو غریب ہو' تو وہ مناسب طور پر کھا لے اس کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ذمیوں میں سے ہر فرد کے ذمے ہر سال چوبیس درہم کی ادائیگی مقرر کی انہوں نے خواتین اور بچوں پر یہ ادائیگی مقرر نہیں کی پھر انہوں نے اہل کوفہ کے ذمیوں کی زمین کی پیائش کی تو کھجوروں کے ایک جریب پر دس درہم کی ادائیگی مقرر کی انگوروں کے ایک جریب پر آٹھ درہم کی ادائیگی مقرر کی' کانے کے ایک جریب پر چھ درہم کی ادائیگی مقرر کی گندم کے ایک جریب پر چار درہم کی ادائیگی مقرر کی اور جو کے ایک جریب پر دو درہم کی ادائیگی مقرر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا۔

19277 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ،

سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ - وَكَانَ عَامِلًا بِعَدَنَ - فَقَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا فِي اَمْوَالِ الذِّمَّةِ؟ قَالَ: الْعَفْوُ، فَقَالَ: اِنَّهُمْ يَاْمُرُوْنَا بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَلَا تَعْمَلْ لَهُمْ، قُلْتُ: فَمَا فِي الْعَنْبَرِ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ فَالْخُمُسُ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ابراہیم بن سعد جو عدن کے گورنر تھے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے ہوئے ان سے کہا ذمیوں کے اموال کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: درگزر کرنا انہوں نے فرمایا: وہ لوگ تو ہمیں اس اس طرح کرنے کا کہتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان کے لئے کام نہ کرو! میں نے دریافت کیا پھر عنبر کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: اگر اس میں کوئی چیز لازم ہوگی تو وہ خمس ہے۔

19278 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رُزَيْقٍ صَاحِبِ مُكُوسِ مِصْرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اِلَيْهِ: مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَعَهُ مَالٌ يَتَّجِرُ بِهِ، فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهُ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا، فَمَا نَقَصَ مِنْهُ اِلَى عِشْرِيْنَ، فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ، فَاِنْ نَقَصَ ثُلُثُ دِيْنَارٍ فَلَا تَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، وَمَنْ مَرَّ بِكَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَاَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّنْ يَتَّجِرُ فَخُذْ مِنْهُ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ اِلَى عَشَرَةِ دَنَانِيرَ، فَاِنْ نَقَصَ ثُلُثُ دِيْنَارٍ فَلَا تَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

❀❀ یحییٰ بن سعید نے رزیق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو مصر کے خراج کا نگران تھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط لکھا کہ جو مسلمان تمہارے پاس سے گزرے اور اس کے پاس سامان تجارت بھی ہو تو تم اس سے اس کا صدقہ وصول کرو جو ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار ہوگا اور اس میں سے جو چیز کم ہو کر بیس تک آئے گی تو وہ اسی حساب سے ہوگی لیکن اگر ٹیکس ایک دینار کے ایک تہائی حصے سے کم ہو رہا ہو تو پھر تم اس سے کچھ بھی وصول نہ کرنا اور اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو بھی شخص یا جو بھی ذمی شخص سامان تجارت لے کر تمہارے پاس سے گزرتا ہے تو تم نے ہر بیس دینار میں سے ایک دینار وصول کرنا ہے اس میں سے جو بھی کمی ہوگی وہ دس دینار تک ہوگی جب ایک تہائی دینار سے کم رہ جائے تو تم اس سے کچھ بھی وصول نہ کرنا۔

19279 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَيْضًا اَنَّ: اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ نِصْفَ الْعُشُورِ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا اتَّجَرُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ تُجَّارِ اَنْبَاطِ اَهْلِ الشَّامِ اِذَا قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ

❀❀ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں ذمیوں کے سامان تجارت میں سے بیسواں حصہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وصول کیا تھا' وہ اہل شام کے دیہاتی تاجروں سے یہ وصول کرتے تھے جب وہ لوگ مدینہ منورہ آتے تھے۔

19280 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: كَتَبَ اَهْلُ مَنْبَجٍ وَمَنْ وَرَاءَ بَحْرِ عَدَنَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَعْرِضُونَ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلُوا بِتِجَارَتِهِمْ اَرْضَ الْعَرَبِ وَلَهُ مِنْهَا الْعُشُورُ، فَسَاَلَ عُمَرُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَجْمَعُوا عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ اَخَذَ مِنْهُمُ الْعُشُورَ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں منبج اور بحرعدن کے پار رہنے والے لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اوران کے سامنے یہ پیش کش رکھی کہ جب وہ تجارت کے سلسلے میں عرب سرزمین پر آئیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے عشر وصول کرلیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس پر اتفاق کا اظہار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے ان لوگوں سے عشر وصول کیا تھا۔

19281 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: يُؤْخَذُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الضِّعْفُ مِمَّا يُؤْخَذُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں مسلمانوں سے سونے اور چاندی (یعنی درہم اور دینار) کی شکل میں جو کچھ وصول کیا جاتا ہے اہل کتاب سے اس کا دگنا وصول کیا جائے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسا ہی کیا تھا۔

19282 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، "اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَاْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ الْعُشْرَ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ اَنْ يُكْثِرَ الْحَمْلَ، وَيَاْخُذُ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ نِصْفَ الْعُشْرِ - يَعْنِي: مِنَ الْحِمَّصِ وَالْعَدَسِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا -"

❀❀ زہری نے سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبطیوں سے گندم زیتون کے تیل میں ان کا عشر وصول کرتے تھے ان کا مقصد یہ تھا کہ سامان زیادہ ہوجائے اور وہ دال سبزیوں میں سے نصف عشر وصول کرتے تھے ان کی مراد چنے' مسور اور اس جیسی دوسری چیزیں ہیں۔

بَابُ الْمُسْلِمِ يَشْتَرِي اَرْضَ الْيَهُودِيِّ ثُمَّ تُؤْخَذُ مِنْهُ اَوْ يُسْلِمُ

باب: جب کوئی یہودی کسی مسلمان کی زمین خرید لے پھر وہ اس سے حاصل کرلی جائے' یا وہ اسلام قبول کرلے؟

19283 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي عَبْلَةَ، قَالَ: "كَانَتْ لِي اَرْضٌ بِجِزْيَتِهَا، فَكَتَبَ فِيهَا عَامِلِي اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنِ اقْبِضِ الْجِزْيَةَ وَالْعُشُورَ، ثُمَّ خُذْ مِنْهُ الْفَضْلَ - يَعْنِي: اَنْ يَاْخُذَ مِنْهُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ -"

❀❀ ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں میری ایک زمین تھی جس پر جزیہ عائد ہوتا تھا میرے علاقے کے گورنر نے اس زمین کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جوابی میں خط میں لکھا کہ تم جزیہ اور عشر کا حساب کرلو اور پھر ان میں سے جو زیادہ بن رہا ہو اسے وصول کرلو ان کی مراد یہ تھی کہ دونوں میں سے جو زیادہ ہو وہ اس کو حاصل کرلے۔

19284 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَسْلَمَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: ضَعُوا الْجِزْيَةَ عَنْ اَرْضِي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّ اَرْضَكَ اُخِذَتْ عَنْوَةً، قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنَّ اَهْلَ اَرْضِي كَذَا وَكَذَا يُطِيقُوْنَ مِنَ الْخَرَاجِ اَكْثَرَ مِمَّا عَلَيْهِمْ فَقَالَ: لَيْسَ اِلَيْهِمْ سَبِيلٌ اِنَّمَا صُوْلِحُوا صُلْحًا

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے اسلام قبول کرلیا اس نے کہا: آپ لوگ میری زمین سے جزیہ معاف کردیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تمہاری زمین بزور بازو حاصل کی گئی ہے اسی طرح ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: فلاں فلاں زمین کے رہنے والے لوگوں پر جتنا خراج عائد کیا گیا ہے وہ اس سے زیادہ ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ان کے ساتھ صلح ہوئی تھی۔

19285 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ اَسْلَمَ، فَاَرَادُوا اَنْ يَاْخُذُوْا مِنْهُ الْجِزْيَةَ - اَوْ كَمَا، قَالَ: فَاَبٰى -، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّمَا اَنْتَ مُتَعَوِّذٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ فِي الْاِسْلَامِ لَمَعَاذًا اِنْ فَعَلْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ وَاللّٰهِ، اِنَّ فِي الْاِسْلَامِ لَمَعَاذًا

❀❀ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نجران کے رہنے والے ایک شخص نے اسلام قبول کرلیا لوگوں نے اس سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پناہ حاصل کرنے والے شخص ہو اس شخص نے کہا: اسلام میں پناہ پائی جاتی ہے' اگر میں نے ایسا کر بھی لیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے سچ کہا ہے بے شک اسلام میں پناہ پائی جاتی ہے۔

19286 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: لَا يَنْبَغِيْ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُعْطِيَ الْجِزْيَةَ اَنْ يُقِرَّ بِالصَّغَارِ وَالذُّلِّ، سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ يَذْكُرُ ذٰلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جزیہ ادا کرکے چھوٹے اور ذلیل ہونے کا اقرار کرے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کئی حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

19287 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: آخُذُ الْاَرْضَ فَاَتَقَبَّلُهَا اَرْضَ جِزْيَةٍ فَاُعَمِّرُهَا وَاُؤَدِّي خَرَاجَهَا فَنَهَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَنَهَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَنَهَاهُ، ثُمَّ قَالَ: لَا تَعْمَدْ اِلٰى مَا وَلَّى اللّٰهُ هٰذَا الْكَافِرَ فَتُحِلَّهُ مِنْ عُنُقِهِ وَتَجْعَلَهُ فِيْ عُنُقِكَ، ثُمَّ تَلَا: (قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ) (التوبة: 29) حَتّٰى (صَاغِرُوْنَ) (التوبة: 29)

❀❀ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں ایک زمین حاصل کرتا ہوں میں جزیہ کی سرزمین سے اسے قبول کرتا ہوں اور پھر اسے آباد کرتا ہوں اور پھر اس کا خراج

ادا کرتا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا پھر ایک اور شخص ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے بھی منع کر دیا پھر ایک اور شخص آیا تو انہوں نے اسے بھی منع کر دیا پھر انہوں نے فرمایا: جس چیز کا نگران اس کافر کو بنایا ہے تم اس کا قصد نہ کرو کہ تم اس کی گردن سے اسے اتار کر اپنی گردن میں ڈال لو پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

''تم لوگ ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''صاغرون''۔

19288 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرَى فِيْ شِرَاءِ الْاَرْضِ؟ قَالَ: حَسَنٌ، قُلْتُ: يَاْخُذُونَ مِنِّي مِنْ كُلِّ جَرِيبٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا، قَالَ: تُجْعَلُ فِيْ عُنُقِكَ صَغَارًا

❀❀ کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا زمین خریدنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے انہوں نے کہا: اچھا ہے میں نے کہا: وہ لوگ مجھ سے ہر ایک جریب میں سے ایک قفیز یا ایک درہم وصول کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: یہ تم نے اپنی گردن میں پست ہو کر ڈالا ہے۔

19289 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: مَا اُحِبُّ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا لِيْ جِزْيَةٌ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ اُقِرُّ فِيْهَا بِالصَّغَارِ

❀❀ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ پوری زمین مجھے مل جائے جس میں جزیہ کے پانچ درہم دینے ہوں لیکن میں اس میں خود کو پست قرار دوں۔

19290 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَلَّا تَشْتَرُوا مِنْ عَقَارِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا تھا کہ اہل ذمہ کی زمین نہ خریدو اور نہ ہی ان کے علاقوں میں سے کوئی (جگہ یا زمین) خریدو۔

بَابُ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ

باب: مرتد کی میراث کا حکم

19291 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ فِي الْمُرْتَدِّ: مِيْرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَقَدْ كَانُوْا يُطَيِّبُوْنَهُ لِوَرَثَتِهِ قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: مِيْرَاثُهُ لِاَهْلِ دِيْنِهِ

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، جس نے حسن بصری کو مرتد کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس کی میراث مسلمانوں کو ملے گی حالانکہ وہ لوگ اس کے ورثاء کو خوش دلی سے یہ دے دیتے ہیں راوی نے بتایا: قتادہ یہ بات کہتے ہیں اس کی میراث اس کے دین سے متعلق افراد کو ملے گی۔

19292 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ كَتَبَ فِیْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اُسِرَ، فَتَنَصَّرَ: اِذَا عُلِمَ بِذٰلِكَ بَرِئَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهُ، وَاعْتَدَّتْ مِنْهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَدُفِعَ مَالُهُ اِلٰى وَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِیْنَ

❀❀ اسحاق بن راشد بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک مسلمان کے بارے میں خط لکھا جسے قید کرلیا گیا تھا اس نے عیسائیت اختیار کرلی تھی جب اس کے بارے میں یہ بات چلے گی تو اس کی بیوی اس سے لاتعلق ہوجائے گی وہ تین حیض تک عدت گزارے گی اور اس شخص کا مال اس کے مسلمان ورثاء کو مل جائے گا۔

19293 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ: "فِی الْمُرْتَدِّ اِذَا قُتِلَ فَمَالُهُ لِوَرَثَتِهِ، وَاِذَا لَحِقَ بِاَرْضِ الْحَرْبِ فَمَالُهُ لِلْمُسْلِمِیْنَ - لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُ وَارِثٌ عَلٰى دِیْنِهِ فِیْ اَرْضٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ"

❀❀ سفیان ثوری' مرتد ہونے والے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جب وہ قتل ہوجائے گا تو اس کا مال اس کے ورثاء کو ملے گا اور جب وہ دارالحرب میں چلا جائے گا تو اس کا مال مسلمانوں کو ملے گا راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر اس کا کوئی وارث ہو' جو اس کے دین پر کاربند ہو' تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہوگا۔

19294 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اَهْلُ الشِّرْكِ نَرِثُهُمْ وَلَا یَرِثُوْنَا

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اہل شرک کے ہم وارث بن جائیں گے لیکن وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

19295 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِیُّ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَیَّبِ عَنِ الْمُرْتَدِّ كَمْ تَعْتَدُّ امْرَاَتُهُ؟ قَالَ: ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ قُلْتُ: اِنَّهُ قُتِلَ؟ قَالَ: فَاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قُلْتُ: اَیُوْصَلُ مِیْرَاثُهُ؟ قَالَ: مَا یُوْصَلُ مِیْرَاثُهُ قُلْتُ: وَیَرِثُهُ بَنُوْهُ؟ قَالَ: نَرِثُهُمْ وَلَا یَرِثُوْنَا

❀❀ موسیٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن مسیّب سے مرتد شخص کے بارے میں دریافت کیا: تو اس کی بیوی کتنا عرصہ (عدت) گزارے گی؟ انہوں نے جواب دیا تین حیض میں نے دریافت کیا اگر وہ (مرتد) قتل ہوجائے؟ انہوں نے جواب دیا چار ماہ دس دن میں نے دریافت کیا کیا اس کی میراث مل جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: اس کی میراث مل جانے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یعنی اس کے بچے اس کے وارث بنیں گے؟ انہوں نے فرمایا: ہم ان لوگوں کے وارث بنیں گے وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

19296 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ، قَالَ: اُتِیَ عَلِیٌّ بِشَیْخٍ كَانَ نَصْرَانِیًّا، فَاَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ عَلِیٌّ: لَعَلَّكَ اِنَّمَا ارْتَدَدْتَ لِاَنْ تُصِیْبَ مِیْرَاثًا، ثُمَّ تَرْجِعَ اِلَى

الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْ اِلَى الْاِسْلَامِ، قَالَ: اَمَا حَتّٰى اَلْقَى الْمَسِيحَ فَلَا، فَاَمَرَ بِهِ عَلِيٌّ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ، وَدُفِعَ مِيرَاثُهُ اِلٰى وَلَدِهِ الْمُسْلِمِينَ،

❀❀ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھا لایا گیا جو عیسائی تھا پھر اس نے اسلام قبول کیا پھر وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا ہو سکتا ہے کہ تم اس لئے مرتد ہوئے ہو تا کہ تمہیں وراثت میں حصہ مل جائے پھر تم اسلام کی طرف واپس آجاؤ گے اس نے جواب دیا جی نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم اسلام کی طرف واپس آجاؤ اس نے کہا: جی نہیں جب تک میں حضرت مسیح سے جا نہیں ملتا یہ نہیں ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کی گردن اڑا دی گئی اور اس کی وراثت اس کی مسلمان اولاد کے حوالے کر دی گئی۔

19297 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَا: بَلَغَنَا اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ

❀❀ معمر اور ابن جریج بیان کرتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرتد کی وراثت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند فرماتے ہیں۔

19298 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ قَتَادَةُ: مِيرَاثُهُ لِاَهْلِ دِينِهِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں اس کی میراث اس کے دین سے متعلق افراد کو ملے گی۔

19299 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ يُطَيِّبُونَ لِوَرَثَةِ الْمُرْتَدِّ مِيرَاثَهُ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں مسلمان اپنی خوش دلی سے مرتد کی وراثت اس کے ورثاء کو دے دیں گے۔

19300 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِي، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ عَلِيًّا: وَرَّثَ وَرَثَةَ مُسْتَوْرِدٍ الْعِجْلِيِّ مَالَهُ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد عجلی کے مال کا وارث اس کے ورثاء کو قرار دیا تھا۔

19301 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِوَلَدِهِ

❀❀ حجاج نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مرتد کی میراث اس کی اولاد کو ملے گی۔

19302 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: النَّاسُ فَرِيقَانِ، فَرِيقٌ يَقُولُ: مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِلْمُسْلِمِينَ لِاَنَّهُ سَاعَةَ يَكْفُرُ يُوقَفُ عَنْهُ فَلَا يُقْدَرُ مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى يُنْظَرَ اَيُسْلِمُ اَمْ يَكْفُرُ مِنْهُمُ النَّخَعِيُّ، وَالشَّعْبِيُّ، وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَفَرِيقٌ يَقُولُونَ لِاَهْلِ دِينِهِ

❀❀ ابن جریج فرماتے ہیں لوگ دو قسم کے ہیں ایک فریق اس بات کا قائل ہے کہ مرتد کی وارثت مسلمانوں کو ملے گی کیونکہ جس گھڑی میں اس نے کفر اختیار کیا ہے اسی گھڑی میں اس کے حوالے سے توقف شروع ہو جائے گا اور اس کے حوالے سے ایسی کوئی چیز نہیں سامنے آئے گی کہ جس سے جائزہ لیا جائے کہ کیا وہ مسلمان ہے یا کافر ہے ان حضرات میں ابراہیم نخعی، امام شعبی اور حکم بن عتیبہ شامل ہیں؛ جبکہ ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ وہ وارثت اس کے دین سے متعلق افراد کو ملے گی۔

بَابُ: هَلْ يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ؟

باب: کیا دو مختلف ادیان سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث بنیں گے؟

19303 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَا يَرِثُ مُسْلِمٌ كَافِرًا، وَلَا كَافِرٌ مُسْلِمًا، وَقَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنے گا عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

19304 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

19304-صحيح مسلم - كتاب الفرائض' حديث: 3112مستخرج أبي عوانة - أبواب المواريث' باب ذكر الخبر المبين أن الكافر لا يرث المسلم - حديث: 4517صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الفرائض - ذكر البيان بأن الله جل وعلا نفى أخذ المرء المسلم ميراثه' حديث: 6125المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الفرائض' حديث: 8082موطأ مالك - كتاب الفرائض' باب ميراث أهل الملل - حديث: 1082سنن الدارمي - ومن كتاب الفرائض' باب : في ميراث أهل الشرك وأهل الإسلام - حديث: 2946سنن أبي داؤد - كتاب الفرائض' باب هل يرث المسلم الكافر ؟ - حديث: 2536سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب ميراث أهل الإسلام من أهل الشرك - حديث: 2726سنن سعيد بن منصور - باب لا يتوارث أهل ملتين' حديث: 133السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' في الموارثة بين المسلمين والمشركين - حديث: 6186السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الفرائض' باب لا يرث المسلم الكافر - حديث: 11432مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث أسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 21212مسند عبد الله بن المبارك - من الفرائض' حديث: 164مسند الشافعي - ومن كتاب الرسالة إلا ما كان معادا' حديث: 1085مسند الحميدي - أحاديث أسامة بن زيد رضي الله عنه' حديث: 525البحر الزخار مسند البزار - ومما روى عمرو بن عثمان بن عفان' حديث: 2244معجم ابن الأعرابي - باب الجيم' حديث: 1344المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 508المعجم الكبير للطبراني - وما أسند أسامة بن زيد رضي الله عنه' حديث: 415

❀❀ ابن شہاب نے امام زین العابدین کے حوالے سے عمرو بن عثمان کے حوالے سے حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنے گا''۔

19305 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

قَالَ: " وَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَارَثُ الْمُسْلِمُونَ وَالنَّصَارٰى " وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ مسلمان اور عیسائی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ دیا ہے۔

19306 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنْدَةَ يُقَالُ لَهُ الْعُرْسُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: شَيْخٌ كَبِيرٌ كَانَ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحِيرَةِ فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ مَاتَتْ عَمَّةٌ لَهُ يَهُودِيَّةٌ، فَجَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي مِيرَاثِهَا يَطْلُبُهُ، فَاَبَى عُمَرُ اَنْ يُوَرِّثَهُ اِيَّاهَا وَوَرَّثَهَا الْيَهُودَ

❀❀ میمون بن مہران نے کندہ سے تعلق رکھنے والے عس بن قیس نامی ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک بوڑھا شخص تھا جسے حیرہ کا امیر مقرر کیا گیا تھا اس نے مجھے یہ بات بتائی کہ اشعث بن قیس نے اسے یہ بتایا: اس کی ایک پھوپھی جو یہودی تھیں ان کا [illegible]ل ہوگیا وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اس خاتون کی وراثت کا مطالبہ کرنے کے لئے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس خاتون کا وارث قرار دینے سے انکار کردیا انہوں نے یہودیوں کو اس کا وارث قرار دیا۔

19307 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَمَّةً لَهُ تُوُفِّيَتْ يَهُودِيَّةً، فَذَكَرَ ذٰلِكَ

19305-سنن أبي داؤد - كتاب الفرائض، باب هل يرث المسلم الكافر ؟ - حديث: 2538سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض، باب ميراث أهل الإسلام من أهل الشرك - حديث: 2728السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض، سقوط الموارثة بين الملتين - حديث: 6195سنن الدارقطني - كتاب الفرائض والسير وغير ذلك، حديث: 3582مسند عبد الله بن المبارك - من الفرائض، حديث: 166المعجم الأوسط للطبراني - باب العين، باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6436المعجم الأوسط للطبراني - باب العين، من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى - من اسمه : معاذ، حديث: 8630معجم الصحابة لابن قانع - عبد الله بن عمرو بن العاص بن وائل بن هشام بن، حديث: 823

الْاَشْعَثُ لِعُمَرَ، فَقَالَ: لَا يَرِثُهَا اِلَّا اَهْلُ دِيْنِهَا

❀❀ سلیمان بن یسار یہ بات بیان کرتے ہیں محمد بن اشعث نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ان کی ایک پھوپھی کا انتقال ہوگیا جو یہودی تھی اشعث نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کے دین سے متعلق افراد ہی اس کے وارث بنیں گے۔

19308 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

19309 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: لَا يَرِثُ اَهْلُ الْمِلَلِ وَلَا يَرِثُوْنَ

❀❀ ایوب نے ابوقلابہ یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

19310 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: لَا يَرِثُ الْيَهُوْدُ، وَلَا النَّصَارٰى الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا يَرِثُوْنَهُمْ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَبْدَ الرَّجُلِ اَوْ اَمَتَهٗ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہودی یا عیسائی مسلمانوں کا وارث نہیں بنے گا اور نہ ہی مسلمان ان کے وارث بنیں گے البتہ اگر کسی شخص کا غلام یا کنیز (یہودی یا عیسائی ہو) تو اس کا معاملہ مختلف ہے۔

19311 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدًا لَّهٗ نَصْرَانِيًّا، فَمَاتَ الْعَبْدُ وَتَرَكَ مَالًا، قَالَ: مِيْرَاثُهٗ لِاَهْلِ دِيْنِهٖ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو سنا ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنے عیسائی غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور پھر وہ غلام مرجاتا ہے اور مال چھوڑ کر جاتا ہے تو عکرمہ فرماتے ہیں اس کی وراثت اس کے دین سے متعلق افراد کو ملے گی۔

19312 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: اِنْ مَاتَ عَبْدٌ لَكَ نَصْرَانِيًّا، فَوَجَدْتَ لَهٗ ذَهَبًا عَيْنًا ثَمَنَ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيْرِ فَخُذْهَا، وَاِنْ وَجَدْتَ خَمْرًا اَوْ خِنْزِيْرًا فَلَا، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اَقَارِبُ وَرِثَهُ الْمُسْلِمُ بِالْاِسْلَامِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مکحول کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی گئی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: اگر تمہارا عیسائی غلام

مرجاتا ہے اور تمہیں اس کے مال میں سے سونا ملتا ہے جو شراب یا خنزیر کی قیمت کا ہوتا ہے تو تم اسے حاصل کرلو لیکن اگر تمہیں خنزیر یا شراب ملتے ہیں تو پھر وہ تم وصول نہیں کرو گے اگر اس کے قریبی رشتے دار نہیں ہوں گے تو مسلمان اسلام کے حوالے سے اس کے وارث بنیں گے۔

19313 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: اَنَّ اَبَا طَالِبٍ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ وَلَا جَعْفَرٌ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ

❀❀ امام زہری نے امام زین العابدین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جناب عقیل اور جناب طالب جناب ابوطالب کے وارث بنے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ان کے وارث نہیں بنے تھے کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے۔

19314 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ، مَا كَانَ لَهُ ذُو قَرَابَةٍ مِّنْ اَهْلِ دِيْنِهِ

❀❀ عمرو بن شعیب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا اس کا وارث وہ شخص بنے گا جو اس کے دین سے تعلق رکھتا ہو اور اس کا رشتے دار ہو۔

19315 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا الْكَشْوَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ التَّمَّارُ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ، مَا كَانَ لَهُ ذُو قَرَابَةٍ مِّنْ اَهْلِ دِيْنِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ وَرِثَهُ الْمُسْلِمُ بِالْاِسْلَامِ

❀❀ عمرو بن شعیب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا اس کے دین سے تعلق رکھنے والے جو اس کے رشتے دار ہیں وہ اس کے وارث بنیں گے اگر کوئی اس کا وارث نہ ہو تو مسلمان اسلام کی وجہ سے اس کا وارث بنے گا۔

بَابُ الْمِيْرَاثِ لَا يُقْسَمُ حَتّٰى يُسْلِمَ

باب: وراثت اس وقت تک تقسیم نہیں کی جائے گی جب تک وہ اسلام قبول نہیں کر لیتا

19316 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، وَابْنُ اَبِي لَيْلٰى: اِنْ مَاتَ مُسْلِمٌ وَلَهُ وَلَدٌ نَصَارٰى فَلَمْ يُقْسَمْ مَالُهُ حَتّٰى اَسْلَمَ وَلَدُهُ النَّصَارٰى فَلَا حَقَّ لَهُمْ، وَقَعَتِ الْمَوَارِيثُ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمُوا، قَالَ: وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ يَمُوتُ اَبُوهُ الْحُرُّ فَلَا يُقْسَمُ مِيْرَاثُهُ حَتّٰى يُعْتَقَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء اور ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں اگر مسلمان فوت ہو جائے اور اس کی اولاد ہو جو عیسائی ہو تو اس مسلمان کا مال اس وقت تک تقسیم نہیں ہوگا جب تک اس کا عیسائی بیٹا اسلام قبول نہیں کر لیتا ان لوگوں کو حق نہیں ہوگا اگر ان کے

اسلام قبول کرنے سے پہلے وراثت تقسیم ہوچکی ہو وہ فرماتے ہیں غلام کا بھی یہی حکم ہوگا جب اس کا باپ فوت ہوجائے جو آزاد شخص ہو تو اس کی میراث اس وقت تک تقسیم نہیں ہوگی جب تک وہ غلام آزاد نہیں ہوجاتا۔

19317 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

❀❀ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19318 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ، يَقُولُ: اِنْ مَاتَ مُسْلِمٌ وَلَهُ وَلَدٌ مُسْلِمٌ وَكَافِرٌ فَلَمْ يُقْسَمْ مِيرَاثُهُ حَتّٰى اَسْلَمَ الْكَافِرُ، وَرِثَهُ مَعَ الْمُؤْمِنِ وَرِثَا جَمِيعًا فَلَمْ يُعْجِبْنِي

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں میں نے ابوشعثاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اگر کوئی مسلمان فوت ہوجائے اور اس کی اولاد میں سے کچھ مسلمان ہوں اور کچھ کافر ہوں تو اس کی وراثت اس وقت تک تقسیم نہیں ہوگی جب تک کافر مسلمان نہیں ہوجاتا اور مومن کے ساتھ اس کا وارث نہیں بنتا وہ دونوں وارث بنیں گے (راوی کہتے ہیں:) مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

19319 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: اِذَا وَقَعَتِ الْمَوَارِيثُ فَمَنْ اَسْلَمَ عَلٰى مِيرَاثٍ فَلَا شَيْءَ لَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں میں نے زہری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب وراثت تقسیم ہوچکی ہو تو جو شخص وراثت تقسیم ہونے کے بعد مسلمان ہوگا اسے کچھ نہیں ملے گا۔

19320 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ كَتَبَ اِلَيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّكَ كَتَبْتَ اِلَيَّ اَنْ اُرْسِلَ يَزِيدَ بْنَ قَتَادَةَ الْعَنَزِيَّ، وَاِنِّي سَاَلْتُهُ، فَقَالَ: تُوُفِّيَتْ اُمِّي نَصْرَانِيَّةٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ، وَاَنَّهَا تَرَكَتْ ثَلَاثِينَ عَبْدًا وَوَلِيدَةً، وَمِائَتَيْ نَخْلَةٍ، فَرَكِبْنَا فِي ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَضٰى اَنَّ مِيرَاثَهَا لِزَوْجِهَا وَلِابْنِ اَخِيهَا وَهُمَا نَصْرَانِيَّانِ، وَلَمْ يُوَرِّثْنِي شَيْئًا، فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ قَتَادَةَ: تُوُفِّيَ جَدِّي وَهُوَ مُسْلِمٌ وَكَانَ بَايَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ مَعَهُ حُنَيْنًا وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، فَوَرَّثَنِي عُثْمَانُ مَالَهُ كُلَّهُ وَلَمْ يُوَرِّثِ ابْنَتَهُ شَيْئًا، فَاَحْرَزْتُ الْمَالَ عَامًا - اَوْ عَامَيْنِ -، ثُمَّ اَسْلَمَتِ ابْنَتُهُ، فَرَكِبْتُ اِلٰى عُثْمَانَ فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْاَرْقَمِ فَقَالَ لَهُ: كَانَ عُمَرُ يَقْضِي: مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى مِيرَاثٍ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ بِاَنَّ لَهُ مِيرَاثًا وَاجِبًا بِاِسْلَامِهِ، فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ نَصِيبَهَا مِنَ الْاَوَّلِ، كُلُّ ذٰلِكَ وَاَنَا شَاهِدٌ

❀❀ ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے ایک شخص کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے اسے خط لکھا:

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے امابعد: آپ نے مجھے یہ خط لکھا تھا کہ میں یزید بن قتادہ عنزی کو پیغام بھیجوں اور ان سے سوال کروں تو اس نے بتایا: میری ماں فوت ہوگئی ہے جو عیسائی ہے اور میں مسلمان ہوں اس نے ترکہ میں تیس غلام اور کنیزیں چھوڑے ہیں اور دو سو کھجوروں کے درخت ہیں ہم اس بارے میں سوار ہو کر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ اس عورت کی وراثت اس کے شوہر کو ملے گی اور اس کے اس بھتیجے کو ملے گی جو دونوں عیسائی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیا تو یزید بن قتادہ نے بتایا: میرے دادا کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ مسلمان تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین میں شرکت بھی کی تھی انہوں نے پسماندگان میں ایک بیٹی بھی چھوڑی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کے سارے مال کا وارث قرار دیا تھا۔ انہوں نے ان کی بیٹی کو کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیا تھا میں نے ایک سال یا شاید دو سال تک وہ مال سنبھال کے رکھا پھر ان کی بیٹی نے بھی اسلام قبول کر لیا میں سوار ہو کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے اس بارے میں عبداللہ بن ارقم سے سوال کیا تو عبداللہ بن ارقم نے انہیں بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت حال میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو شخص وراثت کی تقسیم سے پہلے اسلام قبول کر لے تو اسے اسلام کے احکام کے مطابق وراثت کا واجب حصہ ملے گا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو اس کے مخصوص حصے کے مطابق وارث قرار دیا اور یہ سب کچھ میری موجودگی میں ہوا۔

19321 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ وَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ نَصْرَانِيَّانِ فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا وَلَهُمَا اَوْلَادٌ صِغَارٌ، فَمَاتَ اَوْلَادُهُمْ وَلَهُمْ مَالٌ، فَلَا يَرِثُهُمْ اَبُوهُمُ الْمُسْلِمُ وَلَكِنْ تَرِثُهُمْ اُمُّهُمْ، وَمَا بَقِيَ فَلِاَهْلِ دِينِهِمْ قُلْتُ: اِنَّهُمْ صِغَارٌ لَا دِينَ لَهُمْ؟ قَالَ: " وَلَكِنْ وُلِدُوا فِي النَّصْرَانِيَّةِ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَلَقَدْ كَانَ، قَالَ لِي مَرَّةً: يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُ مِيرَاثَهُ مِنْ اَبَوَيْهِ، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَدْ، قَالَ: يَرِثُهُمَا وَلَدُهُمَا الصَّغِيرُ، وَيَرِثَانِهِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا دِينٌ، اَوْ يُفَرِّقَ " وَقَدْ ذَكَرْتُهُمَا لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قُلْتُ: اَبَوَاهُ نَصْرَانِيَّانِ، قَالَ: كُنْتُ مُعْطِيًا مَالَهُمَا وَلَدَهُمَا قُلْتُ لِعَمْرٍو: فَكَيْفَ وَالْوَلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ؟ قَالَ: فَلِمَ تُسْبَى اِذًا، اَوْلَادُ اَهْلِ الشِّرْكِ وَهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَهُمْ مُسْلِمُونَ؟ فَسَكَتُّ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا میں نے ان سے سوال کیا تھا تو انہوں نے بتایا: اگر دو عیسائی ہوں اور ان دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جائے اور ان دونوں کی اولاد کمسن ہو اور پھر ان کی اولاد فوت ہو جائے جن کا مال موجود ہو تو ان کا مسلمان باپ ان کا وارث نہیں بنے گا' البتہ ان کی ماں ان کی وارث بن جائے گی اور جو باقی بچے گا وہ ان کے دین کے افراد کو مل جائے گا میں نے کہا: وہ تو کمسن بچے ہیں ان کا تو کوئی دین ہی نہیں ہے انہوں نے جواب دیا لیکن وہ عیسائی گھرانے میں عیسائی مذہب پر پیدا ہوئے تھے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا کہ مسلمان اس کی وراثت کا مالک بنے گا جو اس کے ماں باپ کی طرف سے ہو گی میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بھی کہا تھا ان دونوں کے کمسن بچے بھی ان دونوں کے وارث بنیں گے اور وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے یہاں تک کہ دین ان دونوں کو اکٹھا کر دے یا ان کو الگ الگ کر دے میں نے یہ دونوں باتیں عمرو بن دینار سے ذکر کیں میں نے کہا: ان کے ماں باپ تو عیسائی ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں تو ان دونوں کا مال ان دونوں کو دوں گا میں نے عمرو سے کہا وہ کیسے جبکہ بچہ تو فطرت پر پیدا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: پھر مشرکین کی اولاد کو کیوں قیدی بنا لیا جاتا ہے جبکہ وہ فطرت پر ہوتے ہیں اور وہ مسلمان ہوتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔

19322 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ مُوْسٰی، یُخْبِرُ عَطَاءً قَالَ: الْاَمْرُ الَّذِیْ مَضٰی فِیْ اَوَّلِنَا الَّذِیْ یُعْمَلُ بِهٖ وَلَا نَشُكُّ فِیْهِ وَنَحْنُ عَلَیْهِ اَنَّ النَّصْرَانِیَّیْنِ بَیْنَهُمَا وَلَدُهُمَا صَغِیْرٌ، اَنَّهُمَا یَرِثَانِهٖ وَیَرِثُهُمَا حَتّٰی یُفَرِّقَ بَیْنَهُمَا دِیْنٌ اَوْ یَجْمَعَ، فَاِنْ اَسْلَمَتْ اُمُّهٗ وَرِثَتْهُ بِکِتَابِ اللّٰهِ، وَمَا بَقِیَ لِلْمُسْلِمِیْنَ، وَاِنْ کَانَ اَبَوَاهُ نَصْرَانِیَّیْنِ وَهُوَ صَغِیْرٌ وَلَهٗ اَخٌ مِنْ اُمِّهٖ مُسْلِمٌ اَوْ اُخْتٌ مُسْلِمَةٌ وَرِثَهٗ اَخُوْهُ اَوْ اُخْتُهٗ بِکِتَابِ اللّٰهِ، ثُمَّ کَانَ مَا بَقِیَ لِلْمُسْلِمِیْنَ، قَالَ: وَلَا یُصَلّٰی عَلٰی اَبْنَاءِ النَّصَارٰی وَلَا یَتَّبِعُوْهُمْ اِلٰی قُبُوْرِهِمْ، وَیَدْفِنُهُمْ فِیْ مَقْبَرَتِهِمْ، وَاِنْ قَتَلَ مُسْلِمٌ مِنْ اَبْنَائِهِمْ عَمْدًا لَمْ یُقْتَلْ بِهٖ وَکَانَتْ دِیَتُهٗ دِیَةَ نَصَارٰی

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے سلیمان بن موسیٰ کو عطاء کو یہ بتاتے ہوئے سنا کہ پہلے زمانے میں جو معاملہ گزر چکا ہے' جس پر عمل بھی کیا جاتا تھا اور اس کے بارے میں کوئی شک بھی نہیں ہے' اور ہم اسی کے قائل ہیں کہ جب دو عیسائی میاں بیوی کی اولاد کمسن ہو' تو وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے اور وہ اولاد ان کی وارث بنے گی جب تک دین انہیں الگ یا جمع نہیں کر دیتا اگر ان کی ماں مسلمان ہو جاتی ہے' تو پھر وہ اس بچے کی اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق وارث بن جائے گی اور جو باقی بچ جائے گا وہ مسلمانوں کو مل جائے گا اگر بچے کے ماں باپ دونوں عیسائی ہوں اور بچہ کمسن ہو اور اس کا ایک بھائی مسلمان ہو جو ماں کی طرف سے اس کا شریک بھائی ہو یا ایک بہن مسلمان ہو' تو اس کا بھائی یا اس کی بہن اس کے وارث بنیں گے جو اللہ کی کتاب کے مطابق حصے کے وارث بنیں گے پھر جو باقی بچے گا وہ مسلمانوں کو مل جائے گا وہ فرماتے ہیں عیسائیوں کے بچوں کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی اور انہیں قبرستان تک نہیں لے جایا جائے گا انہیں عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا اگر کوئی مسلمان ان کے بچوں میں سے کسی کو عمد کے طور پر قتل کر دیتا ہے' تو اس کے عوض میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور بچے کی دیت عیسائیوں کی دیت کے مطابق ہوگی۔

19323 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، قُلْتُ لِسُلَیْمَانَ: فَوَلَدٌ صَغِیْرٌ بَیْنَ مُشْرِکَیْنِ، فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا وَوَلَدُهُمَا صَغِیْرٌ فَمَاتَ اَبُوْهُمْ؟ قَالَ: یَرِثُ وَلَدُهُمَا الْمُسْلِمُ مِنْ اَبَوَیْهِ، وَلَا یَرِثُ الْکَافِرُ مِنْهُمَا، الْوِرَاثَةُ حِیْنَئِذٍ بَیْنَ الْوَلَدِ وَبَیْنَ الْمُسْلِمِ، وَلَا یَرِثُ الْکَافِرُ حِیْنَئِذٍ مِنْ اَبَوَیْهِ شَیْئًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے سلیمان سے دریافت کیا وہ بچہ جو مشرک میاں بیوی کی اولاد ہو اور میاں بیوی میں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے اور ان دونوں کا بچہ کمسن ہو اور پھر ان کا باپ فوت ہو جائے تو سلیمان نے جواب دیا ان دونوں کا مسلمان بچہ مسلمان بنے گا لیکن کافر ان کا وارث نہیں بنے گا اس صورت میں وراثت بچے اور مسلمان کے درمیان جاری ہوگی اور کافر ایسی صورت میں کسی کا وارث نہیں بنے گا۔

19324 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ مُغِیْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَا: اَوْلَاهُمَا بِهِ الْمُسْلِمُ یَرِثَانِهٖ وَیَرِثُهُمَا

❀❀ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے جبکہ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ دونوں بیان کرتے

ہیں ان دونوں (میاں بیوی) میں سے مسلمان اس بچے کا زیادہ حق دار ہوگا وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے اور وہ ان دونوں کا وارث بنے گا۔

19325 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَهُ

❀❀ یونس نے حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19326 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي نَصْرَانِيٍّ مَاتَ وَامْرَاَتُهُ حُبْلٰى، ثُمَّ اَسْلَمَتْ قَبْلَ اَنْ تَلِدَ، ثُمَّ وَلَدَتْ فَمَاتَتْ، قَالَ: يَرِثُهُمَا وَلَدُهُمَا جَمِيعًا؛ لِاَنَّهُ وَقَعَ لَهُ مِيرَاثُ اَبِيهِ حِينَ مَاتَ اَبُوهُ، ثُمَّ مَاتَتْ اُمُّهُ، فَاَتْبَعَهَا عَلٰى مِلَّتِهَا فَوَرِثَهَا

❀❀ سفیان ثوری ایسے عیسائی کے بارے میں بیان کرتے ہیں جو انتقال کر جاتا ہے اس کی بیوی حاملہ ہوتی ہے پھر بچے کے جنم لینے سے پہلے وہ عورت مسلمان ہو جاتی ہے پھر اس بچے کو جنم دینے کے بعد وہ فوت ہو جاتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں ان دونوں کا بچہ ان دونوں کا وارث بنے گا کیونکہ جب اس کا باپ فوت ہوا تھا تو اس کے باپ کی وارثت اس کے حق میں ثابت ہو گئی تھی پھر جب اس کی ماں فوت ہوئی تھی تو وہ اپنی ماں کے دین کا تابع شمار ہوگا اور اس کا وارث بنے گا۔

19327 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: "بَاعَتْ صَفِيَّةُ - زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - دَارًا لَهَا مِنْ مُعَاوِيَةَ بِمِائَةِ اَلْفٍ، فَقَالَتْ لِذِي قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْيَهُودِ: اَسْلِمْ، فَاِنَّكَ اِنْ اَسْلَمْتَ وَرِثْتَنِي فَاَبٰى فَاَوْصَتْ بِهِ" قَالَ بَعْضُهُمْ: بِثَلَاثِينَ اَلْفًا

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں انہوں نے اپنا گھر ایک لاکھ درہم کے عوض میں فروخت کیا اور پھر یہودیوں سے تعلق رکھنے والے اپنے رشتے دار سے فرمایا تم اسلام قبول کر لو کیونکہ اگر تم نے اسلام قبول کر لیا تو تم میرے وارث بن جاؤ گے وہ یہ بات نہیں مانا تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس رشتے دار کے بارے میں وصیت کی' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: تیس ہزار (درہم اس کو دینے کی) وصیت کی تھی۔

19328 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى: فِي اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ يَهُودَ مَاتَ اَبُوهُمْ وَلَمْ يُقْسَمْ مِيرَاثُهُ حَتّٰى اَسْلَمُوا: لَيْسَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ، وَقَعَتِ الْمَوَارِيثُ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمُوا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں محمد بن عبدالرحمٰن نے یہودیوں کے ایک گھرانے کے بارے میں مجھے بتایا: ان کا باپ فوت ہو گیا' اور اس کی وراثت تقسیم نہیں ہوئی یہاں تک کہ ان سب نے اسلام قبول کر لیا تو پھر یہ اسلام کے حساب سے تقسیم نہیں ہوگی کیونکہ وارثت ان لوگوں کے اسلام قبول کرنے سے پہلے ثابت ہو چکی تھی۔

19329 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ ابْنَهُ عَبْدًا، فَاُعْتِقَ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَهُ، يَقُولُ: يَرِثُ

❀❀ ابوشعثاء فرماتے ہیں جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اپنے بیٹے کو چھوڑے جو غلام ہو اور پھر اس غلام کو وراثت کی تقسیم سے پہلے آزاد کر دیا جائے تو ابوشعثاء فرماتے ہیں وہ وارث بنے گا۔

19330 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ مِنْ قَسْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا اَدْرَكَ الْاِسْلَامُ لَمْ يُقْسَمْ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ،

❀❀ عطاء بن ابی رباح اور جابر بن زید بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو تقسیم زمانہ جاہلیت میں ہوئی تھی وہ زمانہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق رہے گی اور جس چیز کو اسلام پالے اور وہ ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو تو وہ اسلامی احکام کے مطابق تقسیم ہو گی۔

19331 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ نافع نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

19332 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى مِيرَاثٍ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ وَرِثَ مِنْهُ

❀❀ قتادہ اور ابوقلابہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص وارثت کی تقسیم سے پہلے اسلام قبول کر لے وہ وارثت میں حصہ دار ہو گا۔

19333 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ ابْنَهُ عَبْدًا فَاُعْتِقَ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ، فَلَا شَيْءَ لَهُ

❀❀ سعید بن مسیب فرماتے ہیں جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اپنے بیٹے کو چھوڑے جو غلام ہو پھر وارثت کی تقسیم سے پہلے وہ غلام آزاد ہو جائے تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔

بَابُ مِيرَاثِ الْمَجُوسِ يُسْلِمُونَ

باب: ان مجوسیوں کی وارثت' جو مسلمان ہو جاتے ہیں

19334 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى: اِنْ تَزَوَّجَ الْمَجُوسِيُّ ابْنَتَهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ ابْنَتَيْنِ، فَمَاتَ ثُمَّ اَسْلَمْنَ، فَمَاتَتْ اِحْدَى ابْنَتَيِ ابْنَتِهِ فَلِاُخْتِهَا لِاَبِيهَا وَاُمِّهَا الشَّطْرُ وَلِاُمِّهَا السُّدُسُ حَجَبَتْهَا نَفْسُهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا اُخْتُ ابْنَتِهَا وَحَجَبَتْهَا ابْنَتُهَا الْبَاقِيَةُ اُخْتُ ابْنَتِهَا، ثُمَّ لِلْاُمِّ اَيْضًا مَا لِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: مِثْلَ قَوْلِهِمَا لِاُخْتِهَا لِاَبِيهَا وَاُمِّهَا النِّصْفُ

وَلِلاُخْتِ مِنَ الْاَبِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَهِيَ الْاُمُّ وَلَهَا السُّدُسُ لِاَنَّهَا اُمٌّ حَجَبَتْ نَفْسَهَا وَلِاَنَّهَا اُخْتٌ فَصَارَ لَهَا الثُّلُثُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلی اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی مجوسی اپنی بیٹی کے ساتھ شادی کرلیتا ہے اور پھر وہ عورت اس کی دو بیٹیوں کو جنم دیتی ہے پھر وہ مجوسی مرجاتا ہے اور وہ عورتیں اسلام قبول کرلیتی ہیں پھر مجوسی کی بیٹی کی دو بیٹیوں میں سے ایک مرجاتی ہے تو اس کی سگی بہن کو نصف ملے گا اور اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اور پھر وہ خود ہی اپنے آپ کو محجوب کردے گی کیونکہ وہ اس کی بیٹی کی بہن ہے اور اس کی باقی بچ جانے والی بیٹی بھی اسے محجوب کردے گی جو اس کی بیٹی کی بہن ہے پھر ماں کو وہ حصہ ملے گا جو باپ کی طرف سے شریک بہن کو ملتا ہے سفیان ثوری نے ان دونوں کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے جو سگی بہن کے بارے میں ہے کہ نصف ملے گا اور باپ کی طرف سے شریک بہن کو چھٹا حصہ ملے گا تاکہ دو تہائی حصے مکمل ہوجائیں اور وہ ماں ہے تو اسے چھٹا حصہ مل جائے گا کیونکہ وہ ماں ہے اس لئے اپنے آپ کو محجوب کرلے گی لیکن کیونکہ وہ بہن بھی ہے اس لئے اسے ایک تہائی حصہ مل جائے گا۔

19335 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ اَنْ سَلِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْمَجُوسِ وَنِكَاحِ الْاَخَوَاتِ وَالْاُمَّهَاتِ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: الشِّرْكُ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَاِنَّمَا خُلِّيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ مِنْ اَجْلِ الْجِزْيَةِ

❀❀ قتادہ اور عمرو بن عبید فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مجوسیوں کے بارے میں اور ان کے بہنوں اور ماں کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں دریافت کرو وہ کہتے ہیں میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ لوگ جس شرک میں مبتلا ہیں وہ اس سے زیادہ بڑا ہے جزیہ کی وجہ سے تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔

19336 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَا: فِي الْمَجُوسِيِّ: يَرِثُ مِنْ مَكَانَيْنِ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجوسی دو حوالوں سے وارث بنے گا۔

19337 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَجُوسِيِّ، قَالَ: نُوَرِّثُهُمْ بِاَقْرَبِ الْاَرْحَامِ اِلَيْهِ " قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي مَجُوسِيٍّ تَزَوَّجَ اُخْتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ بِنْتًا، فَاَسْلَمُوا ثُمَّ مَاتَ، قَالَ: " بِنْتُهُ تَرِثُ النِّصْفَ، وَالنِّصْفُ لِاُخْتِهِ لِاَنَّهَا عَصَبَةٌ، وَقَالَ فِي مَجُوسِيٍّ تَزَوَّجَ اُمَّهُ فَوَلَدَتْ بِنْتَيْنِ، فَاَسْلَمُوا فَمَاتَ الرَّجُلُ: لِابْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ وَلِاُمِّهِ السُّدُسُ، ثُمَّ مَاتَتْ اِحْدَى الْبِنْتَيْنِ تَرِثُ ابْنَتُهَا النِّصْفَ، وَالْاُمُّ صَارَتْ اُمًّا وَجَدَّةً فَحَجَبَتْهَا نَفْسُهَا، فَوَرَّثْنَاهَا مِيرَاثَ الْاُمِّ وَلَا نُعْطِيهَا مِيرَاثَ الْجَدَّةِ، نَقُولُ: لِاَنَّ الْاُمَّ حِينَ اَسْلَمُوا انْفَسَخَ النِّكَاحُ فَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يُقِيمَ بَعْدَ

الْإِسْلَامِ عَلٰى اُمِّهِ وَلَا عَلٰى اُخْتِهِ وَرَّثْنَاهُ بِالْقَرَابَةِ "

❀❀ معمر نے زہری کے حوالے سے مجوسی کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ہم انہیں قریبی رشتے داری کے حوالے سے وارث قرار دیں گے سفیان ثوری ایسے مجوسی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بہن کے ساتھ شادی کر لیتا ہے وہ بہن اس کی بیٹی کو جنم دیتی ہے پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور وہ شخص مرجاتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں اس کی بیٹی نصف حصے کی وارث بنے گی اور نصف حصہ اس کی بہن کو ملے گا کیونکہ وہ عصبہ ہے وہ ایسے عصبہ کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی ماں کے ساتھ شادی کرتا ہے اور وہ عورت اس کی دو بیٹیوں کو جنم دیتی ہے پھر وہ لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور مرد مرجاتا ہے تو اس کی دو بیٹیوں کو دو تہائی حصہ ملے گا اور ماں کو ایک چھٹا حصہ ملے گا پھر دونوں بیٹیوں میں سے ایک مرجاتی ہے تو اس کی ایک بیٹی نصف کی وارث بنے گی اور ماں ماں بھی بن جائے گی اور نانی بھی بن جائے گی تو اپنے آپ کو محجوب کر لے گی تو ہم اسے ماں کی وراثت کے مطابق وارثت میں حصہ دار قرار دیں گے ہم اسے نانی کی وراثت نہیں دیں گے ہم یہ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تھا تو ماں کے حوالے سے نکاح فاسد ہو گیا تھا اس لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اسلام کے بعد بھی اسے اس کی ماں یا اس کی بہن کے حوالے سے برقرار رکھا جائے ہم رشتے داری کے حوالے سے اسے وارث قرار دیں گے۔

بَابُ: هَلْ يُوصِي لِذِي قَرَابَتِهِ الْمُشْرِكِ؟ أَوْ هَلْ يَصِلُهُ؟

باب: کیا کوئی شخص اپنے مشرک رشتے دار کیلئے وصیت کر سکتا ہے؟ یا اس کیلئے صلہ رحمی کر سکتا ہے؟

19338 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُهُ: (إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا) (الأحزاب: 6)؟ قَالَ: الْعَطَاءُ، قُلْتُ: عَطَاءُ الْمُؤْمِنِ الْكَافِرَ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَطَاؤُهُ إِيَّاهُ حَيًّا وَوَصِيَّتُهُ لَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟

''البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے جو تم اپنے اولیاء کے ساتھ بھلائی کرتے ہو''

انہوں نے جواب دیا کوئی عطیہ دینا میں نے کہا: مومن کا کافر کو عطیہ دینا مراد ہے جب ان کے درمیان کوئی رشتہ داری ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں اس سے مراد یہ ہے کہ مومن اس کو زندگی میں عطیہ دے اور مرتے وقت اس کے بارے میں وصیت کر دے۔

19339 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي قَوْلِهِ: (إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا) (الأحزاب: 6) قَالَ: إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَكَ ذُو قَرَابَةٍ لَيْسَ عَلَى دِينِكَ فَتُوصِي لَهُ بِالشَّيْءِ هُوَ وَلِيُّكَ فِي النَّسَبِ، وَلَيْسَ وَلِيَّكَ فِي الدِّينِ وَقَالَ الْحَسَنُ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے کہ تم اپنے اولیاء کے ساتھ بھلائی کرو''۔

قتادہ فرماتے ہیں البتہ تمہارا جو رشتے دار تمہارے دین پر نہ ہو تم اس کے بارے میں کسی چیز کی وصیت کر دو' کیونکہ نسب کے اعتبار سے وہ تمہارا ولی ہے' اگرچہ وہ دین کے اعتبار سے تمہارا ولی نہیں ہے حسن بصری نے بھی اس کی مانند بات کہی ہے۔

19340 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنِی هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ، قَالَتْ: قَدِمَتْ اُمِّی وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِی عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَدَّتَهُم فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنَّ اُمِّی قَدِمَتْ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ صِلِی اُمَّكَ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں میری والدہ آئیں وہ مشرکہ تھیں یہ اس زمانے کی بات ہے جب قریش نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا میں نے عرض کی یارسول اللہ میری والدہ آئی ہیں وہ توقع رکھتی ہیں تو کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں تم اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

19341 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: تَجُوزُ وَصِيَّةُ الْمُسْلِمِ لِلنَّصْرَانِیِّ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں عیسائی کے لئے مسلمان کی وصیت درست ہے۔

19342 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْصَتْ لِنَسِيبٍ لَهَا نَصْرَانِیٍّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک عیسائی بھانجے کے لئے وصیت کی تھی۔

19340-صحیح البخاری - کتاب الهبة وفضلها والتحریض علیها' باب الهدیة للمشرکین - حدیث: 2498صحیح مسلم - کتاب الزکوٰة' باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین والزوج والأولاد - حدیث: 1733صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب صلة الرحم وقطعها - ذکر الإباحة للمرأة وصل رحمها من المشرکین إذا طمع فی إسلامها' حدیث: 453سنن أبی داؤد - کتاب الزکوٰة' باب الصدقة علی أهل الذمة - حدیث: 1433سنن سعید بن منصور - کتاب الجهاد' باب جامع الشهادة - حدیث: 2726السنن الکبریٰ للبیهقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع . - باب صدقة النافلة علی المشرك ' حدیث: 7378مسند الشافعی - ومن کتاب الزکوٰة من أوله إلا ما کان معادا' حدیث: 430مسند الطیالسی - أحادیث النساء ' ما روت أسماء بنت أبی بکر عن النبی صلی الله علیه - حدیث: 1735مسند الحمیدی - أحادیث أسماء بنت أبی بکر الصدیق رضی الله عنها' حدیث: 313المعجم الکبیر للطبرانی - باب الألف ' ما أسندت أسماء بنت أبی بکر - ما روی عروة بن الزبیر ' حدیث: 20078الأدب المفرد للبخاری - باب بر الوالد المشرك' حدیث:

19343 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: قَالَ الثَّوْرِيُّ: لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِاَهْلِ الْحَرْبِ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں اہل حرب کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

19344 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الْكَشْوَرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ السِّمْسَارُ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْصَتْ لِنَسِيبٍ لَهَا يَهُوْدِيٍّ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں انہوں نے اپنے ایک بھانجے کے لئے، جو یہودی تھا' اس کے لئے وصیت کی تھی۔

بَابُ: هَلْ يُبَاعُ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ مِنَ الْكَافِرِ اَوْ يَسْتَرِقُّهُ؟

باب: کیا کوئی مسلمان غلام کسی کافر کو فروخت کیا جا سکتا ہے یا وہ (کافر) اسے اپنا غلام بنا سکتا ہے؟

19345 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُبَاعُ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ مِنَ الْكَافِرِ؟ قَالَ: لَا رَاْيًا وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: لَا رَاْيًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کوئی مسلمان غلام کسی کافر کو فروخت کیا جا سکتا ہے انہوں نے فرمایا: جی نہیں اور یہ ذاتی رائے ہے عمرو بن دینار نے بھی مجھ سے کہا کہ جی نہیں اور یہ ذاتی رائے ہے۔

19346 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ، وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى، يَقُوْلُ: لَا يَسْتَرِقُّ عِنْدَنَا كَافِرٌ مُسْلِمًا

❀❀ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک کوئی کافر کسی مسلمان کو اپنا غلام نہیں بنا سکتا۔

19347 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ نَصْرَانِيٍّ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ لَهُ نَصْرَانِيَّةٌ، فَوَلَدَتْ مِنْهُ ثُمَّ اَسْلَمَتْ، قَالَ: يُفَرِّقُ الْاِسْلَامُ بَيْنَهُمَا وَتُعْتَقُ هِيَ وَوَلَدُهَا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں ابن شہاب سے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی کوئی کنیز عیسائی ہوتی ہے' اور وہ اس کے بچے کو بھی جنم دیتی ہے پھر وہ عورت اسلام قبول کر لیتی ہے' تو ابن شہاب نے جواب دیا اسلام ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دے گا اور وہ عورت اور اس کا بچہ آزاد شمار ہوں گے۔

19348 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى، يَقُوْلُ: لَا يَسْتَرِقُّ عِنْدَهُ كَافِرٌ مُسْلِمًا

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے سلیمان بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ان کے نزدیک کوئی کافر کسی مسلمان کو اپنا غلام نہیں بنا سکتا۔

19349 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي أُمِّ وَلَدٍ نَصْرَانِيٍّ اَسْلَمَتْ، قَالَ: تُقَوِّمُ نَفْسَهَا وَتَسْعَى فِي قِيمَتِهَا وَتُعْزَلُ مِنْهُ، فَإِنْ مَاتَ عَتَقَتْ، وَإِنْ هُوَ اَسْلَمَ بَعْدَ سِعَايَتِهَا سَعَتْ، وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهِ، وَإِنْ مَاتَ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ اَوْ مُسْلِمٌ فَلَا سِعَايَةَ عَلَيْهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي مُدَبَّرِ النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ مِثْلَ مَا قَالَ فِي أُمِّ وَلَدِهِ

❀❀ سفیان ثوری عیسائی کی ام ولد کے بارے میں فرماتے ہیں جو اسلام قبول کر لیتی ہے کہ اس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اور اس کی قیمت کے بارے میں اس سے مزدوری کروائی جائے گی اور اس عورت کو اس سے علیحدہ کروا دیا جائے گا اگر وہ شخص مر گیا تو وہ عورت آزاد شمار ہوگی اور اگر عورت کے مزدوری کرنے کے بعد مرد نے بھی اسلام قبول کر لیا تو وہ عورت دوبارہ اس کی طرف نہیں جائے گی لیکن اگر وہ آقا مر جاتا ہے تو خواہ وہ عیسائی ہونے کے عالم میں مرا ہو یا مسلمان ہونے کے عالم میں مرا ہو کنیز پر مزدوری کرنا لازم نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری عیسائی کے مدبر غلام کے بارے میں فرماتے ہیں جو اسلام قبول کر لیتا ہے کہ اس کا بھی وہی حکم ہے جو ام ولد کا ہے۔

19350 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَقِيقِ اَهْلِ الذِّمَّةِ: يُسْلِمُونَ يَأْمُرُ بِبَيْعِهِمْ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَذَٰلِكَ نَقُولُ يُبَاعُونَ

❀❀ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز نے ذمیوں کے غلاموں کے بارے میں خط لکھا تھا کہ جو اسلام قبول کر لیتے ہیں تو انہوں نے ان کو فروخت کرنے کا حکم دیا تھا سفیان ثوری کہتے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ انہیں فروخت کر دیا جائے گا۔

19351 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ يُسْلِمُ عِنْدَهُ الْعَبْدُ فَيَكْتُمُهُ اَوْ يُغَيِّبُهُ، قَالَ: يُعَزَّرُ وَيُبَاعُ الْعَبْدُ

❀❀ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا کوئی غلام اسلام قبول کر لیتا ہے اور وہ شخص اس بات کو چھپاتا ہے یا اس غلام کو پوشیدہ رکھتا ہے کہ ایسے شخص کو سزا دی جائے گی اور غلام کو فرخت کر دیا جائے گا۔

19352 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بَعْضُ اَهْلِ الرِّضَا اَنَّ نَصْرَانِيًّا اَعْتَقَ مُسْلِمًا، قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَعْطُوهُ قِيمَتَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَوَلَاؤُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں بعض پسندیدہ افراد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اگر کوئی عیسائی کسی مسلمان کو آزاد کر دے تو حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں تو اس مسلمان کی قیمت اس عیسائی کو بیت المال میں سے ادا کر دو اور اس کی ولاء مسلمانوں کے لئے مخصوص ہوگی۔

19353 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سُئِلَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِينَ، يَدْخُلُونَ بِلَادَ الْعَجَمِ فَيَسْتَرِقُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا هَلْ يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ سفیان ثوری سے ایسے مسلمان تاجروں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو عجمیوں کے علاقے میں جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قیدی بنالیتا ہے کیا یہ ان کے لئے درست ہوگا کہ وہ جانتے بوجھتے ہوئے انہیں خرید لیں انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔

19354 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اِذَا اَعْتَقَ الْيَهُوْدِيُّ الْمُسْلِمَ اُعْطِيَ قِيمَتَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَوَلَاؤُهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: جب کوئی یہودی کسی مسلمان کو آزاد کر دے تو اس کی قیمت بیت المال میں سے ادا کی جائے گی اور اس کی ولاء مسلمانوں کے لئے مخصوص ہوگی۔

19355 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فِيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اشْتَرٰى اَمَةً مُسْلِمَةً سِرًّا، فَوَلَدَتْ لَهُ، قَالَ: يُغَرَّبُ وَتُنْتَزَعُ مِنْهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں ابن شہاب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اہل کتاب سے تعلق رکھتا ہو اور وہ پوشیدہ طور پر کوئی مسلمان کنیز خرید لے اور وہ کنیز اس کے بچے کو بھی جنم دیدے تو ابن شہاب فرماتے ہیں اس شخص کو جلاوطن کر دیا جائے گا اور اس عورت کو اس سے الگ کر دیا جائے گا۔

بَابُ: هَلْ يَدْخُلُ الْمُشْرِكُ الْحَرَمَ؟

باب: کیا کوئی مشرک حرم میں داخل ہوسکتا ہے؟

19356 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: لَا يَدْخُلُ الْحَرَمَ كُلَّهُ مُشْرِكٌ، وَتَلَا: (بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا) (التوبة: 28)، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِيْ عَطَاءٌ قَوْلُهُ: (الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ) (التوبة: 28) الْحَرَمُ كُلُّهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: لَا يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا کوئی بھی مشرک حرم کی حدود میں داخل نہیں ہوسکتا انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس سال کے بعد''۔

ابن جریج کہتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''مسجد حرام''۔

اس سے مراد حرم کی پوری حدود ہیں۔

ابن جریج کہتے ہیں عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

19357 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ) (التوبة: 28) قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَبْدًا، اَوْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو اس آیت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک مشرکین نجس ہیں تو وہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نہیں آسکتے البتہ اگر کوئی مشرک غلام ہو یا اہل جزیہ میں سے کوئی فرد ہو تو اس کا معاملہ مختلف ہے۔

19358 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ قَالَ: اَدْرَكْتُ وَمَا يُتْرَكُ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ يَدْخُلُ الْحَرَمَ

❀❀ ابن ابونجیح فرماتے ہیں میں نے یہ چیز پائی ہے کہ کسی بھی یہودی یا عیسائی کو حرم کی حدود میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔

19359 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْعَرَبِ - اَوْ، قَالَ: بِاَرْضِ الْحِجَازِ - دِيْنَانِ" قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلِذٰلِكَ اَجْلَاهُمْ عُمَرُ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عرب کی سرزمین پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حجاز کی سرزمین پر دو دین اکٹھے نہیں رہیں گے زہری بیان کرتے ہیں اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان (یہودیوں) کو جلاوطن کر دیا تھا۔

19360 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ: لَا يَدَعُ الْيَهُوْدِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ وَالْمَجُوْسِيَّ اِذَا دَخَلُوا الْمَدِيْنَةَ اَنْ يُقِيْمُوْا بِهَا اِلَّا ثَلَاثًا قَدْرَ مَا يَبِيْعُوْنَ سِلْعَتَهُمْ، فَلَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ قَالَ: قَدْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَلَّا تُدْخِلُوا عَلَيْنَا مِنْهُمْ اَحَدًا، وَلَوْ كَانَ الْمُصَابُ غَيْرِيْ كَانَ لَهٗ فِيْهِ اَمْرٌ قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: لَا يَجْتَمِعُ بِهَا دِيْنَانِ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی بھی یہودی یا عیسائی یا مجوسی کو مدینہ منورہ داخل ہونے کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرنے دیتے تھے یعنی اتنے عرصے میں وہ لوگ اپنا سامان فروخت کر سکتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو یہ ہدایت بھی کی تھی کہ تم ان میں سے کسی کو ہمارے ہاں نہ آنے دینا اگر یہ نقصان میرے علاوہ کسی اور کو پہنچا ہوتا تو پھر اس کا معاملہ مختلف ہوتا راوی بیان کرتے ہیں وہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہاں دو دین اکٹھے نہیں ہوں گے۔

19361 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ اَرْسَلَ اِلٰى نَاسٍ

مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْهِمْ عَلِيٌّ فَقَالَ: اَعَنْ مَلَإٍ مِّنْكُمْ كَانَ هٰذَا؟، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ، عَنْ مَلَإٍ مِّنَّا، وَلَوِ اسْتَطَعْنَا اَنْ نَزِيْدَ مِنْ أَعْمَارِنَا فِيْ عُمْرِكَ لَفَعَلْنَا، قَالَ: قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْنَا مِنْهُمْ اَحَدٌ

❀❀ ایوب بیان کرتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کوزخمی کیا گیا تو انہوں نے مہاجرین کو پیغام بھیجا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے دریافت کیا کیا یہ کام کرنے والا آپ میں سے کوئی ایک تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ وہ ہمارے گروہ میں سے کوئی ایک ہو اگر یہ ہمارے بس میں ہوتا کہ ہم اپنی زندگیاں دے کر آپ کی زندگی میں اضافہ کر سکتے تو ہم ایسا کر لیتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ کو منع بھی کیا تھا کہ ان (غیر مسلم غلاموں) میں سے کوئی بھی ہمارے ہاں نہ آئے۔

بَابُ اِجْلَاءِ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ

باب: یہودیوں کو مدینہ سے جلاوطن کرنا

19362 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَمَنْ كَانَ سِوَاهُمْ مِنَ الْكُفَّارِ مِنْ جَاءَ الْمَدِيْنَةَ مِنْهُمْ سَفْرًا لَّا يُقِيْمُوْنَ فِيْهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ وَلَا نَدْرِىْ اَكَانَ يُفْعَلُ ذٰلِكَ بِهِمْ قَبْلُ اَمْ لَا

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے یہودیوں یا عیسائیوں یا ان کے علاوہ دیگر کافروں میں سے جو شخص بھی سفر کرتے ہوئے مدینہ منورہ آتا ہے وہ وہاں تین دن سے زیادہ قیام نہیں کر سکتا تھا (راوی کہتے ہیں:) یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے ہمیں نہیں معلوم کہ ان سے پہلے بھی ایسا ہوتا تھا یا نہیں ہوتا تھا۔

19363 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَ الْيَهُوْدَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ

❀❀ مسلم بن ابومریم نے امام زین العابدین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو مدینہ منورہ سے نکلوا دیا تھا۔

19364 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ يَهُوْدَ بَنِى النَّضِيْرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَجْلٰى بَنِى النَّضِيْرِ، وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ، حَتّٰى حَارَبَتْهُ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَّمَ نِسَاءَهُمْ، وَاَوْلَادَهُمْ، وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّنَهُمْ، وَاَسْلَمُوْا، وَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ، بَنِىْ قَيْنُقَاعَ، وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُوْدَ بَنِىْ حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُوْدِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں بنو نضیر اور بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے یہودیوں نے جنگ کی تو نبی اکرم

ﷺ نے بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا اور قریظہ کو ان کی جگہ رہنے دیا یہاں تک کہ جب قریظہ نے بھی اس کے بعد جنگ کی تو ان کے مردوں کو قتل کروا دیا ان کی عورتوں بچوں اور اموال کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا البتہ ان میں سے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل گئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں امان دے دی تھی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کروا دیا تھا جن میں بنو قینقاع شامل تھے جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم ہے اور بنو حارثہ کے یہودی شامل تھے اور ہر وہ یہودی جو مدینہ منورہ میں تھا (آپ ﷺ نے اسے جلاوطن کروا دیا تھا)۔

19365 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا

❀❀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ نما عرب سے باہر نکال دوں گا یہاں تک کہ میں اس سے صرف مسلمانوں کو ہی رہنے دوں گا''۔

19366 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ، فَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَاَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلٰى اَنْ يَكْفُوْهُ عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ

❀❀ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجاز کی سرزمین سے یہودیوں اور عیسائیوں کو جلاوطن کر دیا کیونکہ جب نبی اکرم ﷺ نے خیبر پر غلبہ حاصل کیا تھا تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا تھا' جب آپ ﷺ نے وہاں پر غلبہ حاصل کر لیا تھا تو وہ زمین اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے مخصوص ہو گئی تھی آپ ﷺ نے وہاں سے یہودیوں کو نکالنے کا ارادہ کیا تو یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کی کہ وہ ان لوگوں کو وہاں رہنے دیں اور وہ لوگ مسلمانوں کی جگہ وہاں کام کریں گے اور پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو مل جائے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا جب تک ہم چاہیں گے تمہیں یہاں رہنے دیں گے پھر وہ لوگ وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کر کے تیماء اور اریحاء کی طرف بھجوا دیا۔

19367 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْعَرَبِ - اَوْ، قَالَ: بِاَرْضِ الْحِجَازِ - دِيْنَانِ" قَالَ: فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ حَتّٰى وَجَدَ عَلَيْهِ الثَّبْتُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلِذٰلِكَ اَجْلَاهُمْ عُمَرُ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایاہے: عرب کی سرزمین پر (راوی کوشک ہےشاید یہ الفاظ ہیں:) حجاز کی سرزمین پر دودین اکٹھےنہیں ہوں گے

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کی تحقیق کی جب اس کا مستند ہونا ثابت ہوگیا توزہری بیان کرتے ہیں اس کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جلاوطن کردیا تھا۔

19368 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيمٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَقُوْلُ: آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَالَ: "قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، لَا يَبْقَى - اَوْ، قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ - دِيْنَانِ بِاَرْضِ الْعَرَبِ"

❀❀ اسماعیل بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے جو آخری بات ارشادفرمائی تھی وہ یہ تھی: آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں اورعیسائیوں کو برباد کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا عرب کی سرزمین پر دودین باقی نہیں رہیں گے (راوی کوشک ہےشاید یہ الفاظ ہیں:) دودین اکٹھےنہیں رہیں گے۔

19369 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ خَيْبَرَ اِلٰى يَهُوْدَ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْا فِيْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ ثَمَرِهَا، فَقَضٰى عَلٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ. ثُمَّ اُخْبِرَ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: "لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْعَرَبِ - اَوْ، قَالَ: بِاَرْضِ الْحِجَازِ - دِيْنَانِ" فَفَحَصَ، عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى وَجَدَ عَلَيْهِ الثَّبْتَ ثُمَّ دَعَاهُمْ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَاْتِ، وَاِلَّا فَاِنِّيْ مُجْلِيكُمْ فَاَجْلَاهُمْ مِنْهَا"

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے خیبر' یہودیوں کے پاس رہنے دیا تھا اس شرط پر کہ وہ وہاں کام کاج کریں گے وہاں کی نصف پیداوار انہیں مل جائے گی نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور اپنے عہد خلافت کے آغاز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ برقرار رکھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا تھا اس بیماری کے دوران آپ ﷺ نے یہ بات ارشادفرمائی تھی کہ عرب کی سرزمین پر (راوی کوشک ہےشاید یہ الفاظ ہیں:) حجاز کی سرزمین پر دودین اکٹھےنہیں رہیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تحقیق کی یہاں تک کہ جب یہ بات مستند طور پر ان کے سامنے ثابت ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو بلوایا اور فرمایا جس شخص کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا کوئی معاہدہ تھا' وہ اسے پیش کرے ورنہ میں تم لوگوں کو جلاوطن کرنے لگا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو وہاں سے جلاوطن کردیا۔

19370 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاَنِّيْ بِكَ قَدْ وَضَعْتَ كُوْرَكَ عَلٰى بَعِيْرِكَ، ثُمَّ سِرْتَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا تَمْشُوْنَ بِهَا، فَقَالَ: الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ، مَا رَاَيْتُ كَلِمَةً اَشَدَّ عَلٰى مَنْ قَالَهَا وَلَا اَهْوَنَ عَلٰى مَنْ قِيْلَتْ لَهُ مِنْهَا

❀❀ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: میں نے خواب میں دیکھا کہ تم نے اپنا سامان اونٹ پر رکھا ہے' تم ایک رات کے بعد دوسری رات تک سفر کرتے ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ وہاں نہیں چلو گے اس یہودی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس سے زیادہ سخت کلمہ کوئی نہیں سنا جو انہوں نے کہا: ہو اور نہ ہی اس سے زیادہ نرم کلمہ سنا ہے جو ان سے کہا گیا ہو۔

19371 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصَا، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، فَقَالَ: ائْتُوْنِيْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا، قَالَ: فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوْا: مَا شَاْنُهُ اسْتَفْهِمُوْهُ اَهَجَرَ؟ فَقَالَ: دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ، قَالَ: فَاَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ، فَقَالَ: اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مِمَّا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ بِهِ، قَالَ: فَاِمَّا اَنْ يَكُوْنَ سَعِيْدٌ سَكَتَ، عَنِ الثَّالِثَةِ، وَاِمَّا اَنْ يَكُوْنَ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جمعرات کا دن' جمعرات کا دن کیا تھا؟ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں گیلی ہوگئیں میں نے کہا: اے ابن عباس! جمعرات کا دن کیا تھا؟ انہوں نے بتایا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں اضافہ ہوگیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے پاس کوئی چیز لے کے آؤ تا کہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں کہ جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے تو لوگوں کے درمیان آپس میں اختلاف ہوگیا حالانکہ کسی نبی کی موجودگی میں اختلاف کرنا مناسب نہیں ہے لوگوں نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مفہوم دریافت کرو! کیا آپ رخصت ہو رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ مجھے چھوڑ دو میں جس صورت حال میں ہوں۔ اِس میں اس صورت حال سے بہتر ہوں' جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت تین باتوں کی وصیت کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کہ جزیرہ عرب سے مشرکین کو نکال دینا آنے والے وفود کی اسی طرح مہمان نوازی کرنا جس طرح میں ان کی مہمان نوازی کرتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تیسری بات بیان کرنے سے سعید بن جبیر نامی راوی خاموش رہ گئے یا شاید انہوں نے یہ بات بیان کی تھی اور میں اسے بھول گیا ہوں۔

19372 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ بِاَنْ لَا يُتْرَكَ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ بِالْحِجَازِ، وَاَنْ يُمْضٰى جَيْشُ اُسَامَةَ اِلَى الشَّامِ،

وَاَوْصٰى بِالْقِبْطِ خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ قَرَابَةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وصال کے وقت یہ وصیت کی تھی کہ حجاز کی سرزمین پر کسی یہودی یا عیسائی کو باقی نہ رہنے دیا جائے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو شام کی طرف بھجوایا جائے اور آپ ﷺ نے قبطیوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کی تھی کیونکہ ان کے ساتھ رشتے داری بنتی تھی۔

19373 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وُلِّيتَ الْاَمْرَ بَعْدِي فَاَخْرِجْ اَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

❀❀ ابوظبیان بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہیں ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میرے بعد کسی کو معاملے کا نگران بنایا جائے تو وہ اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دے۔

19374 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: لَا يُشَارِكُكُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فِي اَمْصَارِكُمْ اِلَّا اَنْ يُسْلِمُوا، فَمَنِ ارْتَدَّ مِنْهُمْ فَاَبٰى فَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ دُوْنَ دَمِهِ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے علاقوں میں یہودی یا عیسائی تمہارے حصے دار نہیں ہوں گے صرف اس صورت میں ہوں گے جب وہ اسلام قبول کرلیں اور ان میں سے جو شخص مرتد ہو جائے اور دوبارہ اسلام قبول کرنے سے انکار کردے تو پھر اس کی طرف سے اس کے خون کے علاوہ اور کچھ بھی قبول نہیں ہو گا۔

بَابُ الْقِبْطِ

باب: قبطیوں کا حکم

19375 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَلَكْتُمُ الْقِبْطَ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِمْ فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: يَعْنِي اُمَّ اِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، بَلْ اُمَّ اِسْمَاعِيلَ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم قبطیوں کے مالک بنو! توان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے ساتھ ایک تو ذمہ کا تعلق ہوگا اور ایک رشتے داری کا تعلق ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا) کا تعلق ان لوگوں سے تھا؟ تو زہری نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا تعلق ان لوگوں سے تھا (اس لئے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی)۔

19376 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِالْيَمَامَةِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَخْرُجَ، وَكَانَ فِي الطَّرِيقِ مَوْضِعُ مَفَازَةٍ فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا، فَخَرَجَ اِلَى قَوْمٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَاَتَاهُمْ فَاسْتَوْصَاهُمْ بِي، فَلَمَّا سِرْتُ مَعَهُمْ، قَالُوا لِي فِي الطَّرِيقِ: كَيْفَ اَرْسَلَكَ يَحْيَى مَعَنَا؟ وَهُوَ يُرْوَى، عَنْ نَبِيِّكُمْ اَنَّهُ: لَا يَخْلُو يَهُودِيٌّ مَعَ مُسْلِمٍ اِلَّا هَمَّ بِقَتْلِهِ، قَالَ: فَتَخَوَّفْتُهُمْ فَسَلَّمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: میں یمامہ میں یحییٰ بن ابوکثیر کے پاس موجود تھا میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا راستے میں ایک جگہ پر ویرانہ آتا تھا' وہاں مجھے کوئی نہیں ملا وہ نکل کر کچھ یہودیوں کے پاس گئے وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے ان لوگوں کو میرے بارے میں وصیت کی جب میں ان لوگوں کے ہاں سے روانہ ہوا تو راستے میں ان لوگوں نے مجھ سے کہا یحییٰ نے آپ کو ہمارے ساتھ کیوں بھیجا ہے جبکہ تم لوگوں کے نبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ کوئی یہودی تنہائی میں کسی مسلمان کے ساتھ ہوگا تو وہ اس مسلمان کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا راوی کہتے ہیں: تو میں اس بات سے خوف زدہ ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے مجھے بچا کے رکھا۔

19377 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَسُئِلَ عَنْ رَقِيقِ الْعَجَمِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْبَحْرِ اَوْ مِنْ غَيْرِهِ، هَلْ يُبَاعُونَ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى؟ فَقَالَ: اِذَا كَانُوا كِبَارًا عُرِضَ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامُ، فَاِنْ اَسْلَمُوا فَذَاكَ، وَاِلَّا بِيعُوا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اِنْ شَاءَ صَاحِبُهُمْ، وَالَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اِذَا مَلَكَهُمُ الْمُسْلِمُ بِبَيْعٍ اَوْ سَبْيٍ فَاِنَّهُ يَدْعُوهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبَوْا اِلَّا التَّمَسُّكَ بِدِينِهِمْ، فَاِنَّ الْمُسْلِمَ اِنْ شَاءَ بَاعَهُمْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، وَلَا يَبِيعُهُمْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَرْبِ، وَاِنْ كَانُوا عَلٰى غَيْرِ دِينٍ مِثْلِ الْهِنْدِ وَالزِّنْجِ، فَاِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَبِيعُهُمْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، وَلَا مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ، وَلَا يَبِيعُهُمْ اِلَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، لِاَنَّهُمْ يُجِيبُونَ اِذَا دُعُوا، وَلَيْسَ لَهُمْ دِينٌ يَتَمَسَّكُونَ بِهِ، وَلَا يَنْبَغِي اَنْ يُتْرَكَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى يُهَوِّدُونَهُمْ وَلَا يُنَصِّرُونَهُمْ، وَاِذَا كَانَ الْعَجَمُ صِغَارًا لَمْ يُبَاعُوا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى، لَا يُبَاعُونَ اِلَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَاِذَا مَاتُوا صِغَارًا عِنْدَ الْمُسْلِمِ صَلّٰى عَلَيْهِمْ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ خَرَجَ بِهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ، فَاِنَّهُ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ اِذَا وَقَعُوا فِي يَدَيْهِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ حَمَّادٌ: اِذَا مُلِكَ الصَّغِيرُ فَهُوَ مُسْلِمٌ

❀❀ سفیان ثوری سے عجمی غلاموں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سمندر سے نکل کر آتے ہیں یا اور جگہ سے آتے ہیں' کیا وہ یہودیوں یا عیسائیوں کو فروخت کیے جا سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ بڑی عمر کے ہوں' تو ان کے سامنے اسلام پیش کیا جائے گا اگر وہ اسلام قبول کر لیں گے تو ایسے ہی رہیں گے ورنہ انہیں یہودیوں یا عیسائیوں کو فروخت کر دیا جائے گا اگر ان کا مالک چاہے گا تو ایسا کر دے گا اور اس بارے میں مستحب یہ ہے کہ کسی یہودی یا عیسائی کا مالک' جب کوئی مسلمان بن جائے جو خرید کر ہو یا قیدی بنا کر ہو' تو مسلمان ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دے گا اگر وہ لوگ نہیں مانتے اور اپنے دین پر ثابت قدم رہنا چاہتے ہیں تو مسلمان اگر چاہے' تو انہیں کسی ذمی کے ہاتھ فروخت کر دے گا' البتہ مسلمان انہیں کسی حربی کے ہاتھ فروخت نہیں

کرے گا اگران غلاموں کا کسی اور دین سے تعلق ہو جیسے وہ ہندوستانی ہوں یا زنگی ہوں' تو مسلمان انہیں کسی ذمی کے ہاتھ یا کسی حربی کے ہاتھ فروخت نہیں کرے گا وہ ان لوگوں کو صرف مسلمانوں کو فروخت کرے گا کیونکہ جب ان لوگوں کو بلایا جائے گا تو وہ آئیں گے ان لوگوں کا کوئی خاص دین نہیں ہے' جسے وہ مضبوطی سے تھام کے رکھیں یہ مناسب نہیں ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو موقع دیا جائے کہ وہ انہیں یہودی یا عیسائی بنالیں اور جب عجمی لوگ کمسن ہوں' تو انہیں یہودیوں یا عیسائیوں کے ہاتھ فروخت نہیں کیا جائے گا انہیں صرف مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کیا جائے گا جب وہ کمسن ہونے کے عالم میں کسی مسلمان کے ہاں فوت ہو جائیں تو مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے اور اگر وہ ان لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے علاقوں سے نہیں نکلے تو بھی ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے جب مسلمانوں کے ہاتھ وہ لگ جائیں گے

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں حماد فرماتے ہیں جب کمسن بچہ (کسی مسلمان کی) ملکیت میں آجائے تو وہ مسلمان شمار ہوگا۔

بَابُ الْمُعَاهَدُ يَغْدِرُ بِالْمُسْلِمِ

باب: جب کوئی ذمی کسی مسلمان کے ساتھ عہد شکنی کرے

19378 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، اَنَّ يَهُوْدِيًّا - اَوْ نَصْرَانِيًّا - نَخَسَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ، ثُمَّ حَثَى عَلَيْهَا التُّرَابَ يُرِيْدُهَا عَلٰى نَفْسِهَا، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ عَهْدًا مَا وَفَوْا لَكُمْ بِعَهْدِكُمْ، فَاِذَا لَمْ يَفُوْا فَلَا عَهْدَ لَهُمْ فَصَلَبَهُ عُمَرُ

❀❀ امام شعبی نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک یہودی یا عیسائی شخص نے ایک مسلمان عورت کو قتل کر دیا' پھر اس نے اس پر مٹی ڈال دی وہ اس کے ساتھ زنا کرنا چاہتا تھا۔ یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ اس وقت تک برقرار ہوگا جب تک وہ تمہارے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پورا کریں گے جب وہ اس کو پورا نہیں کریں گے تو ان کے لئے بھی معاہدہ نہیں رہے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مصلوب کروا دیا تھا۔

19379 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَاَةً مُسْلِمَةً اسْتَاْجَرَتْ يَهُوْدِيًّا - اَوْ نَصْرَانِيًّا -، فَانْطَلَقَ مَعَهَا فَلَمَّا اَتَيَا اَكَمَةً تَوَارٰى بِهَا، ثُمَّ غَشِيَهَا، قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: وَكُنْتُ رَمَقْتُهَا مَغْشِيَّةً حِيْنَ غَشِيَهَا، فَضَرَبْتُهُ فَلَمْ اَتْرُكْهُ حَتّٰى رَاَيْتُ اَنِّيْ قَدْ قَتَلْتُهُ، فَانْطَلَقَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَخْبَرَهُ، قَالَ: فَدَعَانِيْ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَرْسَلَ اِلَى الْمَرْاَةِ فَوَافَقَتْنِيْ عَلَى الْخَبَرِ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَا عَلٰى هٰذَا اَعْطَيْنَاكُمُ الْعَهْدَ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ

❀❀ سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک مسلمان عورت نے ایک یہودی یا عیسائی

شخص کو مزدور رکھا وہ شخص اس عورت کے ساتھ چلا گیا جب وہ لوگ ایک ٹیلے کی آڑ میں آ کر چھپ گئے تو مرد نے عورت کے ساتھ زنا کرنا چاہا۔ ابوصالح کہتے ہیں: میں ان کا جائزہ لے رہا تھا جب میں نے دیکھا کہ اس مرد نے عورت پر حملہ کیا ہے' تو میں نے جا کر اس کی پٹائی شروع کر دی اور اسے اس وقت تک مارتا رہا جب تک مجھے یوں محسوس نہیں ہوا کہ کہیں وہ مر ہی نہ جائے وہ شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں اس بارے میں بتایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا تو میں نے انہیں صورت حال کے بارے میں بتایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عورت کو پیغام بھیج کر دریافت کیا تو اس نے میری بات کی تائید کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اس کام کے لئے تو تمہارے ساتھ معاہدہ نہیں کیا تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔

19380 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا - اَوْ نَصْرَانِيًّا - نَخَسَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ، فَسَقَطَتْ، فَضَرَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَقَبَتَهُ، وَقَالَ: مَا عَلٰى هٰذَا صَالَحْنَاكُمْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں اس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے' جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ ایک یہودی یا عیسائی شخص نے ایک مسلمان عورت کو قتل کر دیا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی گردن اڑا دی تھی اور فرمایا تھا: ہم نے اس حوالے سے تمہارے ساتھ صلح نہیں کی تھی۔

19381 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ " اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ قَتَلَ كَذٰلِكَ رَجُلًا اَرَادَ امْرَاَةً عَلٰى نَفْسِهَا، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ كَذٰلِكَ، وَذٰلِكَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرَادَ اَنْ يَبْتَزَّ مُسْلِمَةً نَفْسَهَا وَرَجُلٌ يَنْظُرُ، فَسَاَلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الرَّجُلَ حَيْثُ لَا تَسْمَعُ الْمُسْلِمَةُ وَالْمُسْلِمَةَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ الرَّجُلُ، فَلَمَّا اتَّفَقَا اَمَرَ بِقَتْلِهِ، وَلَقَدْ قِيلَ لِي: اِنَّ الرَّجُلَ اَبُوْ صَالِحٍ الزَّيَّاتُ " قَالَ: وَقَضٰى بِذٰلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ فِیْ جَارِيَةٍ مِّنَ الْاَعْرَابِ افْتَضَّهَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَتَلَهٗ وَاَعْطَى الْجَارِيَةَ مَالَهٗ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح ایک شخص کو قتل کروا دیا تھا جس نے ایک عورت پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا' وہ یوں ہوا کہ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک مسلمان عورت کی عزت پر حملہ کرنا چاہا ایک شخص دیکھ رہا تھا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے دریافت کیا اور یوں تفتیش کی کہ مرد کی بات عورت نہیں سن سکتی تھی اور عورت سے یوں تفتیش کی کہ اس کی بات مرد نہیں سن سکتا تھا جب ان دونوں کا بیان ایک جیسا سامنے آیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس اہل کتاب شخص کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔

مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ شخص ابوصالح زیات تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں عبدالملک نے اس حوالے سے فیصلہ دیا تھا جو عربوں کی ایک کنیز کے بارے میں تھا جسے اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بے حرمت کیا تھا تو عبدالملک نے اسے قتل کروا دیا تھا اور اس کا مال اس کنیز کو دے دیا تھا۔

19382 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فِیْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اشْتَرٰى اَمَةً

مُسْلِمَةً سِرًّا، فَوَلَدَتْ لَهُ، قَالَ: يُعَذَّبُ، وَتُنْتَزَعُ مِنْهُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي الذِّمِّيِّ يُسْلِمُ عِنْدَهُ الْعَبْدُ فَيَكْتُمُهُ اَوْ يُغَيِّبُهُ، قَالَ: يُعَزَّرُ وَيُبَاعُ الْعَبْدُ

❀❀ ابن شہاب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا تعلق اہل کتاب سے ہو اور وہ پوشیدہ طور پر کسی مسلمان کنیز کو خرید لے اور وہ کنیز اس کے بچے کو بھی جنم دیدے تو ابن شہاب کہتے ہیں اسے سزا دی جائے گی اور عورت کو اس سے الگ کردیا جائے گا۔

سفیان ثوری ایسے ذمی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کے ہاں کوئی غلام شخص اسلام قبول کر لیتا ہے اور وہ ذمی اس بات کو چھپاتا ہے یا اس کو غائب کردیتا ہے تو سفیان ثوری کہتے ہیں اس شخص کو سزا دی جائے گی اور اس غلام کو فروخت کردیا جائے گا۔

بَابُ مَنْ سَرَقَ الْخَمْرَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: جو شخص اہل کتاب کی شراب چوری کرلے

19383 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: مَنْ سَرَقَ الْخَمْرَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قُطِعَ،

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا جو شخص اہل کتاب کی شراب چوری کرلے گا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

19384 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

❀❀ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الْوَلَدِ وَعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمَانِ

باب: جب کوئی بچہ یا عیسائی کا غلام اسلام قبول کرلیں

19385 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَسْلَمَ عَبْدٌ نَصْرَانِيٌّ، جُبِرَ عَلٰى بَيْعِهِ

❀❀ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کوئی عیسائی غلام اسلام قبول کرلے تو (اس کے عیسائی مالک کو) اسے فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

19386 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَخْبَرَنَا حَكِيمُ بْنُ رُزَيْقٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اِلٰى اَبِيهِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي كَتَبْتُ اِلٰى عُمَّالِنَا اَلَّا يَتْرُكُوا عِنْدَ نَصْرَانِيٍّ مَمْلُوكًا مُسْلِمًا اِلَّا اُخِذَ فَبِيعَ، وَلَا امْرَاَةً مُسْلِمَةً تَحْتَ نَصْرَانِيٍّ اِلَّا فَرَّقُوا بَيْنَهُمَا فَاَنْفِذْ ذٰلِكَ فِيمَنْ قِبَلَكَ

❀❀ حکیم بن رزیق بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان کے والد کو خط لکھا تھا امابعد میں نے اپنے اہلکاروں کو یہ لکھ دیا ہے کہ وہ جس بھی عیسائی کے ہاں کسی مسلمان غلام کو پائیں تو اسے حاصل کر کے اسے فروخت کر دیا جائے اور جس بھی مسلمان عورت کو کسی عیسائی کی بیوی پائیں تو ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادیں تمہاری طرف اگر اس طرح کی صورت حال ہو تو تم وہاں بھی اس فیصلے کو نافذ کرو۔

19387 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ نَصْرَانِيٍّ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ لَهُ نَصْرَانِيَّةٌ، فَوَلَدَتْ مِنْهُ ثُمَّ اَسْلَمَتْ، قَالَ: يُفَرِّقُ الْاِسْلَامُ بَيْنَهُمَا، وَتُعْتَقُ هِيَ وَوَلَدُهَا قَالَ: فَاَقُوْلُ اَنَا: لَا تُعْتَقُ حَتّٰى يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبٰى اَنْ يُسْلِمَ عَتَقَتْ، فَاِنْ اَسْلَمَ كَانَتْ اَمَتَهُ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں ابن شہاب سے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے ہاں کوئی عیسائی کنیز ہوتی ہے اور وہ اس کے بچے کو جنم دیتی ہے پھر وہ کنیز اسلام قبول کر لیتی ہے تو ابن شہاب نے فرمایا: اسلام ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادے گا وہ کنیز اور اس کا بچہ آزاد قرار دیے جائیں گے۔

ابن جریج کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں وہ کنیز اس وقت تک آزاد نہیں قرار دی جائے گی جب تک مرد کو اسلام قبول کرنے کی دعوت نہیں دی جاتی اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو کنیز آزاد شمار ہوگی اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو کنیز اس کی کنیز رہے گی۔

19388 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ طَلِيقٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ وَلَدِ نَصْرَانِيٍّ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِينَ اَسْلَمَتْ، فَكَتَبَ فِيْهَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ: اَنِ ابْعَثْ رِجَالًا اَنْ يُقَوِّمُوهَا قِيمَةً، فَاِذَا انْتَهَتْ قِيمَتُهَا فَادْفَعُوهَا اِلَيْهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، وَخَلِّ سَبِيلَهَا، فَاِنَّهَا امْرَاَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

❀❀ حرملہ بن عمران بیان کرتے ہیں علی بن طلیق نے انہیں یہ بات بتائی ہے اہل فلسطین میں سے ایک عیسائی شخص کی ام ولد نے اسلام قبول کر لیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس عورت کے بارے میں خط لکھا انہوں نے یہ لکھا کہ تم کچھ آدمیوں کو بھیجو جو اس کنیز کی قیمت کا تعین کریں جب اس کی قیمت متعین ہو جائے تو تم وہ قیمت بیت المال میں سے اس شخص کو ادا کر دو اور اس کنیز کو چھوڑ دو کیونکہ اب وہ ایک مسلمان عورت ہے۔

بَابُ: هَلْ يُتْرَكُوا اَنْ يُهَوِّدُوا اَوْ يُنَصِّرُوا اَوْ يُزَمْزِمُوا؟

باب: کیا ان (غیر مسلموں کو) ترک کر دیا جائے گا کہ وہ دوسروں کو یہودی بنائیں یا عیسائی بنائیں یا زمزمہ کریں

19389 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ خَلَّادٌ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: كَانَ لَا يَدَعُ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا يُنَصِّرُ وَلَدَهُ، وَلَا يُهَوِّدُهُ فِيْ مُلْكِ الْعَرَبِ

❀❀ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرب کی سرزمین پر کسی یہودی یا عیسائی کو اپنی اولاد کو عیسائی یا یہودی نہیں بنانے دیتے تھے۔

19390 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ - عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ - فَاَتَى كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ، اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ، وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ، وَانْهَهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ، قَالَ: فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ، وَصَنَعَ جَزْءٌ طَعَامًا كَثِيرًا، فَدَعَا الْمَجُوسَ، فَاَلْقَوْا اَخِلَّةً كَانُوا يَاْكُلُونَ بِهَا قَدْرَ وِقْرِ بَغْلٍ - اَوْ بَغْلَيْنِ - مِنْ وَرِقٍ، وَاَكَلُوا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ "

قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

❀❀ بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: جزء بن معاویہ کا معتمد تھا جو احنف بن قیس کے چچا ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال سے ایک سال پہلے ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا کہ تم ہر جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسیوں سے تعلق رکھنے والے ہر محرم میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دو اور انہیں زمزمہ سے منع کر دو راوی کہتے ہیں: ہم نے تین جادوگروں کو قتل کر دیا جزء بن معاویہ نے بہت سا کھانا تیار کیا۔ انہوں نے مجوسیوں کو بلوایا انہوں نے برتن رکھے جس کے ذریعے وہ کھاتے تھے جو ایک یا دو خچروں کے وزن جتنی چاندی کے تھے اور انہوں نے زمزمہ کے بغیر اسے کھایا

راوی بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ اس وقت تک وصول نہیں کیا جب تک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی نہیں دے دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

19391 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيمِيَّ، يُحَدِّثُ اَبَا الشَّعْثَاءِ، وَعَمْرَو بْنَ اَوْسٍ عِنْدَ صُفَّةِ زَمْزَمَ فِي اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

❀❀ بجالہ تمیمی نے ابوشعثاء اور عمرو بن اوس کو زمزم کے چبوترے کے پاس یہ بات بتائی کہ یہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی حکومت کے زمانے کی بات ہے...... اس کے بعد راوی نے ابن جریج کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

19392 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّهُ قَدْ كَانَ لَكُمْ نَصِيبٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَخُذُوا نَصِيبَكُمْ مِنَ الْاِسْلَامِ، فَصَالَحَهُ عَلٰى اَنْ اُضَعِّفَ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ، وَاَلَّا يُنَصِّرُوا الْاَبْنَاءَ

❀❀ کردوس تغلبی بیان کرتے ہیں بنو تغلب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا زمانہ جاہلیت میں تم لوگوں کا مخصوص حصہ ہوتا تھا تو تم اسلام میں سے بھی اپنا حصہ حاصل کر لو تو انہوں نے ان کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ ان پر دگنا جزیہ عائد کیا جائے گا اور وہ لوگ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

19393 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنِ

الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَالَحَ نَصَارٰى بَنِي تَغْلِبَ عَلٰى اَنْ لَا يُنَصِّرُوا الْاَبْنَاءَ، فَاِنْ فَعَلُوا فَلَا عَهْدَ لَهُمْ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ قَدْ فَرَغْتُ لَقَاتَلْتُهُمْ

❀❀ اصبغ بن نباتہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوتغلب سے تعلق رکھنے والے عیسائیوں کے ساتھ صلح کی تھی اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے ساتھ معاہدہ باقی نہیں رہے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں فارغ ہو گیا تو میں ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا۔

بَابُ: هَلْ يُقْتَلُ سَاحِرُهُمْ؟

باب: ان کے جادوگروں کو قتل کیا جائے گا؟

19394 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، وَيَعْقُوبَ، وَغَيْرِهِمَا قَالُوا: لَا يُقْتَلُ سَاحِرُهُمْ، وَهُوَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ بِهِ بَعْضُ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَقْتُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَهُ، وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ وَخَبَرُ جَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِي كِتَابِ عُمَرَ اِلَيْهِ اَنْ يُقْتَلَ سَاحِرٌ، وَخَبَرُ جُنْدُبٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَضْرِبُ ضَرْبَةً يُفَرِّقُ بِهَا بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَفِي الْعُقُوْلِ مَكْرٌ مِنَ السَّاحِرِ

❀❀ اسماعیل اور یعقوب اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں کہ ان کے جادوگروں کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جادو کیا گیا تھا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کرنے والے شخص کو قتل نہیں کیا تھا کیونکہ ان لوگوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا جزء بن معاویہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکتوب کے بارے میں یہ اطلاع دی ہے کہ اس میں یہ تحریر تھا کہ جادوگر کو قتل کر دیا جائے اسی طرح حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ فرمایا تھا کہ وہ ایسی ضرب لگائیں گے جس کے ذریعے حق اور باطل کے درمیان فرق ہو جائے گا اور عقل میں جادوگر کے فریب کا دخل ہے۔

19395 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: اَنَّ يَهُوْدَ بَنِي زُرَيْقٍ سَحَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّهُ قَتَلَ مِنْهُمْ اَحَدًا

❀❀ سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں بنوزریق سے تعلق رکھنے والے یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا تاہم یہ بات نہیں کی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو قتل کیا تھا۔

بَابُ تَمَامِ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْخَمْرِ وَغَيْرِهِ

باب: جزیہ وصول کرتے ہوئے شراب یا کوئی اور چیز وصول کرنا

19396 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ

غَفَلَةَ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ عُمَّالَهُ يَاْخُذُونَ الْخَمْرَ فِي الْجِزْيَةِ، فَنَشَدَهُمْ ثَلَاثًا، فَقَالَ بِلَالٌ: اِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: فَلَا يَفْعَلُوا، وَلٰكِنْ وَلُّوهُمْ بَيْعَهَا، فَاِنَّ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا

❀❀ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ ان کے اہلکار جزیہ میں شراب وصول کر لیتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ انہیں اللہ کا واسطہ دیا اور پھر فرمایا: اے بلال کیا یہ لوگ ایسا کرتے ہیں پھر انہوں نے فرمایا: وہ لوگ ایسا نہ کریں بلکہ تم اہل کتاب سے یہ کہو کہ وہ اس کو فروخت کر دیں کیونکہ یہودیوں کے لیے جب چربی کو حرام قرار دیا گیا تھا تو انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھانا شروع کر دی تھی۔

19397 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا مَرَّ اَهْلُ الذِّمَّةِ بِالْخَمْرِ اَخَذَ مِنْهَا الْعَاشِرُ الْعُشْرَ، يُقَوِّمُهَا ثُمَّ يَاْخُذُ مِنْ قِيمَتِهَا الْعُشْرَ

❀❀ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کوئی ذمی شراب لے کر گزرے گا' تو عشر وصول کرنے والا اس سے عشر حاصل کرے گا وہ اس کی قیمت کا تعین کرے گا اور پھر اس کی قیمت کا دسواں حصہ اس سے وصول کر لے گا۔

19398 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، اَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ عَاشِرٍ عَشَّرَ فِي الْاِسْلَامِ لَاَنَا، وَمَا كُنَّا نُعَشِّرُ مُسْلِمًا وَلَا مُعَاهَدًا قُلْتُ: فَمَنْ كُنْتُمْ تُعَشِّرُونَ؟ قَالَ: نَصَارٰى بَنِي تَغْلِبَ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: فَحَدَّثَنِي اِنْسَانٌ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَمْ كُنْتُمْ تُعَشِّرُونَ؟ قَالَ: نِصْفَ الْعُشْرِ

❀❀ زیاد بن ہدیر بیان کرتے ہیں اسلام میں عشر وصول کرنے والا پہلا فرد میں ہوں ہم پہلے کسی مسلمان یا کسی ذمی پر عشر عائد نہیں کرتے تھے میں نے دریافت کیا آپ لوگ کس سے عشر وصول کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: کہ بنو تغلب کے عیسائیوں پر۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں ایک شخص نے زیاد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے ان سے دریافت کیا آپ لوگ کتنا عشر رسول کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: بیسواں حصہ۔

19399 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، اَنَّ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ يُعَشِّرُ فِي اِمَارَةِ عُمَرَ وَلَا يُعَشِّرُ مُسْلِمًا وَلَا مُعَاهَدًا، قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ كُنْتُمْ تُعَشِّرُونَ؟ قَالَ: تُجَّارَ اَهْلِ الْحَرْبِ كَمَا يُعَشِّرُونَا اِذَا اَتَيْنَاهُمْ، قَالَ: وَكَانَ زِيَادٌ عَامِلًا لِعُمَرَ

❀❀ عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں زیاد بن ہدیر نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وہ عشر وصول کیا کرتے تھے وہ کسی مسلمان یا ذمی پر عشر عائد نہیں کرتے تھے میں نے ان سے دریافت کیا آپ لوگ کس پر عشر عائد کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا اہل حرب کے تاجروں پر' جس طرح وہ لوگ ہم پر عشر عائد کرتے تھے جب ہم ان کے ہاں جایا کرتے تھے

راوی بیان کرتے ہیں زیاد' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر کردہ اہلکار تھے۔

19400 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ - وَكَانَ زِيَادٌ حَيًّا يَوْمَئِذٍ - اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا وَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ نَصَارٰى بَنِي تَغْلِبَ الْعُشْرَ، وَمِنْ نَصَارٰى اَهْلِ الْكِتَابِ نِصْفَ الْعُشْرِ

❀❀ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی کو زیاد بن ہدیر کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے اس وقت زیاد بھی زندہ تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں زکوۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ بنو تغلب کے عیسائیوں سے عشر وصول کریں اور اہل کتاب کے عیسائیوں سے نصف عشر وصول کریں۔

19401 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي دِهْقَانَةٍ مِّنْ اَهْلِ نَهَرِ الْمَلِكِ اَسْلَمَتْ، وَلَهَا اَرْضٌ كَثِيرَةٌ، فَكُتِبَ فِيهَا اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ: اَنِ ادْفَعْ اِلَيْهَا اَرْضَهَا تُؤَدِّي عَنْهَا الْخَرَاجَ

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نہر الملک سے تعلق رکھنے والی ایک دہقان عورت جس نے اسلام قبول کرلیا تھا اور اس کی بہت سی زمین بھی تھی اور اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں خط لکھتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ اس کی زمین اس کے حوالے کردو! وہ اس کا خراج ادا کرتی رہے گی۔

19402 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ الرُّفَيْلَ دِهْقَانَ نَهَرَيْ كَرْبَلَاءَ اَسْلَمَ، فَفَرَضَ لَهُ عُمَرُ عَلٰى اَلْفَيْنِ وَدَفَعَ اِلَيْهِ اَرْضَهُ يُؤَدِّي عَنْهَا الْخَرَاجَ

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں رفیل نام کا ایک کسان تھا جو کرب و بلا کی دونہروں کے پاس رہتا تھا اس نے اسلام قبول کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے دو ہزار کی ادائیگی مقرر کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی زمین اس کے حوالے کردی تاکہ وہ اس کا خراج ادا کرتا رہے۔

19403 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ لِدِهْقَانٍ: اِنْ اَسْلَمْتَ وَضَعْتُ الدِّينَارَ، عَنْ رَاْسِكَ

❀❀ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک دہقان سے یہ کہا تھا اگر تم اسلام قبول کرلو گے تو ہم تم سے دینار کی ادائیگی ختم کردیں گے۔

19404 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ - قَبْلَ قَتْلِهِ بِاَرْبَعٍ - وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ: انْظُرُوا مَا قِبَلَكُمَا لَا تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: حَمَّلْنَا الْاَرْضَ اَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، وَقَدْ تَرَكْتُ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِي اَخَذْتُ مِنْهُمْ، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: حَمَّلْتُ الْاَرْضَ اَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، وَقَدْ تَرَكْتُ

لَهُمْ فَضْلًا يَسِيرًا، فَقَالَ: انْظُرُوا مَا قِبَلَكُمَا لَا تَكُونَا حَمَّلْتُمُ الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، فَاِنِ اللّٰهُ سَلَّمَنِي لَاَدَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَهُنَّ لَا يَحْتَجْنَ اِلٰى اَحَدٍ بَعْدِي

❀❀ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی شہادت سے چار دن پہلے سنا وہ اپنی سواری پر ٹھہرے ہوئے تھے ان کے پاس حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی طرف کے علاقوں کا دھیان رکھنا ایسا نہ ہو کہ تم زمین پر اتنا بوجھ ڈال دو' جس کی وہ طاقت ہی نہ رکھتی ہو' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے زمین پر اتنا بوجھ ڈالا ہے' جس کی وہ طاقت رکھتی ہے' اور میں نے ان لوگوں کے لئے اتنا ہی چھوڑ دیا ہے جتنا ان سے وصول کیا ہے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے زمین پر اتنا ہی بوجھ ڈالا ہے' جتنی وہ طاقت رکھتی ہے میں نے ان پر تھوڑا سا اضافی حصہ چھوڑا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اپنی طرف کا جائزہ لیتے رہنا کہیں تم زمین پر وہ بوجھ نہ ڈال دو' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیواؤں کے لئے وہ چیز چھوڑ جاؤں گا کہ میرے بعد وہ کسی اور کی محتاج نہیں ہوں گی۔

19405 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اَيُّمَا مَدِينَةٍ فُتِحَتْ عَنْوَةً فَهُمْ اَرِقَّاءُ، وَاَمْوَالُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ، فَاِنْ اَسْلَمُوا قَبْلَ اَنْ يُقْسَمُوا فَهُمْ اَحْرَارٌ وَاَمْوَالُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ

❀❀ مجاہد فرماتے ہیں جو بھی شہر جنگ کے ذریعے فتح ہوگا وہاں کے لوگ غلام بنالیے جائیں گے اور ان کے اموال مسلمانوں کی ملکیت آ جائیں گے اگر اس مال کی تقسیم سے پہلے وہ لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں تو وہ لوگ آزاد شمار ہوں گے اور ان کے اموال مسلمانوں کو مل جائیں گے۔

بَابُ الَّذِي يُفْلِسُ بِالْجِزْيَةِ

باب: جو شخص جزیہ کی ادائیگی کے حوالے سے مفلس ہو جائے

19406 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَمَنِ احْتَاجَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَلَمْ يَجِدْ مَا يُؤَدِّي فِي جِزْيَتِهِ، قَالَ: يُسْتَاْنَى بِهِ حَتّٰى يَجِدَ فَيُؤَدِّيَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ، فَاِنْ اَيْسَرَ اُخِذَ بِمَا مَضٰى، فَاِنْ عَجَزَ، عَنْ شَيْءٍ مِّنَ الصُّلْحِ الَّذِي صَالَحَ عَلَيْهِ وُضِعَ عَنْهُ اِذَا عُرِفَ عَجْزُهُ يَضَعُهُ عَنْهُ الْاِمَامُ

❀❀ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں ذمیوں میں سے جو شخص محتاج ہو جائے اسے جزیہ کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ ملے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں اسے مہلت دی جائے گی جب تک اسے یہ گنجائش نہیں ملتی جب گنجائش مل جائے گی' تو وہ ادائیگی کر دے گا اس پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز لاگو نہیں ہوگی جب وہ خوشحال ہو جائے گا تو جتنی بھی ادائیگی اس پر لازم ہوتی ہے وہ وصول کر لی جائے گی اور اگر وہ صلح کے حوالے سے کسی چیز سے عاجز ہو جاتا ہے' جس پر اس کے ساتھ صلح کی گئی تھی تو اس سے یہ معاف کر دی جائے گی جب اس کا عاجز ہونا پتہ چل جائے گا حاکم وقت اسے یہ معاف کر دے گا۔

19407 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِذَا تَدَارَكَ عَلَى الرَّجُلِ جِزْيَتَانِ اُخِذَتِ الْاُوْلَى

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں جب کسی شخص پر دو قسم کے جزیے عائد ہوں' تو اس سے پہلے والا جزیہ وصول کیا جائے گا۔

بَابُ: هَلْ يُصَافِحُ الْمُسْلِمُ اَهْلَ الْكِتَابِ؟

باب: کیا کوئی مسلمان' اہل کتاب سے مصافحہ کرسکتا ہے؟

19408 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْقَلَانِىِّ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ يُصَافِحُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فِىْ دِمَشْقَ

❀❀ معاویہ ابوعبداللہ عسقلانی بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے عبداللہ بن محیریز کو دمشق میں ایک عیسائی شخص کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

19409 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّاْكُلُوْا مَعَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَاَنْ يُصَافِحُوْا

❀❀ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ یہودیوں یا عیسائیوں کے ساتھ بیٹھ کر کھایا جائے' یا ان کے ساتھ مصافحہ کیا جائے۔

19410 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّى صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ جَاءَهُ عَلٰى فَرَسٍ فَقَالَ: انْزِلْ اَبَا وَهْبٍ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن امیہ کو کنیت کے ساتھ مخاطب کیا تھا' وہ اس وقت مشرک تھا' وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کے پاس آیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: اے ابووہب! نیچے اتر جاؤ۔

19411 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِىُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، اَنَّ عُمَرَ كَنَّى الْفُرَافِصَةَ الْحَنَفِىَّ وَهُوَ نَصْرَانِىٌّ، فَقَالَ لَهُ: اَبَا حَسَّانَ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرافصہ حنفی کو' جو ایک عیسائی تھا' اسے کنیت کے ساتھ مخاطب کیا اور اسے کہا تھا: اے ابوحسان!

19412 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ یحییٰ بن کثیر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

قَضِيَّةُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

19413 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: هٰذِهِ قَضِيَّةُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فِيمَنْ اَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْ مُسْتَحْمِ حِمْيَرٍ، فَمَنِ اسْتَحْمَى قَوْمًا اَوْ لَهُمْ اَحْرَارٌ وَجِيرَانٌ مُسْتَضْعَفُونَ، فَاِنَّ لِلْمَوْهُوبِ لَهُ مَا فِي بَيْتِهِ حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ، وَمَنْ كَانَ مُهْمَلًا يُعْطِي الْخَرَاجَ فَاِنَّهُ عَتِيقٌ، وَمَنْ كَانَ مُشْتَرًى اَوْ مَغْنُومًا مِنْ عَدُوِّ الدِّينِ لَا يُدْعَى بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقِتَالِ، فَاِنَّهُ لِوَجْهِ الَّذِي اشْتَرَاهُ اَوْ غَنِمَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِجِزْيَةٍ بَيِّنَةٍ اَوْ فِدَاءٍ بَيِّنٍ فَاِنَّهُ عَتِيقٌ، وَمَنْ نَزَعَ يَدَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ رَبِّهِ، ثُمَّ لَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ فَاِنَّهُ عَتِيقٌ، وَمَنْ نَزَعَ يَدَهُ فِي السِّلْمِ اِلَى الْمُسْلِمِينَ وَرَبُّهُ، كَافِرٌ فَاِنَّهُ عَتِيقٌ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، وَهِيَ اَرْضُهُ وَاَرْضُ اَبِيهِ، وَهِيَ نَفْلُهُ وَلَمْ تُنْزَعْ مِنْهُ حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ، فَلَهُ مَا اَسْلَمَ عَلَيْهِ مِنْهَا وَهِيَ تَحْتَهُ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ اَوْ لِاَبِيهِ، اَوْ وُهِبَتْ لَهُ اَرْضٌ فَاَكَلَهَا حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ، فَاِنَّهَا لَهُ، وَمَنْ مَنَحَ اَرْضًا وَلَيْسَتْ بِاَرْضٍ لِلْمَمْنُوحِ فَاِنَّهَا لِلْمَانِحِ، وَاَنَّ كُلَّ عَارِيَةٍ مَرْدُودَةٌ اِلٰى رَبِّهَا، وَاَنَّ كُلَّ بَشَرِ اَرْضٍ اِذَا اَسْلَمَ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاِنَّهُ لَا يُخْرِجُ مِنْهَا مَا اَعْطَى رَبُّهَا بَشَرَهَا، رُبُعَ الْمَسْقَوِيِّ وَعُشْرَ الْمُظْمَئِيِّ، اِلَّا اَنْ يُسْتَجَارَ بِهَا، فَيَعْرِضُهَا عَلٰى بَشَرِهَا بِثَمَنٍ، فَاِنْ لَمْ يَبِعْهَا فَلْيَبِعْهَا مِمَّنْ شَاءَ، وَمَنْ ذَهَبَ اِلٰى مِخْلَافٍ غَيْرِ مِخْلَافِ عَشِيرَتِهَا فَاِنَّ عُشُورَهُ صَدَقَةٌ اِلٰى اَمِيرِ عَشِيرَتِهِ، وَمَنْ رَهَنَ رَهْنًا اَرْضًا، فَلْيَحْتَسِبِ الْمَرْهُونُ ثَمَرَهَا مِنْ عَامِ حَجِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ عُرِفَتْ لَهُ، وَلَمْ يَغْلِبْهُ عَلَيْهَا اَحَدٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى اَسْلَمَ، وَلَمْ يُحْدِثْ، فَاِنَّهَا لِرَبِّهَا، وَمَنْ حَرَثَ اَرْضًا لَيْسَ لَهَا رَبٌّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ لَمْ تَكُنْ مَنِيحَةً، فَمَنْ اَكَلَهَا حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ وَلَمْ يُعْطِ عَلَيْهَا حَقًّا فَاِنَّهَا لَهُ، وَمَنِ اشْتَرٰى اَرْضًا بِمَالِهِ فَاِنَّهَا لَهُ، وَمَنْ اَصْدَقَ امْرَاَةً صَدَقَةً فَاِنَّ لَهَا صَدَقَتَهُ، وَمَنْ اَصْدَقَ امْرَاَتَهُ رَقِيقًا، اَوْ لَهُمْ اَحْرَارٌ وَاَصْدَقَهُمْ اِيَّاهَا، فَاِنْ كَانَتْ اَخْرَجَتْهُمْ مِنْ اَهْلِيهِمْ فَاِنَّهُمْ لَهَا، وَاِنْ كَانَتْ لَمْ تُخْرِجْهَا مِنْ اَهْلِيهِمْ وَاَوَّلُهُمْ اَحْرَارٌ، فَاِنَّ لَهَا اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ، وَاَنَّهُمْ يُعْتَقُونَ، وَمَنْ وَهَبَ اَرْضًا عَلٰى اَنْ يُسْمَعَ لَهُ وَيُطِيعَ وَيَخْدُمَهُ، فَاِنَّهَا لِلَّذِي وُهِبَتْ لَهُ، اِنْ كَانَ يَاْكُلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْاِسْلَامَ، وَمَنْ وَهَبَ اَرْضًا لِرَجُلٍ حَتّٰى يَرْضٰى اَوْ يَاْمَنَ بِهَا فَهِيَ لِلَّذِي وَهَبَهَا لَهُ، هٰذِهِ قَضِيَّةُ مُعَاذٍ وَالْاَمِيرُ اَبُو بَكْرٍ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے جو ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حمیر سے تعلق رکھنے والے افراد میں سے آزاد قرار دیا ہے۔ جو شخص کسی قوم کو اپنا حامی قرار دے یا ان کے آزاد افراد اور کمزور پڑوسی ہوں تو اس کے گھر میں جو موجود ہے وہ اس کو ملے گا' جس کو وہ چیز ہبہ کی گئی

تھی- یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائے اور جو مہمل ہو وہ خراج ادا کرے گا کیونکہ وہ آزاد شمار ہوگا- جو شخص دین کے دشمن سے خریدا گیا ہو یا غنیمت میں حاصل ہوا ہو اور جنگ کے دوران انہوں نے ایک دوسرے کے بارے میں دعویٰ نہ کیا ہو' تو ایسا شخص اس کی ملکیت شمار ہوگا' جس نے اسے خریدا ہے یا جسے وہ غنیمت میں حاصل ہوا ہو- جو شخص واضح جزیہ یا واضح فدیہ دیتا ہے وہ آزاد شمار ہوگا- جس شخص نے زمانۂ جاہلیت میں اپنے آقا سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا تھا اور پھر وہ آقا اس پر قابو نہیں پا سکا یہاں تک کہ وہ غلام اسلام میں داخل ہو گیا' تو وہ غلام بھی آزاد شمار ہوگا' اور جو شخص زمانۂ اسلام میں اپنا ہاتھ مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدے اور اس کا آقا کافر ہو تو وہ بھی آزاد شمار ہوگا- جس شخص کی کوئی زمین ہو وہ اس کے بارے میں زیادہ حقدار ہوگا' جبکہ وہ زمین اس کی اور اس کے باپ کی ہو- یہ اس کی ملکیت رہے گی اور اس سے الگ نہیں کی جائے گی' یہاں تک وہ اسلام میں داخل ہو جائے تو جن چیزوں پر اس نے اسلام قبول کیا ہے' وہ اس کی ملکیت رہیں گی اور وہ زمین اس کی ملکیت رہے گی- جس شخص کی کوئی زمین ہو یا اس کے باپ کی ہو یا اسے ہبہ کے طور پر دی گئی ہو اور وہ اس میں سے کھاتا ہو' یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائے تو وہ زمین اسی کی شمار ہوگی' جو شخص کوئی زمین عطیے کے طور پر دے تو جس کو عطیے کے طور پر دی گئی تھی' وہ اس کی نہیں ہوگی' وہ عطیہ دینے والے کی ہوگی' کیونکہ عاریت کے طور پر لی ہوئی ہر چیز اس کے مالک کو لوٹا دی جائے گی- اور ہر وہ زمین جس کا مالک اسلام قبول کر لے اور وہ اس زمین میں سے وہ چیز نہ نکالے جو پہلے اس کا مالک بشرہ کے طور پر ادا کرتا تھا' جو مسقوی زمین کا چوتھا حصہ اور منظمئی کا دسواں حصہ بنتا ہے' البتہ اگر اسے مزدوری پر لے لیا جائے اور اس کے بشرہ کے عوض میں معاوضہ طے کر لیا جائے' تو حکم مختلف ہوگا' اگر اس نے اسے فروخت نہیں کیا' تو تو وہ جس کو چاہے اسے فروخت کر سکتا ہے- اور جو شخص اپنی عشری زمین کے مخلاف کی بجائے کسی اور مخلاف کی طرف جاتا ہے' تو اس کا عشر صدقہ ہوگا' جو اس کے خاندان کے امیر کی طرف جائے گا اور جس شخص نے کوئی زمین رہن رکھی ہو' تو وہ اس کے پھل کو اس وقت سے رہن شمار کرے گا' جب نبی اکرم ﷺ نے حج کیا تھا' یہاں تک کے اس شخص کا وصال ہو گیا اور جس شخص کی کوئی کنیز ہو' جو اس کے حوالے سے معروف ہو اور زمانۂ جاہلیت میں کسی نے اس کنیز پر غلبہ حاصل نہ کیا ہو' پھر وہ شخص اسلام قبول کر لے اور کوئی نئی صورتحال سامنے نہ آئی ہو' تو وہ کنیز اپنے آقا کو ملے گی- جس شخص نے کسی ایسی زمین میں کھیتی باڑی کی ہو' جس کا زمانۂ جاہلیت میں کوئی مالک نہ ہو' یہاں تک کہ وہ شخص اسلام قبول کر لے تو یہ عطیہ شمار نہیں ہوگی اور جس شخص نے اس کی پیداوار کھائی ہو' یہاں تک وہ اسلام میں داخل ہو جائے اور اس نے اس زمین کا حق ادا نہ کیا ہو' تو وہ زمین اس کی شمار ہوگی' جو شخص اپنے مال کے عوض میں کوئی زمین خریدتا ہے تو وہ زمین اس کی ہوگی- جو شخص کسی عورت کو کوئی صدقہ دیتا ہے تو اس کا صدقہ اس عورت کی ملکیت ہوگا' جو شخص اپنی بیوی کو غلام مہر میں دیتا ہے یا اس کے پاس آزاد لوگ ہوتے ہیں' جنہیں وہ اس عورت کو مہر میں دے دیتا ہے' تو اگر وہ عورت ان افراد کو ان کے اہل (یعنی سابقہ مالکان) سے الگ کر دیتی ہے تو وہ لوگ اس عورت کی ملکیت شمار ہوں گے- اور اگر وہ انہیں ان کے اہل سے الگ نہیں کرتی تو ان کے ابتدائی آزاد شمار ہوں گے اور عورت کو سونے کے بارہ اوقیہ مل جائیں گے اور وہ غلام آزاد شمار ہوں گے- جس شخص نے کوئی زمین اس شرط پر ہبہ کی ہو کہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور خدمت کی جائے گی تو وہ زمین اس شخص کی ملکیت ہوگی' جسے وہ ہبہ کی گئی تھی- اگر وہ اس میں سے کھاتا رہا ہو' یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائے اور جس شخص نے کوئی زمین کسی شخص کے لئے

ہبہ کی تھی یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے یا اس زمین کے حوالے سے مامون ہو جائے تو وہ زمین اس شخص کی ملکیت شمار ہوگی' جسے اس نے ہبہ کی تھی۔

یہ معاذ کا فیصلہ ہے اور (اس وقت اہل ایمان کے) امیر' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَصِيَّةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی وصیت

19414 - آثارِ صحابہ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَشْوَرِیُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْحُذَافِیُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّهُ اَخَذَ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، هٰذَا مَا اَقَرَّ بِهٖ وَقَضٰى فِیْ مَالِهٖ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ: تَصَدَّقَ بِيَنْبُعَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ لِيُوْلِجَنِی الْجَنَّةَ، وَيَصْرِفَ النَّارَ عَنِّیْ، وَيَصْرِفَنِیْ عَنِ النَّارِ، فَهِیَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَوَجْهِهٖ، يُنْفَقُ فِیْ كُلِّ نَفَقَةٍ مِّنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَوَجْهِهٖ، فِی الْحَرْبِ وَالسِّلْمِ، وَالْخَيْرِ وَذَوِی الرَّحِمِ، وَالْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ، لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوْهَبُ، وَلَا يُوْرَّثُ، كُلُّ مَالٍ فِیْ يَنْبُعَ، غَيْرَ اَنَّ رَبَاحًا وَّاَبَا نِيْزَرٍ وَجُبَيْرًا اِنْ حَدَثَ بِیْ حَدَثٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ سَبِيْلٌ، وَهُمْ مُحَرَّرُوْنَ مَوَالٍ يَعْمَلُوْنَ فِی الْمَالِ خَمْسَ حِجَجٍ، وَفِيْهِ نَفَقَاتُهُمْ وَرِزْقُهُمْ، وَرِزْقُ اَهْلِيْهِمْ، فَذٰلِكَ الَّذِیْ اَقْضِیْ فِيْمَا كَانَ لِیْ فِیْ يَنْبُعَ جَانِبِهٖ حَيًّا اَنَا اَوْ مَيِّتًا، وَمَعَهَا مَا كَانَ لِیْ بِوَادِی اُمِّ الْقُرٰى مِنْ مَالٍ وَرَقِيْقٍ حَيًّا اَنَا اَوْ مَيِّتًا، وَمَعَ ذٰلِكَ الْاُذَيْنَةُ وَاَهْلُهَا حَيًّا اَنَا اَوْ مَيِّتًا، وَمَعَ ذٰلِكَ رَعْدٌ وَاَهْلُهَا، غَيْرَ اَنَّ زُرَيْقًا مِثْلُ مَا كَتَبْتُ لِاَبِیْ نِيْزَرٍ وَرَبَاحٍ وَجُبَيْرٍ وَاَنَّ يَنْبُعَ وَمَا فِیْ وَادِی الْقُرٰى وَالْاُذَيْنَةِ وَرَعْدٌ يُنْفَقُ فِیْ كُلِّ نَفَقَةٍ ابْتِغَاءَ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فِیْ سَبِيْلِهٖ يَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ وَتَبْيَضُّ وُجُوْهٌ، لَا يُبَعْنَ، وَلَا يُوْهَبْنَ، وَلَا يُوْرَّثْنَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ، هُوَ يَتَقَبَّلُهُنَّ وَهُوَ يَرِثُهُنَّ، فَذٰلِكَ قَضِيَّةٌ بَيْنِیْ وَبَيْنَ اللّٰهِ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ قَدِمْتُ مَسْكَنَ حَيًّا اَنَا اَوْ مَيِّتًا، فَهٰذَا مَا قَضٰى عَلِیٌّ فِیْ مَالِهٖ وَاجِبَةً بَتْلَةً، ثُمَّ يَقُوْمُ عَلٰى ذٰلِكَ بَنُوْ عَلِیٍّ بِاَمَانَةٍ وَاِصْلَاحٍ، كَاِصْلَاحِهِمْ اَمْوَالَهُمْ، يُزْرَعُ وَيُصْلَحُ كَاِصْلَاحِهِمْ اَمْوَالَهُمْ، وَلَا يُبَاعُ مِنْ اَوْلَادِ عَلِیٍّ مِنْ هٰذِهِ الْقُرَى الْاَرْبَعِ وَدِيَّةٌ وَاحِدَةٌ، حَتّٰى يَسُدَّ اَرْضَهَا غِرَاسُهَا، قَائِمَةً عِمَارَتُهَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، فَمَنْ وَلِيَهَا مِنَ النَّاسِ فَاُذَكِّرُ اللّٰهَ اِلَّا جَهَدَ وَنَصَحَ، وَحَفِظَ اَمَانَتَهُ، هٰذَا كِتَابُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ بِيَدِهٖ اِذْ قَدِمَ مَسْكَنَ، وَقَدْ اَوْصَيْتُ الْفَقِيْرَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاجِبَةً بَتْلَةً، وَمَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاحِيَتِهٖ يُنْفَقُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَوَجْهِهٖ، وَذِی الرَّحِمِ، وَالْفُقَرَاءِ، وَالْمَسَاكِيْنِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ، يَاْكُلُ مِنْهُ عُمَّالُهُ بِالْمَعْرُوْفِ غَيْرَ الْمُنْكَرِ بِاَمَانَةٍ وَاِصْلَاحٍ، كَاِصْلَاحِهٖ مَالَهُ، يُزْرَعُ وَيَنْصَحُ وَيَجْتَهِدُ، هٰذَا مَا قَضٰى عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ الَّتِیْ كَتَبَ فِیْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ، وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ،

❀❀ معمر نے ایوب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے عمرو بن دینار سے یہ تحریر حاصل کی تھی:

''یہ وہ چیز ہے' جس کے بارے میں علی بن ابوطالب نے اقرار کیا ہے اور اپنے مال کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ''ینبع'' والی زمین کو صدقہ کرتا ہے' تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم کو مجھ سے اور مجھے جہنم سے دور کر دے۔ یہ اللہ کی راہ میں اور اس کی رضا کے لئے شمار ہوگی۔ اس (کی پیداوار کو) اللہ کی راہ میں اور اس کی رضا کے لئے جنگ اور سلامتی کسی بھی صورتحال میں خرچ کیا جا سکتا ہے' جو بھلائی کا کام ہو' خواہ رشتے دار کو دی جائے خواہ وہ دور کا ہو یا نزدیک کا ہو۔ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکے گا' ہبہ نہیں کیا جا سکے گا اور وراثت میں منتقل نہیں کیا جا سکے گا۔ ہر وہ زمین جو ینبع نامی جگہ پر ہے البتہ رباح' ابونیزر اور جبیر کوئی نئی صورتحال پیدا کرنا چاہیں تو انہیں اس کا حق نہیں ہوگا۔ وہ آزاد لیکن مزدور شمار ہوں گے۔ وہ پانچ سال تک یہاں کام کرتے رہیں گے' ان کا خرچ اور رزق اس زمین سے ادا کیا جائے گا' ان کے اہلِ خانہ کا رزق بھی یہاں سے ادا کیا جائے گا' یہ وہ فیصلہ ہے جو میں نے ینبع میں موجود اپنی زمین کے بارے میں دیا ہے' خواہ میں زندہ رہوں یا مر جاؤں اور اس کے ہمراہ وادی اُمّ القریٰ میں جو بھی زمین اور غلام ہیں' میں زندہ رہوں یا مر جاؤں (ان کے بارے میں بھی یہی فیصلہ ہے)۔ اس کے ہمراہ اذینہ اور وہاں کے افراد کے بارے میں بھی یہی فیصلہ ہے' خواہ میں زندہ رہوں یا مر جاؤں اور رعد اور وہاں کے افراد کے بارے میں بھی یہی فیصلہ ہے' البتہ زریق کے بارے میں وہی حکم ہے جو میں نے ابونیزر' رباح اور جبیر کے بارے میں دیا ہے۔ ینبع' وادی قریٰ' اذینہ اور رعد میں جو کچھ ہے' اسے اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا اور میں اس کے ذریعے اس دن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طلب گار ہوں جس دن کئی چہرے سیاہ ہوں گے اور کئی چہرے سفید ہوں گے۔ ان زمینوں کو فروخت نہیں کی جائے گا' ہبہ نہیں کی جائے گا' وراثت میں منتقل نہیں کی جائے گا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہوں گی' وہ انہیں قبول فرمائے گا اور وہ ان کا وارث ہوگا۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے' جو آنے والے اس کل کے بارے میں ہے جب میں جائے سکونت پر آ جاؤں گا' خواہ میں زندہ رہوں یا مر جاؤں۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو علی نے اپنے مال کے بارے میں لازمی طور پر دیا ہے اور علی کے بیٹے امانت اور اصلاح کے ہمراہ اس کی دیکھ بھال کرتے رہیں گے' جس طرح وہ اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کریں گے' تو ان کی اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کی طرح ان زمینوں میں بھی کھیتی باڑی کی جائے گی اور ان کی دیکھ بھال کی جائے گی' لیکن علی کی اولاد میں سے کوئی بھی ان چار وادیوں میں سے کسی کو فروخت نہیں کر سکے گا۔ ان زمینوں کی پیداوار پوری ہوگی' اور ان کی پیداوار شروع سے لے کر آخر تک اہلِ ایمان کے لئے ہوگی۔ لوگوں میں سے جو بھی ان کا نگران بنے گا' میں اسے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ وہ بھرپور کوشش کرے' خیر خواہی سے کام لے' امانت کی حفاظت کرے۔ یہ وہ تحریر ہے جو علی بن ابوطالب نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہے' جب وہ مسکن آیا۔ میں نے اللہ کی راہ میں فقیروں کے لئے لازمی وصیت کر دی ہے اور نبی اکرم ﷺ کی زمین جو اس کے پہلو میں ہے' اس میں سے بھی اللہ کی راہ میں اور اس کی رضا کے لئے خرچ کیا جائے گا' جو رشتہ داروں' غریبوں' مسکینوں اور مسافروں (پر خرچ کیا جائے گا)۔ وہاں کام کرنے والے لوگ مناسب طور پر' نامناسب طریقے سے نہیں' اس میں سے کچھ کھا لیں گے اور وہ امانت اور اصلاح کے ساتھ (اس کی دیکھ بھال کریں گے) جس طرح وہ اپنی زمین کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ وہ کھیتی باڑی کریں گے' خیر خواہی کریں گے' بھرپور کوشش کریں گے۔ علی بن ابوطالب نے ان زمین کے لئے یہ فیصلہ دیا ہے' جو اس نے اس صحیفے میں تحریر کر دیا ہے اور ہر حال میں مدد

اللہ ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔

19415 - آثارِصحابہ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ وَلَائِدِی اللَّاتِی اَطُوفُ عَلَيْهِنَّ التِّسْعَ عَشْرَةَ، مِنْهُنَّ اُمَّهَاتُ اَوْلَادٍ، وَاَوْلَادُهُنَّ اَحْيَاءٌ مَعَهُنَّ، وَمِنْهُنَّ حَبَالٰى، وَمِنْهُنَّ مَنْ لَا وَلَدَ لَهَا، فَقَضَيْتُ اِنْ حَدَثَ بِی حَدَثٌ فِی هٰذَا الْغَزْوِ، اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْهُنَّ لَيْسَ لَهَا وَلَدٌ وَلَيْسَتْ بِحُبْلٰى عَتِيقَةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ، لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلَيْهَا سَبِيلٌ، وَمَنْ كَانَ مِنْهُنَّ حُبْلٰى اَوْ لَهَا وَلَدٌ، تُمْسَكُ عَلٰى وَلَدِهَا، فَهِيَ مِنْ حَظِّهِ، فَاِنْ مَاتَ وَلَدُهَا وَهِيَ حَيَّةٌ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ عَلَيْهَا سَبِيلٌ. هٰذَا مَا قَضَيْتُ فِی وَلَائِدِی التِّسْعَ عَشْرَةَ وَشَهِدَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی رَافِعٍ، وَهَيَّاجُ بْنُ اَبِی هَيَّاجٍ، وَكَتَبَ عَلِیٌّ بِيَدِهِ: لِعَشْرِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ تِسْعٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً

❀❀ (حضرت علی رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں:) امابعد! میری وہ کنیزیں جن کے ساتھ میں جسمانی تعلق قائم کرتا ہوں وہ انیس ہیں۔ ان میں سے کچھ اُمّ ولد ہیں جن کے ہمراہ ان کی اولاد بھی زندہ ہیں ان میں سے کچھ حاملہ ہیں اور کچھ ایسی ہیں جن کی اولاد نہیں ہے تو میں نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ اگر اس جنگ کے دوران میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ جاتا ہے تو ان کنیزوں میں سے جن کی کوئی اولاد نہیں ہے اور جو حاملہ بھی نہیں ہیں وہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد شمار ہوں گی کسی کو ان کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہوگا اور ان کنیزوں میں سے جو حاملہ ہیں یا ان کی اولاد ہے تو وہ کنیز اپنی اولاد کے حصے میں شمار ہوگی۔ اگر اس کی اولاد فوت ہو جائے اور وہ خود زندہ ہو تو کسی کو اس کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو میں نے اپنی انیس کنیزوں کے بارے میں دیا ہے اور عبیداللہ بن ابورافع اور ہیاج بن ابوہیاج گواہ ہیں۔ یہ علی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے 10 رجمادی الاوّل 39 ہجری میں تحریر کیا ہے۔

وَصِيَّةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وصیت

19416 - آثارِصحابہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا كِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِی ثَمْغٍ اَنَّهُ اِنْ تُوُفِّیَ اَنَّهُ اِلٰى حَفْصَةَ مَا عَاشَتْ، تُنْفِقُ ثَمَرَهُ حَيْثُ اَرَاهَا اللّٰهُ، فَاِنْ تُوُفِّيَتْ فَاِنَّهُ اِلٰى ذِی الرَّاْیِ مِنْ اَهْلِهَا، اَلَّا يُشْتَرٰى اَصْلُهُ اَبَدًا، وَلَا يُوهَبَ، وَمَنْ وَلِيَهُ فَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ فِی ثَمَرِهِ، اِنْ اَكَلَ اَوْ آكَلَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِنْهُ مَالًا، فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهِ فَهُوَ لِلسَّائِلِ، وَالْمَحْرُومِ، وَالنَّسِيفِ، وَذِی الْقُرْبٰى، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَفِی سَبِيلِ اللّٰهِ، يُنْفِقُهُ حَيْثُ اَرَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ، وَاِنْ تُوُفِّيَتْ، وَمِائَةُ الْوَسْقِ الَّذِی اَطْعَمَنِی مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَادِی بِيَدِی، لَمْ اُهْلِكْهَا، فَاِنَّهَا مَعَ ثَمْغٍ عَلَى السُّنَّةِ الَّتِی اَمَرْتُ بِهَا، وَاِنْ شَاءَ وَلِیُّ ثَمْغٍ اشْتَرٰى مِنْ ثَمَرِهِ رَقِيقًا لِعَمَلِهِ، وَكَتَبَ مُعَيْقِيبٌ وَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ

❀❀ اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے بندے عمر کی تحریر ہے جو اہلِ ایمان کا امیر ہے یہ "ثمغ" کے بارے میں ہے کہ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو وہ زمین حفصہ کو مل جائے گی جب تک

وہ زندہ رہے گی' اس کے پھل کو اس کے مطابق خرچ کرے گی' جو اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے گا' جب وہ فوت ہو جائے گی تو یہ اس کے اہل خانہ میں سے کسی سمجھدار شخص کے حوالے کر دی جائے گی' لیکن اس زمین کو کبھی بھی فروخت یا ہبہ نہیں کیا جا سکے گا' جو شخص اس کا نگران بنے گا' اس پر اس کے پھل کے بارے میں کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ اس میں سے کھا لے یا کسی دوست کو کھلا دے' جب کہ وہ مال کو جمع کرنے والا نہ ہو' اس کے پھل میں سے جو بچے گا وہ مانگنے والے' محروم' حاجت مند' رشتے دار' مسافر پر اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا' وہ (نگران) اسے وہاں خرچ کرے گا جہاں اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے گا۔ اگر میں مر جاتا ہوں تو وہ ایک سو وسق جو حضرت محمد ﷺ نے مجھے دیئے تھے' جو وادی میں ہیں اور میرے قبضے میں ہیں' میں نے انہیں ہلاک نہیں کیا' انہیں بھی اسی طریقے کے مطابق استعمال کیا جائے گا' جو میں نے ثمغ کے بارے میں ہدایت دی ہے' اگر ثمغ کا نگران چاہے گا تو اس کی کھجوروں کے عوض میں وہاں کام کرنے کے لئے کوئی غلام خرید لے گا۔ یہ تحریر معیقیب نے تحریر کی ہے اور عبداللہ بن ارقم گواہ ہے۔

19417 - آثارِ صحابہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا اَوْصٰى بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ اَنَّ ثَمْغًا، وَصِرْمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ صَدَقَةٌ، وَالْعَبْدَ الَّذِیْ فِيْهِ، وَمِائَةَ السَّهْمِ الَّذِیْ بِخَيْبَرَ وَرَقِيْقَهُ الَّذِیْ فِيْهِ، وَالْمِائَةَ الَّتِیْ اَطْعَمَنِیْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلِيْهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ، ثُمَّ يَلِيْهِ ذُو الرَّاْیِ مِنْ اَهْلِهٖ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُشْتَرٰى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَاٰى مِنَ السَّائِلِ، وَالْمَحْرُوْمِ، وَذِی الْقُرْبٰى، وَلَا حَرَجَ عَلٰى وَلِيِّهٖ اِنْ اَكَلَ اَوْ آكَلَ، اَوِ اشْتَرٰى رَقِيْقًا مِنْهُ "

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ اللہ کے بندے عمر کی وصیت ہے' جو اہلِ ایمان کا امیر ہے' کہ اگر اسے کوئی حادثہ پیش آ جائے تو ثمغ اور صرمہ اور وہاں موجود غلام صدقہ شمار ہوں گے اور خیبر میں موجود میرے ایک سو حصے اور وہاں موجود غلام (صدقہ شمار ہوں گے) اور وہ ایک سو حصے جو حضرت محمد ﷺ نے مجھے عطا کیے تھے' ان کی نگران حفصہ ہو گی' جب تک وہ زندہ رہے گی' پھر اس کے اہل خانہ میں سے کوئی سمجھدار شخص اس کا نگران بن جائے گا' اس زمین کی خرید و فروخت نہیں کی جا سکتی' البتہ وہ (نگران) جس کو مناسب سمجھے گا' مانگنے والے' محروم یا رشتے دار (پر خرچ کر دے گا) اور اس کے نگران پر کوئی حرج نہیں ہوگا' اگر وہ خود کھا لے یا کسی کو کھلا دے یا اس کے ذریعے (زمین کی دیکھ بھال کے لئے) غلام خرید لے۔

وَصِيَّةُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وصیت

19418 - آثارِ صحابہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: هٰذَا مَا قَضٰى عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فِی الْوَهْطِ. قَضٰى اَنَّهٗ صَدَقَةٌ فِیْ سَبِيْلِ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا، عَلٰى سُنَّةِ صَدَقَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَتَصَدَّقَ بِهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، وَالدَّارِ الْاٰخِرَةِ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ، حَتّٰى يَرِثَهُ اللّٰهُ قَائِمًا عَلٰى اُصُوْلِهٖ، وَلَا يَرِثُهٗ، وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ مِّنْ

النَّاسِ تَغْيِيرُ شَيْءٍ مِنَ الَّذِي قَضَيْتُ فِيهِ، وَعَهِدْتُ وَاُحَرِّمُهُ بِمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِينَ وَاَنْفُسَهُمْ وَصَدَقَاتِهِمْ، وَلَا يُبَاعُ، وَلَا يُورَثُ وَلَا يُهْلَكُ، وَلَا يُغَيَّرُ قَضَائِيَ الَّذِي قَضَيْتُ فِيهِ وَتَرَكْتُهُ عَلَيْهِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ يَعْبُدُ اللّٰهَ تَبْدِيلُ شَيْءٍ مِنْهُ، وَلَا تَغْيِيرُهُ، عَنْ عَهْدِهِ، وَالَّذِي جَعَلْتُهُ لَهُ وَهُوَ اِلَى وَلِيٍّ مِنْ آلِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَوَلِيُّهُ مِنْهُمْ، الْمُصْلِحُ غَيْرُ الْمُفْسِدِ، وَالْمُتَّبِعُ فِيهِ قَضَائِيْ وَعَهْدِيْ، فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُنْقِصَهُ اَوْ يُغَيِّرَ شَيْئًا مِنْهُ فَهُوَ السَّفِيهُ الْمُبْطِلُ الَّذِي لَا قَضَاءَ لَهُ فِي صَدَقَتِي، وَلَا اَمْرَ، وَلَمْ اَكْتُبْ كِتَابِي هٰذَا اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ يُلْحَقَ فِيهِ سَفِيهٌ.... بِقَرَابَةٍ لَا يَعْلَمُ شَاْنَ صَدَقَتِي، وَالَّذِي تَرَكْتُهَا عَلَيْهِ وَعَهِدْتُ فِيهَا فَيُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِمَا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَلَا يَجُوزُ لِقِلَّةِ عِلْمِهِ وَسَفَهِ رَاْيِهِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ مِنْ اُولٰئِكَ فِي صَدَقَتِي حَقٌّ، وَلَا اَمْرٌ، وَاُحَرِّجُ بِاللّٰهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ ذِي قَرَابَةٍ اَوْ غَيْرِهِ وَاِمَامٍ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَ الْمُسْلِمِينَ اَنْ يُغَيِّرَ صَدَقَتِي، عَنْ مَا وَصَّيْتُ فِيهَا اَوْ قَضَيْتُ وَتَرَكْتُهَا عَلَيْهِ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَمَعْبَدُ بْنُ مَعْمَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاَبُو جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ الْحَكَمِ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُطِيعٍ، وَجُبَيْرُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ مَاهِدٍ، وَنَافِعُ بْنُ طَرِيفٍ، وَكُتِبَ لِعَشْرِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنَ الْمُحَرَّمِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ "

❀❀ اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ وہ فیصلہ ہے جو عمرو بن العاص نے ''وہط'' (نشیبی علاقے کی زمین) کے بارے میں دیا ہے' اس نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ یہ اس صدقے کے طور پر صدقہ شمار ہوگی' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور یہ مسلمانوں کے صدقات کے طریقے کے مطابق شمار ہوگی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور آخرت کے گھر کے لئے اسے صدقہ کیا ہے' اسے فروخت نہیں کیا جاسکتا' ہبہ نہیں کیا جاسکتا' وراثت میں منتقل نہیں کیا جاسکتا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا وارث ہوگا' لوگوں میں سے کوئی شخص اس کا وارث یا مالک نہیں ہوگا۔ لوگوں میں سے کوئی شخص اس کے بارے میں میرے فیصلے کو تبدیل کرنے کا حقدار نہیں ہوگا۔ میں یہ عہد کرتا ہوں اور اس اسی طرح قابلِ احترام قرار دیتا ہوں' جس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اموال' ان کی جانوں اور ان کے صدقات کو قابلِ احترام قرار دیا ہے۔ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جائے گا' وراثت میں منتقل نہیں کیا جائے گا' ہلاک نہیں کیا جائے گا۔ اس کے بارے میں میں نے جو فیصلہ دیا ہے' اور جس صورتحال پر اس کو چھوڑا ہے' اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اس میں کوئی تغیر یا تبدیلی کرے' جو اس کے بارے میں طے کیا گیا ہے۔ یہ عمرو بن العاص کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک نگران کے سپرد ہوگی اور اس کے نگران' ان ہی لوگوں میں سے کوئی ہوگا' وہ اس بارے میں اصلاح کرے گا' فساد نہیں کرے گا' اور اس کے بارے میں میرے فیصلے اور عہد کی پیروی کرے گا' جو شخص اس میں کوئی کمی کرے یا کوئی تبدیلی کرنا چاہے' تو وہ بے وقوف خرابی پیدا کرنے والا ہوگا' میری صدقہ کی ہوئی زمین کے بارے میں اس کا کوئی فیصلہ یا حکم قبول نہیں ہوگا۔ اور میں نے یہ تحریر صرف اس لئے لکھوائی ہے کہ کہیں کوئی بے وقوف رشتے داری کی وجہ سے اس کا نگران نہ بن جائے' جسے یہ پتہ ہی نہ ہو کہ میں نے اسے کس طرح صدقہ کیا ہے اور کس حال پر چھوڑا ہے' اس کے بارے میں کیا عہد کیا ہے اور پھر وہ شخص اس کے بارے میں وہ

سوچنے لگے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے۔ تو اس شخص کے علم کی کمی اور رائے کی بے وقوفی کی وجہ سے یہ جائز نہیں ہوگا۔ ایسے لوگوں میں سے کسی کے لئے میری صدقہ کی ہوئی چیز میں کوئی حق یا کوئی معاملہ نہیں ہوگا۔ اور میں ہر مسلمان کو' جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں' خواہ وہ میرا رشتے دار ہو یا رشتے دار نہ ہو' یا حکمران ہو جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے امور کا نگران بنایا ہو' میں اسے اللہ کے نام پر یہ بتا رہا ہوں کہ وہ گناہ کا مرتکب ہوگا' جو میرے صدقہ میں میری وصیت کے حوالے سے کوئی تبدیلی کرے یا میں نے جو فیصلہ دیا اور جس حال پر اس زمین کو چھوڑا ہے (اس میں کوئی تبدیلی کرے)۔

طلحہ بن عبیداللہ' معبد بن معمر' عبدالرحمٰن بن عوف' ابوجہم بن حذیفہ' حارث بن حکم' سعد بن ابی وقاص' عبدالرحمٰن بن مطیع' جبیر بن حویرث' ابوسفیان بن ماہد' نافع بن طریف (اس کے گواہ ہیں)۔ یہ تحریر 10 محرم الحرام 27 ہجری میں لکھی گئی ہے۔

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر کی تصانیف، ترجمہ، شرح وتخریج کی ہوئی کتب